قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّھَا شَافٍ کَافٍ

مُسند حافظ ابو یعلیٰؒ

بے شک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے — ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے

بمنّہٖ تعالیٰ

جلد دوم

اصول سبعہ قراآت متواترہ بطرق تیسیر و شاطبیہ مع حواشی ضروریہ موسومہ بنام تاریخی

شرح سبعہ قراآت

۱۳۴۷ھ

بمعہ اضافہ شجرہ قراآت سبعہ

مؤلفہ

شیخ المشائخ امام القراء ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

لاہور — کراچی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّھَا شَافٍ کَافٍ

مُسند حافظ ابویعلیٰؒ

بیشک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے

سبعہ قرآت متواترہ بطریق تیسیر و شاطبیہ کی مایۂ ناز کتاب مع حواشی ضروریہ موسومہ باسم تاریخی

شرح سبعہ قرآت

طاہر

۱۳۴۷ھ

جلد دوم

جو فرش الحروف پر مشتمل ہے

مؤلف

شیخ المشائخ امام القراء

ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی نور اللہ مرقدہٗ

تسوید و نظر ثانی

ابو عبد القادر محمد طاہر رحیمی مقیم مدینہ منورہ

باھتمام: پروفیسر حافظ قاری محمد علی عثمانی حفظہ اللہ لاہور

خلف الرشید حضرت مؤلف

اِدارہ اِسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ دینا ناتھ مینشن مال روڈ، لاہور — فون ۷۲۳۲۳۱۲، فیکس ۹۲-۴۲-۷۲۳۲۷۸۵

★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان — فون ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

★ موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی، فون ۷۲۲۴۰۱

نام کتاب ـــــ شرح سبعہ قراءت (جلد دوم)
طباعت اوّل ـــــ جون ۱۹۹۵ء بمطابق محرم الحرام ۱۴۱۶ھ
باہتمام ـــــ اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن
ناشر ـــــ ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی لاہور ۲
فون: ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵
قیمت ـــــ

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ـــــ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور
فون ۷۳۲۳۴۱۲، ۷۲۳۴۷۸۵ فیکس ۹۲-۴۲-۷۳۲۳۴۱۲

★ ـــــ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون ـــــ ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵

★ ـــــ موہن روڈ
چوک اُردو بازار، کراچی فون ۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات - ۱۹۰ - انارکلی لاہور ۲
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی ۱
بیت القرآن، اُردو بازار، کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

فہرست جلد دوم شرح سبعہ قرآآت

بقلم پروفیسر حافظ محمدّ علی عثمانی

پس منظر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ⁘ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جب پانی پت شہر ۱۹۴۷ء کے خونی انقلاب کی لپیٹ میں آیا اور بھارت کے باقاعدہ فوجیوں نے اسے مظلوم مسلمانوں کے لہو سے نہلایا اور ہمیں ہزار سالہ سیادت کے بعد کسمپرسی کے عالم میں اپنے اجداد کی حویلیوں سے نکلنا پڑا تو حضرت اباجانؒ نے اپنی مخصوص الماری کھول کر اس میں سے اپنے مسوّدات کا بستہ اور حضرت شہیدؒ اور حضرت محدثؒ کے تبرکات اٹھالئے اور گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ مجھے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ میں ضروری سامان کا گٹھر اٹھائے ان کے ہم راہ تھا۔ مجھ سے بڑے بھائی اسی طرح کا ایک گٹھر اٹھائے حضرت والدہ ماجدہؒ کا ہاتھ تھام کر نکل چکے تھے۔ جس راستہ سے ہم گذرے تقریباً ویران ہوچکا تھا۔ بیکس مسلمان شہر سے نکالے جاچکے تھے۔ عام ہندو کرفیو کے سبب اپنے گھروں میں مقید تھے۔ صرف بلوائی اور ہندو فوجی لوٹ مار کرتے۔ اِکا دکا مسلمانوں کو قتل کرتے دندناتے پھر رہے تھے۔

کچھ دور جاکر مجھے احساس ہوا کہ حضرت قبلہ گاہیؒ کے ضعیف وناتواں ہاتھ کانپ رہے ہیں اور اُن کے لئے مسوّدات کا بار برداشت کرنا ممکن نہیں۔ سو وہ متبرک بوجھ بھی میں نے اُٹھالیا اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہم دونوں بے خانماں اُفتاں وخیزاں اُس چٹیل میدان میں پہنچ گئے جسے بے کس مسلمانوں کا عارضی کیمپ بنایا گیا تھا۔

پاکستان پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد حضرت والاؒ کو شرح سبعہ قرآآت کی جلد ثانی کی اشاعت کی طرف توجہ ہوئی شاید انہیں احساس تھا کہ اُن کا پیمانۂ عمر لبریز ہوچکا ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ان کے ہونہار فرزند محمد مدنی کی جواں سال موت کے بعد اُن کی اولاد میں کوئی بھی یہ صلاحیت نہیں رکھتا کہ اس دُرِ بے بہا کو طبع کراسکے۔ غالباً اپریل ۱۹۵۱ء کا ذکر ہے حضرت والاؒ نے مجھے حکم دیا کہ میرے ساتھ جامعہ اشرفیہ چلو۔ انہوں نے جزدان میں لپٹا ہوا سبعہ قرآآت کا مسوّدہ اُٹھایا ہوا تھا۔ اُن دنوں حضرت قبلہ مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ نیلا گنبد کی مسجد کے قریب رہائش پذیر تھے۔ وہ اپنی ٹانگ کی تکلیف کے سبب صاحب فراش تھے۔ حضرت والد صاحبؒ کو جو محبت وارادات کا تعلق تمام عمر حضرت حکیم الامتؒ سے رہا تھا اس کے موردِ اب گویا حضرت مفتی صاحبؒ تھے۔

دونوں بزرگ ایک دوسرے سے بہت محبّت سے ملے۔ پرسشِ احوال کے بعد حضرت اباجانؒ نے شرح سبعہ قرآآت کا مسوّدہ حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت میں پیش کر کے فرمایا کہ میں اس کی

طباعت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ کے مشورہ اور دعاؤں کا محتاج ہوں۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے حسرت کے ساتھ آہ بھری اور فرمانے لگے "حضرت! آپ اس ملک میں یہ جواہر پارے لئے پھر رہے ہیں جہاں ان کا کوئی قدر دان نہیں"۔ اباجانؒ نے بستہ بند کر لیا۔ مفتی صاحبؒ سے اجازت لی اور واپس تشریف لے آئے۔ پھر بقیہ مختصر زندگی میں اس بات کا دوبارہ ذکر بھی نہ کیا۔ حضرت والاؒ کے انتقال کے بعد میں نے سنا کہ وہ مسوّدہ ہی گم ہو گیا ہے اور مجھے شدید قلق ہوا۔ ایک عرصہ کے بعد معلوم ہوا کہ مسوّدہ ہمارے بڑے بھائی جان قاری معین الاسلام صاحب کے پاس کراچی میں ہے جہاں وہ اباحضورؒ کے انتقال کے بعد آباد ہو گئے تھے اور وہ اس کی طباعت کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں۔ پھر ایک عرصہ گذر گیا لیکن اس سلسلہ میں کچھ اور سننے میں نہ آیا۔ ایک بار کسی تقریب میں شرکت کے لئے بھائی جان مرحوم لاہور آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ مسوّدہ قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ کے پاس ملتان میں ہے اور وہ اس کی تکمیل و طباعت کی ذمہ داری لے چکے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں بھائی جان مرحوم کی یادداشت اتنی کمزور ہو چکی تھی کہ ان کی کسی بات کو سنجیدگی سے لینا مشکل تھا۔

اوائل ۱۹۸۷ء میں مجھے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی تو مسجد نبوی شریف میں حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ سے تجدیدِ ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حُسنِ اتفاق سے قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ بھی عمرہ کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضرت قاری صاحبؒ کے مہمان تھے۔ انہوں نے تصدیق فرمائی کہ مسوّدہ ان کے پاس ہے وہ اس کے گمشدہ حصے (تیسویں پارہ کے آخری نصف) کی تکمیل کر کے حضرت قاری صاحب کی سماعت کے لئے اپنے ساتھ لائے ہیں۔ اب مسوّدہ کی اشاعت کا سوال تھا اور اصل مسئلہ سرمایہ کی فراہمی کا تھا۔ میری دلی تمنّا تھی کہ کوئی صورت اس کام کی تکمیل کی بنے۔ تجویز ہوئی کہ حضرت اباجان کے نام سے ایک وقف بنایا جائے جس کے لئے ابتدائی سرمایہ میں اور میرے بھائی بہن لگائیں اور باقی رقم اہلِ خیر کی مدد سے جمع کی جائے۔ ہم نے فوری طور پر دس ہزار روپیہ مہیّا کر دیا۔ وکیل صاحب نے وقف کا مسوّدہ بھی تیار کر دیا لیکن اس سے آگے قدم رک گئے۔ کچھ تعویق تو وکیل صاحب کی طرف سے ہوئی اور کچھ تاخیر میری طرف سے۔ دراصل میں ایسے عہدہ پر فائز تھا کہ میرے شاگردوں اور اہلِ تعلق میں متعدد ایسے اصحاب تھے کہ اگر میں ان میں سے ایک کے سامنے بھی دستِ سوال دراز کرتا تو مطلوبہ رقم کا مہیّا ہونا مشکل نہ تھا۔ لیکن ایک تو اس کے جواز اور عدمِ جواز کے متعلق ذہن صاف نہ تھا دوسرے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا اتنا کٹھن کام ہے کہ سوال کرنے کو زبان نہیں اٹھی اور وقت گذرتا گیا۔ اس کے بعد قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ سے پاکستان میں بھی اور حرم نبوی شریف میں بھی متعدد بار ملاقات ہوئی اور ہر بار ان کی طرف سے تقاضہ ہوتا رہا۔ انہوں نے فرمایا کہ کعبۃ اللہ کی چوکھٹ پکڑ کر بھی اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو کر بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ اس بیش قدر کتاب کی اشاعت کی کوئی صورت بن جائے۔ میں بھی ان کے ساتھ دعائیں

شامل ہوتا تھا۔ آخر حق تعالیٰ شانہٗ نے خود مجھے اتنی وسعت عطا فرمادی کہ جب اپریل ۹۴ء میں حرم نبوی زاداللہ شرفہا و مجدہا میں قاری صاحب سلمہٗ نے پھر اس خواہش کا اظہار فرمایا تو میں نے عرض کر دیا کہ آپ کتابت شروع کرا دیجئے میں ان شاء اللہ جملہ اخراجات ادا کر دوں گا۔ سو قاری صاحب موصوف کے جذبۂ شوق اور پُرخلوص لگن نے آخر اس بظاہر دشوار اور ناممکن مہم کو آسان کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک حمداً کثیراً کثیراً۔

حضرت قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ کا مختصر تعارف یوں ہے کہ حضرت اباجانؒ کے سب سے نامور شاگرد حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ اعمٰی پانی پتی ثم المدنی ہوئے۔ اُن کے جانشین اور نامور شاگرد حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ پانی پتی ثم الملتانی ہوئے اور ان کے ہونہار ترین شاگردوں میں حضرت قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ مدنی کو مقام افضلیت حاصل ہے۔ اور میرے نزدیک حضرت اباجانؒ کے سلسلۂ تلمذ میں وہی اِس وقت سرخیل ہیں۔ یہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا ان پر خاص فضل ہے کہ انہیں مسجد نبوی شریف میں حضرت قاری فتح محمد صاحبؒ کی جانشینی کا شرف بھی حاصل ہوا اور حضرت اباجان کی اس تصنیفِ بے بدل کی تبییض و تکمیل اور اشاعت کی نگرانی کا اعزاز بھی مِلا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔

حضرت اباجانؒ کی عادت تھی کہ وہ اپنی تصنیفات و تالیفات کے مسوّدوں پر تا دمِ اشاعت نظرِ ثانی فرما کر ترمیم شدہ مسودہ کی نقول نئے سرے سے تیار کرتے یا کراتے تھے۔ اس لئے یقین کے ساتھ میرے لئے یہ کہنا ممکن نہیں کہ یہ وہی مسوّدہ ہے جس کی اشاعت حضرت والاؒ کرانا چاہتے تھے یا یہ اس تصنیف کا کوئی ابتدائی مسودہ ہے۔ چونکہ اس کے علاوہ کوئی اور نقل دستیاب نہیں ہو سکی لہٰذا اسی کو کام کی بنیاد بنانا پڑا ہے۔

حضرات اہلِ علم سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر اُنہیں اس کتاب میں کوئی سقم یا غلطی نظر آئے تو حضرت قاری صاحب سلمہٗ کو یا اس خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ اصلاح کی پوری پوری سعی کی جائے گی نیز عرض ہے کہ اس نادر دینی اور علمی ورثہ کی اشاعت سے کسی قسم کی کوئی دنیاوی یا تاجرانہ غرض وابستہ نہیں ہے۔ اگر اس طباعت کے نسخے فروخت ہو گئے تو آمدنی اسی کتاب کی دوبارہ اشاعت پر خرچ کی جائے گی۔ ورنہ بحمد اللہ میں نے اپنا نسبی اور دینی فریضہ ادا کر دیا۔ اور امیدوار ہوں کہ روزِ محشر جب اباجانؒ سے سامنا ہو گا تو اُن سے شرمسار نہ ہوں گا۔ آخر میں رب العزت سے دُعا ہے کہ اپنے کلام معجز نظام کے سلسلہ میں اس خدمت کو قبول فرما کر اسے حضرت مؤلف کی حسنات میں شامل فرمائے اور ہم دونوں عاجز بندوں کو بھی اس کارِ خیر کے ثواب میں شامل فرما کر ہماری تقصیرات سے درگذر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

المذنب الضعیف۔ خاکسار محمد علی عثمانی

پسرِ اصغر حضرت شیخ الشیوخ مولانا قاری حافظ ابو محمد محی الاسلام عثمانیؒ

لاہور جمعۃ المبارک۔ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ ھج ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء شمسی

از محمد طاہر رحیمی مدنی

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَدِيْرِ
وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْمُصْطَفَى الْاَمِيْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
وَصَحَابَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ :

امابعد : احقر العباد محمد طاہر رحیمی مدنی غفرلہٗ ذنوبہٗ مدعا نگار ہے کہ شرح سبعہ قرآت ہمارے شیخ المشائخ امام القراء حضرت مولٰنا المقری ابو محمد محی الاسلام عثمانی اُموی قرشی پانی پتی نور اللہ مرقدہٗ کی قرآت سبعہ پر معرکہ آراء شہرۂ آفاق اور عظیم المرتبت تالیف لطیف ہے۔ جس کی جلد اول آج سے تقریباً پون صدی پیشتر خود حضرت اقدسؒ ہی کے ہاتھوں طبع ہوکر شائقین و اربابِ فن کے یہاں شائع و ذائع اور مفید و مقبول عام ہو چکی ہے۔ جو اصولِ سبعہ قرآت پر مشتمل ہے۔ اہلِ فن اور اربابِ بصیرت کا بے حد اصرار و تقاضا اور شدید اشتیاق و ارشاد تھا کہ اس کی جلد دوم کی بھی طباعت کرائی جائے جو فرش الحروف پر حاوی ہے۔ حضرت اقدسؒ کے ابناء گرامیان قدر کے بدست جلد دوم کا مسودہ کافی بوسیدہ اور خستہ حالت میں بایں طور۔۔ دستیاب ہوا کہ حضرت کے فرزند اکبر جناب قاری معین الاسلام صاحبؒ نے یہ مسودہ ہمارے شیخ مجدد القرآت حضرت مولٰنا قاری رحیم بخش صاحب رحمہ اللہ کو اور آں موصوف نے بغرض حفاظت و تکمیل و تبییض اِس ناچیز کو عنایت فرمایا جو فاتحہ کے اول سے اولِ طٰہٰ تک تو خود حضرت مؤلف قدس سرہٗ ہی کے دستِ مبارک سے صاف اور۔۔ مُبَیَّض کیا ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد سے سورۂ فجر کے وسط تک اور پھر باب التکبیر کی فصل چہارم سے آخر کتاب تک کا حصہ، مسودہ ہی کی شکل میں موجود تھا جسمیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کافی نشانات برائے تبییض و صفائی لگے ہوئے تھے۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی اور اسی وجہ سے آپ کو اس باقیماندہ حصۂ کتاب کی تبییض و صفائی کی فرصت میسر نہ آسکی۔ اور بہت ممکن ہے کہ آں موصوف رحمہ اللہ نے اس حصہ کی بھی تبییض اور صفائی و تہذیب کر لی ہو مگر اس کے اوراق ہنگامۂ تقسیمِ ہند کی نذر ہو گئے ہوں اور ہم تک نہ پہنچ سکے ہوں۔ صورتحال جو بھی ہو، احقر نے اپنی مقدور بھر۔۔۔۔ کوشش اور انتہائی جدوجہد اور سعی بلیغ صرف کر کے اس باقیماندہ حصۂ مسودہ کی تہذیب و تبییض بھی کی ہے۔ ناچیز اسمیں کس حد تک کامیاب ہوا؟ اسکا فیصلہ ناظرین و اہلِ فن پر ہے۔ البتہ اس حصہ میں مطابقِ اصل مسودہ کئی جگہ اختصار اور سابق کی نسبت طرزِ بیان کا اختلاف ہے۔ مثلاً وَهُوَ وغیرہ کے اسکانِ ھا میں اول حصہ میں قالونؒ۔ ابوعمروؒ اور کسائیؒ کے اسماء ذکر کیے ہیں

مگر اس آخری حصہ میں مسودہ کے مطابق صرف سکون محا کے بیان پر اکتفا کیا ہے اور قراء کے یہ اسماء مذکور نہیں ہیں۔ اسی طرح ھُم قبل از سکون و بعد از کسرہ و یاء ساکنہ یعنی عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ جیسی مثالوں میں اول حصہ میں تینوں قراء تیں مع انضباط و اسماء قراء مذکور ہیں۔ مگر اس آخری حصہ میں ایسی مثالوں میں صرف قرآآت ثلٰثہ کی مختصر عبارت پر انحصار کیا ہے۔ اسی طرح ہر رکوع کے آخر میں اول حصہ میں "امالہ" کا مگر آخری حصہ میں تفنُنّاً "الممال" کا لفظ لکھا گیا ہے۔ وغیر ذٰلک" البتہ صرف طٰہٰ اور انبیاء میں سابقہ نہج و اسلوب کو بحال رکھنے کی کسی قدر کوشش کی گئی ہے۔ اس کے بعد آگے نہیں۔ کئی جگہ حضرتؒ کی عبارت اپنی کم مائیگی نیز خستگی و محوشدگی کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آسکی۔ ایسی جگہوں میں کتاب ہٰذا کے اصل مآخذ و مراجع مثلاً غیث النفع و کتاب النشر وغیرہما سے مراجعت کر کے ... ان بیاضوں کو اپنی بساطِ فہم و استعداد کے بقدر پُر کرنے کی ناقص جُہد المُقِل کی گئی ہے۔ کئی مواقع میں حضرت اقدس برّد اللہ مضجعہٗ کے تسامحات سامنے آئے۔ حسبِ فہم اُن کی اصلاحات کی گئی ہیں۔ "مثلاً سورۂ آل عمران کے رکوع نمبر ۵ میں وَرَسُولًا سے بِإِذْنِ اللّٰهِ تک ترتیب قراءت بیان فرماتے ہوئے ورشؒ کے مد بدل بِاٰيَةٍ سے ذہول ہو گیا جس کی وجہ سے بدل و لین کے اجتماع والی چار وجوہ صحیحہ "قصر و توسط مع توسط۔ اور طول مع توسط و طول" بیان نہیں فرمائیں اسی طرح سورۂ غافر کے رکوع نمبر ۱ میں وجوہ صحیحہ بیان فرماتے ہوئے ذِي الطَّوْلِ کو مد عارض شمار فرما لیا۔ باوجودیکہ وہ مد لین عارض ہے۔ جس کی بنا پر وجوہ صحیحہ کی تفصیل میں کافی فرق اور لغزش واقع ہو گئی۔ وغیرہ"۔ متعدد مقامات میں حضرت اقدسؒ نے کتب فن اتحاف و غیث وغیرہما کی عبارات و مضامین میں تخالف و ابہام نقل فرما کر محاکمہ سے سکوت فرما کر ان مقامات کو مبہم ہی چھوڑ دیا ہے۔ ایسے مقامات میں احقر و ناچیز نے اپنی سمجھ کی رسائی کے بقدر بصد ادب و احترام قدرے وضاحت و محاکمہ کی جسارت کی ہے۔ "مثلاً سورۂ فاطر کی تعداد آیات میں حضرتؒ نے یہ اشکال پیش فرمایا ہے کہ چالیس جگہ اتفاقی آیت ہے۔ اور اس کی حمصی آیتیں چوالیس ہیں مگر صاحب اتحاف کے بیان سے مفہوم ہوتا ہے کہ حمصی نے.. نو اختلافی مقامات میں سے پانچ جگہ آیت شمار کی ہے تو اس کے لحاظ سے حمصی تعداد پینتالیس ہو جاتی ہے جو درست نہیں۔ اس پر احقر نے یہ ناقص سا محاکمہ عرض کیا ہے کہ چالیس جگہ نہیں بلکہ انتالیس جگہ اتفاق ہے لہٰذا اب حمصی شمار میں انتالیس اجماعی آیات میں پانچ اختلافی مواقع شامل کرنے سے چوالیس کی تعداد بے غبار ہے۔ اسی طرح سورۂ شوریٰ کی تعداد آیات میں یہ اشکال ارقام فرمایا ہے کہ اس کی حمصی آیتیں اکیاون ہیں لیکن علامہ بناءؒ نے حٰمٓ اور عٓسٓقٓ اور كَالْأَعْلَامِ تینوں کو کوفی و حمصی بتایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوفی کی طرح حمصی بھی تینوں جگہ آیت شمار کرتے ہیں لہٰذا حمصی کے لئے بھی تعداد بجائے اکیاون کے ترپن معلوم ہوتی ہے جو درست

نہیں البتہ سیّدؒ کے بیان پر حمصی تعداد بے غبار ہے کیونکہ انہوں نے حٰمٓ نیز کَالْاَعْلَامِ دونوں پر صرف کوفی اور عٓسٓقٓ پر کوفی و حمصی آیت بتائی ہے ۔ اس موقع پر احقر نے سیّدؒ ہی کے بیان کو ترجیح دی ہے" **باقی** رہا سورۂ فجر کے وسط فَقَدَرَ عَلَیْہِ سے باب التکبیر کی فصل چہارم محل تکبیر کے اول تک کا تکمیلی حصہ ۔ سو یہ "ریشم میں ٹاٹ کی پیوند کاری" ہے ۔ اصل مسودہ میں اس قدر حصہ مضمون کے صفحات ناموجود تھے ۔ بندۂ ناچیز نے حضرت اقدس قُدِّسَ سِرُّہٗ کا طرزِ بیان مدِ نظر و ملحوظِ خاطر رکھ کر کُتبِ فن کی مدد کے سہارے پر یہ حصہ مُرتّب اور اس خلاء و بیاض کو پُر اور مُکمّل کرنے کی سعی حقیر کی ہے ۔ ناظرین یقیناً اس میں اور حضرت اقدسؒ کے ارشادات میں بُعد المشرقین اور زمین آسمان کا فرق محسوس کریں گے مگر بزبان حضرت علامہ شاطبیؒ عرض ہے ۔

لَا تَنْهَرَنَّ نَزُوْرًا اَوْ تَرَیٰ غُزُرًا ۔ یعنی تم کم دودھ والے جانور کو ہرگز حقیر نہ سمجھو تاآنکہ زیادہ دودھ والا جانور دیکھ لو ۔ احقر نے یہ تمام تکمیلی حصہ حضرت اقدس شیخ الوقت مولٰنا المقری القاری فتح محمد قدس اللہ سرہٗ کی حیات متبرکہ ہی میں مرتب کر کے حضرت والاؒ کی سماعت سے گزار دیا تھا مگر اس وقت اسمیں بین السورتین کی وجوہ صحیحہ کی تفاصیل کا..... اندراج نہ ہوسکا تھا ۔ یہ کام نیز باب التکبیر میں قدرے ترتیب کی تبدیلی و ترمیم کا کام حضرت والاؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد کیا گیا ہے ۔ احقر نے کتاب ہٰذا کی تبییض و تصحیح اور تحقیق و نظرثانی و تکمیل کا یہ سارا کام ۔ زمانۂ تالیفِ کتاب ۱۳۴۷ھ سے تقریباً پون صدی بعد ۱۴۱۴ھ و ۱۴۱۵ھ میں بزمانۂ قیام مدینہ منورہ زادہا اللہ نوراً و شرفاً مسجد و حرم نبوی شریف میں بیٹھ کر بحالتِ صوم و اعتکاف کیا ہے ۔ اس سے حضرت مؤلفِ کتابؒ کے اخلاص و جذبۂ صادقہ اور قرآن اور اُس کی قراءتوں کے ساتھ بدرجۂ عشق اُن کی قلبی وابستگی کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اُن کا ذوق و جذبۂ شوق قرآنی کسقدر پاکیزہ اور شدید تھا ۔ اللہ رب العزت ہم ناکاروں کو بھی اس اخلاص و ولولہ کا ایک ذرہ نصیب فرمادیں (آمین) ۔ یہ کاوش علاوہ خدمتِ فن کے اس لئے بھی ہمارے لئے باعثِ خوشی ہے کہ اُس کے ذریعہ سے ہمارے سلسلۂ پانی پت کے اساتذہ کی ایک فنی یادگار ضائع ہونے سے محفوظ ہوگئی اور منظرِ عام پر آجانے کے باعث مُوجبِ افادۂ اہلِ فن بن گئی ہے ۔ کتاب کی تکمیل و تبییض کے بعد جب کتابت و طباعت کے مصارف کا مرحلہ درپیش ہوا تو حضرت مؤلفؒ کے چھوٹے صاحبزادہ گرامی قدر خلف الرشید پروفیسر حافظ محمد علی صاحب عثمانی حفظہم اللہ نے اس خدمت کا بیڑا اُٹھانے کی ہمت و پیش کش... فرمائی اور اس طرح گرامی قدر والد کے خلف و ولد صالح نے علاوہ خدمت و حسن سلوکِ والد کے خدمت و اشاعتِ فن ہر دو کی سعادت عظمٰی و نعمت کبریٰ سے اپنا دامن بھر لیا ۔ اور آخرت کی سرخروئی و کامرانی کے لئے بہترین ذخیرہ اور توشہ کا سامان جمع فرما کر خُدامِ قراآت

کی لڑی میں باحسن وجوہ اپنی شمولیت کا وہ بے بہا اعزاز حاصل کر لیا جس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے۔ فَلِلّٰہِ دَرُّہٗ وَعَلَی اللّٰہِ اَجْرُہٗ۔ احقر بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہے کہ اُدعزاسمہٗ ان تمام خدمات کو خالص اپنی ذات کے لئے قبول فرماکر اس کتاب کے نفع وفیضان کو عام وتام فرمادے۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم

فقط

ناچیز سیہ کار محمد طاہر رحیمی مدنی غفرلہ اللہ وعفا عن آثامہ
مقیم مدینہ منورہ زادہا اللہ نوراً وشرفاً۔ ۷/۵/۱۴۱۵ھ

شرح سبعہ قرآت

۱۳۴۷ھ

جلد دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

ہر سورت کے شروع میں اس کا مشہور نام[1]۔ مقامِ نزول[2]۔ تمام ائمہ کے نزدیک

[1] سورتوں کے نام خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز فرمائے ہیں جو احادیث میں مذکور ہیں اور بعض سورتوں کے کئی کئی نام ہیں ۔ ۱۲

[2] مقامِ نزول کا تعین شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی نہیں ۔ حضرات صحابہ کرام رض نے اس کو اپنے حافظہ سے بیان کیا ہے ۔ فنِ قراءت کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ البتہ فقہی مسائل ۔ ناسخ و منسوخ کی بحث اور تاریخی واقعات میں اس کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے ۔ ناظرین یاد رکھیں کہ مقامِ نزول کے بارہ میں علماء کی تین[۳] اصطلاحیں ہیں **اول:** حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے پہلے جو کچھ نازل ہوا وہ مکی ہے (خواہ مکہ میں نازل ہوا یا مضافاتِ مکہ میں ۔ طائف میں اترا یا سفرِ معراج میں یا سفرِ ہجرت میں) اور جو قرآن اس کے بعد نازل ہوا وہ مدنی ہے ۔ (خواہ مدینہ میں نازل ہوا یا حوالی مدینہ میں ۔ یا غزوات میں یا حدیبیہ میں یا مکہ میں یا عرفات میں یا تبوک میں) اکثر علماء کا یہی مذہب ہے ۔ قرآن مجید اور قراآت کی بیشتر کتابوں میں اسی کی بنا پر مکی اور مدنی لکھا ہوا ہے ۔ بعض سورتوں کا اکثر یا کچھ حصہ مکہ میں نازل ہو چکا تھا باقی حصہ ہجرت کے بعد نازل ہوا ۔ انکو اس اصطلاح کے موافق مکی بھی کہہ سکتے ہیں اور مدنی بھی ۔ مگر علماء نے اکثریت کی بنا پر ان کو ایک مقام سے منسوب کر رکھا ہے ۔ اور اختلاف کا منشا بھی یہی معلوم ہوتا ہے ۔ **دوم:** جو کچھ مکہ اور حوالی مکہ میں نازل ہوا ہے وہ مکی ۔ اور جو مدینہ اور نواحی مدینہ میں اترا وہ مدنی ہے ۔ اس تعریف پر ایک واسطہ ماننا پڑتا ہے یعنی قرآن کا جو حصہ طائف و حدیبیہ اور تبوک وغیرہ میں نازل ہوا وہ نہ مکی ہے نہ مدنی ۔ بعض لوگ اسی بنیاد پر اختلاف لکھا کرتے ہیں جو قابلِ اعتنا نہیں ۔ **سوم:** جس میں اہلِ مکہ کو مخاطب کیا گیا ہے وہ مکی ہے اور جسمیں اہلِ مدینہ کو مخاطب کیا ہے وہ مدنی ہے ۔ اس تعریف پر تعین بے حد دشوار ہے ۔ اصطلاحِ اوّل کے مطابق جمہور کے قول پر ستاسی[۸۷] سورتیں مکی اور ستائیس[۲۷] مدنی ہیں اور ان دونوں کی تین[۳] تین قسمیں ہیں ۔ **اوّل:** یہ اکسٹھ[۶۱] سورتیں باجماع تمام و کمال مکی ہیں ۱-۳ یونس تا یوسف ۴ حجر ۵-۹ اسراء تا انبیاء ۱۰ مؤمنون ۱۱ نمل ۱۲ روم ۱۳-۲۰ سبا تا فصلت ۲۱-۲۳ زخرف تا جاثیہ ۲۴-۲۸ ق تا قمر ۲۹ واقعہ ۳۰-۳۵ ملک تا جن ۳۶ مدثر ۳۷ قیامہ ۳۸-۴۳ مرسلت تا انفطار ۴۴-۴۶ انشقاق تا طارق ۴۷ غاشیہ ۴۸ والشمس ۴۹-۵۲ والضحیٰ تا علق ۵۳-۵۸ عادیات تا فیل ۵۹ ماعون ۶۰ کفرون ۶۱ تبت ۔ اور ان کے بارہ میں کسی اختلاف کا اعتبار نہیں کیا جاتا **دوم:** یہ چودہ[۱۴] سورتیں جمہور کے نزدیک مکی ہیں بعض مدنی کہتے ہیں ۱ فاتحہ ۲ رعد ۳ فرقان ۴ عنکبوت ۵ الرحمٰن سبحانہٗ و تعالیٰ ۶ دہر ۷ تطفیف ۸ اعلیٰ ۹ فجر ۱۰ بلد ۱۱ والیل ۱۲ قریش ۱۳ کوثر ۱۴ اخلاص **سوم:** یہ بارہ[۱۲] سورتیں باعتبار اکثر مکی ہیں مگر ان کی بعض آیتیں بلاخلاف مدنی ہیں ۱ انعام ۲ اعراف ۳ ابراہیم ۴ نحل ۵ حج ۶ شعراء ۷ قصص ۸ لقمان ۹ سجدہ ۱۰ شوریٰ ۱۱ احقاف ۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

شمارِ آیات[۵] (اور اگر اختلاف ہو تو اختلافی آیات[۵۲]) اور ائمہ سبعہ اور ان کے رواۃ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۱۲ مزمل **چہارم** : یہ انیس[۱۹] سورتیں باجماع تمام وکمال مدنی ہیں ۱-۴ بقرہ تا مائدہ ۵ توبہ ۶ نور ۷ احزاب ۸ فتح ۹ حجرات ۱۰-۱۳ حدید تا ممتحنہ ۱۴ جمعہ ۱۵ منافقون ۱۶ طلاق ۱۷ تحریم ۱۸ بینہ ۱۹ نصر **پنجم** : یہ چھ[۶] سورتیں جمہور کے نزدیک مدنی ہیں بعض مکی کہتے ہیں ۱ صف ۲ تغابن ۳ قدر ۴ زلزال ۵-۶ معوذتین **ششم** : دو[۲] سورتیں انفال اور سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باجماع مدنی ہیں مگر ان کی بعض آیات میں اختلاف ہے۔ بعض علماء ان آیات کو مکی کہتے ہیں

صفحہ ہٰذا ۵ آیات آیت کی جمع ہے۔ جس کے لغوی معنیٰ نشان کے ہیں۔ عبرانی زبان میں آیت کا ہم معنیٰ درس ہے۔ اصطلاح میں الہامی کلام کے ایک ٹکڑے کو آیت یا درس کہتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت و ربوبیت کا نشان ہے صرف الہامی صحیفوں کی تقسیم آیات پر ہوتی ہے۔ آیتوں کے مقامات توقیفی ہیں۔ کسی کی مجال نہیں کہ معنوی تعلقات یا نحوی ترکیب کی بناء پر اُن میں تغیر و تبدل کرے۔ حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی کے بعد آیات کے مقامات خود تعلیم فرماتے تھے اور چونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم عادتاً رؤس آیات پر وقف فرماتے تھے لہٰذا بعض بعض جگہ صحابہ کرام نے آپ کی تلاوت سے آیات کے مقامات متعین کئے ہیں۔ اور غالباً یہی وہ مقام ہیں جنمیں اختلاف ہے ورنہ اسمیں اختلاف کی کوئی وجہ نہیں ہے چھ ہزار نواسی[۶۰۸۹] مقامات پر تمام اہلِ شمار بلا خلاف آیت کہتے ہیں۔ اور دو سو تہتر[۲۷۳] جگہ اختلاف ہے یعنی آیاتِ قرآن کی مجموعی تعداد چھ ہزار تین سو باسٹھ[۶۳۶۲] ہے۔ مگر کسی شمار میں چھ ہزار دو سو چھتیس سے زیادہ آیات نہیں ہیں۔ بعض لوگ آیات عامہ ۶۶۶۶ کہتے ہیں جو بناوٹی بات ہے ۱۲۔

۵۲ دو سو تہتر[۲۷۳] اختلافی مقامات میں سے اہلِ بصرہ ایک سو پندرہ[۱۱۵]۔ مدنی اول و آخر ایک سو اٹھائیس[۱۲۸] ایک سو اٹھائیس[۱۲۸] مکی ایک سو چونتیس[۱۳۴] دمشقی ایک سو سینتیس[۱۳۷] حمصی ایک سو اکتالیس[۱۴۱] اور کوفی ایک سو سینتالیس[۱۴۷] جگہ آیت شمار کرتے ہیں یعنی تمام قرآن کی آیتیں بصری ۶۲۰۴ مدنی ہر دو[۲] شمار میں ۶۲۱۷ مکی ۶۲۲۳ دمشقی ۶۲۴۶ حمصی ۶۲۳۰ اور کوفی ۶۲۳۶ ہیں۔ مطبوعہ مصاحف میں عموماً کوفی شمار کے مطابق آیت کی جگہ گول دائرہ یا کوئی پھول وغیرہ بنا دیتے ہیں اور جہاں اہل کوفہ آیت نہیں کہتے وہاں اہلِ مصر وغیرہ تو کوئی علامت درج ہی نہیں کرتے۔ البتہ ہندوستان والے ۵ کے ہندسہ جیسی شکل درج کر دیتے ہیں۔

شمارِ آیات کے اعتبار سے قرآن کی سورتوں کی تین قسمیں ہیں **اوّل** : حسبِ ذیل اڑتیس سورتوں کی آیات میں اجمال و تفصیل ہر لحاظ سے اتفاق ہے ۱ یوسف ۲ حجر ۳ نحل ۴ فرقان ۵ احزاب ۶-۹ فتح تا والذاریات ۱۰ قمر ۱۱-۱۶ حشر تا تغابن (باقی بر صفحہ آئندہ)

کے نزدیک وجوہ صحیحہ بین السورتین (اور حاشیہ پر بقاعدہ جمع الجمع انکے پڑھنے کا طریقہ بتاکر اختلافِ قرآت درج کیئے ہیں :-

فرش الحروف اور انکے ہم شکل اختلاف کو کامل وضاحت سے مع ضد۔ اور اصولی اختلافات کو ابتدائی مواقع کے سوا اس حد تک بیان کیا ہے جہاں تک وہ روایت حفص کے خلاف ہیں اور الا ماشاء اللہ کے سوا انکی ضد ظاہر نہیں کی۔ یعنی ایسے حروف کو اکثر جگہ بروایت حفص لکھکر اختلاف ظاہر کیا ہے اور اختلافی صورت درج نہیں کی اور بعض جگہ غیر حفص کی قراءت پر کلمہ تحریر کیا ہے۔

طلباء یاد رکھیں کہ ادغام کی ضد اظہار۔ ادغام کامل کی ضد ادغام ناقص صِلہ کی ضد عدمِ صلہ۔ اختلاس کی ضد حرکت کاملہ۔ مد کی ضد قصر۔ قصر کی ضد مد۔ نقل کی ضد عدم نقل سکتہ کی ضد عدمِ سکتہ (ادراج)۔ امالہ اور تقلیل کی ضد فتح۔ ترقیق کی ضد تفخیم۔ تغلیظ کی ضد ترقیق۔ تحریک یاءِ اضافت کی ضد اسکان۔ اثباتِ زوائد وغیرہ کی ضد حذف اور ہمزہ کی ہر قسم کی تخفیف کی ضد تحقیق ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ :- ۱۷ ق ۱۸ دہر ۱۹ مرسلت ۲۰ انفطار ۲۱ تطفیف ۲۲ بروج ۲۳ اعلیٰ ۲۴ غاشیہ ۲۵ بلد ۲۶-۲۹ والیل تا والتین ۳۰ والعادیت ۳۱ تکاثر ۳۲ ہمزہ ۳۳ فیل ۳۴-۳۷ کوثر تا تبت ۳۸ فلق (علامہ سیوطی نے تحریم و تکویر کو شامل کر کے انکی تعداد ۴۰ بتائی ہے۔ لیکن تحریم میں شریح نے اور تکویر میں ابوجعفر نے اختلاف کیا ہے) **دوم** : ان پانچ سورتوں کی آیات میں اجمالاً اتفاق مگر تفصیلاً اختلاف ہے ۱ فاتحہ ۲ آل عمران ۳ قصص ۴ جن ۵ والعصر (علامہ سیوطی نے فاتحہ اور آل عمران کو اس قسم میں نہیں لیا۔ بلکہ تیسری قسم میں داخل کیا ہے۔ اور عنکبوت کو شامل کر کے انکی تعداد چار بتائی ہے لیکن یہ دونوں باتیں صراحتاً غلط ہیں) **سوم** باقی اکہتر سورتوں یعنی ۱ بقرہ ۲-۹ نساء تا ہود ۱۰ رعد ۱۱ ابراہیم ۱۲-۱۹ اسراء تا نور ۲۰ شعراء ۲۱ نمل ۲۲-۲۵ عنکبوت تا سجدہ ۲۶-۲۹ سبا تا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۴۰ طور ۴۱ نجم ۴۲-۴۵ الرحمٰن سبحانہٗ تا مجادلہ ۴۶-۴۸ طلاق تا ملک ۴۹-۵۱ حاقہ تا نوح ۵۲-۵۴ مزمل تا قیمہ ۵۵-۵۸ نبا تا تکویر ۵۹ انشقاق ۶۰ طارق ۶۱ فجر ۶۲ والشمس ۶۳-۶۶ علق تا زلزال ۶۷ ... ۶۸-۷۰ ... ۷۱ ... کل اکہتر سورتیں جن میں دونوں اقسام سے اختلاف ہے ۱۲۰

ہر رکوع کے آخری اختلاف کے بعد رکوع کی علامت مروّجہ (ع) لکھکر پیرا ختم کر دیا ہے اور دوسرا رکوع نئے پیرے سے شروع کیا ہے۔ جو کلمہ کسی رکوع میں ایک سے زیادہ مقامات پر آیا ہے کتاب کو طوالت سے بچانے کے لئے اسکو مکرر بیان نہیں کیا۔ بلکہ پہلی جگہ اس کلمہ کے ساتھ تعداد بتا دی ہے۔ سورۃ کے ختم پر محض تقلیداً یا آت اضافت وزوائد اختلافی۔ ادغام کبیر اور ادغام صغیر اختلافی کی تعداد درج کی ہے۔ اور اگر کسی سورۃ میں انمیں سے کوئی شئی نہو تو اس سے سکوت کیا ہے دوران فرش اور سورتوں کے آخر میں بعض حروف کا رسم الخط بھی درج کیا ہے۔

اور ہم نے فرش و اصول کو بایں تفصیل بیان کیا ہے۔

اوّل: فرش غیر مکرر کا ہر کلمہ ترتیب و قوع کے موافق بروایت سیّدنا حفص جلی لکھ کر اختلاف بیان کیا ہے اور پھر اختلافی شکل دکھائی ہے اور ہر قراءت کو جدا جدا بتا کر آخر میں حفص کی قراءت بیان کی ہے۔ حتی الامکان رسمِ عثمانی کا اتباع کیا ہے اور اختلاف حرکات سے ظاہر کیا ہے۔ بعض کلمات کو مجبوری کی حالت میں رسم کے خلاف تحریر کیا ہے۔ بعض حروف کے ساتھ انکے ماقبل یا مابعد کا کلمہ بھی شناخت و تمیز کے لئے درج کیا ہے لیکن اختلافی اشکال کو اس سے مجرّد رکھا ہے

دوم: فرش مکرر کثیر الوقوع میں سیدنا حفص سے اختلاف کرنیوالوں کی قراءت ہر جگہ بتائی ہے۔ اور اُن کثیر الدور اصول کو جو قدرے مشکل ہیں ہر جگہ اجمالاً یا اشارۃً بایں طریق بیان کیا ہے ۱۔ ادغام کبیر (جو خاص امام ابو عمرو بصریؒ کا مذہب اور عملاً سیّدنا ابو شعیب سوسیؒ کی روایت سے مختص ہے) جہاں واقع ہوا ہے ہم نے اُسی جگہ (ک) لکھکر اسکا ہر لفظ بشکلِ ادغام لکھدیا ہے۔ اور کوئی موقع جسمیں

ادغام ہوسکتا ہو ترک نہیں کیا۔ مگر مذہب کی کسی جگہ تشریح نہیں کی کیونکہ وہ ظاہر تر ہے
اور اگر پے در پے ایک سے زائد جگہ ادغام کبیر آیا ہے تو پہلے کلمہ کے بعد دوبارہ ک،
نہیں لکھا بلکہ حرف عطف سے کام لیا ہے۔ طلباء یاد رکھیں کہ اگر ادغام ۲ دو کلمات
سے تعلق رکھتا ہو تو پہلے کلمہ پر وقف کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ اور جن...
کلمات میں ادغام بخلاف ہے اسکو ساتھ ساتھ ظاہر کر دیا ہے۔ اور جن کلمات
میں ادغام ممنوع ہے ان پر اکثر جگہ تنبیہ درج کی ہے۔ ۲ ادغام صغیر جائز مختلف
فیہ کا ہر لفظ محلِ وقوع پر بشکل ادغام لکھکر ادغام کرنے والے ائمہ کا نام درج
کر دیا ہے۔ اور اگر کسی رکوع میں کوئی ایسا کلمہ مکرر ہو۔ یا چند کلمات ایسے ہوں جنکے
ادغام میں مذہب ایک ہو تو اُن کو بغرض اختصار پہلے موقع پر جمع کر دیا ہے ۳
عَلَيْهِمْ۔ اِلَيْهِمْ۔ لَدَيْهِمْ کی ہا کو امام حمزہؒ بلا شرط مضموم پڑھتے ہیں اس کو
ہر جگہ بتایا ہے ۴ ضمیر جمع مذکر غائب کے بعد اگر ساکن آجائے اور ضمیر سے پہلے کسرہ یا یاء
ساکنہ ہو۔ جیسے بِهِمُ الْاَسْبَابُ یُرِيْهِمُ اللّٰهُ تو امام ابو عمرو بصریؒ ھا اور میم دونوں
کے کسرہ سے امام حمزہؒ اور امام کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی حضرات ھا کے
کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں یہ تینوں قراءتیں ہر جگہ اجمالاً ظاہر کی ہیں ۵
سیدنا ورشؒ ہر اس ہمزہ ساکنہ کو جو فاء فعل ہو (خاص حروف کے سوا) اور سیدنا
سوسیؒ (مستثنیات کے علاوہ) ہر ہمزہ ساکنہ کو حرکت ماقبل کے مطابق مدہ سے بدل
لیتے ہیں۔ اسکو ہر رکوع میں ایک جگہ اجمالاً بیان کیا ہے۔ اور جن کلمات کو ابدال سے
مستثنیٰ کیا ہے اُن پر تنبیہ درج کی ہے ۶ سیدنا ورشؒ جس راء مفتوحہ اور مضمومہ متوسطہ
اور متطرفہ کی ترقیق کرتے ہیں ان کو بھی ہر رکوع میں ایک جگہ بیان کیا ہے لیکن اُس

ہ اکو داخل شمار نہیں کیا جسپر وقف سائغ ہو کیونکہ وقفاً وہ سب کے نزدیک باریک ہے البتہ وصلاً اور بحالت روم غیر ورش کے لئے پُر اور ورش کے لئے باریک پڑھی جائے گی۔ طلبأ براہِ کرم اس کا خود خیال رکھیں مُستثنیات پر ہر جگہ تنبیہ لکھی ہے ۷ سیدنا ورش جس لام مفتوحہ کی بطور خاص تغلیظ کرتے ہیں وہ بھی مذکور ہیں ۸-۹ یا آت اضافت مختلف فیہ کی حرکت اور زائدہ کا اثبات بر سر موقع مع مذہب درج کیا ہے ۱۰ سیدنا ورش اس حرف لین میں جسکے بعد ہمزہ متصلہ ہو طول و توسط سے مد کرتے ہیں۔ یہ بھی مذکور ہے۔ ۱۱ شَیْ ءٌ شَیْ ءٍ شَیْئًا اور لام تعریف قبل از ہمزہ قطعیہ پر وصلاً سیدنا خلف بلا خلاف اور سیدنا خلاد بخلاف سکتہ کرتے ہیں اسکا بھی اجمالی ذکر کیا ہے بشرطیکہ وہاں وقف سائغ نہ ہو۔ ۱۲ ہر اُس ساکن منفصل پر جو قبل ہمزہ قطعیہ واقع ہو وصلاً سیدنا خلف بخلاف سکتہ کرتے ہیں اسکا اشارہ بھی موجود ہے اگر وقف نہ ہو۔

سوم:۔ اصول کثیر الدور میں سے یہ امور دشوار ہیں۔ انکے ہر کلمہ میں سیدنا حفص سے اختلاف کرنے والے حضرات کا مسلک ہر جگہ مفصّل بیان کیا ہے ۱ دو ہمزہ جب جمع ہو جائیں خواہ ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلمات میں انمیں سے ایک کی تخفیف کرنے والوں کا مذہب ۲ سیدنا ہشام اور امام حمزہ کا تخفیف ہمزہ کے بارہ میں وقفی مسلک۔ ابواب ہمزہ میں سے اِس باب کے مسائل (سوائے ہمزہ ساکنہ کے ابدال کے جو آسان ہے) سخت دشوار ہیں۔ لہٰذا ہم نے ہر ایسے ہمزہ والے کلمہ کا حکم جسپر وقف سائغ ہو ضرور بیان کیا ہے۔ بلکہ بعض ایسے کلمات کی وجوہ وقفی بھی ظاہر کی ہیں۔ جنپر صرف اختباراً وقف ہو سکتا ہے۔ اور کل وجوہ

صحیحہ دکھائی ہیں۔ طلباء اچھی طرح یاد رکھیں کہ وجوہ بیان کردہ کے علاوہ کوئی وجہ جائز نہیں لہذا اُن سے ہرگز عدول نہ کریں ۔ یہ یاد رہے کہ ہمزہ متوسطہ کی تخفیف بلاخلاف اور متوسطہ بزائدہ کی تخفیف بخلاف امام حمزہؒ کا مذہب ہے ۔ اور ہمزہ متطرفہ کی تخفیف میں سیدنا ہشامؒ بھی شریک ہیں (تنبیہ): تخفیف ہمزہ کے ابواب میں ہمارے شیوخ وائمہ تسہیل وابدال کو مطلق تخفیف کے معنیٰ میں استعمال کرتے ہیں مگر ہم نے الکوان کے اصطلاحی معنوں میں استعمال کیا ہے ۔ تسہیل کے معنیٰ ہمزہ کو ہمزہ اور مدّہ کے درمیان نرم کر کے پڑھنا اور ابدال کا مطلب ہمزہ کو حرف مد سے یا واو متحرک اور یاء متحرک سے بدلنا ہے ۔ جہاں مدہ سے ابدال ہوتا ہے وہاں ہم نے صرف ابدال لکھا ہے اور جہاں حرف متحرک سے ابدال ہوتا ہے وہاں اس کو مقید بحرکت درج کیا ہے تاکہ التباس نہ ہو ۔ ۳۔ امالہ و تقلیل یہ بھی مشکل مسئلہ ہے ۔ اگر امالہ والے تمام کلمات اپنے اپنے موقعہ پر بیان کئے جاتے تو کتاب بہت طویل اور ملال کا سبب بن جاتی اور اگر تفصیل مذاہب کے بغیر حروف درج کئے جاتے تو کوئی فائدہ نہ تھا لہذا صاحب غیث کی تقلید کرنی پڑی ۔ ہم نے ہر رکوع کے دیگر اختلافات بیان کر کے لفظ (امالہ) لکھا ہے اور اسکے بعد اس رکوع کے تمام امالہ والے کلمات باعتبار مذاہب جمع کر دیے ہیں ۔ اور خفیف فرق کی صورت میں بھی مذہب جدا جدا بیان کیا ہے ۔ اور کوئی ایسا کلمہ جسمیں امالہ ہو سکتا ہو تا رتانیث کے سوا باقی نہیں چھوڑا ۔ ذوات الیا کلمات میں سے جس کلمہ میں تنوین یا ساکن مابعد کیوجہ سے صرف وقفاً امالہ ہوتا ہے اگر اس پر وقف سائغ ہے تو اسکے بعد وقفاً لکھا ہے ۔ اور اگر وقف سائغ نہیں تو اس کے بعد بشرط وقف یا بحالت

وقف تحریر کیا ہے۔ اس قید کو صرف اس مُمَال کلمہ سے متّصل سمجھا جائے جس کے بعد وہ درج ہے دوسرے مقدم ومؤخر الفاظ سے اس کا کوئی علاقہ نہیں۔ بعض ایسے کلمات کے ساتھ بغرض تمیز خطوط وحدانی میں دوسرے کلمات بھی درج ہیں انکا بھی اس قید سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی مُوسَیٰ (اَلْکِتٰبَ) بشرط وقف کے یہ معنیٰ ہیں کہ جب مُوسٰی پر وقف کیا جائے یہ مقصد نہیں کہ جب اَلْکِتٰبَ پر وقف کریں۔ ہم نے امالہ والے کلمات کو حتی المقدور مجرد لکھا ہے لیکن بعض بعض جگہ خصوصًا فواصل کے امالہ والی سورتوں میں امتیاز کی غرض سے اسکے ساتھ کوئی دوسرا کلمہ بھی نقل کرنا پڑا ہے۔ جس کو ہم نے عمومًا خطوط وحدانی میں دکھایا ہے۔ امام کسائی بحالتِ وقف تاءِ تانیث اور اس کے ماقبل کا امالہ کرتے ہیں۔ ہم نے بنظرِ اختصار اس کے صرف وہ کلمات بیان کئے ہیں جن پر وقف سائغ ہے۔ طلبا اس کو وقف سے مقید یاد رکھیں اور جو کلمات مذکور نہیں ہیں انکو بیان شدہ پر قیاس کریں۔ جن کلمات میں امالہ محضہ (اضجاع یعنی امالہ کبرای) اور امالہ بین بین (تقلیل یعنی امالہ صغرای) دونوں ہوتے ہیں انمیں پہلے امالہ والے حضرات کا اور پھر اہلِ تقلیل کا نام لیا ہے اور نوعیت امالہ بتائی ہے اور جن کلمات میں صرف امالۂ کبرای ہوتا ہے انکے بعد امالہ والوں کا نام تو لیا ہے مگر نوعیت کی قید ضروری نہیں سمجھی۔ اور جہاں امالہ بلا قید لکھا ہے اس سے امالہ کبرائے مراد ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ امالۂ صغرای کے لئے ہر جگہ بین بین یا تقلیل۔ یا صغرای درج ہے اور امالۂ کبرای کیواسطے اکثر جگہ صرف امالہ اور بعض جگہ محضہ یا اضجاع یا کبرائے رقم کیا ہے اور بعض مواقع پر قید درج

ہی نہیں کی اور جن کلمات میں امالہ نہیں ہوتا اُن پر جابجا تنبیہات لکھی ہیں :۔

حسبِ ذیل اصولی اختلافات کثیر الدور آسان اور بمنزلہ بدیہیات ہیں ۱ـ نون ساکن اور تنوین کا واو اور یا میں سیّدنا خلفؒ کے لئے ادغام کامل اور باقی حضرات کیلئے ادغام ناقص ۲ـ میم جمع اور ھاء کنایہ کا صلہ ۳ـ مد کی پانچوں قسمیں ۴ـ ساکن ماقبل پر نقل بمذہب سیدنا ورشؒ ۵ـ بحالت وصل ساکن منفصل پر سکتہ بمذہب امام حمزہؒ یا بروایتِ سیّدنا خلفؒ ۶ـ ہر ہمزۂ ساکنہ متوسّطہ کا وقفاً ابدال بمذہب امام حمزہؒ۔ اور ہر ہمزۂ ساکنہ متطرفہ کا وقفاً ابدال بمذہب سیّدنا ہشام و امام حمزہ۔ لہٰذا ہم نے ابتدائی مواقع کے سوا انکا ذکر نہیں کیا ورنہ کتاب سہ چند طویل ہو جاتی۔ البتہ کہیں کہیں تبعًا ان کا ذکر آگیا ہے اور جہاں ان پر تنبیہ کی ضرورت تھی وہاں ضرور تنبیہ درج کی ہے بحث طلب امور کو پہلی جلد میں دیکھیں۔ بین السطور میں حوالہ دیدیا ہے۔

اختلافِ قرآت کے اندر مدنی اور مکی وغیرہ کا وہ ہی مقصد ہے جو پہلی جلد میں تھا۔ لیکن شمار آیات میں ان الفاظ سے اُن شہروں کے عُلماء کی گنتی مُراد ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے ۱ـ **مدنی اوّل** امام ابو جعفرؒ اور امام شیبۃ بن نصاحؒ ۲ـ **مدنی اخیر** امام نافعؒ اور انکے تلامذہ ۳ـ **مکّی** سیدنا مجاہدؒ اور امام ابن کثیرؒ وغیرہ ۴ـ **بصری** امام عاصم جحدریؒ وغیرہ ۵ـ **دمشقی** امام ابن عامرؒ اور سیّدنا ابو عمرو نسؒ و یحییٰ بن حارث ذماریؒ ۶ـ **حمصی** سیدنا شُریحؒ ۷ـ **کوفی** سیّدنا ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ ضریر اور امام عاصمؒ کے شمار کا نام ہے اگر مدنی اوّل و اخیر متفق ہوں تو **مدنی** اور اگر مدنی و مکّی متفق ہوں تو **حجازی** اور اگر دمشقی و حمصی متفق ہوں تو **شامی** اور اگر بصری و کوفی متفق ہوں تو **عراقی** کہتے ہیں۔

اپنی بے بضاعتی اور سطحی معلومات کا خاکسار کو اعتراف ہے۔ لہٰذا ماہرانِ فن کے سامنے

اس کتاب کا پیش کرنا غیر معمولی جسارت ہے۔ ابتداءً میں نے اس کو جس طرح مرتب
کیا تھا وہ اس سے مختصر صورت تھی۔ لیکن برادر محترم قاری حفیظ الدین عزیزان گرامی قاری
مولوی فتح محمد۔ قاری حکیم اللہ۔ قاری حاجی محمد یٰسین قاری نور محمد اور اپنے لخت جگر
حافظ محمد معین الاسلام سلمہ، کے اصرار سے اصول کثیر الدور کا معتد بہ حصہ شامل کرنا پڑا۔
جس کی وجہ سے حجم بہت بڑھ گیا اور عبارت کا تکرار بہت زیادہ ہوگیا۔ نقادانِ فن قدم
قدم پر لغزشیں پائیں گے۔ امید کہ انکی اصلاح فرمائیں۔ ناواقف نکتہ چینوں۔ اور
حاسدوں سے حضرت غالبؒ کا ایک یہ مصرعہ کہدینا کافی ہے ؎

مباش منکرِ غالب کہ درزمانہ تُست۔

وباللہ التوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق وبہ استعین وعلیہ اتوکّل وھو
حسبی ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ربّنا
تقبل منا انّك انت السمیع العلیم۔

خاکسار ابو محمد محی الاسلام عفا اللہ عنہ — پانی پت ۱۳ ذی الحجۃ المبارک ۱۳۴۷ھ وقت عصر

سُورۂ فاتحہ جمہور علماء کے نزدیک مکیہ[1] ہے اور اسکی آیتیں باتفاق سات ہیں مگر تفصیل میں ایک جگہ[2] اختلاف ہے۔ قراء مکہ و کوفہ بسم اللہ کو فاتحہ کی ایک آیت کہتے ہیں باقی حضرات بسم اللہ کو فاتحہ کی آیت نہیں بتاتے وہ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پر آیت شمار کرتے ہیں۔

---

[1] حضرت ابوہریرہؓ سیدنا مجاہدؒ اور امام عطاءؒ مدنیہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سیدنا قتادہؒ اور جمہور ائمہ و علماء مکیہ بتلاتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے مکہ میں اور دوبارہ مدینہ میں نازل ہوئی اسی وجہ سے سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ نام ہے۔ ۱۲

[2] بسم اللہ کے بارہ میں علماء و مجتہدین۔ اور حضرات قراء کے پانچ مذہب ہیں اوّل بسم اللہ ہر سورۃ کی ایک مستقل آیت ہے یہ امام شافعیؒ کا صحیح تر مذہب اور امام احمدؒ سے بھی منقول ہے دوم بسم اللہ سورۃ فاتحہ کی مستقل آیت اور دیگر سورتوں کی بعض آیت ہے یہ بھی امام شافعی اور ان کے متبعین کا ایک قول ہے سوم بسم اللہ ہر سورت کے شروع میں ایک بالذات مستقل آیت ہے کسی سورۃ کا جزو نہیں۔ یہ امام احمدؒ کا مشہور مذہب اور امام... داؤدؒ کا مقولہ ہے۔ امام ابوبکر رازیؒ نے اس کو امام ابوالحسن کرخیؒ تلمیذ امام ابوحنیفہؒ سے بھی نقل کیا ہے۔ ان تینوں مذاہب سے ائمہ قراءت کا کوئی تعلق نہیں۔ چہارم بسم اللہ سورۂ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے اور کسی سورۃ کی نہ مستقل آیت ہے اور نہ جزوِ آیت۔ یہ مکہ اور کوفہ کے قراء کا مذہب ہے۔ پنجم سیاقِ نمل کے سوا بِسْمِ اللّٰه نہ فاتحہ کی مستقل آیت ہے اور نہ کسی اور سورۃ کی اور نہ جزوِ آیت۔ سورتوں کے شروع میں برکت کی غرض سے لکھی ہوئی ہے یہ مدینہ۔ بصرہ۔ اور شام کے تمام قراء کا مسلک امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ امام سفیان ثوریؒ اور بے شمار علماء و فقہاء کا مذہب ہے۔ جملہ اہلِ ادا۔ اور متاخر قراء خواہ شافعی ہوں یا حنبلی اسی کے قائل ہیں۔ امام ابومحمد مکی کشف میں لکھتے ہیں "اسی پر صحابہؓ اور تابعینؒ کا اجماع ہے اور ان کے اجماع کے بعد اُس کے خلاف جو کچھ کہا جائے وہ بدعت ہے" سید غیث میں کہتے ہیں "قاضی ابوبکر بن الطیب باقلانی مالکی بصری نزیل بغداد نے جو مناظرہ میں یگانۂ روزگار امام تھے اس کے مخالفین کا مسکت طور پر رد کیا ہے"

مگر اہلِ ادا اس اعتقاد کے باوجود مبسملین کی قراءتیں پڑھتے ہوئے بین السورتین ضرور بسم اللہ پڑھتے ہیں خواہ حنفی ہوں یا مالکی۔ اور تلاوت و ادا میں ائمہ قراءت کی (باقی برصفحہ آئندہ)

سورۂ فاتحہ پر ابتداءً تحقیقی کرتے ہوئے تعوّذ و بسم اللہ کے ساتھ الْعٰلَمِيْنَ تک تمام قراء کے لئے وجوہِ صحیحہ ۲۷ ستائیس ہیں[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور اُن تمام کلمات پر جنمیں حرف آخر کی حرکت زبر ہو بحالت وقف تمام قراء کے لئے سکون کے ساتھ تین ۳ وجوہ طول، توسّط اور قصر۔ اور الرَّحِيْمِ ۝ اور الدِّيْنِ ۝ اور اُن جملہ کلمات پر جنمیں حرف موقوف علیہ کی حرکت زیر ہو وہ تینوں وجوہ اور روم بقصر، اور نَسْتَعِيْنُ ۝ وغیرہ ہیں جنمیں آخر حرف کی حرکت پیش ہو سکون اشمام کے ساتھ تین تین وجوہ اور روم بقصر جائز ہے (ک) الرَّحِيْمِ مٰلِكِ ایسے کلمات ہیں بحالت ادغام ہر جگہ روم اور مد کی وجوہ ثلثہ جائز ہیں۔ جلد ۱ ص ۱۳۸

مٰلِكِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ الف کے بغیر مَلِكِ اور عاصمؒ و کسائیؒ الف

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مخالفت جائز نہیں جانتے۔ اور یہی حق ہے۔ اعتقادِ جزئیت اور چیز ہے اور پڑھنا اور چیز۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[1] ترتیب قراءت حسب ذیل ہے پہلے ۱ الرَّجِيْمِ۔ الرَّحِيْمِ اور الْعٰلَمِيْنَ تینوں کا طول بسکون پھر ۲ الرَّحِيْمِ کا روم اور باقی دونوں کا طول ۳ الرَّحِيْمِ کا وصل باقی دونوں کا طول ۴ تینوں کا توسّط ۵ پھر الرَّحِيْمِ کا روم باقی دونوں کا توسّط ۶ پھر الرَّحِيْمِ کا وصل اور باقی دونوں کا توسّط ۷ پھر تینوں کا قصر ۸-۹ پھر الرَّحِيْمِ کے روم و وصل میں سے ہر ایک پر دونوں کا قصر ۱۰-۱۲ اب الرَّجِيْمِ کے روم پر باقی دونوں کا طول پھر توسّط پھر قصر ۱۳-۱۵ الرَّجِيْمِ اور الرَّحِيْمِ دونوں کے روم پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلاثہ ۱۶-۱۸ الرَّجِيْمِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کا وصل اور الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ ۱۹-۲۱ الرَّجِيْمِ اور الرَّحِيْمِ کے وصل پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ ۲۲-۲۴ الرَّجِيْمِ کے وصل پر باقی دونوں کا طول پھر توسط پھر قصر ۲۵-۲۷ الرَّجِيْمِ کے وصل کے ساتھ الرَّحِيْمِ کا روم اور الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلاثہ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۷۵ وجوہ کہتے ہیں۔ یعنی الرَّجِيْمِ کی پانچوں وجوہ میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ کی پانچ وجوہ اور انمیں سے (باقی بر صفحہ آیندہ)

کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع الف کے بغیر ہے[۱]۔

الصِّرَاطَ اور **صِرَاطَ** قنبلؒ اصل لغت کے مطابق دونوں کو سین[۲] سے **السِّرَاطَ** اور **سِرَاطَ**، اور خلفؒ دونوں کو صاد میں اشمام بالزاء کرکے **الصِّرَاطَ** **صِرَاطَ** اور خلادؒ صرف پہلے کلمہ کو اشمام بالزاء کرکے اور دوسرے کو صاد خالص سے اور باقی دونوں کو صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف صاد سے ہے۔ دونوں کلمات میں را کی تفخیم پر اجماع ہے۔

عَلَيْهِمْ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ حالین میں ہا کے ضمہ اور میم کے اسکان سے، قالونؒ بخلاف اور مکیؒ وصلاً ہا کے کسرہ میم کے ضمہ اور صلہ بواو سے۔ اور باقی حالین میں ہا کے کسرہ اور میم کے اسکان سے پڑھتے ہیں یہی وصلاً قالونؒ کی دوسری اور وقفاً مکیؒ کی قراءت ہے۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ میں مد لازم ہے جسے تمام قراء بقدرِ واحد طول سے پڑھتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ہر ایک پر اَلْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلٰثہ۔ لیکن ان میں سے اکثر بوجہ تصادمِ مذاہب ناجائز ہیں۔ ان وجوہ سے یہ مراد نہیں کہ ایک وجہ دوسری وجہ سے ہر امر میں خلاف ہو بلکہ مقصد یہ ہے کہ خفیف تغیّر سے ایک وجہ دوسری۔۔ بن جاتی ہے اور ان وجوہ کی قراءت میں یہ لازم نہیں کہ ہر وجہ ابتداء سے پڑھی جائے۔ بلکہ جہاں سے اختلاف ہوتا ہے وہاں سے اعادہ کافی ہے۔ یعنی دوسری و تیسری۔ پانچویں اور چھٹی۔ آٹھویں اور نویں۔ وجوہ میں الرَّحِیْمِ سے۔ چوتھی اور ساتویں میں الرَّحِیْمِ سے۔ چودھویں اور پندرھویں۔ سترھویں اور اٹھارھویں۔ بیسویں اور اکیسویں۔ چھبیسویں[ع] اور ستائیسویں میں اَلْعٰلَمِیْنَ سے لوٹانا کافی ہے۔ وقس علیٰ ہٰذا۔ اور یہ یاد رکھو کہ یہ وجوہ جائزہ تخییری ہیں۔ ہر جگہ سب کا پڑھنا لازم نہیں البتہ سمجھ لینا ضروری ہے۔ ۱۲

[۱] بعض حضرات کہتے ہیں کہ حذف و اثبات کے اندر ہر امام کے لئے اس کے شہر کے مصحف کی پیروی لازم ہے لیکن یہ وہم ہے۔ قراءت میں تو روایت و نقل صحیح کی پابندی ہوتی ہے نہ کہ رسم کی۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں۔ "ہمارے زمانہ کے بعض قرآن شریف پڑھانے والے، ائمہ قراءت میں سے ہر ایک کے لئے زیادت و نقصان کے بارہ میں اسکے شہر کے مصحف کی پابندی کو ضروری کہتے ہیں لیکن اُن کا یہ مقولہ بیّن خطاء افراط غباوت اور قلت تحصیل کا نتیجہ ہے کیونکہ اس سے روایت کا اہمال اور ترک لازم آتا ہے۔ قراءت کے لئے اسلاف کرام سے منقول ہونا (باقی بر صفحہ آئندہ)

ع اسی طرح تئیسویں اور چوبیسویں ۔ ۱۲ ط

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) ایک ہے۔

سُورۃ بقرہ باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں حجازی اور شامی ۲۸۵ کوفی ۲۸۶ اور بصری ۲۸۷ ہیں۔ بارہ جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمٓ پر کوفی ۲ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پر شامی ۳ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ پر غیر شامی ۴ اِلَّا خَآئِفِيْنَ پر بصری ۵ دوسرے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ پر جوع ۲۵ میں ہے مدنی اخیر عراقی اور شامی بخلاف ۶ مِنْ خَلَاقٍ (دوسری جگہ) پر جوع ۲۵ میں ہے غیر مدنی اخیر ۷ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پر غیر مکی اور مکی بخلاف ۸ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ (دوسری جگہ) پر جوع ۲۷ میں ہے مدنی اوّل اور مکی ۹ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (اوّل) پر جوع ۲۷ میں ہے مدنی اخیر کوفی اور شامی ۱۰ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا پر بصری ۱۱ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پر مدنی اخیر مکی اور بصری اور ۱۲ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ پر مدنی اول آیت شمار کرتے ہیں۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ سے فِيْهِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین اٹھاون ۵۸ ہیں قالونؒ مع مکی بائیس ۲۲۔ قالونؒ مع عاصمؒ وکسائیؒ وورشؒ (بالسم کے ساتھ) بائیس ۲۲۔ ورشؒ

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔ صاحب امانت علماء کا اسکو روایت کرنا لابدی شرط ہے۔ چنانچہ یہ کلمہ باجماع مصاحف الف کے بغیر مرسوم تھا مگر عاصم وکسائی نے اسکو بجمیع طرق الف سے پڑھا ہے پس ان کی قراءت رسم سے تقدیراً موافق ہے کیونکہ حروف مد اکثر مقامات سے تخفیفاً حذف کیے گئے ہیں۔ ۱۲۔ ۵ ایسے کلمات میں مصحف کی مطابقت اس طرح ماخوذ ہے کہ قراءت یا اصل لغت کے موافق ہو یا رسم کے۔ ۱۲۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا:۔ ۱ دو سو اسی ۲۸۰ جگہ اجماع ہے۔ ان اختلافی مقامات میں سے مدنی، مکی اور شامی پانچ پانچ جگہ کوفی چھ جگہ اور بصری سات جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ علامہ بنّاء نے اتحاف میں مختلف فیہ مقامات تیرہ بتائے ہیں۔ لیکن موصوف نے تیرھواں موقع متعین نہیں کیا شاید بعض علمائے شام نے ایک اور آیت بتائی ہو کیونکہ ان کے نزدیک يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ پر آیت بخلاف ہے واللہ اعلم ۱۲۔ ۲ ۱ تا ۶ قالونؒ کے لئے میم جمع کے صلہ اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے طول (باقی برصفحہ آئندہ)

(عدمِ بسم اللہ پر) مع بصریؒ و شامیؒ دس[10] اور حمزہؒ چار[4]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ[1]

الٓمّٓ ۰ لام اور میم پر مدلازم ہے تمام قاری ایک مقدار پر طول (مدطبعی کے سوا تین الفی) فِیْہِ وصلاً مکیؒ صلہ کیا کرتے ہیں۔ (ک) فِیْہُ ھُدًی۔ یُؤْمِنُوْنَ (ہیں دونوں جگہ) اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ ابدال۔ اور الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ لام کی تغلیظ کرتے ہیں۔ بِمَآ اُنْزِلَ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اور وَعَلٰٓی اَبْصَارِھِمْ میں مد منفصل ہے مکیؒ اور سوسیؒ یہ مد نہیں کرتے یعنی قصر سے پڑھتے ہیں۔ اور قالونؒ و دوریؒ بخلاف مد کرتے ہیں یعنی مکیؒ کی طرح بقصر بھی پڑھتے ہیں اور دو[2] الفی مد بھی کرتے ہیں۔ شامیؒ و کسائیؒ تین[3] الفی۔ عاصمؒ چار[4] الفی اور ورشؒ و حمزہؒ پانچ الفی مد کرتے ہیں۔ وَبِالْاٰخِرَۃِ کو ورشؒ حرکت ہمزہ لام پر نقل اور مد بدل (طول و توسط و قصر) اور را کی ترقیق سے پڑھتے ہیں۔ وصلاً خلادؒ بخلاف اور خلفؒ لام پر سکتہ کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ۔ وَاُولٰٓئِکَ اور سَوَآءٌ میں مد متصل ہے۔ یہ مد سب ائمہ کرتے ہیں چنانچہ قالونؒ، مکیؒ اور بصریؒ دو[2] الفی اور باقی حضرات منفصل کے مانند مد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پر الرَّحِیْمِ کا طول پھر روم پھر وصل اور ان میں سے ہر ایک پر فِیْہِ میں طول و روم ۷-۱۲ اس کے بعد وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے توسط پر الرَّحِیْمِ کا توسط و روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر فِیْہِ میں توسط و روم ۱۳-۱۸ پھر وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے قصر پر الرَّحِیْم کا قصر و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر فِیْہِ میں قصر و روم ۱۹-۲۲ اب وصل کل پر فِیْہِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ اب قالونؒ کے لئے عدم صلہ کے ساتھ اسی طرح بائیس[22] وجوہ پڑھو۔ عاصمؒ و کسائیؒ بتمامہما اور ورشؒ کی بسم اللہ کی وجوہ درج ہو گئیں اب ورشؒ کے لئے ترک پر ۱-۲ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے طول بالسکتہ پر فِیْہِ میں طول و روم اور ۳-۴ توسط پر توسط و روم اور ۵-۶ قصر پر قصر و روم ۷-۱۰ اور وصل پر فِیْہِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ بصریؒ اور شامیؒ مندرج ہو گئے۔ اب حمزہؒ کے لئے عَلَیْھُمْ کی ھا کے ضمہ اور وصل پر فِیْہِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اہلِ ضرب ۱۴۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

جزء اوّل

کرتے ہیں۔ عَلَیۡھِمُوۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ عَلَیۡھِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَھُمۡ اَمۡ
جب میم جمع ہمزۂ قطعیہ سے پہلے ہو تو اس کے صلہ میں ورشؒ بھی شریک ہوتے ہیں۔ اور
مد منفصل کے قاعدہ سے قالونؒ قصر و مد سے اور ورشؒ مد طویل سے صلہ کرتے ہیں اور
خلفؒ ہر اُس میم جمع پر جو قبل از ہمزۂ قطعیہ ہو بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔

ءَاَنۡذَرۡتَھُمۡ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزتین کے درمیان ادخال
الف کر کے ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے ءَاٰنۡذَرۡتَھُمۡ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے
ورشؒ بوجہ اول اور مکیؒ ادخال کے بغیر ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ءَاَنۡذَرۡتَھُمۡ ورشؒ
بوجہ ثانی ہمزہ ثانیہ کو الف سے بدل کر بمد لازم آنۡذَرۡتَھُمۡ۔ اور باقی ادخال کے
بغیر تحقیق ہمزتین سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) بحالت ادخال تمام محققین کے نزدیک مد نہیں
ہوتا (امالہ) ھُدًی میں دونوں جگہ بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
ع اَبۡصَارِھِمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور غِشَاوَۃٌ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
مَنۡ یَّقُوۡلُ خلفؒ نون ساکن اور تنوین کا یا میں ادغام کامل بلا غنہ کرتے ہیں۔

لہ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سے لَایُؤۡمِنُوۡنَ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو سَوَآءٌ کے ۲ دو الفی مد
صلہ کے قصر، ادخال و تسہیل اور لَایُؤۡمِنُوۡنَ کی تحقیق سے پڑھو ۲ مکیؒ کو عدم ادخال و تسہیل سے لوٹاؤ
۳ قالونؒ کو اسی طرح صلہ کے مد سے پھر ۴ بے صلہ سے پڑھو۔ دوریؒ مندرج ہو گئے ۵ سوسیؒ کو ہمزۂ ساکنہ
کے ابدال سے لوٹاؤ ۶ ورشؒ کو سَوَآءٌ اور صلہ کے پانچ الفی مد ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے
۷ اور پھر ہمزۂ ثانیہ کے ابدال سے بمد لازم اسی طرح پڑھو۔ ۸ خلفؒ کو عَلَیۡھِمُوۡ کی ہا کے ضمہ میم جمیع قبل از
ہمزہ پر سکتہ اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے پھر ۹ اسی طرح عدم سکتہ سے پڑھو۔ اِس وجہ میں خلادؒ مندرج
ہو گئے۔ ۱۰ ہشامؒ کو تین۳ الفی مد، ادخال و تسہیل سے پھر ۱۱ ادخال و تحقیق سے پڑھ کر ۱۲ ابن ذکوانؒ
کو عدم ادخال سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے ۱۳ اب عاصمؒ کو چار۴ الفی سے پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ
پر لَایُؤۡمِنُوۡنَ میں وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ ۱۲

ورشؒ اٰمَنَّا میں دونوں جگہ۔ الْاٰخِرِ۔ اٰمَنُوْا میں دونوں جگہ اٰمِنُوْا۔ اٰمَنَ میں دونوں جگہ مُسْتَهْزِءُوْنَ اور اِذَا نِهِمْ میں مدبدل الْاٰخِرِ اور فِي الْاَرْضِ میں نقل۔ وصلاً خلادؒ بخلاف اور خلفؒ لام پر سکتہ۔ بِمُؤْمِنِيْنَ اور اَنُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ ابدال کرتے ہیں (تنبیہ) مدبدل کے طول کے ساتھ طول توسط کے ساتھ توسط اور قصر کیساتھ قصر پڑھو۔

وَمَا يَخْدَعُوْنَ کو حرمی اور بصری یا کے ضمہ خا کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور دال کے کسرہ سے **يُخٰدِعُوْنَ** (بروزن يُجَادِلُوْنَ) اور باقی یا کے فتح خا کے اسکان اور دال کے فتح سے الف کے بغیر (بروزن يَفْرَحُوْنَ) پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ میں یا کے ضمہ۔ خا کے فتح۔ اثبات الف اور دال کے کسرہ پر اجماع ہے رسم دونوں جگہ بحذفِ الف ہے عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور خَلَوْا اِلٰى میں ورشؒ نقل اور خلفؒ بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔

يَكْذِبُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے ضمہ کاف کے فتح اور ذال مشددہ سے **يُكَذِّبُوْنَ** اور کوفیؒ یا کے فتح کاف کے اسکان اور ذال مخففہ سے پڑھتے ہیں قِيْلَ میں (دونوں جگہ) ہشامؒ وکسائیؒ کسرۂ قاف میں اشمام بالضمہ

---

۱ بحالت نقل الْاٰخِرِ اور اس قسم کے تمام کلمات میں ہمزہ سے ابتداء کرنی اور ہمزہ کو ساقط کر کے لام سے پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ پس اگر ہمزہ سے ابتداء کریں تو طول و توسط اور قصر پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر لام سے ابتداء کریں تو صرف قصر ہوگا کیونکہ۔۔۔ حرکتِ لام کا اعتبار کر لیا گیا۔ اور وہ ہمزہ جسکی وجہ سے مد ہوتا تھا قطعاً باقی نہیں رہا۔ ۱۲۔

۲ اگر اٰمَنَّا کو مُسْتَهْزِءُوْنَ کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور مُسْتَهْزِءُوْنَ پر وقف کردیں تو اسمیں مد سکون وقفی پیدا ہو جاتا ہے جو مد بدل سے قوی ہے لہٰذا اٰمَنَّا کے قصر پر مُسْتَهْزِءُوْنَ میں وجوہ ثلاثہ۔ اور توسط کے ساتھ توسط و طول۔ اور طول پر صرف طول پڑھو۔ تاکہ قوی ضعیف سے کم نہ ہو۔ ۱۲۔

کر کے اور باقی کسرۂ خالص سے پڑھتے ہیں (ک) قِیۡلَ لَھُمۡ (دو جگہ ہے) السُّفَھَآءُ اَلَآ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں اور بحالت وقف ہشامؒ وحمزہؒ ہمزہ متطرفہ بعد از الف کو الف سے بدل کر طول۔ توسّط اور قصر سے۔ نیز روم کے ساتھ تسہیل کر کے بمد و قصر پڑھتے ہیں مُسۡتَھۡزِءُوۡنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کالواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دیکر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ لَا یُبۡصِرُوۡنَ میں ورشؒ کیلئے ترقیق جلی ہے ظُلُمٰتٌ وَّرَعۡدٌ وَّبَرۡقٌ یَّجۡعَلُوۡنَ میں خلفؒ کے لئے نون تنوین کا واو اور یا میں ادغام کامل بلا غنہ۔ اور اَظۡلَمَ میں ورشؒ کے لئے لام کی تغلیظ۔ اور عَلَیۡھِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) لَذَھَبَ بِسَمۡعِھِمۡ وَاَبۡصَارِھِمۡ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ شَیۡءٍ میں ورشؒ کے لئے طول و توسّط جلی ہے اور وصلاً خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ کرتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ میں دوریؒ فَزَادَھُمُ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ طُغۡیَانِھِمۡ اور اٰذَانِھِمۡ (ذال کا) میں کسائیؒ کے دوریؒ بِالۡھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل بِالۡکٰفِرِیۡنَ اور وَاَبۡصَارِھِمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ابن ذکوانؒ نے فَزَادَھُمۡ میں صرف یہاں بلا خلاف امالہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور تمام جگہ زَادَ میں موصوف بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ع

(ک) خَلَقَکُمۡ اور جَعَلَ لَکُمُ۔ الۡاَرۡضَ۔ الۡاَنۡھٰرُ اور فِی الۡاَرۡضِ میں ورشؒ نقل۔ اور بحالت وصل خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ۔ اور وقفاً حمزہؒ نقل اور تحقیق کے ساتھ سکتہ کرتے ہیں۔ فِرَاشًا۔ کَثِیۡرًا (دو جگہ) اور الۡخٰسِرُوۡنَ میں ورشؒ کے لئے

ترقیق ظاہر ہے۔ بِنَآءً میں حمزہؒ وقفاً مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ فَأْتُوا میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال بیّن ہے (تنبیہ) اَنْ یَّضْرِبَ مثلاً میں ادغام نہیں ہوتا۔ اَنْ یُّوْصَلَ میں ورشؒ کے لئے تغلیظ اور فَاَحْیَاکُمْ میں حمزہؒ کے لئے وقفاً بخلاف تسہیل جلی ہے۔ وَهُوَ کو قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سکون ھا سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں شَیْءٍ میں ورشؒ کے لئے طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (امالہ) وَالْحِجَارَةُ میں کسائیؒ بخلاف لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَحْیَاکُمْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اِسْتَوٰی اور فَسَوّٰهُنَّ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع

(ک) قَالَ رَبُّكَ۔ فِي الْاَرْضِ (دو جگہ) الْاَسْمَآءَ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ نقل وصلاً خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ کرتے ہیں الدِّمَآءَ کو ہشامؒ وحمزہؒ وقفاً ہمزہ کو الف سے بدلکر طول۔ توسط اور قصر سے پڑھتے ہیں چونکہ روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی۔ (ک) وَنَحْنُ نُسَبِّحُ۔ اور لَكَ قَالَ۔ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ کی یا کو دونوں جگہ حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ مَا۔ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ[1] کو قالونؒ و بزیؒ

---

[1] وَعَلَّمَ سے صٰدِقِیْنَ تک ترتیب ۱؎ قالونؒ کو صلہ۔ ھا اور اُولَآ کے قصر اور ہمزہ اولیٰ کی تسہیل سے پڑھکر ۲؎ اُولَآ کے مد سے لوٹا دُ بزیؒ مندرج ہو گئے ۳؎ قنبل کو ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور پھر ۴؎ ابدال بیاء ساکنہ سے مد لازم کے ساتھ پھر ۵؎ قالون کو دونوں کے مد سے اُسی طرح ۶؎ پھر بے صلہ اور ھا اور اُولَآ کے قصر سے اُسی طرح ۷؎ بصریؒ کو ہمزہ اولیٰ کے اسقاط بقصر ۸؎ قالونؒ کو ھا کے قصر اور اُولَآ کے مد سے ۹؎ بصریؒ کو مد اور اسقاط سے ۱۰؎ قالونؒ کو دونوں کے مد سے اُسیطرح ۱۱؎ دوریؒ کو مد اور اسقاط سے ۱۲؎ شامیؒ کو سہ الفی مد اور تحقیق سے کسائی مندرج ہو گئے ۱۳؎ عاصمؒ کو چار الفی مد اور تحقیق سے ۱۴؎ خلادؒ کو پانچ الفی مد اور تحقیق سے ۱۵؎ اب ورشؒ کو مد بدل کے قصر نقل۔ پانچ الفی مد اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے پھر ۱۶؎ ابدال بیاء ساکنہ سے بمد لازم پھر ۱۷؎ ابدال بیاء مکسورہ سے ۱۸؎ حمزہؒ کو سکتہ اور پانچ الفی مد سے ۱۹؎–۲۱؎ ورشؒ کیلئے مد بدل کے (باقی بر صفحہ آئندہ)

عہ ورشؒ کی نقل کے مقابلہ میں حمزہؒ کا سکتہ اقرب ہے۔ فتدبر۔ ۱۲ ط۔

ہمزہ اولی کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد اور ورشؒ و قنبلؒ بوجہ اول ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کا یاء ساکنہ سے ابدال کر کے بمد لازم نیز ورش بوجہ ثالث اسکو یاء مکسورہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اَنۢبِئْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے الا یہ وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ بِاَسْمَآئِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور ابدال بیاء مفتوحہ میں سے ہر ایک کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی تسہیل بمد و قصر کرتے ہیں یعنی چار وجوہ صحیح ہیں۔ اَلَمْ اَقُلْ۔ اُسْكُنْ اَنْتَ اور وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ورشؒ نقل اور خلفؒ بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔ (ک) وَاَعْلَمُ مَا اور حَيْثُ شِئْتُمَا۔ شِئْتُمَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں اور وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ (تنبیہ) ابدال کے بغیر ادغام جائز نہیں۔

فَاَزَلَّهُمَا۔ میں حمزہؒ زا کے بعد اثبات الف اور لام کی تخفیف سے **فَاَزَالَهُمَا** اور باقی الف کے بغیر لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) عَدُوٌّ پر سکون محض اور اشمام و روم سے وقف ہو سکتا ہے۔ اور ہر وجہ میں تشدید کی رعایت واجب ہے۔ سکون اشمام میں آواز دو چند ہو جائیگی۔ روم میں تشدید بیّن طور پر مسموع ہو گی۔

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ مکیؒ اٰدَمَ کے نصب اور كَلِمٰتٌ کے رفع سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:۔ توسط پر اسی طرح تینوں وجوہ ۲۲-۲۴ پھر مد بدل کے طول پر وہی تینوں وجوہ پڑھو۔ انمیں سے ہر وجہ پر صلہ قینؒ ہیں وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں۔ ۱۲

صفحہ ہذا ۱؎ فَتَلَقّٰى سے عَلَيْهِ تک ترتیب ۱؎ قالونؒ کو فَتَلَقّٰى کے فتح اور قصر اٰدَمُ کے رفع اور كَلِمٰتٍ کے نصب سے پڑھو دوریؒ کی ایک وجہ ہو گئی ۲؎ مکیؒ کو اٰدَمَ کے نصب اور كَلِمٰتٌ کے رفع سے ۳؎ سوسیؒ اٰدَمْ مِنْ کے ادغام اور كَلِمٰتٍ کے نصب سے ۴؎ لوٹا دو ۵؎ قالونؒ کو دو الفی مد سے اسیطرح پڑھو (باقی برصفحہ آئندہ)

یعنی فَتَلَقّٰۤی اٰدَمَ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٌ اور باقی اٰدَمُ کے رفع اور کَلِمٰتٍ کے نصب سے (جو کسرہ سے ہوتا ہے) پڑھتے ہیں (تنبیہ) ایسے مقامات میں تخلیط حرام ہے (ک) اٰدَمُ مِّنۡ اور اِنَّهٗ هُوَ۔ یَاۡتِیَنَّكُمۡ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال۔ اور عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) خَلِیۡفَةً میں کسائیؒ۔ اَبٰى فَتَلَقّٰۤی اور هُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَلۡكٰفِرِیۡنَ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور هُدَایَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ع ع ٤

(تنبیہ) اِسۡرَآءِیۡلَ میں راکی تفخیم پر اجماع ہے اور ہمارے طرق سے اسمیں مد بدل نہیں ہوتا۔ الصَّلٰوةَ اور وَالصَّلٰوةِ میں ورشؒ کے لئے تغلیظ۔ اَتَاۡمُرُوۡنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال اور لَكَبِیۡرَةٌ اِلَّا میں ورشؒ کے لیئے ترقیق اور نقل اور خلفؒ کے لئے بخلاف سکتہ جلی ہے ع ع ٥

شَیۡـًٔا میں ورشؒ طول وتوسط خلادؒ بخلاف اور خلف سکتہ کرتے ہیں۔

وَلَا یُقۡبَلُ کو مکیؒ اور بصریؒ تاء تانیث سے وَلَا تُقۡبَلُ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں وَلَا یُؤۡخَذُ اور لَنۡ نُّؤۡمِنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کے لئے ابدال ظاہر ہے (ک) وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ۔ نِسَآءَكُمۡ میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: دوریؒ مندرج ہو گئے ۵-٦ ورشؒ کو فَتَلَقّٰۤی کے فتح اور پانچ الفی مد اور مدِ بدل کے قصر وطول سے ۷ شامیؒ کو فتح اور تین الفی مد سے قالونؒ کی طرح ۸ عاصمؒ کو چار الفی مد سے اسی طرح ۹-١٠ ورشؒ کو تقلیل اور پانچ الفی مد اور مد بدل کے توسط وطول ١١ حمزہؒ کو امالہ محضہ اور پانچ الفی مد سے ١٢ اور کسائیؒ کو اسی طرح تین الفی مد سے پڑھو۔ انمیں سے ہر وجہ پر عَلَیۡكُمۡ میں وجوہ اربعہ وقفی جائز ہیں۔ ١٢۔

تسہیل کرتے ہیں

وَاِذْ وٰعَدْنَا کو بصری واو کے بعد کا الف حذف کر کے وَعَدْنَا اور باقی الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذفِ الف ہے ثُمَّ اتَّخَذْتُّمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ذال کا تا میں ادغام کرتے ہیں (ک)

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ ظَلَمْتُمْ۔ وَظَلَّلْنَا (میں لام اول) وَمَا ظَلَمُوْنَا اور ظَلَمُوْا میں (دونوں جگہ) ورش کے لئے تغلیظ ظاہر ہے۔

بَارِئِكُمْ کو (دونوں جگہ) بصریؒ تخفیفاً ہمزہ کے اسکان[1] سے بَارِئْكُمْ نیز دوریؒ کسرۂ ہمزہ کے اختلاس سے۔ اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔.....

---

[1] اکثر حضرات امام ابو عمروؒ سے اسکان نصاً روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے دوریؒ کے لئے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق عبدالواحدؒ اور امام ابوالفتحؒ سے بطریق عبدالباقیؒ۔ اور سوسیؒ کے لئے امام ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ دونوں سے بجمیع طرق اسکان پڑھا ہے امام ابوالعزؒ قلانسیؒ۔ حافظ ابوالعلاء ہمدانیؒ۔ امام سبط الخیاطؒ۔ اور امام ابن سوارؒ وغیرہ اکثر مشرقی اور مغربی علماء نے صرف اسکان بیان کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتحؒ سے بطریق سامریؒ بصریؒ کے لئے اختلاس پڑھا ہے امام ابن مجاہد کے نزدیک یہی مختار ہے۔ عنوان میں صرف اختلاس مروی ہے۔ بہت سے اہلِ ادا دوریؒ سے اختلاس اور سوسیؒ سے اسکان روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسن اور دیگر متعدد علماء سے اسی طرح پڑھا ہے۔ ھادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تبصرہ اور تلخیص وغیرہ بہت سی مغربی کتابوں میں اسی طرح درج ہے۔ لیکن امام ابو محمد مکی[2]......... وغیرہ علماء اسکے برعکس دوریؒ کے لئے اسکان اور سوسیؒ کے لئے اختلاس بتاتے ہیں اور بعض اہل اداء نے امام ابن مجاہدؒ اور امام ابوالزعراءؒ سے دوریؒ کے لئے اتمام بھی روایت کیا ہے۔ اور علامہ صفراویؒ نے بصریؒ سے اتمام واختلاس واسکان میں اختلاف نقل کیا ہے۔

یہی تفصیل يَأْمُرُكُمْ۔ يَأْمُرُهُمْ۔ تَأْمُرُهُمْ۔ يَنْصُرُكُمْ اور وَمَا يُشْعِرُكُمْ کی راکے اسکان اور ضمہ کے اختلاس میں ہے مگر بعض ائمہ نے انمیں سے بعض کو اس بحث میں شمار نہیں کیا۔ اور بعض نے ہر اس راء متحرکہ کو جس کے جانبین میں حرکت ہو اس قاعدہ میں شمار کیا ہے یعنی ان کے نزدیک... يَحْشُرُهُمْ۔ اُنْذِرُكُمْ۔ يُسَيِّرُكُمْ۔ يُصَوِّرُكُمْ۔ يُحَذِّرُكُمُ اور تُطَهِّرُهُمْ میں بھی اسکان واختلاس ہونا

[2] اصل میں "ابو محمد" کے بعد "مکی" درج ہے لیکن صحیح "سبط الخیاط" ہے جیسا کہ نشر سے معلوم ہوتا ہے۔ ۲۱۲ط۔ (باقی برصفحۂ آئندہ)

(تنبیہ) قراءتِ اسکان متواترہ ہے اس کا انکار خیرہ چشمی ہے۔ سوسیؒ اس کلمہ میں ابدال

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۱۔ چاہیئے۔ لیکن ان کا دعویٰ تعمیم صحیح نہیں۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "بمذہب بصریؒ ان کلمات کی اُن نظائر میں اس قیاس کو جاری کرنا جن میں ضمات متتالی ہوں ممنوع ہے۔ میں نے اپنے تمام اساتذہ سے انہیں چھ کلمات کو اس طرح پڑھا ہے اور یہی مختار ہے"۔ محققؒ کہتے ہیں "یہی صواب ہے کہ یہ اسکان و اختلاس انہیں چھ کلموں کے ساتھ برفئے نص مخصوص ہے دوسرے کلمات کے بارہ میں نص نہیں پائی جاتی" ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا:۔ لے بعض نُحاۃ قراءت اسکان کا انکار کرتے ہیں۔ مبردؒ اس کو لحن کہتا ہے۔ اور سیبویہؒ کے خیال میں "یزیدیؒ نے اس کو درست طریقہ پر ضبط نہیں کیا ابو عمروؒ نے اختلاس پڑھا ہوگا یزیدیؒ نے اسکو اسکان سمجھ لیا"۔ لیکن یہ انکار و توجیہ غلط فہمی پر مبنی ہے محققؒ کہتے ہیں "یہ اقوال مردود ہیں تخفیفاً متحرک کو ساکن کر دینا عربیت میں موجود ہے۔ بنو تمیم مرفوع کو ساکن کر دیتے تھے۔ اور فراءنے اسد و تمیم سے اس کو نقل کیا ہے۔ سیبویہ اسکان کا انکار نہیں کرتا۔ خلاف قیاس بتلاتا ہے یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ تمام ائمہ لغت ادغام میں حرکت اعراب کی جگہ سکون کو جائز کہتے ہیں جو حسبِ قیاس اس کے جواز کی دلیل ہے"۔ علامہ دانیؒ اس قراءت کی توثیق میں کہتے ہیں "انہیں اسکان نقلاً اصح اور اکثر اہل اداء کا مذہب ہے۔ میں اسکان ہی پڑھتا اور پڑھاتا ہوں اور میرے نزدیک یہی مختار ہے"۔ نیز فرماتے ہیں "ایک جماعت یزیدیؒ سے روایت کرتی ہے کہ ابو عمروؒ یَهِدِّی کی ہا اور یَخِصِّمُونَ کی خا کے فتح کا اختلاس کرتے تھے"۔ محقق اس کو نقل کر کے کہتے ہیں "یہ روایت سماعت کے اندر غلطی ہو جانے کو باطل ٹھہراتی ہے کیونکہ جو شخص فتح کے اختلاس کو جس کی تبعیض قریب قریب ناممکن ہے صحیح ضبط کر سکتا ہے اس کو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ضمہ اور کسرہ کے اختلاس کو جنکی تبعیض ممکن ہے صحیح ضبط نہ کر سکا اور وہ اس سے مخفی رہ گیا۔ اور اگر سیبویہؒ کی رائے کو بفرضِ محال صحیح مان لیں تو اَرِنَا وغیرہ میں بھی یزیدیؒ کی روایت کا یہی حکم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک جگہ سماعت میں ثقل و خرابی ہو اور دوسری جگہ نہ ہو۔ کوئی صاحب فہم اسمیں شک نہیں کر سکتا"۔ شائد معترضین کا یہ گمان ہے کہ ائمہ قراآت سے ان کے تلامذہ قراءت کو بذریعہ سماعت نقل اور اپنے فہم کے موافق اسکی تعبیر کرتے ہیں۔ اور انھیں اوہام کی بنا پر وہ اعتراض کر دیتے ہیں لیکن واقعہ یہ نہیں ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "جس شخص کو یہ گمان ہے کہ ائمۂ قراآت حروف قران کو صرف سماعت سے پوری تحقیق اور بصیرت کاملہ کے بغیر روایت کرتے ہیں اِسکا یہ خیال باطل ہے ائمہ قراآت اس زعم فاسد سے پاک و بری ہیں"۔ اس کے علاوہ صاحب قراءت ہٰذا نہ صرف قراآت کے بلکہ نحو و عربیت کے بھی امام ہیں۔ اور پھر وہ اس نقل و اختیار میں منفرد بھی نہیں ہیں۔ امام ابن محیصنؒ افعال میں لام فعل کا اور امام ابن محاربؒ (باقی برصفحہ آئندہ)

نہیں کرتے۔ قیاس صحیح بھی یہی ہے کیونکہ یہ اسکان سکون وقف کی طرح عارضی ہے۔ بَارِئِكُمْ میں حمزہؒ بصورت وقف صرف تسہیل کرتے ہیں۔ محلِ وقف[ع] نہیں ہے۔ خَیْرٌ اور غَیْرُ میں ورشؒ کے لئے ترقیق جلی ہے۔ (ک) اِنَّهُ هُوَ۔ اور لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ ۔ اور حَیْثُ شِئْتُمْ ۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

نَّغْفِرْ لَكُمْ کو مدنیؒ یاءِ غیب مضمومہ اور فا کے فتح سے یُّغْفَرْ (صیغہ واحد مذکر غائب مجہول) شامیؒ تاءِ تانیث مضمومہ اور فا کے فتح سے تُغْفَرْ (صیغہ واحد مؤنث مجہول) اور باقی نون عظمت مفتوحہ اور فا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نَّغْفِرْ لَّكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) یہاں خَطٰیٰكُمْ میں طا اور یا کے فتح اور دونوں کے بعد اثبات الف پر اجماع ہے۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضم کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَهُمْ (امالہ) مُوْسٰی (میں دونوں جگہ) مُوْسَی الْكِتٰبَ) میں بشرط وقف یٰمُوْسٰی اور وَالسَّلْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل بَارِئِكُمْ میں (دونوں جگہ) کسائیؒ کے دوریؒ ۔ نَرَی (اللّٰهَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل خَطٰیٰكُمْ میں کسائیؒ (یاکا) امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) نَرَی اللّٰهَ میں وصلاً بصورت امالہ سوسیؒ کے لئے اسم
جلالہ کے لام کی تغلیظ اور ترقیق دونوں جائز ہیں۔ علامہ دانیؒ کے نزدیک ترقیق اولیٰ ہے۔ ع ع ۶

فِی الْاَرْضِ اور الْاَرْضُ میں ورشؒ نقل خلادؒ بخلاف اور خلفؒ سکتہ اور نَّصْبِرَ میں ورشؒ ترقیق کرتے ہیں (تنبیہ) مِصْرًا میں تفخیم پر اجماع ہے اور یہ کلمہ صرف اس جگہ بالف[۱] مرسوم ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وغیرہ متعدد اہلِ علم بعض دیگر حروف کا اسکان روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم - ۱۲

[۱] حضرت ابیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کے مصاحف میں یہ بھی الف کے بغیر مرسوم تھا۔ خواجہ حسنؒ اور امام اعمشؒ اس کو بھی تنوین کے بغیر صرف فتح سے مِصْرَ (غیر منصرف) پڑھتے ہیں۔ باقی تمام مصاحف اور مصاحف عثمانیہ میں بالف تھا - ۱۲

[ع] یعنی پہلا جو الیٰ بَارِئِكُمْ ہے - ۱۲ ط

کیونکہ قراء عشرہ اس کو تنوین سے پڑھتے ہیں۔ اور غیر معین شہر بتاتے ہیں۔ سَاَلْتُمْ
میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کو وصلاً بصریؒ ھا اور میم دونوں کے
کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ (تنبیہ) وَبَآءُوْ میں مد واجب اور مد بدل جمع ہیں۔ ایسے مواقع پر طول کی
مساوات اور توسط کا فرق ملحوظ رکھو۔

النَّبِيّٖنَ کو مدنیؒ اصل لغت کے مطابق یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ اور
پھر یاء ساکنہ سے بمد واجب **النَّبِيْٓـٕنَ** اور باقی ہمزہ کو یا سے بدل کر اسمیں یاء ساکنہ
کا ادغام کرکے اور اس یاء مشددہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں
ورشؒ کے لئے حسبِ قاعدہ مد بدل بھی ہوتا ہے (امالہ) اِسْتَسْقٰى اور اَدْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوْسٰى اور يٰمُوْسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل کرتے ہیں۔ ع

وَالصّٰبِـٕيْنَ کو مدنیؒ ہمزہ کے بغیر **وَالصّٰبِيْنَ** اور باقی باء موحدہ مکسورہ کے بعد
ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (تنبیہ)
مِيْثَاقَكُمْ میں ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام نہیں ہوتا (ک)، مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ قِرَدَةً
اور تُثِيْرُ میں ورشؒ کے لئے ترقیق بیّن ہے۔ خٰسِـٕيْنَ حمزہؒ وقفاً تسہیل اور حذف سے
پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے مد بدل يَاْمُرُكُمْ اور تُؤْمَرُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ
کے لئے ابدال جلی ہے وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

يَاْمُرُكُمْ کو بصریؒ را کے اسکان سے **يَاْمُرْكُمْ**۔ نیز دوریؒ ضمہ را
کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔

هُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ اصل لغت کے موافق زاء مضمومہ کے بعد ہمزہ منونہ سے **هُزُؤًا** اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ منونہ سے... **هُزْؤًا** اور وقفاً نقل و ابدال سے هُزًا اور هُزْوًا اور حفصؒ زاء مضمومہ اور ابدال بواو سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ لَاشِيَةَ سب کے نزدیک یاء تحتانیہ سے ہے ہمزہ پڑھنا لحن ہے۔ قَالُوا الْـٰٔنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ (تنبیہ) بحالت نقل واو جمع اسی طرح محذوف رہے گا جس طرح قبل از نقل محذوف تھا۔ اہلِ اداء کے نزدیک اس کا اثبات خطاء فاسد ہے جِئْتَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (امالہ) وَالنَّصٰرٰى بصریؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مُوْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ بَقَرَةً میں کسائیؒ بخلاف اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع ۸

فَادّٰرَءْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ رسم سے دال کے بعد کا الف اور شکلِ ہمزہ دونوں خلاف قیاس محذوف ہیں (تنبیہ) بحالتِ وقف حمزہؒ کے لئے رسم کی پابندی کرتے ہوئے الف اور ہمزہ کا حذف کرنا ہرگز جائز نہیں جیساکہ... بعض شُرّاح قصیدہ کو وہم ہوا ہے (ک) مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ فَهِيَ کو قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ ھا کے اسکان سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ وقفاً الْاَنْهٰرُ میں حمزہؒ کے لئے نقل و سکتہ اور السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ جلی ہیں۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (اَفَتَطْمَعُوْنَ) کو مکیؒ یاء غیب سے **يَعْمَلُوْنَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ يُّؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کے لئے ابدال جلی ہے (ک) يَعْلَمُوْنَ مَا۔ يُسِرُّوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ۔

اَتَّخَذْ تُّمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
علامہ دانیؒ کتاب الوقف والابتداء میں کہتے ہیں " بَلٰیؔ پر ہر جگہ وقف کافی ہے کیونکہ
وہ ماقبل کی نفی کے ردع کے لئے آیا ہے بشرطیکہ اسکے بعد قسم متصل نہو۔ اور اگر
قسم ہو جیسے بَلٰی وَرَبِّنَا اور بَلٰی وَرَبِّیْ تو بَلٰی کو قسم سے الگ نہیں کر سکتے"۔ جمہور اہل ادا کے
کے نزدیک یہاں بَلٰی کے ماقبل پر وقف کرکے اس سے ابتداء کرنی چاہیئے۔

خَطِیْٓـَٔتُہٗ کو مدنیؒ ہمزہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے خَطِیْٓـٰٔتُہٗ
اور باقی الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے (امالہ) اَلْمَوْتٰی میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورش بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ قَسْوَۃً۔ مَعْدُوْدَۃً اور اَلْجَنَّۃِ
میں کسائیؒ۔ بَلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور اَلنَّارِ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) خَلَا واوی ہے اسمیں امالہ
نہیں ہوتا۔ ع

ع ۹

(ک) اِسْرَآءِیْلَ لَا۔ لَا تَعْبُدُوْنَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے لَا یَعْبُدُوْنَ
اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

لِلنَّاسِ حُسْنًا کو حمزہؒ وکسائیؒ حا اور سین دونوں کے فتح سے حَسَنًا
اور باقی حا کے ضمہ اور سین کے سکون سے پڑھتے ہیں۔ اَلصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کیلئے
تغلیظ ظاہر ہے (ک) اَلزَّکٰوۃَ ثُمَّ بخلاف (کیونکہ تا ساکن کے بعد مفتوحہ ہے)
تنبیہ مِیْثَاقَکُمْ میں ادغام نہیں ہوتا۔

تَظّٰهَرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ اور شامیؒ (تاء تفاعل کے ادغام یعنی) ظاء مشددہ

لے بَلٰی قرآن پاک کی اٹھارہ ۱۸ سورتوں میں بائیس ۲۲ جگہ آیا ہے۔ بعض علماء نے بَلٰی اور کَلَّا
پر مستقل رسائل لکھے ہیں۔ ۱۲۔

سے تَظّٰهَرُوْنَ اور کوفی (ایک تا حذف کرکے) ظاء مخفّفہ سے پڑھتے ہیں یہاں لفظاً الف کے اثبات اور ھا کی تخفیف پر اجماع ہے۔ رسم بحذف الف ہے۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ یَاْتُوْكُمْ اور اَفَتُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

اُسٰرٰی کو حمزہؒ ہمزہ کے فتح اور سین کے اسکان سے الف (اوّل) کے بغیر **اَسْرٰی** (فَعْلٰی کے وزن پر اسیر کی جمع) اور باقی ہمزہ کے ضمہ سین کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں (یہ فُعَالٰی کے وزن پر اَسْرٰی کی جمع ہے)

تُفٰدُوْهُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ تا کے فتح اور فا کے اسکان سے الف کے بغیر **تَفْدُوْهُمْ** اور باقی تا کے ضمہ فا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ کے لئے ھا کا اسکان بیّن ہے۔ اِخْرَاجُهُمْ میں ورشؒ اپنے قاعدہ کے موافق را کی ترقیق کرتے ہیں۔ اور خا کو باوجودیکہ وہ مستعلیہ ہے (غالباً مہموسہ رخوہ اور منفتحہ ہونے کی وجہ سے) حاجز یعنی مانع ترقیق نہیں مانتے۔ (تنبیہ) چونکہ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ کا لام مرفوع ہے اسلئے ابوالحارث ادغام نہیں کرتے۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (اُولٰٓئِكَ) کو حرمیؒ اور ابوبکر یاء غیب سے **یَعْمَلُوْنَ** ۝ اور باقی

لہ وَاِنْ یَّاْتُوْكُمْ سے اِخْرَاجُهُمْ تک ترتیب ۱ قالونؒ کو ہمزہ۔ صلہ کے قصر اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ۔ وَهْوَ بسکون ھا سے ۲ مکیؒ کو تَفْدُوْهُمْ سے ۳ قالونؒ کو اسی طرح صلہ کے مد سے پھر ۴ بے صلہ سے ۵ عاصمؒ وَهُوَ بضمہ ھا سے ۶ شامیؒ کو تَفْدُوْهُمْ سے ۷ دوریؒ کو اُسٰرٰی کے امالہ تُفٰدُوْهُمْ اور وَهْوَ سے ۸ کسائیؒ کو تُفٰدُوْهُمْ ۹ خلادؒ کو اَسْرٰی کے امالہ اور تَفْدُوْهُمْ سے ۱۰ ورشؒ کو ابدال صلہ کے مد اُسٰرٰی کی تقلیل تُفٰدُوْهُمْ اور ترقیق سے ۱۱ سوسی عدم صلہ اضجاع تَفْدُوْهُمْ وَهْوَ اور تفخیم سے ۱۲-۱۳ خلفؒ کو ادغام کامل۔ ہمزہ ساکنہ پر سکتہ۔ اَسْرٰی کے امالہ۔ تَفْدُوْهُمْ اور وَهُوَ سے اور پھر اسی طرح عدم سکتہ سے پڑھو۔ ۱۲۔

تاء خطاب سے پڑھتے ہیں بِالْاٰخِرَةِ میں ورش کی نقل مد بدل اور ترقیق را خلادؔ کا بخلاف اور خلف کا سکتہ واضح ہے۔ (امالہ) اَلْقُرْبٰی اور الدُّنْیَا میں (۲ دو جگہ) حمزہؔ وکسائیؔ امالہ ورشؔ بخلاف اور بصریؔ تقلیل وَالْیَتٰمٰی میں حمزہؔ وکسائیؔ امالہ ورشؔ بخلاف تقلیل... لِلنَّاسِ میں دوریؔ دِیَارِکُمْ اور دِیَارِھِمْ میں بصریؔ و دوریؔ امالہ ورشؔ تقلیل اور اُسٰرٰی (حمزہؔ کے لئے اَسْرٰی) میں بصریؔ حمزہؔ وکسائیؔ امالہ ورشؔ تقلیل کرتے ہیں ع ۱۰ ع

اَلْقُدُسِ کو مکیؔ دال کے اسکان سے اَلْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ بِئْسَمَا (میں ۲ دو جگہ) نُؤْمِنُ۔ مُؤْمِنِیْنَ (میں ۲ دو جگہ) اور یَاْمُرُکُمْ میں ورشؔ وسوسیؔ کے لئے ابدال جلی ہے وقفاً حمزہؔ بھی شریک ہیں۔

اَنْ یُّنَزِّلَ کو مکیؔ و بصریؔ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے یُنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ میں ہشامؔ وکسائیؔ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لَھُمْ۔ وَمَآءَہٗ میں حمزہؔ کے لئے وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل۔ اور وَھُوَ میں قالونؔ و بصریؔ وکسائیؔ کے لئے سکون ھا جلی ہے۔

اَنْبِیَآءَ کو مدنیؔ باء موحدہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وَلَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؔ۔ ہشامؔ۔ حمزہؔ اور کسائیؔ (ک) بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ۔ اتَّخَذْتُمْ مدنیؔ۔ بصریؔ۔ شامیؔ۔ ابوبکرؔ۔ حمزہؔ۔ اور کسائیؔ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) مِیْثَاقَکُمْ میں ادغام نہیں ہوتا۔ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ کو بصریؔ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؔ وکسائیؔ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

یَأْمُرُکُمْ کو بصریؒ را کے اسکان سے یَأْمُرْکُمْ ۔ نیز دوریؒ ضمۂ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں ۔ الْاٰخِرَۃُ اور بَصِیْرٌۢ بِمَا میں ورشؒ کی ترقیق اور الْاٰخِرَۃُ میں ورشؒ کی نقل اور مدّبدل ، خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ۔۔۔ ہے ۔ (امالہ) مُوْسَی (الْکِتٰبَ) اور عِیْسَی (ابْنَ مَرْیَمَ) دونوں میں بشرطِ وقف اور مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔۔۔۔ جَآءَکُمْ (یہیں دونوں جگہ) اور جَآءَھُمْ (یہیں بھی دونوں جگہ) ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ لَاتَھْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ الْکٰفِرِیْنَ اور وَلِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ النَّاسِ میں (دونوں جگہ) دوریؒ اور سَنَۃٍ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۱۱

لِجِبْرِیْلَ اور وَجِبْرِیْلَ کو ابوبکرؒ جیم ورا دونوں کے فتح اور ان کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے یا کے بغیر لِجَبْرَئِلَ ۔ وَجَبْرَئِلَ حمزہؒ وکسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ کے اضافہ سے لِجَبْرَئِیْلَ ، وَجَبْرَئِیْلَ مکیؒ جیم کے فتح را کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر لِجَبْرِیْلَ وَجَبْرِیْلَ اور باقی بھی اسی طرح مگر جیم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔ یہ حجازی لُغت ہے ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ اور وَلَبِئْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ وَمِیْکٰلَ کو مدنیؒ الف کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد متصل (یا کے بغیر) وَمِیْکَآئِلَ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے وَمِیْکَآئِیْلَ اور بصریؒ وحفصؒ ہمزہ اور یا اور

ے یعنی مدنیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حفصؒ ۔ ۱۲ ط

مد کے بغیر مِفْعَالَ کے وزن پر پڑھتے ہیں۔
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لٰکِنْ مخففہ سے اور اجتماع....
ساکنین کی وجہ سے نون کو حرکتِ کسرہ دیکر اور الشَّيٰطِيْنُ کے رفع سے یعنی....
وَلٰكِنِ الشَّيٰطِيْنُ اور باقی لٰکِنَّ مشدّدہ اور الشَّيٰطِيْنَ کے نصب سے پڑھتے ہیں
فِي الْاٰخِرَةِ میں ورش کی نقل مدبدل اور ترقیق خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ....
ظاہر ہے (امالہ) وَهُدًى میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف....
تقلیل۔ وَبُشْرٰى اور اشْتَرٰىهُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل
لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَهُمْ میں ابنِ ذکوانؒ
ع ۱۴ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل بیّن ہے۔ حمزہؒ وقفاً نقل اور تحقیق
بلا سکتہ اور خلفؒ تحقیق کے ساتھ سکتہ[1] بھی کرتے ہیں۔ اَنْ يُّنَزِّلَ کو مکیؒ و
بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے اَنْ يُّنْزِلَ اور باقی نون کے فتح
اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی
ظاہر ہیں۔ (ک) الْعَظِيْمُ مَا۔

مَا نَنْسَخْ کو شامیؒ پہلے نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے نُنْسِخْ اور
باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔
اَوْ نُنْسِهَا کو مکیؒ وبصریؒ پہلے نون اور سین کے فتح۔ اور سین کے بعد

---

[1] یعنی ساکن منفصل پر وقفاً خلفؒ کیلئے تین وجوہ ہوتی ہیں نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور سکتہ اور خلادؒ کے لئے دو وجوہ ہیں نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ ۱۲ [2] یعنی مدنیؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ ط۔

ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے اَوْ نَنْسَـأْھَا (بمعنی تاخیر) اور باقی نون کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے ہمزہ کے بغیر (بمعنی ترک) پڑھتے ہیں (تنبیہ) نَنْسَـأْھَا ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ نَاْتِ اور یَاْتِیَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل اور سکتہ ظاہر ہیں......

فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں کَثِیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) تَبَیَّنَ لَھُمُ۔ بِاَمْرِهٖ میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا سکونِ ھا اور عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کا ضمہ ھا جلی ہے۔ (امالہ) وَلِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ نَصٰرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور بَلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع

شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل وادغام بسکون وروم بیّن ہیں (ک) کَذٰلِكَ قَالَ (دو جگہ) اور یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ خَآئِفِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ اَلْاٰخِرَۃِ۔ بَشِیْرًا۔ وَّنَذِیْرًا اور الْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (تنبیہ) وَاسِعٌ عَلِیْمٌ میں ادغام جائز نہیں۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ کو شامیؒ (بر بناءِ استیناف) واو عاطفہ کے بغیر **قَالُوا** اور باقی واو عاطفہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں مصحف شام میں واو نہ تھا۔ وَالْاَرْضِ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں (ک) یَقُوْلُ لَہٗ۔

کُنْ فَیَکُوْنُ ٥ کو شامیؒ نون کے نصب سے **فَیَکُوْنَ** اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ اَوْ تَاْتِیْنَا اور یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

وَلَا تُسْئَلُ کو مدنیؒ تا کے فتح اور لام کی جزم سے **وَلَا تَسْئَلْ** (نہی مخاطب) اور باقی تا کے ضمہ اور لام کے رفع سے (بصیغۂ مضارع منفی مجہول) پڑھتے ہیں۔

(ک) ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ اور الْعِلْمِ مَا (امالہ) النَّصٰرٰی میں (تینوں جگہ) بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَسَعٰی۔ قَضٰی۔ تَرْضٰی۔ ھُدَی (اللّٰہِ) میں بشرطِ وقف اور الْھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اٰیَۃٌ میں کسائیؒ اور جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۴

شَیْئًا میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

اِبْرٰھٖمَ کو (تین جگہ) اور اِبْرٰھٖمُ کو (دو جگہ) ابن ذکوانؒ بخلاف اور

لے لفظ اِبْرٰھِیْمَ میں ۳۳ جگہ اختلاف ہے انمیں سے ۱۵ اس سورۃ میں اور ۱۸ دیگر سورتوں میں ہیں ہشامؒ بجمیع طرق اُن کو ھا کے فتح اور الف سے پڑھتے ہیں۔ نقاشؒ اخفشؒ سے اور وہ ابن ذکوانؒ سے سب جگہ کسرہ اور یا روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ۔ اور شیخ ابوالفتحؒ سے اخفشؒ کے طرق پر یا پڑھی ہے۔ اور مطوعیؒ بھی صوریؒ سے اسی طرح روایت

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اِبْرٰھٰمَ اور اِبْرٰھٰمُ اور باقی ھا کے کسرہ اور ..
یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابنِ ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ لفظِ اِبْرٰھٖمَ
تمام مصاحف میں ہر جگہ بحذفِ الف مرسوم تھا۔ نیز مصحف شام میں ۳۳ جگہ
اور مصاحف عراق میں سورۂ بقرہ میں یا بھی مرسوم نہ تھی۔ باقی اکثر مصاحف
میں بالیا لکھا ہوا تھا۔ فَاَتَمَّهُنَّ۔ وَاٰمَنَّا اور وَاِسْمٰعِيْلُ میں حمزہؒ وقفاً..
بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَا يَنَالُ۔ عَهْدِي کی یا کو حرمیؒ بصریؒ
شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حفصؒ و حمزہؒ کے لئے وصلاً یا
ساقط ہوجاتی ہے۔ وَاِذْ جَعَلْنَا میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔
وَاتَّخِذُوْا کو مدنیؒ اور شامیؒ خا کے فتح سے وَاتَّخَذُوْا (صیغہ ماضی)
اور باقیؒ کسرہ سے (صیغہ امر) پڑھتے ہیں۔ (ک) اِبْرٰھٖمُ مُّصَلًّى مُصَلًّى

(حاشیہ بقیہ گذشتہ صفحہ) کرتے ہیں۔ لیکن داجونیؒ نے صوریؒ سے۔ اور عراق کے متعدد اہل اداء نے
نقاشؒ کے سوا اخفشؒ کے دیگر طرق سے ابن ذکوانؒ کیلئے بھی سب جگہ فتح اور الف روایت کی ہے
اور ایک گروہ نے سورۂ بقرہ میں الف اور باقی جگہ یا روایت کی ہے۔ چنانچہ اخفشؒ سے بطریق
ابن الاخرمؒ جملہ اہل مغرب اور بعض اہل مشرق اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے
امام ابوالحسنؒ سے اس طریقہ پر اسی طرح پڑھا ہے۔ مہدویؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔
اِن ۳۳ مقامات کی خصوصیت کے بارہ میں محقق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "خصوصیت
کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لفظ ان ۳۳ مقامات پر مصحف شام میں یا کے بغیر مرسوم تھا۔
اور میں نے مصحفِ مدینہ میں بھی اس کو یا کے بغیر دیکھا ہے۔ اور بعض مصاحف
میں صرف سورۂ بقرہ میں یا نہ تھی۔ یہ عرب کا مشہور لغت ہے ....
.... عاصم جحدریؒ وغیرہ متعدد حضرات کی قراءت بھی فتح اور الف سے ہے"
ماحصل یہ ہے کہ سورۂ بقرہ میں ابن ذکوانؒ کے لئے دونوں طرح ماخوذ ہے۔ اور یہی...
تیسیر و شاطبیہ میں ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲۔ عہ مکیؒ بصریؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ ط۔

میں ورشؒ کی تغلیظ بخلاف جلی ہے۔ (یعنی فتح کے ساتھ تغلیظ اور تقلیل کے ساتھ ترقیق) طَهِّرَا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ بَيْتِيَ کی یا کو مدنیؒ۔ ہشامؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔

فَاُمَتِّعُهٗ کو شامیؒ میم کے اسکان اور تا کی تخفیف سے فَاُمْتِعُهٗ اور باقی میم کے فتح اور تا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَبِئْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا۔

وَاَرِنَا کو مکیؒ اور سوسیؒ را کے اسکان سے وَاَرْنَا۔ دوریؒ کسرۂ را کے اختلاس[1] سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ بحالتِ اسکان را کی تفخیم اور اختلاس میں کسرہ کے مانند ترقیق لازم ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) اُبْتَلٰی۔ اور مُصَلًّی میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ میں (دونوں جگہ) دوریؒ اور

---

[1] امام ابن مجاہدؒ ابوالزعراءؒ سے۔ شیخ ابوالفتحؒ اور حمامیؒ اور نہروانیؒ زیدؒ سے زیدؒ ابن فرحؒ سے۔ ابن فرحؒ اور ابوالزعراءؒ دوریؒ سے صرف اختلاس روایت کرتے ہیں۔ شیخ ابوالفتحؒ اور ابن نفیسؒ سامریؒ سے۔ ابوالحسینؒ فارسی اور ابوالحسنؒ خیاط اور مسیبیؒ ابن المظفرؒ سے۔ ابن المظفرؒ اور سامریؒ ابن جریرؒ سے۔ شذائیؒ ابن جمہورؒ سے۔ ابن جمہورؒ اور ابن جریرؒ سوسیؒ سے اسکان روایت کرتے ہیں۔

علامہ دانیؒ نے اپنے تمام شیوخ سے دوریؒ کے لئے اختلاس اور سوسیؒ کے لیے اسکان پڑھا ہے۔ اور ہمارے طُرق سے اس کلمہ میں سب جگہ یہی ماخوذ ہے۔ اور بعض اہلِ ادا بصریؒ کے لئے دونوں ... وجوہ روایت کرتے ہیں۔ محققؒ نے نشر میں اس کی تصحیح کی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲۔

النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ١٥

اِبْرٰهٖمَ کو (پانچوں جگہ) اور رَبّٰہٗ اِبْرٰهٖمُ کو ابنِ ذکوانؒ بخلاف اور ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اِبْرٰهَمَ۔ اِبْرٰهَمُ اور باقی کسرہ اور یا سے ... پڑھتے ہیں۔ فِي الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل، مدِ بدل اور ترقیق۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) قَالَ لَہٗ

وَوَصّٰى کو مدنیؒ اور شامیؒ واو عاطفہ کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ کے اثبات۔ پھر واو ساکنہ اور صاد مخفف سے وَاَوْصٰى۔ اور باقی واوین مفتوحتین اور صاد مشددہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ امام اور مدینہ و شام کے مصاحف میں واوین کے درمیان ہمزہ مرسوم تھا اور دیگر مصاحف میں ہمزہ نہ تھا ...

(تنبیہ) اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ میں سوسیؒ اخفا نہیں کرتے۔ شُهَدَآءَ اِذْ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ لِبَنِيْهِ۔ اور وَنَحْنُ لَہٗ (چار جگہ) النَّبِيُّوْنَ۔ مدنیؒ یا ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے

؎ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا سے مِنْ رَّبِّهِمْ تک ترتیب قراءت ۱؎ قالونؒ کو منفصل کے قصر ذوات الیاء کے فتح اور النَّبِيُّوْنَ بہمزہ پڑھ کر ۲؎ مکیؒ کو النَّبِيُّوْنَ بالیاء سے اور ۳؎ بصریؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ ۴؎ قالونؒ کو دو الفی مد سے اسی طرح پڑھ کر ۵؎ دوریؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ۔ ۶؎، ۷؎ ورشؒ کو پانچ الفی مد مدِ بدل کے طول نقل ذوات الیاء کے فتح اور تقلیل اور النَّبِيّٓـُٔوْنَ بہمزہ سے ۸؎۔ پھر مدِ بدل کے توسط پر تقلیل ۹؎ پھر قصر پر فتح پڑھ کر ۱۰؎ حمزہؒ کو سکتہ امالہ محضہ اور النَّبِيُّوْنَ بالیا سے ۱۱؎ خلادؒ کو عدمِ سکتہ سے لوٹاؤ ۱۲؎ شامیؒ کو تین الفی مد اور فتح اور الف سے پڑھ کر ۱۳؎ ابن ذکوانؒ کو کسرہ اور یا سے اور ۱۴؎ کسائیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ ۱۵؎ اب عاصمؒ کو چار الفی مد سے پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

بمد واجب ۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مد بدل، وَھُوَ میں (دونوں جگہ) قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے۔ (تنبیہ) اَتُحَآجُّوْنَنَا میں ادغام کبیر ممنوع ہے۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یاءِ غیب[1] سے یَقُوْلُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں ۔ ءَاَنْتُمْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزتین کے درمیان ادخالِ الف اور ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے ۔ ورشؒ و مکیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور باقی[2] تحقیق سے پڑھتے ہیں ۔ اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے (امالہ) الدُّنْيَا ۔ مُوْسٰی اور وَعِيْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل وَوَصّٰی (ورشؒ کے لئے اَوْصٰی) اور اصْطَفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل نَصٰرٰی میں (دونوں جگہ) بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور صِبْغَةً میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں ۔ ع

ع ۱۶

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی[3] ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں، یَشَآءُ اِلٰی میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں صِرَاطٍ خلف اشمام بالزاء کر کے قنبل سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) لِنَعْلَمَ مَنْ ۔ لَكَبِيْرَةً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ ۔ ابو بکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بغیر لَرَؤُفٌ اور

---

[1] شامیؒ حفصؒ حمزہؒ کسائیؒ ۔ ۱۲ ط ۔ [2] ابن ذکوانؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ ط ۔ [3] حرمیؒ شامیؒ عاصمؒ ۔ ۱۲ ط ۔

باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل۔ اور فِي السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں (ک) فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً۔

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ (وَلَئِنْ) کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَعْمَلُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں (ک) الْكِتٰبَ بِكُلِّ۔ اَبْنَآءَهُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ (میں دو جگہ) اور بِالنَّاسِ میں دوریؒ۔ وَلّٰهُمْ۔ هُدَى اللهِ (میں بشرط وقف) اور تَرْضٰهَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل نَرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶

مُوَلِّيْهَا کو شامیؒ لام کے فتح اور اس کے بعد الف سے مُوَلّٰهَا۔ اور باقی لام کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ الْخَيْرٰتِ میں ورشؒ کی ترقیق يَأْتِ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (وَمِنْ) کو بصریؒ یاء غیب سے يَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ لِئَلَّا میں ورشؒ یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (تنبیہ) یہاں وَاخْشَوْنِي کے یا سے لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے۔ فَاذْكُرُوْنِيْ کی یا کو مکیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۸

وَالصَّلٰوةِ۔ صَلَوٰتٌ اور وَاَصْلَحُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ....

۱ حرمیؒ شامیؒ حفصؒ ۱۲ ط۔ ۲ حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ ۱۲ ط۔ ۳ پس دونوں جگہ کل تین قراءتیں ہو جائیں گی ۱۲ ط۔

بشرٰی میں ورشؒ کا طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور علیہم میں (تینوں جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (تنبیہ) فلا جناح علیہ میں ادغام نہیں ہوتا۔

وَمَنْ تَطَوَّعَ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاء تحتانیہ۔ طاء مشدّدہ اور عین کے جزم سے وَمَنْ يَطَّوَّعْ (مضارع مجزوم) اور باقی تاء فوقانیہ۔ طاء مخففہ اور عین کے فتح سے (بصیغہ ماضی) پڑھتے ہیں۔ خلف کا ادغام کامل جلی ہے خیرًا اور شاکرٌ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے (امالہ) وَرَحْمَةٌ میں کسائیؒ وَالْهُدٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ اور وَالنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) الصَّفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

19
ع
2

(وَتَصْرِيفِ) الرِّيٰحِ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاء ساکنہ سے الف کے بغیر۔۔۔ الرِّيحِ (بافراد) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الفِ جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

وَلَوْ يَرَى (الَّذِيْنَ) کو مدنیؒ اور شامیؒ تاء خطاب سے تَرَى الَّذِيْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔

اِذْ يَرَوْنَ کو شامیؒ یا کے ضمہ سے يُرَوْنَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اِذْ تَبَرَّاَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور يُرِيْهِمُ اللّٰهُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَسْبَابُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ

کی نقل وسکتہ ۔ اور عَلَیۡهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (امالہ) ....

وَالنَّهَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ فَاَحۡیَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل دَآبَّةٍ میں کسائیؒ ۔ النَّاسِ میں دوریؒ ۔ اور یَرَى (الَّذِینَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالتِ وقف بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۲۰ ع ۴

خُطُوٰتِ کو مدنیؒ ۔ بزیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ طا کے اسکان سے خُطْوٰتِ (بلغتِ تمیم) اور باقی طا کے ضمہ سے (بلغتِ حجاز) پڑھتے ہیں ۔ یَاْمُرُكُمۡ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ بصریؒ را کو اسکان سے یَاْمُرْكُمۡ نیز دوریؒ ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں ۔ قِیۡلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔ (ک) قِیۡلَ لَهُمُ ۔ بَلۡ نَتَّبِعُ میں کسائیؒ ادغام ۔ اٰبَآءَنَا اور وَنِدَآءً میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ شَیۡـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط ۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ۔...

(تنبیہ) عَلَیۡكُمُ الۡمَیۡتَةَ کی یا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے ۔

فَمَنِ اضۡطُرَّ کو وصلاً حرمیؒ ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے فَمَنُ اضۡطُرَّ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بصورت ابتداء ہمزۂ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے ۔ غَیۡرَ اور بِالۡمَغۡفِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق یَاْكُلُوۡنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال عَذَابٌ اَلِیۡمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل

لہ اٰبَآؤُهُمۡ اور شَیۡـًٔا کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں ورشؒ کے لئے چار وجوہ صحیح ہیں ۔
بہ ۲ مد بدل کے قصر اور توسط پر شَیۡـًٔا میں توسط عہ ۲،۲ اور طول پر توسط و طول ۔ دیکھو جلد ۱ صہ ۱۴۲ ۔ ۱۲ عہ قُبُلَ شامیؒ حفصؒ کسائیؒ ۔ ۱۲ ط ۔

اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ بیّن ہے (ک) وَالْعَذَابَ
بِالْمَغْفِرَةِ اور الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ (امالہ) بِالْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل بِالْمَغْفِرَةِ میں کسائیؒ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں ع
۲۱ ع ۵

لَيْسَ الْبِرَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (لَيْسَ کا اسم مان کر) را کے
رفع سے الْبِرُّ۔ اور حفصؒ وحمزہؒ (خبر مقدم قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔
(اور اس کے بعد چوبیسویں[۲۴] رکوع میں وَلَيْسَ الْبِرُّ میں رفع پر اجماع ہے) الْبِرُّ
(میں دونوں جگہ) اور خَيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ کو مدنیؒ اور شامیؒ لٰكِنْ مخفّفہ سے اور اجتماعِ ساکنین کی
بنا پر نون کو حرکت کسرہ دیکر اور الْبِرُّ کی را کے رفع سے وَلٰكِنِ الْبِرُّ۔ اور باقی
نون مشدّدہ مفتوحہ اور را کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ وَالنَّبِيّٖنَ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ
مخفّفہ کے بعد ہمزہ سے بمد واجب اور باقی یاءِ مشدّدہ مکسورہ سے ہمزہ اور مد
کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل۔ الصَّلٰوةَ اور فَاَصْلَحَ میں ورشؒ کی
تغلیظ جلی ہے۔ فِي الْبَاْسَآءِ اور الْبَاْسِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں وقفاً حمزہؒ
بھی شریک ہیں۔ شَيْءٌ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ جلی ہے بِاِحْسَانٍ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
بَعْدَ ذٰلِكَ اور سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ میں ادغام ممنوع ہے۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ
کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق بلا سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے
مِنْ مُّوْصٍ کو ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے فتح اور صاد مشدّدہ سے

مِنْ مُّوْصٍ اور باقی واو ساکنہ اور صاد مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَ اٰتَی (الْمَالَ) میں بشرطِ وقف وَالْیَتٰمٰی۔ وَ اٰتَی (الزَّکٰوۃَ) میں بشرط وقف اور اعْتَدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقُرْبٰی۔ الْقَتْلٰی۔ وَالْاُنْثٰی اور بِالْاُنْثٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَرَحْمَۃٌ میں کسائیؒ اور خَافَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع مِنْ اَیَّامٍ اُخَرَ[له] ۲۲ ع ۶

فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ میں مدنیؒ اور ابنِ ذکوانؒ فِدْیَۃُ کو تا کے ضمہ سے تنوین کے بغیر اور طَعَامِ کو میم کے جر سے (باضافت) اور مَسٰکِیْنَ کو مدنیؒ اور شامیؒ میم وسین کے فتح اور سین کے بعد الف جمع کے اثبات اور نون کے فتح سے یعنی مدنیؒ اور ابن ذکوانؒ فِدْیَۃُ طَعَامِ مَسٰکِیْنَ اور ہشامؒ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ اور باقی پہلے کلمہ کو تنوین رفع سے اور دوسرے کو رفع سے اور تیسرے کو میم کے کسرہ سین کے اسکان اور نون کے جر اور تنوین سے الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ اَیَّامٍ اُخَرَ (میں دونوں جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلف کا سکتہ ظاہر ہیں (تنبیہ) فِدْیَۃٌ طَعَامُ میں ادغام نہیں ہوتا۔ (ک) طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاءِ تحتانیہ طاءِ مشدّدہ اور عین کی جزم سے

[له] اُخَرَ پر وقف سائغ ہے اور اس سے قبل مَرِیْضًا اَوْ۔ اور مِنْ اَیَّامٍ واقع ہوئے ہیں۔ پس ان دونوں کے سکتہ پر اَیَّامٍ اُخَرَ میں وقفاً نقل وسکتہ اور عدم سکتہ پر نقل و عدم سکتہ پڑھنا چاہیئے۔ ہر جگہ یہی حکم ہے۔ یعنی ایک ساکن منفصل کے وصلاً سکتہ کے ساتھ دوسرے ساکن منفصل میں وقفاً نقل و سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ نقل و عدم سکتہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ نقل دوسرے باب سے اور وقفی وجہ ہے۔ اور سکتہ اور عدم سکتہ ایک باب سے اور وصلی وجہ ہیں۔ ۱۲

یَطَّوَّعْ (مضارع مجزوم) اور باقی تاء فوقانیہ۔ طاء مخففہ اور عین کے فتح سے (ماضی)
پڑھتے ہیں، (خلف کا ادغام کامل بیّن ہے) خَیْرًا، خَیْرٌ (دو جگہ) وَلِتُکَبِّرُوا...
(اللہ) بَاشِرُوْهُنَّ اور وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور فَهُوَ میں قالونؒ
بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے (ک) شَهْرُ رَمَضَانَ۔ الْقُرْءَانُ میں
مکیؒ نقل کرتے ہیں۔
وَلِتُکْمِلُوا (الْعِدَّةَ) کو ابوبکرؒ کاف کے فتح اور میم کی تشدید سے
وَلِتُکَمِّلُوا الْعِدَّةَ اور باقی کاف کے اسکان اور میم کی تخفیف سے پڑھتے
ہیں۔ الدَّاعِ یَ اور اِذَا دَعَانِ یَ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و بصریؒ
وصلاً اثباتِ یا کرتے ہیں۔ قالونؒ کے لئے اثبات اگرچہ صحیح اور ماخوذ ہے
مگر تیسیر اور طرقِ تیسیر کے خلاف ہے۔ حذف اصح مقدم اور مطابق طریقہ ہے
جلا ۲
وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ۔ وَلَا تَاْکُلُوْا اور لِتَاْکُلُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے
وَلْیُؤْمِنُوْا بِیَ کی یا کو ورشؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ نِسَآئِکُمْ میں حمزہ وقفاً
مد و قصر کے ساتھ ~~تسہیل کرتے ہیں~~۔ فَالْـٰٔنَ میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) یَتَبَیَّنَ لَکُمُ اور فِی
الْمَسٰجِدِ تِلْكَ (امالہ) هُدًی میں بشرطِ وقف الْهُدٰی اور هَدٰکُمْ
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ (میں دو جگہ) اور النَّاسِ
میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَعَفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں...
ہوتا ع
ع ۲۳ ۷
الْاَهِلَّةِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہ کے لئے نقل و سکتہ الْبِرُّ میں

(دونوں جگہ) ورش کی ترقیق۔ تَاْتُوْا اور وَاْتُوْا میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے۔

اَلْبُیُوْتَ کو (دونوں جگہ) قالون۔ مکی۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی با کے کسرہ سے **اَلْبِیُوْتَ** اور باقی ضمہ سے۔ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ کو مدنی اور شامی۔۔۔ لٰکِنْ مخففہ سے نون کو کسرہ دیکر اور را کے رفع سے وَلٰکِنِ الْبِرُّ اور باقی لٰکِنَّ مشدّدہ اور را کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ مِنْ اَبْوَابِھَا میں ورش کی نقل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔

(ک) حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْھُمْ۔

وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ اور **حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ** اور **فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ** میں حمزہ وکسائی دونوں کلمات مضارع کو علامت مضارع (تا اور یا) کے فتح۔ قاف کے اسکان اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر اور کلمۂ ماضی کو بھی الف کے حذف سے **وَلَا تَقْتُلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یَقْتُلُوْکُمْ فِیْهِ فَاِنْ قَتَلُوْکُمْ**۔ اور باقی کلمات مضارع کو علامت مضارع کے ضمہ قاف کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور تا کے کسرہ سے اور ماضی کو بھی اثباتِ الف سے پڑھتے ہیں۔ تینوں بحذف الف مرسوم ہیں۔ (تنبیہ) اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ بِالشَّھْرِ میں اخفا نہیں ہوتا۔ وَاَحْسِنُوْا میں حمزہ وقفاً بخلاف تسہیل اور اِنَّ اَسَاءَ میں سوسی ابدال کرتے ہیں (امالہ) اَلْاَھِلَّةِ اور کَامِلَةٌ میں کسائی لِلنَّاسِ میں دوری۔ اتَّقٰی۔ اعْتَدٰی (میں، ۲ جگہ) اور اَذًی میں بشرطِ وقف حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور اَلْکٰفِرِیْنَ میں بصری ودوری امالہ اور

ے ورش بصری حفص ۱۲ ط۔

۲۴ ع ۸

ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ کو مکیؒ اور بصریؒ ثا اور قاف کی تنوین رفع سے فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوْقٌ۔ اور باقی دونوں کے فتح سے تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں اور ان کے بعد وَلَا جِدَالَ کے بفتح پڑھنے پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔ ورشؒ کے لئے خَیْرٌ۔ وَاسْتَغْفِرُوْا اور الْاٰخِرَۃِ میں (دونوں جگہ) بلاخلاف اور ذِکْرًا[1] میں بخلاف ترقیق ظاہر ہے۔ وَاتَّقُوْنِ یٰٓ میں بصریؒ وصلاً... اثباتِ یا کرتے ہیں۔ الْاَلْبَابِ۔ الْاَمْرُ اور الْاُمُوْرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل وسکتہ جلی ہیں (ک) مَنَاسِکَکُمْ۔ (تنبیہ) اَشَدَّ ذِکْرًا میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ (ک) یَقُوْلُ رَبَّنَا (دو جگہ) اور یُعْجِبُکَ قَوْلُہٗ۔ وَھُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اِشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَہٗ۔ وَلَبِئْسَ اور یَاْتِیَھُمُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ رَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ مدہ کے اسقاط سے رَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ

---

[1] اگر کسی جگہ مدبدل اور فِعْلًا کے وزن کا کلمہ جمع ہوجائیں جیسا یہاں ہے۔ خواہ کوئی مقدم ہو تو چھ[1] وجوہ پیدا ہوجاتی ہیں۔ یعنی مدبدل کی ہر وجہ پر ذِکْرًا میں تفخیم وترقیق۔ یا یوں کہیں تفخیم وترقیق میں سے ہر ایک پر مدبدل کی وجوہ ثلاثہ اور ہم نے اسی طرح پڑھا ہے۔ مگر سیدؒ غیث میں توسط پر ترقیق یا ترقیق پر توسط کو منع کرتے ہیں۔ یعنی ان کے خیال میں تفخیم پر وجوہ ثلاثہ اور ترقیق پر طول وقصر پانچ وجوہ صحیح ہیں۔ اور ترقیق پر.... توسط درست نہیں۔ مگر یہ اجتہادی لغزش معلوم ہوتی ہے۔

علامہ دانیؒ کا مذہب توسط ہے اور وہ فِعْلًا.... میں ترقیق بخلاف کہتے ہیں اور یہ امر اس کے جواز کا بیّن ثبوت ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ۱۲

کا مَدّ بدل جلی ہے۔

فِی السِّلْمِ کو حرمی اور کسائی سین کے فتح سے فِی السَّلْمِ (بمعنی صلح)
اور باقی[1] کسرہ سے (بمعنی اسلام) پڑھتے ہیں۔ خُطُوٰتِ کو مدنی، بزی، بصری،
ابوبکر اور حمزہ طا کے اسکان سے خُطْوٰتِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامی، حمزہ اور کسائی تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے
تَرْجِعُ (معروف) اور باقی[2] تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔
(امالہ) التَّقْوٰی اور الدُّنْیَا میں (تین جگہ) حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف
اور بصری تقلیل ھُدٰىکُمْ۔ اتَّقٰی۔ تَوَلّٰی اور سَعٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش
بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں (تین جگہ) دوری۔ النَّارِ میں بصری و دوری
امالہ ورش تقلیل۔ مَرْضَاتِ میں حالین میں اور کَآفَّةً میں کسائی اور جَآءَتْکُمْ
میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں ع ۲۵ ع ۹

(ک) زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ۔ النَّبِیّٖنَ کو مدنی یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے بمد متصل۔
اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ
اور لِیَحْکُمَ بَیْنَ اور وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ۔ بِاِذْنِهٖ میں حمزہ وقفاً بخلاف تسہیل
اور یَّشَآءُ اِلٰی میں حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور
تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلف اشمام بالزاء کرکے۔ قنبل سین سے
اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ یَاْتِکُمْ میں ورش و سوسی اور الْبَاْسَآءُ
میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔

حَتّٰی یَقُوْلَ کو مدنی لام کے رفع سے یَقُوْلُ اور باقی نصب سے پڑھتے

[1] بصری، شامی، عاصم، حمزہ ۱۲ ط۔ [2] حرمی، بصری، عاصم ۱۲ ط۔

ہیں۔ وَھُوَ میں (تینوں جگہ) قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا۔ شَیْئًا میں ..... (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے ... (تنبیہ) عَلٰی کی ہر وجہ پر شَیْئًا کی دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ خَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (امالہ) بَیِّنَۃٍ اور الْقِیٰمَۃِ میں کسائیؒ۔ جَآءَتْہُ اور جَآءَتْھُمْ میں ابنِ ذکوانؒ و حمزہؒ الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل النَّاسِ میں دوریؒ فَھُدًی (اللّٰہُ) میں (بشرط وقف) مَتٰی۔ وَالْیَتٰمٰی اور وَعَسٰی میں (دونوں جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۶ ۱

وَاِخْرَاجُ۔ کَافِرٌ۔ کَبِیْرٌ۔ خَیْرٌ (۲ دو جگہ) اور وَالْمَغْفِرَۃِ میں ورشؒ کی ترقیق وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا۔ وَالْاٰخِرَۃِ (میں ۲ دو جگہ) اور الْاٰیٰتِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (تنبیہ) .... غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ میں ادغام کبیر ممنوع ہے۔

اِثْمٌ کَبِیْرٌ کو حمزہؒ و کسائیؒ ثاء مثلثہ سے **کَثِیْرٌ**۔ اور باقی باء موحّدہ سے پڑھتے ہیں۔

قُلِ الْعَفْوُ کو بصریؒ واو کے رفع سے **قُلِ الْعَفْوُ** اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ اِصْلَاحٌ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ فَاِخْوَانُکُمْ اور بِاِذْنِہٖ میں حمزہؒ کی وقفاً بخلاف تسہیل۔ وَلَاَمَۃٌ اَعْجَبَتْکُمْ اور وَلَوْ اَعْجَبَکُمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

لَاَعْنَتَکُمْ میں بزیؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ وقفاً حمزہؒ بھی

بخلاف شریک ہیں۔ یُؤْمِنَّ۔ مُؤْمِنَۃٌ۔ یُؤْمِنُوْا اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال بیّن ہے۔ (امالہ) الدُّنْیَا میں (۲ دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اوربصریؒ تقلیل۔ وَالْاٰخِرَۃِ میں (۲ دو جگہ) کسائیؒ۔ النَّارِ میں (۲ دو جگہ) بصریؒ ودوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل لِلنَّاسِ میں (۲ دو جگہ) دوریؒ۔ اُلْیَتٰمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ ع ۲۷
بخلاف تقلیل اور شَآءَ میں ابنِ ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۱

حَتّٰی یَطْھُرْنَ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ طا اور ھا دونوں کی تشدید اور فتح
سے یَطَّھَّرْنَ اور باقی طاء ساکنہ مخفّفہ اور ھاء مضمومہ مخفّفہ سے پڑھتے ہیں۔
فَاْتُوْھُنَّ۔ فَاْتُوْا۔ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یُؤْلُوْنَ اور یُؤْمِنَّ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال
جلی ہے۔ (ک) الْمُتَطَھِّرِیْنَ ہ نِسَآؤُکُمْ۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ مدہ سے۔ اور....
لِّاَیْمَانِکُمْ میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف اور لَا یُؤَاخِذُکُمُ اور یُّؤَاخِذُکُمْ
میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اور انمیں باجماع ناقلین مدبدل نہیں
ہوتا۔ (تنبیہ) سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ، غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ میں ادغام کبیر
ممنوع ہے۔ اَلطَّلَاقَ۔ وَالْمُطَلَّقٰتُ اور اِصْلَاحًا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے
قُرُوْٓءٍ میں ہشامؒ وحمزہؒ وقفاً ہمزہ کا واو سے ابدال کرکے واو ساکنہ (زائدہ)
کا اس میں ادغام کرتے ہیں[1]۔ نقل اور[2] روم جائز نہیں۔ کیونکہ واو اصلیہ نہیں بلکہ
زائدہ ہے۔ الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
ظاہر ہیں۔ (امالہ) اَذًی میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل النَّاسِ ۲۸
میں دوریؒ اور دَرَجَۃٌ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۲

[1] اور پھر اس واو مشدّدہ میں اسکان وروم دونوں کرتے ہیں۔ ۱۲ ط

[2] یعنی نقل وحذف کے بعد اسکان وروم جائز نہیں۔ ۱۲ ط

اَلطَّلَاقُ۔ طَلَّقَهَا (دوجگہ) طَلَّقْتُمُ اور ظَلَمَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ بِاِحْسَانٍ میں حمزہؒ کی وقفاً بخلاف تسہیل۔ تَاْخُذُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ شَيْئًا اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

اَنْ يَّخَافَا کو حمزہؒ یاءِ تحتانیہ کے ضمّہ سے يُخَافَا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرَهٗ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ ضِرَارًا میں تفخیم پر اجماع ہے۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ۔ اور فَقَدْ ظَّلَمَ میں ورشؒ، بصریؒ.... شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔ هُزُوًا کو حمزہؒ وصلاً زا ساکنہ اور ہمزہ سے هُزْءًا اور وقفاً نقل وابدال سے هُزَا اور هُزْوًا جرمیؒ، بصریؒ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زاءِ مضمومہ اور ہمزہ سے هُزُؤًا اور حفصؒ زاءِ مضمومہ اور

ع ۲۹ ۱۳ ابدال بواو منونہ سے پڑھتے ہیں ع

طَلَّقْتُمْ میں بلاخلاف اور فِصَالًا میں بخلاف ورشؒ کی تغلیظ یُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدِ بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ۔ اور وَاَطْهَرُ میں حمزہؒ کی وقفاً بخلاف تسہیل جلی ہے۔

لَا تُضَآرَّ کو مکیؒ اور بصریؒ را کے رفع سے لَا تُضَآرُّ اور باقی را کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

مَآ اٰتَيْتُمْ کو مکیؒ ہمزہ کے بعد کا الف حذف کرکے اَتَيْتُمْ اور باقی الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ النِّسَآءِ اَوْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ سِرًّا میں ورشؒ کی بلاخلاف ترقیق جلی ہے، کیونکہ حرفِ مشدّد واحد حرف کے حکم میں ہوتا ہے۔ (ک) النِّكَاحِ حَتّٰى۔ اور

[1] اور پھر اس واو مشدّدہ میں اسکان وروم دونوں کرتے ہیں۔ ۱۲ ط۔
[2] یعنی نقل وحذف کے بعد اسکان وروم جائز نہیں۔ ۱۲ ط۔

يَعْلَمْ مَا (امالہ) اَزْكٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الرَّضَاعَةَ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں ع ۳۰ ۱۴

طَلَّقْتُمُ ۔ طَلَّقْتُمُوهُنَّ ۔ الصَّلَوٰتِ ۔ وَالصَّلٰوةِ اور وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔

تَمَسُّوهُنَّ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ اور میم کے بعد الف کے اثبات سے بمد لازم ..... تُمَآسُّوهُنَّ اور باقی تا کے فتح سے الف اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

قَدَرُهُ کو (دونوں جگہ) حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ اور ابوبکرؒ دال کے اسکان سے قَدْرُهُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً کو حرمیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (مبتدا مان کر) تا کے رفع سے وَصِيَّةٌ اور باقی (مفعول مطلق قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرَ اور اِخْرَاجٍ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) لِلتَّقْوٰى اور الْوُسْطٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۳۱ ۱۵

(ک) فَقَالَ لَهُمُ ۔ فَيُضٰعِفَهٗ کو مکیؒ ضاد کے بعد کا الف حذف کر کے عین کی تشدید اور فا کے رفع سے فَيُضَعِّفُهٗ شامیؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے فَيُضَعِّفَهٗ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ضاد کے بعد الف کے اثبات۔ عین کی تخفیف اور فا کے رفع سے فَيُضٰعِفُهٗ اور عاصمؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے[۲] پڑھتے ہیں۔ حذف و اثباتِ الف میں مصاحف میں اختلاف تھا۔

..... كَثِيْرَةً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

[۱] بصریؒ شامیؒ حفصؒ حمزہؒ ۔ ۱۲ [۲] غرض فَيُضٰعِفَهٗ میں شامیؒ و عاصمؒ کیلئے نصب اور حرمیؒ بصریؒ ...

وَيَبۡصُطُ کو ابن ذکوانؒ وخلادؒ دونوں بخلاف قنبلؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ حفصؒ اور خلفؒ اصل لغت کے موافق سین سے **وَيَبۡسُطُ** ۳۱۴ اور مدنیؒ۔ بزیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ حسب رسم صاد سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ وخلادؒ کی دوسری وجہ ہے رسم باجماع صاد سے ہے (تنبیہ) اسی رکوع میں بَسۡطَةً باجماع سین سے مرسوم ہے اور سین پڑھنے پر ہمارے طرق کا اتفاق ہے۔ لِنَبِيٍّ اور نَبِيُّهُمۡ کو..... (دونوں جگہ) مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد متصل۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

عَسَيۡتُمۡ کو مدنیؒ سین کے کسرہ سے **عَسِيۡتُمۡ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ وَاَبۡنَآئِنَا میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور تسہیل میں سے ہر ایک پر دوسرے ہمزہ کی مد و قصر کے ساتھ صرف تسہیل کرتے ہیں۔ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَقَالَ لَهُمۡ (دو جگہ) وَلَمۡ يُؤۡتَ۔ يُؤۡتِيۡ۔ يَاۡتِيَكُمُ اور مُؤۡمِنِيۡنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (تنبیہ) وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً میں مجزوم اور بعد از ساکن مفتوح ہونے کی وجہ سے نیز سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ اور وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ میں ادغام ممنوع ہے۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ الۡمَلٰٓئِكَةُ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (امالہ) دِيَارِهِمۡ اور دِيَارِنَا میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَحۡيَاهُمۡ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں (دو جگہ) دوریؒ۔ كَثِيۡرَةً اور الۡمَلٰٓئِكَةُ میں کسائیؒ۔ مُوۡسٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل

اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ اصطفٰہُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَزَادَہٗ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۳۲ ۱۶ فَصَلَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے مِنِّیَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

غُرْفَةً کو حرمیؒ اور بصریؒ غین کے فتح سے غَرْفَةً اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) جَاوَزَهٗ هُوَ اور هُوَ وَالَّذِیْنَ۔ کَثِیْرَةً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) دَاوٗدُ جَالُوْتَ، یَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ، کو مدنیؒ دال کے کسرہ، فا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے دِفَاعُ اور باقی دال کے فتح اور فا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

الْقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے الْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ دَاٰتٰهُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ عِیْسَی (ابْنَ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل شَآءَ میں (دو جگہ) اور جَآءَتْهُمْ میں ابنِ ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۳۳ ۱ یَاْتِیَ۔ لَا تَاْخُذُهٗ اور وَیُؤْمِنْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

(ک) یَاْتِیَ یَوْمٌ

ف شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ کسائیؒ ۱۲ ط۔

لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ کو مکی اور بصری بیع
کی عین اور خُلَّۃَ اور شَفَاعَۃَ کی تا کے فتح سے تنوین کے بغیر لَا بَیْعَ فِیْهِ
وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ اور باقی تینوں کلمات کے رفع اور تنوین
سے پڑھتے ہیں۔ وَالْکٰفِرُوْنَ اور لَآ اِکْرَاهَ میں ورش کی ترقیق۔ فِی الْاَرْضِ
اور وَالْاَرْضَ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (ک) یَشْفَعُ
عِنْدَهٗ۔ بِاِذْنِهٖ میں حمزہ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) یَعْلَمُ مَا۔
بِشَیْءٍ میں ورش کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ اور
شَآءَ میں ہشام و حمزہ کی وجوہ ثلاثہ وقفی۔ اور وَھُوَ میں قالون۔ بصری۔ اور
کسائی کا اسکانِ ھا جلی ہے۔ (امالہ) شَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ۔ الْوُثْقٰی
میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور النَّارِ میں بصری و
۳۴ ع ۲ دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اِبْرٰهٖمَ اور اِبْرٰهٖمُ کو (تین جگہ) ابن ذکوان بخلاف اور ہشام
ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ رَبِّیَ الَّذِیْ کی یا کو غیر
حمزہ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

اَنَا اُحْیٖ کو مدنی نون کے بعد الف کے اثبات سے اور حسبِ قاعدہ بمد
منفصل اَنَآ اُحْیٖ اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اور بحالتِ وقف
الف کے اثبات پر باتباع رسم اجماع ہے۔ (تنبیہ) یہاں یَاْتِیْ کے یا سی
لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے۔ یَاْتِیْ۔ فَاْتِ۔ لَمْ تُؤْمِنْ اور یَاْتِیْنَكَ میں
ورش و سوسی کا ابدال۔ اور وَھِیَ میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکانِ ھا بیّن

ہے۔ لَبِثْتَ میں (دو جگہ) اور لَبِثْتُ میں بصریؒ۔ شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
(ک)، قَالَ لَبِثْتُ۔ لَمْ یَتَسَنَّهْ کو حمزہؒ وکسائیؒ وصلاً ھاءِ سکتہ کے حذف سے
لَمْ یَتَسَنَّ اور باقی اثباتِ ھا سے پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً اثبات پر اجماع ہے۔
نُنْشِزُهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ راءِ مہملہ سے نُنْشِرُهَا اور باقی زاءِ
منقوطہ سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) تَبَیَّنَ لَهٗ۔
قَالَ اَعْلَمُ کو حمزہؒ وکسائیؒ ہمزۂ وصلیہ مکسورہ سے (جو درج کلام میں
ساقط ہو جائے گا) اور میم کی جزم سے قَالَ اعْلَمْ (صیغۂ امر) اور باقی ہمزۂ
قطعیہ مفتوحہ اور میم کے رفع سے (بصیغۂ مضارع) پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں ورشؒ
کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
اَرِنِیْ کو مکیؒ اور سوسیؒ را کے سکون سے اَرْنِیْ دوریؒ کسرۂ را کے اختلاس
سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔
فَصُرْهُنَّ کو حمزہؒ صاد کے کسرہ سے فَصِرْهُنَّ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔
جُزْءًا کو ابوبکرؒ زا کے ضمہ سے جُزُءًا اور باقی اسکان سے پڑھتے
ہیں۔ (امالہ) اَتٰىهُ اور بَلٰی میں حمزہؒ، کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَنّٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ حِمَارِكَ میں ابن ذکوانؒ
بخلاف اور بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور الْمَوْتٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)...
یَتَسَنَّهْ میں ھاءِ سکتہ ہے اس کا امالہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ع ۳۵ ع

اَنْبَتَتْ سَبْعَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
یُضٰعِفُ مکّیؒ اور شامیؒ الف کو حذف کر کے عین مشددہ سے یُضَعِّفُ
اور باقی ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ یہاں فا کے
رفع پر اجماع ہے۔ رسم الف میں اختلاف تھا۔ یَّشَآءُ اور ضُعَفَآءُ میں ہشامؒ
وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ وَمَغْفِرَةٌ ....
خَيْرٌ اور لَا يَقْدِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ وَلَا يُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا
ابدال الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ اور
شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ خلادؒ کا بخلاف کا اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
بِرَبْوَةٍ کو حرمیؒ، بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را کے ضمہ سے بِرُبْوَةٍ اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ را کی تفخیم پر اجماع ہے۔
اُكُلَهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُكْلَهَا اور
باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) فَطَلٌّ کا لام چونکہ مرفوع ہے اس لئے باجماع
حالین میں باریک ہے۔ ورشؒ کے لئے پُر پڑھنا لحن ہے۔ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ
میں ادغام ممنوع ہے۔ (ک) الْاَنْهٰرُ لَهٗ (امالہ) حَبَّةٍ میں کسائیؒ وَلَآ اَذًى
میں بشرطِ وقف اَذًى میں وقفاً اور وَالْاَذٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
36 تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور
مَرْضَاتِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
الْاَرْضِ (میں دونوں جگہ) اور الْاَلْبَابِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل ـــــــ ...... اور سکتہ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ

جلی ہے۔

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے بمدلازم وَلَا تَّيَمَّمُوا اور باقی تاء مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وَيَأْمُرُكُمْ۔ يُؤْتِي۔ يُؤْتَ اور وَتُؤْتُوهَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَيَأْمُرُكُمْ کو بصریؒ ؔرا کے اسکان سے وَيَأْمُرْكُمْ نیز دوریؒ ضمۂ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ بِالْفَحْشَاءِ اور يَشَاءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی مَغْفِرَةً خَيْرًا۔ كَثِيرًا۔ خَيْرٌ اور أُحْصِرُوا میں ورشؒ کی ترقیق اور مِنْ أَنْصَارٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

فَنِعِمَّا هِيَ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے فتح اور عین کے کسرۂ کاملہ سے فَنَعِمَّا۔ قالونؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ تینوں بوجہ اول نون کے کسرہ اور عین کے سکون سے فَنِعْمَّا نیز تینوں حضرات بوجہ ثانی نون کے کسرہ اور عین کے کسرہ کے اختلاس سے اور ورشؒ۔ مکیؒ اور حفصؒ نون کے کسرہ اور عین کے کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ اور میم کی تشدید پر اجماع ہے۔ (تنبیہ) قالونؒ وغیرہ حضرات کے لئے سکونِ عین کی وجہ منصوص اور اداءً مقدم ہے علامہ شاطبیؒ نے یہ وجہ بیان نہیں کی جو تسامح ہے۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا جلی ہے۔

لے یعنی جب وَلَا سے ملا کر پڑھیں۔ اور اس شرط کا مقصد یہ ہے کہ اگر ماقبل پر اختیاری وقف کر کے تا سے ابتداء کریں تو تاء مخففہ سے ابتدا ہوگی۔ اور چونکہ تا کا اسکان عارضی اور وصل کی شرط سے مشروط ہے اس لئے حرف مد ساقط نہیں ہوتا۔ بلکہ مدلازم کرنا ہوتا ہے جس طرح کہ ادغام میں ساکن مابعد کی وجہ سے حرف مد وہاں ساقط ہوتا ہے جہاں اسکان اصلی اور لازمی ہو۔ فتدبر۔ ۱۲

وَيُكَفِّرُ کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نونِ عظمت اور را کے جزم سے **وَنُكَفِّرْ** مکیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ نون عظمت اور را کے رفع سے **وَنُكَفِّرُ** اور شامیؒ و حفصؒ یاءِ غیب اور را کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ وقفاً سَيِّـَٔاتِكُمْ میں بلا خلاف اور فَلَا نُفُسِكُمْ میں بخلاف یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ لَا تُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

يَحْسَبُهُمُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ (بلغتِ حجاز) سین کے کسرہ سے... **يَحْسَبُهُمُ** اور باقی (بلغتِ تمیم) فتح سے پڑھتے ہیں (امالہ) اَنْصَارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل هُدٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔

ع ۳۷ ۵ اور بِسِيْمٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع سِرًّا۔ فَنَظِرَةٌ۔ اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ يَأْكُلُوْنَ۔ مُؤْمِنِيْنَ اور فَأْذَنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال كَفَّارٍ اَثِيْمٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ الصَّلٰوةَ وَلَا تَظْلِمُوْنَ اور لَا تُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

فَأْذَنُوْا کو ابو بکرؒ اور حمزہؒ ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اس کے بعد الف کے اثبات اور ذال کے کسرہ سے **فَآذِنُوْا** اور باقی ہمزۂ ساکنہ اور ذال کے فتح سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

مَيْسَرَةٍ کو مدنیؒ (بلغتِ حجاز) سین کے ضمہ سے **مَيْسُرَةٍ** اور باقی (عرب کے مشہور لغت پر) فتح سے پڑھتے ہیں۔

ـــہ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ ۱۲۔ ط۔

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ صاد کی تشدید سے تَصَّدَّقُوْا اور عاصمؒ صاد کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

تُرْجَعُوْنَ کو بصریؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں (امالہ) وَالنَّهَارِ۔۔ النَّارِ اور کُفَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الرِّبٰوا میں (پانچ جگہ)۔۔ حمزہؒ وکسائیؒ۔ جَآءَهٗ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَانْتَهٰى اور تُوَفّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور مَيْسَرَةٍ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ع ۳۸ (تنبیہ) الرِّبٰوا میں ہمارے طُرق سے ازرق کے لئے صرف فتح ماخوذ ہے۔ ع ورشؒ وسوسیؒ کے لئے وَلَا يَاْبَ میں (دو جگہ) الف سے اور الَّذِى اؤْتُمِنَ میں بحالت وصل یا[1] سے ابدال۔ شَيْئًا اور شَىْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَيْئًا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ (تنبیہ) ہمارے طُرق سے اَنْ يُّمِلَّ هُوَ کی ھا قالونؒ کے لئے بلاخلاف مضموم ہے اور یہی قیاس ہے۔ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ میں حرمیؒ۔ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

اَنْ تَضِلَّ کو حمزہؒ اِنْ شرطیہ مکسورہ سے اِنْ تَضِلَّ اور باقی اَنْ مصدریہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) چونکہ اِنْ شرطیہ مابعد سے متعلق ہوتا ہے لہٰذا حمزہؒ کے لئے مِنَ الشُّهَدَآءِ پر وقف کر سکتے ہیں۔ اور اس حالت میں۔۔۔

---

[1] اگرچہ ہمزہ بصورت واو مرسوم ہے۔ کسرہ کے بعد کسی اور حرف سے ابدال ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے خلاف چلنا جہالت ہے۔ لیکن اگر الَّذِى پر وقف کر کے اُوْتُمِنَ سے ابتداء کریں تو باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ابتدا ہوگی اور ہمزہ ساکنہ سب کے نزدیک وجوباً واو سے بدل جائیگا۔ اور اس میں ورشؒ کے لئے مد بدل جائز نہیں۔ کما ہو معلوم۔

ان کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وقف سائغ نہیں ہے۔ کیونکہ اَنْ مصدریہ ماقبل سے ربط رکھتا ہے۔

فَتُذَكِّرَ کو مکیؒ اور بصریؒ ذال کے اسکان۔ کاف کی تخفیف اور را کے نصب سے **فَتُذْكِرَ** حمزہؒ ذال کے فتح کاف کی تشدید اور را کے رفع سے **فَتُذَكِّرُ** اور باقی بھی اسی طرح مگر را کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ حمزہؒ اِنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرُ۔ مکیؒ اور بصریؒ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذْكِرَ اور باقی اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ پڑھتے ہیں۔ فَتُذَكِّرَ۔ صَغِيْرًا۔ اَوْ كَبِيْرًا۔ حَاضِرَةً اور تُدِيْرُوْنَهَا میں ورشؒ کی ترقیق اور الْاُخْرٰى میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں الشُّهَدَآءُ اِذَا میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔

تِجَارَةً حَاضِرَةً میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (کَانَ تامہ مان کر) دونوں کو تا کے رفع سے **تِجَارَةٌ حَاضِرَةٌ** اور عاصمؒ نصب سے پڑھتے ہیں۔

فَرُهُنٌ کو مکیؒ اور بصریؒ را اور ھا دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر..... **فَرُهُنٌ** (جمع بروزن سُقُفٌ) اور باقی را کے کسرہ۔ ھا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے (جمع بروزن فِعَالٌ) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذفِ الف ہے فَلْيُؤَدِّ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) مُسَمًّى میں بشرطِ وقف اور وَّاَدْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اِحْدٰىهُمَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْاُخْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَقْبُوْضَةٌ (میں بخلاف) اور

ـــــ مدنیؒ شامیؒ عاصمؒ کسائیؒ ۱۲ط

۳۹ ع ۷

الشَّهَادَةَ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع
فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔
فَيَغْفِرُ اور وَيُعَذِّبُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یُحَاسِبْكُمْ پر عطف کرکے) را اور باکی جزم سے فَيَغْفِرْ اور وَيُعَذِّبْ اور شامیؒ و عاصمؒ (بربناءِ استیناف) دونوں کو رفع سے پڑھتے ہیں۔ فَيَغْفِرْ لِمَنْ اور وَاغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ اور وَيُعَذِّبْ مَنْ میں مکیؒ بخلاف قالونؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۱۔ مکیؒ بوجہ ثانی اور دوریؒ دونوں بخلاف۔ قالونؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ راء ساکنہ کے اظہار اور با کے ادغام سے فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبْ مَنْ۔ ۲۔ مکیؒ بوجہ اول اور ورشؒ دونوں کے اظہار سے فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبْ مَنْ ۳۔ دوریؒ بوجہ ثانی اور سوسیؒ دونوں کے ادغام سے فَيَغْفِرْ لِّمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبْ مَّنْ ۴۔ اور شامیؒ و عاصمؒ دونوں کے رفع سے پڑھتے ہیں...
(تنبیہ) مکیؒ کے لئے ادغام خلاف طریقہ ہے مگر مشہور و صحیح ہے۔
يَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وَالْمُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ ۵
وَكُتُبِهٖ کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے کسرہ۔ تا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے۔ وَكِتٰبِهٖ (بتوحید) اور باقی دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر (بجمع) پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمَصِيْرُ لَا۔ لَا تُؤَاخِذْنَا میں

۵ اور وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔ ۱۲ ط

ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اس میں مد بدل نہیں ہوتا۔ اَوْ اَخْطَاْنَا... میں ورشؒ نقل اور سوسیؒ (ہمزہ ساکنہ کا) ابدال اور حمزہؒ وقفاً ساکن منفصل پر نقل۔ اور تحقیق وعدم سکتہ اور خلفؒ سکتہ کے ساتھ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ اِصْرًا میں تفخیم پر اجماع ہے (امالہ) مَوْلٰنَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ۴۰ ع ۸
مَوْلٰی مفعل ہے فَعْلٰی نہیں اسمیں بصریؒ کے لئے امالہ کرنا خطاء ہے۔ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی آٹھ ہیں ۱۔۲۔ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ میں (دو جگہ) حرمیؒ وبصریؒ ۳۔ عَھْدِیَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ ۴۔ بَیْتِیَ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ ۵۔ فَاذْکُرُوْنِیْٓ میں مکیؒ ۶۔ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ میں ورشؒ ۷۔ مِنِّیْٓ اِلَّا میں مدنیؒ وبصریؒ ۸۔ اور رَبِّیَ الَّذِیْ میں حرمیؒ بصریؒ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ تین ۳ ہیں ۱۔۲۔ الدَّاعِ یْ۔ اور.... دَعَانِ یْ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ۔ بصریؒ وصلاً ۳۔ اور وَاتَّقُوْنِ یْ میں بصریؒ وصلاً اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر چوراسی ۸۴ (مثلین کے باون ۵۲۔ متقاربین کے تینتیس ۳۲) اور صغیر مختلف فیہ انیس ۱۹ ہیں۔

المرسوم۔ مختلف القراءت کلمات کا رسم دوران فرش میں اوپر مذکور ہوا انکے علاوہ الصّٰعِقَۃُ۔ تَشٰبَہَ۔ عٰھَدُوْا اور وَقٰتِلُوْھُمْ اجماعاً بحذفِ الف مرسوم تھے اَوْلِیٰٓؤُھُمُ الطّٰغُوْتُ مصاحف عراق میں الف اور شکلِ ہمزہ (یعنی واو) دونوں کے حذف سے (اَوْلِیٰٓـُٔھُمْ) اور حجازی وشامی مصاحف میں حسبِ قاعدہ الف اور واو کے اثبات سے مرسوم تھا۔

سورۂ آل عمران

باجماع مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں سب کے نزدیک دو سو ۲۰۰ ہیں۔ مگر تفصیل میں سات جگہ اختلاف ہے[1] ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ پر غیر کوفی ۳ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ پر غیر شامی ۴ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ پر کوفی ۵ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پر بصری اور حمصی ۶ مِمَّا تُحِبُّوْنَ پر مکی مدنی اخیر اور دمشقی ۷ اور مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ پر مدنی اول اور شامی آیت ہے۔

وَاعْفُ عَنَّا سے الْقَيُّوْمُ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک ہزار اکہتر ہیں ۱۰۷۱[2] قالونؒ مع مکی دو سو چار ۲۰۴۔ دوریؒ ایک سو چوالیس ۱۴۴۔ ورشؒ تین سو ۳۰۰ (بسم اللہ پر ۲۰۴۔

---

[1] ۱۹۷ جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے تمام اہلِ شمار تین تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۹ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اَلْكٰفِرِيْنَ (بفتح) اور الرَّحِيْمِ کے طول پر الٓمّٓ کا وقفاً طول اور وصلاً قصر وطول۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ میں سکون و اشمام سے طول اور روم بقصر ۱۰-۱۸ الرَّحِيْمِ کے روم اور پھر ۱۹-۲۷ وصل پر الٓمّٓ کی اسی طرح وجوہ ثلٰثہ۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ میں وہ ہی تینوں وجوہ۔ اب ۲۸-۵۴ اَلْكٰفِرِيْنَ۔ الرَّحِيْمِ اور الْقَيُّوْمُ کے توسط پر اور ۵۵-۸۱ پھر تینوں کے قصر پر بھی ۲۷-۲۷ وجوہ اس کے بعد ۸۲-۱۰۲ وصل کل پر الٓمّٓ کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے۔ ۱-۹ دوریؒ کے لئے ترک پر اَلْكٰفِرِيْنَ (بامالہ) کے طول بسکتہ پر الٓمّٓ کی وجوہ ثلاثہ اور ان میں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ میں طول بسکون و اشمام اور روم بقصر ۱۰-۱۸ پھر اَلْكٰفِرِيْنَ کے توسط پر ۱۹-۲۷ اور پھر قصر پر اسی طرح نو ۹ نو ۹ وجوہ ۲۸-۴۸ پھر وصل پر الٓمّٓ کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْقَيُّوْمُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ اس کے بعد قالونؒ کے لئے منفصل کے دو ۲ الفی مد پر اسی طرح ایک سو دو ۱۰۲ پڑھ کر۔ دوریؒ کے لئے ترک پر وہ ہی اڑتالیس ۴۸ وجوہ پڑھو۔ اب ورشؒ کے لئے پانچ الفی مد مَوْلٰىنَا کے فتح۔ اَلْكٰفِرِيْنَ کی تقلیل اور بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ایک سو دو ۱۰۲ اور ترک پر دوریؒ کی طرح اڑتالیس ۴۸ وجوہ۔ اور پھر دونوں کی تقلیل پر اسی طرح ایک سو پچاس ۱۵۰ وجوہ پڑھ کر حمزہؒ کے لئے مَوْلٰىنَا کے امالہ محضہ (باقی برصفحہ آئندہ)

اور ہر ک پر ۹۶) حمزہؒ اکیس ۲۱ ۔شامیؒ اڑتالیس ۴۸ ۔ابوالحارثؒ ۔کسائیؒ کے دوریؒ اور عاصمؒ
میں سے ہر ایک کے لئے ایک سو دو ۱۰۲ اور بصریؒ اڑتالیس ۴۸۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ علماء اوقاف میں سے بعض اس پر وقف تام کہتے ہیں اور بعض کافی۔
اور ہمارے اکثر شیوخ ساکن مابعد کی وجہ سے وصل کو مختار جانتے ہیں۔ اور
اسم جلالہ کے لام کی تفخیم کی غرض سے میم ملفوظی کو فتح سے متحرک کرتے ہیں یہ
امر منصوص ہے۔ اور اس حالت میں میم پر باعتبار اصل مد اور عارض کے لحاظ
سے قصر دونوں[1] جائز ہیں۔ امام ابوالحسنؒ کے نزدیک قصر اولیٰ ہے۔ اور بحالت
وقف صرف مد ہوگا۔ قصر جائز نہیں۔ (ک) الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ۔ شَیْءٌ میں ورشؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) الْکٰفِرِیْنَ کے فتح اور وصل پر الٓمّٓ کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر
الْقَیُّوْمُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ اس کے بعد شامیؒ کے لئے تین الفی مد اور فتح سے دوریؒ کے مانند
اڑتالیس ۴۸ وجوہ پھر ابوالحارثؒ کے لئے مَوْلٰنَا کے امالہ محضہ سے قالونؒ کے مانند ایک سو دو ۱۰۲ وجوہ
پھر کسائیؒ کے دوریؒ کے لئے دونوں کے امالہ سے بھی ایک سو دو ۱۰۲ وجوہ پڑھو۔ پھر عاصمؒ کے لیے
چار الفی مد اور فتح سے بھی ایک سو دو ۱۰۲ وجوہ پڑھو۔ بصریؒ کے لئے وَاغْفِرْ لَنَا کے ادغام اور
منفصل کے قصر پر دوریؒ کے مانند اڑتالیس ۴۸ وجوہ۔ اور پھر دوریؒ کے لئے دو الفی مد پر بھی
اڑتالیس ۴۸ وجوہ پڑھو۔ اہلِ ضرب یہاں ۳۵۹۸ وجوہ کہتے ہیں۔ جن میں سے اکثر بوجہ تصادم ناجائز ہیں
[1] صفحہ ہٰذا:۔ بعض اہلِ اداء نے وصلاً برعایتِ جانبین توسط بھی بتایا ہے لیکن وہ ماخوذ نہیں۔ محققؒ
کہتے ہیں " جہاں سببِ مد میں تغیر ہو جائے وہاں توسط جائز نہیں ہوتا۔ اور جہاں سببِ قصر میں تغیر
ہو جائے وہاں توسط جائز ہوتا ہے۔ یعنی جہاں مد اصل ہو اور اس کے سبب میں عارضی طریقہ پر تغیر
کریں وہاں عدمِ اعتدادِ عارض پر مد اور اعتدادِ عارض پر قصر ہوتا ہے۔ اور جہاں مد عارض ہو وہاں
قصر اصل ہے۔ اعتدادِ عارض پر مد کیا جاتا ہے۔ جس کو بعض اہلِ اداء طول کہتے ہیں اور بعض توسط "
مقصد یہ ہے کہ جو لوگ وقف میں توسط کہتے ہیں۔ وہ رعایتِ جانبین کرتے ہیں۔ اور یہ امر صرف وقف میں منقول ہے
وصل میں رعایتِ جانبین کا کوئی قائل نہیں۔ پس یہاں توسط درست نہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

کا طُول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ فِی السَّمَآءِ اور یَشَآءُ
میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ یُصَوِّرُکُمْ میں ورشؒ کی ترقیق۔ تَاْوِیْلِہٖ اور
تَاْوِیْلَہٗ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال وقفاً حمزہؒ کی شرکت الْاَلْبَابِ میں ورشؒ کی
نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (امالہ) التَّوْرٰىةَ میں بصریؒ ابن ذکوانؒ
اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۵۔ ھُدًی میں بشرطِ وقف
اور لَایَخْفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ
اور رَحْمَةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع

ع ۹

شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و ادغام ظاہر ہیں
کَدَاْبِ اور رَاْیَ میں سوسیؒ مدہ سے اور بِاٰیٰتِنَا میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف
ابدال کرتے ہیں۔

سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاء غیب سے سَیُغْلَبُوْنَ
وَیُحْشَرُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ وَبِئْسَ میں ورشؒ و سوسیؒ
کا ابدال کَافِرَةٌ۔ لَعِبْرَةً اور بَصِیْرٌ میں (دو جگہ) ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
یَرَوْنَهُمْ کو مدنیؒ تاء خطاب سے تَرَوْنَهُمْ اور باقی یاء غیب سے
پڑھتے ہیں۔ یُؤَیِّدُ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال یَّشَآءُ اِنَّ میں وصلاً...
حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا نیا کرتے
ہیں۔ اور اگر پہلے کلمہ پر وقف کریں تو ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی...
الْاَبْصَارِ۔ بِالْاَسْحَارِ اور الْاِسْلَامُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل
و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) زُیِّنَ لِلنَّاسِ اور وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ۔ الْمَاٰبِ میں ورشؒ

۵ مکیؒ ہشامؒ عاصمؒ فتح ۱۲ ط

کا مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی تسہیل جلی ہے۔ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُم کو بصریؒ بخلاف
اور قالونؒ ہمزتین کے درمیان ادخال الف اور ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ بصریؒ
بوجہ ثانی اور ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ ادخال
اور عدم ادخال سے اور باقی بلاادخال تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور
وصلاً خلفؒ کا بخلاف سکتہ جلی ہے۔ (تنبیہ) یہاں ہشامؒ سے تسہیل مروی
نہیں۔ ہمزۂ ثانیہ بصورت واو مرسوم ہے۔ اور اگر اس پر وقف کریں
(محل وقف نہیں ہے لہٰذا غیر اختیاری وقف ہو سکتا ہے) تو حمزہؒ کے لئے ہمزۂ
اول کی حرکت ساکن منفصل پر نقل۔ اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ۔ اور خلفؒ کے
لئے سکتہ۔ اور ہمزۂ ثانیہ مضمومہ کی (جو متوسطہ بزائدہ ہے) تحقیق و تسہیل اور
ہمزۂ ثالثہ کی (جو متوسطہ بنفسہٖ مضمومہ بعد از کسرہ ہے) تسہیل کالواو اور ابدال
بیاءِ مضمومہ کی بنا پر یہاں دس[1] وجوہ وقفی صحیح ہیں ۱-۲ پہلے کی نقل پر دوسرے کی
تسہیل اور تیسرے کی تسہیل کالواو اور ابدال بیاءِ مضمومہ ۳-۴ پہلے کے سکتہ پر
دوسرے کی تسہیل اور تیسرے کی دونوں وجوہ ۵-۶ پہلے کے سکتہ پر دوسرے
کی تحقیق اور تیسرے کی دونوں وجوہ ۷-۸ پہلے کے عدمِ سکتہ پر دوسرے
کی تسہیل اور تیسرے کی دونوں وجوہ ۹-۱۰ پہلے کے عدمِ سکتہ پر دوسرے کی
تحقیق اور تیسرے کی دونوں وجوہ۔ ان کے علاوہ دو وجوہ اور ہو
سکتی تھیں۔ یعنی پہلے کی نقل پر دوسرے کی
تحقیق اور تیسرے کی دونوں وجوہ۔ مگر یہ دونوں بوجہ تصادم

[1] جن میں سے وہ چار[4] جو سکتہ پر ہوتی ہیں خلفؒ کے ساتھ مخصوص اور باقی چھ[6] مشترکہ ہیں

غیر مستقیم ہیں۔ کیونکہ پہلے کی تخفیف پر (جو کالمبتدئہ ہے) دوسرے کی (جو کالمتوسطہ ہے) تخفیف لازم ہے۔

وَرِضْوَانٌ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے وَرُضْوَانٌ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ)۔ یَقُولُونَ رَبَّنَا میں ادغام نہیں ہوتا۔ فَاغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

اِنَّ الدِّيْنَ کو کسائیؒ (اَنَّهٗ سے بدل یا عطف قرار دیکر) ہمزہ کے فتح سے اَنَّ الدِّيْنَ اور باقی (بر بناءِ استیناف) ہمزہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ: الْعِلْمُ بَغْيًا میں اخفا ممنوع ہے۔ وَجْهِيَ کی یا کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ىْ میں مدنیؒ اور بصریؒ وصلاً اثباتِ یا کرتے ہیں۔ ءَاَسْلَمْتُمْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخالِ الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً حمزہؒ بھی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بخلاف کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ورشؒ کے لئے مدِ بدل کی ہر وجہ پر ہمزہ کی تسہیل و ابدال کی دونوں وجوہ صحیح ہیں (امالہ) النَّارِ (دو جگہ) اُولِی الْاَبْصَارِ اور بِالْاَسْحَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَاُخْرٰى میں

لہ علامہ جعبریؒ وغیرہ شراح قصیدہ نے رجحاناً بالغیب اس کلمہ میں وجوہ وقفی ۲۷ بتائی ہیں۔ ۱۲ مندرجہ متن کے علاوہ ۱۵ یہ ہیں ۱۔۹ پہلے کی نقل تحقیق مع عدم سکتہ اور مع سکتہ میں سے ہر ایک پر دوسرے کی تحقیق۔ تسہیل اور ابدال بواو اور انمیں سے ہر ایک پر تیسرے کی تسہیل کالیا۔ ۱۰۔۱۵ پہلے کی نقل۔ عدم سکتہ اور سکتہ میں سے ہر ایک پر دوسرے کا ابدال بواو اور تیسرے کی تسہیل کالواو اور ابدال بیاء۔ لیکن چونکہ ثانیہ کا ابدال بواو خالص قراءت میں جائز نہیں اور ثالثہ کی تسہیل کالیا نہ عربیت میں جائز ہے اور نہ قراءت میں اسلئے یہ سب شاذ و ضعیف اور باطل و فاسد ہیں

بصری۔ حمزہؒ اورکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنیا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف اور بصریؒ تقلیل لِلنَّاسِ میں دوریؒ اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و
حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
ع ۱۰ النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد
متصل اور باقی یاء مشدّدہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل
جلی ہے۔
وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ کو حمزہؒ یا کے ضمہ۔ قاف کے فتح اس کے بعد
الف کے اثبات اور تا کے کسرہ سے وَیُقٰتِلُوْنَ (از قتال) اور باقی
یا کے فتح قاف کے اسکان۔ اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر (از قتل)
پڑھتے ہیں۔ اکثر مصاحف میں بحذفِ الف مرسوم تھا یَأْمُرُوْنَ۔ تُؤْتِی۔
الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ
میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ
کا سکتہ وَالْاٰخِرَةِ اور فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور مقدم الذکر میں مدّ بدل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ اور وَالْاٰخِرَةِ اور وَیُحَذِّرُكُمُ میں (دو جگہ)
ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی
تغلیظ تَشَآءُ میں (دو جگہ) ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ شَیْءٍ میں
(تین جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر
ہے۔
مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ...

الْمَيِّتَ کو دونوں جگہ یاء ساکنہ مخففہ سے مِنَ الْمَيْتِ وَتُخْرِجُ الْمَيْتَ اور
باقی[۱] یاء مشدّدہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ (جلد ۱ ص ۲۹۴) وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارث
ادغام کرتے ہیں (ک) وَيَعْلَمُ مَا۔ سُوْٓءٍ کو ہشام وحمزہ وقفاً نقل وادغام سے
بسکون وروم رَءُوْفٌ کو بصری۔ ابوبکر حمزہ اور کسائی واو کے حذف سے رَءُفٌ
اور باقی[۲] ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ
میں دوری الدُّنْيَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔
وَالْاٰخِرَةِ میں کسائی۔ يَتَوَلَّى اور تُقٰىةً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف...
تقلیل النَّهَارِ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصری ودوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع ع ۱۱
وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں (تنبیہ)
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ میں ادغام کبیر ممنوع ہے۔ عِمْرٰنَ اور مَرْيَمَ میں ہمارے طرق
کا تفخیم پر اتفاق ہے۔ مِنِّيْ اِنَّكَ۔ اور لِّيْٓ اٰيَةً کی یا کو مدنی اور بصری مفتوح
پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔

بِمَا وَضَعْتُ کو شامی اور ابوبکر عین کے اسکان اور تا کے ضمہ سے
بِمَا وَضَعْتُ (بصیغہ متکلم) اور باقی عین کے فتح اور تا کے سکون سے
(بصیغہ مؤنث غائب) پڑھتے ہیں۔ کَالْاُنْثٰى اور وَالْاِبْكَارِ میں ورش کی نقل اور
وقفاً حمزہ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں
وَكَفَّلَهَا کو حرمی بصری اور شامی فاء مفتوحہ مخففہ سے وَكَفَلَهَا
(فعل لازم) اور باقی فاء مشدّدہ سے (متعدی) پڑھتے ہیں۔
زَكَرِيَّا کو حرمی۔ بصری اور شامی (تینوں جگہ) بوجہ فاعلیت الف کے

[۱] مدنی حفص حمزہ وکسائی ۱۲ ط ۔ [۲] حرمی شامی حفص ۱۲ ط

بعد ہمزہ مرفوعہ کے اثبات سے بمد واجب زَكَرِيَّاءُ ابوبکرؒ بھی اسی طرح مگر پہلے موقعہ پر بربنا مفعولیت ہمزہ کے نصب سے زَكَرِيَّاءَ اور دوسرے دونوں کو حرمیانؒ وغیرہ کی طرح رفع سے۔ اور باقی[۱] ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ پہلے مقام میں تین[۳] قراءتیں ہیں ۱ حرمیؒ وغیرہ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّاءُ ۲ ابوبکرؒ وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءَ ۳ حفصؒ وغیرہ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بغیر..... زَكَرِيَّا میں ہشامؒ کی الدُّعَاءِ اور یَشَاءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی الْمِحْرَابَ۔ الْمِحْرَابِ۔ یُبَشِّرُكَ اور كَثِيرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) قَالَ رَبِّ (تین[۳] جگہ)

فَنَادَتْهُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ دال کے بعد تا کی جگہ الف مبدلہ سے فَنَادٰىهُ (بصیغہ مذکر) اور باقی تاء تانیث ساکنہ سے (بصیغہ مؤنث) پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن ہے۔

فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ کو شامیؒ اور حمزہؒ ہمزہ کے کسرہ سے إِنَّ اللّٰهَ اور باقی[۲] ہمزہ کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

يُبَشِّرُكَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان اور شین مخففہ کے ضمہ سے يَبْشُرُكَ اور باقی یا کے ضمہ باء موحدہ کے فتح (جلد ۱ صفحہ ۳۱۵) اور شین مشددہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ وَنَبِيًّا کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ منصوبہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) رَبَّكَ كَثِيرًا (امالہ) الْكٰفِرِينَ اور وَالْإِبْكَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اصْطَفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ عِمْرَانَ

---

[۱] یعنی حفصؒ حمزہؒ و کسائیؒ ۱۲ ط۔ [۲] حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ کسائیؒ ۱۲ ط۔

ہیں (دونوں جگہ) بخلاف ورالمحراب میں بخلاف اور فی المحراب میں بلاخلاف ابن ذکوانؒ۔ اُنثیٰ کالاُنثیٰ اور بیحییٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل انّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ طیبۃً اور اٰیتًا میں کسائیؒ اور فنادٰیہ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ ۱۲

لَدَیۡہِمۡ میں (دونوں جگہ) حمزہؒ کیلئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ یُبَشِّرُكِ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح باءِ موحدہ کے اسکان اور شین مخففہ کے ضمہ سے یَبۡشُرُكِ اور باقی یا کے ضمہ۔ با کے فتح اور شین مشددہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں یُبَشِّرُكِ۔ وَالۡاٰخِرَۃِ۔ طَاۡئِرًا۔ تَدَّخِرُوۡنَ اور خَیۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق اور یَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ مَا یَشَآءُ اِذَا میں حرمیؒ اور بصریؒ وصلاً ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا گیا کرتے ہیں (ک) یقول لہٗ۔

کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۝ کو شامیؒ نون کے نصب سے فَیَکُوۡنَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَیُعَلِّمُہُ الۡکِتٰبَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے وَنُعَلِّمُہٗ اور مدنیؒ وعاصمؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ وَالۡاِنۡجِیۡلَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور سوسیؒ اسمیں اور وَجِئۡتُکُمۡ میں ابدال کرتے ہیں۔

اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ کو مدنیؒ ہمزہ کے کسرہ سے اِنِّیۡ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ نتیجہ[1] ظاہر ہے۔ کَہَیۡـَٔۃِ میں

---

[1] کہ ہمزہ کے کسرہ پر یاءِ اضافت کا صرف فتح اور ہمزہ کے فتحہ پر یا کا فتح و اسکان دونوں ہیں یعنی مدنیؒ کے لئے اِنِّیۡ عٰلحقؒ کے لئے اَنِّیَ۔ شامیؒ وکوفیؒ کے لئے اَنِّیۡ ہے۔ پس اِنِّیۡ بکسر ہمزہ مع سکون یا کسی کے لئے نہیں۔ ۱۲۔ طاہر عفی عنہ۔

ورشؒ کا طول و توسط بیّن ہے۔

فَيَكُوْنُ طَيْرًا کو مدنیؒ طا کے بعد الف اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد واجب یا کے بغیر طٰٓئِرًا اور باقی طا کے بعد یاء ساکنہ سے الف۔ ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ تَاْكُلُوْنَ اور مُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ و

لہ وَرَسُوْلًا سے بِاِذْنِ اللّٰهِ تک پڑھنے کی ترتیب ۱ قالونؒ کو منفصل کے قصر میم کے صلہ اَنِّیْٓ ہمزہ کے کسرہ اور یا کے فتح سے اور طَيْرًا بالف سے ۲ مکیؒ کو اَنِّیْ بفتح ہمزہ یا کے فتح فِيْهِ کے صلہ اور طَيْرًا بالیا سے ۳ قالونؒ کو اسی طرح بے صلہ سے ۴ دوریؒ کو قَدْ جِئْتُكُمْ کے ادغام مع تحقیق اَنِّیْٓ بفتح اور طَيْرًا سے ۵ سوسیؒ کو ادغام ابدال سے ۶ قالونؒ کو دو الفی مد اور صلہ سے اسی طرح ۷ اور پھر بے صلہ سے ۸ دوریؒ کو ادغام سے اسی طرح ۹ ہشامؒ کو تین الفی مد۔ ادغام اور اَنِّیْ بفتح ہمزہ اور اسکان یا سے، کسائیؒ مندرج ہو گئے ۱۰ ابن ذکوانؒ کو اظہار سے ہشامؒ کی طرح ۱۱ عاصمؒ کو چار الفی مد سے ابن ذکوانؒ کے مانند ۱۲ حمزہؒ کو پانچ الفی مد اور ادغام سے ہشامؒ کی طرح [۱۳ ورشؒ[علہ] کو نقل۔ پانچ الفی مد۔ اظہار اِنِّیْٓ بکسر ہمزہ و فتح یا حرف لین کے توسط اور طٰٓئِرًا بالف و بترقیق را سے ۱۴ پھر اسی طرح حرف لین[علہ] کے طول سے ۱۵] خلفؒ کو سکتہ سے حمزہؒ کی طرح پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر اسم جلالہ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں واللّٰہ اعلم۔ ۱۲ منہ

علہ ورشؒ کی نقل کے مقابلہ میں خلفؒ کا سکتہ وقف سے زیادہ قریب ہے۔ ۱۲ ط۔

علہ ۲ اس موقع پر بدل ولین کے اجتماع والی چار وجوہ کی بابت حضرت اقدسؒ سے تسامح ہوا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں بِاٰيَةٍ مد بدل ہے۔ اور ایسے مقامات میں بدل کے قصر و توسط پر لین میں صرف توسط اور بدل کے طول پر لین میں توسط و طول دونوں یعنی مجموعی طور پر کل چار وجوہ صحیح ہوتی ہیں۔ پس اب دو نمبرات زائد ہو کر کل نمبرات سترہ ہو جائیں گے اور ۱۲ کے بعد ترتیب یوں ہو گی۔ ۱۳-۱۴ ورشؒ کی نقل وغیرہ پر بدل کے قصر پھر توسط سے اور دونوں پر لین کے توسط سے ۱۵-۱۶ پھر اسی طرح مد بدل کے طول پر حرف لین کے توسط و طول دونوں سے ۱۷ خلفؒ الخ۔ ۱۲ ط۔

سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ بُيُوتِكُمْ کو قالونؒ۔ مکیؒ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ[لہ] سے پڑھتے ہیں، وَاَطِيْعُوْنِ میں حمزہؒ (وقفاً) بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
(ک) فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا۔ صِرَاطٌ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے۔ اور باقی صاد خالص سے۔ اور اَنْصَارِيْٓ اِلَى کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ
(امالہ) اصْطَفٰىكِ۔ وَاصْطَفٰىكِ اور قَضٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ عِيْسَى (ابْنُ مَرْيَمَ) میں بشرطِ وقف الدُّنْيَا۔ الْمَوْتٰى۔ اور عِيْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ وَالتَّوْرٰىةَ اور مِنَ التَّوْرٰىةِ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ اور اَنْصَارِيْٓ اِلَى میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۳

وَمُطَهِّرُكَ۔ اور وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) الْقِيٰمَةِ ثُمَّ۔ اور فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ۔ وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔
فَيُوَفِّيْهِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نونِ عظمت سے فَنُوَفِّيْهِمْ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں (ک) قَالَ لَهٗ۔ (تنبیہ) یہاں كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلْحَقُّ میں نون کے رفع پر اجماع ہے۔ وَاَنْفُسَكُمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
لَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا سکونِ ھا جلی ہے (امالہ) يٰعِيْسٰى الدُّنْيَا اور عِيْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْقِيٰمَةِ اور وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ۔ اور جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۴
شَيْئًا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے
هٰٓاَنْتُمْ کو قالونؒ اور بصریؒ ھا کے بعد الف کے اثبات اور ہمزہ کی

لہ ورشؒ بصریؒ حفصؒ - ۱۲ ط

تسہیل سے بمد و قصر (سوسی صرف بقصر) هَأَنتُمْ ورشؒ الف کو ساقط کر کے ہمزہ کی تسہیل سے۔ اور نیز ہمزہ کو الف سے بدل کر بمد لازم هَانتُمْ۔ هَانتُمْ قنبلؒ الف کو ساقط کر کے تحقیق سے هَأَنتُمْ اور باقی الف کے اثبات اور ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ الف والوں کے لئے ھا پر حسبِ قاعدہ مد منفصل ہوتا ہے۔۔۔

لہ اکثر علماءِ فن نے ان قراءات کی توجیہ و تعبیر میں صفحات سیاہ کیئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ "یہ ھا ہٰذا اور ھٰؤُلَاءِ کی ھا کے مانند ھائے تنبیہ ہے جو اَنتُمْ پر داخل ہوئی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ھا ہمزۂ استفہام سے بدلی ہوئی ہو۔ کیونکہ بعض اہلِ عرب اکثر کلمات کے ہمزہ کو ھا سے بدل لیتے تھے۔ اَرَدتُّ کو ھَرَدتُّ اور اِیَّاكَ کو ھِیَّاكَ بولتے تھے" اور بعض کی رائے یہ ہے کہ "یہ ھا بزیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ائمہ کوفہؒ کے نزدیک ھاءِ تنبیہ۔ اور قنبلؒ و ورشؒ کے مذہب پر ہمزۂ استفہام سے مبدلہ۔ اور قالونؒ۔ بصریؒ اور ہشامؒ کی قراءت پر دونوں احتمال رکھتی ہے" متاخرین اہل فن قرآت بیان کرتے ہوئے ہر قراءت کو مع توجیہ بتاتے ہیں۔ جسکے سمجھنے سے اکثر طلباء قاصر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے لیئے یہ موقعہ بیحد دشوار اور تضیع اوقات کا سبب بن جاتا ہے اور کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلتا۔ حضرت محققؒ کہتے ہیں "یہ توجیہات عبث و لاطائل ہیں جن پر کوئی فائدہ مترتب نہیں ہوتا" سیدؒ کہتے ہیں "پہلی تقدیر پر تو اس کی توجیہ بے حد مشکل اور اصول سے متصادم ہے۔ تعجب ہے کہ ان لوگوں نے اس کلمہ کی قرآت کو ان توجیہات سے کیوں مقید کیا۔ اسمیں اور دوسری آیات میں کیا فرق ہے۔ اور اگر کوئی اس کے دشوار تر ہونے کا دعوٰی کرے تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ متعدد آیتیں ایسی بلکہ اس سے زیادہ دشوار موجود ہیں۔ قراءت کا اعتماد ثبوت پر ہے توجیہ پر نہیں۔ اور بلاشبہ اس کلمہ کی تمام قراءتیں متواترہ ہیں جن کا قبول کرنا ہم پر واجب ہے خواہ ہم اُنکی توجیہ جانیں یا نہ جانیں" اسی وجہ سے ہم نے متن میں کوئی توجیہ بیان نہیں کی۔ اور اس کی قراءتیں سہل طریقہ پر بتائی ہیں تاکہ طلباء آسانی سے سمجھ سکیں۔

ان موشگافیوں کی وجہ یہ ہے کہ اس کلمہ میں ہمزہ مفردہ ہے پھر بھی بعض حضرات اس کی تسہیل اور بعض ابدال اور بعض مدہ کو ساقط کرتے ہیں۔ اور الف پڑھنے والے حسبِ قاعدہ مد بھی کرتے ہیں اور قصر بھی۔ پس احتمال اوّل پر (یعنی یہ ھا ھاءِ تنبیہ ہے) سوال وارد ہوتا ہے کہ "ھاءِ تنبیہ کے بعد اس کے علاوہ جس کلمہ میں ہمزہ آیا ہے تمام ائمہ اس کی تحقیق کیا کرتے ہیں یہاں تسہیل کی کیا وجہ ہے" یہ لوگ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ "متوسطہ کی تسہیل مشہور لغت ہے اسی کی بنا پر یہاں تسہیل کی ہے تاکہ جمع بین اللغتین ہو جائے" اور دوسرے احتمال پر (یعنی

لہ بزیؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ وکسائیؒ۔ ۱۲ط۔

(باقی بر صفحہ آئندہ)

النَّبِیّءُ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے۔ اور باقی یاءِ مشدّدہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) التَّوْرٰىةُ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل۔ اَوْلَى (النَّاسِ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۷ ۱۵

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ھا ہمزۂ استفہام سے بدلی ہوئی ہے) یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ "اہلِ تخفیف اس حالت میں ہمزہ ثانیہ کی تخفیف کیا کرتے ہیں یہاں ہمزتین میں کیوں تخفیف کی گئی ہے" یہ لوگ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ "تخفیف میں مبالغہ کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے"

واقف کارانِ فن کی اطلاع کی غرض سے ہم اس آیت کی قرآت مع توجیہات بیان کرتے ہیں اگرچہ مبتدی طلبا انکو اچھی طرح ضبط نہیں کرسکتے مگر ان کا علم ان کے لئے بھی فائدہ سے خالی نہیں۔ پس یاد رکھو کہ ھٰاَنْتُمْ سے بِهٖ عِلْمٌ تک پڑھنے کی حالت میں ترتیب یہ ہے۔

۱-۲ قالونؒ کے لئے ھا کے قصر۔ ہمزہ کی تسہیل اور صِلہ پر ھٰؤُلَاءِ کی ھا کا قصر اور مد اور لَا کا صرف مد پڑھو (پہلی وجہ یا اس تقدیر پر ہے کہ ھا ہمزہ سے بدلی ہوئی اور الف فاصل ہے۔ یا اس تقدیر پر کہ ھا ھاءِ تنبیہ ہے اور قصر انفصال کی بنا پر ہے یا ہمزہ میں تغیر کی وجہ سے۔ اور دوسری وجہ بھی یا تو اس تقدیر پر ہے کہ ھا مبدلہ ہے لہٰذا دونوں الگ الگ ابواب سے ہیں۔ یا اس تقدیر پر کہ ھا تنبیہ کی ہے اور قصر صرف تغیر کی بنا پر ہے) ۳-۴ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر اسی طرح دو وجوہ پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے ۵ قالونؒ کے لئے ھا کے مد۔ تسہیل ہمزہ اور صلہ پر لَا کا مد پڑھو۔ (یہ وجہ صرف اس تقدیر پر ہے کہ ھا تنبیہ کے لئے ہے تغیر کا اعتبار نہیں کیا گیا) اور ھا کے مد پر ھٰؤُلَاءِ کا قصر جائز نہیں ورنہ مغیرہ کا اعتبار اور محققہ کا عدم اعتبار لازم آئیگا ۶ قالونؒ کے لئے پھر اسی طرح بے صلہ پڑھو دوریؒ مندرج ہو گئے ۷-۸ ورشؒ کے لئے الف کے حذف پر تسہیل اور ابدال بمد لازم پڑھو (دونوں اس تقدیر پر کہ ھا مبدلہ از ہمزہ ہے) ۹ بزیؒ کے لئے اثبات الف پر تحقیق پڑھو (صرف اس تقدیر پر کہ ھا ھاءِ تنبیہ ہے) ۱۰ قنبلؒ کے لئے حذف الف پر تحقیق پڑھو (صرف اس تقدیر پر کہ ھا مبدلہ از ہمزہ ہے) ۱۱ ہشامؒ کے لئے مد کے ساتھ تحقیق پڑھو (اس تقدیر پر کہ ھا ھاءِ تنبیہ یا مبدلہ ہے) ابن ذکوانؒ وکسائیؒ درج ہو گئے پھر اسی طرح ۱۲ عاصمؒ کو ۱۳ اور پھر حمزہؒ کو پڑھو (ھاءِ تنبیہ ہے) انہیں سے ہر وجہ پر عِلْمٌ میں وجوہ ثلاثہ جائز ہیں اور جو لوگ سب کے لئے مبدلہ کہتے ہیں ان کی رائے میں شامیؒ اور کوفیینؒ کے لئے بھی قصر جائز ہے اس سے

اُخْرَىٰ اور الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کا مدبدل اور ترقیق اور دوسری میں نقل اور خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا۔ یُؤْتٰی۔ یُؤْتِیْهِ۔ تَاْمَنْهُ (دو جگہ) یُؤْتِیْهٖ۔ وَلَا یَاْمُرَكُمْ اور اَیَاْمُرُكُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

اَنْ یُّؤْتٰٓی کو مکیؒ باستفہام یعنی ہمزتین سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل کر کے ءَاَنْ یُّؤْتٰٓی اور باقی ایک ہمزہ محققہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ یَّشَآءُ میں (دونوں جگہ) ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ یُؤَدِّهٖ اور لَا یُؤَدِّهٖ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

یُؤَدِّهٖ اور لَا یُؤَدِّهٖ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ ھاء کنایہ کے اسکان سے یُؤَدِّهْ اور لَا یُؤَدِّهْ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ اختلاس یعنی کسرہ محض سے صلہ اور مد کے بغیر یُؤَدِّهِ اور لَا یُؤَدِّهِ اور باقی صلہ اور

لہ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ سے اِلَيْكَ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو یُؤَدِّهٖ ھا کے کسرہ محض سے پڑھو ہشامؒ کی ایک وجہ ہوگئی ۲ ہشامؒ کو صلہ اور مد سے پڑھو۔ ابن ذکوانؒ اور ابوالحارثؒ درج ہو گئے ۳ حفصؒ کو صلہ کے مد سے اور ۴ ابوبکرؒ کو اسکانِ ھا سے پڑھو خلادؒ کی ایک وجہ درج ہوگئی ۵ خلادؒ کو نقل سے پڑھو ۶-۷ خلفؒ کے لئے عدم سکتہ پر ادغام کامل سے نقل۔ اور تحقیق کے ساتھ عدم سکتہ پڑھو ۸ دوریؒ امالہ اور ھا کے اسکان سے ۹ کسائیؒ کے دوریؒ کو صلہ سے ۱۰ مکیؒ کو تَاْمَنْهُ کے صلہ سے ۱۱ سوسیؒ کو ابدال اور ھا کے اسکان سے ۱۲ ورشؒ کو نقل۔ ابدال تقلیل اور صلہ سے پڑھ کر ۱۳-۱۴ خلفؒ کے لئے سکتہ پر نقل اور سکتہ پڑھو۔ ہر وجہ پر اِلَيْكَ میں وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ع ۵ ورشؒ مکیؒ ابن ذکوانؒ حفصؒ کسائیؒ ۱۲ ط

لہ وَمِنْهُمْ سے قَآئِمًا تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو میم جمع کے صلہ اور لَا یُؤَدِّهٖ کی ھا کے کسرہ سے ۲ مکیؒ کو تَاْمَنْهُ وغیرہ کی ھا کے صلہ سے ۳ قالونؒ کو اسی طرح بے صلہ سے ۴ ہشامؒ کو قَآئِمًا کے مد سے ۵ پھر ہشامؒ کو لَا یُؤَدِّهٖ کے صلہ بمد سے پڑھو ابن ذکوانؒ اور ابوالحارثؒ درج ہو گئے ۶ حفصؒ کو صلہ بمد سے ۷ ابوبکرؒ کو اسکان سے ۸-۹ حمزہؒ کو قَآئِمًا میں مد و قصر اور تسہیل سے ۱۰ دوریؒ کو امالہ اور ھا کے اسکان سے ۱۱ کسائیؒ کے دوریؒ کو ھا کے صلہ بمد سے ۱۲ سوسیؒ کو ابدال۔ امالہ اور سکونِ ھا سے ۱۳ ورشؒ کو نقل۔ ابدال۔ تقلیل اور صلہ بمد سے ۱۴-۱۵ خلفؒ کو سکتہ اور عدم سکتہ سے پڑھو۔ واللہ اعلم ۱۲۔

مدّ منفصل سے پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ یُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ
میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ قَآئِمًا میں
وقفاً حمزہؒ کی مدو قصر کے ساتھ تسہیل اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور
عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کیلئے نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ۔
عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

لِتَحْسَبُوْهُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی
فتح سے۔ مدنیؒ وَالنُّبُوَّةَ کو واو ساکنہ مخففہ کے بعد اور وَالنَّبِيّٖنَ کو یاء ساکنہ
مخففہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی پہلے کو واو مشدّدہ
سے اور دوسرے کو یاء مشدّدہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں دوسرے
میں ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے (ک) وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ۔ اور يَقُوْلَ لِلنَّاسِ۔
بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ کو حرمیؒ اور بصریؒ تا کے فتح۔ عین کے اسکان
اور لام مخففہ کے فتح سے تَعْلَمُوْنَ اور باقی تا کے ضمہ۔ عین کے فتح اور
لام مشدّدہ کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔
وَلَا يَاْمُرَكُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ را کے رفع سے وَلَا

لہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ سے اَرْبَابًا تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو وَالنُّبُوّٓءَةَ اور وَالنَّبِيّٓـٖٔنَ میں
ہمزہ اور مد سے میم جمع کے صلہ بقصر تَعْلَمُوْنَ میں بفتح تا عین کے اسکان و تخفیف سے وَلَا يَاْمُرُكُمْ
میں رفع سے ۲ پھر صلہ کے مد سے اسی طرح ۳ پھر بے صلہ سے اسی طرح پڑھو ۴ مکیؒ کو وَالنُّبُوَّةَ
اور وَالنَّبِيّٖنَ میں بغیر ہمزہ تَعْلَمُوْنَ بتخفیف وَلَا يَاْمُرُكُمْ میں برفع اور صلہ سے پڑھو ۵
شامیؒ کو میم جمع کے اسکان تُعَلِّمُوْنَ بتشدید اور وَلَا يَاْمُرَكُمْ میں نصب اور تین الفی مد سے پڑھکر
۶ عاصمؒ کو چار الفی مد سے ۷ اور خلادؒ کو پانچ الفی مد سے لوٹاؤ ۸ کسائیؒ کو وَلَا يَاْمُرُكُمْ برفع سے
۹-۱۰ دوریؒ کو لِلنَّاسِ کے امالہ تَعْلَمُوْنَ میں بتخفیف وَلَا يَاْمُرُكُمْ میں بسکون اور باختلاس

(باقی برصفحہ آئندہ)

يَأْمُرُكُمْ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ لیکن بصریؒ عملاً اپنے قاعدہ کے مطابق رفع والوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ اس کلمہ اور اَيَأْمُرُكُمْ کو تخفیفاً را کے اِسکان سے وَلَا يَأْمُرْكُمْ اور اَيَأْمُرْكُمْ۔ نیز دوریؒ دونوں کو ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی حرکت کاملہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) النَّهَارِ۔ بِقِنْطَارٍ اور بِدِيْنَارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْهُدٰى۔ هُدَى (اللّٰهِ) میں بشرطِ وقف۔ يُؤْتٰى۔ بَلٰى۔ اَوْفٰى اور وَاتَّقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۸ ۱۶ النَّبِيِّيْنَ اور وَالنَّبِيُّوْنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ کے اثبات بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ دونوں میں ورشؒ کا مدبدل جلی ہے۔

لَمَا کو حمزہؒ لام کے کسرہ سے لِمَا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

اٰتَيْتُكُمْ کو مدنیؒ نونِ عظمت اور الف سے اٰتَيْنٰكُمْ اور باقی تاءِ متکلم سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ لَتُؤْمِنُنَّ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ ءَاَقْرَرْتُمْ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ بوجہ اول اور مکیؒ صرف اسکی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور باقی ہمزتین کی تحقیق سے بلا ادخال پڑھتے ہیں۔ وَاَخَذْتُمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ شامیؒ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۱۱ سوسیؒ کو ابدال اور ادغام کبیر لِلنَّاسِ کے فتح سے اور را کے اسکان سے ۱۲ خلفؒ کو عدمِ سکتہ پہ ادغام کامل سے خلادؒ کے مانند ۱۳-۱۵ ورشؒ کو نقل و ابدال تخفیف۔ رفع پانچ الفی مد اور مدبدل کی وجوہ ثلاثہ سے ۱۶ خلفؒ کو سکتہ اور ادغام کامل سے پڑھو واللہ اعلم ۱۲

ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ میں بحالتِ وقف حمزہؒ کے لئے نقل نہیں ہوگی۔ کیونکہ میم جمع پر نقل جائز نہیں۔ وصل کی طرح خلفؒ بخلاف سکتہ سے اور خلادؒ عدمِ سکتہ سے وقف کریں گے۔ تنبیہ بَعْدَ ذٰلِكَ میں ادغام نہیں ہوتا۔ اَفَغَیْرَ۔ غَیْرَ اور الْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور تیسرے کلمہ میں نقل و مد بدل جلی ہیں۔

یَبْغُوْنَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے تَبْغُوْنَ اور بصریؒ و حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَسْلَمَ مَنْ

یُرْجَعُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے تُرْجَعُوْنَ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ یعنی حفصؒ دونوں کو بغیب۔ بصریؒ پہلے کو بغیب اور دوسرے کو بخطاب اور باقی دونوں کو بخطاب پڑھتے ہیں (ک) وَنَحْنُ لَهٗ۔ اور یَبْتَغِ غَیْرَ میں بخلاف۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (ک) مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ وَاَصْلَحُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (تنبیہ) تیسیر و شاطبیہ اور اُن کے طُرق کی رُو سے اور بمذہب ازرق مِلْءُ میں نقل نہیں ہو سکتی (امالہ) جَآءَکُمْ اور وَجَآءَھُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ تَوَلّٰی اور افْتَدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوْسٰی اور عِیْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ... ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَالنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ۹ ۱۷

الْبِرَّ میں ورشؒ کی ترقیق شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اَنْ تُنَزِّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان

اور زا کی تخفیف سے اَنۡ تُنۡزِلَ۔ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ فَأْتُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (تنبیہ) اُلۡكَذِبَ مِنۡۢ میں ادغام نہیں ہوتا (ک)، مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ

حِجُّ الۡبَيۡتِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ (بلغتِ حجاز وغیرہ) حا کے فتح سے حَجُّ الۡبَيۡتِ اور باقی (بلغت نجد) کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ شُهَدَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزاء کرکے قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ)... التَّوۡرٰىةُ اور بِالتَّوۡرٰىةِ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ اِفۡتَرٰى میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ۔ وَهُدًى میں بشرطِ وقف اور تُتۡلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور كٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

وَلَا تَفَرَّقُوۡا کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے بمد لازم اور باقی تاء مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وَيَاۡمُرُوۡنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک)... الۡعَذَابَ بِمَا۔ اور رَحۡمَةِ اللّٰهِ هُمۡ۔ اور يُرِيۡدُ ظُلۡمًا۔ (تنبیہ) وُجُوۡهُهُمۡ۔ میں ادغام نہیں ہو سکتا۔ فِي الۡاَرۡضِ۔ اور الۡاُمُوۡرُ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔

تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرۡجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول)

ف حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ ۱۲ اط۔

پڑھتے ہیں۔ (امالہ) تُقٰتِہٖ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور جَآءَهُمُ میں ابنِ ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) شَفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

خَيْرٍ۔ خَيْرًا۔ الْخَيْرَاتِ۔ صِرٌّ۔ اور تَصْبِرُوا میں ورشؒ کی ترقیق یَاْمُرُوْنَ۔ وَتُؤْمِنُوْنَ (دوجگہ) الْمُؤْمِنُوْنَ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ وَيَاْمُرُوْنَ اور لَا يَاْلُوْنَكُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ۔ اور عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ میں بصریؒ کیلئے ھا اور میم دونوں کا کسرہ۔ حمزہؒ وکسائیؒ کے لئے دونوں کا ضمہ۔ اور باقی کے واسطے ھا کا کسرہ اور میم کا ضمہ ظاہر ہے (ک) الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ۔ الْاَنْبِيَآءَ کو مدنیؒ با کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے۔ اور باقی یاءِ تحتانیہ مخففہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ سَوَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

وَمَا يَفْعَلُوْا اور فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ دونوں افعال کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔[1]

---

[1] بصریؒ کے لئے علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ نے انکو بخطاب بیان کیا ہے اور ہمارے یہاں اسی طرح ماخوذ ہے۔ لیکن بصریؒ سے بغیب بھی صحیح ہے۔ چنانچہ نہروانیؒ اور بکرؒ بن شاذان زیدؒ سے۔ وہ ابن فرحؒ سے وہ دوریؒ سے۔ اور عبدالوارثؒ وعباسؒ خود امام ابوعمروؒ سے۔ اور نقاشؒ... بذریعہ ابوالحارثؒ سوسیؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ مہدویؒ نے امام ابن مجاہدؒ اور ابوالزعراءؒ کے طریقہ سے دوریؒ سے خطاب و غیب میں تخییر روایت کی ہے۔ اور یہی یزیدیؒ کے اکثر تلامذہ کا مقولہ ہے۔ اور وہ امام ابوعمروؒ سے نصًّا روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے "میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں نے اس کو با لتا پڑھا ہے یا بالیاء"۔ مگر ابوحمدونؒ اور ابوعبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ "امام ابوعمروؒ تا کو مختار سمجھتے تھے"۔ محققؒ کہتے ہیں "مشرقی اور مغربی طریقوں کی رو سے ابوعمروؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ اور ہم نے دونوں ذرائع سے دونوں وجوہ پڑھی ہیں۔ مگر خطاب اکثر اور زیادہ مشہور...... اور جمہور کا مسلک ہے" واللہ اعلم۔ ۱۲ ع ۵ حرمیؒ شامیؒ عاصمؒ۔ ۱۲ ط۔

شامیؒ۔ اور ابوبکرؒ تاء خطاب سے **وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ**
اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و ادغام ظاہر ہیں (ک) کَمَثَلِ رِيْحٍ۔ ظَلَمُوْٓا اور وَمَا
ظَلَمَهُمُ۔ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ فَاَهْلَكَتْهُ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل اور
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور تحقیق کے ساتھ عدمِ
سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔

هٰٓاَنْتُمْ کو قالونؒ اور بصریؒ ھا کے بعد الف کے اثبات اور ہمزہ
کی تسہیل سے بمد و قصر (سوسیؒ صرف بقصر) ورشؒ الف کے بغیر تسہیل سے۔
نیز ابدال سے بمد لازم، قنبلؒ الف کے بغیر ہمزہ محققہ سے۔ اور باقی الف
کے اثبات اور ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ تَسُؤْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے البتہ
وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔

لَا يَضُرُّكُمْ کو حرمیؒ اور بصریؒ (جوابِ شرط ہونے کی بنا پر) ضاد کے
کسرہ اور راء مخففہ کے جزم سے **لَا يَضِرْكُمْ** اور باقی ضاد اور راء مشدّدہ دونوں
کے ضمہ[1] سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ۔ اَذًى میں
وقفاً حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمَسْكَنَةُ میں کسائیؒ۔ وَيُسَارِعُوْنَ
میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور الدُّنْيَا
ع ۱۲ ۲ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

---

[1] يَضُرُّ اصل میں يَضْرُرُ تھا تخفیفاً را کا ضمہ ضاد پر نقل کر کے را کا را میں ادغام کر دیا۔ اور يَضِرْ
اصل میں يَضْيِرْ تھا یا کا کسرہ ضاد پر نقل کر کے یا کو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا۔ ۱۲

ف بزیؒ شامیؒ عاصمؒ حمزہؒ و کسائیؒ ۱۲ ط۔ [2] اور اس قراءۃ پر را کا ضمہ بمناسبتِ ضمۂ ضاد ہے۔ ۱۲ ط۔

اَلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور وَیَاْتُوْکُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ اِذْ تَّقُوْلُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

مُنْزَلِیْنَ کو شامیؒ نون کے فتح اور زا کی تشدید سے مُنَزَّلِیْنَ اور باقی نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اور زا کے فتح پر اجماع ہے۔ تَصْبِرُوْا۔ اور یَغْفِرُ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

مُسَوِّمِیْنَ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے فتح سے مُسَوَّمِیْنَ (اسم مفعول) اور[1] باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ خَآئِبِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ شَیْءٌ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لیئے ھا کا ضمہ اور فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) یَغْفِرْ لِّمَنْ اور وَیُعَذِّبُ مَّنْ۔ یَّشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (امالہ) اَذِلَّةٌ میں کسائیؒ۔ بَلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور بُشْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۳/۴

لَا تَاْکُلُوْا اور مُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے۔

مُضٰعَفَةً کو مکیؒ اور شامیؒ الف کو ساقط کر کے عین مشددہ سے مُضَعَّفَةً اور باقی[2] الف کے اثبات اور عین مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ رسماً حذف و اثبات الف میں اختلاف تھا۔ (ک) وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ

[1] مکیؒ۔ بصریؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ ط [2] مدنیؒ۔ بصریؒ۔ کوفیؒ۔ ۱۲ ط

وَسَارِعُوْٓا کو مدنیؒ اور شامیؒ (بر بناء استیناف) واو عاطفہ کے حذف سے سَارِعُوْٓا اور باقی (وَاَطِیْعُوا پر عطف کر کے) واو عاطفہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ امام اور مدنی وشامی مصاحف میں واو کے بغیر اور دیگر مصاحف میں بواو مرسوم تھا۔ ورشؒ کے لئے مَغْفِرَۃٍ یَغْفِرُ۔ وَلَمْ یُصِرُّوْا۔ مَغْفِرَۃٌ اور فَسِیْرُوْا میں ترقیق۔ اور ظَلَمُوْٓا میں تغلیظ ظاہر ہے۔

قَرْحٌ کو (دونوں جگہ) ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ سے قُرْحٌ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ شُھَدَآءَ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کیلئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں۔ چونکہ یہاں روم جائز نہیں اسلئے تسہیل کی دونوں وجوہ نہیں پڑھ سکتے۔ کُنْتُمْ تَّمَنَّوْنَ کو بزیؒ وصلاً صلہ کے باوجود بخلاف تاء مشدّدہ سے پڑھتے ہیں۔ تشدید ضعیف اور خلاف طریقہ تخفیف قوی اور مطابق طریقہ ہے۔ (امالہ) الرِّبٰوٓا میں حمزہؒ اور کسائیؒ مُضٰعَفَۃً میں کسائیؒ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ اور اَلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَسَارِعُوْٓا میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ النَّاسِ (میں ۲ جگہ) اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور وَھُدًی میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۱۴ ع ۵ شَیْئًا میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وادغام جلی ہیں۔ مُّؤَجَّلًا میں ورشؒ اور وقفاً حمزہؒ واو مفتوحہ سے ابدال اور یُّرِدْ ثَوَابَ میں (۲ جگہ) بصریؒ۔ شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

...... نُؤْتِهٖ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
نُؤْتِهٖ کو (دونوں جگہ) بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ ہا کے اسکان سے نُؤْتِهْ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ ہا کے کسرۂ محض سے **نُؤْتِهِ** اور باقی صلہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ کیلئے الْاٰخِرَةِ میں (دونوں جگہ) نقل، مدّبدل اور ترقیق۔ اور وَاِسْرَافَنَا میں ترقیق جلی ہے۔
وَكَاَيِّنْ کو مکیؒ کاف کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر **وَكَآئِنْ** اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور اس کے بعد یاءِ مشدّدہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اس کلمہ میں تنوین (باجماعِ مصاحف) بشکل نون مرسوم تھی مِنْ نَّبِيٍّ ءٍ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ سے بمد واجب۔ اور باقی یاءِ مشدّدہ سے۔ ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
قٰتَلَ مَعَهٗ کو حرمیؒ اور بصریؒ قاف کے ضمہ۔ اور تا کے کسرہ سے الف کے بغیر قُتِلَ (ماضی مجہول از قتل) اور باقی[۲] قاف کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور تا کے فتح سے (ماضی معروف از قتال) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ اغْفِرْ لَّنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْاٰخِرَةِ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (امالہ) الدُّنْيَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ

---

[۱] ورشؒ۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ حفصؒ۔ کسائیؒ۔ ۱۲ ط [۲] شامیؒ۔ عاصمؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ۔ ۱۲ ط

تقلیل۔ فَاٰتٰهُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور الْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۵ ع ۶

وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور خَيْرُ۔ الْاٰخِرَةَ خَيْرٌ اور غَيْرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

الرُّعْبَ کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں (ک) الرُّعْبَ بِمَا۔ لَمْ يُنَزِّلْ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے لَمْ يُنْزِلْ۔ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَمَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ کا اور وَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ۔ اور اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ اور اِذْ تُصْعِدُوْنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) صَدَقَكُمُ۔ بِاِذْنِهٖ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ اور الْاٰخِرَةَ میں ورشؒ کی نقل و مد بدل (اور ترقیق) اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ جلی ہیں (ک) الْاٰخِرَةَ ثُمَّ

يَغْشٰى کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء تانیث سے تَغْشٰى اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ اور شَيْءٌ میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل وادغام (اول میں بسکون وروم (اور ثانی میں بسکون وروم واشمام) جلی ہیں۔

كُلَّهٗ (لِلّٰهِ) کو بصریؒ (ابتدا مان کر) لام کے رفع سے كُلُّهٗ اور باقی نصب سے۔ بُيُوْتِكُمْ کو قالونؒ۔ مکیؒ، شامیؒ، ابوبکرؒ، حمزہؒ اور

ے الْمُؤْمِنِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی شرکت نہیں ہے۔ ۱۲ ط

کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے اور عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ کو بصریؒ
ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور
باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) مَوْلٰكُمْ۔ وَمَاْوٰهُمْ
اور مَثْوٰی (الظّٰلِمِیْنَ) میں بشرطِ وقف تَغْشٰی اور الْتَقَی (الْجَمْعٰنِ)
میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَرٰىكُمْ اور اُخْرٰىكُمْ
میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔

الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔
الْاٰخِرَۃ اور الْجَاهِلِیَّةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ تنبیہ عَفَا واوی ہے
اُس میں امالہ نہیں ہوتا۔ اور مَثْوٰی۔ مَوْلٰی اور مَاْوٰی مفعل ہیں انمیں
بصریؒ کے لیے تقلیل نہیں ہے۔ ع ۱۶

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے۔
یَعْمَلُوْنَ [1] اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

مُتُّمْ کو (دونوں جگہ) مدنیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ میم کے کسرہ سے مِتُّمْ [2]
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ حفصؒ نے انہیں دونوں جگہ ضمہ
پڑھا ہے (جلد ا ص ۹۵)۔ ان کے علاوہ ہر جگہ کسرہ والوں کے ساتھ ہیں۔ لَمَغْفِرَۃٌ وَّ
خَیْرٌ۔ بَصِیْرٌ۔ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ اور یَسْتَبْشِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق
بیّن ہے۔

مِمَّا یَجْمَعُوْنَ ٥ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَجْمَعُوْنَ ٥ اور حفصؒ یاء غیب سے پڑھتے

[1] مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ط [2] مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ۔ ۱۲ط

ہیں ۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔
فِی الْاَمْرِ ۔ اور لِلْاِیْمَانِ میں ورشؒ کی نقل وغیرہ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں ۔ یَنْصُرْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ کو بصریؒ را کے اسکان سے ... یَنْصُرْكُمْ ۔ نیز دوریؒ ضمۂ را کے اختلاس سے اور باقی ضمۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) اسی آیت کے پہلے کلمہ اِنْ یَّنْصُرْكُمْ کی را حرفِ شرط کی وجہ سے باجماع مجزوم ہے ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ یَاْتِ وَ بِئْسَ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں (تین جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ لِنَبِیٍّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشدّدہ سے ہمزہ ومد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
اَنْ يَّغُلَّ کو مدنیؒ شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے ضمہ اور غین کے فتح سے اَنْ یُّغَلَّ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور غین کے ضمہ سے معروف پڑھتے ہیں ۔ (ک) الْقِيٰمَةِ ثُمَّ ۔ لَا يُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے ۔ رِضْوَانَ اللّٰهِ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔ وَمَاْوٰىهُ میں سوسیؒ کا ابدال عَلَيْهِمْ میں (دونوں جگہ) حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ جلی ہے (ک) مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
(ک) الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۔ وَقِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔ (ک) وَقِيْلَ لَهُمْ اور اَعْلَمُ بِمَا ۔
مَا قُتِلُوْا کو ہشامؒ تاء کی تشدید سے قُتِّلُوْا اور باقی تخفیف

لہ مَا قُتِلُوْا ۔ کو داجونیؒ بجمیع طرق بلا خلاف (باقی برصفحہ آئندہ)

سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اس رکوع کے شروع میں مَامَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا
میں تا کی تخفیف پر ناقلین کا اجماع ہے۔ علامہ ابن وجیہ واسطیؒ وغیرہ
نے اسمیں جو خلاف بیان کیا ہے۔ وہ سہو اور خطا ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ کو ہشامؒ بخلاف یاءِ غیب سے وَلَا
يَحْسَبَنَّ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ
ہے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ حسبِ قاعدہ سین کے کسرہ سے اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ قُتِلُوْا کو شامیؒ تا کی تشدید سے قُتِّلُوْا اور باقی...
تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ تینوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ ظاہر
ہے۔ وَاَنَّ اللّٰهَ کو کسائیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے وَاِنَّ
اللّٰهَ اور باقی (بِنِعْمَةٍ پر عطف کر کے) ہمزہ کے فتح سے پڑھتے ہیں
(امالہ) غُزًّى میں بشرط وقف۔ تُوَفّٰى۔ وَمَاْوٰىهُ۔ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ) میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور حلوانیؒ بطریقِ ابن عبدانؒ ہشامؒ سے صرف بتشدید روایت کرتے ہیں جملہ اہلِ مغرب کی یہی روایت ہے اور اہل مشرق نے حلوانیؒ سے تخفیف بھی روایت کی ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "ہم نے بذریعہ احمد بن سلیمان اور ہبۃ اللہ۔ ابن شنبوذ اور ازرق جمال کے طریقہ پر حلوانی کے لئے تخفیف پڑھی ہے" ہمارا طریقہ ابن عبدانؒ سے ہے اور ان سے فقط تشدید ماخوذ ہے یہی تیسیر و شاطبیہ میں ہے۔ ۱۲

لہ وَلَا تَحْسَبَنَّ کو اہلِ عراق بہر دو طرق ہشامؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں مگر حلوانیؒ کے مغربی اور مصری رُواۃ کے درمیان اختلاف ہے ازرق جمالؒ نے تو بغیب روایت کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے انکے طریقہ کی بنا پر۔ اور شیخ ابوالفتحؒ سے بطریقہ ذیل یعنی شیخ موصوف نے امام عبدالباقیؒ سے۔ اُنہوں نے امام ابوالحسن علی بن محمد مقریؒ سے انہوں نے امام ابوالقاسم مسلمؒ بن امام عبیداللہؒ بن محمدؒ سے اُنہوں نے اپنے والد موصوف سے اور اُنہوں نے حلوانی سے بغیب پڑھا ہے۔ یہی ہشامؒ سے ابراہیم بن عباد کی روایت ہے۔ اور ابن عبدانؒ حلوانیؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بشرط وقف اور اَنْتُھُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
الْقِیٰمَةِ اور وَالْحِکْمَةَ میں کسائیؒ۔ اور اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۷ | ۸

الْقَرْحُ کو ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ سے اَلْقُرْحُ اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَھُمْ۔ قَدْ جَمَعُوْا میں بصریؒ۔
ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں رِضْوَانَ اللّٰہِ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ
سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اَوْلِیَآءَہٗ میں حمزہؒ وقفاً مدوقصر کے
ساتھ تسہیل اور وَخَافُوْنِ یْ میں بصریؒ وصلاً اثباتِ یا کرتے ہیں۔
مُؤْمِنِیْنَ۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ اور تُؤْمِنُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
وَلَا یَحْزُنْكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے وَلَا
یُحْزِنْكَ۔ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ شَیْئًا
میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وادغام جلد ۱ ص ۲۹۸
ظاہر ہیں (ک) اَلَّا یَجْعَلَ لَھُمْ۔ فِی الْاٰخِرَةِ اور وَالْاَرْضِ میں
ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ اور عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ
کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ابوالفتحؒ سے بطریق سامریؒ وابن عبدانؒ وغیرہ۔ اور امام ابوالحسنؒ
سے ان کے والد ماجد امام ابن غلبونؒ کے طریقہ پر بخطاب پڑھا ہے۔ ہادی، ہدایہ، کافی، عنوان، ارشاد۔
اور تذکرہ میں بخطاب مروی ہے اور علامہ نے تیسیر میں بغیب بیان کیا ہے۔ شاطبیہ میں دونوں
وجوہ درج ہیں اور دونوں صحیح وماخوذ اور معمول بہا ہیں۔ ۱۲۔

يَبْخَلُوْنَ حمزہؒ دونوں کو تاءِ خطاب سے وَلَا تَحْسَبَنَّ اور باقی یاءِ
غیب سے۔ حرمیؒ، بصریؒ اور کسائیؒ دونوں کو سین کے کسرہ سے اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ خَيْرٌ۔ خَيْرًا اور مِيْرَاثُ میں ورشؒ کی ترقیق
ظاہر ہے۔ لِاَنْفُسِهِمْ میں حمزہؒ وقفًا یاءِ مفتوحہ سے ابدال بخلاف کرتے
ہیں۔

حَتّٰى يَمِيْزَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ مضارع کے ضمہ، میم کے فتح
اور یاءِ مشدّدہ مکسورہ سے يُمَيِّزَ اور باقی یا کے فتح، میم کے کسرہ اور
یاءِ ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ يَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ
وقفی جلی ہیں (ک)، مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ کو مکیؒ اور بصریؒ یاءِ غیب سے ...
يَعْمَلُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) فَزَادَهُمْ
میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ يُسَارِعُوْنَ میں کسائیؒ کے دوریؒ ....
اٰتٰهُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل الْاٰخِرَةِ۔ اور ...
الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَخَافُوْنِ امر ہے بایں
بناء حمزہؒ کے لئے اس کا امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۱۸ ع ۹

لَقَدْ سَمِعَ اور قَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ، ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں فَقِيْرٌ۔ كَثِيْرًا اور تَصْبِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق
اور اَغْنِيَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ حمزہؒ سَيُكْتَبُ کو یاءِ غیب مضمومہ

اور تا کے فتح سے (بصیغۂ غائب مجہول) اور وَقَتْلُهُمْ کو لام کے رفع سے۔ یعنی سَيُكْتَبُ مَا قَالُوا وَقَتْلُهُمْ اور باقی فعل کو نون عظمت مفتوحہ اور تا کے ضمہ سے (متکلم معلوم) اور قَتْلَ کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) سَنَكْتُبُ مَا میں ادغام نہیں ہوتا۔ الْاَنْبِيَاءَ کو مدنیؒ باء موحدہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے۔ اور باقی یاء مفتوحہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ وَنَقُولُ کو حمزہؒ یاء غیب سے وَيَقُولُ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ بِظَلَّامٍ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ نُؤْمِنَ۔ يَاْتِيَنَا۔ تَاْكُلُهُ اور فَبِئْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ ہشامؒ دونوں کو اور ابن ذکوانؒ صرف پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے اثبات[1] سے یعنی ہشامؒ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ اور ابن ذکوانؒ وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ اور باقی دونوں کو با کے بغیر

---

[1] پہلے کلمہ میں امام ابن عامرؒ کے تمام رُوات وطُرق کا با کے اثبات پر اجماع۔ اور دوسرے میں اختلاف ہے۔ حلوانیؒ کے تمام طُرق سے دونوں جگہ اثبات مروی ہے۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتحؒ سے بطریق سامریؒ وابن عبدانؒ۔ اور امام ابوالحسنؒ سے ان کے طرق پر دونوں کو باثبات پڑھا ہے خود فرماتے ہیں "مجھ سے شیخ ابوالفتحؒ نے۔ ان سے امام عبدالباقیؒ نے بیان کیا کہ "حلوانیؒ کو دوسرے کلمہ میں شک ہوا جس کو انھوں نے ہشامؒ سے تحریرًا دریافت کیا۔ ممدوح نے بجواب رقم فرمایا کہ " با دونوں جگہ ثابت ہے" داجونیؒ سے بھی ہبۃ اللہؒ دونوں جگہ اثباتِ با روایت کرتے ہیں۔ اور دیگر طُرق میں داجونیؒ سے پہلے کلمہ میں اثبات اور دوسرے میں حذف مروی ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میرے نزدیک ہشامؒ سے دونوں جگہ اثبات اصح ہے" محققؒ کہتے ہیں "میرے علم میں بھی ہشامؒ سے دونوں جگہ اثبات اصح ہے اور اگر دوسرے کلمہ میں میری کتاب کے بعض طرق سے حذف مروی نہ ہوتا تو میں اس کو ہرگز بیان نہ کرتا۔ اور دانیؒ کی طرح صرف اثبات درج کرتا" حافظ ابوالعلاء ہمدانیؒ نے بھی دونوں جگہ صرف اثبات بیان کیا ہے۔ ۱۲

پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں دونوں[1] جگہ اور مصحف حمص میں پہلے کلمہ میں بامرسوم تھی۔ اور باقی پانچوں مصاحف میں دونوں جگہ با نہ تھی اور ان سے قبل بِالْبَيِّنٰتِ کے باللا لکھنے اور پڑھنے پر اجماع ہے (ک) زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ۔ تنبیہ۔ امام ابو عمروؒ نے حا کا عین میں ادغام صرف اسی جگہ کیا ہے اور کہیں نہیں۔ (ک) الْغُرُوْرِ لَتُبْلَوُنَّ۔ وَاَنْفُسِكُمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل الْاُمُوْرِ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔

لَتُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ مکی۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ دونوں کو یاءِ غیب سے لَيُبَيِّنُنَّهٗ اور وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاءِ غیب سے لَا يَحْسَبَنَّ اور کوفیؒ تاءِ خطاب سے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں نتیجہ ظاہر ہے۔

[1] امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں کہ "ہشام بن عمارؒ ایوب بن تمیمؒ سے وہ یحییٰ بن حارث ذماریؒ سے وہ امام ابن عامرؒ سے ح نیز ہشامؒ سوید بن عبد العزیزؒ سے وہ حسن بن عمرانؒ سے وہ عطیہ بن قیسؒ سے وہ حضرت ام الدرداءؓ سے وہ اپنے شوہر حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت کرتی ہیں کہ "مصاحف شام میں سورۂ آل عمران میں جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ تینوں کلمات باللا مرسوم تھے"۔ امام ابو حاتم سہل بن محمد سجستانیؒ کہتے ہیں کہ "مصحف حمص میں جو حضرت عثمانؓ نے وہاں بھیجا تھا وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ باللا مرسوم تھے"۔ محققؒ کہتے ہیں "میں نے بھی جامع اموی دمشق میں شامی مصحف میں ان کو اسی طرح دیکھا ہے" ۱۲

فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کو مکی اور بصری یاءِ غیب۔ سین کے کسرہ اور باء
موحدہ کے ضمہ سے فَلَا یَحْسِبُنَّهُمْ (جمع غائب)۔ مدنی اور کسائی
تاءِ خطاب سین کے کسرہ اور باءِ موحدہ کے فتح سے فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ...
(واحد حاضر) اور باقی بھی اسی طرح مگر سین کے فتح سے پڑھتے ہیں[1]۔ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلف کا
سکتہ۔ اور شَیْءٍ میں ورش کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور
خلف کا سکتہ جلی ہے۔ (امالہ) جَآءَکُمْ۔ اور جَآءُوْ میں ابن ذکوان و حمزہ
اَلْقِیٰمَةِ میں کسائی۔ النَّارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ الدُّنْیَا
میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اَذًی میں بشرطِ وقف
۱۹ ع ۱۰ حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اور لِلنَّاسِ میں دوری امالہ کرتے
ہیں۔ (تنبیہ) فَازَ افعال ممال میں سے نہیں ہے۔ ع

(ک) وَالنَّهَارُ لَاٰیٰتٍ۔ الْاَلْبَابِ۔ وَالْاَرْضِ (دو جگہ) الْاَبْرَارِ۔
الْاَنْهٰرُ اور لِلْاَبْرَارِ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ جلی
ہیں۔ (ک) النَّارُ رَبَّنَا۔ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ۔ مِنْ اَنْصَارٍ اور اَوْ اُنْثٰی میں
ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلف کا سکتہ۔

---

[1] دو کلمات یعنی لَا تَحْسَبَنَّ اور فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں ہیں ۱۔ مکی اور بصری دونوں کو یاءِ غیب اور سین کے کسرہ سے پہلے کو با کے فتح اور دوسرے کو با کے ضمہ سے ۲۔ عاصم و حمزہ دونوں کو تاءِ خطاب اور سین و با کے فتح سے ۳۔ کسائی بھی اسی طرح مگر سین کے کسرہ سے ۴۔ مدنی پہلے کو یاءِ غیب اور دوسرے کو تاءِ خطاب سے اور دونوں کو سین کے کسرہ اور با کے فتح سے ۵۔ شامی بھی اسی طرح مگر سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ ۱۲

فَاٰمَنَّا میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل بین ہے۔ فَاغْفِرْلَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) الْاَبْرَارِ رَبَّنَا۔ اور لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ

وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا حمزہؒ وکسائیؒ فعل مجہول کو مقدم اور معروف کو مؤخر کر کے (یعنی پہلے کو قاف کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے الف کے بغیر اور دوسرے کو قاف و تا کے فتح اور قاف کے بعد الف کے اثبات سے) وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا اور باقی فعل معروف کو مقدم اور مجہول کو مؤخر کر کے۔ اور مکیؒ و شامیؒ دوسرے فعل کو تا کی تشدید سے وَقُتِّلُوْا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے لَاُكَفِّرَنَّ۔ خَيْرٌ۔ اِصْبِرُوْا اور صَابِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق۔ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ کا ابدال۔ وَبِئْسَ اور يُؤْمِنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) وَالنَّهَارِ۔ النَّارِ۔ اَنْصَارٍ اور دِيَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْاَبْرَارِ اور لِلْاَبْرَارِ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ … الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ اُنْثٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور مَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف … تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ہیں ۱ وَجْهِيَ لِلّٰهِ مدنیؒ شامیؒ اور حفصؒ ۲ مِنِّيْ اِنَّكَ اور ۳ لِيْ اٰيَةً میں مدنیؒ اور بصریؒ

۱۷ وَاِنِّیٓ اُعِیْذُھَا اور ۵۲ اَنْصَارِیْٓ اِلَی میں مدنی اور ۶ اِنِّیٓ اَخْلُقُ میں حرمی وبصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ دو ہیں ۱۔ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ی مدنی اور بصری وصلاً ۲۔ اور وَخَافُوْنِ ی میں بصری وصلاً اثباتِ یا کرتے ہیں۔ اور اس میں ادغام کبیر اکیاون ہیں۔ (مثلین کے ۲۵۔ اور متقاربین کے ۲۶) اور صغیر جائز مختلف فیہ سترہ ہیں۔

(الرسوم) مِنْھُمْ تُقٰىةً اجماعاً بالیاء۔ اور حَقَّ تُقٰتِهٖ مصاحفِ عراق میں یا کے بغیر مرسوم تھا۔ علامہ دانی کہتے ہیں کہ "میں نے اس کو بعض مصاحف میں الف سے (تُقَاتِهٖ) اور بعض میں الف کے بغیر دیکھا ہے۔ اَفَائِنْ کا ہمزہ مبتدئہ بصورت یا اور اُس سے قبل الف زائدہ لکھا ہوا تھا۔ لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ میں لام تاکید کے بعد بعض مصاحف میں دو الف لکھے تھے۔ (جن میں سے ایک شکل ہمزہ اور ایک زائدہ تھا) اور اکثر مصاحف میں ایک الف تھا جو شکلِ ہمزہ ہے۔"

سُورۂ نساء باجماع مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں حجازی اور بصری ۱۷۵ کوفی ۱۷۶ اور شامی ۱۷۷ ہیں۔ ایک سو چھتر جگہ اجماع اور دو جگہ اختلاف ہے ۱۔ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ پر کوفی اور شامی ۲۔ اور فَیُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا پر (جو سورۃ کے اخیر رکوع میں ہے) شامی آیت ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا سے وَنِسَآءً تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بائیس ہیں۔ قالون مع مکی چالیس۔ ورش بیالیس (بسم اللّٰہ

۱۔ ترتیب قراءت ۱-۳ قالون کے لئے منفصل کے قصر - صلہ اور تُفْلِحُوْنَ کے طول پر الرَّحِیْمِ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

پر ۳۰ - ترک پر ۱۲) دوریؒ آٹھ ۸ - سوسیؒ اور شامیؒ چار ۴ - عاصمؒ اور کسائیؒ ... دس ۱۰ - دس ۱۰ - خلفؒ اور خلادؒ دو ۲ - دو ۲ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) خَلَقَكُمْ - كَثِيْرًا - كَبِيْرًا - إِسْرَافًا - فَقِيْرًا اور سَعِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے - وَّنِسَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ .. تسہیل کرتے ہیں -

تَسَّآءَلُوْنَ کو حرمیؒ - بصریؒ اور شامیؒ سین کی تشدید سے تَسَّآءَلُوْنَ اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں -

وَالْاَرْحَامَ کو حمزہؒ (ضمیر مجرور پر عطف کر کے) میم کے خفض سے وَالْاَرْحَامِ اور باقی (اسم جلالہ پر عطف کر کے) نصب سے پڑھتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کا طول پھر روم اور پھر وصل اور ان میں سے ہر ایک پر وَنِسَآءً میں سین کا مد واجب اور ہمزہ پر صرف قصر - پھر ۴-۶ تُفْلِحُوْنَ کے توسط پر اسی طرح الرَّحِیْم کا توسط و روم و وصل اور پھر ۷-۹ قصر پر قصر و روم و وصل اور پھر ۱۰ وصل کل پڑھو مکیؒ مندرج ہو گئے - قالونؒ کے لئے بے صلہ پر ہی دس ۱۰ وجوہ پڑھ کر ۱-۳ دوریؒ کے لئے سکتہ پر تُفْلِحُوْنَ کی وجوہ ثلاثہ اور ۴ وصل پڑھو - اور ہر وجہ میں سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹاؤ - اب قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کی اسی طرح دس ۱۰ دس ۱۰ وجوہ پڑھ کر - دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو - ۱-۱۴ ورشؒ کے لئے منفصل کے پانچ الفی مد - ترقیق را - مد بدل کے طول کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند دس ۱۰ اور ترک پر دوریؒ کی طرح چار ۴ وجوہ پھر ۱۵-۲۸ مد بدل کے توسط پر اور پھر ۲۹-۴۲ قصر پر اسی طرح چودہ چودہ وجوہ پڑھو - ۱-۲ خلفؒ کے لئے را کی تفخیم وصل اور ادغام کامل پر وَنِسَآءً میں تسہیل کے ساتھ (متصل کا) مد و قصر - پھر ۱-۲ خلادؒ کے لئے ادغام ناقص سے یہی دونوں وجوہ پڑھو - شامیؒ کے لئے ۳ الفی مد سے دوریؒ کے مانند سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھ کر کسائیؒ کیلئے قالونؒ کی طرح دس ۱۰ وجوہ اور پھر عاصمؒ کے لئے چار الفی مد سے یہی دس ۱۰ وجوہ پڑھو - اہل ضرب یہاں ۱۹۲ وجوہ بتاتے

ہیں۔ وَالْاَرْحَامَ۔ اور وَالْاَقْرَبُوْنَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل و سکتہ۔ وَلَا تَاْكُلُوْا۔ وَلَا تُؤْتُوْا۔ وَلَا تَاْكُلُوْهَا۔ فَلْيَاْكُلْ
اور يَاْكُلُوْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا
سکتہ۔ اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا میں
حمزہؒ وقفاً ابدال کے بعد صرف ادغام کرتے ہیں۔ یہاں یہی قیاسی
اور یہی رسمی وجہ ہے۔ نقل جائز نہیں۔ السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ کو قالونؒ
بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔۔۔ اور ورشؒ
و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد
لازم پڑھتے ہیں۔

قِيٰمًا کو مدنیؒ اور شامیؒ الف کے حذف سے **قِيَمًا** اور باقی
یا کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں (دو جگہ)
اور عَلَيْهِمْ میں (بھی دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے....
(ک) بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا

وَسَيَصْلَوْنَ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ سے
وَسَيُصْلَوْنَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔
ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (امالہ) الْيَتٰمٰى میں (چار جگہ) وَالْيَتٰمٰى۔
مَثْنٰى۔ اَدْنٰى اور وَكَفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

تقلیل۔ طَابَ اور خَافُوا میں حمزہؒ۔ نِحْلَۃً میں کسائیؒ اور اَلْقُرْبیٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور ضِعٰفًا میں خلادؒ بخلاف اور خلفؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۲

الْاُنْثَیَیْنِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

کَانَتْ وَاحِدَۃً کو مدنیؒ (کَانَ تامہ مان کر) تاکے رفع سے ... وَاحِدَۃٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل فَوَاحِدَۃً کے نصب پر قرّاء سبعہ کا اتفاق ہے۔

فَلِاُمِّہٖ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ سے فَلِاِمِّہٖ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

یُّوْصِیْ بِھَا کو (اوّل جگہ) مکیؒ۔ شامیؒ۔ اور ابوبکرؒ صاد کے فتح اور الف مبدلہ سے یُّوْصٰی (مجہول) اور باقی صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ وَاَبْنَآؤُکُمْ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور تسہیل کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی بمد وقصر تسہیل کرتے ہیں۔

یُّوْصٰی بِھَآ کو (آخری جگہ پر) مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ صاد کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے یُّوْصِیْ (معروف) اور باقی صاد کے فتح اور الف مبدلہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں ۱۔ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کو معروف ۲۔ مکیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ دونوں کو مجہول۔ اور

۳ حفص پہلے کو معروف اور دوسرے کو مجہول پڑھتے ہیں۔ غیرؔ
میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

یُدْخِلْهُ کو (دونوں جگہ) مدنیؒ اور شامیؒ نون عظمت سے
نُدْخِلْهُ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۴

یَأْتِیْنَ (دو جگہ) یَأْتِیٰنِهَا۔ فَلَا تَأْخُذُوْا۔ أَتَأْخُذُوْنَهُ اور
تَأْخُذُوْنَهُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ الْبُیُوْتِ کو قالونؒ۔
مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔

وَالَّذٰنِ کو مکیؒ نون مشدّدہ سے بمد لازم وَالَّذٰنِّ اور باقی
نون مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

فَاٰذُوْهُمَا میں ورشؒ کا مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی بخلاف
تسہیل۔ وَاَصْلَحَا میں ورشؒ کی تغلیظ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کیلئے
ھا کا ضمہ۔ السَّیِّاٰتِ میں ورشؒ کا مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کیلئے
یاء مفتوحہ سے ابدال۔ اَلْئٰنَ میں ورشؒ کی نقل اور ممدّ بدل اور وصلاً
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور عَذَابًا اَلِیْمًا میں ورشؒ کی
نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
(تنبیہ) لَا یَحِلُّ لَکُمْ میں ادغام کبیر نہیں ہو سکتا۔

کَرْهًا کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے ضمہ سے کُرْهًا اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔

مُبَیَّنَۃٍ کو مکیؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُبَیَّنَۃٍ.... (اسم مفعول)۔ اور باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ جلد ۱ صـ ۲۹۴ وَعَاشِرُوْهُنَّ۔ خَيْرًا اور كَثِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ۔ شَيْئًا میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ النِّسَآءِ اِلَّا کو قالونؒ اور بزّیؒ ہمزۂ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ قَدْ سَلَفَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) يَتَوَفّٰهُنَّ۔ فَعَسٰی۔ اور اَفْضٰی میں حمزہؒ

لہ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ سے شَيْئًا تک ترتیب ۱؎ قالونؒ کو صلہ کے قصر ذات الیا کے فتح اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق سے ۲؎ مکیؒ کو ہاءِ کنایہ کے صلہ سے ۳؎ قالونؒ کو صلہ کے مد سے اور پھر ۴؎ بے صلہ سے اسی طرح پڑھو۔ شامیؒ اور عاصمؒ مندرج ہو گئے ۵؎ بصریؒ کو تقلیل سے ۶؎ سوسیؒ کو ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے ۷-۸؎ خلادؒ کو امالہ محضہ اور شَيْئًا میں نقل و ادغام سے پڑھ کر ۹؎ کسائیؒ کو شَيْئًا سے لوٹاؤ۔ ۱۰-۱۱؎ خلفؒ کو عدم سکتہ پر ادغام کا مل امالہ محضہ اور شَيْئًا میں نقل و ادغام سے ۱۲؎ ورشؒ کو نقل۔ مدبدل کے قصر۔ صلہ کے مد۔ ذات الیا کے فتح۔ ہمزہ ساکنہ کے ابدال۔ اور لین کے توسط سے پھر ۱۳؎ مدبدل کے توسط۔ تقلیل اور لین کے توسط سے پھر ۱۴-۱۵؎ مدبدل کے طول ذات الیا کے فتح اور لین کے طول و توسط سے پھر ۱۶-۱۷؎ مدبدل کے طول تقلیل اور لین کے طول و توسط سے اسیطرح پڑھکر ۱۸-۱۹؎ خلفؒ کو سکتہ پر اسی طرح شَيْئًا میں نقل و ادغام سے پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب اہلِ ضرب ورشؒ کے لئے چھ وجوہ اور کہتے ہیں جو تصادم طرق کی بناء پر ناجائز ہیں۔ ۱۲

وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل مُبَیِّنَۃٍ میں کسائیؒ اور احداھُنَّ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳
مِنْ اَصْلَابِکُمْ میں ورشؒ کی نقل اور تغلیظ اور وصلاً خلفؒ کا بخلاف ۱۴
سکتہ جلی ہے۔ قَدْ سَلَفَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔

وَالْمُحْصَنٰتُ (بموقعہ اُولیٰ) میں صاد کے فتح پر اجماع ہے
کیونکہ یہاں شوہر والی عورتیں مُراد ہیں۔ النِّسَآءِ اِلَّا کو قالونؒ اور بزیؒ ہمزۂ
اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور
ورشؒ وقنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے
بمد لازم پڑھتے ہیں۔

وَاُحِلَّ لَکُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ اور حا دونوں
کے فتح سے وَاَحَلَّ (معروف) اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور حا کے
کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ تنبیہ۔ وَاَحَلَّ لَکُمْ میں ادغام کبیر
ممنوع ہے۔ غَیْرَ (دو جگہ) تَصْبِرُوْا۔ اور خَیْرٌ میں ورشؒ کی
ترقیق جلی ہے

اَلْمُحْصَنٰتِ (دو جگہ) اور مُحْصَنٰتٍ کو کسائیؒ صاد کے
کسرہ سے اَلْمُحْصِنٰتِ اور مُحْصِنٰتٍ (اسمِ فاعل) اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنٰتِ میں (دونوں جگہ) ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ۔ بِاِیْمَانِکُمْ

میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

فَاِذَآ اُحْصِنَّ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ اور صاد دونوں کے فتح سے اَحْصَنَّ (معروف) اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے (مجہول)، پڑھتے ہیں (امالہ) فَرِیْضَۃً اور الْفَرِیْضَۃِ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴

(ک) لِیُبَیِّنَ لَکُمْ۔ لَا تَاْکُلُوْٓا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے تِجَارَۃً۔ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ (کَانَ تامہ مان کر) تا کے رفع سے تِجَارَۃٌ اور کوفیؒ نصب سے پڑھتے ہیں۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ میں ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں۔ یَسِیْرًا۔ اور کَبَآئِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

مُّدْخَلًا کو مدنیؒ میم کے فتح سے مَدْخَلًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَسْـَٔلُوا اللّٰہَ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے وَسَلُوا اللّٰہَ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَالْاَقْرَبُوْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

عَقَدَتْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ عین کے بعد الف کے اثبات سے عٰقَدَتْ اور کوفیؒ الف کے بغیر پڑھتے ہیں ع ۵ ۲

(ک) لِلْغَیْبِ بِمَا ۔ اور تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ ۔ مِنْ اَمْوَالِھِمْ اور مِنْ
اَھْلِھَا اور مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ میں ورشؒ کی نقل ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل
اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ۔ ورشؒ کے لئے کَبِیْرًا ۔ اور خَبِیْرًا میں
ترقیق اور اِصْلَاحًا میں تغلیظ ۔ اور شَیْئًا میں طول و توسط ۔ اور اس
میں وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (ک) وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْبِ ۔ وَیَاْمُرُوْنَ ۔ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ اور وَیُؤْتِ میں ورشؒ و سوسیؒ
کا ابدال جلی ہے ۔

بِالْبُخْلِ کو حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ اور خاء معجمہ دونوں کے فتح
سے بِالْبَخَلِ اور باقی با کے ضمہ اور خا کے اسکان سے پڑھتے ہیں ۔
الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ۔
اور عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمّہ ظاہر ہے ۔ (ک) لَا یَظْلِمُ
مِثْقَالَ

وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً کو حرمیؒ (کان تامہ مان کر) تا کے رفع سے
حَسَنَةٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں ۔
یُضٰعِفْھَا کو مکیؒ اور شامیؒ الف کے حذف اور عین کی تشدید سے
یُضَعِّفْھَا اور باقی ضاد کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف
سے پڑھتے ہیں ۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۔
۱۔ مکیؒ تا کے رفع ۔ الف کے اسقاط اور عین کی تشدید سے حَسَنَةٌ
یُضَعِّفْھَا ۲۔ شامیؒ بھی اسی طرح مگر تا کے نصب سے حَسَنَةً
یُضَعِّفْھَا ۳۔ مدنیؒ تا کے رفع ضاد کے بعد الف کے اثبات

اور عین کی تخفیف سے حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا ۴ اور باقی بھی اسی طرح مگر تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ جِئْنَا اور وَجِئْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) الرَّسُوْلُ لَوْ

تَسَوّٰى کو مدنیؒ اور شامیؒ تا کے فتح اور سین کی تشدید سے تَسَّوّٰى حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور سین کی تخفیف سے تَسَوّٰى اور باقی تا کے ضمہ اور سین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ واو کی تشدید پر اجماع ہے۔ بِهِمُ الْاَرْضُ میں بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (امالہ) الْقُرْبٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالْيَتٰمٰى۔ اَتٰىهُمْ اور تَسَوّٰى (ورشؒ تَسَوّٰى) میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔

وَالْجَارِ میں (۲ دو جگہ) کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف

۵ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ سے اَيْمَانُكُمْ تک ترتیب ۱ قالونؒ کو عدم مد۔ فتح۔ اظہار اور عدم نقل سے پڑھو۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ اور عاصمؒ مندرج ہو گئے ۲ بصریؒ کو الْقُرْبٰى کی تقلیل سے ۳ اور سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹاؤ ۴-۵ خلادؒ کو ذوات الیا کے امالہ محضہ اور الجار کے فتح نقل اور عدم سکتہ سے پڑھو ابوالحارثؒ مندرج ہو گئے۔ ۶ کسائیؒ کے دوریؒ کو وَالْجَارِ کے امالہ سے پڑھو۔ ۷-۸ ورشؒ کے لئے شَيْئًا کے توسط اور ذوات الیا کے فتح پر وَالْجَارِ کا فتح اور تقلیل اور نقل ۹-۱۰ پھر ذوات الیا کی تقلیل پر وَالْجَارِ کی تقلیل اور فتح ۱۱-۱۲ پھر شَيْئًا کے طول پر اسی طرح چاروں وجوہ پڑھ کر ۱۵-۱۷ خلفؒ کے لئے سکتہ۔ ادغام کامل۔ ذوات الیا کے امالہ محضہ اور وَالْجَارِ کے فتح پر ساکن منفصل میں نقل۔ سکتہ اور عدم سکتہ پڑھو۔ ۱۸-۱۹ خلادؒ کو ادغام ناقص سے اسی طرح پڑھو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ۱۲

تقلیل - لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل - النّاس میں دوریؒ اور ذُرِّیَّۃٍ میں کسائیؒ بخلاف[1] امالہ کرتے ہیں - (تنبیہ) وَالْجَارِ میں ہمارے طُرق سے بصریؒ کے لئے صرف فتح - اور ورشؒ کیلئے تقلیل بخلاف ہے - اور ذوات الیا کی ہر وجہ پر ان کے لئے اس کی دونوں وجوہ جائز ہیں - عام طور پر شیوخ کا معمول تقلیل کے ساتھ تقلیل اور فتح کے ساتھ فتح ہے - ع

الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے - اَوْ جَآءَ اَحَدٌ کو قالونؒ - بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد - اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے - نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں - اور یہاں ہمزہ پر کسی قسم کا مد نہیں ہوسکتا - (جلد ۱ صفحہ ۱۶۵)

اَوْ لٰمَسْتُمُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ الف ساقط کر کے اَوْ لَمَسْتُمْ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں - وَاَیْدِیْکُمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں - (ک) اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِکُمْ بِاَعْدَآئِکُمْ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور ابدال میں سے ہر ایک

[1] اَلْقُرْبٰی اور وَالْجَارِ جُدا جُدا ابواب سے ہیں - لہٰذا ورشؒ کے لئے انمیں سے ایک کی ایک وجہ پر دوسرے کی دونوں وجوہ جائز ہیں - اور اگر فتح کے ساتھ صرف فتح اور تقلیل کے ساتھ فقط تقلیل پڑھیں تب بھی کوئی حرج نہیں - علامہ سلطان بن علی المزاحیؒ کہتے ہیں کہ "حضرت محققؒ کے پاس تبریز سے جو سوالات آئے تھے آپ نے ان کے جواب میں یہی رقم فرمایا تھا" علامہ بناء کے نزدیک بھی یہی مختار ہے - وَاللّٰہُ اَعْلَمُ - ۱۲

کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی بمد وقصر تسہیل کرتے ہیں۔ نَصِیْرًا۔ غَیْرَ
خَیْرًا۔ لَا یَغْفِرُ اور وَیَغْفِرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال۔ یَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی اور وَلَا یُظْلَمُوْنَ
میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ فَتِیْلًا ۝ اُنْظُرْ کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ
اورکسائیؒ نونِ تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء
باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (امالہ) سُکٰرٰی۔ اور افْتَرٰی
میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَّرْضٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل، جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ وکفیؒ
میں (تین جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور اَدْبَارِهَا
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰی میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے
ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ میں ادغام ممنوع ہے
یُؤْمِنُوْنَ۔ لَا یُؤْتُوْنَ۔ یَاْمُرُكُمْ۔ تُؤْمِنُوْنَ اور تَاْوِیْلًا میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال۔ نَصِیْرًا۔ نَقِیْرًا۔ سَعِیْرًا۔ غَیْرَهَا۔ بَصِیْرًا اور خَیْرٌ
میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (تنبیہ) یہاں اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ کے بکسرۂ
ہا پڑھنے پر اجماع ہے۔ نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ۔ یَاْمُرُكُمْ
کو بصریؒ را کے اسکان سے یَاْمُرْكُمْ نیز دوریؒ ضمہ را کے اختلاس
سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ تُؤَدُّوا میں ورشؒ واو

مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔
نِعِمَّا کو شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے فتح اور عین کے کسرہ کاملہ
سے نَعِمَّا، قالونؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ نون کے کسرہ اور عین کے اسکان
سے نِعْمَّا نیز تینوں بوجہ ثانی کسرۂ عین کے اختلاس سے۔ اور باقی
نون و عین کے کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں میم کی تشدید پر اجماع ہے
شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ اور اَلْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی
نقل اور سکتہ جلی ہیں (امالہ) اَھْدٰی۔ اَشِھُمْ اور وَکَفٰی میں حمزہؒ و
کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے
ہیں۔ ع ۸ ع ۵
اُمِرُوْا۔ اور خَیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ قِیْلَ میں ہشامؒ
و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَھُمْ اور الرَّسُوْلُ رَاَیْتَ۔
ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ اور الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوْا۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور عَلَیْھِمْ میں
(دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ اَنِ اقْتُلُوْا کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور
کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور اَوِ اخْرُجُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ
واو کے ضمہ سے۔ اور باقی نون و واو کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور
دونوں میں ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔
اِلَّا قَلِیْلٌ کو شامیؒ لام کے نصب سے اِلَّا قَلِیْلًا اور باقی رفع

سے پڑھتے ہیں۔ مصحفِ شام میں لام کے بعد الف مرسوم تھا اور باقی مصاحف میں الف نہ تھا۔ صِرَاطًا کو خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور قنبلؒ سین سے۔ اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاءِ مشدّدہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءُوْكَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ دِیَارِكُمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور وَكَفٰى میں حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۹
حِذْرَكُمْ۔ فَانْفِرُوْا۔ اَوِانْفِرُوْا۔ بِالْاٰخِرَةِ اور نَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور لَيُبَطِّئَنَّ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاءِ مفتوحہ سے ابدال جلی ہے
كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر سے لَمْ يَكُنْ اور مکیؒ و حفصؒ تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں بِالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں نُؤْتِيْهِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور بِالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۰
قِيْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لَهُمْ۔ الصَّلٰوةَ اور وَلَا تُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں

کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَلْقِتَالَ تَوَلَّا۔ وَالْاٰخِرَۃُ۔ خَیْرٌ۔ غَیْرًا اور کَثِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ اَیْنَ مَا کو مکیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے وَلَا یُظْلَمُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل ساتویں رکوع میں یاءِ غیب سے پڑھنے پر اجماع ہے (ک) عِنْدِكَ قُلْ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) بَیَّتَ طَآئِفَةٌ اس میں بصریؒ بکمالہ اور حمزہؒ ادغام کرتے ہیں۔ حروف متحرکہ میں سے یہی ایک حرف ہے جس کا ادغام امام ابوعمروؒ کے تمام راویوں نے روایت کیا ہے۔ اور امام حمزہؒ کے نزدیک یہ ادغام صغیر ہے (تنبیہ) یَکْتُبُ مَا میں ادغام ممنوع ہے۔ اَلْقُرْءَانَ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ بَاْسَ اور بَاْسًا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ شَیْءٍ میں (۲ جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔ اَصْدَقُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (امالہ) خَشْیَةً اور مُشَیَّدَۃٍ میں بلا خلاف اور طَاعَةٌ میں بخلاف کسائیؒ ..... اَلدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ..... اتَّقٰی اور وَکَفٰی میں (۲ جگہ)، تَوَلّٰی اور عَسَی (اللّٰهُ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ اور

ع ۱۱ ۸ جَآءَ هُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

فِئَتَيْنِ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ يُهَاجِرُوْا وَلَا نَصِيْرًا اور حَصِرَتْ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ يَاْمَنُوْكُمْ اور وَيَاْمَنُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ (امالہ) جَآءُوْكُمْ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۲ ۹ لِمُؤْمِنٍ۔ مُؤْمِنًا (چار جگہ) مُؤْمِنَةٍ (تین جگہ) مُؤْمِنٌ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ فَتَحْرِيْرُ (۲ دو جگہ) وَتَحْرِيْرُ۔ كَثِيْرَةٌ۔ خَبِيْرًا۔ غَيْرُ اور وَمَغْفِرَةً میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ خَطَـًٔا میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن ہے۔ (ک)، فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ (۲ دو جگہ) اور وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

فَتَبَيَّنُوْا کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ تاء فوقانیہ مفتوحہ کے بعد ثاء مثلثہ مفتوحہ پھر باء موحدہ مشدّدہ اور پھر تاء فوقانیہ سے ...... فَتَثَبَّتُوْا (از تثبّت) اور باقی تا کے بعد باء موحدہ پھر یاء تحتانیہ مشدّدہ ...... اور پھر نون معجمہ سے (از تبیُّن) پڑھتے ہیں۔

(اَلْقٰى اِلَيْكُمُ) السَّلٰمَ کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ الف کے اسقاط سے السَّلَمَ (بمعنی طاعت) اور باقی لام کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ اور یہ لفظ اس سے قبل (گیارہویں رکوع میں)

۲ دو جگہ آیا ہے وہاں الف کے بغیر پڑھنے پر اجماع ہے۔ (ک) كَذٰلِكَ
كُنْتُمْ۔
غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ کو مدنی، شامی اور کسائی را کے نصب سے
غَيْرَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَ اَنْفُسِهِمْ میں حمزہ وقفاً...
بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) مُؤْمِنَةٍ (۲ دو جگہ) كَثِيْرَةً۔ دَرَجَةً
اور وَرَحْمَةً میں کسائی اَلْقٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
تقلیل۔ الدُّنْيَا۔ اور الْحُسْنٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
ع ۱۳ / ۱۰ اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ کو بزی وصلاً تاء مشدّدہ سے اور
باقی تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ۔ فِي الْاَرْضِ
میں (۲ دو جگہ) ورش کی نقل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل وسکتہ۔ فَتُهَاجِرُوْا
مَصِيْرًا۔ كَثِيْرًا اور مُهَاجِرًا میں ورش کی ترقیق اور مَاْوٰهُمْ میں
سوسی کا ابدال ظاہر ہے۔ (امالہ) تَوَفّٰهُمُ۔ مَاْوٰهُمْ اور عَسَى
(اللّٰہُ) میں بشرطِ وقف حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور
ع ۱۴ / ۱۱ وَسَعَةً میں کسائی ... بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع
الصَّلٰوةَ اور الصَّلٰوةُ میں (چار جگہ) ورش کی تغلیظ وَلْيَاْخُذُوْا
(دو جگہ)، وَلْتَاْتِ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ تَاْلَمُوْنَ (دو جگہ) اور يَاْلَمُوْنَ
میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے۔ وَرَآئِكُمْ میں حمزہ وقفاً مد قصر
کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ میں بخلاف۔

حِذۡرَهُمۡ اور حِذۡرَكُمۡ میں ورشؒ کی ترقیق اور وَاَسۡلِحَتَهُمۡ میں وقفاً
حمزہؒ کی بخلاف تسہیل ظاہر ہے۔ تنبیہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ میں ادغام
نہیں ہوتا۔ فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (امالہ)...
الۡكٰفِرِيۡنَ اور لِلۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
اُخۡرٰى میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَاحِدَةً میں
کسائیؒ۔ اَذًى میں بشرطِ وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اور... مَّرۡضٰٓى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں ع ع ۱۵ ۱۴

(ک) الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ۔ اور لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ
اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ هٰٓاَنۡتُمۡ کو قالونؒ وبصریؒ الف کے
اثبات اور ہمزہ کی تسہیل سے بمد وقصر (سوسیؒ صرف بقصر) ورشؒ
الف کے حذف اور ہمزہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے
بمد لازم۔ قنبلؒ بحذف الف ہمزہ کی تحقیق سے۔ اور باقی باثبات الف
ہمزہ کی تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ
جلی ہے (امالہ) النَّاسِ میں (دو جگہ) دوریؒ اَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لَا يَرۡضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ اور الدُّنۡيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں ع ع ۱۶ ۱۳

شَيۡءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل

اورادغام بسکون وروم ۔ لاَ خَیۡرَ ۔ غَیۡرًا اور مَصِیۡرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور... اِصۡلَاحٍ میں تغلیظ جلی ہے ۔ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں ۔

(فَسَوۡفَ) نُؤۡتِیۡهِ کو بصریؒ اور حمزہؒ یاءِ غیب سے یُؤۡتِیۡهِ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل (دسویں رکوع میں) نون پر اجماع ہے ۔ یُؤۡتِیۡهِ اور اَلۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔(ک) تَبَیَّنَ لَهُ اور اَلۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّهٖ

نُوَلِّهٖ اور وَنُصۡلِهٖ کو بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ ھاءِ کنایہ کے اسکان سے نُوَلِّهۡ اور وَنُصۡلِهۡ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ کسرۂ محض سے نُوَلِّهِ اور وَنُصۡلِهِ اور باقی صلہ سے پڑھتے ہیں یہی... ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے ۔ (امالہ) نَّجۡوٰىهُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل النَّاسِ میں دوریؒ ۔ مَرۡضَاتِ میں کسائیؒ ۔ اَلۡهُدٰی ۔ اور تَوَلّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۱۷ ۱۴ لَا یَغۡفِرُ ۔ وَیَغۡفِرُ ۔ فَلَیُغَیِّرُنَّ ۔ خَسِرَ ۔ وَلَا نَصِیۡرًا ۔ اور نَقِیۡرًا میں ورشؒ کی ترقیق ۔ اور یَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں ۔ فَقَدۡ ضَلَّ میں ورشؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں ۔ (ک) وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ ۔ مَاۡوٰىهُمۡ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡ خِلُهُمۡ ۔ اَصۡدَقُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا

سے اَصْدَقُ۔ اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) قِیلًا ماضی
نہیں ہے جو اشمام ہوسکے۔ وَهُوَ میں (دونوں جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ
کا اسکان ہا۔ اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
يَدْخُلُونَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے
يُدْخَلُونَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف)
پڑھتے ہیں۔ وَلَا يُظْلَمُونَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) وَلَا
يُظْلَمُونَ نَقِيرًا۔ اِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا اور اِبْرٰهِيمَ خَلِيلًا کو ہشامؒ ہا کے
فتح اور الف سے اور باقی ہا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں
فِي الْأَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ شَيْءٍ
میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی
ہے (امالہ) مَأْوٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور اُنْثٰى
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۸ ع ۱۵
فِي النِّسَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ لَا تُؤْتُونَهُنَّ اور وَدِيَاتٍ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ اِعْرَاضًا میں تفخیم پر اجماع ہے
اَنْ يُصْلِحَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ اور شامیؒ یا کے فتح۔ صاد کی تشدید اور
فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات اور لام کے فتح سے اَنْ يَّصَّالَحَا
اور کوفیؒ یا کے ضمہ۔ ضاد کے اسکان اور لام کے کسرہ سے الف کے بغیر
پڑھتے ہیں۔ اور ورشؒ کے لئے اسمیں بخلاف تغلیظ اور وَاُحْضِرَتِ۔ خَبِيرًا
قَدِيرًا۔ وَالْاٰخِرَةِ اور بَصِيرًا میں ترقیق فِي الْأَرْضِ (میں تین جگہ) اور

وَالْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ اِنْ یَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ بِاٰخَرِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ (ک) ذٰلِكَ قَدِیْرًا۔ اور یُرِیْدُ ثَوَابَ (امالہ) یُتْلٰی۔ یَتٰمَی (النِّسَآءِ) میں بشرطِ وقف لِلْیَتٰمٰی اور وَکَفٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ خَافَتْ میں حمزہؒ کالمُعَلَّقَۃِ میں بخلاف اور وَالْاٰخِرَۃِ میں بلاخلاف کسائیؒ۔ اور الدُّنْیَا میں (۲ دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۱۹ ع ۱۶

وَالْاَقْرَبِیْنَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ.... فَقِیْرًا۔ خَبِیْرًا اور لِیَغْفِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

وَاِنْ تَلْوٗا کو شامیؒ اور حمزہؒ لام کے ضمہ اور اس کے بعد واو ساکنہ سے۔ دوسرے واو کو ساقط کر کے وَاِنْ تَلُوْا۔ اور باقی لام کے اسکان اس کے بعد واو مضمومہ اور پھر واو ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم ایک واو سے ہے۔

نَزَّلَ (عَلٰی رَسُوْلِهٖ) اور اَنْزَلَ (مِنْ قَبْلُ) کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ دونوں افعال کو پہلے حرف کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے نُزِّلَ اور اُنْزِلَ (مجہول) اور باقی سب کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) لِیَغْفِرَ لَهُمْ۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ میں (۳ تین جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

(وقف) نَزَّلَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی نون کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے نُزِّلَ (مجہول) اور عاصم دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اس رکوع کے ان تینوں کلمات کے اختلاف کا خلاصہ یہ ہے کہ مکی۔ بصری اور شامی تینوں کو مجہول۔ عاصم تینوں کو معروف اور باقی پہلے اور دوسرے کو معروف اور تیسرے کو مجہول پڑھتے ہیں) (ک) لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ اور يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ۔ (امالہ) اَوْلٰى اور الْهَوٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ اور وَالْكٰفِرِيْنَ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں (دو جگہ) بصری ودوری امالہ ورش تقلیل۔ اور الْقِيٰمَةِ میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۰ ۱۷

وَهُوَ میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکان ھا۔ الصَّلٰوةِ اور وَاَصْلَحُوْا میں ورش کی تغلیظ جلی ہے۔ هٰٓؤُلَآءِ میں حمزہ وقفاً... ہمزۂ اُولیٰ مضمومہ کی مد کے ساتھ تحقیق اور مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ اور ہمزۂ متطرفہ مکسورہ کی وجوہ خمسہ وقفی ہشام وحمزہ کے لئے ظاہر ہیں۔ دونوں کے ملانے سے حمزہ کی وجوہ وقفی پندرہ--- ہو جاتی ہیں۔ یعنی متوسط بزائدہ کی تحقیق بمد اور تسہیل بمد اور تسہیل بقصر میں سے ہر ایک پر متطرفہ کی پانچ وجوہ۔ مگر ان میں سے دو بوجہ تصادم طرق غیر مستقیم ہیں۔ یعنی اُولیٰ کی تسہیل بمد پر دوسرے کی تسہیل بقصر۔ اور اُولیٰ کی تسہیل بقصر پر دوسرے کی تسہیل بمد کیونکہ اعتبار عارض اور عدم اعتبار عارض کا دونوں جگہ ایک حکم ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک جگہ

عارض کا اعتبار کریں۔ اور دوسری جگہ نہ کریں۔ باقی تیرہ[۱] ۱۳ وجوہ صحیح ہیں۔
الْمُؤْمِنِيْنَ (میں تین جگہ) نُؤْمِنُ اور نُؤْتِيْهِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

فِي الدَّرَكِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ را کے فتح سے فِي الدَّرَكِ اور کوفیؒ اسکان سے پڑھتے ہیں۔ نَصِيْرًا۔ شَاكِرًا۔ خَيْرًا۔ قَدِيْرًا اور الْكٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے نُؤْتِيْهِمْ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں (ک) وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ (امالہ) كُسَالٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ۔ النَّارِ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

ع ۲۱ ۱

اَنْ تُنَزِّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے تُنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں، عَلَيْهِمْ میں (تین جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے فَقَدْ سَاَلُوْا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

[۱] یعنی ۱-۵ اولیٰ کی تحقیق پر ثانیہ کی وجوہ خمسہ ۶-۹ اولیٰ کی تسہیل بمد پر ثانیہ میں ابدال کی وجوہ ثلاثہ اور روم کیساتھ تسہیل بمد ۱۰-۱۳ اولیٰ کی تسہیل بقصر پر ثانیہ میں ابدال کی وجوہ ثلثہ اور روم کیساتھ تسہیل بقصر شاطبیہ کے بعض شارحوں نے ان پندرہ ۱۵ کے علاوہ دس ۱۰ وجوہ اور بتائی ہیں۔ یعنی اولیٰ کے ابدال بواو پر مد اور قصر کے ساتھ ثانیہ کی وجوہ خمسہ۔ مگر چونکہ اولیٰ کا ابدال ناجائز ہے اس لئے یہ دسوں ناجائز و فاسد ہیں۔ ۱۲

اَرِنَا (اللّٰہ) کو مکیؒ اور سوسیؒ را کے اسکان سے اَرْنَا اور دوریؒ کسرۂ را کے اختلاس سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔

لَا تَعْدُوْا کو قالونؒ بوجہ اوّل عین کے اسکانؔ اور دال کی تشدید سے لَا تَعْدُّوْا اور بوجہ ثانی عین کے فتح کے اختلاس اور دال کی تشدید سے۔ اور ورشؒ عین کے فتح کامل اور دال کی تشدید سے لَا تَعَدُّوْا اور باقی عین کے اسکان اور دال کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ اور وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے اور الْاَنْبِئَآءَ کو مدنیؒ باءِ موحدہ کے بعد ہمزۂ مفتوحہ سے اور باقی با کے بعد یاءِ مفتوحہ سے پڑھتے

لہ اسکان قالونؒ سے نصًّا منقول اور اداءً مقدم ہے۔ امام ابن مجاہدؒ، اہوازیؒ اور حافظ ابوالعلاء ہمدانی اور باقی تمام اہلِ عراق نے صرف اسکان روایت کیا ہے۔ اور اہلِ مغرب اختلاس روایت کرتے ہیں۔ امام ابن سفیان۔ مہدوی، ابن شریح اور امام ابن غلبون کی یہی روایت ہے علامہ دانیؒ اسکان واختلاس دونوں بیان کر کے کہتے ہیں ''اختلاس قیاس سے اور اسکان نقل سے زیادہ قریب ہے'' حضرت شاطبیؒ نے اسکان بیان نہیں کیا جو تسامح ہے امام نافعؒ کے نزدیک یہ کلمہ اصل میں تَعْتَدُوْا تھا تاءِ افتعال کا دال میں ادغام کر دیا گیا۔ ورشؒ حرکت تا کو عین پر نقل کر کے ادغام کرتے ہیں۔ اور قالونؒ قراءت اسکان میں حرکت تا کو ساقط کر دیتے ہیں۔ اور قراءت اختلاس میں نقل تو کرتے ہیں مگر اظہار اصل کی غرض سے بین بین ..... رکھتے ہیں اور ادا میں پورا فتح نہیں پڑھتے۔ اور باقی ائمہؒ کے نزدیک یہ کلمہ عَدَا یَعْدُوْ سے تَعْدُوُوْا تھا۔ واو اوّل (لام کلمہ) کا ضمہ بوجہ ثقل گرا دیا۔ اور پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا۔ ۱۲

★★★

ہیں۔ بَلْ طَبَعَ[1] میں خلادؒ بخلاف اور ہشامؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ لَیُؤْمِنَنَّ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ (دوجگہ) یُؤْمِنُوْنَ۔ وَالْمُؤْتُوْنَ اور سَنُؤْتِیْهِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (ک) مَرْیَمَ بُهْتَانًا۔ ورشؒ کے لئے وَمَاصَلَبُوْهُ اور الصَّلٰوةَ میں تغلیظ اور کَثِیْرًا میں ترقیق۔ عَذَابًا اَلِیْمًا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور الْاٰخِرِ میں ورشؒ کی نقل اور بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ۔ (تنبیہ) وَالْمُقِیْمِیْنَ کو جمہور ائمہ بالیاء پڑھتے ہیں[2]۔

سَنُؤْتِیْهِمْ کو حمزہؒ یاءِ غیب سے سَیُؤْتِیْهِمْ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) مُوْسٰی (میں دوجگہ) اور عِیْسَی (ابْنَ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ الرِّبٰوا میں حمزہؒ وکسائیؒ
ع ۲۲ ۲ النَّاسِ میں دوریؒ۔ اور لِلْكٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
(ک) اِلَیْكَ كَمَا۔ وَالنَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشدّدہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر اور اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی کسرہ اور ......

---

[1] نشر کی تحقیق پر حق یہ ہے کہ بَلْ طَبَعَ میں خلادؒ وخلفؒ دونوں ہی سے دونوں وجوہ صحیح ہیں اور اظہار مشہور تر ہے۔ ۱۲۔ (قالہ الشیخ فتح محمد رحمہ اللہ)

[2] ابوعمروؒ بروایت یونسؒ وہارونؒ وَالْمُقِیْمُوْنَ بالواو پڑھتے ہیں اور یہی مالک بن دینارؒ عیسٰی ثقفیؒ اور عاصم جحدریؒ کی روایت ہے لیکن یہ قراءۃ شاذہ ہے جس کا باعتقاد قرآنیت پڑھنا ناجائز ہے۔ اور گو یہ بظاہر لغۃً صحیح ہے مگر قراءۃ مقبولہ کے ارکان میں سے دو رکن اس میں مفقود ہیں اور وہ تواتر یا صحت سند اور موافقت رسم عثمانی ہے اس لئے اس قراءۃ کا پڑھنا پڑھانا روا نہیں ہے۔ ۱۲۔ (محمد طاہر رحیمی مدنی عفی عنہ)

یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) دَاوٗدَ زَبُوْرًا میں ادغام نہیں ہوتا۔

زَبُوْرًا کو حمزہؒ زا کے ضمہ سے زُبُوْرًا (جمع) اور باقی فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ لِئَلَّا میں ورشؒ یاء مفتوحہ سے ابدال اور قَدْ ضَلُّوْا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں ورشؒ کے لئے وَظَلَمُوْا میں تغلیظ اور لِیَغْفِرَ۔ یَسِیْرًا اور خَیْرًا میں (دو جگہ) ترقیق بیّن ہے۔ (ک) لِیَغْفِرَ لَهُمْ۔ قَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ وَالْاَرْضِ اور فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (امالہ) وَعِیْسٰی۔ مُوْسٰی اور عِیْسَی (ابْنُ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ وَكَفٰی (میں دو جگہ) اور اَلْقٰهَا۔ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَكُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور ثَلٰثَةٌ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع

وَلَا نَصِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ صِرَاطًا کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ۔ وَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ الْاُنْثَیَیْنِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ

جلی ہے۔ (امالہ) جَآءَکُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور اَلْکَلٰلَۃِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

۲۴ ع ۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر چھیالیس ۴۶ (مثلین کے ۲۵- اور متقاربین کے ۲۱) اور جائز صغیر مختلف فیہ چودہ ۱۴ ہیں۔

(المرسوم) مَا طَابَ امام میں بالیا (طیب) اور دیگر تمام مصاحف میں بالف ضِعٰفًا - اِنٰثًا - فَلَقٰتَلُوْکُمْ - اور مُرٰغَمًا بحذفِ الف۔ اِنِ امْرُؤٌا میں ہمزہ متطرفہ مرفوعہ کے بعد الف زائد مرسوم تھا۔

سُوْرَۂ مائدہ

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں کوفی ۱۲۰- حجازی اور شامی ۱۲۲- اور بصری ۱۲۳ ہیں۔ ایکسو بیس ۱۲۰ جگہ اجماع اور تین جگہ اختلاف ہے۔ ۱ بِالْعُقُوْدِ اور ۲ عَنْ کَثِیْرٍ پر غیر کوفی اور ۳ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ پر بصری آیت ہے۔

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ سے بِالْعُقُوْدِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین... پانچسو چوراسی ۵۸۴ [لہ] ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸ ورشؒ دو سو چھیانوے ۲۹۶

لہ ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے عَلِیْمٌ کے طول بالسکون پر الرَّحِیْم کا طول۔ رَوم اور وصل اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر بِالْعُقُوْدِ میں طول و رَوم ۱۳-۲۴ عَلِیْمٌ کے توسط بالسکون پر اسی طرح توسط کے ساتھ ۲۵-۳۶ عَلِیْمٌ کے قصر بالسکون پر اسی طرح قصر کے ساتھ ۳۷-۷۲ عَلِیْمٌ میں اشمام کے طول۔ پھر توسّط اور پھر قصر پر اسی طرح بارہ - بارہ وجوہ ۷۳-۸۴ عَلِیْمٌ کے رَوم پر الرَّحِیْم کا طول۔ توسّط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر بِالْعُقُوْدِ میں وہ ہی وجوہ اور رَوم ۸۵-۱۰۰ عَلِیْمٌ کے رَوم پر الرَّحِیْم کا رَوم و وصل اور ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر بِالْعُقُوْدِ کی وجوہ اربعہ ۱۰۱-۱۰۸ وصل کل پر منفصل کے قصر و مد کے ساتھ بِالْعُقُوْدِ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

(بسم اللہ پر ۲۱۶ - ترک پر ۸۰) بصریؒ چالیس ۴۰ - شامیؒ بیس ۲۰ - عاصمؒ چون ۵۴ - کسائیؒ چون ۵۴ خلفؒ چار ۴ اور خلادؒ آٹھ ۸ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

غَيْرَ (میں تین ۳ جگہ) شَعَآئِرَ ۲ اور فِي الْاٰخِرَةِ ۳ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

(تنبیہ) را کی ترقیق اسم جلالہ کے لام کی تفخیم کے خلاف اثر نہیں کرتی (ک) يَحْكُمُ مَا - وَرِضْوَانًا کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی را کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

شَنَـٰٔانُ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے اسکان سے شَنْـَٔانُ اور باقی نون کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔

اَنْ صَدُّوْكُمْ کو مکیؒ اور بصریؒ ہمزہ کے کسرہ (یعنی اِن شرطیہ سے)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہو گئے۔ عاصمؒ وکسائیؒ کو مد کے بعد ہر وجہ میں مد سے لوٹاتے رہو۔ ۱۲ - ۱۲ بصریؒ کے لئے سکتہ پر عَلِيْمٌ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور انمیں سے ہر ایک پر بِالْعُقُوْدِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۳ - ۲۴ عَلِيْمٌ کے اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پر اسیطرح بارہ ۱۲ وجوہ ۲۵ - ۴۰ عَلِيْمٌ کے روم اور پھر وصل پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر بِالْعُقُوْدِ کی وجوہ اربعہ شامیؒ کو ہر جہ میں اور خلادؒ کو صرف وصل میں مد کے بعد مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کیلئے شَيْءٍ کے توسط پر بِسْمِ اللّٰهِ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۵۴ - اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۲۰ وجوہ کیساتھ مد بدل کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ (۱۶۲ - اور ۶۰ وجوہ ہوگئیں) پھر شَيْءٍ کے طول پر ۵۴ - اور ۲۰ وجوہ مد بدل کے فقط طول پر پڑھو۔ خلفؒ کیلئے شَيْءٍ کے سکتہ پر اور ادغام کامل پر وصل کیساتھ بِالْعُقُوْدِ کی وجوہ اربعہ پڑھکر خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ابن مزیب یہاں ۲۳۱۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

اِنْ صَدُّوْکُمْ اور باقی فتح سے۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے بمد لازم اور باقی تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ میں قُراءِ سبعہ کا یا کی تخفیف پر اتفاق ہے (تنبیہ) اُھِلَّ لِغَیْرِ اور ذُبِحَ عَلَی میں ادغام ممنوع ہے۔ بِالْاَزْلَامِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ فَمَنِ اضْطُرَّ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ۔ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

وَالْمُحْصَنٰتُ کو (دو جگہ) کسائیؒ صاد کے کسرہ سے وَالْمُحْصِنٰتُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنٰتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔۔۔ اور وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان جلی ہے (امالہ) یُتْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَالتَّقْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۵

الصَّلٰوۃِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے[1] وَاَرْجُلَکُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ لام کے خفض سے وَاَرْجُلِکُمْ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولی کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اسکے ابدال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔

اَوْ لٰمَسْتُمْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ الف کے بغیر اَوْ لَمَسْتُمْ

---

[1] وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی سے مِنْهُ تک ترتیب ۲-۱ قالونؒ کے لئے صلہ اور منفصل کے قصر پر متصل کا قصر اور پھر مد سے باسقاطِ ہمزہ پڑھو۔ بزیؒ مندرج ہوگئے (باقی بر صفحہ آئندہ)

اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ لِيُطَهِّرَكُمْ۔ خَبِيْرٌ اور مَغْفِرَةٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) وَاثَقَكُمْ۔ وَاَطَعْنَا میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

شَنَاٰنُ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے اسکان سے شَنْاٰنُ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) مَرْضٰى اور لِلتَّقْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

اِسْرَآءِيْلَ میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے الصَّلٰوةَ میں تغلیظ۔ اور لَاُكَفِّرَنَّ۔ ذُكِّرُوْا میں دو جگہ) كَثِيْرًا۔ يَغْفِرُ۔ اور بَشِيْرٌ میں ترقیق۔ اور الْاَنْهٰرُ میں نقل۔ نیز اس میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (تنبیہ) بَعْدَ ذٰلِكَ میں ادغام منع ہے۔ فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳-۴ قنبلؒ کو ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور پھر ابدال سے لوٹاؤ ۵ قالونؒ کو دونوں کے مد سے اُسی طرح ۶-۸ پھر بے صلہ کے ساتھ ہی تینوں وجوہ پڑھو ۹-۱۰ ورشؒ کے لئے فتح کے ساتھ پانچ الفی مد پر ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور ابدال پڑھ کر ۱۱ شامیؒ کو ۳ الفی مد سے ۱۲ ابن ذکوانؒ کو جَآءَ کے امالہ سے ۱۳ عاصمؒ کو چار الفی مد سے لوٹاؤ ۱۴-۱۵ ورشؒ کو تقلیل پر تسہیل وابدال سے ۱۶-۱۷ بصریؒ کو تقلیل ..... منفصل کے قصر ... اور متصل کے قصر و مد سے ۱۸ دوریؒ کو دونوں کے مد سے ۱۹ خلفؒ کو پانچ الفی مد امالہ محضہ اور سکتہ سے ۲۰ حمزہؒ کو عدم سکتہ ۲۱ کسائیؒ کو تین الفی مد اور امالہ محضہ سے پڑھو۔ ۱۲

قَسِيَةً کو حمزہؒ اور کسائیؒ الف ساقط کر کے یاء مشدّدہ سے ..... قَسِيَّةً اور باقی قاف کے بعد الف کے اثبات اور یاء مخفّفہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) تَطَّلِعُ عَلٰى۔ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور قَدْ جَاۗءَكُمْ (میں تین جگہ) اور فَقَدْ جَاۗءَكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) يُبَيِّنُ لَكُمْ (دو جگہ) ..... (تنبیہ) رِضْوَانَهٗ سُبُلَ کو علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ نے ضمہ سے مستثنٰی[1] کیا ہے۔ یعنی ہمارے طرق سے یہاں ابوبکرؒ بھی کسرہ ہی پڑھتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ شَيْـًٔا اور شَيْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور يَشَاۗءُ میں (دو جگہ) ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ میں حمزہؒ وقفاً ہمزہ اولیٰ کی تحقیق اور تسہیل کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) يَغْفِرُ لِمَنْ اور وَيُعَذِّبُ مَنْ (امالہ) قَسِيَّةً اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ نَصٰرٰى اور وَالنَّصٰرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔

---

[1] ہمارے شیوخ وائمہ کے نزدیک یہ لفظ بطرق یحیٰیؒ ضمہ را سے بلا خلاف مستثنیٰ ..... ہے اور یہی علیمیؒ کی روایت ہے اسی طرح وکیعؒ۔ رفاعیؒ اور ابوحمدونؒ بھی کسرہ روایت کرتے ہیں لیکن خزاعیؒ اور خبازیؒ بطریق شذائیؒ نفطویہؒ سے۔ نفطویہؒ اور ابوعونؒ شعیبؒ سے۔ شعیبؒ اور خلفؒ اور محمد بن المنذرؒ یحیٰیؒ سے۔ اور کسائیؒ اور اعشیؒ اور ابن ابی حمادؒ خود ابوبکرؒ سے یہاں بھی ضمہ روایت کرتے ہیں اور محققؒ نے دونوں کی تصحیح کی ہے فرماتے ہیں "یحیٰیؒ اور ابوبکرؒ سے دونوں صحیح ہیں" صحت میں کلام نہیں لیکن ضمہ ہمارے طرق سے نہیں ہے - ۱۲

ع ۳
جَآءَكُمْ (میں چار جگہ) اور جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
اِذْ جَعَلَ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَنْبِئَاءَ کو مدنیؒ باء موحدہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی یاء مخففہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں
لَمْ يُؤْتِ۔ مُؤْمِنِيْنَ اور فَلَا تَاْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک)
قَالَ رَجُلٰنِ۔ عَلَيْهِمُ الْبَابَ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور فِي الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (امالہ) مُوْسٰى اور يٰمُوْسٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَاٰتٰكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَدْبَارِكُمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَبَّارِيْنَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور سَنَةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ)...
جَبَّارِيْنَ میں بصریؒ امالہ نہیں کرتے۔ اور ورشؒ کے لئے يٰمُوْسٰى کی ہر وجہ پر اس کی دونوں وجوہ جائز ہیں۔ بعض متاخر شیوخ فتح کیساتھ فتح اور تقلیل پر تقلیل پڑھتے ہیں۔ ع ع ۴
عَلَيْهِمْ میں (دونوں جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے (ک)
اٰدَمَ بِالْحَقِّ۔ الْاٰخَرِ اور الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک) قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ اور لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ، حمزہؒ کے لئے وقفاً لَاَقْتُلَنَّكَ میں بخلاف تسہیل۔ اور لِاَقْتُلَكَ میں یاء مفتوحہ سے بخلاف

ابدال ظاہر ہے۔ (تنبیہ) اِلَیَّ یَدَكَ اور بَعْدَ ذٰلِكَ اور الْاَرْضِ ذٰلِكَ
میں ادغام ممنوع ہے۔ یَدِیَ اِلَیْكَ میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ۔ اور۔۔۔
اِنِّیَ اَخَافُ میں حرمیؒ اور بصریؒ۔ اور اِنِّیٓ اُرِیْدُ میں مدنیؒ یا کو مفتوح
پڑھتے ہیں۔ سَوْءَةَ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط جلی ہے
(ک) ذٰلِكَ كَتَبْنَا۔ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ رُسُلُنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے۔۔۔
رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ۔ ورشؒ کیلئے
كَثِیْرًا۔ الْاٰخِرَةِ اور تَقْدِرُوْا میں ترقیق۔ اور یُصَلَّبُوْا میں تغلیظ
ظاہر ہے۔ (امالہ) النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
یٰوَیْلَتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔۔۔
اَحْیَاهَا اور اَحْیَا (النَّاسَ) میں بشرط وقف کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) کسائیؒ کے
دوریؒ کے لئے یُوَارِیْ اور فَاُوَارِیَ کا امالہ ہمارے طرق سے نہیں
ہے۔ ع

۵ ع ۹

عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ۔ ورشؒ کیلئے وَاَصْلَحَ
میں تغلیظ اور وَالْاَرْضِ میں نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر
ہیں۔ (ک) یُعَذِّبُ مَنْ۔ اور وَیَغْفِرُ لِمَنْ۔ وَیَغْفِرُ یُطَهِّرَ اور

فِی الْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی ترقیق۔ یَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی
شَیْءٍ اور شَیْئًا میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ
کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور شَیْئًا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام
جلی ہیں۔ (ک) الرَّسُوْلُ لَا۔
لَا یَحْزُنْكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے
لَا یُحْزِنْكَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
وَلَمْ تُؤْمِنْ۔ لَمْ یَاْتُوْكَ۔ لَمْ تُؤْتَوْهُ۔ اور بِالْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (ک) الْكَلِمَ مِنْ
لِلسُّحُتِ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ حا کے ضمہ سے لِلسُّحُتِ
اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ (امالہ)
النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ یُسَارِعُوْنَ میں کسائیؒ
کے دوریؒ۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ جَآءُوْكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور التَّوْرٰىةُ میں بصریؒ
ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے
ہیں۔ ع ع ۱۰
(ک) یَحْكُمُ بِهَا۔ النَّبِیُّوْنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے
اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ ومد کے
بغیر پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل اور شُهَدَآءَ میں وقفاً ہشامؒ
وحمزہؒ کی وجوہ ثلاثہ وقفی جلی ہیں۔ وَاخْشَوْنِ ی وَلَا تَشْتَرُوْا میں

بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ الْکٰفِرُوْنَ۔ الْخَیْرٰتِ اور کَثِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور عَلَیْهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔

وَالْعَیْنَ ... وَالْاَنْفَ ... وَالْاُذُنَ ... وَالسِّنَّ اور وَالْجُرُوْحَ کسائیؒ (بر بناء استیناف) پانچوں کو رفع سے وَالْعَیْنُ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفُ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنُ بِالْاُذُنِ وَالسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ - مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ پہلے چاروں کلمات کو (بر بناء عطف) نصب سے۔ اور (بروئے استیناف) وَالْجُرُوْحُ کے رفع سے۔ اور باقی، پانچوں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ مدنیؒ دونوں کو ذال کے اسکان سے وَالْاُذْنَ بِالْاُذْنِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) مَرْیَمَ مُصَدِّقًا اور فِیْهِ هُدًی

وَلْیَحْكُمْ حمزہؒ (لام کو لام کیؒ مان کر) لام کے کسرہ اور میم کے نصب سے وَلِیَحْكُمَ (مضارع منصوب) اور باقی (امر قرار دیکر) لام کے اسکان اور میم کیؒ جزم سے پڑھتے ہیں (ک) الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ۔

وَاَنِ احْكُمْ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

(تنبیہ) بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ میں ادغام منع ہے۔

یَبْغُوْنَ کو شامیؒ تاءِ خطاب سے تَبْغُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) التَّوْرٰىةَ اور التَّوْرٰىةِ ستہ میں (دو جگہ)

ؔ حضرۃ الشیخ فتح محمدؒ نے اس کی تصحیح "کے جزم" بلفظ مذکر سے فرمائی ہے۔ ۱۲ ط۔

بصریؒ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل
ھُدًی میں (دو جگہ) (بشرط وقف) اور وَھُدًی میں نیز بشرط وقف
اور اتٰکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اٰثَارِھِمْ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل بِعِیْسَی (ابْنِ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل جَآءَكَ اور شَآءَ میں ابن
ذکوانؒ وحمزہؒ اور النَّاس میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ۷
اَوْلِیَآءَ میں ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ وقفی صحیح[1] ہیں۔
(ک) یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰی۔ ورشؒ کے لئے دَآئِرَةٌ میں ترقیق اور حمزہؒ کیلئے
اسمیں اور لَا یُطْھِرُ میں مدوقصر کے ساتھ تسہیل۔ یَّاْتِیَ۔ یَاْتِی الْمُؤْمِنِیْنَ
یُؤْتِیْهِ اور وَیُؤْتُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا کو حرمیؒ اور شامیؒ (بر بناء استیناف)
واو عاطفہ کے حذف اور لام کے رفع سے یَقُوْلُ اور بصریؒ (برئے
عطف) واو کے اثبات اور لام کے نصب سے وَیَقُوْلَ اور کوفی بھی
واو کے اثبات مگر لام کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ حرمی اور شامی مصاحف
میں بحذف واو اور باقی میں باثبات مرسوم تھا۔
مَنْ یَّرْتَدَّ کو مدنیؒ اور شامیؒ (بلغت حجاز) دالین مخففین سے...
(جنمیں سے پہلی مکسورہ اور دوسری مجزومہ ہے) یَرْتَدِدْ اور باقی...
(بلغت تمیم) ایک دال مشدّدہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ امام اور مصحف
مدینہ وشام میں دو اور باقی میں ایک دال مرسوم تھی۔ (تنبیہ) وَلَا

[1] اصل میں "صحیح" کا لفظ ہے لیکن اسلوب بیان کے موافق "جلی" وغیرہ کا لفظ ہے۔ ۱۲ ط

یخافون لومۃ میں ادغام منع ہے۔ یشآء میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور الصلوۃ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) حزب اللہ ھم...
(امالہ) والنصٰری اور فترٰی (الذین) میں بشرط وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اس میں وصلاً سوسیؒ بخلاف یسارعون میں کسائیؒ کے دوریؒ نخشیٰ اور فعسٰی (اللہ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ دآئرۃ میں کسائیؒ۔ اور الکفرین میں بصریؒ
٨ ع ١٢ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ھزوًا کو (دونوں جگہ) حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے ھزُؤًا۔ اور حمزہؒ وصلاً زا کے اسکان اور ہمزہ سے ھزْؤًا اور وقفاً حسب قاعدہ نقل وابدال سے مگر یہاں وقف سائغ نہیں ہے) اور حفصؒ زا کے ضمہ اور واو سے پڑھتے ہیں۔

والکفار کو بصریؒ اور کسائیؒ (موصول مجرور پر عطف کر کے) را کے خفض سے والکفارِ اور باقی (موصول منصوب پر عطف کر کے) نصب سے پڑھتے ہیں۔ اولیآء میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ ثلاثہ وقفی۔ مؤمنین۔ اور لبئس میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور الصلوۃ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ ھل تنقمون میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ القردۃ۔ والخنازیر۔ کثیرًا (میں دو جگہ) اور وکثیر میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

وعبد الطاغوت۔ حمزہؒ وعبد کو باءِ موحدہ کے ضمہ سے

(اسم مضاف) اور دوسرے کلمہ کو تاء فوقانیہ کے خفض سے وَعَبُدَ...
الطَّاغُوتِ (باضافت) اور باقی وَعَبَدَ کو با کے فتح سے (ماضی)
اور دوسرے کلمہ کو (بر بناء مفعولیت) تا کے نصب سے پڑھتے ہیں...
(ک) اَعْلَمُ بِمَا - وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ (دو جگہ) اور عَنْ قَوْلِهِمُ
الْاِثْمَ میں بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے - حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں
کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں -
السُّحْتَ کو (دونوں جگہ) مکیؒ - بصریؒ - اور کسائیؒ حا کے ضمہ سے
السُّحُتَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں - (ک) يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ
میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں - وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى میں
حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں - اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کیلئے
ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) وَالْكُفَّارِ میں بصریؒ اور دوریؒ (ورشؒ چونکہ
نصب سے پڑھتے ہیں اسلئے تقلیل نہیں کرتے) جَآءُكُمْ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ - وَتَرٰى میں بصریؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل - يُسَارِعُوْنَ میں
کسائیؒ کے دوریؒ - لَا يَنْهٰهُمُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل....
مَغْلُوْلَةٌ - اَلْقِيٰمَةِ اور مُقْتَصِدَةٌ میں کسائیؒ اور التَّوْرٰىةَ میں بصریؒ - ابن
ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں - ع ع ۹ ۱۳
ر: رِسٰلَتَهٗ کو مدنیؒ - شامیؒ اور ابوبکرؒ لام کے بعد الف جمع کے
اثبات اور تاء و ھا کے کسرہ سے رِسٰلٰتِهٖ اور باقی تا کے نصب
اور ھا کے ضمہ سے الف جمع کے بغیر پڑھتے ہیں - شَيْءٍ میں ورشؒ

کا طول وتوسط اور وصلاً خلاّد کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ کَثِیْرًا (میں دو جگہ) کَثِیْرٌ۔ بَصِیْرٌ۔ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ اور غَیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَلَا تَاْسَ۔ یَاْکُلٰنِ اور یُؤْفَکُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

وَالصّٰبِئُوْنَ کو مدنیؒ باءِ موحدہ کے ضمہ سے ہمزہ کے بغیر ... وَالصّٰبُوْنَ اور باقی باءِ موحدہ مکسورہ کے بعد ہمزۂ مضمومہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر اس پر وقف کریں (وقف سائغ نہیں ہے) تو حمزہؒ کے لئے ہمزہ کی تسہیل کالواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ اور با کو ضمہ دیکر ہمزہ کا حذف تین۳ وجوہ ہوں گی۔ عَلَیْہِمْ (میں دو۲ جگہ) اور اِلَیْہِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔

اَلَّا تَکُوْنَ کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (اَنْ کو مخففہ از ثقیلہ قرار دیکر) نون کے رفع سے اَلَّا تَکُوْنُ اور باقی (اَنْ کو ناصبہ مان کر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ۔ وَمَاْوٰہُ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک) ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وعدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) نُبَیِّنُ لَھُمُ اور الْاٰیٰتِ ثُمَّ۔ اور وَاللّٰہُ ھُوَ۔ قَدْ ضَلُّوْا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) السَّبِیْلِ لُعِنَ (امالہ) النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْکٰفِرِیْنَ (میں دو۲ جگہ) اور اَنْصَارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل التَّوْرٰىۃَ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ ... تقلیل۔ وَالنَّصٰرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَھُمْ

میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ لَا تَهْوٰی اور وَمَاْوٰىهُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل ثَلٰثَةٍ میں بلا خلاف اور صِدِّيْقَةٌ میں بخلاف کسائیؒ اور اَنّٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع
لَبِئْسَ (میں دو جگہ) يُؤْمِنُوْنَ اور لَا نُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا
ابدال ۔ كَثِيْرًا (میں دو جگہ) اور لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق اور
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے ۔ وَالنَّبِيِّ کو مدنیؒ یاء
ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ
مکسورہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں ۔
(تنبیہ) يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا میں ادغام نہیں ہوتا ۔ (امالہ) وَعِيْسَى
(ابْنِ مَرْيَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل ۔ تَرٰى (میں دو جگہ) اور نَصٰرٰى میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل ۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ
امالہ کرتے ہیں ۔ ع
(ک) رَزَقَكُمُ ۔ مُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اور يُؤَاخِذُكُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں
انہیں مد بدل نہیں ہوتا ۔
عٰقَدْتُّمُ کو ابن ذکوانؒ عین کے بعد الف کے اثبات اور
قاف کی تخفیف سے عٰقَدْتُّمْ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ الف کے
بغیر قاف کی تخفیف سے عَقَدْتُّمْ اور باقی بھی الف کے بغیر

مگر قاف کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ الْاِیْمَانَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ۔ تَحْرِیْرُ اور وَالْمَیْسِرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ (ک) تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ۔ اور ذٰلِكَ كَفَّارَةُ۔ الصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ۔ اور الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ۔ وَاَحْسَنُوْا میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) رَقَبَةٍ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

12 ع 2

بِشَیْءٍ اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسّط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) الصَّیْدُ تَنَالُهٗ۔ (تنبیہ) بَعْدَ ذٰلِكَ میں ادغام نہیں ہوتا۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدمِ سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فَجَزَآءٌ تنوین کے بغیر اور مِثْلِ لام کے خفض سے یعنی فَجَزَآءُ مِثْلِ (باضافت) اور کوفیؒ ہمزہ کی تنوین اور لام کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ (ک) يَحْكُمُ بِهٖ

اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مدنیؒ اور شامیؒ كَفَّارَةُ تنوین کے بغیر اور طَعَامِ میم کے خفض سے یعنی اَوْ كَفَّارَةُ طَعَامِ (باضافت) اور باقی تا کی تنوین اور میم کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں مَسٰكِيْنَ کے بجمع پڑھنے پر اجماع ہے۔ مگر رسم میں اختلاف[1] تھا۔ (ک) طَعَامُ مَسٰكِيْنَ۔ تنبیہ اُحِلَّ لَكُمْ میں ادغام کبیر نہیں ہوسکتا۔

قِيٰمًا کو شامیؒ الف کے حذف سے قِيَمًا اور باقی یا کے بعد

[1] صرف بعض مصاحف میں مَسَاكِيْنَ بالف مرسوم تھا۔ ۱۲ ط

الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ وَالْقَلَآئِدَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ۔ اور یَعْلَمُ مَا (دو جگہ) اور اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ (امالہ) اِعْتَدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَلِلسَّيَّارَةِ میں کسائیؒ بخلاف اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ تنبیہ عفا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا ع ۱۳

اَشْيَآءَ اِنْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ تَسُؤْكُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے البتہ حمزہؒ وقفاً ابدال کرتے ہیں .... يُنَزَّلُ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے يُنْزَلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ الْقُرْاٰنُ میں مکیؒ نقل۔ اور قَدْ سَاَلَهَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ بَحِيْرَةٍ اور عُثِرَ میں ورشؒ ترقیق اور قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِيْلَ لَهُمْ۔ اٰبَآءَنَا میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں شَيْئًا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔ (ک) الْمَوْتُ تَحْبِسُوْنَهُمَا۔ الصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ الْاٰثِمِيْنَ میں ورشؒ کی نقل و بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

اسْتَحَقَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے اُسْتُحِقَّ (مجہول) اور حفصؒ دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اور اگر اس سے ابتدا کریں تو حفصؒ ہمزہ

وصلیہ مکسورہ سے اور باقی ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ابتداء کرتے ہیں۔....
عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
الْاَوْلَیٰنِ کو ابو بکرؒ اور حمزہؒ واو مشدّدہ مفتوحہ لام مکسورہ۔ یاء ساکنہ
اور نون مفتوحہ سے الف کے بغیر الْاَوَّلِیْنَ (اوّل کی جمع) اور باقی واو
ساکنہ مخفّفہ۔ لام مفتوحہ۔ یاء مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور نون کے کسرہ
سے (اَوْلٰی کا تثنیہ) پڑھتے ہیں۔ یَاْتُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر
ہے۔ (امالہ) کٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ قُرْبٰی میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور اَدْنٰی میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۴ ۱۴
الْغُیُوْبِ کو ابو بکرؒ اور حمزہؒ غین معجمہ کے کسرہ سے الْغِیُوْبِ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
الْقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے الْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ وَالْاِنْجِیْلَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور
سکتہ جلی ہیں۔ وَاِذْ تَخْلُقُ۔ اور وَاِذْ تُخْرِجُ اور قَدْ صَدَقْتَنَا میں
بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ کَهَيْئَةِ میں ورشؒ
کا طول و توسط بیّن ہے۔
فَتَكُوْنُ طَيْرًا کو مدنیؒ طا کے بعد الف کے اثبات اور پھر
ہمزہ مکسورہ بمد واجب سے طٰٓئِرًا اور باقی طا کے بعد یاء ساکنہ سے

الف وہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذفِ الف ہے۔ طَیْرًا۔ سِحْرٌ اور خَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ بِاِذْنِیْ میں حمزہؒ وقفاً... بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ اِذْ جِئْتَھُمْ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام اور سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

اِلَّا سِحْرٌ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے فتح پھر اثبات الف اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٌ اور باقی سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ کسائیؒ فعل کو تاءِ خطاب اور اسم کو با کے نصب سے اور حسبِ قاعدہ لام کا تا میں ادغام کر کے هَلْ تَّسْتَطِيعُ رَبَّكَ اور باقی فعل کو یاءِ غیب اور اسم کو با کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ يُّنَزِّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے يُنْزِلَ۔ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ السَّمَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور... مُؤْمِنِيْنَ اور نَاْكُلَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

مُنَزِّلُهَا کو مکیؒ اور بصریؒ (اپنے قاعدہ کے مطابق) اور حمزہؒ و کسائیؒ (بطور خاص) نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے مُنْزِلُهَا اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے۔ اور فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (امالہ) يٰعِيْسَى (ابْنَ مَرْيَمَ) (میں ۲ جگہ) بشرط وقف الْمَوْتٰى۔ اور عِيْسَى (ابْنُ مَرْيَمَ) میں بشرط وقف

حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصری تقلیل اور وَالتَّوۡرٰىةَ میں
بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ ع

ءَاَنۡتَ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ وبصریؒ ادخال الف اور ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال وتحقیق سے ورشؒ بوجہ اول
اور مکیؒ تسہیل سے۔ ورشؒ بوجہ ثانی اُس کے ابدال سے بمد لازم۔
اور باقی ادخال کے بغیر تحقیق سے۔ وَاُمِّیَ اِلٰـهَیۡنِ میں مدنیؒ۔ بصریؒ
شامیؒ اور حفصؒ اور لِیۡٓ اَنۡ میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں
(ک) تَعۡلَمُ مَّا۔ اور وَلَآ اَعۡلَمُ مَّا
الۡغُیُوۡبِ کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ غین معجمہ کے کسرہ سے الۡغِیُوۡبِ
اور باقی ضمہ سے۔ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً
نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتداء باجماع ہمزہ
وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ عَلَیۡهِمۡ میں (دو جگہ) حمزہؒ کیلئے ھا کا
ضمہ۔ اور شَیۡءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً...
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ میں دوریؒ
بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) قَالَ اللّٰهُ هٰذَا
هٰذَا یَوۡمُ کو مدنیؒ (ظرفیت کی بنا پر) میم کے نصب سے
هٰذَا یَوۡمَ اور باقی (بربناء خبریت) رفع سے پڑھتے ہیں وَهُوَ
میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کے لئے ھا کا سکون ظاہر ہے۔ (امالہ)

۱۵
ع
۵

ع ۱۶ ۱۶

یٰعِیْسَی (ابْنَ مَرْیَمَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ہیں۔ ۱۔ یَدِیَ اِلَیْكَ میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ ۲۔ اِنِّیَ اَخَافُ ۳۔ اور لِیَ اَنْ میں حرمیؒ و بصریؒ ۴۔ اِنِّیَ اُرِیْدُ ۵۔ اور فَاِنِّیَ اُعَذِّبُهٗ میں مدنیؒ اور ۶۔ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ اور حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ ایک ہے وَاخْشَوْنِ ی وَلَا تَشْتَرُوْا میں بصریؒ وصلاً اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر باونؒ ۵۲ (مثلین کے ۲۷۔ متقاربین کے ۲۵) اور جائز صغیر مختلف فیہ سولہ ۱۶ ہیں۔

(المرسوم) اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ میں واو ساکنہ کے بعد ہمزہ متطرفہ مفتوحہ بصورت الف۔ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ اور اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ میں باجماع مصاحف اور نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا میں اکثر مصاحف میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واو۔ اس سے قبل کا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور مؤخر الذکر بعض مصاحف میں حسب قاعدہ اَبْنَآءُ ہے ہمزہ بے صورت سے۔ دَآئِرَةٌ اکثر مصاحف میں حسب قاعدہ ہمزہ باصورت سے۔ اور بعض میں دَآءِرَةٌ ہمزہ بے صورت سے۔ اَكّٰلُوْنَ اور بٰلِغَ الْكَعْبَةِ بحذف الف مرسوم تھے۔

سُوْرۂ انعام

باعتبار اکثر مکیہ ہے (آیات ۲۱ و ۲۲ اور آیت ۹۱ اور آیات ۱۵۱ تا ۱۵۳ مدنیہ ہیں) اور اس کی آیتیں کوفی ۱۶۵۔ شامی اور بصری ۔۔۔۔

۱۶۶ اور حجازی ۱۶۷ ہیں ایک سو چونسٹھ ۱۶۴ جگہ اجماع اور چار جگہ اختلاف[1] ہے ۱ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ پر حجازی ۲ پہلے بِوَكِيْلٍ پر جو ع میں ہے۔ کوفی ۳ كُنْ فَيَكُوْنُ ۴ اور رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ پر غیر کوفی علماء آیت شمار کرتے ہیں۔

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ سے وَالنُّوْرَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو اکہتر ۱۷۱ ہیں۔[2] قالونؒ مع کسائیؒ تینتیس ۳۳۔ بصریؒ بارہ ورشؒ چوراسی ۸۴ (بسم اللہ پر ۶۰۔ ترک پر ۲۴) مکیؒ مع عاصمؒ تینتیس ۳۳۔ شامیؒ مع خلادؒ بارہ ۱۲۔ اور حمزہؒ تین ۳

[1] ان اختلافی مقامات میں سے کوفی ایک جگہ۔ بصری اور شامی دو جگہ اور حجازی تین جگہ آیت مانتے ہیں۔ صاحب اتحاف نے پانچ جگہ اختلاف بتایا ہے۔ اور مِنْ طِيْنٍ پر مدنی اول آیت لکھی ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ اُن تینوں مقامات میں سے ایک مقام پر یا اجماعی مواقع میں سے ایک جگہ مدنی اوّل آیت نہ ہو۔ ورنہ تعداد مسلمہ سے ایک آیت بڑھ جائیگی۔ علامہ بناءؒ کا بیان ایسی جگہ اکثر غیر واضح ہوتا ہے۔ ۱۲

[2] ۱ تا ۳ قالونؒ کیلئے وَهُوَ بسکون ھا۔ شَیْءٍ بغیر مد اور قَدِيْرٌ کے طول بسکون پر الرَّحِيْمِ کا طول۔ رَوم اور وصل اور انمیں سے ہر ایک پر وَالنُّوْرَ میں صرف طول پھر ۴ تا ۶ قَدِيْرٌ کے توسط بسکون پر۔ پھر ۷ تا ۹ قصر بسکون پر اسی طرح تین تین۔ اور پھر ۱۰ تا ۱۸ قَدِيْرٌ کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر یہی نو وجوہ ۱۹ تا ۲۱ قَدِيْرٌ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور وَالنُّوْرَ کا طول پھر دونوں کا توسط اور پھر قصر ۲۲ تا ۲۷ قَدِيْرٌ کے رَوم پر الرَّحِيْمِ کا روم اور وصل اور ان پر وَالنُّوْرَ کی وجوہ ثلاثہ ۲۸ تا ۳۰ وصل کل پر وَالنُّوْرَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو کسائیؒ مندرج ... ہوگئے ۱ تا ۶ بصریؒ کیلئے ترک پر سکتہ کے ساتھ قَدِيْرٌ کے اسکان اور پھر اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر وَالنُّوْرَ میں وہ ہی وجہ ۷ تا ۱۲ اور قَدِيْرٌ کے روم بسکتہ اور وصل پر وَالنُّوْرَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھ کر۔ ورشؒ کے لئے وَهُوَ بضم ھا اور شَیْءٍ کے توسط پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۳۰ وجوہ اور ترک پر بصریؒ کے مانند بارہ ۱۲ وجوہ۔ اور پھر شَیْءٍ کے طول پر یہی بیالیس ۴۲

(باقی بر صفحہ آئندہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ک) خَلَقَکُمْ ۔ وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ وَفِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ سِرَّکُمْ۔ سِحْرٌ اور سَخِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) وَیَعْلَمُ مَا۔ تَاْتِیْھِمْ اور یَاْتِیْھِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ جَآءَھُمْ میں حمزہؒ کے لئے وقفاً مدوقصر کے ساتھ تسہیل اور یَسْتَھْزِءُوْنَ میں (۲ دوجگہ) تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زاکو ضمہ دیکر ہمزہ کا حذف اور عَلَیْھِمْ میں (۲ دوجگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ مِدْرَارًا اور قِرْطَاسٍ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ وَاَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ میں ورشؒ کی نقل اور مدّ بدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) عَلَیْكَ كِتٰبًا۔ وَلَقَدِ اسْتُھْزِئَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ دال کے ضمّہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ (امالہ) قَضٰی۔ اور مُسَمًّی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَھُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور فَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۷

ورشؒ کے لئے سِیْرُوْا۔ خَسِرُوْا (میں ۲ دوجگہ) اَغَیْرَ۔ اَلْقَاھِرُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) وجوہ۔ پھر شَیْءٍ بغیر مد پر مکیؒ کے لئے قالونؒ کے مانند ۳۰ وجوہ پڑھو عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کو بصریؒ کی طرح پڑھو وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ اب حمزہؒ کے لئے شَیْءٍ اور لام تعریف کے سکتہ پر وصل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۵۰۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

اور لِاُنْذِرَكُمْ میں ترقیق اور وَالْاَرْضِ میں نقل ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و
سکتہ ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ۔ وَهُوَ (میں چار
جگہ) اور فَهُوَ میں قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے ۔ اِنِّیْٓ
اُمِرْتُ میں مدنیؒ اور اِنِّیْٓ اَخَافُ میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے
ہیں ۔

مَنْ یُّصْرَفْ کو ابو بکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح اور را کے
کسرہ سے مَنْ یَّصْرِفْ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور را کے فتح سے
(مجہول) پڑھتے ہیں ۔ (ک) اِلَّا هُوَ وَاِنْ ۔ شَیْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا
طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ۔ اور الْقُرْاٰنُ
میں مکیؒ کی نقل جلی ہے ۔ اَئِنَّكُمْ کو قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل سے ۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے ۔ ہشامؒ بخلاف ادخال
و تحقیق سے اور باقی بلا ادخال تحقیق سے پڑھتے ہیں ۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ
ہے ۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے ۔ اٰلِهَةً اُخْرٰی میں ورشؒ کی نقل
اور مد بدل ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ۔ اور اَبْنَآءَهُمْ
میں وقفاً حمزہؒ کے لئے مد و قصر کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل جلی ہے ۔
(امالہ) الرَّحْمَةَ اور شَهَادَةً میں کسائیؒ ۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ ...
امالہ ورشؒ تقلیل ۔ اور اُخْرٰی میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ
تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۲ / ۸

اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ ۔ اور كَذَّبَ

بِاٰيٰتِہٖ ۔ بِاٰيٰتِہٖ میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں (ک)
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یکن کو یاءِ تذکیر سے اور اسم کو تا کے نصب سے لَمْ يَكُنْ فِتْنَتَهُمْ ۔ مدنیؒ ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ... تکن کو تاءِ تانیث سے اور اسم کو نصب سے لَمْ تَكُنْ فِتْنَتَهُمْ اور باقی فعل کو تاءِ تانیث سے اور اسم کو رفع سے پڑھتے ہیں۔

وَاللّٰهِ رَبِّنَا کو حمزہؒ اور کسائیؒ (بتقدیر حرف ندا) با کے نصب سے وَاللّٰهِ رَبَّنَا ۔ اور باقی (اسم جلالہ کی صفت قرار دیکر) خفض سے پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُوْا اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اَسَاطِيْرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور الْاَوَّلِيْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً... حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

وَلَا نُكَذِّبَ اور وَنَكُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (نُرَدُّ پر عطف کرکے) با اور نون کے رفع سے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنُ ۔ شامیؒ پہلے کو رفع سے (اور اَنْ مقدر مان کر) دوسرے کے نصب سے وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنَ اور حفصؒ وحمزہؒ دونوں کے نصب سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ اور الْعَذَابَ بِمَا (امالہ) اِفْتَرٰى اور تَرٰى میں (دو جگہ) بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اِذَا رَاٰهُمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ ۔ جَآءُوْكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ

امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور بلیٰ ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) بَدَا واوی ہے اسمیں امالہ
نہیں ہوتا۔ ع

خَسِرَ۔ یَزِرُوْنَ۔ اَلْاٰخِرَۃُ۔ خَیْرٌ۔ قَادِرٌ۔ یَطِیْرُ۔ اور اٰغَیْرَ میں ورشؒ
کی ترقیق جلی ہے۔

وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ شامیؒ وَلَدَارُ کو ایک لام مفتوحہ (یعنی صرف
لام ابتدائیہ) اور دال کی تخفیف سے لام تعریف کے بغیر اور (بربناءِ
اضافت) تا کے خفض سے وَ لَدَارُ الْاٰخِرَۃِ اور باقی وَ لَلدَّارُ...
لامین (یعنی لام ابتداء اور لام تعریف) سے لام تعریف کا دال میں
ادغام کرکے اور (بربناء نعت) تا کے رفع سے پڑھتے ہیں مصحف
شام میں ایک اور باقی مصاحف میں دو لام مرسوم تھے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے
اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے لَیُحْزِنُكَ کو مدنیؒ یا کے
ضمہ اور زا کے کسرہ سے لَیُحْزِنُكَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔

لَا یُكَذِّبُوْنَكَ کو مدنیؒ اور کسائیؒ کاف کے اسکان اور ذال
کی تخفیف سے لَا یُكْذِبُوْنَكَ اور باقی کاف کے فتح اور
ذال کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ۔ وَلَقَدْ
جَآءَكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِعْرَاضُهُمْ

میں تفخیم پر اجماع ہے۔ فَیَاْتِیْهِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور بِاٰیَةٍ
میں وقفاً حمزہؒ کا یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال جلی ہے۔ عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ کو مکیؒ
نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے اَنْ یُّنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور
زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یعنی یہاں بصریؒ اپنے قاعدہ کے خلاف فتح
اور تشدید سے پڑھنے والوں کے ساتھ ہیں۔ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ میں ورشؒ کی
نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ
کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ مَنْ یَّشَاْ اور
وَمَنْ یَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین
سے اور باقی صاد خالص سے اَرَءَیْتَکُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے
نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے۔
پڑھتے ہیں (امالہ) جَآءَهُمْ۔ جَآءَكَ اور شَآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ الدُّنْیَا اور وَالْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور
بصریؒ تقلیل۔ اٰتٰهُمْ۔ الْهُدٰی اور اٰتٰکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل۔ اور بِاٰیَةٍ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ٤

بِالْبَاْسَآءِ اور بَاْسُنَا میں سوسیؒ کا ابدال اور اِذْ جَآءَهُمْ میں بصریؒ اور
ہشامؒ کا ادغام ظاہر ہے (ک)، وَزَیَّنَ لَهُمْ۔ مَا ذُكِّرُوْا۔ دَابِرُ اور غَیْرُهُ
اور وَالْبَصِیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

فَتَحْنَا کو شامیؒ تا کی تشدید سے فَتَّحْنَا۔ اور باقی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ شَیْءٍ میں ورشؒ

کا طول و توسط اور وقفاً ہشام اور حمزہ کی نقل اور ادغام۔ ظلموا اور و اصلح میں
ورش کی تغلیظ ظاہر ہے۔ اٰمنا اٰمنتم اور اٰمنا اٰمنتکم کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی
تسہیل سے۔ نیز ورش اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس
کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ یاتینکم میں ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے
(ک) الاٰیٰت ثم۔ یصدفون کو حمزہ اور کسائی اشمام بالزا سے اور باقی
صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) العذاب بما۔ اور لا اقول لکم اور
ولا اقول لکم (امالہ) جآءھم میں ابن ذکوان و حمزہ۔ اتىکم۔ یوحی
اور الاعمی میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
۵ ع ۱۱
بالغدوۃ کو شامی۔ غین کے ضمہ۔ دال کے اسکان اور واو
مفتوحہ سے الف کے بغیر بالغدوۃ اور باقی غین و دال کے فتح
اور دال کے بعد الف کے اثبات سے واو کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم
باجماع واو سے ہے تنبیہ والعشی یریدون میں ادغام نہیں ہو سکتا
شیء میں (دو جگہ) ورش کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور
خلف کا سکتہ۔ اور علیہم میں (دو جگہ) حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔
(ک) باعلم بالشکرین۔ یؤمنون میں ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔
انہ (من عمل) کو مکی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی (بر بناء استیناف)
ہمزہ کے کسرہ سے انہ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ کسرہ والوں کے
لئے ماقبل پر وقف سائغ ہے۔ و اصلح میں ورش کی تغلیظ جلی ہے۔
فانہ (غفور رحیم) کو حرمی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی ہمزہ کے

کسرہ سے فَاِنَّهٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں[1]۔

وَلِتَسْتَبِيْنَ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر سے وَلِيَسْتَبِيْنَ مدنیؒ تاءِ خطاب سے، اور باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔

سَبِيْلُ (الْمُجْرِمِيْنَ) کو مدنیؒ (بوجہ مفعولیت) لام کے نصب سے سَبِيْلَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور الرَّحْمَةَ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ٦ ١٢

قَدْ ضَلَلْتُ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

يَقُصُّ (الْحَقَّ) کو بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے اسکان اور اس کے بعد ضاد معجمہ مکسورہ سے يَقْضِ الْحَقَّ۔ (از قضاء) اور باقی قاف کے ضمہ۔ اس کے بعد صاد مہملہ مشددہ مضمومہ سے (از قصص) پڑھتے ہیں۔

وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور خَيْرُ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ۔ اور هُوَ وَيَعْلَمُ اور وَيَعْلَمُ مَا (دو جگہ) (امالہ) يَتَوَفّٰكُمْ۔ لِيُقْضٰى اور مُسَمًّى میں وقفاً حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور بِالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع ع ١٢

وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ الْقَاهِرُ اور الْقَادِرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ جَآءَ اَحَدَكُمُ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اسکے ابدال سے

---

[1] نتیجہ کلمتین تین قرآت ۱ مکیؒ۔ بصریؒ حمزہؒ و کسائیؒ اِنَّهٗ۔ فَاِنَّهٗ ۲ مدنیؒ اَنَّهٗ۔ فَاِنَّهٗ ۳ شامیؒ وعاصمؒ اَنَّهٗ۔ فَاَنَّهٗ۔ ۱۲ ط

پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔ (تنبیہ) قالونؒ اور دوریؒ کے لئے حتّٰی کے قصر پر جائے ہیں قصر و مد۔ اور مد پر صرف مد پڑھو۔ (ک) الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ
تَوَفَّتْهُ کو حمزہؒ فا کے بعد تاء تانیث کے بجائے الف تذکیر سے تَوَفّٰهُ اور باقی تاء تانیث ساکنہ سے۔ رُسُلُنَا کو بصریؒ...
سین کے اسکان سے رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
وَخُفْيَةً کو ابوبکرؒ خا کے کسرہ سے وَخِفْيَةً اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(لَئِنْ) اَنْجٰنَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم مفتوحہ کے بعد یاء تحتانیہ ساکنہ پھر تاء خطاب مفتوحہ سے اَنْجَيْتَنَا اور کوفیؒ جیم کے بعد الف مبدلہ سے یاء و تا کے بغیر پڑھتے ہیں مصحف کوفہ میں جیم والف کے درمیان دو اور باقی مصاحف میں تین شوشہ[1] مرسوم تھے۔
(قُلِ اللّٰهُ) يُنَجِّيْكُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے يُنْجِيْكُمْ اور ہشامؒ وکوفیؒ نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ میں نون کے فتح اور جیم کی تشدید پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔ بَاْسَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔۔۔۔ بَعْضٍ اُنْظُرْ کو وصلاً حرمیؒ، ہشامؒ۔ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (ک) وَكَذَّبَ بِهٖ۔
(وَاِمَّا) يُنْسِيَنَّكَ کو شامیؒ نون (اوّل) کے فتح اور سین

[1] اصل مسودہ میں "مرکز" کا لفظ ہے یعنی سِنَّات اور تیز دندانے اور باریک شوشے، نیزہ کے دندانوں کی طرح۔ متن میں موجودہ لفظ حضرۃ شیخ فتح محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا رقم فرمودہ ہے۔ ۱۲ ط

کی تشدید سے یُنسِیَنَّکَ اور باقی نون کے اسکان اور سین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ تنبیہ: لَهُوًا اسم ظاہر ہے ضمیر نہیں۔ اسمیں اسکان ھا پر اجماع ہے۔ لَا یُؤْخَذْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (امالہ) حَفَظَةً میں کسائیؒ بخلاف اور وَ خُفْیَةً میں بلاخلاف جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ تَوَفَّتْهُ میں حمزہؒ۔ مَوْلٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَنْجٰنَا میں حمزہؒ و کسائیؒ الذِّکْرٰی اور ذِکْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۴

اسْتَهْوَتْهُ کو حمزہؒ واو کے بعد الف مبدلہ سے تذکیر اِسْتَهْوٰىهُ اور باقی تاء تانیث ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ حَیْرَانَ میں ورشؒ کی ترقیق بخلاف اور الْهُدَی ائْتِنَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے۔ (ک) هُدَى اللهِ هُوَ۔ الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ کُنْ فَیَکُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ میں نون کے رفع پر اجماع ہے۔ اٰزَرَ اور رَاٰ میں قبل از متحرک بلاشرط اور قبل از ساکن صرف وقفاً ورشؒ کا مدبدل۔ اَصْنَامًا اٰلِهَةً میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ اِنِّیْٓ اَرٰىكَ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ۔ اور الَّیْلُ رَاٰ

تنبیہ: بحالت ادغام واجتماع ساکنین حرف لین کے ساتھ بھی حرف مد کی طرح وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ دک، قال لآ احبّ۔ ورشؒ کے لئے.... الآ فلین میں نقل اور مد بدل اور بالآمن میں نقل۔ اور وقفاً دونوں میں حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک) قال لئن۔ وجھی کی یا کو مدنیؒ.... شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اَتُحَآجُّوْنِّیْ کو ہشامؒ بخلاف اور مدنیؒ وابن ذکوانؒ نون کی تخفیف سے دوسرے مد کے بغیر اَتُحَآجُوْنِیْ اور باقی نون کی تشدید سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ یاء متکلم ساکنہ کا ادا کرنا ہر قراءت میں لازم ہے۔ بعض بے خبر قراءتِ تخفیف میں یا کو حذف کر دیتے ہیں۔ جو لحن جلی اور خطاء فاسد ہے۔ وَقَدْ ھَدٰنِ یْ میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شیئًا میں وقفاً

لہ ابن عبدانؒ حلوانیؒ سے بجمیع طرق۔ اور ھبۃ اللہؒ مفسر کے سوا داجونیؒ کے تمام تلامذہ تخفیف روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابو الفتحؒ سے بطریق سامریؒ۔ اور امام ابوالحسنؒ سے بطریق حسن بن عباسؒ تخفیف ہی پڑھی ہے۔ ھادی، ہدایہ۔ کافی عنوان وغیرہ مغربی کتابوں میں تخفیف بیان ہوئی ہے۔ ازرق جمالؒ حلوانیؒ سے اور ھبۃ اللہ مفسرؒ داجونیؒ سے تشدید روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق ابو طاہرؒ از نقاشؒ از جمالؒ اور شیخ ابو الفتحؒ سے بطریق عبد الباقیؒ اور بطریق ابن عبادؒ تشدید پڑھی اور جملہ عراقی کتابوں میں تشدید منقول ہے۔ تیسیر و شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج ہیں۔

محققؒ کہتے ہیں۔
"ہشامؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح و ماخوذ ہیں" ۱۲

حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ لَمْ یُنَزِّلْ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان
اور زا کی تخفیف سے لَمْ یُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے
پڑھتے ہیں (امالہ) ھَدٰىنَا۔ الْھُدَی ائْتِنَا) میں بشرط وقف ھُدَی اللہِ
میں بشرط وقف اور الْھُدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
اسْتَھْوٰىہُ میں حمزہؒ۔ وَالشَّھَادَۃِ اور الِھَۃً میں کسائیؒ۔ اَدْرٰىكَ میں بصریؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ رَاٰ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا ابن ذکوانؒ
ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ رَاَ الْقَمَرَ
اور رَاَ الشَّمْسَ میں وصلاً ابوبکرؒ اور حمزہؒ فقط را کا۔ اور وقفاً رَاٰ کے مانند
حسبِ تفصیل بالا اور (وَقَدْ) ھَدٰىنِ میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) الْھُدَی ائْتِنَا کو ملاکر پڑھنے کی حالت میں
ابدال کرنے والوں کے لئے بھی امالہ جائز نہیں۔ کیونکہ یہ الف ہمزہ سے جلد ا صـ ۲۳۰
بدلا ہوا ہے۔ سوسیؒ کے لئے رَاٰ میں قبل از متحرک را کا۔ اور قبل از ساکن
دونوں کا یا ایک کا۔ اور ابوبکرؒ کے لئے قبل از ساکن ہمزہ کا امالہ ہمارے طُرق
سے نہیں ہے۔ ع جلد ا صـ ۲۲۶ ع ۹ ۱۵

دَرَجٰتٍ (مَّنْ نَّشَآءُ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تنوین کے بغیر
دَرَجٰتِ اور کوفیؒ تنوین سے پڑھتے ہیں۔ نَشَآءُ اِنَّ میں وصلاً حرمیؒ
اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال۔ اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔
اور اگر وقف کریں تو نَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ ظاہر ہیں۔
وَزَكَرِيَّا کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابوبکرؒ الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے

اثبات سے بمد واجب وَزَكَرِيَّآءَ اور باقی ہمزہ ومد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
وَإِلْيَاسَ اور وَإِخْوَانِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
وَالْيَسَعَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ لام کی تشدید اور فتح اور یاء تحتانیہ کے
اسکان سے وَاللَّيْسَعَ اور باقی لام کے اسکان وتخفیف اور یاء مفتوحہ
سے۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص
سے۔ وَالنُّبُوَّةَ کو مدنیؒ واو ساکنہ مخففہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات
سے بمد واجب۔ اور باقی واو مشدّدہ مفتوحہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
اقْتَدِهْ کو ہشامؒ وصلاً[1] ہا کے کسرہ سے صلہ کے بغیر اِقْتَدِهِ
ابن ذکوانؒ وصلاً کسرہ کے صلہ[2] سے اِقْتَدِهِ حمزہؒ اور کسائیؒ وصلاً ہا کے

---

[1] شامیؒ کے مذہب پر یہ ہا ھاء کنایہ اور حمزہؒ وکسائیؒ کے مذہب پر یقیناً ہاء سکتہ ہے اور باقی حضرات کے مسلک پر دونوں احتمال رکھتی ہے ۱۲

[2] علامہ شاطبیؒ نے ابن ذکوانؒ کے لئے اختلاس (یعنی کسرہ محض) بھی بیان کیا ہے جو نہ صرف تیسیر اور طرق تیسیر کے بلکہ علامہ دانیؒ کی تمام تصانیف اور جملہ طرق کے خلاف ہے جمہور ائمہ نے ابن ذکوانؒ کے لئے فقط صلہ روایت کیا ہے۔ تیسیر۔ تذکرہ۔ مفردات۔ ہادی۔ ہدایہ۔ تبصرہ۔ تجرید۔ تلخیص۔ تلخیص العبارات۔ غایۃ ابن مہرانؒ۔ غایۃ ابی العلا ہمدانیؒ۔ الجامع۔ مستنیر اور کفایہ کبریٰ وغیرہ میں صرف صلہ درج ہے۔ اور معدودے چند کے سوا تمام اہل اداء صلہ کہتے ہیں۔ البتہ داجونیؒ بذریعہ صوریؒ۔ اور امام ابن مجاہدؒ بذریعہ محمد بن یوسف تغلبیؒ ابن ذکوانؒ سے اختلاس روایت کرتے ہیں اور محققؒ اس کی تصحیح کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں "کسرہ صحیح ہے مگر طرق شاطبیہ سے نہیں بلکہ ہماری کتاب کے طرق سے بھی عزیز الوجود ہے" سیدؒ کہتے ہیں "کسرہ کی صحت سے انکار نہیں مگر ہمارے طرق سے پڑھا نہیں جاتا۔ میں نے اپنے تمام شیوخ سے صلہ پڑھا ہے" واللہ اعلم۔ ۱۲ منہ
((حاصل یہ کہ شاطبیہ میں ابن ذکوانؒ کے لئے عدم صلہ اقْتَدِهِ بھی درج ہے جو طریق کے خلاف بلکہ ضعیف ہے۔ ۱۲ ط))

اسقاط سے اِقْتَدِہْ اور باقی ھاءِ ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور
بحالت وقف ھاءِ ساکنہ کے الحاق پر اجماع ہے۔ (امالہ) وَمُوْسٰی۔
وَیَحْیٰی اور وَعِیْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
ھُدَی (اللہِ) میں بشرط وقف ھُدَی (اللہُ) میں بشرط وقف اور فَبِھُدٰھُمُ
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنُّبُوَّۃَ میں کسائیؒ۔ بِکٰفِرِیْنَ
میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور ذِکْرٰی میں بصریؒ حمزہؒ اور
کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۱ ۱۶

شَیْءٍ اور شَیْءٌ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔
تَجْعَلُوْنَہٗ (قَرَاطِیْسَ) تُبْدُوْنَھَا وَتُخْفُوْنَ مکیؒ اور
بصریؒ افعال ثلاثہ کو یاءِ غیب سے یَجْعَلُوْنَہٗ (قَرَاطِیْسَ)....
یُبْدُوْنَھَا وَیُخْفُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں تنبیہ
حَقَّ قَدْرِہٖ میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ کَثِیْرًا۔ وَلِتُنْذِرَ۔ بِالْاٰخِرَۃِ۔ غَیْرَ اور
تَسْتَکْبِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے اٰبَآؤُکُمْ میں حمزہؒ وقفاً....
ہمزہ متوسطہ کی مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔
وَلِتُنْذِرَ کو ابوبکرؒ یاءِ غیب سے وَلِیُنْذِرَ اور باقی تاءِ
خطاب سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا
ابدال صَلَاتِھِمْ اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک)
اَظْلَمُ مِمَّنِ۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ

ادغام اور سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ شُرَکٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ الف کے بعد خلاف قیاس بصورت واو مرسوم تھا۔ پس ایسے مقامات میں ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے وقفاً وجوہ خمسہ قیاسی کے علاوہ سات وجوہ رسمی اور جائز ہیں۔ یعنی ہمزہ کو واو سے بدل کر سکون واشمام کے ساتھ طول وتوسط اور قصر۔ اور رَوم بقصر۔ ہمزہ سے قبل کا الف رسماً محذوف اور اس کے بعد الف زائد لکھا ہوا ہے۔ قراءت میں پہلے الف کا تلفظ واجب اور دوسرے کا نطق حرام ہے۔ بعض بے خبر اور کج رو ابدال کی وجوہ میں ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں اعاذنا اللہ منہا۔

(لَقَدْ تَّقَطَّعَ) بَیْنَکُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ نون کے رفع سے بَیْنُکُمْ اور باقی (بربناء ظرفیت) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَهُدًى میں بشرط وقف اور فُرَادٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ الْقُرٰی۔ افْتَرٰی۔ تَرٰی اور نَرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

ع ۱۷

الْمَیِّتِ کو (دونوں جگہ) مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ ساکنہ کی تخفیف سے الْمَیْتِ اور باقی یاء مشدّدہ مکسورہ سے.... پڑھتے ہیں۔ تُؤْفَکُوْنَ اور یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ الْاِصْبَاحِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

وَجَعَلَ الَّيْلَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم کے بعد الف کے اثبات عین کے کسرہ اور لام کے رفع سے (اسم فاعل) اور (بر بناء اضافت) الَّیْلِ کے لام کے خفض سے وَجَاعِلُ الَّیْلِ اور کوفیؒ الف کے اسقاط اور عین و لام کے فتح سے (ماضی) اور (بر بناء مفعولیّت) الَّیْلَ کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ الف کے حذف و اثبات میں مصاحف میں اختلاف تھا۔ تُقَدِّرُهُ۔ خَضِرًا اور وَغَيْرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ رک جَعَلَ لَكُمُ

فَمُسْتَقَرٌّ کو مکیؒ اور بصریؒ قاف کے کسرہ سے فَمُسْتَقِرٌّ (اسم فاعل) اور باقی فتح سے (اسم ظرف مکان یا مصدر) پڑھتے ہیں۔ اور مُسْتَوْدَعٌ میں دال کے فتح پر اجماع ہے۔ مَآءً میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْا کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

(رالی) ثَمَرِهٖ کو حمزہؒ اور کسائیؒ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے ثُمُرِهٖ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

وَخَرَقُوْا کو مدنیؒ را کی تشدید سے وَخَرَّقُوْا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَالنَّوٰى اور وَتَعٰلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فَاَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور دوریؒ

ے اصل مسودہ میں یہاں "اسم مفعول" درج ہے جو تسامح پر مبنی ہے۔ ۱۲ ط

ع ۱۲ ۱۸

تقلیل کرتے ہیں۔ ع

وَالْاَرْضِ اور اَلْاَبْصَارُ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ (ک) وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ میں (چار جگہ) ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام۔ اور وَهُوَ میں (چار جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) خَالِقُ كُلِّ۔ قَدْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ بَصَآئِرُ اور يُشْعِرُكُمْ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

دَارَسْتَ کو مکیؒ اور بصریؒ دال کے بعد الف کے اثبات سین کے اسکان۔ اور تا کے فتح سے دٰرَسْتَ (بروزن قَاتَلْتَ) شامیؒ الف کے بغیر سین کے فتح اور تا کے اسکان سے دَرَسَتْ (بروزن ذَهَبَتْ) اور باقی بھی الف کے بغیر سین کے اسکان اور تا کے فتح سے (بروزن خَرَجْتَ) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک) هُوَ وَاَعْرِضْ۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کیلئے ھا کا ضمہ۔ لَيُؤْمِنُنَّ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لَمْ يُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

يُشْعِرُكُمْ کو بصریؒ تخفیفاً را کے اسکان سے يُشْعِرْكُمْ۔ نیز دوریؒ ضمۂ را کے اختلاس سے۔ اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ حالت اسکان میں ر باریک اور اختلاس میں ضمہ کے مانند پُر پڑھی جائے گی۔

اَنَّهَآ (اِذَا) کو ابو بکرؒ بخلاف اور مکی و بصریؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهَا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں یہی ابو بکرؒ کی دوسری وجہ ہے لَا يُؤْمِنُوْنَ کو شامیؒ اور حمزہؒ تاءِ خطاب سے لَا تُؤْمِنُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ صَاحِبَةٌ میں کسائیؒ۔ جَآءَكُمْ۔ شَآءَ۔ جَآءَتْهُمْ۔ اور جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور طُغْيَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ... کرتے ہیں ع

ع ۱۳ ۱۹ جزو ہشتم

اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور

لہ تمام اہل عراق یحییٰؒ سے ہمزہ کا فتح روایت کرتے ہیں۔ عنوان میں صرف فتح مروی ہے اور علیمیؒ کسرہ روایت کرتے ہیں۔ ابن سفیانؒ۔ مہدویؒ۔ ابن شریحؒ۔ ابو محمد مکیؒ اور امام ابن غلبونؒ وغیرہ نے یحییٰؒ سے دونوں وجوہ نقل کی ہیں۔ امام ابوالحسنؒ کہتے ہیں "میں نے اپنے والد سے دونوں طرح پڑھا ہے۔ اور میرے والد نے امام ابوسہلؒ سے بطریق امام ابن مجاہدؒ کسرہ اور امام نصر بن یوسفؒ سے بطریق امام ابن شنبوذؒ فتح پڑھا ہے۔ اور میں یحییٰؒ کیلئے دونوں طرح پڑھتا ہوں" علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میں نے صریفینیؒ کے طریقہ سے یحییٰؒ کے لئے دونوں طرح پڑھا ہے۔ اور مجھے روایت پہنچی ہے کہ یحییٰؒ کے لئے ابن مجاہدؒ کسرہ اور ابن شنبوذؒ فتح مختار جانتے تھے" محققؒ بذریعہ سند یحییٰؒ سے نقل کرتے ہیں "ابو بکرؒ کو یہ محفوظ نہ رہا کہ عاصمؒ سے فتح پڑھا ہے یا کسرہ۔ اسی لئے انہوں نے دونوں وجوہ اختیار کر لیں" اس کے بعد محققؒ کہتے ہیں "ابو بکرؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ علیمیؒ برجمیؒ۔ جعفیؒ۔ ہارونؒ بن حاتمؒ اور ابن ابی امیہؒ وغیرہ اور اعشیؒ بروایت شمونیؒ و ابن غالبؒ و تیمیؒ کسرہ۔ اور باقی رواۃ مثل اسحاق ازرقؒ و ابی کریبؒ و کسائیؒ فتح روایت کرتے ہیں۔ اور ابو بکرؒ سے عاصمؒ کی جانب فتح کی اسناد زیادہ صحیح ہے اور ممکن ہے کہ کسرہ خود ابو بکرؒ کا اختیار کردہ ہو"

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۱۲۔

کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

قُبُلًا کو مدنیؒ اور شامیؒ قاف کے کسرہ اور باءِ موحدہ کے فتح سے قِبَلًا اور باقی دونوں کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لِيُؤْمِنُوْا۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ مُؤْمِنِيْنَ۔ اَلَّا تَاْكُلُوْا اور وَلَا تَاْكُلُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے نَبِيٍّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاءِ مشددہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِالْاٰخِرَةِ اَفَغَيْرَ۔ ذُكِرَ (میں دوجگہ) كَثِيْرًا اور ظَاهِرَ میں ورشؒ کی ترقیق وَهُوَ میں (تین جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ مُفَصَّلًا اور فَصَّلَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

مُنَزَّلٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے مُنْزَلٌ اور شامیؒ و حفصؒ نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

(وَتَمَّتْ) كَلِمَتُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے كَلِمٰتُ اور کوفیؒ الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں (ک) لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ اور اَعْلَمُ مَنْ اور اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔

فَصَّلَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فا کے ضمہ اور صاد کے کسرہ سے

لہ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا سے اِلَيْكَ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کے لئے میم جمع کا صلہ قصر کے ساتھ اور دونوں فعلوں کو معروف پڑھ کر ۲ مکیؒ کے لئے ھاءِ کنایہ کا صلہ اور

(باقی برصفحہ آیندہ)

فُصِّلَ (مجہول) اور باقی دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔
(ک) فُصِّلَ لَكُمْ۔

حَرَّمَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے ضمہ اور را کے کسرہ سے حُرِّمَ (مجہول) اور مدنیؒ و حفصؒ دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ مدنیؒ اور حفصؒ دونوں کو معروف۔ مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ دونوں کو مجہول۔ اور باقی اوّل کو معروف اور دوم کو مجہول پڑھتے ہیں۔

لَيُضِلُّوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے فتح سے لَيَضِلُّوْنَ اور کوفیؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ (امالہ) اَلْمَوْتٰى میں حمزہؒ
ع ۱۴ وکسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور وَلِتَصْغٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

مَيْتًا کو مدنیؒ یاء مشددہ مکسورہ سے مَيِّتًا اور باقی یاء ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ۔ اَكٰبِرَ میں ورشؒ کی ترقیق لَنْ نُؤْمِنَ۔ نُؤْتٰى اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے
(ک) يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) دونوں افعال کو مجہول پڑھو۔ ۳ قالونؒ کو صلہ کے مد سے اسی طرح ۴ ورشؒ کو صلہ کے پانچ الفی مد۔ ہمزہ ساکنہ کے ابدال ترقیق را اور لام کی تغلیظ سے ۵ قالونؒ کو اسی طرح بے صلہ سے پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ۶ ابوبکرؒ کو حُرِّمَ (مجہول) سے لوٹاؤ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ۷ دوریؒ کے لئے دونوں افعال کو مجہول پڑھو شامیؒ مندرج ہو گئے ۸ سوسیؒ کو ہمزہ ساکنہ کے ابدال اور ادغام سے، دوریؒ کی طرح۔ ۹ اور خلفؒ کو سکتہ پر حمزہؒ کی طرح پڑھو۔ انمیں سے ہر وجہ پر اِلَيْهِ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

رسلتہٗ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لام کے بعد الف جمع کے اثبات تا کے خفض عہ ہا کے کسرہ اور صلہ بیا سے رِسٰلٰتِہٖ اور مکیؒ و حفصؒ الف جمع کے بغیر تا کے فتح ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ لِلْاِسْلَامِ اور اَلْاِنْسِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

ضَیِّقًا[1] کو مکیؒ یاء ساکنہ مخففہ سے ضَیْقًا اور باقی یاء مشدّدہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

حَرَجًا کو مدنیؒ اور ابوبکرؒ را کے کسرہ سے حَرِجًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

یَصَّعَّدُ کو مکیؒ صاد مخففہ ساکنہ اور عین کی تخفیف سے الف کے بغیر یَصْعَدُ ابوبکرؒ صاد مشدّدہ مفتوحہ کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے یَصّٰعَدُ اور باقی صاد و عین مشدّدتین مفتوحتین سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ فِی السَّمَآءِ میں

---

[1] وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ سے فِی السَّمَآءِ تک ترتیب قراءت ۱؎ قالونؒ کو ضَیِّقًا بالتشدید حَرِجًا بکسر را اور یَصَّعَّدُ بتشدید سے الف کے بغیر ۲؎ ابوبکرؒ یَصّٰعَدُ بالف اور عین کی تخفیف سے ۳؎ بصریؒ کو حَرَجًا بفتح را سے ۴؎ ہشامؒ کو فِی السَّمَآءِ کی وجوہ خمسہ سے پڑھو۔ خلادؒ کی چار وجوہ درج ہو گئیں ۵؎ ابن ذکوانؒ کو مد اور تحقیق سے لوٹاؤ، کسائیؒ مندرج ہو گئے ۶؎ حفصؒ کو مد سے پھر ۷؎ خلادؒ کے لئے تسہیل کے ساتھ مد پڑھو ۸؎ مکیؒ کو ضَیْقًا بالسکون یَصْعَدُ بسکون صاد و تخفیف عین سے۔ ۹؎ ورشؒ کو نقل سے قالونؒ کی طرح بمد طویل ۱۰؎ خلفؒ کے لئے ادغام کامل پر سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ فِی السَّمَآءِ کی وجوہ خمسہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲۔

عہ یعنی نصب بکسرۂ لفظیہ۔ ۱۲ ط

ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ صِرَاطُ کو خلفؒ اشمام بالزا سے
قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ میں قالونؒ،
بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) وَھُوَ وَلِيُّهُمْ۔
يَحْشُرُهُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت
سے نَحْشُرُهُمْ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) النَّاسِ
میں دوریؒ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ
اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ نُؤْتِيْ اور مَثْوٰىكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۵ ع ۲
يَأْتِكُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ۔ حِجْرٌ۔۔
اِفْتِرَآءً (میں دو جگہ) اور خَسِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ (وَرَبُّكَ) کو شامیؒ تاءِ خطاب سے۔۔۔
تَعْمَلُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ اِنْ يَّشَاْ ابدال سے
مستثنیٰ ہے۔ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
مَكَانَتِكُمْ کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے۔۔۔
مَكَانَاتِكُمْ اور باقی الف جمع کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔
مَنْ تَكُوْنُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر سے مَنْ يَّكُوْنُ اور
باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کا ادغام کامل جلی ہے۔
بِزَعْمِهِمْ کو (دونوں جگہ) کسائیؒ زا کے ضمہ سے بِزُعْمِهِمْ

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ لِشُرَكَآئِنَا اور بِلٰی شُرَكَآئِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ فَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ (ک) زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ۔

زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ کو شامیؒ زا کے ضمہ اور یا کے کسرہ سے ... زُيِّنَ (مجہول) اور باقی زا اور یا دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ قَتْلَ کو شامیؒ لام کے رفع سے قَتْلُ (قائم مقام فاعل مضاف) اور باقی نصب سے (مفعول بہ مضاف) پڑھتے ہیں۔

اَوْلَادِهِمْ کو شامیؒ دال کے نصب اور ھا کے ضمہ سے .... اَوْلَادَهُمْ (مفعول) اور باقی دال کے خفض اور ھا کے کسرہ سے (مضاف الیہ) پڑھتے ہیں۔

شُرَكَآؤُهُمْ کو شامیؒ ہمزہ کے خفض اور ھا کے کسرہ سے شُرَكَآئِهِمْ (مضاف الیہ) اور باقی ہمزہ کے رفع اور ھا کے ضمہ سے (فاعل) پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں بالیا اور باقی مصاحف میں بالواو مرسوم تھا۔ چاروں کلمات کے اختلاف کا ماحصل یہ ہے کہ غیر شامیؒ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اور شامیؒ زُيِّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَآئِهِمْ پڑھتے ہیں۔

---

[1] یعنی آپ نے قَتْلُ (معنیً فاعل و مضاف) اور شُرَكَآئِهِمْ (مضاف الیہ) کے درمیان اَوْلَادَهُمْ (مفعول) سے فصل کیا ہے۔ اور جمہور نحاۃ بصرہ کے نزدیک شعری ضرورت کے سوا مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان فصل جائز نہیں۔ اس انسانی قاعدہ کی وجہ سے ابن عطیہ، بیضاوی۔ ابن جنی۔ نحاس اور زمخشری وغیرہ نحوی امام ابن عامرؒ کی قراءت کو ضعیف

(باقی برصفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کہتے ہیں۔ اور دعوی کرتے ہیں کہ جب معمولی نثر میں یہ جائز ...
نہیں تو کلام معجز میں کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اور زمخشری کا خیال ہے کہ امام ممدوح نے مصحف شام میں شُرَکَائِهِمْ بالیا لکھا ہوا دیکھ کر اس کو اس طرح پڑھ لیا۔ اس جسارت اور دریدہ دہنی کا جو جواب محقق علماء نے دیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔

نحاۃ کوفہ فصل کو بلا شرط جائز کہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ اپنی کتاب جمع الجوامع میں کہتے ہیں۔ "مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان مفعول اور ظرف سے فصل جائز ہے" خود حضور اکرم افصح العرب والعجم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي" میں فصل موجود ہے۔ علامہ ابن الانباریؒ اہل عرب سے (هٰذَا غُلَامُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ابْنِ اَخِيْكَ) نقل کرتے ہیں اسمیں جملہ سے فصل موجود ہے۔ امام کسائیؒ (هٰذَا غُلَامُ وَاللّٰهِ زَيْدٍ) میں قسم سے فصل روایت کرتے ہیں محققؒ کہتے ہیں "جب جملہ سے فصل جائز ہے تو مفرد سے بدرجۂ اولی جائز ہونا چاہیئے" نیز فرماتے ہیں "یہ قراءت متواترہ ہے جسکو سیدنا ابن عامرؒ جیسے کبار تابعینؒ نے کبار صحابہؓ سے اور صحابہؓ نے حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا ہے۔ قراءت مشہورہ کسی دلیل وشاہد کی محتاج نہیں ہوتی۔ بلکہ عربیت کے لئے خود قوی ترین حجت ہوتی ہے چہ جائیکہ جب قراءت متواترہ ہو۔ اور نحاۃ کے اصول تو قراءت شاذہ کی بھی برابری نہیں کرسکتے"۔

امام ابن عامرؒ فصحاء عرب میں سے ثقہ امین۔ کمال علم میں مشہور اور بڑے دیندار بزرگ تھے آپ وجود لحن سے قبل پیدا ہوئے سو برس زندہ رہے اور کل عمر قراءت کے حصول اور اقراء میں صرف کی۔ کبار وصغار تابعینؒ جملہ علماء وقت اور تمام مسلمان آپ کی نقل پر اعتماد رکھتے تھے آپکے حلقۂ درس قرآن میں چار۔ چار سو عریف (وہ لوگ جو آپ کے الفاظ حاضرین درس تک پہنچاتے تھے) موجود ہوتے تھے۔ سلف صالحین میں سے کسی ایک شخص نے بھی (تباین لغات۔ اختلاف مذاہب۔ شدید ورع اور کمال احتیاط کے باوجود) نہ آپ کی قراءت کے کسی حرف کا انکار کیا اور نہ اس کی تضعیف کا اشارہ۔ آپ نہ گوشہ نشین اور نہ گم نام اور نہ ایسی جگہ کے رہنے والے تھے جہاں غلطی اور لغزش پر کوئی ٹوکنے والا موجود نہ ہو۔ آپ دمشق میں رہتے تھے جو اس وقت دار الخلافہ اور تمام دنیاء اسلام کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا زمانۂ خلافت (جو مجتہد کا درجہ رکھتے تھے اور جن کی خلافت خلفاء راشدین کی خلافت کا نمونہ تھی) تمام و کمال آپکے رُوبرُو گذرا۔ آپ اُن کے عہد میں قضاء۔ شیخ اقراء اور خطیب جامع کے تین تین مناصب جلیلہ کے حامل تھے۔ نماز میں وہ خود آپ کا اقتدا کرتے تھے۔ آپ کی قراءت نہ صرف دمشق میں بلکہ تمام بلاد شام میں جزیرہ فُراتیہ تک پڑھی اور پڑھائی جاتی تھی۔ (اور پانچویں صدی

اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے حُرِّمَتۡ ظُهُوۡرُهَا اور قَدۡ ضَلُّوۡا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

وَاِنۡ يَكُنۡ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ تاءِ تانیث تَكُنۡ اور باقی یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔

مَيۡتَةٌ کو مکیؒ اور شامیؒ تا کے رفع سے مَيۡتَةٌ اور باقی نصب سے

* تک یہی حال رہا، تین صدیاں گزر جانے کے بعد ابن جریر طبریؒ نے یہ اعتراض کیا ہے جو ابن جریر کی لغزشوں میں شمار ہوتا ہے۔ زمخشریؒ کے گمان فاسد اور زعم باطل کے جواب میں محققؒ کہتے ہیں "اللہ تعالیٰ قراءت بالرائے سے اپنی پناہ میں رکھے۔ کیا یہ جائز ہے کہ روایت صحیحہ کے بغیر محض رسم کی بنا پر قرآن کا کوئی حرف پڑھ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ حق یہ ہے کہ کلام فصیح میں فصل شائع و ذائع ہے اور شعر کے ساتھ ہرگز مخصوص نہیں جس کی سب سے بڑی دلیل خود یہی قراءت صحیحہ مشہورہ متواترہ ہے۔ چنانچہ امام النحو ابو عبداللہ بن مالکؒ کہتے ہیں۔

وَحُجَّتِیۡ قِرَاءَةُ ابۡنِ عَامِرٍ ∴ فَكَمۡ لَهَا مِنۡ عَاضِدٍ وَّنَاصِرٍ

ابن ذکوانؒ اپنے شیخ ایوب بن تمیمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "جب میں نے شیخ ابو عبدالملکؒ قاضی جُند سے قرآن پڑھا تو میرے قرآن میں جو قدیم تھا شُرَكَآئِهِمۡ بالیا مرسوم تھا۔ قاضی صاحب نے یا کا ٹکڑا واو بنا دیا۔ پھر جب میں نے یحییٰ بن حارث ذماریؒ سے قرآن پڑھا تو شُرَكَآؤُهُمۡ ادا کیا۔ موصوف نے شُرَكَآئِهِمۡ بتلایا اس پر میں نے وہ واقعہ بیان کیا تو ممدوح نے فرمایا "تم ایسے بے پرواہ آدمی ہو جو صواب کو مٹا کر خطا رقم کرتے ہو" لہٰذا میں نے اس کو پھر بالیا بنا لیا"۔ ۱۲۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا۔) لے ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے تَكُنۡ میں صرف تانیث ماخوذ ہے۔ حلوانیؒ کے تمام رُواۃ اور داجونیؒ سے شذائیؒ تانیث نقل کرتے ہیں۔ اور زیدؒ نے داجونیؒ سے یاءِ تذکیر روایت کی ہے۔ ہمارا طریقہ حلوانیؒ ہیں۔ ۱۲۔

پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار[٤] قراءتیں ہیں ١ شامیؒ تانیث و رفع سے تَكُنْ مَّيْتَةٌ ٢ ابوبکرؒ تانیث و نصب سے تَكُنْ مَّيْتَةً ٣ مکیؒ تذکیر و رفع سے يَكُنْ مَّيْتَةٌ ٤ اور باقی[١] تذکیر و نصب سے پڑھتے ہیں۔ تخفیف یا پر اجماع ہے۔ شُرَكَآءُ[٣] میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

(الَّذِيْنَ) قَتَلُوٓا کو مکیؒ اور شامیؒ تا کی تشدید سے۔ قَتَّلُوٓا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ كٰفِرِيْنَ اور الدَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْقُرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل الرَّحْمَةِ میں کسائیؒ اور شَآءَ[٢] میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ١٦ ٢

وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ۔ اور کسائیؒ کا اسکان ہا۔ اور وَغَيْرَ میں (دو[٢] جگہ) ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

اُكُلُهٗ کو حرمیؒ کاف کے اسکان سے اُكْلُهٗ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

ثَمَرِهٖ کو حمزہؒ اور کسائیؒ ثا اور میم دونوں کے ضمہ سے ثُمُرِهٖ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

حَصَادِهٖ کو حرمیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے کسرہ سے حِصَادِهٖ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) رَزَقَكُمُ۔ خُطُوٰتِ کو مدنیؒ۔ بزیؒ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ طا کے اسکان سے خُطْوٰتِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے

[١] مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حفصؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ۔ ١٢ ط

ہیں۔ الضانِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

(وَمِنَ) الْمَعْزِ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ[1] عین کے فتح سے الْمَعَزِ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں آلذَّکَرَیْنِ ہیں (دونوں جگہ) ہمزۂ استفہام ہمزۂ وصلیہ مفتوحہ پر داخل ہوا ہے۔ بخوفِ التباس ہمزہ وصلیہ کو حذف نہیں کرتے۔ مگر اس کی تخفیف پر تمام قراء کا اجماع ہے جو سب کے لئے دو طرح ہوتی ہے اوّل ہمزۂ وصلیہ کو الف سے بدل کر بمد لازم۔ دوم قطعیہ کی طرح تسہیل سے پڑھتے ہیں۔ مگر یہاں ادخال جائز نہیں۔ الْاُنْثَیَیْنِ ہیں (دونوں جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک) الْاُنْثَیَیْنِ.... نَبِّئُوْنِیْ۔ شُهَدَآءَ اِذْ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔.... اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ (امالہ) وَصّٰكُمُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور افْتَرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۷ ۴

اَنْ یَّكُوْنَ کو مکیؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ تاء تانیث سے تَكُوْنَ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔

مَیْتَةٌ کو شامیؒ (کان تامہ مان کر) تا کے رفع سے مَیْتَةٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں۔ ۱ شامیؒ تانیث اور رفع سے اَنْ تَكُوْنَ مَیْتَةٌ ۲ مکیؒ اور حمزہؒ تانیث و

---

[1] حلوانیؒ ہشامؒ سے بلا خلاف عین کا فتح روایت کرتے ہیں اور ہمارے طُرق سے یہی ماخوذ ہے۔ البتہ داجونیؒ نے اسکان روایت کیا ہے۔ ۱۲۔

نصب سے اَنْ تَكُوْنَ مَيْتَةً ۳ اور باقی تذکیر و نصب سے پڑھتے ہیں۔ باقی...
تخفیف پر اجماع ہے۔ فَمَنِ اضْطُرَّ کو حرمی۔ شامی اور کسائی نون کے ضمہ
سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے
ہوتی ہے۔ ورش کے لئے غَيْرَ میں ترقیق اور بِالْاٰخِرَةِ میں نقل۔ مد بدل اور
ترقیق اور عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا
میں ورش۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ادغام۔ بَاْسُهٗ اور بَاْسَنَا میں سوسی
اور وقفاً حمزہ ابدال کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں ورش کا طول و توسط۔ اور وقفاً
ہشام و حمزہ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ (ک) كَذٰلِكَ كَذَّبَ۔ ...
يُؤْمِنُوْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔ (امالہ) الْحَوَايَا اور
لَهَدٰىكُمْ میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ وَاسِعَةٍ اور الْبَالِغَةُ
دونوں میں کسائی بخلاف اور شَآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں ع ۱۸ ۵
شَيْئًا اور شَيْءٍ میں ورش کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور
خلف کا سکتہ۔ مِنْ اِمْلَاقٍ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم
سکتہ اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ (اسمیں دو ادغام جمع
ہیں نَحْنُ کے نون کا نون میں اور قاف کا کاف میں) وَاِيَّاهُمْ میں حمزہ...
وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر
ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔
وَاَنَّ هٰذَا کو شامی ہمزہ کے فتح اور نون کی تخفیف سے وَاَنْ
هٰذَا حمزہ اور کسائی ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید سے وَاِنَّ هٰذَا

ـــــ
۱؎ مدنی۔ بصری۔ عاصم اور کسائی ۔ ۱۲ ط

اور باقی ہمزہ کے فتح اور نون کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ صِرَاطِی کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے۔ صِرَاطِیَ کی یا کو شامیؒ مفتوح۔ فَتَفَرَّقَ کو بزیؒ تاء مشدّدہ سے اور باقی تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ)....

وَصّٰکُمْ میں تین جگہ اور وَھُدًی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ قُرْبٰی اور مُوْسَی (الکتٰب) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع

۱۹ ع ۶

دِرَاسَتِہِمْ۔ خَیْرًا۔ انْتَظِرُوْا۔ مُنْتَظِرُوْنَ۔ اَغَیْرَ۔ وَلَا تَزِرُ....

وَازِرَۃٌ اور وِزْرَ میں ورشؒ کی ترقیق فَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام۔ اَظْلَمُ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ اور صَلَاتِیْ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ اور کَذَّبَ بِاٰیٰتِ۔ یَصْدِفُوْنَ کو.... (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا سے۔ اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْعَذَابُ بِمَا

اَنْ تَاْتِیَھُمْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے اَنْ یَّاْتِیَھُمْ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کا ادغام کامل اور تَاْتِیَھُمْ یَاْتِیَ (میں دو جگہ) اور یَاْتِیَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

فَرَّقُوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے بعد الف کے اثبات اور را کی تخفیف سے فٰرَقُوْا اور باقی الف کے بغیر را کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسّط۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ

کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ رَبِّیۡ اِلٰی کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح۔ صِرَاطِ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔

قِیَمًا کو حرمیؒ۔ اور بصریؒ قاف کے فتح اور یا کی تشدید و کسرہ سے قَیِّمًا اور باقی قاف کے کسرہ اور یا کی تخفیف اور فتح سے۔ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ وَمَحۡیَایَ کی یا کو ورشؒ بخلاف مکی۔ بصریؒ شامیؒ اور کوفیؒ مفتوح پڑھتے ہیں...

(تنبیہ) امام نافعؒ کی قراءت حالین میں اسکان یا سے بمد لازم ہے سیدنا ورشؒ نے فتح دیگر شیوخ سے اخذ کیا ہے۔ جلد اصٗ اور ان کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ فتح والوں کے لیۓ وقفاً وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ وَمَمَاتِیۡ کی یا کو مدنیؒ مفتوح۔ وَاَنَا اَوَّلُ کو مدنی الف کے اثبات اور مد منفصل سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (امالہ) اَهۡدٰی۔ وَهُدًی میں بشرط وقف۔ فَلَا یُجۡزٰی۔ هَدٰىنِیۡ اور اٰنۡشَکُمۡ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل جَآءَکُمۡ اور جَآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ وَرَحۡمَةٌ میں کسائیؒ وَمَحۡیَایَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور اُخۡرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ٢٠

اس سورة میں یاآت اضافت اختلافی آٹھ ہیں۔ ١۔ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اور ٢۔ وَمَمَاتِیۡ میں مدنیؒ ٣۔ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اور ٤۔ اِنِّیۡۤ اَرٰىكَ میں حرمیؒ و بصریؒ

ع۵ وَجْهِيَ میں مدنی و شامی اور حفص ع۶ صِرَاطِي میں شامی ع۷ رَبِّيَ اِلٰی میں مدنی و بصری ع۸ اور وَمَحْيَايَ میں غیر۔ امام نافع اور ورش بخلاف یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے وَقَدْ هَدٰىنِ میں بصری وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر پچاس ہیں۔ (مثلین کے ۳۵ متقاربین کے ۱۵) اور صغیر جائز مختلف فیہ نو ہیں۔

(الرسوم) اَنْۢبٰٓـؤُا میں بقول مشہور واکثر اور شُرَكٰٓؤُا میں باجماع ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واو اس سے قبل کا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ میں ہمزہ ثانیہ بصورت یا۔ مِنْ نَّبَاِی میں فتح کے بعد ہمزہ متطرفہ مکسورہ بصورت یا اور اس سے قبل الف زائدہ۔ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ اور وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ میں ہمزہ متوسطہ بعد از الف عراقی مصاحف میں بے صورت اور اس سے قبل کا الف محذوف اور حجازی و شامی مصاحف میں حسب قاعدہ الف کے اثبات اور ہمزہ باصورت سے اَوْلِيَآئِهِمْ اور اَوْلِيَآؤُهُمْ۔ وَلَا طٰٓئِرٍ اور اَكٰبِرَ باجماع مصاحف اور فَالِقُ الْحَبِّ بعض مصاحف میں بحذف الف مرسوم تھا۔

سورۂ اعراف

باعتبار اکثر مکیہ مگر بروایت مجاہد و قتادہ آٹھ آیتیں از ۱۶۳ تا ۱۷۱ مدنیہ ہیں اور اس کی آیتیں بصری اور شامی ۲۰۵۔ حجازی اور کوفی ۲۰۶ ہیں۔ دو سو چار جگہ اجماع اور پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمّٓصٓ ۲ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ پر کوفی ۳ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ پر بصری اور شامی ۴ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اور ۵ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پر حجازی آیت ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ سَرِیۡعُ الۡعِقَابِ[۱] سے لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو اکہتر[۱۷۱] ہیں قالونؒ مع عاصمؒ تیس[۳۰]۔ کسائیؒ تیس[۳۰]۔ مکیؒ تیس[۳۰]۔ ورشؒ بیالیس[۴۲] (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۲) دوریؒ بارہ[۱۲]۔ سوسیؒ مع حمزہؒ بارہ[۱۲]۔ شامیؒ بارہ[۱۲] اور خلفؒ[۲] تین[۳]۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِتُنۡذِرَ اور خَسِرُوۡا میں ورشؒ کی ترقیق۔ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ورشؒ و

---

[۱] ۱-۹ قالونؒ کے لئے رَحِیۡمُ کے طول و توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمُ کی وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں وہ ہی وجہ ۱۰-۱۸ رَحِیۡمُ کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر بھی نو وجوہ ۱۹-۲۱ رَحِیۡمُ کے روم پر الرَّحِیۡمُ اور لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ کا طول پھر توسط پھر قصر ۲۲-۳۰ رَحِیۡمُ کے روم پر الرَّحِیۡمُ کا روم و وصل ان دونوں اور پھر وصل کل پر لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ عاصمؒ مندرج ہوگئے۔ ہر وجہ میں کسائیؒ کو وَ ذِکۡرٰی کے امالہ محضہ سے اور مکیؒ کو ھاءِ کنایہ کے صلہ سے۔ اور ورشؒ کو نقل... ترقیق۔ تقلیل اور ابدال سے لوٹاؤ۔

۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک و سکتہ پر رَحِیۡمُ کی وجوہ بسکون و اشمام پر لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں وہ ہی وجہ ۷-۱۲ اور روم و وصل پر وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں دوریؒ کو عدم نقل را کی تفخیم اور امالہ محضہ سے۔ سوسیؒ کو ابدال سے۔ اور شامیؒ کو ذات الیا کے فتح سے لوٹاؤ۔ سوسیؒ کے وصل میں حمزہؒ کی عدم سکتہ کی وجوہ مندرج ہوگئیں۔ خلفؒ کے لئے وصل ہی میں منفصل کے سکتہ پر لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ اہل ضرب یہاں ۵۳۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲۔

[۲] حمزہؒ کا لفظی سکتہ۔ اس سکتہ سے متبائن ہے جو دیگر تارکین بین السورتین کرتے ہیں۔ یعنی حمزہؒ کے لئے وہ وصلی حالت ہے اور ان کے لئے وقفی۔ کیونکہ حمزہؒ تنوین کے نون پر سکتہ کرتے ہیں اور وہ حضرات میم ساکنہ پر۔ اسی وجہ سے دونوں ساتھ ادا نہیں ہوسکتے۔ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ ۔ ۱۲

سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ اور اَوْلِيَآءَ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ ثلاثہ وقفی جلی ہیں۔
تَذَكَّرُوْنَ کو شامیؒ تاءِ فوقانیہ سے قبل یاءِ تحتانیہ مفتوحہ کے اثبات اور ذال کی تخفیف سے يَتَذَكَّرُوْنَ حرمیؒ بصریؒ اور ابوبکرؒ تاءِ واحدہ اور ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تاءِ واحدہ اور ذال کی... تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں ذال سے قبل دو اور باقی مصاحف میں ایک مرکز و شوشہ مرسوم تھا۔ بَأْسُنَا میں (دو جگہ) سوسیؒ ابدال۔ قَآئِلُوْنَ اور غَآئِبِيْنَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل۔ اور اِذْ جَآءَهُمْ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (تنبیہ) مَعَايِشَ باجماع یا سے ہے ہمزہ پڑھنا لحن فاسد ہے۔ (امالہ) وَذِكْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَجَآءَهَا اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور دَعْوٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۸

اِذْ اَمَرْتُكَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) اَمَرْتُكَ قَالَ۔ خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (تنبیہ) يَكُوْنُ لَكَ۔ الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ۔ اور الشَّيْطٰنُ لَكُمَا میں ادغام ممنوع ہے۔ صِرَاطَكَ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ شَمَآئِلِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) جَهَنَّمَ مِنْكُمْ۔ اور حَيْثُ شِئْتُمَا۔ شِئْتُمَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ سَوْءٰتِهِمَا اور سَوْءٰتُهُمَا میں ورشؒ کے لئے حرف لین کا

طول مروی نہیں توسط اور عدم مد صحیح ہیں۔ اور ہمزہ پر حسب قاعدہ مدِ بدل کی
جلد ۱ ص ۱۶۶
وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ پس سَوْ کے عدم مد پر ہمزہ کی وجوہ ثلاثہ اور توسط پر فقط
توسط پڑھو۔ (تنبیہ) ذَاقَا کا الف تثنیہ حالت وصل میں ساقط ہو جاتا ہے
اور وصلاً اس کا خفیف اشارہ بھی لحن ہے۔ ظَلَمْنَا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے
تَغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔
تَخْرُجُوْنَ کو ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور را کے ضمہ سے
تَخْرُجُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے
ہیں۔ (امالہ) مِنْ نَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل نٰهٰكُمَا۔ فَدَلّٰهُمَا اور
وَنَادٰهُمَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ امالہ
کرتے ہیں۔ ع ع ۲ ۹
سَوْءٰتِكُمْ اور سَوْءٰتِهِمَا میں سَوْ کے عدم مد پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ اور
توسط پر صرف توسط پڑھو۔

لہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ سے وَرِیْشًا تک (جس پر وقف کافی ہے) ترتیب قراءت ۱۔۴ قالونؒ کو
منفصل کے قصر اور پھر مد پھر صلہ اور بے صلہ سے پڑھو۔ مکیؒ اور بصریؒ مندرج ہو گئے۔ ۵۔۸
ورشؒ کے لئے پانچ الفی مد اور نقل کے ساتھ مد بدل کا طول اور سَوْ میں عدم مد۔ پھر مد بدل
کا توسط اور سَوْ میں توسط و عدم مد۔ اور پھر مد بدل کا قصر اور سَوْ میں عدم مد۔ ۹۔۱۰ خلفؒ
کو سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ ادغام کامل سے ۱۱ خلادؒ کو عدم سکتہ اور ادغام ناقص سے ۱۲
شامیؒ (مع کسائیؒ) کو تین الفی مد سے۔ ۱۳ اور عاصمؒ کو چار الفی مد سے پڑھو۔
اور اگر وَرِیْشًا کے بجائے ذٰلِكَ خَیْرٌ پر وقف کرو۔ (جو کافی ہے) تو ورشؒ کے لئے ایک
وجہ زیادہ اور ترتیب بھی کسی قدر دشوار ہو جائے گی۔ جو حسب ذیل ہے ۱۔ قالونؒ کو منفصل کے
قصر۔ صلہ اور وَلِبَاسُ کے نصب سے پڑھ کر ۲۔ مکیؒ کو رفع سے لوٹاؤ۔ ۳۔ قالونؒ کو بے صلہ سے

(باقی بر صفحہ آیندہ)

وَلِبَاسُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ (لِبَاسًا پر عطف کر کے) سین کے نصب سے وَلِبَاسَ اور باقی (مبتدا مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ یَذَّکَّرُوْنَ میں ذال کی تشدید پر اجماع ہے۔ اختلاف اسمیں ہے جو قرآن میں ایک تا سے لکھا ہوا ہو۔ .... (ک) یَنْزِعُ عَنْهُمَا۔ سَوْءٰتِهِمَا میں حمزہؒ وقفاً... نقل اور ادغام کرتے ہیں (ک) هُوَ وَقَبِیْلُهٗ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور لَا یَأْمُرُ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور بِالْفَحْشَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) اَمَرَ رَبِّیْ۔ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے اور حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے۔ وَیَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (امالہ) التَّقْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ یَٰبَنِیْٓ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسی طرح پڑھ کر ۴ بصریؒ کو رفع اور تقلیل سے لوٹاؤ ۵-۶ قالونؒ کو مد پر صلہ اور بے صلہ اور نصب سے ۷ دوریؒ کو رفع اور تقلیل سے پڑھو۔ ۸-۹ ورشؒ کے لئے مد۔ نقل۔ مدبدل کے طول۔ سَوْ میں عدم مد اور لِبَاسَ کے نصب پر فتح اور تقلیل ۱۰-۱۱ مد بدل کے توسط پر سَوْ میں توسط اور عدم اور دونوں پر التَّقْوٰی میں صرف تقلیل ۱۲ مدبدل کے قصر پر سَوْ میں عدم مد اور صرف فتح پڑھو ۱۳-۱۴ خلفؒ کے لئے سکتہ اور عدم سکتہ پر ادغام کامل رفع اور امالہ کبریٰ پڑھ کر ۱۵ خلادؒ کو عدم سکتہ میں ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۱۶ شامیؒ کو تین الفی مد نصب اور فتح سے پڑھ کر ۱۷ کسائیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ ۱۸ اب عاصمؒ کو چار الفی مد۔ رفع اور فتح سے پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر خَیْرٌ میں سکون واشمام اور روم کی سات وجوہ جائز ہیں۔ یعنی یہاں ۱۲۶ وجوہ صحیحہ ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ۱۲

تقلیل ۔ ھُدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الضَّلٰلَۃُ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ۔ تنبیہ ہمارے طرق سے کسائیؒ کے دوریؒ کے لیے یُوَارِیْ میں امالہ نہیں ہے ۔ ع ۳ ۱۰

(ک) مِنَ الرِّزْقِ قُلْ خَالِصَۃً کو مدنیؒ خبر مان کر تا کے رفع سے خَالِصَۃٌ اور باقی (حال قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں ۔ حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ میں حرمیؒ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہوجاتی ہے ۔ لَمْ یُنَزِّلْ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے لَمْ یُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں اُمَّۃٍ اَجَلُ اور لَعَنَتْ اُخْتَھَا میں ورشؒ کی نقل ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ۔

جَآءَ اَجَلُھُمْ کو قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ اور نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں ۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق نیز اس میں اور یَاْتِیَنَّکُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ۔ وَاَصْلَحَ اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ اور عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) ....

اَظْلَمُ مِمَّنِ اور کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ۔ بِاٰیٰتِہٖ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں ۔ رُسُلُنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ھٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا میں حرمیؒ ۔ اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں ۔ (ک) قَالَ لِکُلٍّ ۔

(وَلٰكِنْ) لَا تَعْلَمُوْنَ کو ابو بکرؒ یاءِ غیب سے لَا یَعْلَمُوْنَ اور باقی
تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں ۔ اور اس سے قبل مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے بخطاب پڑھنے
پر اجماع ہے (ک) الْعَذَابَ بِمَا (امالہ) الدُّنْيَا ۔ لِاُوْلٰهُمْ اور اُوْلٰهُمْ میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ جَآءَ اور
جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ اتَّقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل ۔ النَّارِ (میں تین جگہ) اور کٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل
افْتَرٰى ۔ اُخْرٰىهُمْ اور لِاُخْرٰىهُمْ میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ
تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۱۱

لَا تُفَتَّحُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر مضمومہ فا کے اسکان اور تا کی
تخفیف سے لَا يُفْتَحُ بصریؒ تاءِ تانیث مضمومہ فا کے اسکان اور تا کی
تخفیف سے لَا تُفْتَحُ اور باقی تاءِ تانیث مضمومہ فا کے فتح اور تا کی تشدید
سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) جَهَنَّمَ مِهَادٌ ۔ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ کو بصریؒ ھا اور
میم کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ
اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ الْاَنْهٰرُ میں ورشؒ کی نقل ۔ اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں ۔

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ کو شامیؒ واو عاطفہ کے بغیر مَا كُنَّا اور
باقی واو کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ شامی مصحف میں بحذف اور
باقی مصاحف میں باثباتِ واو مرسوم تھا ۔ لَقَدْ جَآءَتْ اور اُوْرِثْتُمُوْهَا
میں بصریؒ ۔ ہشامؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) رُسُلُ رَبِّنَا ۔

نَعَمْ کو کسائیؒ (بلغتِ کنانہ و ہذیل) عین کے کسرہ سے نَعِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ مُؤَذِّنٌ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

اَنْ لَّعْنَةُ (اللهِ) کو بزیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اَنَّ مشدّدہ اور تا کے نصب سے اَنَّ لَعْنَةَ اور باقی اَنْ مخففہ اور تا کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ امام ابن مجاہدؒ[1] نے سیدنا قنبلؒ سے صرف تخفیف و رفع روایت کیا ہے۔ اور تیسیر و شاطبیہ کے طُرق سے اسی طرح ماخوذ ہے۔ بِالْاٰخِرَةِ اور کٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (امالہ) الْجَنَّةِ میں کسائیؒ هٰذَا نَا (میں دو جگہ) اور وَنَادٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ النَّارِ میں (دو جگہ) بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل۔ اور بِسِیْمٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۲

[1] قنبلؒ سے امام ابن مجاہدؒ بلا واسطہ۔ اور شطویؒ بذریعہ ابن شنبوذ اَنْ مخففہ اور تا کا رفع روایت کرتے ہیں۔ یہی ابن ثوبانؒ کی قنبلؒ سے روایت ہے۔ اور یہی ابن الصباحؒ۔ ابن شنبوذؒ اور ابو عونؒ وغیرہ اکثر اہلِ عراق کا مذہب ہے۔ مگر نہروانیؒ وغیرہ بعض شیوخ ابن شنبوذؒ سے بزیؒ کے مانند تشدید اور نصب روایت کرتے ہیں۔ ابو ربیعہؒ۔ زینبیؒ۔ اور ابن عبدالرزاقؒ و بلخیؒ کی بھی یہی روایت ہے۔ علامہ دانیؒ نے بھی قواسؒ کے بعض تلامذہ اور ابن شنبوذؒ سے۔۔۔ یہی وجہ بیان کی ہے۔ ۱۲۔

تَسْتَكْبِرُوْنَ۔ غَيْرَ اور خَسِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ بِرَحْمَةٍ
نِ اُدْخُلُوْا کو وصلاً ابن ذکوانؒ [له] بخلاف حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے
ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں [جلد ا ص ٢٩٢]۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔
اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ مِنَ الْمَآءِ اَوْ میں حرمیؒ
اور بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) رَزَقَكُمُ (تنبیہ)
لَهْوًا ضمیر نہیں اسم ظاہر ہے جس کی ھا سب کے نزدیک ساکنہ ہے وَلَقَدْ....
جِئْنٰهُمْ اور قَدْ جَآءَتْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام، اور
جِئْنٰهُمْ میں سوسیؒ۔ يُؤْمِنُوْنَ۔ تَاْوِيْلَهٗ۔ يَاْتِيْ اور تَاْوِيْلُهٗ میں ورشؒ وسوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال
جلی ہے (ک) الَّذِيْنَ نَسُوْهُ اور رُسُلُ رَبِّنَا (امالہ) وَنَادٰى (یں دو جگہ)...
اَغْنٰى۔ نَنْسٰهُمْ۔ اور هُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل بِسِيْمٰهُمْ اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ بِرَحْمَةٍ میں کسائیؒ۔ النَّارِ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ
تقلیل۔ اور جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ٦ ١٣
يُغْشِي (الَّيْلَ) کو ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ غین معجمہ کے فتح اور شین کی

له اخفشؒ سے نقاشؒ بجمیع طرق۔ اور ابن الاخرمؒ بطرق اہل عراق۔ اور حافظ ابوالعلاؒ بذریعہ سند داجونیؒ سے وہ صوریؒ سے ابن ذکوانؒ کے لئے سب جگہ تنوین کا کسرہ روایت کرتے ہیں۔ اور بہت سے ائمہ نے ابن الاخرمؒ سے اس کلمہ کو اور سورۂ ابراہیم میں خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ کو کسرہ سے مستثنیٰ کیا ہے۔ مہدویؒ اور ابن شریحؒ نے ان میں صرف ضمہ روایت کیا ہے۔ اور صوریؒ کے...... دیگر متعدد تلامذہ ہر جگہ تنوین کا ضمہ نقل کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ ہر جگہ تنوین کا کسرہ۔ اور امام ابوالحسنؒ سے بطریق ابن الاخرمؒ ان دونوں کا ضمہ پڑھا ہے۔ ن۔ (طریق کے موافق کسرہ ہے۔ ط) ١٢۔

تشدید سے یُغَشِّی اور باقی غین کے اسکان اور شین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں:-

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ شامیؒ (بر بناء استیناف) چاروں کلمات کے رفع سے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ اور باقی (بر بناء عطف) چاروں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (مُسَخَّرٰتٍ کا نصب کسرہ سے ہوتا ہے) (ک) وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٍ۔ بِاَمْرِہٖ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ وَالْاَمْرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ وَخُفْیَۃً کو ابو بکرؒ خا کے کسرہ سے ... وَخِفْیَۃً اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِصْلَاحِھَا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَھُوَ[1] میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔

الرِّیْحَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے اسکان سے الف کے بغیر... الرِّیْحَ ... (بتوحید) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات

---

[1] وَھُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ سے رَحْمَتِہٖ تک ترتیب قراءت ۱؎ قالونؒ کے لئے وَھُوَ بسکون ھا الرِّیٰحَ بالف اور نُشُرًا نون مضمومہ اور شین مضمومہ سے پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے ۲؎ کسائیؒ کو الرِّیْحَ بیاء ساکنہ اور نَشْرًا نون مفتوحہ اور شین ساکنہ سے لوٹا و ۳؎ ورشؒ کو وَھُوَ بضم ھا سے قالونؒ کی طرح ۴؎ شامیؒ کو نُشْرًا بضم نون وشین ساکنہ سے ۵؎ عاصمؒ کو بُشْرًا بباء موحدہ مضمومہ اور شین ساکنہ سے ۶؎ مکیؒ کو الرِّیْحَ بسکون یا اور نُشُرًا میں قالونؒ کے مانند ۷؎ حمزہؒ کو نَشْرًا میں کسائیؒ کی طرح پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر ھاء کنایہ میں اسکان اور روم جائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۱۲۔

سے پڑھتے ہیں۔

بُشْرًا کو حرمیؒ اور بصریؒ نون مضمومہ اور شین مضمومہ سے **نُشُرًا** (ناشر کی جمع) شامیؒ نون مضمومہ اور شین ساکنہ سے **نُشْرًا** (ایضاً ناشر کی جمع) حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے فتح اور شین کے اسکان سے **نَشْرًا** (مصدر بموقع حال) اور عاصمؒ نون کے بدلے باءِ موحدہ مضمومہ اور شین کے اسکان سے (بشیر کی جمع) پڑھتے ہیں۔ اَقَلَّتْ سَحَابًا میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مَیِّتٍ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاءِ ساکنہ مخففہ سے مَیْتٍ اور باقی یاءِ مشدّدہ مکسورہ سے تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اسْتَوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل وَخُفْيَةً میں کسائیؒ۔ اور الْمَوْتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ١٤

(مِنْ اِلٰہٍ) **غَیْرُہٗ** کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے **غَیْرِہٖ** اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُہٗ۔ ذِكْرٌ اور لِيُنْذِرَكُمْ ـــــ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اِنِّیٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اُبَلِّغُكُمْ کو بصریؒ باءِ موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے **اُبْلِغُكُمْ** اور باقی با کے فتح اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) ... وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ۔ بِاٰیٰتِنَا میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے

ہیں (امالہ) لَنَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جآءکم ع ۸
میں ابن ذکوانؒ اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۵
غَیْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَیْرِهٖ اور
باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُهٗ۔ ذِكْرٌ لِیُنْذِرَكُمْ
فَانْتَظِرُوْا اور دَابِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
اُبَلِّغُكُمْ کو بصریؒ باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے ...
اُبْلِغُكُمْ اور باقی باء موحدہ کے فتح اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔
نَاصِحٌ اَمِیْنٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ
کا سکتہ ظاہر ہے۔ اِذْ جَعَلَكُمْ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔
بَصْطَةً کو خلادؒ بخلاف قنبلؒ بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حفصؒ اور خلفؒ سین سے
بَسْطَةً خلادؒ بوجہ ثانی۔ مدنیؒ۔ بزیؒ۔ ابن ذکوانؒ ابوبکرؒ اور کسائیؒ صاد سے...
پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ابن ذکوانؒ کے لئے یہاں صرف صاد منقول و
ماخوذ ہے۔ علامہ شاطبیؒ نے سورۂ بقرہ کے مانند یہاں بھی بخلاف بیان کیا ہے
جلد ا صفحہ ۳۱۴
لیکن یہ طریقہ سے عدول اور تسامح ہے۔ رسم باجماع صاد سے ہے۔
اَجِئْتَنَا میں سوسیؒ ابدال۔ اور اٰبَآؤُنَا میں حمزہؒ وقفاً مد قصر کے ساتھ ہمزۂ
مضمومہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ فَاْتِنَا اور مُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا
ابدال جلی ہے۔ (ک) وَقَعَ عَلَیْكُمْ۔ (امالہ) لَنَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل جَآءَكُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ وَزَادَكُمْ میں ابن...
ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ اور بَصْطَةً میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۹ ۱۶

غَيْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَيْرِهٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرُهٗ اور كَفَرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ قَدْ جَآءَتْكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ... ادغام کرتے ہیں۔ تَاْكُلْ۔ فَيَاْخُذَكُمْ۔ مُؤْمِنُوْنَ۔ يٰصٰلِحُ ائْتِنَا۔ اَتَاْتُوْنَ۔ اور لَتَاْتُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (تنبیہ) يٰصٰلِحُ... ائْتِنَا میں وصلاً واو سے ابدال ہوتا ہے۔ اور بحالت ابتدا تمام قراء کے لیے یا سے وجوباً ابدال ہوگا۔ مدبدل جائز نہیں۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اِذْ جَعَلَكُمْ میں بصریؒ اور ہشامؒ ادغام کرتے ہیں بُيُوْتًا کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(مُفْسِدِيْنَ ۝) قَالَ الْمَلَاُ کو شامیؒ قَالَ سے قبل واو عاطفہ کے اثبات سے وَقَالَ الْمَلَاُ اور باقی واو کے بغیر پڑھتے ہیں مصحف شام میں... بالواو اور باقی مصاحف میں واو کے بغیر مرسوم تھا۔ (ک) اَمْرِ رَبِّهِمْ اور قَالَ لِقَوْمِهٖ اور مَا سَبَقَكُمْ۔

اِنَّكُمْ (لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ) کو مکیؒ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ استفہام یعنی ہمزتین سے اَئِنَّكُمْ اور مدنیؒ و حفصؒ خبر یعنی... ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ اہل استفہام میں سے مکیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل بصریؒ ادخال مع تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ایک کلمہ میں جب دو ہمزہ جمع ہوں اور ان میں سے

دوسرا مکسورہ ہو بشرطیکہ وہ استفہام مکرر کا موقع نہ ہو تو ہشامؒ کے لئے
ادخال بخلاف ہوتا ہے۔ مگر سات جگہ طرق تیسیر کا ادخال پر اتفاق ہے
یہ انمیں سے پہلا موقع ہے باقی مقامات انشاءاللہ آئندہ آئیں گے۔۔۔۔
النِّسَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی اور حمزہؒ کے لئے امْرَاَتَهٗ
میں وقفاً تسہیل اور عَلَیْهِمْ میں ھا کا ضمہ جلی ہے (امالہ) جَآءَتْكُمْ میں۔۔۔
ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ دَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور فَتَوَلّٰی
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۰/۱۷
غَیْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَیْرِهٖ اور
باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُهٗ۔ خَیْرٌ۔
فَاصْبِرُوْا۔ خَیْرٌ (میں دو جگہ) اور لَخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے
قَدْ جَآءَتْكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِصْلَاحِهَا
میں ورشؒ کی تغلیظ۔ مُؤْمِنِیْنَ اور لَمْ یُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال
ظاہر ہے۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد
سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔
شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ نصف حزب
کا سکتہ ظاہر ہے (امالہ) جَآءَتْكُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ نَجّٰىنَا۔ فَتَوَلّٰی
اور اٰسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ دَارِهِمْ اور کٰفِرِیْنَ
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۱/۱
مِنْ نَّبِیٍّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب

اور باقی یاءِ مشدّدہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِالْبَاْسَآءِ اور بَاْسُنَا
میں (دو جگہ) سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
لَفَتَحْنَا کو شامیؒ تا کی تشدید سے لَفَتَّحْنَا اور باقی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ یَاْتِیَهُمْ (میں دو جگہ) اور
فَلَا یَاْمَنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور نَآئِمُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی مدّ و قصر
کے ساتھ تسہیل جلی ہے۔
اَوَ اَمِنَ کو حرمیؒ اور شامیؒ اَوْ تردیدیہ عاطفہ سے ہمزہٗ استفہام کے
بغیر اَوْ اَمِنَ (ورشؒ حسبِ قاعدہ نقل کرتے ہیں پس ان کے لئے
اَوَ مِنَ ادا ہونا ہے) اور باقی ہمزۂ استفہام اور واؤ مفتوحہ عاطفہ سے
پڑھتے ہیں۔ الْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) الْقُرٰی میں (تین
جگہ) بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ و ورشؒ تقلیل۔ اور ضُحًی میں بشرط وقف حمزہؒ
12 ع 2 وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واؤ مفتوحہ سے
ابدال کرتے ہیں (ک) وَنَطْبَعُ عَلٰی۔ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا میں ورشؒ کی نقل بیّن ہے۔
اور وقفاً حمزہؒ نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ سکتہ کے ساتھ ہمزۂ مکسورہ کی بمدّ و قصر
تسہیل وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور قَدْ جِئْتُكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُهُمْ۔ اور باقی ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔ لِیُؤْمِنُوْا اور رَفَاْتِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ اور فَظَلَمُوْا
میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

(حقیق) علیٰ کو مدنی یاء مشددہ مفتوحہ سے عَلَیَّ (حرف جر یاء اضافت پر داخل ہوا تھا۔ اس کے الف کو یا سے بدل کر یاء اضافت میں ادغام کر دیا) اور باقی علیٰ جارہ سے (جو اَنْ پر داخل ہوا ہے) یاء اضافت کے بغیر پڑھتے ہیں۔ جِئْتُکُم اور جِئْتَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ مَعِیَ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِسْرَآءِیْلَ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) الْقُرٰی میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل مُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور فَاُلْقِیَ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۳/۳

لَسٰحِرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ تَاْمُرُوْنَ۔ یَاْتُوْكَ اور یَاْفِكُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

اَرْجِهْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے۔ اور باقی ہمزہ کے بغیر۔ قالونؒ اور ابن ذکوانؒ ھا کے کسرہ سے۔ ورشؒ اور کسائیؒ کسرہ کے صلہ سے۔ بصریؒ ھا کے ضمہ سے۔ مکیؒ اور ہشامؒ ضمہ کے صلہ سے اور عاصمؒ وحمزہؒ ھا کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ چھ قراءتیں ہیں ۱۔ بصریؒ ہمزہ اور ضمہ سے اَرْجِئْهُ ۲۔ مکیؒ اور ہشامؒ ہمزہ اور ضمہ کے صلہ سے اَرْجِئْهُ ۳۔ ابن ذکوانؒ ہمزہ اور کسرہ سے اَرْجِئْهِ ۴۔ قالونؒ بغیر ہمزہ کسرہ سے اَرْجِهِ ۵۔ ورشؒ اور کسائیؒ بغیر ہمزہ کسرہ کے صلہ سے اَرْجِهٖ ۶۔ عاصمؒ وحمزہؒ بغیر ہمزہ اسکان سے[1] پڑھتے ہیں۔

[1] قَالُوْٓا اَرْجِهْ سے عَلِیْمٍ تک ترتیب قراءات ۱۔ قالونؒ کے لئے (باقی بر صفحہ آئندہ)

(بِكُلِّ سٰحِرٍ) کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے بعد کا الف ساقط کر کے حا کی تشدید وفتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے سَحَّارٍ (بروزن فَعَّالٍ) اور باقی سین کے بعد الف کے اثبات حا کی تخفیف اور کسرہ سے (بروزن فاعِل)..... پڑھتے ہیں۔

(قَالُوْٓا) اِنَّ لَنَا کو بصریؒ، شامیؒ، ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ استفہام یعنی ہمزتین سے اَءِنَّ لَنَا اور باقی ایک ہمزہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ اہلِ استفہام میں سے بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ (یہ ان سات مقامات میں سے دوسرا موقعہ ہے۔ جن میں ہشامؒ کے لئے ادخال پر طرق تیسیر کا اتفاق ہے۔)

نَعَمْ کو کسائیؒ عین کے کسرہ سے نَعِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) تَّكُوْنَ نَحْنُ۔ هِيَ تَلَقَّفُ کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے..... پڑھتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) منفصل کا قصر اَرْجِهِ۔ بغیر ہمزہ ھا کے کسرہ سے اور سٰحِرٍ کو..... بتخفیف پڑھکر ۲۔ مکیؒ کو اَرْجِئْهُ بہمزہ اور ضمہ کے صلہ سے۔ ۳۔ بصریؒ کو اَرْجِئْهُ بہمزہ اور ضمہ سے ۴۔ اور سوسیؒ کو یاتُوْكَ سے لوٹاؤ۔ ۵۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اُسی طرح پڑھکر ۶۔ دوریؒ کو اَرْجِئْهُ سے پڑھو۔ ۷۔ ورشؒ کو پانچ الفی مد اَرْجِهِ بغیر ہمزہ اور کسرہ کے صلہ سے اور ابدال سے ۸۔ حمزہؒ کو اَرْجِهْ بسکون ھا اور سَحَّارٍ تشدید سے ۹۔ ہشامؒ کو ۳ الفی مد اَرْجِئْهُ بہمزہ اور ضمہ کے صلہ اور سٰحِرٍ بتخفیف سے ۱۰۔ ابن ذکوانؒ کو اَرْجِئْهِ بہمزہ اور بکسرہ سے ۱۱۔ ابو الحارثؒ کو اَرْجِهِ بغیر ہمزہ اور کسرہ کے صلہ اور سَحَّارٍ تشدید سے ۱۲۔ کسائیؒ کے دوریؒ کو امالہ سے ۱۳۔ عاصمؒ کو چار الفی مد اور اَرْجِهْ بغیر ہمزہ ھا کے اسکان اور سٰحِرٍ بتخفیف سے پڑھو۔ انہیں سے ہر وجہ پر عَلِيْمٌ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ ۱۲۔

تَلْقَفُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لام کے فتح اور قاف کی تشدید سے تَلَقَّفُ اور حفصؒ لام کے اسکان اور قاف کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَبَطَلَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ (قَالَ فِرْعَوْنُ) اٰمَنْتُمْ بِهٖ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باستفہام یعنی ہمزتین سے ءَاٰمَنْتُمْ بِهٖ اور حفصؒ بخبر یعنی ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ اہلِ استفہام میں سے حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ اور ماقبل سے وصل کی شرط پر قنبلؒ ہمزۂ اولیٰ کا بھی واو مفتوحہ سے ابدال کر لیتے ہیں۔ یعنی ان کے لئے وصلاً ہمزتین میں تغیر ہو کر کلمہ کی صورت فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ بِهٖ ہو جاتی ہے۔ اور اگر اِس سے ابتدا کریں تو ان کے لئے بھی ہمزہ محققہ سے ابتدا ہوتی ہے۔ ہمزہ ثانیہ کے بعد چونکہ الف (مبدلہ از ہمزہ ساکنہ) واقع ہے اسلئے ادخال اور ابدال جائز نہیں۔ البتہ مدِّ بدل حسب قاعدہ ہوتا ہے۔ (ک) اٰذَنَ لَکُمْ اور تَنْقِمُ مِنَّا۔ جَآءَتْنَا میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) سَحَرٌ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ وَجَآءَ۔ وَجَآءُوْ۔ اور جَآءَتْنَا میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ یٰمُوْسٰی اور مُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۴ ع ۴

وَاٰلِهَتَكَ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) وَاٰلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ کو حرمیؒ نون کے فتح۔ قاف کے اسکان اور تا کی تخفیف اور ضمہ سے سَنَقْتُلُ (از مجرّد) اور باقی نون کے ضمہ۔ قاف کے فتح اور تا

کی تشدید و کسرہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ نِسَآءَهُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

قٰهِرُوْنَ اور وَاصْبِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق اور تَاْتِيَنَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا اور جِئْتَنَا میں سوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے۔

(امالہ) مُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔

۱۵ ع ۵ اور عَلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

طٰٓئِرُهُمْ۔ اور اَغَيْرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ تَاْتِنَا۔ بِمُؤْمِنِيْنَ اور لَنُؤْمِنَنَّ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے (ک) نُّحْنُ لَكَ۔

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ اور عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ کو بصریؒ ہا و میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ہا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ مُفَصَّلٰتٍ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) وَقَعَ عَلَيْهِمُ.......

اِسْرَآءِيْلَ اور نِسَآءَكُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

يَعْرِشُوْنَ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ را کے ضمہ سے يَعْرُشُوْنَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

يَعْكُفُوْنَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے کسرہ سے يَعْكِفُوْنَ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ہا جلی ہے۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ کو شامیؒ جیم کے بعد الف مبدلہ کے اثبات سے یا اور نون کے بغیر وَاِذْ اَنْجٰكُمْ اور باقی جیم مفتوحہ کے بعد یاء تحتانیہ ساکنہ اور نون عظمت و الف سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں جیم کے بعد ایک اور

باقی مصاحف میں دو مرکز (یعنی شوشہ) مرسوم تھے۔
یُقَتِّلُوْنَ کو مدنی یاء مضارع کے فتح۔ قاف کے اسکان اور تا کی تخفیف وضمہ سے **یَقْتُلُوْنَ** اور باقی یا کے ضمہ۔ قاف کے فتح اور تا کی تشدید وکسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ (امالہ) جَآءَتْہُمْ میں ابن ذکوان وحمزہ بِمُوْسٰی۔ یٰمُوْسٰی (ادْعُ) میں بشرط وقف الْحُسْنٰی اور یٰمُوْسَی (اجْعَلْ) میں بشرط وقف حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور اٰلِہَۃً میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶ ۶

وٰعَدْنَا کو بصری الف کے اسقاط سے **وَعَدْنَا** اور باقی واو کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (تنبیہ) فَتَمَّ مِیْقَاتُ۔ الْعِجْلَ یَتَّخِذُوْہُ اور اِلَیْکَ قَالَ میں ادغام ممنوع ہے (ک) لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ۔ اور قَالَ رَبِّ

اَرِنِیْ کو مکی اور سوسی را کے اسکان سے اَرْنِیْ اور دوری کسرۂ را کے اختلاس سے اور باقی کسرۂ کاملہ سے پڑھتے ہیں اَنْظُرْ اِلَیْکَ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ جلی ہے (ک) قَالَ لَنْ۔ وَلٰکِنِ انْظُرْ کو وصلاً حرمی۔ شامی اور کسائی نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے

دَکًّا (وَّخَرَّ) کو حمزہ اور کسائی کاف کے فتح (بغیر تنوین) اس کے بعد الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے بمد واجب دَکَّآءَ (بروزن حَمْرَاءَ) اور باقی کاف پر تنوین سے الف ہمزہ اور مد کے بغیر (بڑا) کے

وزن پر) پڑھتے ہیں (ک) اَفَاقَ قَالَ۔ وَ اَنَا اَوَّلُ کو مدنی الف کے اثبات
سے بمد منفصل اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَاْمُرْ
يَاْخُذُوْا اور لَا يُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ اِنِّيْ
اصْطَفَيْتُكَ کی یا کو مکیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لیے
وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

بِرِسٰلٰتِيْ کو حرمیؒ لام کے بعد کا الف ساقط کر کے بِرِسٰلَتِيْ...
(بتوحید) اور باقی لام کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ
میں (۲ دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ بِاَحْسَنِهَا میں
حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ کی یا کو
حرمیؒ۔ بصریؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ شامیؒ اور حمزہؒ کے لئے
وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

(سَبِيْلَ) الرُّشْدِ کو حمزہؒ اور کسائیؒ را اور شین دونوں کے فتح سے
الرَّشَدِ اور باقی را کے ضمہ اور شین کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔

الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل۔ مدّ بدل اور ترقیق اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور
خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (امالہ) مُوْسٰى (میں چار جگہ) اور يٰمُوْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لَيْلَةً میں کسائیؒ۔ تَرٰىنِيْ میں (۲ دو جگہ)
بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ تَجَلّٰى میں
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ۱۴ ۷

(ک) قَوْمُ مُوسٰی۔ مِنْ حُلِیِّهِمْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ حا کے کسرہ سے ..... حِلِیِّهِمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لام کے کسرہ اور یا کی تشدید پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے۔ قَدْ ضَلُّوْا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (لَئِنْ) لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا حمزہؒ وکسائیؒ دونوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے اور (حرف ندا مقدر مان کر) رَبَّنَا کی با کے نصب سے لَّمْ تَرْحَمْنَا رَبَّنَا وَتَغْفِرْ لَنَا اور باقی دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے اور اسم کو با کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَیَغْفِرْ لَنَا اور اغْفِرْ لِیْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں بِئْسَمَا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اَمْرَ رَبِّکُمْ۔ بِرَأْسِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں قَالَ ابْنَ اُمَّ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (یاءِ اضافت کو محذوف اور کسرہ کو قائم مقام قرار دیکر) میم کے کسرہ سے ابْنَ اُمِّ اور باقی (خَمْسَةَ عَشَرَ کے مانند مبنی علی الفتح مان کر) فتح سے[1] پڑھتے ہیں۔ یہاں رسم بقطع ہے (ک) قَالَ رَبِّ (امالہ) مُوسٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

---

[1] نحاۃ کوفہ کے نزدیک لفظ ابنؔ۔ اُمّؔ کی جانب اور اُمّؔ۔ یاءِ اضافت کی طرف مضاف ہے قراءتِ کسرہ کے بارہ میں اُن کا خیال ہے کہ یاءِ اضافت کو تخفیفاً حذف کر دیا کسرہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور قراءتِ فتح کے بارہ میں کہتے ہیں کہ تخفیف کے لئے یا الف سے بدل گئی اور الف کی مناسبت سے میم کو مفتوح کر دیا۔ ابنَ اُمَّا ہو گیا۔ پھر الف حذف ہو گیا۔ اور فتح اس پر دلالت کرنے کیلئے باقی رہ گیا۔ اور نحاۃ بصرہ کے نزدیک نہ ابنؔ۔ اُمّؔ کی جانب مضاف ہے اور نہ اُمّؔ۔ یا کی طرف بلکہ وہ خَمْسَةَ عَشَرَ کے مانند ہے۔ بعض کے نزدیک مبنی علی الفتح اور بعض کے نزدیک مبنی علی الکسرہ۔ ۱۲۔

اور بصریؒ تقلیل۔ اور وَ اَلْقَی (الْاَلْوَاحَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۸/۸
(ک) السَّیِّئَاتِ ثُمَّ۔ وَاٰمَنُوْا۔ اور وَلِاَبَّاہِیَ میں وقفاً حمزہؒ کی۔۔۔۔
بخلاف تسہیل۔ الْاَلْوَاحَ اور وَالْاِنْجِیْلِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی
نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ (ک)، قَالَ رَبِّ۔ شِئْتَ میں سوسیؒ کا ابدال تَشَآءُ
میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ تَشَآءُ اَنْتَ میں وصلاً حرمیؒ
اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال۔ اور فَاغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ۔۔
بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ خَیْرُ اور الْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی ترقیق
جلی ہے۔ (تنبیہ) اِلَیْكَ قَالَ میں ادغام منع ہے۔ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ کی
یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اُصِیْبُ بِهٖ۔ مَنْ اَشَآءُ میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور ہمزہ متطرفہ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ
خمسہ وقفی۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل
اور ادغام۔ وَیُؤْتُوْنَ۔ یُؤْمِنُوْنَ اور یَاْمُرُهُمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال
اور وقفاً حمزہؒ کی شرکت جلی ہے۔ النَّبِیَّءَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ
کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ مفتوحہ سے ہمزہ ومد کے
بغیر پڑھتے ہیں۔ یَاْمُرُهُمْ کو بصریؒ را کے اسکان سے یَاْمُرْهُمْ نیز دوریؒ
ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے۔ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ کو بصریؒ
ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ
اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَیَضَعُ عَنْهُمْ۔

اِصْرَهُمْ کو شامیؒ ہمزہ اور صاد دونوں کے فتح اور دونوں کے بعد الف کے اثبات سے "اٰصَارَهُمْ" (جمع) اور باقی ہمزہ کے کسرہ۔ اور صاد کے اسکان سے الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ را کی تفخیم پر اجماع ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) الدُّنْیا میں (۲ دو جگہ) مُوْسَى (الْغَضَبُ) میں بشرطِ وقف اور مُوْسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ ھُدًی میں بشرطِ وقف اور .... وَيَنْهٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور التَّوْرٰىةِ میں بصریؒ ابن ذکوانؒ۔ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۱۹ ۹

وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ النَّبِیَّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشدّدہ مکسورہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یُؤْمِنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ (ک) قَوْمِ مُوْسٰی۔ اَسْبَاطًا اُمَمًا میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَظَلَّلْنَا۔ ظَلَمُوْنَا اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور عَلَيْهِمُ الْمَنَّ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ میں (۲ دو جگہ) ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لَهُمْ (۲ دو جگہ) اور حَیْثُ شِئْتُمْ۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

تَغْفِرْ لَكُمْ کو مدنیؒ اور شامیؒ تاء تانیث فوقانیہ کے ضمہ اور فا کے

فتح سے تُغْفَرْ لَكُمْ (بصیغہ مؤنث مجہول) اور باقی نون عظمت کے فتح اور فا کے کسرہ سے (بصیغہ متکلم معلوم) پڑھتے ہیں۔ نَغْفِرْ لَكُمْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔

خَطِيٓـٰٔتِكُمْ کو بصری طا اور یا دونوں کے فتح اور دونوں کے بعد الف کے اثبات سے ہمزہ اور تا کے بغیر خَطَايَاكُمْ (جمع تکسیر) شامی طا کے کسرہ۔ یا کے اسکان اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات اور تا کے ضمہ سے الف کے بغیر۔۔۔۔۔ خَطِيٓـٔتُكُمْ (بتوحید) مدنی بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے خَطِيٓـٰٔتُكُمْ اور باقی بھی اسی طرح مگر تا کے نصب سے (جو کسرہ سے ادا ہوتا ہے) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں ہیں ۱۔ مدنی بصیغہ مؤنث مجہول اور جمع سالم سے بضمہ تا تُغْفَرْ لَكُمْ۔۔۔۔ خَطِيٓـٰٔتُكُمْ ۲۔ شامی بصیغہ مؤنث مجہول اور افراد سے بضمہ تا تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيٓـٔتُكُمْ ۳۔ بصری بصیغہ متکلم معلوم جمع تکسیر سے بادغام را نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۴۔ دوری اسی طرح مگر باظہار را ۵۔ اور باقی بصیغہ متکلم معلوم اور جمع سالم سے بکسر تا پڑھتے ہیں۔ یہاں تمام مصاحف میں طا کے بعد دو مرکز مرسوم تھے۔ خَطِيٓـٰٔتِكُمْ میں حمزہ وقفاً ہمزہ کو یا سے بدل کر اس یا میں یاء ساکنہ کا ادغام کرتے ہیں۔ تسہیل جائز نہیں۔ غَيْرَ میں ورش کی ترقیق۔ اور عَلَيْهِمُ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) مُوسٰی میں (۲ دو جگہ) اور وَالسَّلْوٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اور۔۔۔۔۔ اسْتَسْقٰهُ میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۰
۱۰

ے یعنی دوسری وجہ میں، مگر یہ اظہار ان کے لئے خلاف طریق ہے۔ ۱۲ ط

وَسۡـَٔلۡهُمۡ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے حذف اور اس کی حرکت سین پر نقل کرکے وَسَلۡهُمۡ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ حَاضِرَةَ۔ مَعۡذِرَةً۔ ذُكِّرُوۡا۔ قِرَدَةً۔ الۡاٰخِرَةُ اور خَيۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اِذۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ اور وَاِذۡ تَّاَذَّنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ تَاۡتِيۡهِمۡ۔ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ۔ يَاۡخُذُوۡنَ۔ يَّاۡتِهِمۡ۔ يَاۡخُذُوۡهُ اور اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

مَعۡذِرَةً کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (خبر مان کر) تا کے رفع سے مَعۡذِرَةٌ اور حفصؒ (مفعولیت پر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوۡا اور الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے

بَئِيۡسٍ کو مدنیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ اس کے بعد یاءِ ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر بِيۡسٍ (بروزن رِيۡشٍ) شامیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ اس کے بعد ہمزہ ساکنہ سے یا کے بغیر بِئۡسٍ (بروزن ذِئۡبٍ) ابوبکرؒ بخلاف[1] باءِ موحدہ کے فتح اس کے بعد یاءِ ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بَيۡـَٔسٍ (بروزن فَيۡعَلٍ)

[1] نفطویہؒ اور ابوبکر منقیؒ نے صریفینیؒ سے۔ صریفینیؒ اور ابو حمدونؒ نے یحییؒ سے۔ یحییؒ اعشیؒ برجمیؒ اور کسائیؒ وغیرہ نے ابوبکرؒ سے بَيۡـَٔسٍ روایت کیا ہے۔ ابوبکر واسطیؒ اصم اور ابو عونؒ نے بطریق حسبیؒ بذریعہ صریفینیؒ۔ یحییؒ سے۔ اور علیمیؒ نے ابوبکرؒ سے بَئِيۡسٍ نقل کیا ہے۔ قافلائیؒ (بذریعہ صریفینیؒ) اور خلفؒ، یحییؒ سے دونوں طرح روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے بطریق صریفینیؒ دونوں طرح پڑھا ہے۔ بعض ثقات ابوبکرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "مجھے عاصمؒ سے بَيۡـَٔسٍ بروزن فَيۡعَلٍ یاد تھا پھر مجھے اس میں شک ہوگیا تو میں نے عاصمؒ سے اس کی روایت ملتوی کردی اور اعمشؒ سے بَئِيۡسٍ بروزن فَعِيۡلٍ حمزہؒ کے مانند اختیار کرلیا" ۱۲

اور باقی باء موحدہ کے فتح۔ ہمزہ مکسورہ۔ اور یاء ساکنہ سے (بروزن رَئِیْسٍ)
پڑھتے ہیں یہی ابوبکرؒ کی دوسری وجہ ہے، قراء سبعہ کا سین کے کسرہ اور تنوین
پر اتفاق ہے۔ خٰسِئِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل اور ہمزہ کو حذف کرتے
ہیں (ک)، تَاَذَّنَ رَبُّكَ۔ عَلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ
جلی ہے۔ (ک)، سَيُغْفَرُ لَنَا۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے
اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

يُمَسِّكُوْنَ کو ابوبکرؒ میم کے اسکان اور سین کی تخفیف سے...
يُمْسِكُوْنَ اور باقی میم کے فتح اور سین کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ)
الْاَدْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
ع ۲۱ / ۱۱
(ک)، اٰدَمَ مِنْ، ذُرِّيَّتَهُمْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاء تحتانیہ کے
بعد الف جمع کے اثبات اور تا کے نصب (جو کسرہ سے ادا ہوتا ہے)
اور ھا کے کسرہ سے ذُرِّيّٰتِهِمْ اور باقی الف کے بغیر تا کے فتح اور
ھا کے ضمہ سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔

اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا کو بصریؒ یاء غیب سے اَنْ
يَّقُوْلُوْا اور اَوْ يَقُوْلُوْا اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور شِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال
جلی ہے۔

يَلْهَثْ ذٰلِكَ میں قالونؒ بخلاف ورشؒ۔ مکیؒ اور ہشامؒ وصلاً

تا کا اظہار یَلْھَثْ ذٰلِکَ اور باقی ادغام کرتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی جلد ا صفحہ ۱۲۱
دوسری وجہ ہے۔ قواعد تجوید کی رو سے سب کے لئے ادغام ہی ہونا چاہیے
تھا لیکن روایت اسیطرح ہے۔ بِاٰیٰتِنَا میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء
مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ فَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان
ھا اَلْخٰسِرُوْنَ۔ کَثِیْرًا اور لَایُبْصِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق
جلی ہے۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا میں بصریؒ۔ شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور
سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ
یُلْحِدُوْنَ کو حمزہؒ یاء تحتانیہ اور حا دونوں کے فتح سے
یَلْحَدُوْنَ (مضارع لَحَدَ مجرد) اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے
کسرہ سے (مضارع اَلْحَدَ مزید) پڑھتے ہیں۔ اَسْمَآئِہٖ میں حمزہؒ
وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (امالہ) بَلٰی اور ھٰوٰیہُ میں
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور اَلْحُسْنٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ ع ۲۲ ۱۲
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
نَذِیْرٌ (میں دو جگہ) اور وَّبَشِیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق
شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ۔ یُؤْمِنُوْنَ (میں دو جگہ) اور لَاتَاْتِیْکُمْ میں ورشؒ
و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
وَیَذَرُھُمْ کو حرمیؒ اور شامیؒ نون عظمت۔ اور را کے
رفع سے وَنَذَرُھُمْ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب اور را کے

جزم سے وَيَذَرُهُمْ اور بصریؒ و عاصمؒ یاءِ غیب اور را کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک) يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ۔ السُّوْٓءُ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے نقل اور ادغام کے ساتھ سکون۔ اشمام اور روم ظاہر ہیں السُّوْٓءُ اِنْ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں اَنَا اِلَّا کو قالونؒ بخلاف[1] الف کے

[1] عربی زبان میں واحد متکلم کی ضمیر منفصل اَنَ ہے لیکن اہل عرب اس کو اِنْ شرطیہ۔ اَنْ مصدریہ اور اِنَّ و اَنَّ حروف تحقیق سے ممتاز کرنے کے لئے اَنَا بالف لکھتے اور اَنَ تلفظ کرتے تھے۔ قرآن مجید میں بھی یہ لفظ ہر جگہ بالف مرسوم ہے۔ اور باتباع رسم تمام ائمہ الف ہی پر وقف کرتے ہیں اور اگر اس کے بعد ہمزہ قطعیہ نہ ہو تو وصلاً اس کا تلفظ باجماع اَنَ ہوتا ہے سوائے ایک جگہ کے۔ اور ہمزہ قطعیہ سے قبل بھی امام نافعؒ کے علاوہ باقی حضرات اَنَ ہی پڑھتے ہیں۔ ہمزۂ قطعیہ مضمومہ اور مفتوحہ سے قبل امام نافعؒ کے تمام رُواۃ وصلاً بھی بالف روایت کرتے ہیں۔ اور ہمزہ قطعیہ مکسورہ سے قبل تلامذۂ ورشؒ کا ترک الف پر اتفاق ہے۔ قالونؒ کے شاگرد اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ شذائیؒ اور ابن مہرانؒ دونوں ابن بویانؒ سے ابن بویانؒ اور ابن شنبوذؒ ابوحسانؒ سے ابوحسانؒ ابونشیطؒ سے۔ ابونشیطؒ اور ابومروانؒ قالونؒ سے ہمزہ مکسورہ سے قبل الف کا اثبات روایت کرتے ہیں اور ابوالحسن ذوابہ قزازؒ نے ابوحسانؒ سے اثبات نصاً روایت کیا ہے۔ اور ابوعونؒ حلوانیؒ سے اثبات روایت کرتے ہیں۔ لیکن اہل مغرب کے طرق میں فرضیؒ اور ابن الحبابؒ دونوں ابن بویانؒ سے وہ ابونشیطؒ سے حذف نقل کرتے ہیں۔ اور ابوالحسن ذوابہ قزازؒ نے اس کو ابوحسانؒ سے اداءً روایت کیا ہے۔ ابوعونؒ کے سوا حلوانیؒ کے تمام تلامذہ۔ قاضی اسماعیلؒ اور احمد بن صالحؒ وغیرہ قالونؒ کے تمام دیگر شاگرد حذف روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے بحذف اور شیخ ابوالفتحؒ سے باثبات وحذف پڑھا ہے۔ محققؒ کہتے ہیں۔ "قالونؒ سے حذف و اثبات دونوں نصاً اور اداءً صحیح ہیں اور ہم ابونشیطؒ کے طریقہ میں دونوں طرح پڑھتے ہیں۔" ۱۲

اثبات اور مد منفصل سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے (امالہ) جَنَّةٍ اور بَغْتَةً میں کسائیؒ۔ عَسٰی اور مُرْسٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ طُغْيَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲۳ ۱۳

(ک) خَلَقَكُمْ۔ شُرَكَآءَ کو مدنیؒ اور ابوبکرؒ شین کے کسرہ۔ را کے اسکان اور کاف کی تنوین سے الف اور ہمزہ کے بغیر شِرْكًا اور باقی تینین کے ضمہ۔ را کے فتح۔ کاف کے فتح اس کے بعد اثبات الف۔ اور ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب پڑھتے ہیں۔ شَيْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (تنبیہ) وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ اور وَلِيِّ ےَ اللّٰهُ میں ادغام ممنوع ہے۔

لَا يَتَّبِعُوْكُمْ کو مدنیؒ تاء فوقانیہ کی تخفیف و اسکان اور باء موحدہ کے فتح سے لَا يَتْبَعُوْكُمْ اور باقی تا کی تشدید و فتح اور با کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يُبْصِرُوْنَ۔ فَلَا تُنْظِرُوْنِ۔ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ مُبْصِرُوْنَ لَا يُقْصِرُوْنَ۔ بَصَآئِرُ اور لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ قُلِ ادْعُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ ثُمَّ كِيْدُوْنِ ىْ میں بصریؒ وصلاً اور ہشامؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے حذف ماخوذ نہیں ہے۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان جلی ہے۔ (ک) لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ اور

اُلْعَفْوَ وَأْمُرْ ۔ وَأْمُرْ ۔ تَأْتِيهِمْ اور يُؤْمِنُونَ ميں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال
جلی ہے۔ (ک) مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ
طٰئِفٌ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ طاء مفتوحہ کے بعد یاء ساکنہ سے
الف اور ہمزہ کے بغیر طَيْفٌ اور باقی طا کے بعد الف کے اثبات اور ہمزہ مکسورہ
سے بمد واجب یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ الف کے اثبات و حذف میں اہل رسم کا اختلاف تھا
يَمُدُّونَهُمْ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور میم کے کسرہ سے يُمِدُّونَهُمْ
اور باقی یا کے فتح اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْقُرْءَانُ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں
(امالہ) تَغَشّٰهَا ۔ اٰتٰهُمَا (میں دوجگہ) فَتَعٰلَى (اللّٰهُ) میں بشرط وقف
الْهُدٰى (میں دوجگہ) يَتَوَلَّى (الصّٰلِحِيْنَ) میں بشرط وقف يُوحٰى
اور وَهُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَتَرٰىهُمْ
میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲۴ ۱۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی سات ہیں ۱ حَرَّمَ رَبِّيَ میں حرمیؒ
بصریؒ ۔ شامیؒ عاصمؒ اور کسائیؒ ۲ اِنِّيْ اَخَافُ اور ۳ بَعْدِيَ میں حرمیؒ اور بصریؒ
۴ مَعِيَ میں حفصؒ ۵ اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ میں مکیؒ اور بصریؒ ۶ عَنْ اٰيٰتِيَ
الَّذِيْنَ میں حرمیؒ بصریؒ عاصمؒ اور کسائیؒ ۔ اور ۷ عَذَابِيْ میں مدنیؒ یا کو مفتوح
پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے ثُمَّ كِيْدُوْنِ ىْ میں بصریؒ وصلاً اور ہشامؒ
حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ادغام کبیر پچپن ۵۵ ہیں (مثلین کے ۳۷ ۔ متقاربین
کے ۱۸) اور صغیر جائز مختلف فیہ بائیس ۲۲ ہیں۔

(المرسوم) كَلِمَتُ (رَبِّكَ) باجماع مفرد ہونے کے باوجود تاء

درازسے۔ سَاُوْرِيْكُمْ اکثر مصاحف میں واو زائدہ سے۔ طٰٓئِرُهُمْ
وَبٰطِلٌ مَّا اور الْخَبٰٓئِثَ بحذف الف فَهُوَ الْمُهْتَدِىْ باليا مرسوم تھا
بعض مصاحف میں وَرِيْشًا میں یا کے بعد الف زائدہ اور ثُمَّ كِيْدُوْنِ
مصحف حمص میں جو حضرت عثمانؓ نے بھیجا تھا بالیا لکھا تھا۔

سُورۂ انفال

باجماع مدنیہ ہے مگر آیت ۳۲ کے بارہ میں اختلاف ہے اسکی آیتیں کوفی ۷۵۔ حجازی اور بصری ۷۶ اور شامی ۷۷ ہیں چوہتر جگہ اجماع اور تین جگہ اختلاف ہے ۱ ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ پر بصری اور شامی ۲ كَانَ مَفْعُوْلًا (اول) پر غیر کوفی اور ۳ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ پر غیر بصری آیت ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ سے عَنِ الْاَنْفَالِ تک وجوہ صحیحہ
بین السورتین بہتر ہیں[۱]۔ مبسملین غیر ورشؒ بائیس[۲۲]۔ بصریؒ مع شامیؒ دس[۱۰]
حمزہؒ آٹھ۔ اور ورشؒ بتیس[۳۲] (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰)

---

[۱] ۱-۶ قالونؒ کے لئے يَسْجُدُوْنَ کے طول پر الرَّحِيْمِ میں طول۔ روم اور وصل اور انمیں سے ہر ایک پر الْاَنْفَالِ میں طول و روم ۷-۱۲ پھر توسط پر ۱۳-۱۸ اور پھر قصر پر اسی طرح چھ چھ وجوہ ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر الْاَنْفَالِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے سوا بسم اللہ والے سب مندرج ہو گئے ۱-۶ بصریؒ کے لئے يَسْجُدُوْنَ کے سکتہ کی وجوہ ثلاثہ پر الْاَنْفَالِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ مندرج ہو گئے۔ وصل میں حمزہؒ کے لئے الْاَنْفَالِ میں نقل اور سکتہ کی وجوہ اربعہ لوٹاؤ۔ ورشؒ کو ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اور ترک پر بصریؒ کی طرح پڑھو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ اہل ضرب یہاں ۱۵۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْاَنْفَالِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک)
الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ (دو جگہ) اور الْمُؤْمِنِيْنَ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ذُكِرَ۔ وَمَغْفِرَةٌ۔ غَيْرَ اور دَابِرَ میں ورشؒ
کی ترقیق۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی
تغلیظ جلی ہے۔ (ک) الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ۔ اِذْ تَّسْتَغِيْثُوْنَ میں بصریؒ
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

مُرْدِفِيْنَ کو مدنیؒ دال کے فتح سے مُرْدَفِيْنَ (اسم مفعول) اور
باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ قنبلؒ کے لئے فتح کہنا وہم[1] ہے۔ (امالہ)
زَادَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ اِحْدَى (الطَّآئِفَتَيْنِ) میں
بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں
بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور بُشْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱/۱۵

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ کو مکیؒ اور بصریؒ یا کے فتح۔ غین کے اسکان۔ شین کی
تخفیف وفتح اور اس کے بعد الف مبدلہ کے اثبات سے يَغْشٰكُمُ مدنیؒ
یا کے ضمہ۔ غین کے اسکان۔ شین کی تخفیف وکسرہ اور یاء ساکنہ سے الف کے

---

[1] بعض اہل ادا قنبلؒ کے لئے بھی فتح کہتے ہیں جو صحیح نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں۔ "جو لوگ ابن مجاہدؒ سے قنبلؒ کے لئے فتح نقل کرتے ہیں وہ برسر خطا ہیں۔ کیونکہ خود ابن مجاہدؒ نے اپنی کتاب میں اس کو وہم قرار دیا ہے اور وہ قنبلؒ کے لئے صرف کسرہ پڑھتے اور پڑھاتے تھے" علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میں نے قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ وغیرہ کے طرق سے صرف کسرہ پڑھا ہے۔ اور تمام اہل ادا کا یہی معمول ہے"۔ ۱۲

بغیر يُغَشِّيكُمُ اور باقی یا کے ضمہ۔ غین کے فتح شین کی تشدید و کسرہ اور یاء ساکنہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

النُّعَاسَ کو مکی اور بصری (بر بناء فاعلیت) سین کے رفع سے النُّعَاسُ اور باقی (بوجہ مفعولیت) نصب سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف سے تین قراءتیں ہوتی ہیں ۱۔ مکی اور بصری يَغْشَاكُمُ النُّعَاسُ ۲۔ مدنی يُغْشِيكُمُ النُّعَاسَ ۳۔ باقی بھی اسی طرح مگر غین کے فتح اور شین کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

وَيُنَزِّلُ کو مکی اور بصری نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے وَيُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ لِيُطَهِّرَكُمْ اور رَجْزَ میں ورش کی ترقیق۔ الْأَقْدَامَ۔ اور الْأَدْبَارَ میں ورش کی نقل۔ اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

الرُّعْبَ کو شامی اور کسائی عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ وَمَأْوٰهُ میں سوسی کا۔ وَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں (دو جگہ) ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ کو (ہر دو جگہ) شامی حمزہ اور کسائی لٰكِنِ مخفف سے نون کو کسرہ دے کر اور اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے وَلٰكِنِ اللّٰهُ اور باقی لٰكِنَّ مشددہ اور ھا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

مُوهِنُ کو حرمی اور بصری واو کے فتح ھا کی تشدید اور نون کی تنوین سے مُوَهِّنٌ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی واو کے اسکان ھا کی تخفیف اور نون کی تنوین سے مُوْهِنٌ اور حفص بھی اسی طرح مگر تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔

كَيْدِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بوجہ مفعولیت) دال کے نصب سے كَيْدَ اور حفصؒ (بوجہ اضافت) خفض سے۔ یعنی حرمیؒ اور بصریؒ مُوَهِّنٌ كَيْدَ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ مُوهِنٌ كَيْدَ۔ اور حفصؒ مُوهِنُ كَيْدِ پڑھتے ہیں۔ فَقَدْ جَآءَكُمُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ فَهْوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور شَيْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بتقدیر استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے وَاِنَّ اللّٰهَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) لِلْكٰفِرِيْنَ۔ النَّارِ۔ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل وَمَاْوٰىهُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل رَمٰی میں ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل اور جَآءَكُمُ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۲ ۱۶

وَلَا تَوَلَّوْا کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے بمد لازم اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ خَيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور لَاَسْمَعَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ الْمَرْءِ میں باجماع تفخیم اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) وَرَزَقَكُمْ (امالہ) خَآصَّةً میں کسائیؒ بخلاف۔ اور فَاٰوٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ)
دَعَاكُمْ واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ع ۳ ۱۷

وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں خَيْرُ اَسَاطِيْرُ۔ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور الْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق

عَلَيۡهِمۡ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ قَدۡ سَمِعۡنَا میں
بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں اَلۡاَوَّلِیۡنَ میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ مِنَ السَّمَآءِ اَوِ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ
ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ اَوِ ائۡتِنَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال
بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور
خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ اَوۡلِیَآءَہٗ میں وقفاً حمزہؒ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل
اور صَلَاتُهُمۡ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ وَتَصۡدِیَةً کو حمزہؒ و کسائیؒ
اشمام بالزاء سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (ک) الۡعَذَابَ بِمَا
لِیَمِیۡزَ اللّٰہُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء مضارع کے ضمہ میم کے فتح
اور یا کی تشدید و کسرہ سے لِیُمَیِّزَ اور باقی یاء مضارع کے فتح میم کے کسرہ
اور یا کے اسکان و تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) تُتۡلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَتَصۡدِیَةً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع 18
یُغۡفَرۡ لَهُمۡ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ۔ قَدۡ سَلَفَ میں بصریؒ۔
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ۔ اور مَضَتۡ سُنَّتُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ الۡاَوَّلِیۡنَ اور الۡاُمُوۡرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔
شَیۡءٍ میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف

جزو ۱۵

[1] وَاعۡلَمُوۡا سے الۡجَمۡعٰنِ تک ترتیب قراءت [1] قالونؒ کے لئے منفصل کا قصر صلہ۔ اور فتح پڑھو
مکیؒ مندرج ہو گئے [2] بے صلہ پڑھ کر [3] بصریؒ کو الۡقُرۡبٰی کی تقلیل سے لوٹاؤ (باقی بر صفحہ آئندہ)

اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

بِالْعُدْوَةِ کو (دونوں جگہ) مکیؒ اور بصریؒ عین کے کسرہ سے بِالْعِدْوَةِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

مَنْ حَيَّ کو مدنیؒ۔ بزیؒ اور ابو بکرؒ یائین (دو یاؤں) سے یعنی حا کے بعد یاء مکسورہ مخففہ اور اس کے بعد دوسری یا مفتوحہ مخففہ سے حَيِيَ اور باقی ایک یاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف ایک یا سے ہے۔ ہمارے طرق سے قنبلؒ کے لئے یہی ماخوذ ہے (ک)۔ مَنَامِكَ قَلِيلًا۔ كَثِيرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ تُرْجَعُ الْأُمُورُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) مَوْلٰكُمْ۔ الْمَوْلٰى۔ وَالْيَتٰمٰى۔ التَّقٰى (الْجَمْعٰنِ) میں بشرط وقف اور وَيَحْيٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقُرْبٰى الدُّنْيَا اور الْقُصْوٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف و بصریؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ۴-۵ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح صلا اور بے صلہ پڑھ کر ۶ دوریؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ ۷-۸ ورشؒ کے لئے پانچ الفی مد اور شَيْءٍ کے توسط پر ذوات الیا کا فتح اور مد بدل کا قصر اور طول ۹-۱۰ پھر ذوات الیا کی تقلیل اور مد بدل کا توسط اور طول ۱۱-۱۲ شَيْءٍ کے طول پر ذوات الیا کا فتح اور تقلیل اور دونوں پر مد بدل کا فقط طول ۱۳-۱۴ حمزہؒ کے لئے شَيْءٍ کے سکتہ پر ذوات الیا کا امالہ محضہ اور میم جمع پر سکتہ اور عدم سکتہ ۱۶ شامیؒ ۳ الفی اور فتح سے ۱۷ کسائیؒ کو اضجاع سے ۱۸ عاصمؒ کو ۴ الفی مد اور فتح سے پڑھو۔ ان میں سے ہر وجہ پر الْجَمْعٰنِ میں وجوہ اربعہ جائز ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہٰذا

ک قنبلؒ سے امام ابن شنبوذؒ اور زینبیؒ بزیؒ کی طرح یائین سے اور امام ابن مجاہدؒ ایک یاء مشددہ مفتوحہ سے روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ ۱۲

تقلیل۔ بَیِّنَۃٍ میں کسائی اور اَرٰىكَهُمْ میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش
بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ذوات الراء ذویا کلمات میں سے یہی ایک کلمہ ہے
جس میں ورش نے تقلیل کے ساتھ فتح بھی پڑھا ہے۔ ع ۵ / ۱

كَثِيْرًا اور وَاصْبِرُوْا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ وَلَا تَّنَازَعُوْا
کو بزی وصلاً تا کی تشدید سے بمد لازم اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَاِذْ زَّيَّنَ
میں بصری۔ ہشام۔ خلاد اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ (ک) زَيَّنَ لَهُمُ اور
وَقَالَ لَا غَالِبَ۔ اور اَلْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ اور الْفِئَتٰنِ نَكَصَ
اِنِّيْٓ اَرٰى۔ اور اِنِّيْٓ اَخَافُ میں حرمی اور بصری یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔
(امالہ) دِيَارِهِمْ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ النَّاسِ میں (دو
جگہ) دوری۔ اور اَرٰى میں بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے
ہیں۔ ع ۶ / ۲

اِذْ يَتَوَفَّى (الَّذِيْنَ) کو شامی تاء تانیث سے ہشام حسب قاعدہ ادغام
کرکے اِذْتَّوَفّٰى اور ابن ذکوان اظہار سے اِذْ تَتَوَفّٰى اور باقی یاء
تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ وَاَدْبَارَهُمْ میں وقفاً حمزہ کی بخلاف تسہیل۔ بِظَلَّامٍ
میں ورش کی تغلیظ۔ كَدَاْبِ میں (دونوں جگہ) سوسی کا ابدال۔ مُغَيِّرًا
اور يُغَيِّرُوْا میں ورش کی ترقیق۔ بِاَنْفُسِهِمْ میں وقفاً حمزہ کا یاء مفتوحہ
سے بخلاف ابدال۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال۔ اِلَيْهِمْ میں
حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ۔ سَوَآءٍ میں ہشام و حمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ الْخَآئِنِيْنَ
میں وقفاً حمزہ کی بمد و قصر تسہیل ظاہر ہے۔ (امالہ) تَوَلّٰى میں بصری۔ حمزہ اور

کسائی امالہ ورشؒ تقلیل اور یَتَوَفَّی (الَّذِیْنَ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائی امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳

وَلَا یَحْسَبَنَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائی تاء خطاب اور سین کے کسرہ سے وَلَا تَحْسِبَنَّ ابوبکرؒ بھی تاء خطاب سے مگر سین کے فتح سے وَلَا تَحْسَبَنَّ اور باقی یاء غیب اور سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

اِنَّهُمْ (لَا یُعْجِزُوْنَ) کو شامیؒ ہمزہ کے فتح سے اَنَّهُمْ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور لَا تُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

لِلسَّلْمِ کو ابوبکرؒ سین کے کسرہ سے لِلسِّلْمِ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) اِنَّهٗ هُوَ اور حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ۔ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ اور مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ النَّبِیُّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ مضمومہ سے ہمزہ ومد کے بغیر پڑھتے ہیں ع

ع ۴

النَّبِیُّ اور لِلنَّبِیِّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ عِشْرُوْنَ۔ صٰبِرُوْنَ۔ صَابِرَةٌ اور الْاٰخِرَةَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور مِائَتَیْنِ میں (دو جگہ) وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء مفتوحہ سے ابدال جلی ہے۔

وَاِنْ یَّكُنْ (مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْا) کو (یعنی دوسری جگہ)

حرمیؒ اور شامیؒ تاء تانیث سے وَاِنْ تَكُنْ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔
فَاِنْ يَّكُنْ (مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ) کو (یعنی تیسری جگہ) حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تاء تانیث سے فَاِنْ تَكُنْ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ اس رکوع میں یکن چار جگہ واقع ہوا ہے۔ پہلے اور چوتھے موقعہ پر یاء تذکیر پر اجماع ہے۔ یعنی کوئی چاروں کو تذکیر سے۔ حرمیؒ اور شامیؒ پہلے اور چوتھے کو تذکیر اور دوسرے تیسرے کو تانیث سے اور بصریؒ تیسرے کو مطابقت صفت کی بنا پر تانیث اور باقی تین کو تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ اٰلْـٰٔنَ۔ فِي الْاَرْضِ اور الْاٰخِرَةَ میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

ضَعْفًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ ضاد کے ضمہ سے ضُعْفًا اور عاصمؒ اور حمزہؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ یہاں حفصؒ نے ضمہ اختیار نہیں کیا بلکہ عاصمؒ کا اتباع کیا ہے۔

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ کو بصریؒ تاء تانیث سے اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ اَخَذْتُّمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) اَسْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور الْاٰخِرَةَ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۹ ع ۵

مِنَ الْاَسْرٰى کو بصریؒ ہمزہ کے ضمہ سین کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے مِنَ الْاُسَارٰى (بروزن فُعَالٰی) اور باقی ہمزہ

کے فتح اور سین کے اسکان سے الف کے بغیر (بروزن فعلی) النبیء کو مدنی
یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ مضمومہ
سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ خیرًا (میں دو جگہ) یھاجروا (میں دو
جگہ) اور مغفرۃ میں ورشؒ کی ترقیق۔ یؤتکم اور المؤمنون میں
ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ ویغفر لکم میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ کا ادغام
ظاہر ہے۔

من ولایتھم کو حمزہؒ واو کے کسرہ سے ولایتھم اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ شیء میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول اور توسط۔ اور وصلاً
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (تنبیہ) الارحام بعضھم
میں اخفا ممنوع ہے (امالہ) الاسرٰی (بصریؒ کے لئے اُسٰرٰی) میں
بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور اَولٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ
بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) خانوا افعال ممال میں سے نہیں ہے۔ ع ۱۰ / ۶

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں انی اریٰ اور
انی اخاف دونوں کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر گیارہ
(مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۳) اور صغیر جائز مختلف فیہ بھی گیارہ ہیں۔

(المرسوم) فی المیعٰد بحذف الف۔ مصحف حمص میں ماکان
لنبی لامین سے (یعنی للنبی) مرسوم تھا۔

سورۃ توبہ

باجماع مدنیہ اور اسکی آیتیں کوفی ۱۲۹۔ اور باقی اعداد میں ۱۳۰ ہیں۔

ایکسو انتیس جگہ اجماع اور پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ (بقول معلیٰ از عاصم جحدری) بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ پر ۲ (اور بقول شہاب از عاصم جحدری) اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ پر بصری۔ ۳ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ پر حمصی ۴ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا پر دمشقی اور ۵ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی آیت ہے۔

انفال و براءۃ کے درمیان ترک بسم اللہ پر اجماع۔ اور تمام ائمہ کے نزدیک وقف[۱] سکتہ اور وصل جائز ہیں۔ اور تینوں اعتبارات پر اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ سے مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین دوسو دس ۲۱۰ ہیں[۲]۔

[۱] امام ابوالحسنؒ وصل کو۔ امام ابومحمد مکیؒ سکتہ کو اور محققؒ وقف کو مختار و اولیٰ کہتے ہیں۔ محققؒ نشر میں فرماتے ہیں ”سورتوں کے خاتمہ پر وقف اتم التام ہوتا ہے۔ تارکین کے لئے بین السورتین اس کو اس لئے اختیار نہیں کیا گیا کہ وقف سے بسم اللہ لازم ہو جاتی ہے۔ یہاں وہ لزوم منتفی اور مقتضاءِ وقف موجود ہے۔ لہٰذا ہم نے وقف اختیار کر لیا مگر ہم غیرِ وقف کو منع بھی نہیں کرتے۔“ میری ناقص رائے میں مبسملین کے لئے وقف۔ حمزہؒ کے لئے وصل اور باقی ائمہ کے لئے سکتہ اولیٰ ہے۔ تاکہ ان کے مذاہب سے موافق رہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[۲] ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے وقف میں عَلِيْمٌ کی وجوہ ثلاثہ بسکون پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر صلہ اور بے صلہ اور الْمُشْرِكِيْنَ میں وہی وجہ ۱۳-۲۴ وقف بالاشمام پر بھی بارہ وجوہ ۲۵-۳۶ عَلِيْمٌ کے روم پر قصر و مد ان دونوں پر صلہ اور بے صلہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُشْرِكِيْنَ کی وجوہ ثلاثہ ۳۷-۷۲ عَلِيْمٌ پر سکتہ کے ساتھ بھی ۳۶ وجوہ ۷۳-۸۴ وصل پر روم کے مانند بارہ وجوہ پڑھو۔ قصر و صلہ میں مکیؒ اور بے صلہ میں بصریؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ کے مد کے بعد ہر وجہ میں شامیؒ مع کسائیؒ اور عاصمؒ اور خلادؒ کو مد سے لوٹاتے رہو۔ ورشؒ کے لئے شَيْءٍ کے توسط اور پھر طول پر قالونؒ کے مانند وقف و سکتہ کی نو نو وجوہ اور وصل پر تین وجوہ۔ حمزہؒ کے لئے شَيْءٍ کے سکتہ پر اسی طرح اکیس ۲۱ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب یہاں ۴۳۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

قالونؒ مع مکیؒ وبصریؒ چوراسی ۸۴ ۔ شامیؒ مع کسائیؒ اکیس ۲۱ ۔ عاصمؒ اکیس ۲۱ ۔ خلادؒ اکیس ۲۱ ۔ ورشؒ بیالیس ۴۲ اورحمزہؒ اکیس ۲۱ ۔

غَیۡرُ (میں دو جگہ) خَیۡرٌ اور یُظَاهِرُوا میں ورشؒ کی ترقیق۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ شَیۡئًا میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اِلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ اور مَاۡمَنَهٗ میں ورشؒ وسوسیؒ۔ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) الۡکٰفِرِیۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مَاۡمَنَهٗ میں ہاء کنایہ ہے ۔ ع

ع ۱

وَ تَاۡبٰی ۔ مُؤۡمِنٍ ۔ مُؤۡمِنِیۡنَ (میں دو جگہ) اور الۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اور الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ اَئِمَّةَ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔

لَاۤ اَیۡمَانَ لَهُمۡ کو شامیؒ ہمزہ کے کسرہ سے لَاۤ اِیۡمَانَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ بِاِخۡرَاجِ اور خَبِیۡرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اور یَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (امالہ) وَّلَا ذِمَّةً (میں دو جگہ) مَرَّةٍ (میں بخلاف) اور وَلِیۡجَةً میں کسائیؒ۔ اور وَ تَاۡبٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۲ ۸

(اَنْ یَّعْمُرُوْا) مَسٰجِدَ اللّٰہِ کو مکی اور بصری سین کے اسکان سے الف کے بغیر مَسْجِدَ اللّٰہِ (بافراد) اور باقی سین کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ کے بالف پڑھنے پر اجماع ہے۔ الصَّلٰوۃَ میں ورش کی تغلیظ اور الْفَآئِزُوْنَ میں وقفاً حمزہ کی تسہیل بمد و قصر جلی ہے۔

یُبَشِّرُھُمْ کو حمزہ یاء تحتانیہ کے فتح باء موحدہ کے اسکان اور شین کی تخفیف و ضمہ سے یَبْشُرُھُمْ اور باقی یا کے ضمہ با کے فتح اور شین کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یُبَشِّرُھُمْ اور وَعَشِیْرَتُکُمْ میں ورش کی ترقیق ظاہر ہے۔ وَرِضْوَانٍ کو ابو بکر را کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اَوْلِیَآءَ اِنِ میں حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ الْاِیْمَانِ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں

وَعَشِیْرَتُکُمْ کو ابو بکر را کے بعد الف جمع کے اثبات سے ... وَعَشِیْرَاتُکُمْ اور باقی الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں۔ یَاْتِیَ میں ورش و سوسی کا ابدال۔ اور بِاَمْرِہٖ میں وقفاً حمزہ کے لئے یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال جلی ہے۔ (امالہ) النَّارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ میں بشرط وقف اور فَعَسٰی میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

کَثِیْرَۃٍ اور صٰغِرُوْنَ میں ورش کی ترقیق۔ اور شَیْئًا میں ورش کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔ ع ۳ ۹

رَحُبَتْ ثُمَّ میں بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال ظاہر ہے (ک) مِنْ بَعْدِ
ذٰلِكَ ۔ يَشَآءُ میں ہشام و حمزہ کی وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں۔ (ک) الْمُشْرِكُوْنَ
نَجَسٌ ۔ شَآءَ میں ہشام و حمزہ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں۔ شَآءَ
اِنَّ اللّٰهَ میں وصلاً حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ)....
وَضَاقَتْ میں حمزہ۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل
اور شَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۰

عُزَيْرُ ابْنُ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور حمزہ نون تنوین کے بغیر
(یعنی عُزَيْرُ کی را کو با سے ملا کر) عُزَيْرُ ابْنُ اور عاصم و کسائی
تنوین سے (اور نونِ تنوین کو حرکتِ کسرہ دے کر) پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ)
ابْنُ کے نون کا ضمہ حرکت اعراب ہے۔ ضمہ لازمہ نہیں لہٰذا کسائی کے لئے
نون تنوین کا ضمہ جائز نہیں۔ عُزَيْرُ۔ اُمِرُوْا۔ الْكٰفِرُوْنَ۔ لِيُظْهِرَهٗ
اور كَثِيْرًا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ
بِاَفْوَاهِهِمْ میں (دو جگہ) حمزہ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں
(تنبیہ) بِاَفْوَاهِهِمْ اور جِبَاهُهُمْ میں ادغام منع ہے۔

يُضَاهِئُوْنَ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ھا کو
ضمہ دے کر ہمزہ کے حذف سے يُضَاهُوْنَ اور عاصم ھاءِ مکسورہ کے بعد
ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ يُؤْفَكُوْنَ ۔ وَيَاْبَى
اور لَيَاْكُلُوْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال بیّن ہے (ک) اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

اِنَّمَا النَّسِیٓءُ میں ورشؒ ہمزہ کو یا سے بدل کر اور اس یاءِ مبدلہ
میں یاءِ ساکنہ کا ادغام کر کے مد کے بغیر اِنَّمَا النَّسِیُّ اور باقی یاءِ ساکنہ
مخففہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب پڑھتے ہیں۔
یُضَلُّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ یا کے فتح اور ضاد کے کسرہ
سے یَضِلُّ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور ضاد کے فتح سے (مجہول) پڑھتے
ہیں۔ (ک) زُیِّنَ لَھُمْ۔ سُوْٓءُ اَعْمَالِھِمْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ
کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) النَّصٰرٰی (الْمَسِیْحُ) میں
وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ تقلیل۔
اَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ وَیَاْبَی (اللّٰہُ)
میں بشرط وقف بِالْھُدٰی۔ یُحْمٰی اور فَتُکْوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْاَحْبَارِ۔ نَارِ اور الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور کَآفَّۃً میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ٥ ١١
قِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا
(میں دو جگہ) الْاٰخِرَۃِ (میں دو جگہ) اِلَّا تَنْفِرُوْا۔ غَیْرَکُمْ اور خَیْرٌ
میں ورشؒ کی ترقیق۔ الْاَرْضِ اور الْاٰخِرَۃِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور سکتہ۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ
کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَیْئًا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں
(ک) یَقُوْلُ لِّصَاحِبِہٖ اور وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ۔ عَلَیْھِمُ الشُّقَّۃُ
کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا

کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) الدُّنیا (میں دو جگہ) السُّفلٰی اور العُلیا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الآخرۃِ (میں بلاخلاف) اور الشُّقَّۃُ میں کسائیؒ بخلاف اور فِی الغارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ٦ ١٢

(ک) یَتَبَیَّنَ لَکَ۔ لَایَسْتَاْذِنُکَ۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ یَسْتَاْذِنُکَ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ۔ یَقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَا یَاْتُوْنَ اور سَیُؤْتِیْنَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَاَنْفُسِہِمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل۔ اور وَقِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا۔ تَسُؤْھُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہے البتہ وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ ھَلْ تَّرَبَّصُوْنَ میں ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اور بزیؒ وصلاً تا کی تشدید پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے تا سے قبل کا لام علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔ فرق کا لحاظ رکھو اور غلط سے بچو۔ (ک) وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ۔ بِاَیْدِیْنَا میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ اجلد ا ص ۳۰۳

اَوْ کَرْھًا کو حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے ضمہ سے کُرْھًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

اَنْ تُقْبَلَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے اَنْ یُّقْبَلَ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل واضح ہے۔ ورشؒ کے لئے الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ۔ اور کٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (امالہ) مَا زَادُوْکُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ الْفِتْنَۃَ میں کسائیؒ۔ جَآءَ میں

ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ بِالْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
مَوْلٰنَا۔ کُسَالٰی اور اٰتٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اِحْدَی (الْحُسْنَیَیْنِ) میں بشرط وقف اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَفَا وادی ہے اس
میں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ١٣

وَالْمُؤَلَّفَةِ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں یُؤْذُوْنَ
(میں دو جگہ) یُؤْمِنُ۔ وَیُؤْمِنُ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور مُؤْمِنِیْنَ میں
ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے، النَّبِیءَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد
ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ مفتوحہ سے ہمزہ و
مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔

هُوَ اُذُنٌ اور قُلْ اُذُنُ کو مدنیؒ ذال کے اسکان سے اُذْنٌ
اور اُذْنُ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَرَحْمَةٌ کو حمزہؒ (خَیْرٍ پر عطف کرکے) تا کے خفض سے وَرَحْمَةٍ
اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ اَنْ تُنَزَّلَ کو مکیؒ اور بصریؒ
نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے اَنْ تُنْزَلَ اور باقی نون کے فتح اور
زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے عَلَیْهِمْ میں ھا کا ضمہ اور
قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اور تَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً تسہیل کالواو و یاء مضمومہ سے
ابدال۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کا حذف۔ اور ورشؒ کے لئے ان میں مبدل

اور لا تعتذروا میں ترقیق جلی ہے ۔
اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً میں
حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نَعْفُ کو یاءِ تذکیر مضمومہ اور فا کے فتح سے
یُعْفَ (بصیغۂ مذکر غائب مجہول) اور نُعَذِّبْ کو تاءِ تانیث مضمومہ اور
ذال کے فتح سے تُعَذَّبْ (بصیغۂ مؤنث غائب مجہول) اور طَآئِفَةً کو
تا کے رفع سے (قائم مقام فاعل) یعنی اِنْ يُّعْفَ عَنْ طَآئِفَةٍ
مِّنْكُمْ تُعَذَّبْ طَآئِفَةٌ" اور عاصمؒ پہلے کو نون عظمت مفتوحہ
اور فا کے ضمہ سے اور دوسرے کو نون عظمت مضمومہ اور ذال کے کسرہ سے اور
ع ۵ ۱۴ اسم کو تا کے نصب سے پڑھتے ہیں ۔ ع
يَأْمُرُوْنَ (میں دو جگہ) اَلَمْ يَأْتِهِمْ ۔ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۔ وَالْمُؤْمِنٰتُ ۔ وَيُؤْتُوْنَ ۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ اور
وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ۔ وَاَوْلَادًا میں وقفاً حمزہؒ
کی بخلاف تسہیل ۔ وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل مدِ بدل اور ترقیق ۔ اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ۔ اَلْخٰسِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے ۔
رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُهُمْ اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں ۔ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے ۔ (ک) وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ ۔ وَرِضْوَانٌ کو ابو بکرؒ را کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے
ہیں ۔ (امالہ) الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
ع ۹ ۱۵ اور وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

النَّبِيُّ ءُ کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے بمد واجب
اور باقی یاءِ مشددہ مضمومہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهُمْ میں
حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ وَمَأْوٰىهُمْ میں سوسیؒ کا۔ وَبِئْسَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ
میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ خَيْرًا۔ وَالْاٰخِرَةِ۔ سِرَّهُمْ۔ سَخِرَ اور
فَلَنْ يَّغْفِرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

الْغُيُوْبِ کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ غین کے کسرہ سے الْغِيُوْبِ اور باقی
ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل
اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہیں۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ۔ لَاتَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اور تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ)۔۔۔۔
وَمَأْوٰىهُمْ۔ اَغْنٰهُمْ۔ اٰتٰنَا اور اٰتٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل۔ الدُّنْيَا اور وَنَجْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور
بصریؒ تقلیل اور وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۶

لَاتَنْفِرُوْا۔ كَثِيْرًا۔ كَفَرُوْنَ اور الْخَيْرٰتُ میں ورشؒ کی ترقیق
فَاسْتَاْذَنُوْكَ اور اسْتَاْذَنَكَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے مَعِيَ
اَبَدًا میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ اور مَعِيَ عَدُوًّا میں حفصؒ یا کو مفتوح
پڑھتے ہیں۔ وَاَوْلَادُهُمْ اور وَاَنْفُسِهِمْ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل
اور اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) وَطُبِعَ
عَلٰى (امالہ) الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ع ۱۱ ۱۷

المُعَذِّرُوْنَ ۔ یَعْتَذِرُوْنَ ۔ لَاتَعْتَذِرُوْا اور دَآئِرَۃُ
میں ورشؒ کی ترقیق ۔ لِیُؤْذَنَ ۔ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ ۔ نُؤْمِنُ اور یُّؤْمِنُ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) لِیُؤْذَنَ لَهُمْ ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
اور مِنْ اَخْبَارِكُمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور اَغْنِیَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔

اِلَیْهِمْ (میں دوجگہ) اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے
(ک) لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ ۔ وَمَاْوٰهُمْ میں سوسیؒ کا ابدال اور الدَّوَآئِرَ
میں وقفاً مد و قصر کے ساتھ حمزہؒ کی تسہیل ظاہر ہے۔

دَآئِرَةُ السَّوْءِ کو مکیؒ اور بصریؒ سین کے ضمہ سے بمد واجب
دَآئِرَةُ السُّوْءِ اور باقی فتح سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ السَّوْءِ
میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں
(ک) یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ ۔ وَصَلَوٰتِ میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے۔

قُرْبَةٌ لَّهُمْ کو ورشؒ را کے ضمہ سے قُرُبَةٌ اور باقی اسکان
سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اَلْمَرْضٰی میں
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَخْبَارِكُمْ میں بصریؒ
ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَسَیَرَى (اللّٰہُ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف
اور بحالت وقف بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَمَاْوٰهُمْ
ع ۱۲ اور لَا یَرْضٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع
تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ کو مکیؒ تحتہا سے قبل مِنْ جارہ

کے اثبات اور تا کے خفض سے مِن تَحتِهَا الأنهٰرُ اور باقی مِن کے بغیر تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مکہ میں مِن کی زیادت سے اور باقی مصاحف میں مِن کے بغیر مرسوم تھا (ک) نَحنُ نَعلَمُهُم۔ سَیِّئًا میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ عَلَیهِم میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ تُطَهِّرُهُم۔ اور خَیرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

إِنَّ صَلٰوتَكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ لام کے محض فتح پھر واو مفتوحہ اور الف جمع کے اثبات اور تا کے نصب بکسرہ سے صَلَوٰتِكَ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات اور تا کے نصب سے واو کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں رسم باجماع واو سے ہے۔ صَلٰوتَكَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ وَیَأخُذُ۔ وَالمُؤمِنُونَ اور المُؤمِنِینَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

مُرجَونَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ جیم مفتوحہ کے بعد ہمزہ مضمومہ کے اثبات سے مُرجَؤُنَ اور باقی ہمزہ کے بغیر یعنی جیم مفتوحہ کے بعد واو ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

وَالَّذِینَ اتَّخَذُوا کو مدنیؒ اور شامیؒ واو عاطفہ کے بغیر اَلَّذِینَ اور باقی واو مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ و شام میں بحذف اور باقی مصاحف میں باثبات واو مرسوم تھا۔ ضِرَارًا میں تکرارِ را اور وَاِرصَادًا میں حرفِ استعلا کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے۔

اَسَّسَ بُنیَانَهُ کو (دونوں جگہ) مدنیؒ اور شامیؒ ہمزہ کے

ضمہ اور سین اول کے کسرہ سے (مجہول) اور اسم کو نون کے رفع سے (قائم مقام فاعل) أُسِّسَ بُنْيَانُهُ اور باقی ہمزہ اور سین دونوں کے فتح سے (معروف) اور اسم کو نون کے نصب سے (مفعول بہ) پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ میں مجہول پڑھنے پر اجماع ہے۔ وَرِضْوَانٍ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

جُرُفٍ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ را کے اسکان سے جُرْفٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے صرف اسکان ماخوذ ہے۔

اَنْ تَقَطَّعَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ سے اَنْ تُقَطَّعَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وَالْاَنْصَارِ اور فِيْ نَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ عَسَى (اللّٰہُ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فَسَيَرَى (اللّٰہُ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْحُسْنٰى۔ التَّقْوٰى اور تَقْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ هَارٍ میں ابن ذکوانؒ بخلاف[۱] قالونؒ[۲]

---

[۱] هَارٍ میں نقاشؒ اخفشؒ سے ابن ذکوانؒ کے لئے فتح۔ اور ابن الاخرمؒ امالہ روایت کرتے ہیں۔ دونوں صحیح اور ماخوذ ہیں مگر علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے صرف فتح پڑھا ہے۔ اور تیسیر کا یہی طریقہ ہے۔ لہٰذا فتح اداءً مقدم ہے۔ ۱۲

[۲] یہی ایک کلمہ اور موقع ایسا ہے جہاں قالونؒ نے امالہ محضہ کیا ہے۔ قالونؒ کے لئے فتح بھی منقول اور صحیح وثابت ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے صرف فتح اور باقی شیوخ سے امالہ کبریٰ پڑھا ہے۔ جمہور اہل عراق فتح۔ علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ وغیرہ تمام اہل مغرب اضجاع روایت کرتے ہیں اور باتباع تیسیر و شاطبیہ یہی معمول ہے۔ کیونکہ یہی امام ابوالفتحؒ کا مذہب ہے۔ ۱۲

بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ امالہ محضہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) شَفَا
واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۱۲ ع ۲
فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ فعل مجہول کی تقدیم اور معروف
کی تاخیر سے یعنی اول کو یا کے ضمہ اور تا کے فتح سے اور دوسرے کو یا کے فتح اور تا
کے ضمہ سے فَيُقْتَلُونَ وَيَقْتُلُونَ اور باقی اس کے عکس یعنی معروف کو مقدم
اور مجہول کو مؤخر کرکے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِينَ میں (دو جگہ) ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال اور وَالْقُرْءَانِ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل فَاسْتَبْشِرُوا۔
الْآمِرُونَ اور يَسْتَغْفِرُوا کی ترقیق جلی ہے۔ لِلنَّبِيِّ ۳ اور النَّبِيِّ کو مدنیؒ یاء
ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے
ہیں (ک) تَبَيَّنَ لَهُمْ۔ اِبْرٰهِيمَ لِاَبِيهِ اور اِنَّ اِبْرٰهِيمَ کو ہشامؒ ھا کے
فتح اور الف سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں (ک)
تَبَيَّنَ لَهُ اور يُبَيِّنَ لَهُمْ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔
كَادَ يَزِيغُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ تاء تانیث
سے تَزِيغُ اور حفصؒ و حمزہؒ یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں (ک) كَادَتَّزِيغُ
دال مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کے باوجود تجانس کی وجہ سے بلا خلاف ادغام
کیا ہے۔ عَلَيْهِمْ میں (تین جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ رَءُوفٌ
کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے رَءُفٌ اور باقی ہمزہ

کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔
عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ کو بصریؒ ھاء و میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں
کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ (امالہ) اشْتَرٰى میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل
الْجَنَّةَ میں کسائیؒ۔ التَّوْرٰىةِ میں بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور
ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ اَوْفٰى اور هٰدٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
قُرْبٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالْاَنْصَارِ
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ ضَاقَتْ اور وَضَاقَتْ میں حمزہؒ
امالہ کرتے ہیں۔ ع

۱۴ ع ۳
(ک) وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً۔ صَغِيْرَةً۔ وَلَا كَبِيْرَةً۔ لِيَنْفِرُوْا۔
اور وَلِيُنْذِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ
کا ابدال جلی ہے۔ فِرْقَةٍ میں را کی تفخیم پر اجماع ہے۔ حتّٰی کہ کسائیؒ کے لئے
بحالت امالہ تا بھی نصًّارا کی تفخیم ہی ماخوذ ہے گو قیاس کی رو سے ترقیق بھی صحیح
ہے۔ کذا فی النشر۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (امالہ) كَآفَّةً
میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

۱۵ ع ۴
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ میں (دونوں جگہ) بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ (ک) زَادَتْهُ هٰذِهٖ۔ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور كٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی
ترقیق جلی ہے۔
اَوَلَا يَرَوْنَ کو حمزہؒ تاء خطاب سے اَوَلَا تَرَوْنَ اور باقی یاء

غیب سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ، ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ رَءُوْفٌ کو بصریؒ
ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے رَءُفٌ۔ اور باقی ہمزہ کے بعد واو
ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ وَھُوَ میں قالونؒ
بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (امالہ) اَلْکُفَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ غِلْظَۃً میں کسائیؒ بخلاف زَادَتْہُ۔ اور فَزَادَتْھُمْ
میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ یَرٰکُمْ میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور جَآءَکُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۶ ۵

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں۔ مَعِیَ اَبَدًا میں حرمیؒ، بصریؒ
شامیؒ اور حفصؒ اور مَعِیَ عَدُوًّا میں حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر
ستائیس ۲۷ ہیں (مثلین کے ۱۳۔ متقاربین کے ۱۴) اور صغیر جائز مختلف فیہ نو ۹ ہیں
(المرسوم) خِلَفَ بحذف الف وَاٰخَرَ سَیِّئًا باجماع مصاحف
(سَیِّئَۃٌ کی طرح) یائین سے مرسوم تھا۔ وَلَاَوْضَعُوْا میں بعض مصاحف
کے اندر لام۔ اور واو کے درمیان دو الف مرسوم تھے جنمیں سے ایک شکل
ہمزہ اور دوسرا زائدہ ہے جس کا قراءت سے کوئی علاقہ نہیں بلکہ اس کا نطق
شدید لحن ہے اور اس سے معنی میں فساد آجاتا ہے۔ اور اکثر مصاحف میں یہ
الف مرقوم نہ تھا۔

سُوْرَۃُ یُوْنُس

علیہ السلام باجماع مکیہ اور اسکی آیتیں حجازی وعراقی ۱۰۹۔ اور شامی ۱۱۰ ہیں۔ ایکسو آٹھ ۱۰۸ جگہ اجماع

اور تین۳ جگہ اختلاف ہے نمبر۱ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور نمبر۲ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ پر شامی اور نمبر۳ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ پر غیر شامی آیت ہے۔ اور الٓرٰ۱ پر کسی نے بھی آیت شمار نہیں کی۔

لے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ سے الْحَكِيْمِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین تین سو اٹھاون ہیں۔ قالونؒ ۳۶۔ کسائیؒ ۳۶۔ بصریؒ ۱۴۔ ورشؒ ۱۵۰ (بسم اللہ پر ۱۰۸۔ ترک پر ۴۲) ابوبکرؒ ۳۶۔ حفصؒ ۳۶۔ شامیؒ مع حمزہؒ ۱۴ اور مکیؒ ۳۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْكٰفِرُوْنَ۔ لَسٰحِرٌ۔ يُدَبِّرُ اور وَاٰخِرُ میں ورشؒ کی ترقیق بین ہے۔

لَسٰحِرٌ (مُّبِيْنٌ) ۰ کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ سین کے

لے نمبرات ۱۸ قالونؒ کے لئے وَهُوَ بسکون ھا پر الْعَظِيْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَكِيْمِ میں وہی وجہ اور روم نمبر ۱۹ تا ۲۴ الْعَظِيْمِ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں طول توسط اور قصر۔ اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَكِيْمِ میں وہی وجہ اور روم نمبر ۲۵-۳۲ الْعَظِيْمِ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں روم و وصل ان دونوں اور نمبر ۳۳-۳۶ وصل کل پر الْحَكِيْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں کسائیؒ کو امالۂ کبریٰ سے لوٹاتے رہو۔ نمبر ۱-۶ بصریؒ کے لئے الْعَظِيْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الْحَكِيْمِ میں وہی وجہ اور روم نمبر ۷-۱۴ اور الْعَظِيْمِ کے روم و وصل پر الْحَكِيْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اب ورشؒ کے لئے وَهُوَ بضم ھا اور تقلیل پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۳۶ وجوہ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۱۴ وجوہ اور ان میں سے ہر ایک وجہ پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ بسم اللہ کی ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ کے بعد ابوبکرؒ کو اضجاع سے۔ اور حفصؒ کو فتح سے۔ اور ترک کی ۱۴ وجوہ میں شامیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے ساتھ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ اور فتح پر قالونؒ کے مانند ۳۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۲۷۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر لَسِحْرٌ اور باقی سین کے فتح۔ اس کے بعد الف کے اثبات اور حا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ الٓمّٓرٰ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ تَذَکَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

ضِیَآءً کو قنبلؒ ضاد کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مفتوحہ سے ضِئَآءً اور باقی یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا

یُفَصِّلُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے نُفَصِّلُ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ کا ابدال بایمانہم میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) الٓرٰ میں بصریؒ۔ شامیؒ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اسْتَوٰی اور مَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْیَا اور دَعْوٰىهُمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع

(ک) بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ۔ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ میں شامیؒ فعل کو قاف اور ضاد کے فتح اور الف مبدلہ سے (معروف) بمد منفصل اور اسم کو لام کے نصب سے (مفعول بہ) لَقَضٰٓى اِلَیْهِمْ اَجَلَهُمْ اور باقی

فعل کو قاف کے ضمہ۔ضاد کے کسرہ اور یاء مفتوحہ سے (مجہول) اور اسم کو لام کے رفع سے (قائم مقام فاعل) پڑھتے ہیں۔حمزہؒ کے لئے اِلَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں ھا کا ضمہ۔اور قَآئِمًا میں وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل جلی ہے (ک) زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ۔ظَلَمُوْا اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُهُمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔لِيُؤْمِنُوْا اور لِقَآءَنَا ائْتِ میں ابدال بیّن ہے (ک) خَلٰٓئِفَ فِی۔بِقُرْءَانٍ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔لِیٓ اَنْ اور اِنِّیٓ اَخَافُ میں حرمیؒ اور بصریؒ اور نَفْسِیٓ اِنْ میں مدنیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ کو بزیؒ بخلاف اور قنبلؒ لام کے بعد کا الف ساقط کر کے یعنی لام تاکید سے مد کے بغیر وَلَاَدْرٰىكُمْ اور باقی الف کے اثبات یعنی لاء نفی سے بمد منفصل پڑھتے ہیں۔رسم باجماع الف سے ہے جو قنبلؒ وغیرہ کے نزدیک زائدہ ہے۔لَبِثْتُ میں بصریؒ۔شامیؒ۔حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔(ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ۔اور كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ۔بِاٰيٰتِهٖ میں وقفاً حمزہؒ کا یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تُشْرِكُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔فَانْتَظِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔(امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔طُغْيَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ....

وَجَآءَتْهُمْ ۔ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ تتلٰی ۔ یُوحٰی اور وتعلٰی ۱۱
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اَدْرٰىكُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف
بصریؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ اور افْتَرٰی میں بصریؒ ۔
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ تنبیہ دَعَانَا واوی ہے
اس میں امالہ نہیں ہوتا ۔ ع ۲ع

(ک) مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ ۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے
رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔

يُسَيِّرُكُمْ کو شامیؒ یاءِ مضارع کے فتح اس کے بعد نون ساکنہ اور
پھر شین معجمہ مضمومہ سے يَنْشُرُكُمْ (از نشر) اور باقی یاءِ مضارع کے ضمہ
اس کے بعد سین مہملہ مفتوحہ پھر یاءِ تحتانیہ مشددہ مکسورہ سے (از تَسْيِير) ...
پڑھتے ہیں ۔ مصحف شام میں یا کے بعد نون کا مرکز پھر شین پھر را ۔ اور باقی
مصاحف میں یا کے بعد سین پھر یا کا مرکز و شوشہ اور پھر را مرسوم تھی ۔ ۔ ۔
يُسَيِّرُكُمْ اور قٰدِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
عین کے رفع سے مَتَاعُ اور حفصؒ نصب سے پڑھتے ہیں ۔ يَاكُلُ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ۔ وَالْاَنْعَامُ ۔ اور بِالْاَمْسِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ
کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں ۔ يَشَآءُ اِلٰی میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو
مکسورہ سے ابدال ۔ اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں ۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام
بالزا سے قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (ک) السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ ۳

قِطَعًا کو مکیؒ اور کسائیؒ طا کے اسکان سے قِطْعًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک)۔ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ۔ وَشُرَکَآؤُکُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

(هُنَالِكَ) تَبْلُوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ تائے مضارع کے بعد (باءِ موحدہ کے بدلے) تاءِ فوقانیہ سے تَتْلُوْا (از تلاوۃ) اور باقی تا کے بعد باءِ موحدہ سے (از بلاء) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) جَآءَتْهَا اور وَجَآءَهُمُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اَنْجٰىهُمْ۔ اَتٰىهَا۔ فَكَفٰى اور مَوْلٰىهُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْيَا میں (دو جگہ) اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ دَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَزِيَادَةٌ۔ ذِلَّةٌ (ہیں دو جگہ) اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) یَرْزُقُکُمْ۔ الْمَیِّتِ اور الْمَیِّتَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاءِ ساکنہ مخفف سے الْمَیْتِ اور الْمَیْتَ اور باقی یاءِ مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَمْرَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

كَلِمَتُ (رَبِّكَ) کو مدنیؒ اور شامیؒ میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے كَلِمٰتُ اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ تُؤْفَكُوْنَ۔ یَاْتِهِمْ۔ تَاْوِیْلُهٗ۔ یُؤْمِنُ اور لَا یُؤْمِنُ میں ورشؒ وسوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

٣٤٨

لَا یَہِدِّیْ کو ابو بکرؒ یاء مضارع کے کسرہ سے اور باقی فتح سے۔
قالونؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ھا کے اسکان سے۔ نیز قالونؒ اور بصریؒ ھا کے
فتح کے اختلاس سے۔ ورشؒ۔ مکیؒ اور شامیؒ ھا کے فتح کاملہ سے۔ عاصمؒ
ھا کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دال کی تخفیف سے اور باقی تشدید سے پڑھتے
ہیں۔ تینوں حروف کے اندر اختلاف کا نتیجہ چھ قراءتیں ہیں ۱ قالونؒ یا کے
فتح۔ ھا کے اسکان[1] اور دال کی تشدید سے لَا یَہْدِّیْ ۲ قالونؒ بوجہ
ثانی[2] اور بصریؒ[3] یا کے فتح۔ ھا کے فتح کے اختلاس اور دال کی تشدید سے۔

---

[1] علامہ شاطبیؒ نے قالونؒ کے لئے اسکان بیان نہیں کیا جو تسامح ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "قالونؒ سے صرف اسکان منصوص ہے"۔ علامہ جعبریؒ کہتے ہیں "ابن مجاہدؒ۔ اھوازیؒ اور حافظ ابو العلا ہمدانیؒ نے فقط اسکان بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ اکثر مصنف اس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کرتے۔ ناظمؒ کا اسکان کو چھوڑ دینا پسندیدہ امر نہیں کیونکہ اس سے اصل کی مخالفت اور اشہر سے عُدول لازم آتا ہے"۔ محققؒ کہتے ہیں "اہل عراق قاطبۃً اور مصر و مغرب کے بعض ائمہ اسکان نقل کرتے ہیں۔ قالونؒ۔ اسحاق مسیبیؒ اور اسماعیلؒ وغیرہ امام نافعؒ کے اکثر تلامذہ سے اسکان منصوص ہے"۔ عنوان میں صرف اسکان اور تیسیر و کافی میں اختلاس کے ساتھ اسکان مروی ہے۔ امام ابو جعفرؒ کی قراءت بھی باسکان ہے۔ میں نے اپنے شیوخ سے اسکان و اختلاس دونوں پڑھے ہیں۔ اور اسی طرح پڑھتا اور پڑھاتا ہوں۔ ۱۲

[2] امام ابن غلبونؒ۔ امام ابو الحسنؒ۔ امام ابو محمد مکیؒ۔ امام ابن سفیان قیروانیؒ اور مہدویؒ وغیرہ اکثر مصری اور مغربی ائمہ نے قالونؒ کے لئے صرف اختلاس بیان کیا ہے۔ اور امام ابو الحسنؒ تذکرہ میں قالونؒ کے اختلاس کو بصریؒ کے اختلاس سے چھوٹا بتاتے ہیں۔ لیکن علامہ دانیؒ نے آپ سے دونوں کے لئے اختلاس مساوی پڑھا ہے۔ اور یقیناً اختلاس میں فرق کرنا ممکن نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "اختلاس میں اسراع حرکت کے سوا اور کوئی وجہ جائز نہیں"۔ ۱۲

[3] ابن فرحؒ دوریؒ سے اور ابن حبشؒ سوسیؒ سے اداءً۔ دوریؒ اور سوسیؒ وغیرہ یزیدیؒ سے نصًا۔ یزیدیؒ اور شجاعؒ بصریؒ سے نصًا اور اداءً فتح کا اختلاس روایت کرتے ہیں۔ مغربی علماء قاطبۃً اور عراق کے اکثر ائمہ بصریؒ کے لئے اختلاس بیان کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے اپنے تمام شیوخ سے اُن کی قراءت میں اختلاس پڑھا ہے۔ امام ابن مہرانؒ اور علامہ حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ نے بھی اختلاس ہی روایت کیا ہے سبط الخیاطؒ کہتے ہیں "ابو عمروؒ سے روایتاً صرف اختلاس ہی صحیح ہے اور میں نے (باقی برصفحہ آیندہ)

۳ ورشؒ، مکیؒ اور شامیؒ یا کے فتح۔ ھا کے فتح کاملہ اور دال کی تشدید سے لَّا یَهَدِّیْ
۴ ابوبکرؒ یا اور ھا دونوں کے کسرہ اور دال کی تشدید سے لَّا یِهِدِّیْ ۵ حمزہؒ
اور کسائیؒ یا کے فتح ھا کے اسکان اور دال کی تخفیف سے لَّا یَهْدِیْٓ[1] ۶ اور حفصؒ
یا کے فتح ھا کے کسرہ اور دال کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَیْـًٔا میں ورشؒ کا
طول و توسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام اور اَلْقُرْءَانُ میں مکیؒ کی نقل جلی
ہے۔ تَصْدِیْقَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے
ہیں (ک) کَذٰلِكَ کَذَّبَ اور اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِیْنَ (امالہ) فَاَنّٰی میں..
(دونوں جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ یَّهْدٰی...

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اپنے تمام شیوخ سے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں پڑھی"۔ علماء عراق کی ایک جماعت فتح کاملہ کہتی ہے۔ چنانچہ امام ابن مجاہدؒ مبتدیوں کو صرف فتح پڑھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ "میں نے ایسے آدمی کم دیکھے ہیں جو فتح کے اختلاس کو ضبط کر سکتے ہوں"۔ علامہ دانیؒ اس کی توضیح میں کہتے ہیں "چونکہ فتح اخف الحرکات ہے لہٰذا اس کا اختلاس ادا کرنا بہت مشکل ہے"۔ اگرچہ واقعہ یہی ہے مگر امام ابن مجاہدؒ وغیرہ کا یہ تعامل محض اجتہاد پر مبنی ہے۔ اور اختلاس ادا کرنا ناممکن نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "اختلاس کے دشوار ہونے میں شک نہیں لیکن استاذ کے سامنے ریاضت کرنے سے زبان مسخر ہو جاتی ہے"۔ ہمارے طرق سے بصریؒ کے لئے صرف اختلاس ماخوذ ہے اور ہمارے شیوخ کا اسی پر عمل تھا۔ ۱۲

[1] لَا یَهْدِیْٓ اصل میں لَا یَهْتَدِیْ تھا، اکثر نے تا کا دال میں ادغام کیا ہے۔ بعض نے اجتماع ساکنین سے بچنے کے لئے تا کی حرکت ھا پر نقل کر دی (پھر تا کو دال سے قلب کر کے اس کا دال میں ادغام کر دیا ہے۔ ط) اور ان میں سے بعض نے نقل کے بعد اختلاس اختیار کر لیا تاکہ یہ اصل "ھا کے سکون" پر دلالت کرے (اور تخفیف یعنی نقل حرکت بھی ہو جائے۔ ط) اور بعض نے تا کی حرکت نقل نہیں کی بلکہ ھا کو کسرہ سے متحرک کر دیا (کیونکہ انھوں نے تا کو بغرض ادغام ساکن کیا ہے اور اس سے قبل ھا بھی ساکن تھی لہٰذا تخلصِ ساکنین کے لئے ھا کو کسرہ دیدیا۔ ط) اور ان میں سے بعض نے یا کو بھی کسرہ میں ھا کا تابع کر دیا۔ اور بعض نے ھا کو علیٰ حالہ ساکن رکھتے ہوئے ادغام کیا ہے۔ یہ دشوار تر ہے اور بعض ائمہ نے تا کو محذوف کر دیا۔ ۱۲

میں حمزہ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل یُّفْتَرٰی اور افْتَرٰىهُ میں بصری۔ حمزہ اور
کسائی امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع ۹
(تنبیہ) اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ۔ اَفَاَنْتَ تَهْدِی۔ اور النَّاسَ شَيْئًا
میں ادغام منع ہے۔ لَا یُبْصِرُوْنَ اور خَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق اور فَلَا
یَسْتَاْخِرُوْنَ میں ترقیق اور ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ شَيْئًا میں ورشؒ کا طول و
توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
وَلٰكِنَّ النَّاسَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ لٰكِنْ مخففہ سے (نون کو حرکت کسرہ
دیکر) اور سین کے رفع سے وَلٰكِنِ النَّاسُ اور باقی لٰكِنَّ مشددہ اور سین
کے نصب سے پڑھتے ہیں۔
یَحْشُرُهُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت
سے نَحْشُرُهُمْ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل تیسرے رکوع
میں نون پر اجماع ہے۔ لَا یَظْلِمُوْنَ اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اُمَّةٍ
اَجَلٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر
ہے۔ جَآءَ اَجَلُهُمْ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر
و مد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں۔
ہمزہ پر مد جائز نہیں۔ اَرَءَیْتُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس
کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔
آٰلْئٰنَ کو (جو صرف اس سورۃ میں دو جگہ باستفہام واقع ہوا ہے) تمام
قراء بوجہ اول ہمزۂ ثانیہ وصلیہ کے ابدال سے بمد لازم (یہ جمہور کا مذہب

اور اداءً مقدم ہے) اور۔ بوجہ ثانی اس کی تسہیل سے ءَآلْئٰنَ پڑھتے ہیں۔ (اور بخوفِ التباس ہمزۂ وصلیہ کو حذف نہیں کرتے) نیز امام نافعؒ ہمزۂ ثالثہ (بعد از لام) کی حرکت لام پر نقل کر کے اس کو ساقط کر دیتے ہیں۔ پس ان کے لئے تلفظ میں اسکانِ لام باقی نہیں رہتا اور کلمہ اَلَنَ اور ءَآلَنَ ہو جاتا ہے۔ (اس نقل کی وجہ سے بعض ائمہ ہمزۂ ثالثہ کو مد بدل سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔) نتیجہ یہ ہے کہ بحالت ابدال قالونؒ کے لئے ا پر مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔ اور ورشؒ کے لئے ا کے طول پر لَا کی وجوہ ثلاثہ۔ اور توسط پر توسط و قصر اور قصر پر صرف قصر صحیح ہے۔ اور بحالت تسہیل ورشؒ کے لئے لَا کی وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔ (اس لئے ان کی کل وجوہ نو ہو جاتی ہیں۔ لیکن علامہ محمد بن احمد متولیؒ کی تحقیق پر ورشؒ کے لئے اٰیں توسط درست نہیں کیونکہ اصل کی رو سے ہمزۂ وصلی متحرک تھا اس لئے یہ اٰلُدْ کے باب سے ہے نہ کہ اٰمَنَ سے پس اب کُل سات وجوہ رہ گئیں کیونکہ دونوں کا توسط اور اول کے توسط کے ساتھ ثانی کا قصر یہ دو وجوہ کم ہو گئیں) وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ قِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضم کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لِلَّذِیْنَ۔ ھَلْ تُجْزَوْنَ میں ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (امالہ) اَلنَّھَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَ میں (دو جگہ) اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مَتٰی اور اٰتٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع

۵ ع ۱۰

ظُلُمٰتٌ اور لَا یُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور وَالْاَرْضِ

میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ قَدْ جَآءَتْكُمْ میں بصریؒ
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام لِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال اور خَيْرٌ
میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ کو شامیؒ تاء خطاب سے **تَجْمَعُوْنَ** اور باقی یاء
غیب سے پڑھتے ہیں۔ اَرَاَيْتُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس
کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔

آٰللّٰهُ کو تمام قراء ہمزہ ثانیہ کے ابدال سے بمد لازم اور اس کی تسہیل سے
ءَاَللّٰهُ پڑھتے ہیں۔ اور ورشؒ کے لئے نقل کی وجہ سے ہمزہ میں تغیر ہو جاتا
ہے۔ (ک) اَذِنَ لَكُمْ (امالہ) جَآءَتْكُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ وَهُدًى
میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ۔ اور
النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۱۱

شَاْنٍ میں سوسیؒ کا ابدال۔ قُرْءَانٍ میں مکیؒ کی نقل اور اِذْ تُفِيْضُوْنَ میں
بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام جلی ہے۔

وَمَا يَعْزُبُ کو کسائیؒ زا کے کسرہ سے **وَمَا يَعْزِبُ** اور باقی ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔

وَلَآ اَصْغَرَ اور **وَلَآ اَكْبَرَ** کو حمزہؒ را کے رفع سے **وَلَآ اَصْغَرُ**
اور **وَلَآ اَكْبَرُ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے
ھا کا ضمہ۔ وَفِى الْاٰخِرَةِ۔ اور فِى الْاَرْضِ میں (دو جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ الْاٰخِرَةِ اور مُبْصِرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک)

لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ ۔ وَلَا یَحْزُنْکَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے وَلَا یُحْزِنْکَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) یَحْزُنْکَ قَوْلُهُمْ میں ادغام ممنوع ہے ۔ شُرَکَآءَ میں ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں شُرَکَآءَ اِنْ میں وصلاً حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں ۔ (ک) جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا ۔ اور سُبْحٰنَهٗ هُوَ ۔ (امالہ) اَلْبُشْرٰی میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ الدُّنْیَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ اور الْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

ع ۱۲

عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) قَالَ لِقَوْمِهٖ ۔ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۔ لَسِحْرٌ ۔ اَسِحْرٌ ۔ اور السّٰحِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق مِنْ اَجْرٍ میں ورشؒ کی نقل ۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے ۔ اَجْرِیَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ بِاٰیٰتِنَا میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں ۔ لِیُؤْمِنُوْا ۔ بِمُؤْمِنِیْنَ اور فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) نَطْبَعُ عَلٰی جَآءَکُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل ۔ اَجِئْتَنَا اور جِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ۔ فِی الْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں ۔ (ک) نَحْنُ لَکُمَا

(بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ) میں حمزہؒ اور کسائیؒ الف کو حا سے مؤخر کرکے ۔ یعنی سین کے بعد حاء مشددہ مفتوحہ اور اس کے بعد الف کے اثبات سے سَحّٰرٍ اور باقی سین کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد حاء

مخففہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ لَهُمْ
(مَا جِئْتُمْ بِهِ) السِّحْرُ کو بصریؒ باستفہام یعنی ہمزۂ وصلیہ سے
قبل ہمزۂ مفتوحہ زیادہ کرکے۔ اور حسب قاعدہ ہمزۂ وصلیہ کے ابدال سے بمد لازم
آلسِّحْرُ اور اس کی تسہیل سے ءَ آلسِّحْرُ اور باقی بخبر یعنی صرف ہمزہ
وصلیہ سے (جو درجِ کلام میں ساقط ہوجاتا ہے) پڑھتے ہیں۔ بصریؒ کے لئے بِهِ
پر وقف سائغ ہے کیونکہ ان کے نزدیک مَا استفہامیہ کی خبر جِئْتُمْ بِهِ ہے اور
آلسِّحْرُ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اور باقی ائمہ کے لئے وقف سائغ نہیں کیونکہ
ان کے نزدیک جِئْتُمْ بِهِ مَا موصولہ کا صلہ اور السِّحْرُ اس کی خبر ہے۔ اور
اگر وقف نہ کریں تو بصریؒ کے لئے صلہ ہوگا۔ (امالہ) فَجَآءُوْهُمْ۔ جَآءَهُمْ۔
جَآءَكُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مُوْسٰى میں (چار جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور سَحِرٍ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے
ہیں۔ ع ۱۲

(ک) اٰمَنَ لِمُوْسٰى۔ فِى الْاَرْضِ اور الْاَلِيْمَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ اَنْ تَبَوَّاٰ کے ہمزہ پڑھنے پر اجماع ہے ہُبیرہؒ
نے حفصؒ کے لئے وقفاً ابدال بیا نقل کیا ہے مگر یہ ہمارے طرق سے صحیح نہیں۔
علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں ؎ بیا وقفُ حفصٍ لَمْ يَصِحَّ فَيُحْمَلَا۔ بِمِصْرَ میں
تفخیم پر اجماع ہے۔ بُيُوْتًا اور بُيُوْتَكُمْ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی
تغلیظ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور فَلَا يُؤْمِنُوْا میں ابدال جلی ہے۔

(رَبَّنَا) لِيُضِلُّوا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے فتح سے لِيَضِلُّوا اور کوفیؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَلَا تَتَّبِعٰنِّ کو ابن ذکوانؒ نون کی تخفیف سے مد کے بغیر وَلَا تَتَّبِعٰنِ (فعل معرب منفی) اور باقی نون کی تشدید سے بدلازم (نہی بانون تاکید) پڑھتے ہیں دوسری تا کی تشدید و فتح اور باءِ موحدہ کے کسرہ پر اجماع ہے۔ (ک) الْغَرَقُ قَالَ (اٰمَنْتُ) اَنَّهٗ کو حمزہؒ اور کسائیؒ (بربنا استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

آٰلْـٰٔنَ کو سابق الذکر کے مانند تمام قراء ہمزۂ وصلیہ کے ابدال سے بدلازم اور اس کی تسہیل سے۔ اور مدنیؒ تیسرے ہمزہ کی حرکت لام پر نقل کر کے پڑھتے ہیں۔ بحالت ابدال قالونؒ کے لئے ا پر مد و قصر۔ اور ورشؒ کے لئے ا کے طول پر لا کی وجوہ ثلاثہ۔ اور توسط پر توسط و قصر اور قصر پر صرف قصر اور بحالت تسہیل لا کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں[1] کَثِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) لِمُوْسٰى۔ مُوْسٰى (میں تین جگہ) اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ تقلیل اٰيَةً میں کسائیؒ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ع

تَبَوَّاٰ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ فَسْـَٔلِ کو مکیؒ و کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے فَسَلِ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ جَآءَكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

[1] اس کی مزید تحقیق ابھی پانچویں رکوع میں گذری۔ (از حضرت شیخ فتح محمد رحمہ اللہ) ۔ ۱۲ ط

ع ۹ ۱۴

کَلِمَتُ (رَبِّكَ) کو مدنی اور شامی میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے کَلِمٰتُ اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ (میں دو جگہ) مُؤْمِنِیْنَ۔ تُؤْمِنَ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ الْاَلِیْمَ اور وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔

وَیَجْعَلُ (الرِّجْسَ) کو ابوبکرؒ نون عظمت سے وَنَجْعَلُ اور باقی یاءِ غیب سے۔ قُلِ انْظُرُوْا کو وصلاً حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ یَنْتَظِرُوْنَ اور فَانْتَظِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

نُنْجِ (الْمُؤْمِنِیْنَ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ دوسرے نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے نُنَجِّ اور حفصؒ و کسائیؒ نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اس کلمہ میں یا کے حذف پر اجماع ہے اور اس سے قبل اسی رکوع میں ثُمَّ نُنَجِّیْ کو سب باتفاق نون کے فتح جیم کی تشدید اور یاءِ ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات نُنَجِّ سے پہلا باثبات یا اور دوسرا الجذف یا مرسوم تھا (امالہ) جَآءَهُمْ۔ جَآءَكَ۔ جَآءَتْهُمْ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۰ ۱۵

الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) هُوَ وَاِنْ اور یُصِیْبُ بِهٖ۔ وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔

اور قَدْ جَآءَكُمْ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی کا ادغام۔ اور خَيْرٌ میں ورش کی ترقیق جلی ہے (امالہ) اهْتَدٰى اور يُوْحٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور جَآءَكُمْ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۱ / ۱۶

اس سورۃ میں یا آت اضافت اختلافی پانچ ہیں ۱ لِیْ اَنْ اور ۲ اِنِّیْ اَخَافُ میں حرمی اور بصری ۳ نَفْسِیْ اِنْ اور ۴ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ میں مدنی اور بصری ۵ اَجْرِیَ اِلَّا میں مدنی۔ بصری۔ شامی اور حفص یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر چھبیس ۲۶ ہیں (مثلین کے ۱۷۔ متقاربین کے ۹) اور صغیر جائز مختلف فیہ چھ ۶ ہیں۔

(المرسوم) وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا اور اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا کا ہمزہ مدینہ اور عراق کے اکثر مصاحف میں بے صورت۔ اور بعض میں حسب قاعدہ بشکل الف (یعنی وَاطْمَانُّوا) يَبْدَؤُا کا ہمزہ متطرفہ مضموم بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ۔ وَمَلَا۠ئِهِمْ میں ہمزہ سے قبل الف زائدہ۔ اور مِنْ تِلْقَآئِ کا ہمزہ متطرفہ مکسورہ بعد از الف بصورت یا مرسوم تھا۔

سورۂ ہود

علیہ السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر مکی اور بصری ۱۲۱۔ مدنی اول اور شامی ۱۲۲۔ اور کوفی ۱۲۳ ہیں۔ ایکسو اٹھارہ ۱۱۸ جگہ اجماع اور سات جگہ اختلاف[1] ہے۔ ۱ اَنِّیْ

---

[1] ان مقامات میں سے مدنی اخیر اور مکی اور بصری تین تین جگہ۔ مدنی اول اور دمشقی اور حمصی چار چار جگہ۔ اور کوفی پانچ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

بَرِیٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ پر کوفی اور حمصی ۲ یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ پر
حجازی۔ دمشقی اور کوفی ۳ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ پر مدنی اخیر اور مکی ۴
مَنْضُوْدٍ اور ۵ اِنَّا عٰمِلُوْنَ پر مدنی اول شامی اور عراقی ۶ اِنْ کُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ پر حجازی اور حمصی ۷ اور وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ پر دمشقی اور
عراقی آیت ہے۔

وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ سے اِلَّا اللّٰہَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین
ایک سو پچاس ۱۵۰ ہیں قالونؒ چوبیس ۲۴۔ کسائیؒ بارہ ۱۲۔ بصریؒ چھ ۶۔ دوریؒ چھ ۶۔ ورشؒ
چون ۵۴ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۱۸) مکیؒ بارہ ۱۲۔ حفصؒ بارہ ۱۲۔ ابوبکرؒ بارہ ۱۲۔ شامیؒ
چھ ۶۔ حمزہؒ تین ۳ اور خلفؒ تین ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَذِیْرٌ۔ وَبَشِیْرٌ۔ اسْتَغْفِرُوْا۔ یُسِرُّوْنَ اور سِحْرٌ ہیں

ف ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے وَھُوَ بسکون ھا کے ساتھ الْحٰکِمِیْنَ کا طول۔ توسط اور قصر انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور اِلَّا اللّٰہَ میں وہی وجہ ۱۹-۲۴ وصل کل پر منفصل کے قصر و مد کے ساتھ اِلَّا اللّٰہَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ اور مد کے بعد کسائیؒ کو ہر وجہ میں امالہ محضہ اور تین الفی مد سے لوٹاؤ۔ ۱-۶ بصریؒ اور دوریؒ کے لئے ترک وسکتہ پر۔۔۔ الْحٰکِمِیْنَ کی وجوہ ثلاثہ میں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور اِلَّا اللّٰہَ میں وہی وجہ ۷-۱۲ اور وصل پر قصر و مد کے ساتھ اِلَّا اللّٰہَ کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر وَھُوَ بضم ھا خَیْرٌ کی ترقیق۔ آلـر کی تقلیل اور نقل کے ساتھ قالونؒ کے مانند بارہ اور ترک پر بصریؒ کی طرح چھ وجوہ۔ اور ان میں سے ہر وجہ پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ مکیؒ کے لئے تفخیم فتح اور عدم نقل سے قالونؒ کے قصر کے مانند بارہ وجوہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں حفصؒ کو مد سے اور ابوبکرؒ کو اضجاع و مد سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کو بصریؒ کے مانند پڑھو اور وصل میں حمزہؒ کو مد سے اور خلفؒ کو منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۲۴۱ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ورشؒ کی ترقیق ۔ وَیُؤْتِ اور یَاْتِیْھِمْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے ۔
وَاِنْ تَوَلَّوْا کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور
نون مخفی کا نطق سب کے لئے یکساں ہوتا ہے ۔ فَاِنِّیْ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں ۔ وَھُوَ میں (دونوں جگہ) قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان
ھا ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ
جلی ہے (ک) یَعْلَمُ مَا ۔ اور وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا
اِلَّا سِحْرٌ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات
اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٌ اور باقی سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے
الف کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ یَسْتَھْزِءُوْنَ کو حمزہؒ وقفاً ہمزہ کی تسہیل ۔ ابدال بیاء
مضمومہ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کے حذف سے پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مدبدل جلی
ہے ۔ (امالہ) اٰلـٰر میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ ۔
مُسَمًّی میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَحَاقَ میں
حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع

ع ۱

عَنِّیْ اِنَّهٗ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ مَغْفِرَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ
(میں دو جگہ) بِالْاٰخِرَۃِ ۔ کٰفِرُوْنَ ۔ یُبْصِرُوْنَ اور خَسِرُوْا میں ورشؒ
کی ترقیق ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ ۔ فَاْتُوْا ۔ یُؤْمِنُوْنَ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ۔ ۔ ۔
اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ۔ اور اَظْلَمُ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے
(ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ ۔ مِنْ اَوْلِیَآءَ میں وقفاً ساکن منفصل پر حمزہؒ کی نقل

جزء دوازدھم

اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے ہمزۂ متطرفہ کے ابدال کی وجوہ ثلاثہ ظاہر ہیں۔

يُضٰعَفُ کو مکیؒ اور شامیؒ الف کے اسقاط اور عین کی تشدید سے **يُضَعَّفُ** اور باقی ضاد کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اہل رسم کا حذف واثبات الف میں اختلاف تھا۔ الْاَخْسَرُوْنَ میں ورشؒ کی اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (امالہ) يُوْحٰى اور كَالْاَعْمٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ افْتَرٰىهُ اور افْتَرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا اور مُوْسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَرَحْمَةً اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ۲

اِنِّيْ لَكُمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ (بتقدیر با) ہمزہ کے فتح سے **اَنِّيْ** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نَذِيْرٌ۔ خَيْرًا اور اِجْرَامِيْ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے اِنِّيْ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ يَوْمٍ اَلِيْمٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

بَادِيَ (الرَّاْيِ) کو بصریؒ یا کے بدلے ہمزہ مفتوحہ سے **بَادِئَ (الرَّاْيِ)** اور باقی ہمزہ کی جگہ یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر وقف کریں تو بصریؒ ہمزہ ساکنہ پر اور باقی یاء ساکنہ پر کریں گے۔ الرَّاْيِ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال۔ بَلْ نَظُنُّكُمْ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَرَاَيْتُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے

نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔
(تنبیہ) ورشؒ کے لئے اس کی دونوں وجوہ پر مد بدل کی وجوہ ثلاثہ جائز ہیں۔
مد بدل کے طول پر ذات الیا میں تقلیل و فتح اور توسط پر تقلیل اور قصر پر فتح پڑھو۔
کَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ

فَعُمِّيَتْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ عین کے فتح اور میم کی...
تخفیف سے فَعَمِيَتْ اور باقی عین کے ضمہ اور میم کی تشدید سے پڑھتے
ہیں۔ اَجْرِيَ اِلَّا میں مدنیؒ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ وَلٰكِنِّيَ اَرٰىكُمْ میں
مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک) وَيٰقَوْمِ مَنْ۔ تَذَكَّرُوْنَ
کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف
سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اور وَلَا اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ۔ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ۔
فَاْتِنَا اور يَاْتِيْكُمْ میں ورشؒ اور سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔
اِنِّيْ اِذًا اور نُصْحِيْ اِنْ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں قَدْ جَادَلْتَنَا
میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) مَا نَرٰىكَ۔ وَمَا نَرٰىكَ
وَمَا نَرٰى۔ اَرٰىكُمْ اور افْتَرٰىهُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
وَاٰتٰنِيْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

لَنْ يُّؤْمِنَ اور يَاْتِيْهِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ نیز ورشؒ کی ظَلَمُوْا
میں تغلیظ۔ اور سٰحِرُوْا اور غَيْرُ میں ترقیق ظاہر ہے۔ جَآءَ اَمْرُنَا
کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ

ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

مِنْ كُلٍّ (زَوْجَيْنِ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ وکسائیؒ تنوین کے بغیر یعنی باضافت **مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ** اور حفصؒ (مضاف الیہ کو محذوف قرار دیکر) لام کی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ وَمَنْ اٰمَنَ۔ مِنْ اَهْلِكَ اور عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

مَجْرٖبهَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے **مُجْرٖبهَا** (از مزید) اور باقی فتح سے (از ثلاثی) پڑھتے ہیں۔ وَهِيَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔

يٰبُنَيَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء اضافت کے کسرہ سے **يٰبُنَيِّ** اور عاصمؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔

ارْكَبْ مَّعَنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور خلادؒ تینوں بخلاف اور ورشؒ شامیؒ اور خلفؒ با کے اظہار سے **ارْكَبْ مَعَنَا** اور باقی یعنی قنبلؒ۔ بصریؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ ادغام سے پڑھتے ہیں یہی قالونؒ۔ بزیؒ اور خلادؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (تنبیہ) قنبلؒ سے امام ابن مجاہدؒ۔ ابوبکرؒ سے یحییٰؒ اور حفصؒ سے عُبیدؒ صرف ادغام روایت کرتے ہیں اور ان کے طرق سے ادغام ہی ماخوذ ہے۔ الْمَآءِ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (ک) قَالَ لَا۔ اور الْيَوْمَ مِنْ۔ وَقِيْلَ (میں دوجگہ) وَغِيْضَ اور قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضم اور وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک)

فَقَالَ رَبِّ

عَمَلٌ کو کسائیؒ میم کے کسرہ اور لام کے فتح سے عَمِلَ (ماضی) اور
باقی میم کے فتح اور لام کے رفع اور تنوین سے۔

غَیْرُ کو کسائیؒ (بربناء مفعولیت) رلکے نصب سے غَیْرَ اور باقی رفع
سے۔ یعنی کسائیؒ عَمِلَ غَیْرَ اور باقی عَمَلٌ غَیْرُ پڑھتے ہیں۔

فَلَا تَسْئَلْنِ کو حرمیؒ اور شامیؒ لام کے فتح اور نون کی تشدید سے اور
باقی لام کے اسکان اور نون کی تخفیف سے۔ مکیؒ نون کے فتح اور باقی کسرہ سے۔
ورشؒ و بصریؒ وصلاً اثبات یا سے اور باقی یا کے بغیر یعنی ۱ مکیؒ لام کے فتح اور نون
کی تشدید و فتح سے فَلَا تَسْئَلَنَّ ۲ قالونؒ اور شامیؒ بھی اسی طرح مگر نون کے
کسرہ سے فَلَا تَسْئَلَنِّ ۳ ورشؒ بھی اسی طرح مگر وصلاً یا کے اثبات سے
فَلَا تَسْئَلَنِّی ۴ بصریؒ لام کے اسکان۔ نون کی تخفیف و کسرہ اور
وصلاً یا کے اثبات سے فَلَا تَسْئَلْنِی اور ۵ کوفیؒ بھی اسی طرح مگر
یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اِنِّیْ اَعِظُكَ اور اِنِّیْ اَعُوْذُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ تَغْفِرْ لِیْ میں دوریؒ بخلاف اور
سوسیؒ ادغام کرتے ہیں (تنبیہ) مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا میں ادغام ممنوع ہے۔
(امالہ) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مَجْرٖیھَا (ورشؒ و بصریؒ کے لئے مُجْرٖیھَا)
میں بصریؒ حفصؒ۱۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَمُرْسٰهَا اور ...

۱ امام عاصمؒ سے ابوبکرؒ مُجْرٰیھَا بضم میم و فتح را و الف اور حفصؒ مَجْرٖیھَا بفتح میم و امالہ را روایت
کرتے ہیں۔ تمام قرآن میں یہی ایک کلمہ ہے جس کا حفصؒ نے امالہ اختیار کیا ہے۔ (باقی بر صفحہ آیندہ)

وَنَادٰی میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور الْکٰفِرِیْنَ میں
بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۴

مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے
غَیْرِہٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَیْرُہٗ
اسْتَغْفِرُوْا۔ لَا تُنْظِرُوْنِ اور غَیْرُکُمْ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
اَجْرِیَ اِلَّا میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ۔ اور فَطَرَنِیْ اَفَلَا میں مدنیؒ
اور بزیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ مِدْرَارًا میں تفخیم پر اجماع ہے۔ جِئْتَنَا میں
سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) نَحْنُ لَکَ۔ بِمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔
اور بِسُوْٓءٍ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ اِنِّیْٓ اُشْھِدُ کی
یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ یہاں فَکِیْدُوْنِیْ کے یا سے لکھنے اور پڑھنے
پر اجماع ہے۔ صِرَاطٍ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہندوستان میں بعض حافظ کسرۂ محض سے تلفظ کرتے ہیں جو قراءت عاصمؒ بلکہ قراء سبعہ اور قراء عشرہ کی قراآت کے خلاف ہے۔ عوام کا ذکر نہیں۔ خواص اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور عمداً اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور دعوٰی کرتے ہیں کہ یہ مصدر میمی یا اسم فاعل ہے اور اپنے فعل کی تائید میں کسی حافظ و معلم کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہ عمل عربیت اور رسم کے اعتبار سے اگرچہ غلط نہ ہو مگر قراءت کے رکن اعظم یعنی روایت کے سراسر خلاف ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا واجب ہے۔ اس میں قراء عشرہ سے یہی تین قراءتیں منقول ہیں جو متن میں درج ہیں۔ (بلکہ چار قراءتیں مَجْرٖہَا بالامالہ حفصؒ۔ حمزہؒ۔ کسائیؒ مُجْرَاہَا بالفتح قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ مُجْرٖہَا بالتقلیل ورشؒ۔ مُجْرٖہَا بالامالہ بصریؒ۔ ط) ان سے عدول و تجاوز ہرگز جائز نہیں۔ (اور حق یہ ہے کہ حفصؒ کے لئے را کا کسرۂ محض عربیت کے بھی خلاف ہے کیونکہ ناقص کا مصدر میمی اسی طرح اسم ظرف مکسور العین سے بھی عین کے فتحہ سے آتا ہے اور اسم فاعل کا تو مَجْرٰی میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ط) ۔ ۱۲

سے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں اور نون مخفا سب کے لئے یکساں ملفوظ رہتا ہے۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور شَیْئًا میں وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ جَآءَ اَمْرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (امالہ) اَعْتَرٰىكَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ جَبَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵ ع ۵

غَيْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے غَيْرِهٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں غَيْرُهٗ۔ فَاسْتَغْفِرُوْهُ غَيْرَ اور غَيْرُ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) غَيْرُهٗ هُوَ۔ اَرَاَيْتُمْ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ تَاْكُلْ اور فَيَاْخُذَكُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ جَآءَ اَمْرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (ک) خِزْيِ يَوْمِئِذٍ

يَوْمِئِذٍ کو مدنیؒ اور کسائیؒ میم کے فتح سے يَوْمَئِذٍ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يَوْمِئِذٍ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ)

يَوْمَئِذٍ میں بحالت وقف کسی کے لئے بھی روم جائز نہیں۔ ظَلَمُوْا میں
ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ جلد ا ص ۲۵۶

(اَلَآ اِنَّ) ثَمُوْدَا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ تنوین سے
ثَمُوْدًا اور باقی تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے (تنبیہ) اگر
وقف کریں تو اہل تنوین کے لئے الف پر اور باقی حضرات کے لئے دال ساکنہ پر
وقف ہوگا۔ رسم کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

لِثَمُوْدَ کو کسائیؒ تنوین اور کسرہ سے لِثَمُوْدٍ اور باقی دال کے
فتح سے تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ کسائیؒ کے لئے روم بھی جائز ہے (امالہ)......
اَتَنْهٰنَا اور وَاٰتٰىنِيْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ دَارِكُمْ
اور دِيَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۶

وَلَقَدْ جَآءَتْ اور قَدْ جَآءَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ رُسُلُنَا کو (دونوں جگہ) بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُنَا
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

(قَالَ) سَلٰمٌ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ اور لام کے اسکان
سے باسقاط الف سِلْمٌ اور باقی سین کے فتح لام کے فتح اور اس کے بعد الف
کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور قَالُوْا سَلٰمًا میں سین ولام کے فتح اور الف کے
اثبات پر اجماع ہے۔ رَاٰ میں وصلاً مد منفصل کی وجہ سے مد بدل نہیں ہوتا۔ البتہ
وقفاً صحیح ہے۔ نَكِرَهُمْ اور غَيْرُ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور بِاِسْحٰقَ میں

وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ وَرَآءِ اِسۡحٰقَ کو بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے
اسقاط سے بقصر و مد۔ قالونؒ و بزیؒ اس کی تسہیل سے بمد و قصر۔ ورشؒ و قنبلؒ
ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔
یَعۡقُوۡبَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ (مبتداء مان کر) با کے رفع
سے یَعۡقُوۡبُ اور باقی (بر بناء عطف) فتح سے (یا فعل مقدر قرار دے کر)
نصب سے۔ ءَ اَلِدُ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل
سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ اور مکیؒ تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے
ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ مد کسی قسم کا جائز نہیں۔ کَشَیۡءٍ میں ورشؒ کا طول و
توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ جَآءَ اَمۡرُ اور جَآءَ اَمۡرُنَا
کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ
ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ (ک)
اَمۡرُ رَبِّكَ۔ سِیۡٓءَ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں اور
بحالت اشمام مد ہرگز جائز نہیں کما یفعلہ بعض الجھلۃ والاغبیاء
فی ھٰذا الزمان[1]۔ السَّیِّـَٔاتِ میں حمزہؒ وقفاً یاءِ مفتوحہ سے ابدال
کرتے ہیں (ک) اَطۡھَرُ لَکُمۡ۔ وَلَا تُخۡزُوۡنِ یٓ میں بصریؒ وصلاً اثبات یا
کرتے ہیں۔ ضَیۡفِیۡ اَلَیۡسَ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک)
لَتَعۡلَمُ مَا۔ اور قَالَ لَوۡ۔ اور رُسُلُ رَبِّكَ

[1] اس مقام کی تحقیق شرح شاطبیہ جلد دوم میں بقرہ کے تیسرے اور چوتھے شعر کی شرح میں ملے گی۔ (قالہ الشیخ فتح محمد رحمہ اللہ)۔ ۱۲ ط

فَاسْرِ کو حرمیؒ ہمزۂ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے)
فَاسْرِ اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔
اِلَّا امْرَاَتُكَ کو مکیؒ اور بصریؒ (بدلیت یا ابتدا کی بنا پر) تک کے رفع
سے **اِلَّا امْرَاَتُكَ** اور باقی (مستثنیٰ قرار دے کر) نصب سے پڑھتے ہیں اور
بحالت وقف حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) **جَآءَتْ** (میں دو جگہ) **جَآءَ** (میں
تین جگہ) **وَجَآءَتْهُ** اور **وَجَآءَهُ** میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ **بِالْبُشْرٰى** اور
الْبُشْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ **رَاٰ** میں بصریؒ صرف
ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ ورشؒ دونوں کی
تقلیل۔ **خِيْفَةً** میں کسائیؒ۔ **يٰوَيْلَتٰى** میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور ع ۶
دوریؒ تقلیل۔ اور **وَضَاقَ** میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

غَيْرُهٗ کو کسائیؒ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے **غَيْرِهٖ** اور
باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ **غَيْرُهٗ** ۔ **خَيْرٌ** ۔ ....
وَاسْتَغْفِرُوْا ۔ اور **كَثِيْرًا** میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ **اِنِّيْ اَرٰىكُمْ** میں
مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ۔ **وَاِنِّيْ اَخَافُ** اور **شِقَاقِيْ اَنْ** میں حرمیؒ اور بصریؒ
یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ **مُؤْمِنِيْنَ** ۔ **تَاْمُرُكَ** اور **يَّاْتِيَهٖ** میں ورشؒ و
سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

اَصَلٰوتُكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ (لام کے بعد کا
الف ساقط کر کے) واو کے فتح اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے **اَصَلَوٰتُكَ**
اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے واو کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ رسم بواو

ہے۔ اَصلٰوتُكَ۔ الاِصلاحَ اور ظَلَمُوا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور
مَا نَشٰؤُا میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی بارہ ۱۲ وجوہ وقفی (پانچ قیاسی اور سات رسمی)
ظاہر ہیں۔ مَا نَشٰؤُا اِنَّكَ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ
سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ اَرَاَیتُم کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز
ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔
تَوفِیقِیۤ اِلَّا میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ اور اَرَهطِیۤ اَعَزُّ میں ہشامؒ بخلاف
اور حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ کے لئے اگرچہ
اسکان اشہر واصح ہے مگر فتح بھی صحیح ہے۔ (تنبیہ) نَفقَهُ میں ھا لام کلمہ ہے
(ضمیر نہیں) جس کا صلہ جائز نہیں۔ وَاتَّخَذتُمُوهُ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔
ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

مَكَانَتِكُم کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مَكَانَاتِكُم
اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) جَآءَ اَمرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ
ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز
اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ بَعِدَت ثَّمُودُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔
حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) اَرٰىكُم اور لَنَرٰىكَ میں بصریؒ۔
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَنهٰكُم میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور دِیَارِهِم میں بصریؒ ودوریؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۸
وَبِئسَ۔ بِئسَ اور یَاتِ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک)

الْمَرْفُوْدُ ذٰلِكَ ۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ۔ جَآءَ اَمْرُ کو قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں ۔ (ک) اَمْرُ رَبِّكَ ۔ غَيْرَ (میں تین جگہ) الْاٰخِرَةِ .... نُؤَخِّرُهٗ اور زَفِيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ۔ وَهِيَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکانِ ھا ۔ الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں (ک) الْاٰخِرَةُ ذٰلِكَ ۔ نُؤَخِّرُهٗ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال اور يَوْمَ يَاْتِ یٰ میں مدنیؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ۔ بعض مصاحف میں یا مرسوم تھی ۔ لَا تَكَلَّمُ کو بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے بمد لازم اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔ بِاِذْنِهٖ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) النَّارُ لَهُمْ

سُعِدُوْا کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ سین کے فتحہ سے سَعِدُوْا (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں ۔ هٰٓؤُلَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں ۔ اور حمزہؒ چونکہ وقفاً ہمزۂ متوسطہ بزائدہ کی بھی بخلاف تسہیل کرتے ہیں ۔ لہٰذا ان کے لئے ۱۳ وجوہ صحیح ہیں (اُولیٰ کی تحقیق پر متطرفہ کی وجوہ خمسہ اُولیٰ کی تسہیل بمد پر متطرفہ کے ابدال کی وجوہ ثلاثہ اور روم بمد ۔ اور اُولیٰ کی تسہیل بقصر پر متطرفہ کے ابدال کی وجوہ ثلاثہ اور روم بقصر) (امالہ) مُوْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ الْقِيٰمَةِ ۔ ظَالِمَةٌ اور ...

الاٰخرۃِ میں کسائی۔ القُریٰ میں (دو جگہ) بصری۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ جاۤءَ اور شاۤءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوان و حمزہ۔ زَادُوْھُوْ میں ابن ذکوان بخلاف اور حمزہ۔ خَافَ میں حمزہ۔ اور النَّارِ میں بصری و دوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۹ ۹

(ک) فَاخْتُلِفَ فِیْہِ۔ وَاِنَّ کُلًّا لَّمَّا۔ حرمی اور ابوبکر وَاِنْ نون کی تخفیف و اسکان سے اور باقی تشدید و فتح سے۔ حرمی۔ بصری اور کسائی لَمَا میم کی تخفیف سے اور باقی تشدید سے۔ یعنی ۱ حرمی نون کے مخففہ سکون اور میم کی تخفیف سے وَاِنْ کُلًّا لَمَا ۲ ابوبکر نون کی تخفیف اور میم کی تشدید سے.... وَاِنْ کُلًّا لَّمَّا ۳ بصری اور کسائی نون کی تشدید اور میم کی تخفیف سے وَاِنَّ کُلًّا لَمَا ۴ اور باقی (شامی، حفص و حمزہ) دونوں کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا (میں دو جگہ) اور الصَّلٰوۃَ میں ورش کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ۔ السَّیِّاٰتِ میں حمزہ وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ۔ اور جَھَنَّمَ مِنَ۔ فُؤَادَکَ میں ورش ابدال نہیں کرتے البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ وقفاً حمزہ ابدال کرتے ہیں۔... لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ورش و سوسی کا ابدال جلی ہے۔

مَکَانَتِکُمْ کو ابوبکر نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مَکَانَاتِکُمْ اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ وَانْتَظِرُوْا اور مُنْتَظِرُوْنَ میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔

یُرْجَعُ (الْاَمْرُ) کو مکی۔ بصری۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی یا

کے فتح اور جیم کے کسرہ سے یَرْجِعُ (معروف) اور مدنیؒ و حفصؒ یا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔

(عَمَّا) تَعْمَلُوْنَ ۝ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیب سے یَعْمَلُوْنَ ۝ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ) مُوْسَى (الْكِتٰبَ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ ذِكْرٰى۔ الْقُرٰى اور وَذِكْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ شَآءَ اور وَجَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور وَالنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۰ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی اٹھارہ ۱۸ ہیں ۱ فَاِنِّيْٓ (اَخَافُ) ۲ اِنِّيْٓ (اَخَافُ)، ۳ اِنِّيْٓ (اَعِظُكَ)، ۴ اِنِّيْٓ (اَعُوْذُ)، ۵ وَاِنِّيْٓ (اَخَافُ) اور ۶ شِقَاقِيْٓ (اَنْ) میں حرمیؒ اور بصریؒ ۷ عَنِّيْٓ (اِنَّهٗ) ۸ اِنِّيْٓ (اِذًا)، ۹ نُصْحِيْٓ (اِنْ) اور ۱۰ ضَيْفِيْ (اَلَيْسَ) میں مدنیؒ اور بصریؒ ۱۱-۱۲ اَجْرِيَ (اِلَّا) میں (دو جگہ) مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ ۱۳ وَلٰكِنِّيْٓ (اَرٰىكُمْ) اور ۱۴ اِنِّيْٓ (اَرٰىكُمْ) میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ۱۵ فَطَرَنِيْ (اَفَلَا) میں مدنیؒ اور بزیؒ ۱۶ اِنِّيْٓ (اُشْهِدُ) میں مدنیؒ ۱۷ تَوْفِيْقِيْٓ (اِلَّا) میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ اور ۱۸ اَرَهْطِيْٓ (اَعَزُّ) میں ہشامؒ بخلاف اور حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ تین ہیں ۱ فَلَا تَسْـَٔلْنِ ی میں ورشؒ اور بصریؒ وصلاً ۲ وَلَا تُخْزُوْنِ ی میں بصریؒ وصلاً ۳ يَاْتِ ی میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور

کسائیؒ وصلًا اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر ستائیس ۲۷ ہیں (مثلین کے ١٦ ـ متقاربین کے ١١) اور صغیر جائز مختلف فیہ آٹھ ۸ ہیں۔

(المرسوم) وَبٰطِلٌ بحذف الف مَا نَشٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از الف بصورت واو ہمزہ سے پہلا الف محذوف اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سُورۂ یُوسف باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف ١١١ ہیں۔

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ سے الْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو بیاسی ١٨٢ ہیں۔ قالونؒ مع حفصؒ بائیس ٢٢۔ ورشؒ چھیانوے ٩٦ (بسم اللہ پر ٦٦۔ ترک پر ٣٠) شامیؒ دس ۱۰۔ مکیؒ بائیس ٢٢۔ ابوبکرؒ مع کسائیؒ بائیس ٢٢۔ اور بصریؒ مع حمزہؒ دس ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُرْءٰنًا اور الْقُرْءَانَ میں مکیؒ اور وقفًا حمزہؒ نقل کرتے ہیں پہلا باجماع مصاحف الف کے حذف سے مرسوم تھا (ک) تَعْقِلُوْنَ نَحْنُ

لہ ١-١٨٠ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ (بخطاب) کے طول۔ توسط اور قصر پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ١٩-٢٢ وصل کل پر الْمُبِيْنِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں تقلیل سے لوٹاؤ اور ہر مرتبہ مدبدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ پھر ترک و سکتہ کی ہر وجہ پر مدبدل کی وجوہ ثلاثہ اور الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ اور وصل پر مدبدل کی ہر وجہ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں شامیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے يَعْمَلُوْنَ بغیب پر قالونؒ کے مانند ٢٢ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ابوبکرؒ کو اضجاع سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ بصریؒ کے لئے ترک و سکتہ پر چھ ٦ وجوہ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ٤٦٤ وجوہ کہتے ہیں۔ ١٢

اور نحن نقص
یٰاَبَتِ کو شامی تا کے فتح سے یٰاَبَتَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) وَالْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ۔ یٰبُنَیَّ کو حفص یا کے فتح سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ رُءْیَاکَ میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ (ک) لَکَ کَیْدًا (تنبیہ) الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ میں ادغام ممنوع ہے۔...
تَاْوِیْلِ میں ورش وسوسی کا ابدال۔ اور وَاِسْحٰقَ میں وقفاً حمزہ کی بخلاف تسہیل جلی ہے (امالہ) الٓرٰ میں بصری۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی امالہ ورش تقلیل اور رُءْیَاکَ میں کسائی کے دوری امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں ع
اٰیٰتٌ کو مکی یا کے بعد کا الف ساقط کر کے اٰیَۃٌ (بافراد) اور باقی یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم حسب قاعدہ بحذف الف ہے مگر امام ابوعبید کہتے ہیں کہ امام میں اٰیَاتٌ بالف مرسوم تھا۔ لِلسَّآئِلِیْنَ میں حمزہ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ مُبِیْنِ اِقْتُلُوْا کو وصلاً حرمی۔ ہشام اور کسائی نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ابتدا سب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (ک) یَخْلُ لَکُمْ میں بخلاف ادغام ہے
غَیٰبَتِ کو (دونوں جگہ) مدنی باء موحدہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے غَیٰبٰتِ اور باقی الف جمع کے بغیر (بتوحید) پڑھتے ہیں لَاتَاْمَنَّا یَاْکُلُہُ۔ اور بِمُؤْمِنٍ میں ورش وسوسی کا ابدال ظاہر ہے۔
لَاتَاْمَنَّا کو قراء سبعہ ادغام مع اشمام (یعنی دونوں لبوں سے ضمہ

کے اشارہ بلاصوت سے) اور فکِ ادغام کے ساتھ پہلے نون کے ضمہ کے رَوم سے (یعنی حرکت کا کچھ حصّہ ظاہر اور بڑا حصہ پوشیدہ کرکے) پڑھتے ہیں۔ ادغام محض قراءِ سبعہ میں سے کسی کا مذہب نہیں البتہ امام ابوجعفرؒ کی قراءت میں ہے۔ رسم باجماعِ مصاحف ایک نون[۱] سے ہے۔

یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ نون متکلم سے اور باقی یاءِ غیب سے۔ حرمیؒ **یَرْتَعِ** کو عین کے کسرہ سے اور باقی اسکان سے۔ قنبلؒ حسب بیان علامہ شاطبیؒ وغیرہ بعض خاص[۲] لغات کی بنا پر عین کے بعد بخلاف اثبات یا کرکے۔ اور باقی بحذف یا۔ یعنی ۱ مکیؒ دونوں کو نون متکلم سے بکسرۂ عین **نَرْتَعِ وَنَلْعَبْ** نیز ۲ قنبلؒ بوجہ ثانی پہلے کلمہ کو اثباتِ یا سے **نَرْتَعِیْ وَنَلْعَبْ** جلد ۱ ص ۲۸۶ ۳ بصریؒ اور شامیؒ نون متکلم اور عین کی جزم سے **نَرْتَعْ وَنَلْعَبْ** ۴ مدنیؒ دونوں کو یاءِ غیب سے بکسرۂ عین **یَرْتَعِ وَیَلْعَبْ** ۵ اور کوفیؒ یاءِ غیب اور عین کے جزم سے پڑھتے ہیں۔

---

[۱] لَا تَاْمَنَّا۔ اصل میں لَا تَاْمَنُنَا مضارع مخاطب کا صیغہ مع ضمیر مفعول تھا۔ نون مرفوع یعنی لام کلمہ کا نون ضمیر میں ادغام کردیا گیا اور بعض شاذ طرق کے سوا اور کسی طریقہ سے اس کا اظہار مروی نہیں۔ اسی وجہ سے صحابۂ کرامؓ نے اس کو ایک نون سے لکھا ہے۔ حضرات قراءِ سبعہ اس کو اشمام یا روم سے پڑھتے ہیں۔ جس کا مطلب وہی ہے جو وقف میں ہوتا ہے۔ علامہ دانیؒ اور علامہ شاطبیؒ کے نزدیک روم مختار ہے کیونکہ اس سے اشارہ قوی ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ ادغام تام ممکن نہیں۔ محققؒ اشمام کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ یہ اشارہ ضعیف ہے مگر اس کے ساتھ ادغام تام ہوسکتا ہے۔ خواص علماء بھی یہاں ادغام محض پڑھنے کے عادی ہیں مگر وہ حفصؒ کی روایت نہیں ہے۔ ۱۲۔

[۲] قنبلؒ کے لئے اثباتِ یا ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ یہ دونوں کلمات امر کے جواب میں واقع ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں کسرہ کی قراءت میں پہلا کلمہ رباعی ہے۔ یا کے حذف سے اس کا مجزوم ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ اور جزم کی قراءت میں۔ رَتَعَ یَرْتَعُ ثلاثی صحیح الآخر ہے۔ قنبلؒ نے اثبات یا اُن لوگوں کے لغت پر کیا ہے جو بحالت جزم حرف علت کو حذف نہیں کرتے۔ ان کے لئے بھی حذف اصح واقوی ہے۔ ۱۲

لَیَحۡزُنُنِیۡ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے (بفتح یا) **لَیُحۡزِنُنِیۡ** اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے اور حمزہؒ یا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ الذِّئۡبُ میں (تینوں جگہ) ورشؒ۔ سوسیؒ اور کسائیؒ ابدال کرتے ہیں۔ لَّخٰسِرُوۡنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ وَجَآءُوۡ اَبَاهُمۡ میں صرف وقفاً مد بدل ہوسکتا ہے۔ بَلۡ سَوَّلَتۡ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ۔ اور وَجَآءَتۡ سَيَّارَةٌ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

یٰبُشۡرٰی کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ الف کے بعد یاء ضمیر مفتوحہ سے **یٰبُشۡرَایَ** اور کوفیؒ الف مبدلہ سے یاء اضافت کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اکثر مصاحف میں بالیا اور بعض میں الف سے مرسوم تھا۔ (ک) دَرَاهِمَ مَعۡدُوۡدَةٍ (امالہ) عُصۡبَةٌ۔ بِضَاعَةً (میں بخلاف) اور مَعۡدُوۡدَةٍ میں کسائیؒ۔ وَجَآءُوۡ (میں دو جگہ) اور وَجَآءَتۡ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ فَاَدۡلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل **یٰبُشۡرٰی** (یٰبُشۡرَایَ) میں بصریؒ بخلاف حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ اور بصریؒ (بوجہ سوم) تقلیل کرتے ہیں۔ بصریؒ کے لئے علامہ شاطبیؒ نے اس کلمہ میں فتح امالہ اور تقلیل تینوں بیان کئے ہیں اور تینوں ماخوذ ہیں۔ فتح بروئے روایت زیادہ قوی اور اکثر کا مذہب ہے۔ امالہ قواعد کے اعتبار سے صحیح ہے تقلیل ضعیف ہے (جلد ۱ ص ۲۲۲)۔ (تنبیہ) دَلۡوَهٗ میں ھاء کنایہ ہے تاء تانیث نہیں۔ لہٰذا اسمیں امالہ نہیں کر سکتے۔ ع ۲ ۱۱

مِصۡرَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک) لِیُوۡسُفَ فِیۡ۔ تَاۡوِیۡلِ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ الۡاَحَادِیۡثِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ

جلی ہیں۔

هَيْتَ (لَكَ) کو ۱ مدنی اور ابن ذکوان ھا کے کسرہ۔ یاء ساکنہ اور تا کے فتح سے **هِيْتَ** ۲ ہشام ھا کے کسرہ۔ ہمزہ ساکنہ اور تا کے فتح سے **هِئْتَ** ۳ مکی ھا کے فتح یاء ساکنہ اور تا کے ضمہ سے **هَيْتُ** اور ۴ باقی ھا کے فتح۔ یاء ساکنہ اور تا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ علامہ دانی اور علامہ شاطبی نے ہشام کے لئے ہمزہ اور تا کا ضمہ بھی بیان کیا ہے۔ بلکہ علامہ نے جامع البیان میں ہمزہ کے ساتھ فتح کی روایت کو وہم[1] کہا ہے۔ یہ علامہ کا اجتہاد ہے اور موصوف نے قیاس

---

[1] جامع البیان میں فرماتے ہیں "حلوانی" نے ہمزہ اور تا کا فتح روایت کیا ہے۔ جو راوی کا وہم معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہمزہ سے پڑھنے کی حالت میں یہ کلمہ تَهَيَّئُ ع سے فعل ماضی اور تا ضمیر فاعل ہے۔ جسکی طرف فعل منسوب ہے پس اب تا کے ضمہ کے سوا اور کوئی حرکت جائز نہیں۔ کیونکہ یوسف اُس کا مدعا پورا کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ الخ" علامہ نے غالباً یہ رائے امام ابو علی مالکی کی کتاب الروضہ سے اخذ کی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ "ہمزہ کے ساتھ فتح وہم کے برابر ہے۔ کیونکہ یہ عزیز کی عورت کی طرف سے حضرت یوسف کو خطاب ہے اور یہ واقعہ ہے کہ آپ اس کا مدعا پورا کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے" یہ قیاس و توجیہ بوجوہات باطل ہے۔ ۱ اہل ادا اس کو تاء ضمیر نہیں مانتے اور نہ اس کلمہ کا ماضی ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ اسم فعل ہے۔ اہل عرب مخاطب کو کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے بلغات مختلفہ اس کو بولا کرتے تھے۔ صاحب قاموس کہتے ہیں "هَيْتُ مثلث الآخر جس کا پہلا حرف کبھی مکسور بھی ہوتا ہے هَلُمَّ کا ہم معنی ہے"۔ ۲ اور اگر یہ تسلیم کر لیں کہ یہ فعل ماضی اور تا۔ تاء ضمیر ہے۔ تب بھی شناعت لازم نہیں آتی۔ کیونکہ یہ ایک مشرکہ عورت کا مقولہ ہے۔ عشاق معاملات عشق میں اس سے بھی زیادہ جھوٹ بولا کرتے ہیں۔ کہنے والی نے.... اس طرح اپنا مقصد حاصل کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہوئی۔ اس کے اس قول سے حضرت یوسف کی شان میں کیسے سوء ادبی لازم ہو گئی۔ محقق کہتے ہیں "ابو علی وغیرہ کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ حلوانی۔ ثقہ۔ کبیر الشان۔ امام اور حجت تھے۔ خصوصاً قالون اور ہشام کی روایات میں، اور وہ اس روایت میں متفرد بھی نہیں ہیں۔ امام ابن عامر سے ولید بن مسلم بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں" سید کہتے ہیں "حلوانی کی جانب جو شخص وہم کی نسبت کرے وہ خود ع..... حلوانی ثقہ۔ امام۔ حافظ۔ ضابط۔ حاذق اور کبیر المحل مجود تھے۔ اور یہ قراءت متواترہ ہے" ۱۲

ع اِس وہم کا زیادہ حقدار ہے۔ ۱۲ ط

کی بنا پر لغزش کی ہے۔ حلوانیؒ کے رواۃ کا ہمزہ اور تا کے فتح پر اجماع ہے۔ اور ضمہ طرق تیسیر کے خلاف ہے (ک) لکَ قَالَ۔ رَبِّیٓ اَحْسَنَ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) وَھَمَّ بِھَا میں ادغام ممنوع ہے۔ رَاٰ میں ورشؒ کا مد بدل اور وَالْفَحْشَآءَ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ ظاہر ہیں۔ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّہٗ میں حرمیؒ اور بصریؒ وصلاً ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ الْمُخْلَصِیْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اَلْمُخْلِصِیْنَ (اسم فاعل) اور باقی فتح سے (اسم مفعول) پڑھتے ہیں (تنبیہ) بحالت وصل وَاسْتَبَقَا الْبَابَ کے الف تثنیہ کا نطق لحن ہے۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (ک) وَشَھِدَ شَاھِدٌ۔ وَھُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن ہے (ک) اِنَّکِ کُنْتِ۔ الْخٰطِئِیْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل اور حذف کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ (امالہ) اشْتَرٰىہُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَثْوٰىہُ اور عَسٰٓی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ مَثْوَایَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ رَاٰ میں (دو جگہ) بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لَدَا امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع ۱۳

قَدْ شَغَفَھَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَقَالَتِ اخْرُجْ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ تا کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے

پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا سب کے نزدیک ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔
حَاشَ کو بصریؒ وصلاً (اصل وضع کے مطابق) شین کے بعد الف کے
اثبات سے حَاشَا اور باقی حسب رسم الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک)
قَالَ رَبِّ اور اِنَّهٗ هُوَ (امالہ) فَتٰىهَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ اور لَنَرٰىهَا میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع
اِنِّیٓ (اَرٰىنِیٓ) میں (دو جگہ) اور رَبِّیٓ (اِنِّیٓ) میں مدنیؒ اور بصریؒ
اور اَرٰىنِیٓ میں (دو جگہ) حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَعْصِرُ
الطَّيْرُ (میں دو جگہ) بِالْاٰخِرَةِ۔ كٰفِرُوْنَ۔ خَيْرٌ اور ذِكْرَ میں ورشؒ
کی ترقیق۔ رَاْسِیْ۔ نَبَّاْتُكُمَا اور رَاْسِهٖ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔
تَاْكُلُ۔ بِتَاْوِيْلِهٖ (میں دو جگہ) لَا يَاْتِيْكُمَا۔ يَاْتِيَكُمَا۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اور فَتَاْكُلُ میں ورشؒ وسوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ نَبِّئْنَا ابدال
سے مستثنیٰ ہے۔ (ک) قَالَ لَا۔ (تنبیہ) تُرْزَقٰنِهٖ میں ہمارے طرق کا قالونؒ
کے لئے صلہ پر اجماع ہے۔ بِالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ اٰبَآءِیْ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ مفتوح
پڑھتے ہیں۔ وقفاً ورشؒ کے لئے یا پر مد بدل جائز ہے کیونکہ یا اصلاً ساکنہ تھی
فتح ہمزہ کی وجہ سے عارضی طور پر آیا ہے۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط
اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ ءَاَرْبَابٌ کو ہشامؒ بخلاف اور
قالونؒ وبصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی ادخال
وتحقیق سے۔ ورشؒ و مکیؒ فقط تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد

ع ۱۴

لازم پڑھتے ہیں۔ فَيُصۡلَبُ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے (ک) وَقَالَ لِلَّذِي
اور ذِكۡرَ رَبِّهٖ (امالہ) اَرٰىنِيۡ (میں دو جگہ) اور نَرٰىكَ میں بصریؒ حمزہؒ
اور کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ تقلیل۔ النَّاسِ میں (تین جگہ) دوریؒ اور فَاَنۡسٰهُ
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۵

اِنِّيۡٓ (اَرٰى) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ يَأۡكُلُهُنَّ (میں
دو جگہ) بِتَاۡوِيۡلِ۔ بِتَاۡوِيۡلِهٖ۔ تَاۡكُلُوۡنَ۔ يَاۡتِيۡ (میں دو جگہ) اور يَاۡكُلۡنَ
میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ اَلۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِيۡ میں حرمیؒ اور بصریؒ
ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے۔ اور رُءۡيَايَ اور لِلرُّءۡيَا اور دَاَبًا میں سوسیؒ
اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ کو مدنیؒ الف کے اثبات
سے بمد منفصل۔ اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ فَاَرۡسِلُوۡنِ میں
حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ لَعَلِّيۡ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ مفتوح
پڑھتے ہیں۔

دَاَبًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے اسکان
سے دَاۡبًا اور حفصؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ (دو جگہ)
يَعۡصِرُوۡنَ ۝ کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تَعۡصِرُوۡنَ
اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (امالہ) اَرٰى میں بصریؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ رُءۡيَايَ اور لِلرُّءۡيَا میں کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ)
نَجَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۶ ۱۶

الْمَلِكُ ائْتُونِی ہیں (دونوں جگہ) ورشؒ وسوسیؒ کا وصلاً ابدال بواو
ظاہر ہے۔ فَسَلْهُ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف
سے فَسَلْهُ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔
حَاشَ کو بصریؒ وصلاً (اصل وضع کے موافق) شین کے بعد الف کے
اثبات سے حَاشَا اور باقی حسب رسم الف کے حذف سے پڑھتے ہیں۔۔۔
مِنْ سُوٓءٍ میں وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام اور اَلْئٰنَ میں ورشؒ کی نقل
اور مد بدل اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور اَلْخَآئِنِیْنَ میں وقفاً
مد و قصر کے ساتھ حمزہؒ کی تسہیل جلی ہے۔
نَفْسِیَ اِنَّ۔ اور رَبِّیَ اِنَّ کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح۔ بِالسُّوْٓءِ
اِلَّا میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اولیٰ کو واو سے بدل کر اور واو ساکنہ کا اسمیں ادغام
کر کے مد کے بغیر بِالسُّوِّ اِلَّا۔ اور بوجہ ثانی حسب قاعدہ مقررہ ہمزۂ اُولیٰ
کی تسہیل سے بمد و قصر اور بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و
قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔
مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ میں ورشؒ کی اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا
سکتہ۔ الْاَرْضِ میں (دو جگہ) ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی
ہیں۔ (ک) لِيُوْسُفَ فِیْ
(حَيْثُ) يَشَآءُ کو مکیؒ نون عظمت سے نَشَآءُ اور باقی یاء
غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد مَنْ نَشَآءُ میں نون پر اجماع ہے۔
يَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک) نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا

جزء سیپارہ ۱۳

الاٰخِرَةِ اور خَیْرٌ میں ورش کی ترقیق بیّن ہے۔ (امالہ) جَآءَہٗ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَجَآءَ اِخْوَةُ میں حرمی اور بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں (ک)
یُوْسُفُ فَدَخَلُوْا۔ مُنْکِرُوْنَ۔ خَیْرُ۔ خَیْرٌ اور وَنَمِیْرُ میں ورش کی ترقیق۔ قَالَ ائْتُوْنِیْ۔ لَمْ تَاْتُوْنِیْ۔ تُؤْتُوْنِ اور لَتَاْتُنَّنِیْ میں ورش وسوسی کا ابدال۔ مِنْ اَبِیْکُمْ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔ اَنِّیْٓ (اُوْفِیْ) کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں (ک) کَیْلَ لَکُمْ اور وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ

لِفِتْیٰنِهِ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر الف کے اسقاط اور یاء تحتانیہ کے بعد نون کے بدلے تاء فوقانیہ مکسورہ سے لِفِتْیَتِهِ (فتی کی جمع قلت) اور باقی یا کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد تا کے بجائے نون مکسورہ سے (جمع کثرت) پڑھتے ہیں۔

نَکْتَلْ کو حمزہ اور کسائی یاء غیب سے یَکْتَلْ اور باقی نون متکلم سے پڑھتے ہیں۔

(خَیْرٌ) حٰفِظًا کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر الف کے اسقاط حا کے کسرہ اور فا کے اسکان سے حِفْظًا (مصدر) اور باقی حا کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات اور فا کے کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں قالون۔ بصری اور کسائی کا اسکان ھا۔ اور اِلَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) ذٰلِكَ کَیْلٌ۔ اور قَالَ لَنْ۔ تُؤْتُوْنِیْ میں بصری وصلاً اور

مکی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ تنبیہ۔ یٰبُنَیَّ میں یاء اضافت کے فتح پر اجماع ہے کیونکہ یہ با کے فتح اور نون کے کسرہ سے اِبْن کی جمع آتی ہے اور اختلاف[1] مفرد میں ہوتا ہے۔ شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔

(امالہ) وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ مُّتَفَرِّقَةٍ میں کسائیؒ بخلاف۔ قَضٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع ۸

اِنِّیٓ (اَنَا) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح۔ اور اَنَا (اَخُوْكَ) کو مدنیؒ الف کے اثبات سے بمد منفصل اور باقی وصلاً الف کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مُؤَذِّنٌ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ الْعِیْرُ اور كَبِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) نَفْقِدُ صُوَاعَ۔ مَا جِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ جَزَآؤُهٗ میں وقفاً حمزہؒ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل۔ اور وِعَآءِ اَخِیْهِ میں (دونوں جگہ) حرمیؒ اور بصریؒ کے لئے ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال جلی ہے (ک)، كَذٰلِكَ كِدْنَا۔ لِیَاْخُذَ اور اَنْ نَّاْخُذَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تنوین کے بغیر دَرَجٰتِ مَنْ (باضافت) اور کوفیؒ تنوین سے پڑھتے ہیں۔

[1] یعنی یا کے فتح اور کسرہ کا اختلاف اس کی تصغیر میں ہوتا ہے جو با کے ضمہ اور نون کے فتح سے آتی ہے۔ (از حضرۃ الشیخ فتح محمد رحمہ اللہ)۔ ۱۲ ط

نَشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ تنبیہ۔ وَفَوْقَ کُلِّ میں ادغام ممنوع ہے۔ فَقَدْ سَرَقَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) یُوْسُفُ فِیْ اور اَعْلَمُ بِمَا (امالہ) اَوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور رَاٰکَ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۹

اسْتَيْـَٔسُوْا اور وَلَا تَايْـَٔسُوْا اور لَا يَايْـَٔسُ کو بزیؒ بخلاف ہمزہ کی تقدیم اور یا کی تاخیر یعنی ہمزہ کو یا کی جگہ اور یا کو ہمزہ کی جگہ مقدم مؤخر اور ہمزہ کو الف سے بدل کے۔ یعنی پہلے دونوں کلمات میں تا کے اور تیسرے کلمہ میں یا کے بعد الف اور پھر یاء مفتوحہ سے اسْتَيَاسُوْا اور وَلَا تَايَسُوْا اور لَا يَايَسُ اور باقی تاء و یا کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ اپنے قاعدہ کے موافق طول وتوسط کرتے ہیں۔ پہلا کلمہ اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں الف سے۔ اور باقی دونوں کلمات میں باجماع مصاحف علامت مضارع کے بعد الف مرسوم تھا۔ کَبِیْرُهُمْ۔ خَیْرٌ۔ وَالْعِیْرَ۔ الْکٰفِرُوْنَ۔ یَغْفِرُ اور بَصِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) یُوْسُفُ فَلَنْ اور یَاْذَنَ لِیْ۔ یَاْذَنَ۔ یَاْتِیَنِیْ۔ یَاْتِ اور وَاْتُوْنِیْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ یَاْذَنَ لِیْ میں مدنیؒ اور بصریؒ اور اَبِیْ (اَوْ) میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ (یں دو جگہ) اور فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ وَسْـَٔلِ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کرکے ہمزہ کے

حذف سے وَسَلِ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ بَلْ سَوَّلَتْ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اِنَّهٗ هُوَ۔ وَحُزْنِیٓ کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) وَاَعْلَمُ مِّنَ۔ وَجِئْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

اَءِنَّكَ کو مکیؒ ایک ہمزہ مکسورہ سے بخبر اِنَّكَ اور باقی باستفہام یعنی ہمزتین سے۔ قالونؒ و بصریؒ ادخال الف اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے ورشؒ تسہیل سے اور ہشامؒ بخلاف ادخال و تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ مَنْ یَّتَّقِ یٖ میں قنبلؒ (اُن کے لغت پر جو بحالت جزم حرف علت کو حذف نہیں کرتے) حالین میں ہمارے طرق سے بلاخلاف اثبات یا۔ اور لَخٰطِـِٕیْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل اور حذف کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے۔ (ک) قَالَ لَا۔ (امالہ)۔۔ عَسَی (اللّٰهُ) میں بشرط وقف وَتَوَلّٰی اور مُزْجٰىةٍ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور یٰاَسَفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ اور دوریؒ دونوں بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
جلد ۱ ص ۲۲۳

ع ۱۰ ۴

ورشؒ کے لئے فَصَلَتِ میں تغلیظ۔ الْعِيْرُ۔ الْبَشِيْرُ۔۔ بَصِيْرًا۔ اَسْتَغْفِرُ۔ فَاطِرَ۔ وَالْاٰخِرَةِ اور ذِكْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ اِنِّیٓ (اَعْلَمُ) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک)۔۔ اَعْلَمُ مِّنَ۔ اَسْتَغْفِرُ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام۔ اور۔۔ خٰطِـِٕیْنَ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل و حذف کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے (ک) اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ۔ رَبِّیٓ (اِنَّهٗ) اور اَحْسَنَ بِیٓ (اِذْ) کی یا کو مدنیؒ

اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اِنَّهٗ هُوَ (دو جگہ)۔ مِصْرَ میں وصلاً تفخیم پر اجماع ہے۔ اور وقفاً (حرف استعلا کے حاجز ہونے کی وجہ سے) ابن شریحؒ وغیرہ کا مذہب تفخیم ہے۔ محققؒ بھی اس کو مختار کہتے ہیں۔ اور علامہ دانیؒ وغیرہ کا مسلک (کسرۂ ماقبل کی بنا پر) حسب قاعدہ ترقیق ہے۔ وقفاً دونوں ماخوذ ہیں۔

یٰۤاَبَتِ کو شامیؒ تا کے فتح سے یٰۤاَبَتَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تَاْوِیْلُ۔ تَاْوِیْلِ اور بِمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا اور رُءْیَایَ میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ۔ قَدْ جَعَلَهَا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِخْوَتِیْ (اِنَّ) کی یا کو ورشؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ یَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ یَشَآءُ اِنَّهٗ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں اَلْاَحَادِیْثِ اور وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل وغیرہ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک) وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ۔ لَدَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ۔ اور مِنْ اَجْرٍ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے (امالہ) جَآءَ۔ شَآءَ اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اَللّٰهُ اور اٰوٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ رُءْیَایَ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۱ ۵

وَكَاَيِّنْ کو مکی کاف کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مکسورہ سے بمد واجب وَكَآئِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور پھر یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے۔ يُؤْمِنُ۔ تَاْتِيَهُمْ (یں دو جگہ) اور يُؤْمِنُوْنَ یں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ سَبِيْلِيْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ بَصِيْرَةٍ۔ يَسِيْرُوْا۔ الْاٰخِرَةِ۔ خَيْرٌ۔ اور عِبْرَةٌ یں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔

نُوْحِيْ (اِلَيْهِمْ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب۔ حا کے فتح اور الف سے يُوْحٰٓى (مجہول) اور حفصؒ نون .. عظمت، حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ یں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

(اَفَلَا) تَعْقِلُوْنَ ۝ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے يَعْقِلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

(اِذَا) اسْتَيْئَسَ کو بزیؒ بخلاف تا کے بعد الف اور پھر یاء مفتوحہ سے ہمزہ کے بغیر اسْتَايَسَ اور باقی تا کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ کے لئے طول و توسط جلی ہیں۔ اکثر مصاحف یں الف کے حذف سے اور بعض یں باثبات مرسوم تھا۔

(قَدْ) كُذِبُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ذال کی تشدید سے كُذِّبُوْا اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

فَنُجِّیَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے بعد دوسرے نون
ساکنہ کے اضافہ ۔ جیم کی تخفیف اور یا کے اسکان سے فَنُنْجِیْ (مضارع
معروف) اور باقی نون کے بعد جیم مشددہ ۔ اور یا کے فتح سے (دوسرے
نون کے بغیر) (ماضی مجہول) پڑھتے ہیں ۔ رسم باجماع ایک نون سے ہے ۔
نَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ۔ بَاْسُنَا میں سوسیؒ کا ابدال اور الْاَلْبَابِ
میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں ۔ تَصْدِیْقَ کو حمزہؒ و
کسائیؒ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں ۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول
و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ۔ (امالہ) یُوْحٰی اور
وَهُدًی میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ۔ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ اَلْقُرٰی
اور یُفْتَرٰی میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَهُمْ میں
ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۱۲ ع ۶

اس سورۃ میں یائے اضافت اختلافی بائیس ۲۲ ہیں ۔ ۱ لَیَحْزُنُنِیْ
(لَیَحْزُنُنِیَ) میں حرمیؒ ۲ رَبِّیَ (اَحْسَنَ) ۳-۴ اَرٰىنِیَ (دو جگہ)
۵ اِنِّیَ (اَرٰی) ۶ اِنِّیَ (اَنَا) ۷ اَبِیَ (اَوْ) اور ۸ اِنِّیَ (اَعْلَمُ)
میں حرمیؒ اور بصریؒ ۹-۱۰ اِنِّیَ (اَرٰىنِیْ) (دو جگہ) ۱۱ رَبِّیَ (اِنِّیْ) ۱۲
نَفْسِیَ (اِنَّ) ۱۳ رَبِّیَ (اِنَّ) ۱۴ لِیَ ۱۵ رَبِّیَ اِنَّهٗ اور ۱۶ بِیَ (اِذْ)
میں مدنیؒ اور بصریؒ ۱۷ اٰبَآءِیَ اور ۱۸ لَعَلِّیَ میں حرمیؒ ۔ بصریؒ اور شامیؒ
۱۹ اَنِّیَ (اُوْفِی) اور ۲۰ سَبِیْلِیَ میں مدنیؒ ۲۱ وَحُزْنِیَ میں مدنیؒ ۔
بصریؒ اور شامیؒ ۔ اور ۲۲ اِخْوَتِیَ میں ورشؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔

اور زائدہ نہیں ہیں ۱ نرتع ی میں قنبلؒ حالین میں بخلاف ۲ تؤتون ی میں بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اور ۳ من یتق ی میں قنبلؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر انتالیس[۳۹] ہیں (مثلین کے ۲۹۔ متقاربین کے ۱۰) اور صغیر جائز مختلف فیہ سات ہیں ۔

(الموسوم) رءیا ہر جگہ صورت ہمزہ کے حذف سے ۔ لدا بالف تفتؤا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ ۔ اور مزجٰة بالیا مرسوم تھا ۔

سورۂ رعد

جمہور علماء کے نزدیک مکیہ ہے (قتادہؒ آیت ۳۱ کے سوا باقی کو مدنیہ ۔ اور بعض اول سے آیت ۳۱ تک کو مدنیہ اور باقی کو مکیہ ۔ اور بعض آیات ۳۱ و ۴۳ کو مکیہ اور باقی کو مدنیہ کہتے ہیں) اور اس کی آیتیں کوفی ۴۳ ۔ حجازی ۴۴ ۔ بصری ۴۵ ۔ اور شامی ۴۷ ہیں ۔ بیالیس[۴۲] جگہ اجماع اور چھ جگہ[۱] اختلاف ہے ۔ ۱ اءنا لفی خلق جدید ۔ اور ۲ ھل تستوی الظلمت والنور پر غیر کوفی ۳ ھل یستوی الاعمی والبصیر پر دمشقی ۴ الحق والباطل پر حمصی ۵ اولٓئک لھم سوء الحساب پر شامی اور ۶ من کل باب پر عراقی اور شامی آیت ہے ۔

ماکان حدیثا یفترٰی سے الکتب تک وجوہ صحیحہ

---

[۱] ان اختلافی مقامات میں سے کوفی ایک ۔ حجازی دو ۔ بصری تین اور دمشقی و حمصی پانچ پانچ جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

بین السورتین دوسو اٹھاون[۲۵۸] ہیں قالونؒ مع حفصؒ بائیس[۲۲]۔ ابوبکرؒ بائیس[۲۲]۔ شامیؒ دس[۱۰]۔ مکیؒ بائیس[۲۲]۔ ورشؒ ایکسو اٹھائیس[۱۲۸] (بسم اللہ پر ۸۸۔ ترک پر ۴۰) دوریؒ دس[۱۰]۔ سوسیؒ دس[۱۰]۔ خلادؒ آٹھ[۸]۔ کسائیؒ بائیس[۲۲] اور خلفؒ چار[۴]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ يُدَبِّرُ۔ مُتَجٰوِرٰتٌ۔ مَغْفِرَةٍ۔ اور مُنْذِرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور وَاَنْهٰرًا میں حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ (ک) الثَّمَرٰتِ جَعَلَ

يُغْشِي (الَّيْلَ) کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ غین کے فتح اور شین کی تشدید سے يُغَشِّي اور باقی غین کے اسکان اور شین کی تخفیف سے

ا۔ نمبر ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے يُؤْمِنُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْكِتٰبِ میں وہی وجہ اور روم۔ نمبر ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر الْكِتٰبِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہوگئے۔ ابوبکرؒ کو ہر وجہ میں اضجاع سے لوٹاؤ۔ نمبر ۱-۶ شامیؒ کے لئے ترک و سکتہ کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ کی ہر وجہ پر الْكِتٰبِ میں وہی وجہ اور روم اور نمبر ۱۰ وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ سے قالونؒ کے مانند بائیس[۲۲] وجوہ پڑھو۔ اب ورشؒ کے لئے تقلیل۔ شَيْءٍ کے توسط۔ اور ہمزہ ساکنہ کے ابدال پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند بائیس[۲۲] اور ترک پر شامیؒ کی طرح دس[۱۰] وجوہ اور ان میں سے ہر وجہ پر مدبدل کی وجوہ ثلاثہ۔ پھر شَيْءٍ کے طول پر مدبدل کے فقط طول کے ساتھ بائیس[۲۲] اور دس[۱۰] وجوہ۔ دوریؒ کے لئے امالہ محضہ اور ہمزہ ساکنہ کی تحقیق سے۔ اور سوسیؒ کے لئے ابدال سے دس[۱۰]۔ دس[۱۰] وجوہ۔ اور خلادؒ کے لئے اشمام بالزا کے ساتھ شَيْءٍ کے سکتہ اور عدم سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ۔ کسائیؒ کے لئے قالونؒ کے مانند بائیس[۲۲] وجوہ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل اور شَيْءٍ کے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۵۷۲ وجوہ کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

وَزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ
ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (مِنْ اَعْنَابٍ پر عطف کرکے) چاروں کلمات کے
خفض سے وَزَرْعٍ وَّنَخِيْلٍ صِنْوَانٍ وَّغَيْرِ اور باقی (قِطَعٌ
پر عطف کرکے) چاروں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور وَجَنّٰتٌ میں رفع پر
اجماع ہے۔

يُسْقٰى کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء تانیث سے تُسْقٰى
اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔

وَنُفَضِّلُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے وَيُفَضِّلُ اور باقی نون
عظمت سے پڑھتے ہیں۔ فِى الْاُكُلِ کو حرمیؒ کاف کے اسکان سے فِى الْاُكْلِ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر
ہیں۔ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا (یہ استفہام مکرر کا پہلا موقع ہے) مدنیؒ

لہ۔ وَفِى الْاَرْضِ سے فِى الْاُكُلِ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو وَزَرْعٍ وغیرہ میں بخفض۔ تُسْقٰى میں بالتا۔ وَنُفَضِّلُ میں بالنون اور فِى الْاُكْلِ میں بسکون کاف پڑھ کر ۲ شامیؒ کو يُسْقٰى بالیا سے ۳ ابوبکرؒ کو مد سے ۴ خلادؒ کو تُسْقٰى بالتا کے امالہ محضہ اور وَيُفَضِّلُ بالیا سے اور ۵ کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ۶ مکیؒ کو وَزَرْعٌ وغیرہ میں برفع۔ تُسْقٰى میں بالتا اور فِى الْاُكْلِ میں بسکون کاف پڑھ کر ۷ بصریؒ کو فِى الْاُكُلِ بضم کاف سے اور ۸ حفصؒ کو يُسْقٰى بالیا سے لوٹاؤ ۹-۱۰ ورشؒ کے لئے نقل و ترقیق پر قالونؒ کی طرح فتح اور تقلیل پڑھو ۱۱-۱۴ خلفؒ کو سکتہ اور ادغام کامل سے پھر منفصل کے عدم سکتہ سے (کل چار وجوہ سے) ۱۵-۱۶ اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے (دو وجوہ سمیت) لوٹاؤ۔ واللہ اعلم - ۱۲

لہ۔ وَاِنْ تَعْجَبْ سے جَدِيْدٍ تک ترتیب قراءت ۱ قالونؒ کو صلہ کے قصر۔ ءَاِذَا میں بادخال و تسہیل اور اِنَّا بخبر سے پڑھ کر ۲ مکیؒ کو دونوں کے استفہام و تسہیل سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

اور کسائیؒ پہلے کو باستفہام اور دوسرے کو بخبر (یعنی ایک ہمزہ سے) شامیؒ پہلے کو بخبر (ایک ہمزہ سے) اور دوسرے کو باستفہام۔ اور باقی دونوں کو ہمزتین سے اور استفہام کو حسب قاعدہ قالونؒ اور بصریؒ الف کے ادخال اور تسہیل سے۔ ورشؒ اور مکیؒ صرف تسہیل سے۔ اور ہشامؒ بلاخلاف ادخال اور تحقیق سے پڑھتے ہیں[ل]۔ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ کو بصریؒ ھا اور میم دونوں کے کسرہ سے[جلد ۱ ص ۱۷۹]۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ هَادٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔ (امالہ) الٓمّٓرٰ میں بصریؒ۔ شامیؒ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ ... النَّاسِ اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اسْتَوٰى۔ مُسَمًّى میں وقفاً اور تُسْقٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نمبر۳ قالونؒ کو اُسی طرح صلہ کے مد سے نمبر۴ ورشؒ کو صلہ کے مد اَءِذَا بتسہیل۔ اِنَّا بخبر اور نقل سے نمبر۵ قالونؒ کو بے صلہ سے اُسی طرح نمبر۶ ہشامؒ کو اِذَا بخبر اور اَءِنَّا بادخال و تحقیق سے نمبر۷ ابن ذکوانؒ کو اِسی طرح مگر ادخال کے بغیر نمبر۸ عاصمؒ مع خلفؒ کو دونوں کے استفہام اور تحقیق سے نمبر۹ خلفؒ کو منفصل کے سکتہ سے نمبر۱۰ بصریؒ کو ادغام صغیر دونوں کے استفہام ادخال اور تسہیل سے نمبر۱۱ خلادؒ کو باستفہام و تحقیق سے نمبر۱۲ اور کسائیؒ کو اِنَّا بخبر سے پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ ۱۲

حاشیہ صفحہ ہذا:-

ل ۔ ان اختلافات کا نتیجہ یہاں اور جہاں جہاں اختلاف کی نوعیت یہ ہو آٹھ قراءتیں ہیں نمبر۱ قالونؒ اٰءِذَا كُنَّا تُرٰبًا اٰءِنَّا نمبر۲ مکیؒ اَءِذَا كُنَّا تُرٰبًا اَءِنَّا نمبر۳ ورشؒ اَءِذَا كُنَّا تُرَابًا اِنَّا نمبر۴ بصریؒ اٰءِذَا كُنَّا تُرٰبًا اٰءِنَّا نمبر۵ ہشامؒ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا اٰءِنَّا نمبر۶ ابن ذکوانؒ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا اَءِنَّا نمبر۷ عاصمؒ و حمزہؒ اَءِذَا كُنَّا تُرٰبًا اَءِنَّا اور نمبر۸ کسائیؒ اَءِذَا كُنَّا تُرٰبًا اِنَّا ۔ وَقِسْ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْمَا يَجِيْءُ بَعْدُ هٰكَذَا

۱۲

(ک) یَعْلَمُ مَا۔ شَیْءٍ میں (دو جگہ) اور بِشَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اَلْکَبِیْرُ۔ لَا یُغَیِّرُ۔ یُغَیِّرُوْا اور وَالْبَصِیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اَلْمُتَعَالِ ی میں مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ (ک) بِالنَّھَارِ لَہٗ۔ بِاَنْفُسِھِمْ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ اور وَّالٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔ (ک).. فَیُصِیْبُ بِھَا۔ وَھُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا بیّن ہے (ک) الْمِحَالِ لَہٗ۔ فَاہُ میں ھا۔ ھاء کنایہ ہے لہٰذا مکیؒ حسب قاعدہ صلہ کرتے ہیں۔ وَالْاٰصَالِ۔ وَالْاَرْضِ۔ فِی الْاَرْضِ اور الْاَمْثَالَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ اَفَاتَّخَذْتُمْ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

(اَمْ ھَلْ) تَسْتَوِی (الظُّلُمٰتُ) کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور.. کسائیؒ یاء تذکیر سے یَسْتَوِی اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ و کسائیؒ کے لئے تو ادغام خود رفع ہو گیا۔ ہمارے شیوخ ہشامؒ کے لئے بھی (باوجود تا پڑھنے کے) یہاں ادغام نہیں کرتے اور ھَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی میں یاء تذکیر پر اجماع ہے۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

(وَمِمَّا) یُوْقِدُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ تاء خطاب سے تُوْقِدُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ جُفَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (ک) الْاَمْثَالَ لِلَّذِیْنَ... لِرَبِّھِمُ الْحُسْنٰی کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے اور حمزہؒ و کسائیؒ

دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔۔۔
وَمَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ اور وَبِئْسَ میں ورشؒ وسوسیؒ ابدال کرتے ہیں (امالہ)
اُنْثٰى۔ اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
بِمِقْدَارٍ۔ بِالنَّهَارِ۔ الْكٰفِرِيْنَ۔ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْاَعْمٰى اور وَمَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ۸

ورشؒ کے لئے اَنْ يُّوْصَلَ (میں دو جگہ) الصَّلٰوةَ۔ اور صَلَحَ
میں تغلیظ۔ سِرًّا میں ترقیق اور الْاٰخِرَةِ میں نقل ومد بدل اور ترقیق۔
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (تنبیہ) الْحَقُّ كَمَنْ
میں ادغام ممنوع ہے۔ (امالہ) اَعْمٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ الدَّارِ میں (تین جگہ) بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ عُقْبَى
(الدَّارِ) میں (دو جگہ) بشرط وقف اور الدُّنْيَا میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۹

مَنْ اَنَابَ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ
اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى۔ مَاٰبِ میں، وقفاً
حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ کو بصریؒ
ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ
اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قُرْءَانًا میں مکیؒ کی نقل۔ اور سُيِّرَتْ
میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے (ک) كُلِّمَ بِهِ

اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ کو بزیؒ بخلاف یاء مضارع کے بعد الف اور پھر یاء مفتوحہ سے ہمزہ کے بغیر یَايۡسِ اور باقی یا کے بعد یاء ساکنہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم بالف ہے۔ یَايۡـَٔسِ میں ورشؒ کا طول و توسط اور یَاتِیَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (امالہ) طُوۡبٰی اور الۡمَوۡتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِهَادٍ (النَّاسَ) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور دَارِهِمۡ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۰ ۴

وَلَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ کو وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ دال کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ اَخَذۡتُّهُمۡ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شُرَكَآءَ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے ابدال کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں۔ بَلۡ زُيِّنَ میں ہشامؒ و کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ

وَصُدُّوۡا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ صاد کے فتح سے وَصَدُّوۡا (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ هَادٍ اور وَاقٍ پر (دو جگہ) مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے الۡاٰخِرَةِ میں نقل۔ مد بدل اور ترقیق۔ يُّنۡكِرُ میں ترقیق۔ الۡاَنۡهٰرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ اُكُلُهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُكۡلُهَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ مَاٰبِ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) الۡعِلۡمِ مَا

(امالہ) الدُّنیا ۔ عُقبَی (الَّذِینَ) اور وَعُقبَی (الکٰفِرِینَ) دونوں
میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ الکٰفِرِینَ
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جآءک میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ
امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۵ ۱۱

اَن یَّاْتِیَ اور نَاْتِی میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔

وَیُثْبِتُ کو مدنیؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ثاء مثلثہ کے فتح اور
باء موحدہ کی تشدید سے وَیُثَبِّتُ (از تَثْبِیتٌ) اور باقی ثا کے
اسکان اور با کی تخفیف سے (از اِثْبَاتٌ) پڑھتے ہیں ۔ مِنْ اَطْرَافِھَا
میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ۔
وَھُوَ میں قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے ۔ (ک) یَعْلَمُ مَّا
(وَسَیَعْلَمُ) الْکُفّٰرُ کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے فتح ۔ اس کے
بعد الف کے اثبات اور فا کی تخفیف و کسرہ سے الْکٰفِرُ (بافراد) اور باقی
کاف کے ضمہ اس کے بعد فاء مشددہ مفتوحہ اور الف جمع کے اثبات سے پڑھتے
ہیں ۔ رسم بحذف الف ہے ۔ الْکٰفِرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔ (ک)، ....
الْکٰفِرُ لِمَنْ (امالہ) وَذُرِّیَّۃً میں کسائیؒ ۔ عُقْبَی (الدَّارِ) میں بشرط
وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ الدَّارِ میں بصریؒ
و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ اور کَفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۶ ۱۲

اس سورۃ میں صرف ایک یا اُلْمُتَعَالِ یْ میں زائدہ ہے جس کا

کی حالین میں اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر تیرہ[۱۳] ہیں (مثلین کے ۶۔ متقاربین کے ۷) اور صغیر جائز مختلف فیہ چار[۴] ہیں۔

(الموسوم) تُرٰبًا بحذف الف اور لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ میں لفظ كِتَاب باثبات الف اور يَمْحُوا واو اور الف کے اثبات سے مرسوم تھا۔

سُورۂ ابراہیم

علیہ السلام مکیہ ہے (حضرت ابن عباس رضؓ آیات ۲۸ و ۲۹ کو مدنیہ کہتے ہیں) اور اس کی آیتیں بصری ۵۱۔ کوفی ۵۲۔ حجازی ۵۴۔ اور شامی ۵۵ ہیں۔ انچاس[۴۹] جگہ اجماع۔ اور سات[۱] جگہ اختلاف ہے ۱-۲ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ پر (دو جگہ) حجازی اور شامی ۳ وَعَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی اور بصری ۴ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ پر کوفی۔ شامی اور مدنی اول ۵ ... وَفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ پر غیر مدنی اول ۶ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پر غیر بصری اور ۷ عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ پر شامی آیت ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا سے وَمَا فِى الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین تین سو باون[۳۵۲] ہیں[۲]۔ قالونؒ نوّے[۹۰]۔ بزیؒ تیس[۳۰]۔ قنبلؒ

---

[۱] ان اختلافی مقامات میں سے بصری دو[۲]۔ کوفی تین[۳]۔ حجازی پانچ[۵] اور شامی چھ[۶] جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[۲] ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ الْكِتٰبِ کے طول۔ توسط۔ اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجوہ اور روم و وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ صلہ کا قصر و مد ان دونوں پر فِى الْاَرْضِ میں سکون و روم ۳۷-۵۶ الْكِتٰبِ کے روم پر (باقی برصفحہ آئندہ)

تیس ۳۰ ـ حفص تیس ۳۰ ـ ورش اسی ۸۰ (بسم اللہ پر ۶۰ ـ ترک پر ۲۰) ـ ابو بکر تیس ۳۰ ـ بصری دس ۱۰ ـ شامی دس ۱۰ ـ خلف آٹھ ۸ ـ خلاد چار ۴ ـ اور کسائی تیس ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صِرَاطِ کو خلف اشمام بالزا سے ـ قنبل سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں ـ

(الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ٥) اللّٰهِ (الَّذِیْ) کو مدنی اور شامی حالین میں اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے اَللّٰهُ الَّذِیْ اور باقی ہر حال میں ھا کے خفض سے پڑھتے ہیں ـ رفع والوں کے لئے الْحَمِیْدِ پر جو باجماع رأس آیت ہے وقف اولیٰ ہے ـ الْاَرْضِ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل اور سکتہ الْاٰخِرَةِ میں ورش کی نقل ـ مد بدل اور ترقیق ـ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ ان میں سے ہر ایک پر صلہ کا قصر و مد اور ان دونوں پر فِی الْاَرْضِ میں سکون و روم ۱۵۷-۶۰ وصل کل پر صلہ کے قصر و مد کے ساتھ فِی الْاَرْضِ میں سکون و روم پڑھو ـ اور مد کے بعد ہر وجہ میں بزی کو ھاء کنایہ کے صلہ سے اور قنبل کو سِرَاطِ بالسین سے لوٹاؤ ـ قالون کے لئے بے صلہ کے ساتھ اُسی طرح تیس ۳۰ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں حفص کو اسم جلالہ کی ھا کے خفض سے ـ ورش کو اٰلٓرٰ کی تقلیل ـ نقل ـ صلہ اور اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے ـ اور ابو بکر کو امالہ محضہ عدم نقل وغیرہ اور اسم جلالہ کی ھا کے خفض سے لوٹاؤ ـ ۱۱-۱۰۰ ورش کے لئے ترک پر الْکِتٰبِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر تقلیل و نقل وغیرہ کے ساتھ فِی الْاَرْضِ میں سکون و روم پڑھو ـ اور ہر وجہ میں بصری کو امالہ محضہ ـ عدم نقل وغیرہ اور ھا کے خفض سے اور شامی کو ھا کے رفع سے لوٹاؤ ورش کے لئے کَفٰی کی تقلیل پر اُسی طرح بسم اللہ کے ساتھ تیس ۳۰ اور ترک پر دس ۱۰ وجوہ پڑھو ـ خلف کے لئے امالہ محضہ ـ وصل ـ اشمام بالزا ـ اور ساکن منفصل کے سکتہ اور عدم سکتہ میں سے ہر ایک پر فِی الْاَرْضِ میں نقل و سکتہ بسکون و روم پڑھو ـ اور خلاد کو منفصل کے عدم سکتہ پر صاد خالص سے لوٹاؤ ـ کسائی کے لئے بسم اللہ پر قالون کے بے صلہ کے مانند تیس ۳۰ وجوہ پڑھو ـ واللہ اعلم ـ

اہل ضرب یہاں ۶۸۰ وجوہ کہتے ہیں ـ ۱۲

کا سکتہ جلی ہے (ک) لِيُبَيِّنَ لَهُمْ۔ يَّشَآءُ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔
وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔ (ک) وَيَسْتَحْيُونَ
نِسَآءَكُمْ۔ نِسَآءَكُمْ میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔
(امالہ) الٓرٰ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل......
لِلْكٰفِرِيْنَ اور صَبَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ۔ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا
اور مُوْسٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور
اَنْجٰكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۱۳

وَاِذْ تَاَذَّنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک)
تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ۔ يَاْتِكُمْ۔ فَاْتُوْنَا۔ نَاْتِيْكُمْ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں
ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ رُسُلُهُمْ کو (تین جگہ) اور سُبُلَنَا کو
بصریؒ سین وبا کے اسکان سے رُسْلُهُمْ اور سُبْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ لِيَغْفِرَ
وَيُؤَخِّرَكُمْ اور وَلَنَصْبِرَنَّ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) لِيَغْفِرَ
لَكُمْ۔ وَيُؤَخِّرَكُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ)...
مُوْسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمْ
میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مُسَمًّى میں وقفاً اور هَدٰىنَا میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۱۴

لِرُسُلِهِمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے لِرُسْلِهِمْ اور باقی
ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ وَعِيْدِ

یں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ وَیَاْتِیہِ اور وَیَاْتِ میں ورشؒ وسوسیؒ
کا ابدال جلی ہے۔ (تنبیہ) بِمَیِّتٍ میں یا کی تشدید پر اجماع ہے۔

الرِّیٰحُ کو مدنیؒ یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے
الرِّیْحُ اور باقی یا کے اسکان سے الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ لَا
یَقْدِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور شَیْءٍ میں (دونوں جگہ) ورشؒ کا
طول و توسط۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ خا کے
بعد اثبات الف لام کے کسرہ اور قاف کے رفع سے (اسم فاعل مضاف) اور
دونوں اسموں کے خفض سے خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور
باقی خَلَقَ الف کے بغیر لام و قاف کے فتح سے (ماضی) اور دونوں اسموں کے
نصب سے پڑھتے ہیں۔ (السَّمٰوٰتِ کا نصب کسرہ سے ادا ہوتا ہے)، اِنْ
یَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے (امالہ) فَاَوْحٰی ۔ وَیُسْقٰی اور ھٰذٰنا میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ خَافَ ۔ وَخَافَ اور وَخَابَ میں حمزہؒ اور
جَبَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳ ۱۵

فَاَخْلَفْتُکُمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ لِیَ (عَلَیْکُمْ) کی
یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

بِمُصْرِخِیَّ کو حمزہؒ (بلغت بنی یربوع) یاءِ تحتانیہ کے کسرہ سے بِمُصْرِخِیِّ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَشْرَکْتُمُوْنِ یْ میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے
ہیں۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور

خلفؒ کا سکتہ جلی ہیں۔(ک) الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ۔(تنبیہ) بِاِذْنِ رَبِّهِمْ میں ادغام ممنوع ہے۔ تُؤْتِیْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ اُکُلَهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُکْلَهَا۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔(ک) الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ۔ خَبِيْثَةِنِ اجْتُثَّتْ کو وصلاً ابن ذکوانؒ بخلاف حرمیؒ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ اور ابتداء باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ الْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل۔ مد بدل اور ترقیق۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ اور مَا يَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ مَا يَشَآءُ اَلَمْ میں وصلاً حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ قَرَارٍ میں بصریؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور الْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں ع

ع ۴ ۱۶

يَصْلَوْنَهَا اور الصَّلٰوةَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَبِئْسَ اور يَاْتِيَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

لِيُضِلُّوْا کو مکیؒ اور بصریؒ یا کے فتح سے لِيَضِلُّوْا (از مجرد) اور باقی ضمہ سے (از مزید)۔ لِعِبَادِيَ الَّذِيْنَ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور عاصمؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔(ک) يَاْتِيَ يَوْمٌ

لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ کو مکیؒ اور بصریؒ عین و لام کے فتح سے تنوین کے بغیر لَا بَيْعَ فِيْهِ وَلَا خِلٰلَ اور باقی تنوین و رفع سے پڑھتے

ع فِيْهِ میں مکیؒ کے لئے صلہ بھی ہے۔ ۱۲ ط۔

ہیں۔ (ک) وَسَخَّرَ لَكُمُ (چار جگہ) بِأَمْرِهٖ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے
بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ الْأَنْهَٰرَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
نیز حمزہؒ کے لئے وقفاً دَآئِبَيْنِ میں مد و قصر کے ساتھ۔ اور سَأَلْتُمُوهُ میں
تسہیل جلی ہے (امالہ) الْبَوَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔
النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور وَآتَاكُم میں حمزہؒ و کسائیؒ ع ۵ ۱۷
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

قَالَ إِبْرَٰهِيمُ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ الْأَصْنَامَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ اور كَثِيرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ إِنِّيٓ أَسْكَنتُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الصَّلَوٰةَ اور الصَّلَوٰةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

أَفْـِٔدَةً کو ہشامؒ بخلاف ہمزہ کے بعد یاء ساکنہ زیادہ کر کے (مُشْبِعِین[ل] کے لغت پر) أَفْـِٔدَةً (أَفْئِيدَةً) اور باقی یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم باجماع یا کے بغیر ہے۔ یا لکھنی خطا ہے۔ إِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (ک) تَعْلَمُ مَا۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول

ل ۔ یہ مُشبعین کا اظہارِ ہمزہ کے لئے مشہور لُغت ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خلاف قیاس وُفود کی جمع ہے۔ حلوانیؒ سے باجماع طرق بالیا مروی ہے۔ اور داجونیؒ کے اکثر طرق سے یا کے بغیر منقول ہے۔ علامہ دانیؒ نے صرف یا سے بیان کیا ہے۔ ہشامؒ سے احمد بن محمد بکراویؒ کی اور ابن عامرؒ سے عباس بن ولیدؒ وغیرہ کی بھی یہی روایت ہے۔ ۱۲

ع مسودہ میں یہ مقام غیر واضح ہے نشر سے اِس کو مکمل کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

وتوسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ السَّمَآءِ۔ الدُّعَآءِ اور دُعَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی اور وَ اِسْحٰقَ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ دُعَآءِیْ میں ورشؒ۔ بصریؒ اور حمزہؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے حسب قاعدہ مد بدل ہوتا ہے۔ قنبلؒ کے لئے اثبات ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ اغْفِرْ لِیْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ (امالہ) النَّاسِ میں (دو جگہ) دوریؒ۔ عَصَانِیْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور یَخْفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۶ ع ۱۸ وَلَا تَحْسَبَنَّ اور فَلَا تَحْسَبَنَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یُؤَخِّرُھُمْ میں ورشؒ کا واو مفتوحہ سے ابدال اور ترقیق۔ اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ ھَوَآءٌ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور یَأْتِیْھِمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ یَأْتِیْھِمُ الْعَذَابُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں (دو جگہ) ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (ک) وَتَبَیَّنَ لَکُمْ۔ اور کَیْفَ فَعَلْنَا..... الْاَمْثَالَ۔ فِی الْاَصْفَادِ۔ اور اُولُوا الْاَلْبَابِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔

لِتَزُوْلَ کو کسائیؒ پہلے لام کے فتح اور آخری لام کے رفع سے۔ لَتَزُوْلُ اور باقی لام اول کے کسرہ اور لام متطرفہ کے فتح سے پڑھتے

ہیں ۔ غلٍّ اور قطرانٍ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔ رک) الاصفاد سرابیلھم
اور النار لیجزی (امالہ) القہار میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ و حمزہؒ
تقلیل ۔ وتری (المجرمین) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور بحالت وقف
بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ وتغشی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ۔۔
ورشؒ بخلاف تقلیل اور للناس میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۱۹

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی اور زائدہ تین تین ہیں ۔ ۱ لی (علیکم) میں حفصؒ ۲ لعبادی (الذین) میں حرمیؒ بصریؒ اور عاصمؒ اور ۳ انی (اسکنت) میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔۔۔۔ ۱ وعیدی میں ورشؒ وصلاً ۲ اشرکتمون ی میں بصریؒ اور ۳ دعاءی میں ورشؒ ۔ بصریؒ اور حمزہؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر سولہ ۱۶ (مثلین کے ۵ ۔ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر جائز مختلف فیہ دو ہیں ۔

(الموسوم) بایام بعض مصاحف میں یائین سے بایـیـم اور اکثر میں بالف ۔ نبؤا میں فتح کے بعد اور الضعفؤا میں الف کے بعد ہمزہ متطرفہ مضمومہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا ۔

سورہ حجر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف ۹۹ ہیں ۔
هذا بلغ للناس سے مبین تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چار سو چونتیس ۴۳۴ ہیں ۔ قالونؒ بہتر ۷۲ ۔ مکیؒ چھتیس ۳۶ ۔ سوسیؒ چودہ ۱۴

ا ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر اولوا الالباب کا طول (باقی برصفحہ آیندہ)

ورشؒ ایکسو پچاس ۱۵۰ (بسم اللہ پر ۱۰۸ - ترک پر ۴۲) خلادؒ آٹھ ۸ - خلفؒ چار ۴ - شامیؒ چودہ ۱۴ - کسائیؒ - ابو بکرؒ اور حفصؒ چھتیس ۳۶ چھتیس ۳۶ اور دوریؒ اٹھائیس ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقُرْءَانٍ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

رُبَمَا کو مکیؒ - بصریؒ - شامیؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کی تشدید سے رُبَّمَا اور مدنیؒ و عاصمؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ يَأْكُلُوا - يَسْتَأْخِرُوْنَ تَأْتِيْنَا - يَأْتِيْهِمْ اور لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ يَسْتَأْخِرُوْنَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) توسط اور قصر۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر مُبِيْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ ۱۹-۲۴ الْاَلْبَابِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ ثلاثہ اور انمیں سے ہر ایک پر مُبِيْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم ۲۵-۳۶ الْاَلْبَاب کے روم پر الرَّحِيْمِ کا روم و وصل۔ ان دونوں اور وصل کل پر مُبِيْنٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور مکیؒ کو ہر وجہ میں وَقُرْءَانٍ کی نقل سے لوٹاؤ ۱-۶ سوسیؒ کے لئے ترک پر الْاَلْبَابِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر مُبِيْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ اور ۷-۱۴ الْاَلْبَابِ کے روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر وہ ہی چھتیس ۳۶ وجوہ۔ ورشؒ کے لئے پانچ الفی مد کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چھتیس ۳۶ اور ترک پر سوسیؒ کی طرح چودہ ۱۴ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ ادا کرو۔ خلادؒ کے لئے لام تعریف کے سکتہ اور عدم سکتہ پر وصل کے ساتھ مُبِيْنٍ کی وجوہ اربعہ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل اور لام تعریف کے سکتہ پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ کو تین الفی مد سے.. سوسیؒ کی طرح۔ کسائیؒ کو اور پھر ابو بکرؒ کو مد اور امالہ سے قالونؒ کے مانند پڑھو اور پھر ہر وجہ میں حفصؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ دوریؒ کے لئے لِلنَّاسِ کے امالہ کے ساتھ منفصل کے قصر و مد پر سوسیؒ کی طرح چودہ ۱۴ چودہ ۱۴ وجوہ پڑھو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ اہل ضرب یہاں ۱۰۵۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲-

جزء چہاردہم

الذِّكْرُ ـ الذِّكْرَ اور سُكِّرَتْ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے ـ
مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ میں حرمیؒ ـ بصریؒ اور شامیؒ فعل کو تَنَزَّلُ
تاء تانیث اور زا کے فتح سے (بصیغہ مؤنث معروف) اور اسم کو تا کے رفع
سے (فاعل) مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ابو بکرؒ بھی اسی طرح مگر تاء
مضارع کے ضمہ سے (بصیغہ مؤنث مجہول اور اسم کو قائم مقام فاعل قرار دیکر)
مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور باقی فعل کو نون عظمت کے ضمہ اور زا کے
کسرہ سے (بصیغہ متکلم معلوم) اور اسم کو تا کے نصب سے (مفعول) اور بزیؒ وصلاً
تا کی تشدید سے بدلازم مَا تَّنَزَّلُ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (ک) نَحْنُ
نَزَّلْنَا ـ الْاَوَّلِيْنَ میں (دو جگہ) ورشؒ کی نقل ـ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ کی تسہیل کالواو ابدال بیاء مضمومہ ـ اور زا کو
ضمہ دے کر ہمزہ کا حذف ـ اور ورشؒ کا مدبدل جلی ہے خَلَتْ سُنَّتُ میں
بصریؒ ـ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں ـ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے ـ
سُكِّرَتْ کو مکی کاف کی تخفیف سے سُكِرَتْ اور باقی
تشدید سے پڑھتے ہیں ـ بَلْ نَحْنُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) الٓرٰ میں
بصریؒ ـ شامیؒ ـ ابو بکرؒ ـ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ـ ع ۱
وَلَقَدْ جَعَلْنَا میں بصریؒ ـ ہشامؒ ـ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام ـ شَيْءٍ میں
(دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ـ
(تنبیہ) مَعَايِشَ باجماع یا سے ہے ہمزہ پڑھنا لحن ہے ـ خَزَآئِنُهٗ
میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ـ (تنبیہ) وَمَا نُنَزِّلُهٗ میں

تمام قراء نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

الرِّیٰحَ کو حمزہؒ یاء ساکنہ سے الف کے بغیر الرِّیْحَ (بافراد) اور باقی یا کے فتح اور الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ فَاَسْقَیْنٰکُمُوْہُ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) لَنَحْنُ نُحْیِ۔ الْمُسْتَاْخِرِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ ع

ع ۲

(ک) قَالَ رَبُّکَ۔ اور قَالَ لَمْ اور قَالَ رَبِّ (دو جگہ) (تنبیہ) رَبِّ بِمَا اور لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ میں ادغام ممنوع ہے۔

الْمُخْلَصِیْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے۔۔۔ الْمُخْلِصِیْنَ (اسم فاعل) اور باقی فتح سے (اسم مفعول) پڑھتے ہیں صِرَاطٌ کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

جُزْءٌ کو ابو بکرؒ زا کے ضمہ سے جُزُءٌ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں (امالہ) نَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اٰلی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳

وَعُیُوْنٍ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ سے وَعُیُوْنِ اُدْخُلُوْھَا کو وصلاً حرمیؒ۔ ہشامؒ۔ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء سب کے نزدیک ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) بِمُخْرَجِیْنَ نَبِّئْ ع۔

(تنبیہ) نَبِّیٔ اور وَنَبِّئْهُمْ ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔ عِبَادِیْ (اَنِّیْ) اور..
اَنِّیَ (اَنَا)، کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَلْاَلِیْمُ میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ اِذْ دَّخَلُوْا میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور..
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

نُبَشِّرُكَ کو حمزہؒ نون کے فتح باء موحدہ کے اسکان اور شین کی..
تخفیف اور ضمہ سے **نَبْشُرُكَ** اور باقی نون کے ضمہ۔ باء موحدہ کے فتح اور
شین کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نُبَشِّرُكَ اور تُبَشِّرُوْنِ میں ورشؒ
کی ترقیق جلی ہے۔

تُبَشِّرُوْنَ کو مدنیؒ (نون اعرابی اور نون وقایہ میں سے ایک نون..
اور یاء اضافت کو حذف کر کے) ایک نون مخففہ مکسورہ سے **تُبَشِّرُوْنِ** مکیؒ (نون
اعرابی کا نون وقایہ میں ادغام اور یاء اضافت کو حذف کر کے) نون مشددہ مکسورہ سے
بمد لازم **تُبَشِّرُوْنِّ** اور باقی (نون وقایہ اور یاء اضافت کے بغیر) نون
اعرابی مخففہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ وقفاً مکیؒ کے لئے سکون و روم میں صرف مد ہوگا۔
کیونکہ تشدید کا اظہار حالین میں واجب ہے۔ اور باقی حضرات کے لئے وجوہ ثلاثہ
اور مدنیؒ کے لئے روم بقصر بھی جائز ہے۔ کلمہ ہٰذا میں تاء فوقانیہ کے ضمہ۔ باء موحدہ
کے فتح اور شین کی تشدید و کسرہ پر اجماع ہے۔

یَقْنَطُ کو بصریؒ اور کسائیؒ نون کے کسرہ سے **یَقْنِطُ** اور باقی فتح سے
پڑھتے ہیں۔ (ک) آلَ لُوْطٍ

لَمُنَجُّوْهُمْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے

لَمُنَجُّوهُمْ اور باقی نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔
قَدَّرْنَا کو ابوبکرؒ دال کی تخفیف سے قَدَرْنَا اور باقی تشدید سے
ع ۴ پڑھتے ہیں۔ ع
جَآءَ اٰلَ اور وَجَآءَ اَهْلُ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط
سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے پڑھتے
ہیں۔ بحالت ابدال دونوں کے لئے اٰلَ میں مد و قصر۔ اور اَهْلُ میں مد لازم ہوتا
ہے۔ اور بحالت تسہیل ورشؒ کے لئے اٰلَ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ صحیح ہیں۔ (ک)
اٰلَ لُوطٍ۔ جِئْنٰكَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَاٰتَيْنٰكَ باجماع
ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر ہے۔
فَاَسْرِ کو حرمیؒ ہمزۂ وصلیہ سے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے۔
فَاَسْرِ اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں (ک) حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ۔
تُؤْمَرُوْنَ اور لِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ دَابِرَ
اور يَسْتَبْشِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ بَنٰتِيْٓ (اِنْ) کی یا کو مدنیؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (تنبیہ) یہاں
الْاَيْكَةِ باجماع ہمزۂ وصلیہ۔ لام تعریف اور اس کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے ہے
ع ۵ (امالہ) جَآءَ اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
بُيُوْتًا کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے۔ اور
باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور اِلٰهًا اٰخَرَ میں ورشؒ کی نقل
اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ وَالْقُرْاٰنَ اور

الْقُرْءَانَ میں مکیؒ کی نقل - عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ - لِلْمُؤْمِنِيْنَ تُؤْمَرُ اور يَأْتِيكَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے - اِنِّیٓ (اَنَا) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں - الَّذِيْنَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے - فَاصْدَعْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (امالہ) اَغْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں - ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چار ہیں نمبر۱ عِبَادِیٓ نمبر۲ اِنِّیٓ (اَنَا) اور نمبر۳ اِنِّیٓ (اَنَا) میں حرمیؒ اور بصریؒ نمبر۴ اور بَنٰتِیٓ (اِنْ) میں مدنیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں - ادغام کبیر دس ہیں (مثلین کے ۶ - متقاربین کے ۴) اور صغیر جائز مختلف فیہ چار ہیں -

(المرسوم) اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ میں لفظ كِتَاب بالف مرسوم نہ تھا -

سُوْرَةُ نَحْل

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے مگر آیات نمبر ۱۲۶ تا نمبر ۱۲۸ مدنیہ ہیں اور اس کی آیتیں باجماع ۱۲۸ ہیں -

وَاعْبُدْ رَبَّكَ سے فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین سات سَو تین ہیں[۱] - قالونؒ مع مکیؒ ایک سَو اڑسٹھ[۱۶۸] - عاصمؒ چوراسی[۸۴] - کسائیؒ چوراسی[۸۴] -

---

[۱] نمبر۱-۵۴ قالونؒ کے لئے الْيَقِيْنُ کے طول - توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّجِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل - اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مدان دونوں پر فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ میں سکون واشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم نمبر۵۵-۱۰۸ الْيَقِيْنُ کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر بھی ۵۴ وجوہ نمبر۱۰۹-۱۲۶ الْيَقِيْنُ کے روم پر پہلے الرَّجِيْمِ کا طول - توسط اور قصر بالسکون ان تینوں پر منفصل کا قصر و مد - ان دونوں پر فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ میں سکون (باقی برصفحہ آئندہ)

دوریؒ چونسٹھ ۶۴۔ شامیؒ بتیس ۳۲۔ حمزہؒ سات۔ ورشؒ دو سو بتیس ۲۳۲ (بسم اللہ پر ۱۶۸۔ ترک پر ۶۴) اور سوسیؒ بتیس ۳۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُشۡرِکُوۡنَ کو (دونوں جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے تُشۡرِکُوۡنَ اور باقی یاء غیب سے۔ یُنَزِّلُ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے یُنۡزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اَنۡذِرُوۡا۔ اور وَالۡحَمِیۡرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور تَاۡکُلُوۡنَ میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ الۡاَنۡفُسِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ لَرَءُوۡفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واؤ کے حذف سے لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مدبدل جلی ہے۔ (تنبیہ) وَالۡحَمِیۡرَ لِتَرۡکَبُوۡهَا میں ادغام منع ہے۔ قَصۡدُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ اشمام بالزا سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ جَآئِرٌ میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) واشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم۔ اور پھر ۱۲۷-۱۶۸ الرَّحِیۡمِ کے روم و وصل اور پھر وصل کل پر قصر و مد کے ساتھ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ کو مد سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ اب ۱-۱۸ دوریؒ کے لئے الۡیَقِیۡنُ کے طول توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ میں سکون واشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم پھر ۱۹-۳۶ الۡیَقِیۡنُ کے اشمام کی وجوہ ثلاثہ پر یہی ۱۸ وجوہ اور پھر ۳۷-۶۴ روم و وصل پر قصر و مد کے ساتھ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡهُ کی وجوہ سبعہ پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں شامیؒ کو مد سے۔ اور حمزہؒ کو وصل میں امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ہمزہ ساکنہ کے ابدال.. ذات الیا کے فتح اور تقلیل پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۱۶۸ اور ترک پر شامیؒ کی طرح ۶۴ وجوہ پڑھو۔ اور ترک و فتح کی ہر وجہ میں سوسیؒ کو قصر سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۲۰۲۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ع (امالہ) اَتٰی ۔ وَتَعٰلٰی ۔ تعٰلٰی اور لِھٰذَا لَکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف تقلیل ۔ وَزِیْنَۃً میں کسائیؒ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع
یُنْۢبِتُ کو ابو بکرؒ نون عظمت سے نُنْۢبِتُ اور باقی یاء غیب سے
پڑھتے ہیں (ک) وَسَخَّرَ لَکُمُ

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ

کو شامیؒ (بر بناء استیناف) چاروں کے رفع سے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابو بکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
(بر بناء عطف) چاروں کے نصب سے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ (مُسَخَّرٰتٍ کا نصب کسرہ سے ادا ہوتا ہے) اور حفصؒ
(باعتبار عطف) پہلے دو کلمات کے نصب سے اور (بلحاظ استیناف) پچھلے دونوں
کے رفع سے پڑھتے ہیں ۔ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ کے نصب پر اجماع ہے ۔ (تنبیہ)
شامیؒ کے لئے وَالنَّھَارَ پر ۔ اور حفصؒ کے لئے وَالْقَمَرَ پر وقف سائغ ہے ۔ اور
باقی حضرات کے لئے بِاَمْرِہٖ سے قبل وقف نہیں ہے (ک) وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ
بِاَمْرِہٖ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال ۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ میں
ورشؒ کی نقلؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ۔ اور وَھُوَ میں
قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کے لئے ھا کا اسکان ظاہر ہے ۔ (تنبیہ) اَلْبَحْرَ
لِتَاْکُلُوْا میں ادغام ممنوع ہے ۔ لِتَاْکُلُوْا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ۔

مَوَاخِرَ ۔ تُسِرُّوْنَ اور غَیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے (ک) یَخْلُقُ کَمَنْ
تَذَکَّرُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّکَّرُوْنَ

اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔(ک) یَعْلَمُ مَّا
(وَالَّذِیْنَ) یَدْعُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء
خطاب سے تَدْعُوْنَ اور عاصمؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں ۔ شَیْئًا میں ورشؒ
کا طول و توسط ۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ۔ اور اَحْیَآءٌ میں ہشامؒ
و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں ۔(امالہ) وَتَرَی (الْفُلْكَ) میں وصلاً سوسیؒ ..
بخلاف اور بحالت وقف بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ وَاَلْقٰی میں حمزہؒ و
کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲ ۸
لَایُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ۔ بِالْاٰخِرَةِ ۔ مُنْكِرَةٌ ۔
مُسْتَكْبِرُوْنَ ۔ یُسِرُّوْنَ ۔ اَسَاطِیْرُ ۔ اور مَایَزِرُوْنَ میں ورشؒ
کی ترقیق جلی ہے (ک) یَعْلَمُ مَّا ۔ قِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔
(ک) قِیْلَ لَھُمْ اور اَنْزَلَ رَبُّكُمْ (امالہ) اَوْزَارَ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۳ ۹
عَلَیْهِمُ السَّقْفُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں
کے ضمہ سے ۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ شُرَكَآءِیَ
الَّذِیْنَ میں ہمارے طرق سے بزیؒ کے لئے بھی صرف ہمزہ[1] ماخوذ ہے ۔

---

[1] ۔ علامہ دانیؒ نے تیسیر میں بزیؒ کے لئے ہمزہ کے حذف سے شُرَكَایَ کا بھی بیان کیا ہے ۔ علامہ شاطبیؒ نے اس کی تضعیف کی ہے ۔ لیکن حق یہ ہے کہ ہمارے طرق سے اس کا کوئی علاقہ نہیں ۔ محققؒ کہتے ہیں ۔ "نقاشؒ کے طریقہ سے ترک ہمزہ بیان کرنے میں دانیؒ متفرد ہیں ۔ امام ابوالقاسم فارسیؒ اور شیخ ابوالفتحؒ، نقاشؒ کے طریقہ سے بہمزہ پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور دونوں حضرات نے اپنی کتابوں میں صرف بہمزہ بیان کیا ہے اور علامہ کو بہمزہ ہی پڑھایا ہے ۔ البتہ علامہؒ نے امام ابوالحسنؒ سے بطریق مُضَرؒ و جُندیؒ .. ترک ہمزہ پڑھا ہے ۔" خود علامہ دانیؒ مفردات میں کہتے ہیں "عمل اثبات ہمزہ پر ہے ۔" (باقی برصفحہ آئندہ)

تُشَآقُّوْنَ کو مدنیؒ (نون وقایہ اور یاء اضافت کو محذوفہ قرار دے کر) نون کے کسرہ سے **تُشَآقُّوْنِ** اور باقی (نون وقایہ اور یاء اضافت کے بغیر) نون کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

تَتَوَفّٰهُمُ کو (دو جگہ) حمزہؒ یاء تذکیر سے **یَتَوَفّٰهُمُ** اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ (ک) **الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْ** اور **السَّلَمَ مَا سُوْٓءٍ** میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کی نقل اور ادغام۔ **فَلَبِئْسَ**۔ **تَاْتِیَهُمُ** اور **یَاْتِیَ** میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال اور **وَقِیْلَ** میں ہشامؒ و کسائیؒ کا اشمام بالضمہ جلی ہے۔ (ک) **وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ**۔ اور **اَنْزَلَ رَبُّكُمْ**۔ **خَیْرًا**۔ اور **الْاٰخِرَةِ** میں ورشؒ کی ترقیق و نقل اور مد بدل ظاہر ہیں۔ (ک) **الْاَنْهٰرُ لَهُمْ**۔ **یَشَآءُوْنَ** میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ (ک) **الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ**

(اَنْ) **تَاْتِیَهُمُ** کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے (اَنْ) **یَّاْتِیَهُمُ** اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کا ادغام کامل بیّن ہے۔ (ک) **اَمْرُ رَبِّكَ**

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں بھی اسی طرح پڑھتا اور پڑھاتا ہوں"۔ امام ابن شریحؒ۔ امام ابن سفیانؒ۔ علامہ مہدویؒ۔ امام ابن غلبونؒ اور امام ابو الحسنؒ وغیرہم نے بھی ترک ہمزہ بیان کیا ہے۔ لیکن یہ نہ ابو ربیعہؒ کے طریقہ سے ہے اور نہ ابن الحبابؒ کے۔ سیدؒ کہتے ہیں "ہمارے طرق سے بزیؒ کے لئے ترک ہمزہ جائز نہیں"۔ محققؒ کہتے ہیں "اس کی تخصیص نہیں اس قسم کے تمام کلمات دُعَآءِیْ۔ وَرَآءِیْ وغیرہ کو قرآن میں ہر جگہ ابن فرحؒ نے بزیؒ سے بترک ہمزہ نقل کیا ہے۔ لیکن یہ ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ اور اگر دانیؒ اس کو نقاشؒ سے بیان نہ کرتے تو ہم اس کا ذکر بھی نہ کرتے"۔ پھر کہتے ہیں "بزیؒ کے تمام تلامذہ اور ابن کثیرؒ کے جملہ راوی بہمزہ روایت کرتے ہیں جس کے سوا ہماری کتاب کے طرق سے کوئی وجہ جائز نہیں"۔ ۱۲

اور رَبِّكَ كَذٰلِكَ ظَلَمَهُمْ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ.
میں وقفاً حمزہؒ کی تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دیکر ہمزہ کا حذف۔
اور ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے (امالہ) فَاَتَى (اللّٰہُ) میں بشرط وقف۔ وَاَتٰهُمْ
تَتَوَفّٰهُمْ میں (دوجگہ) بَلٰى اور مَثْوَى (الْمُتَكَبِّرِيْنَ) میں بشرط وقف
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل۔ حَسَنَةً میں کسائیؒ اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴/۱۰
شَيْءٍ میں (دوجگہ) اور لِشَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً
خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ
سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا سب کے لئے ہمزۂ وصلیہ کے ضمہ سے ہوتی ہے۔ فَسِيْرُوْا
میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔
لَا يَهْدِىْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کے ضمہ دال کے فتح اور الف مبدلہ
سے لَا يُهْدٰى (مجہول) اور کوفیؒ یا کے فتح۔ دال کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے
(معروف) پڑھتے ہیں۔ مَنْ يُّضِلُّ میں یا کے ضمہ اور ضاد کے کسرہ پر اجماع ہے (ک)
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور نَقُوْلَ لَهٗ
(كُنْ) فَيَكُوْنُ ۝ کو شامیؒ اور کسائیؒ نون کے نصب سے
فَيَكُوْنَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں (امالہ) شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ
هَدَى (اللّٰہُ) میں بشرط وقف۔ هُدٰىهُمْ اور بَلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الضَّلٰلَةُ میں کسائیؒ لَا يُهْدٰى میں ورشؒ بخلاف اور

ع ۵ ۱۱ النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

الْاٰخِرَةِ ۔ الذِّكْرَ ۔ دٰخِرُوْنَ اور لَايَسْتَكْبِرُوْنَ

میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔ (ک) اَكْبَرُ لَوْ

نُوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ) کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ

یاءِ غیب مضمومہ ۔ حا کے فتح اور الف مبدلہ سے یُوْحٰٓی (غائب مجہول) اور

حفصؒ نون عظمت مضمومہ ۔ حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (متکلم معلوم) پڑھتے ہیں

اِلَيْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے ۔ فَسْئَلُوْٓا کو مکیؒ اور کسائیؒ

ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کرکے ۔۔ ہمزہ کے حذف سے ۔ فَسَلُوْا ۔ اور باقی سین

ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

میں ادغام منع ہے (ک) لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ۔ بِهِمُ الْاَرْضَ کو بصریؒ ھا

اور میم کے کسرہ سے ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے ۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور

میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ يَاْتِيَهُمْ ۔ يَاْخُذَهُمْ میں (دو جگہ) اور ۔۔۔۔ مَا

يُؤْمَرُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے ۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ ۔ ابوبکرؒ

حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ

کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے اَوَلَمْ تَرَوْا اور باقی

یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں ۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا ۔۔

بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے ۔

يَتَفَيَّؤُا کو بصریؒ تاءِ تانیث سے تَتَفَيَّؤُا اور باقی یاءِ تذکیر

سے پڑھتے ہیں ۔ (امالہ) الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل ۔ حَسَنَةً میں کسائیؒ يُوحَىٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۶ ۱۲
أَفَغَيْرَ ۔ بُشْرَىٰ میں (دو جگہ) اور بِالْآخِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق وغیرہ
اور تَجْـَٔرُونَ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل جلی ہے ۔ (تنبیہ) يُشْرِكُونَ لِيَكْفُرُوا
وغیرہ میں ادغام ممنوع ہے ۔ (ک) لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا ۔ اور الْبَنَٰتِ
سُبْحَٰنَهُۥ ۔ ظَلَّ میں ورشؒ کی وصلاً بلا خلاف اور وقفاً بخلاف تغلیظ اور..
وَهُوَ میں (دو جگہ) قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے (ک) الْقَوْمِ
مِّنَ ۔ لَا يُؤْمِنُونَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ۔ السَّوْءِ[۱] میں ورشؒ کا طول
و توسط ۔ اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی نقل اور ادغام ۔ اور الْأَعْلَىٰ میں ورشؒ کی نقل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (امالہ) بِالْأُنثَىٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ..
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ يَتَوَٰرَىٰ میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ
تقلیل ۔ اور الْأَعْلَىٰ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۷ ۱۳
يُؤَاخِذُ ۔ اور يُؤَخِّرُهُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے
ہیں ۔ مد بدل جائز نہیں ۔ يُؤَخِّرُهُمْ اور لَا يَسْتَـْٔخِرُونَ میں ورشؒ

---

[۱] اگر السَّوْءِ پر وقف کریں تو ورشؒ کے لئے چار وجوہ صحیح ہیں ۱-۲ بِالْآخِرَةِ کے قصر و توسط پر السَّوْءِ کا توسط اور ۳-۴ طول پر طول و توسط ۔ اور اگر الْأَعْلَىٰ پر وقف کریں تو چھ وجوہ صحیح ہیں ۱ بِالْآخِرَةِ کے قصر اور السَّوْءِ کے توسط پر الْأَعْلَىٰ کا فتح ۲ دونوں کے توسط پر تقلیل ۳-۴ بِالْآخِرَةِ کے طول اور السَّوْءِ کے توسط پر فتح اور تقلیل ۵-۶ دونوں کے طول پر بھی فتح اور تقلیل ۔ ۱۲

کی ترقیق ۔ اور لَا یَسْتَاخِرُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے ۔ جَآءَ
اَجَلُھُمْ کو قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و
قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ اور نیز اس کے ابدال سے پڑھتے ہیں ۔ ہمزہ پر مد جائز
نہیں (تنبیہ) وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ میں ادغام ممنوع ہے ۔

مُفْرَطُوْنَ کو مدنیؒ را کے کسرہ سے مُفْرِطُوْنَ (اسم فاعل) اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) فَزَیَّنَ لَھُمُ ۔ فَھُوَ میں قالونؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ
کا اسکان ھا جلی ہے (ک) فَھُوَ وَلِیُّھُمْ ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں ورشؒ کی نقل
اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے ۔ (ک) لِتُبَیِّنَ
لَھُمُ ۔ یُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے (امالہ) مُسَمًّی میں وقفاً
وَھُدًی میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ جَآءَ میں
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اَلْحُسْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ع ٨ ١٤
اور فَاَحْیَا میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

لَعِبْرَۃً میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے ۔

نُسْقِیْکُمْ کو مدنیؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ نون کے فتح سے نَسْقِیْکُمْ
اور باقی ضمہ سے ۔ بُیُوْتًا کو قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ
کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔

یَعْرِشُوْنَ کو شامیؒ اور ابوبکرؒ را کے ضمہ سے یَعْرُشُوْنَ اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) سُبُلَ رَبِّکِ اور خَلَقَکُمْ ۔ اور اَلْعُمُرِ لِکَیْ لَا
اور یَعْلَمَ بَعْدَ ۔ شَیْئًا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل

اور ادغام جلی ہیں (امالہ) لعبرۃ میں کسائی۔ واوحی اور یتوفکم میں
ع ۹ ۱۵ حمزہ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور للناس میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ع
سواء میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔
یجحدون کو ابوبکرؒ تاء خطاب سے تجحدون اور باقی یاء..
غیب سے پڑھتے ہیں (ک) جعل لکم اور وجعل لکم اور ورزقکم
یؤمنون۔ لایٰت۔ اور یامر میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک)..
وبنعمت اللّٰہ ھم (تنبیہ) والارض شیئا میں ادغام نہیں ہوتا۔
شیئا اور شیء میں (دو جگہ) ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ۔ الامثال میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ
لایقدر میں (دو جگہ) اور سرا میں ورشؒ کی ترقیق۔ فھو اور وھو میں
(دو جگہ) قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے (ک) ھو ومن صراط
کو خلفؒ اشمام بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ (امالہ)..
ع ۱۰ ۱۶ مولٰہ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
والارض میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ شیء اور
شیئا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے
(من بطون) امھٰتکم کو حمزہؒ ماقبل سے وصل کی شرط پر
ہمزہ اور میم کے کسرہ سے من بطون امھٰتکم کسائیؒ ہمزہ کے
کسرہ اور میم کے فتح سے من بطون امھٰتکم اور باقی ہمزہ کے
ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور اگر امھٰتکم سے ابتدا کریں تو ہمزہ کے

ضمہ اور میم کے فتح پر اجماع ہے (ک)، وَجَعَلَ لَكُمْ (چار جگہ) اور ...
جَعَلَ لَكُمْ (دو جگہ)

اَلَمْ يَرَوْا کو شامیؒ اور حمزہؒ تاءِ خطاب سے اَلَمْ تَرَوْا اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ فِي جَوِّ السَّمَآءِ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور يُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال جلی ہے۔ بُيُوْتِكُمْ اور بُيُوْتًا کو قالونؒ، مکیؒ، شامیؒ، ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا میں اخفاء منع ہے

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ کو حرمیؒ اور بصریؒ عین کے فتح سے ظَعَنِكُمْ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ بَاْسَكُمْ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں (ک) يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ۔ يُنْكِرُوْنَهَا اور الْكٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے (امالہ) وَاَوْبَارِهَا اور وَاَشْعَارِهَا میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۱ ع

لَا يُؤْذَنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ۔ ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے۔ اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) الْعَذَابَ بِمَا۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ وَجِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال۔ هٰٓؤُلَآءِ میں وقفاً ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے ہمزہ متطرفہ کی وجوہ خمسہ۔ اور حمزہؒ کے لئے ہمزۂ اولیٰ متوسطہ بزائدہ کی بخلاف تسہیل۔ اور شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (امالہ) رَاَ الَّذِيْنَ میں
نساء ص ۱۳۶

(دو جگہ) وصلاً ابوبکرؒ و حمزہؒ را کا۔ اور بحالت وقف بصریؒ ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ کا امالہ ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ وَهُدًى میں بشرط وقف حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَبُشْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۲ ع ۱۸

يَأْمُرُ اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ وَإِيتَآئِ پر اگر وقف کریں تو حمزہؒ کے لئے ہمزۂ اُولیٰ متوسطہ بزائدہ کی بخلاف تسہیل اور ہمزہ متطرفہ میں ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے پانچ وجوہ قیاسی اور ابدال بیا پر چار رسمی ظاہر ہیں (یعنی یہاں بحالت وقف ہشامؒ کی نو اور حمزہؒ کی اٹھارہ وجوہ ہیں) (ک) وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ۔ تَذَكَّرُونَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّكَّرُونَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) بَعْدَ تَوْكِيدِهَا (میں باوجودیکہ دال مفتوحہ بعد از ساکن ہے تجانس کی بنا پر صرف ادغام مروی ہے) جلد ا ص ۱۳۳ وَقَدْ جَعَلْتُمُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) يَعْلَمُ مَا۔ قُوَّةٍ أَنكَاثًا اور مَنْ آمَنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے (تنبیہ) وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ اور بَعْدَ ثُبُوتِهَا میں ادغام ممنوع ہے۔ يَشَآءُ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک) عِندَ اللّٰهِ هُوَ۔ خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ بَاقٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے ہیں۔

وَلَنَجْزِيَنَّ (الَّذِينَ) کو ابن ذکوانؒ [1] بخلاف۔ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ

---

[1] علامہ دانیؒ نے تیسیر میں ابن ذکوانؒ کے لئے نون روایتاً بیان نہیں کیا۔ بلکہ اس کی تردید میں کہتے ہیں۔ "نقاشؒ نے بطریق اخفشؒ ابن ذکوانؒ کے لئے نون روایت کیا ہے جو میرے نزدیک وہم ہے کیونکہ اخفشؒ نے اپنی کتاب میں یا بیان کی ہے" لیکن یہ علامہ کی لغزش ہے۔ نقاشؒ اس میں متفرد (باقی بر صفحہ آئندہ)

حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ غیبت سے وَلَيَجْزِيَنَّ اور مکیؒ و عاصمؒ نون عظمت سے پڑھتے ہیں یہی
ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ اور وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ میں نون پر اجماع ہے۔ وَهُوَ
میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ قَرَأْتَ میں سوسیؒ کا ابدال۔ اور الْقُرْءَانَ میں
مکیؒ کی نقل جلی ہے (امالہ) الْقُرْبَىٰ اور أُنثَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ وَيَنْهَىٰ اور أَرْبَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ أُمَّةٍ اور طَيِّبَةً ع ١٣
میں کسائیؒ اور شَاءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ١٩

(ک) أَعْلَمُ بِمَا۔ يُنَزِّلُ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے
يُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے الْقُدُسِ کو مکیؒ دال کے اسکان سے
الْقُدْسِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

يُلْحِدُونَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یا اور حا دونوں کے فتح سے يَلْحَدُونَ
(از مجرد) اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُونَ میں
(دو جگہ) ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ کو بصریؒ ھا اور میم کے
کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ عَذَابٌ أَلِيمٌ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) نہیں ہیں۔ مطوعیؒ اور صوریؒ بھی داجونیؒ سے نون روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں کہ نون
کی صحت میں کوئی شک نہیں۔ اہل عراق قاطبۃً اور تمام اہل مشرق نون روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابو العلاءؒ نے
صرف نون بیان کیا ہے۔" سیدؒ کہتے ہیں "اخفشؒ کے اپنی کتاب میں نون نہ بیان کرنے سے نفی لازم نہیں
آتی ممکن ہے کہ دونوں پڑھتے ہوں اور کتاب میں ایک وجہ لکھی ہو اور تعارض کے وقت اِقراء مقدم
ہے۔ علامہؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے نون پڑھا ہے۔ اور نقاشؒ بھی نون پڑھتے اور پڑھاتے
تھے۔" ابن ذکوانؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ اور ہشامؒ کے لئے ہمارے طرق سے صرف یا...
ماخوذ ہے۔ ١٢

کاسکتہ ۔ فعلیھم میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ۔ ورشؒ کے لئے الاخرۃ میں (دو جگہ) نقل
مدبدل اور ترقیق اور الخسرون میں ترقیق اور وابصارھم میں وقفاً حمزہؒ کی
بخلاف تسہیل جلی ہے۔

ما فتنوا کو شامیؒ فا اور تا کے فتح سے **ما فتنوا** (معروف) اور
باقی فا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (امالہ) وھدی میں بشرط وقف
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ وبشری میں بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل ۔ الدنیا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل الکفرین
ع ۱۴ ۲۰ اور وابصارھم میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

تاتی ۔ اور یایھا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ۔ لا یظلمون ۔ وما
ظلمنھم اور واصلحوا میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ ولقد جاءھم
میں بصریؒ ۔ ہشامؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) رزقکم (تنبیہ) المیتۃ
میں یا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے ۔ فمن اضطر کو وصلاً حرمیؒ ۔ شامیؒ اور
کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا سب ہمزہ وصلیہ مضمومہ
سے کرتے ہیں ۔ غیر میں ورشؒ کی ترقیق اور عذاب الیم میں ورشؒ کی نقل اور
وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) من بعد ذلک
(امالہ) وتوفی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور جاءھم میں
ع ۱۵ ۲۱ ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

ان ابرھیم ۔ اور ملۃ ابرھیم کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے
اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں ۔ شاکرا ۔ الاخرۃ اور خیر

ہیں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ لانعمہ میں حمزہؒ وقفاً یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ صراط کو خلفؒ اشمام بالزاسے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (ک) لیحکم بینھم۔ اور سبیل ربک اور اعلم بمن۔ اور اعلم بالمھتدین۔ وھو اور لھو میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا اور علیھم میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

فی ضیق کو مکیؒ ضاد کے کسرہ سے ضیق اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (امالہ) اجتبلہ اور وھدلہ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدنیا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور حسنۃ میں کسائیؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۶ ۲۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر چوّن ۵۴ ہیں (مثلین ومتقاربین کے ۲۷-۲۷) اور صغیر جائز مختلف فیہ دو ۲ ہیں۔

(المرسوم) وایتائ میں ہمزہ متطرفہ مکسورہ بعد از الف بصورت یا۔ اور یتفیؤا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سورۃ اسراء

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی ۱۱۱۔ اور باقی میں ۱۱۰ ہیں۔ للاذقان سجدا پر کوفی آیت ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا سے من ایتنا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو انیس ۱۱۹ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ چالیس ۴۰۔ عاصمؒ دس ۱۰۔ کسائیؒ دس ۱۰۔

لے ۱۸-۱۰۱ قالونؒ کے لئے صلہ پر محسنون کا طول۔ توسط اور قصر اور انہیں سے (باقی برصفحہ آیندہ)

ورشؒ بیالیس ۴۲ (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۲) بصریؒ آٹھ ۸۔ شامیؒ چار ۴۔ حمزہؒ دو ۲۔ خلفؒ ایک ۱ اور خلادؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ اٰيٰتِنَا میں ورشؒ کی نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) اِنَّهٗ هُوَ اور وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

اَلَّا تَتَّخِذُوْا کو بصریؒ یاء غیب سے اَلَّا يَتَّخِذُوْا اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ كَبِيْرًا میں (دو جگہ) نَفِيْرًا۔ الْاٰخِرَةِ۔ وَلِيُتَبِّرُوْا۔ تَتْبِيْرًا حَصِيْرًا۔ وَيُبَشِّرُ اور بِالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی ترقیق۔ بَاْسٍ اور اَسَاْتُمْ میں سوسیؒ کا ابدال۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

لِيَسُوْٓءٗا کو کسائیؒ نون عظمت مفتوحہ اور ہمزہ کے نصب سے واو کے بغیر لِنَسُوْٓءَ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور حمزہؒ یاء غیب مفتوحہ اور ہمزہ کے نصب سے واو کے بغیر لِيَسُوْٓءَ (بتوحید) اور باقی یاء غیب مفتوحہ۔ ہمزہ کے ضمہ اور واو جمع کے اثبات

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد ۱۹۔۲۰ اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ پر وہ ہی بیس ۲۰ وجوہ پڑھو۔ اور مد کے بغیر ہر وجہ میں ورشؒ کو پانچ الفی مد اور تقلیل سے لوٹاؤ اور ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلاثہ ادا کرو۔ اور عاصمؒ کو چار الفی مد اور فتح سے اور کسائیؒ کو تین الفی مد اور امالہ کبریٰ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر مُحْسِنُوْنَ کی ہر وجہ کے ساتھ مد بدل کی وجوہ ثلاثہ پڑھو۔ اور مُحْسِنُوْنَ کی ہر وجہ پر بصریؒ کو منفصل کے قصر و مد اور امالہ محضہ سے شامیؒ کو تین الفی مد اور فتح سے۔ اور حمزہؒ کو صرف وصل میں امالہ محضہ اور لام تعریف کے سکتہ پر مِنْ اٰيٰتِنَا میں نقل اور عدم سکتہ سے اور خلفؒ کو سکتہ سے۔ اور خلادؒ کو لام تعریف کے عدم سکتہ پر مِنْ اٰيٰتِنَا میں نقل اور عدم سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۱۷۳ وجوہ گنتے ہیں۔ ۱۲

جزء پانزدھم

سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے (جمع پڑھنے والوں کے نزدیک صورۃ ہمزہ
اور واو جمع دونوں محذوف اور الف علامت جمع ہے۔ اور باقی حضرات کے نزدیک
ہمزہ خلاف قیاس بصورت الف مرسوم ہے) اَلْقُرْءَانَ میں مکیؒ کی نقل جلی ہے۔

وَیَبْشُرُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح باء موحدہ کے اسکان اور شین
کی تخفیف وضمہ سے وَیُبَشِّرُ اور باقی یا کے ضمہ۔ با کے فتح اور شین کی تشدید و
کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اور لَایُؤْمِنُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال
عَذَابًا اَلِیْمًا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ۔ اور خلفؒ کا سکتہ
ظاہر ہے (امالہ) اَسْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَلْاَقْصَا
(الَّذِیْ) میں بشرط وقف۔ هُدًی میں بشرط وقف اور عَسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُوْسَی (الْکِتٰبَ) میں بشرط وقف اور اُوْلٰھُمَا میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔۔
الدِّیَارِ اور لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ١
مُبْصِرَةً۔ طٰٓئِرَهٗ۔ وَلَاتَزِرُ۔ وَازِرَةٌ۔ وِزْرَ۔ تَدْمِیْرًا
خَبِیْرًا۔ بَصِیْرًا۔ اَلْاٰخِرَةَ اور وَلَلْاٰخِرَةُ میں ورشؒ کی ترقیق۔۔۔۔
شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ
جلی ہے

یَلْقٰىهُ کو شامیؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ۔ لام کے فتح اور قاف کی تشدید سے
یُلَقّٰىهُ اور باقی یا کے فتح۔ لام کے اسکان اور قاف کی تخفیف سے پڑھتے ہیں
اِقْرَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ (ک) کِتٰبَكَ کَفٰی۔ اور نُّهْلِكَ قَرْیَةً۔ اور

نُرِيدُ ثُمَّ۔ يَصْلٰىهَا میں ورشؒ کی بخلاف تغلیظ (فتح کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک) وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔(ک) فَاُولٰٓئِكَ كَانَ۔ مَحْظُوْرًا اُنْظُرْ کو حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ وصلاً نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء سب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔(ک) كَيْفَ فَضَّلْنَا (امالہ) النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ يَلْقٰهُ۔ كَفٰى۔ اهْتَدٰى۔۔۔ وَكَفٰى۔ يَصْلٰىهَا اور وَسَعٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور
۲ع۲ اُخْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

يَبْلُغَنَّ کو حمزہؒ اور کسائیؒ غین معجمہ کے بعد الف کے اثبات اور نون مشددہ مکسورہ سے بمد لازم يَبْلُغٰنِّ (بصیغہ تثنیہ) اور باقی الف کے بغیر نون مشددہ مفتوحہ سے بتوحید پڑھتے ہیں۔

اُفٍّ کو مکیؒ اور شامیؒ فا کے فتحہ سے تنوین کے بغیر اُفَّ بصریؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُفِّ اور مدنیؒ وحفصؒ کسرہ کی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ صَغِيْرًا۔ تَبْذِيْرًا۔ خَبِيْرًا اور بَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا اور وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى میں مجزوم ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ جلد ا ص ۱۲۰ (تنبیہ) الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ میں ادغام منع ہے۔ (امالہ) وَقَضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ كِلٰهُمَا میں حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ۔ الْقُرْبٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ورشؒ
۲ع۲ کے لئے كِلٰهُمَا میں صرف فتح مروی و ماخوذ ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ جلد ا ص ۷۲ ع

(ک) نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ - وَاِيَّاكُمْ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

(کان) خِطْأً کو مکیؒ خا کے کسرہ۔ طا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے بمد واجب خِطَآءً (مصدر بوزن قِتَالًا) ابن ذکوانؒ خا اور طا دونوں کے فتح سے الف کے بغیر خَطَأً (اسم مصدر) اور باقی خا کے کسرہ اور طا کے اسکان سے الف کے بغیر (مصدر بوزن فِعْلًا) حلوانیؒ بھی ہشامؒ سے اسی[1] طرح روایت کرتے ہیں۔ كَبِيْرًا اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ فَقَدْ جَّعَلْنَا میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

فَلَا يُسْرِفْ کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے فَلَا تُسْرِفْ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مَسْئُوْلًا میں (دو جگہ) وقفاً حمزہؒ کی نقل جلی ہے۔

بِالْقِسْطَاسِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ قاف کے ضمہ سے بِالْقُسْطَاسِ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تَاْوِيْلًا میں ورشؒ وسوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں۔ وَالْفُؤَادَ میں ورشؒ کے لئے ابدال جائز نہیں البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ (ک) اُولٰٓئِكَ كَّانَ اور ذٰلِكَ كَّانَ

(کان) سَيِّئُهٗ کو حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ کے فتح اور اس کے بعد ہاء کنایہ کے بجائے تاء تانیث کے نصب اور تنوین سے سَيِّئَةً (کانَ کی خبر) اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور اس کے بعد ہاء کنایہ مضمومہ کے صلہ سے (کانَ کا اسم) پڑھتے

[1] شذائی بجمیع طرق۔ اور زیدؒ بن علیؒ طریقہ مفسرؒ کے سوا باقی تمام طرق سے داجونیؒ سے ابن ذکوانؒ کی طرح خَطَأً روایت کرتے ہیں۔ سبط الخیاطؒ نے المبہج میں طریقہ اخفشؒ کے سوا باقی تمام طرق سے یہی بیان کیا ہے۔ اور حلوانیؒ کے تمام تلامذہ۔ اور مفسرؒ بطریق زید بن علیؒ داجونیؒ سے خِطْأً روایت کرتے ہیں۔ تیسیر اور شاطبیہ میں یہی مروی ہے اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے۔ ۱۲

ہیں۔(ک) جھنم ملوما (امالہ) الزنی۔اوحی۔فتلقی اور افاصفکم
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔فاحشۃ اور الحکمۃ میں کسائیؒ
امالہ کرتے ہیں۔ع
ولقد صرفنا میں بصریؒ۔ہشامؒ۔حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام القرءان
(میں دو جگہ) اور القرءان میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔
لیذکروا کو حمزہؒ اور کسائیؒ ذال کے اسکان وتخفیف اور کاف کے ضمہ
اور تخفیف سے لیذکروا اور باقی ذال وکاف کی تشدید اور فتح سے پڑھتے ہیں۔
(کما) یقولون کو مدنیؒ۔بصریؒ۔شامیؒ۔ابوبکرؒ۔حمزہؒ اور کسائیؒ
تاء خطاب سے تقولون اور مکیؒ وحفصؒ یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔(ک)۔۔۔
العرش سبیلا میں ہمارے طرق سے ادغام بلاخلاف ہے۔
(عما) یقولون کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے (جلد اص ۱۳۴) تقولون اور
باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔کبیرا اور بالاخرۃ میں ورشؒ کی ترقیق وغیرہ جلی ہے۔
تسبح (لہ) کو حرمیؒ۔شامیؒ اور ابوبکرؒ یاء تذکیر سے یسبح اور
باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔[1] شیء میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وصلاً خلادؒ
کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔قرأت میں سوسیؒ کا اور لایؤمنون میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔(ک) اعلم بما۔مسحورا ۝ انظر کو حرمیؒ

[1] تینوں کلمات کے اختلاف کا مآل یہ ہے کہ ۱ مکیؒ تینوں کو یاء تحتانیہ سے ۲ حفصؒ پہلے دو کو یاء تحتانیہ اور تیسرے کو تاء فوقانیہ سے ۳ حمزہؒ وکسائیؒ تینوں کو تاء فوقانیہ سے ۴ مدنیؒ۔شامیؒ اور ابوبکرؒ پہلے کو تاء فوقانیہ اور پچھلے دو کو یاء تحتانیہ سے ۵ بصریؒ پہلے اور تیسرے کو تاء فوقانیہ اور دوسرے کو یاء تحتانیہ سے ۔ ۱۲

ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے۔ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداسب کے لئے ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ اَءِ ذَا کُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا اَءِ نَّا میں مدنیؒ اور کسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں حسب قاعدہ قالونؒ وبصریؒ ادخال وتسہیل۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ رعد کے مانند آٹھ قراءتیں ہیں۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (امالہ) وَ تَعٰلٰی۔ مَتٰی اور عَسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰذَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوریؒ اَدْبَارِهِمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ نَجْوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور مَرَّةٍ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵

(ک) اَعْلَمُ بِكُمْ۔ (تنبیہ) کَانَ لِلْاِنْسَانِ اور دَاوٗدَ زَبُوْرًا میں ادغام منع ہے۔ اِنْ یَّشَاْ (دونوں جگہ) ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ۔ وَالْاَرْضِ اور الْاَوَّلُوْنَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزۂ مکسورہ کے اثبات سے اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔

زَبُوْرًا کو حمزہؒ زا کے ضمہ سے زُبُوْرًا اور باقی فتح سے۔۔۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ) کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً لام کے ضمہ سے۔ اور عاصمؒ وحمزہؒ کسرہ سے۔ اور بحالت ابتدا سب ہمزہ وصلیہ کے ضمہ سے۔ رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے

کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) رَبُّكَ كَانَ اور كَذَّبَ بِهَا ورشؒ کے
لئے مُبْصِرَةً اور كَبِيرًا میں ترقیق اور فَظَلَمُوا میں تغلیظ۔ الرُّءْيَا
میں سوسیؒ کا ابدال۔ اور الْقُرْءَانِ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل جلی ہے (امالہ)
بِالنَّاسِ اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ اور الرُّءْيَا الَّتِيٓ میں بشرط وقف کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶

ءَاَسْجُدُ کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ادخال و تسہیل سے۔ ہشامؒ
بوجہ ثانی ادخال و تحقیق سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے۔ نیز ورشؒ ہمزہ ثانیہ کے ابدال
سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) خَلَقْتَ طِينًا میں ادغام منع ہے۔ اَرَاَيْتَكَ
کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے
حذف سے پڑھتے ہیں۔ اَخَّرْتَنِ ي میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات
یا اور اِذْهَبْ فَمَنْ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں
(دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ جلی ہے۔

وَرَجِلِكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ جیم کے اسکان
سے وَرَجْلِكَ اور حفصؒ کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ۔ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ۔
اَنْ يُّعِيدَكُمْ۔ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ اور فَيُغْرِقَكُمْ کو مکیؒ
اور بصریؒ نون عظمت سے اَنْ نَّخْسِفَ۔ اَوْ نُرْسِلَ۔ اَنْ
نُّعِيدَكُمْ۔ فَنُرْسِلَ اور فَنُغْرِقَكُمْ اور باقی یاءِ غیب
سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں مِنَ الرِّيحِ کے افراد پر قراء سبعہ کا اتفاق

ہے۔ (ک) فَنُغْرِقَكُمْ (امالہ) وَكَفٰى اور نَجّٰكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور اُخْرٰی میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں ۔ ع ٧

بِإِمَامِهِمْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل۔ وَلَا يُظْلَمُونَ میں ورشؒ
کی تغلیظ۔ فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔ الْاٰخِرَةِ۔ غَيْرَهٗ
اور نَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَيْـًٔا
میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔
(ک) الْمَمَاتِ ثُمَّ

خِلٰفَكَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ خا کے فتح اور لام کے اسکان سے
الف کے بغیر خَلْفَكَ اور باقی خا کے کسرہ لام کے فتح اور اس کے بعد الف کے
اثبات سے۔ رُسُلِنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلِنَا اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ (امالہ) (فِيْ هٰذِهٖ) اَعْمٰى (کلمۂ اول) میں بصریؒ[1]۔ ابوبکرؒ[2]۔ حمزہؒ
اور کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور (فِي الْاٰخِرَةِ) اَعْمٰى (کلمۂ دوم) میں ابوبکرؒ[2]
حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ٨

جلد ا ص ٢٢٣ جلد ا ص ٢٢٦ جلد ا ص ٢٢٦

---

[1] بصریؒ اَعْمٰى میں صرف اس جگہ (یعنی پہلے کلمۂ اسراہی میں) امالہ کرتے ہیں۔ کیونکہ پہلا کلمہ ان کے نزدیک افعل التفضیل نہیں ہے (بلکہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے اور ثانی تفضیل ہے پس صفت مشبہ اور تفضیل میں فرق کرنے کے لئے امالہ کیا ہے۔ ف) اور دوسرا کلمہ چونکہ باجماع افعل التفضیل ہے لہٰذا اس میں امالہ نہیں کرتے (کیونکہ اس کے بعد مِنْ مقدر ہے پس گویا الف طرف میں نہیں ہے۔ ف) اسی طرح اور تمام جگہ جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے ان کے لئے امالہ نہیں ہے۔ ١٢

[2] ہمارے طرق سے ابوبکرؒ نے لفظ اَعْمٰى کا صرف انہیں دونوں کلمات میں امالہ کیا ہے اور کہیں نہیں۔ ١٢

الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ وَقُرْءَانَ۔ اِنَّ قُرْءَانَ۔ اور
مِنَ الْقُرْءَانِ میں مکیؒ کی نقل اور نَصِیْرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔۔۔
وَنُنَزِّلُ کو بصریؒ دوسرے نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے وَنُنْزِلُ۔ اور
باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یہاں مکیؒ اپنے قاعدہ کے خلاف اہل
تشدید کے ساتھ ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
وَنَا (بِجَانِبِہٖ) کو ابن ذکوانؒ الف کی تقدیم اور ہمزہ کی تاخیر یعنی
نون مفتوحہ پھر الف سے بمد واجب وَنَاءَ (از نَاءَ یَنُوْءُ) اور باقی نون کے بعد
ہمزہ مفتوحہ۔ اور پھر الف سے (از نَاٰی یَنْاٰی) مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے
حمزہؒ کے لئے وقفاً وَنَا میں تسہیل۔ اور یَءُوْسًا میں تسہیل اور ایک مرجوح قول پر
ہمزہ کا حذف اور دونوں میں ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ (امالہ)
عَسٰی اور اَهْدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ وَنَا میں خلفؒ وکسائیؒ نون اور ہمزہ کا۔ ابوبکرؒ اور خلادؒ صرف ہمزہ کا امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) سوسیؒ کے لئے وَنَا میں صرف فتح ماخوذ
جلد ا ص ۲۲۵
ہے۔ ع

۹ ع ۹

(ک) مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ۔ شِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) عَلَیْكَ
كَبِیْرًا۔ كَبِیْرًا۔ ظَهِیْرًا۔ تُفَجِّرَ۔ فَتُفَجِّرَ۔ اور تَفْجِیْرًا میں ورشؒ
کی ترقیق۔ یَاْتُوْا۔ لَا یَاْتُوْنَ۔ نُّؤْمِنَ (میں دو جگہ) اور تَاْتِیَ میں ورشؒ
وسوسیؒ کا ابدال۔ الْقُرْءَانِ میں (دو جگہ) مکیؒ کی نقل جلی ہے۔ (تنبیہ) تَكُوْنَ
لَكَ وغیرہ میں ادغام منع ہے۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ

اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) نُّؤمِنَ لَكَ
(حَتّٰی) تَفْجُرَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تاءِ فوقانیہ کے ضمہ فا کے
فتح اور جیم کی تشدید وکسرہ سے تُفَجِّرَ اور کوفیؒ تا کے فتح۔ فا کے اسکان اور جیم
کی تخفیف وضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اور فَتُفَجِّرَ میں تا کے ضمہ فا کے فتح اور جیم کی تشدید
وکسرہ پر اجماع ہے۔ (ک) تَفْجُرَ لَنَا
كِسَفًا کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے اسکان سے كِسْفًا اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ السَّمَآءَ میں ہشامؒ وحمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک)۔۔
نُّؤمِنَ لِرُقِيِّكَ۔ حَتّٰی تُنَزِّلَ کو بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے
تُنْزِلَ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یہاں بھی مکیؒ اپنے قاعدہ
کے خلاف اہل تشدید کے ساتھ ہیں۔ نَّقْرَؤُهٗ میں حمزہؒ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔
قُلْ (سُبْحَانَ) کو مکیؒ اور شامیؒ قاف کے فتح الف کے اثبات اور
لام کے فتح سے قَالَ (ماضی) اور باقی قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے (امر) پڑھتے
ہیں۔ مکی اور شامی مصاحف میں قَالَ بالف اور باقی مصاحف میں قُلْ بحذف الف
مرسوم تھا (امالہ) لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ۔ فَاَبٰی اور رَتَوَفّٰی میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۰
يُؤْمِنُوٓا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اِذْ جَآءَهُمُ میں بصریؒ وہشامؒ کا
ادغام۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ خَبِيْرًا۔ بَصِيْرًا۔ سَعِيْرًا
اور تَادِرٌ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور فَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان
ھا جلی ہے۔ الْمُهْتَدِ میں مدنیؒ اور بصریؒ وصلاً اثبات یا۔ مَاْوٰىهُمْ میں

سوسیؒ ابدال اور خبت زدنھم میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
اءذا کنا عظاما ورفاتا اءنا میں مدنیؒ اور کسائیؒ پہلے کو استفہام اور
دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے اور باقی دونوں کو
استفہام سے پڑھتے ہیں۔ اور استفہام میں حسب قاعدہ قالونؒ و بصریؒ ادخال
و تسہیل۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ (ک) وجعل
لھم۔ اور خزائن رحمۃ۔ ربی اذا [جلد ا ص ۱۷۹] کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے
ہیں۔ الانفاق میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں۔ (امالہ)
جاءھم میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ الھدی۔ کفی۔ ماوٰھم۔ اور فابی
(الظلمون) میں بشرط وقف حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل
کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۱

فسئل کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت سین پر نقل کرکے ہمزہ کے حذف سے فسل
اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اذ جاءھم
میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) فقال لہ۔ اور قال لقد
(لقد) علمت کو کسائیؒ تاء متکلم مضمومہ سے (لقد) علمتُ
اور باقی تاء خطاب مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ھؤلاء الا کو قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اولیٰ
کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ
کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ بصائر میں حمزہؒ
وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ الاخرۃ۔ مبشرا۔ ونذیرا۔
یخرون۔ ویخرون اور تکبیرا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

(ک) الْاٰخِرَةُ جِئْنَا۔ جِئْنَا میں سوسیؒ کا ابدال۔ وَقُرْءَانًا میں مکیؒ کی نقل۔ اور لَا تُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (ک) الْعِلْمَ مِنْ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے (تنبیہ) وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ میں ادغام منع ہے۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ۔ اور اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کو حرمیؒ بصریؒ شامیؒ اور کسائیؒ لام اور واو کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا سب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ بِصَلَاتِكَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ (امالہ) مُوْسٰى۔ يٰمُوْسٰى اور الْحُسْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَهُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ اور يُتْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۱۲ ۱۲

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ رَبِّیَ اِذًا میں مدنیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ دو ہیں۔ اَخَّرْتَنِیْ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں۔ اور الْمُهْتَدِیْ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر چونتیس ۳۴ ہیں (مثلین و متقاربین کے ۱۷-۱۷) اور صغیر جائز مختلف فیہ آٹھ ہیں۔

(المرسوم) الْاَقْصَا بالف کِلْتَاهُمَا باجماع مصاحف یا کے حذف سے بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں الف کے بغیر وَيَدْعُ (الْاِنْسَانُ) بحذف واو طٰغِیَةً بحذف الف۔ اور (قُلْ) سُبْحَانَ اکثر مصاحف میں باثبات الف مرسوم تھا۔

سُورۃ کہف

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی ۱۰۵۔ شامی ۱۰۶ کوفی ۱۱۰۔ اور بصری ۱۱۱ ہیں۔

ایک سو ایک جگہ اجماع اور گیارہ جگہ اختلاف ہے[1] ۱ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى پر غیر شامی ۲ مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ پر مدنی اخیر ۳ ذٰلِكَ غَدًا پر غیر مدنی اخیر ۴ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا اور ۵ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا پر مدنی اخیر۔ عراقی اور شامی ۶ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا پر مدنی اول مکی اور عراقی ۷ فَاَتْبَعَ سَبَبًا اور ۸-۹ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا پر دونوں جگہ عراقی ۱۰ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا پر مدنی اول۔ مکی۔ بصری اور شامی اور ۱۱ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا پر عراقی اور شامی آیت ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سے عِوَجًا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چھیالیس[2] ۴۶ ہیں۔ قالونؒ بارہ ۱۲۔ عاصمؒ چھ ۶۔ کسائیؒ چھ ۶۔ بصریؒ چار ۴۔ شامیؒ دو ۲۔ خلادؒ ایک ۱۔ ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲) مکیؒ چھ ۶ اور خلفؒ ایک ۱

---

[1] ان اختلافی مقامات میں سے مدنی اول۔ مدنی اخیر اور مکی چار چار ۴۔ شامی پانچ ۵۔ کوفی نو ۹۔ اور بصری دس ۱۰ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۱۲ قالونؒ کے لئے قطع میں الرَّجِيْم کی وجوہ خمسہ اور پھر وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ شامیؒ کو دونوں وجوہ میں اور خلادؒ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چھ اور ترک پر دوریؒ کی طرح دو وجوہ پھر مکیؒ کے لئے صلائے کنایہ کے صلہ پر قالونؒ کی طرح چھ وجوہ۔ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل کی ایک وجہ پڑھو۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ یہاں ضربی وجوہ بھی ۴۶ ہیں۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عِوَجًا کے الف مبدلہ از تنوین پر حفصؒ وصلاً انقطاع نفس کے بغیر سکتہ لطیفہ۔ اور باقی قراء نون تنوین کا اخفا کرتے ہیں۔ وقف باجماع جائز ہے۔ لِيُنْذِرَ۔ وَيُبَشِّرَ اور وَيُنْذِرَ میں ورشؒ کی ترقیق۔ اور بَأْسًا میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

مِنْ لَّدُنْهُ کو ابوبکرؒ دال کے اسکان مع اشمام[1] بالشفتین۔ نون و ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے مِنْ لَّدْنِهٖ اور باقی دال و ھا کے ضمہ اور نون کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔ مکیؒ حسب قاعدہ صلہ بواو کرتے ہیں۔

وَيُبَشِّرَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان اور شین کی تخفیف و ضمہ سے وَيَبْشُرَ اور باقی یا کے ضمہ باء موحدہ کے فتح اور شین کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور لَمْ يُؤْمِنُوْا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ لِاٰبَآئِهِمْ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور ابدال بیاء مفتوحہ پر دوسرے ہمزہ کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں۔ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (ک) الْكَهْفِ فَقَالُوْا وَهَيِّئْ ابدال سے مستثنٰی ہے (امالہ) اٰثَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَوَى (الْفِتْيَةُ) میں بشرط وقف اور اَحْصٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ

---

[1] علامہ دانیؒ۔ امام ابو محمد مکیؒ اور علامہ فاسیؒ کہتے ہیں کہ "یہ اشمام دال ساکنہ کے نطق کے بعد ہوتا ہے" اور جعبریؒ کہتے ہیں "دال ساکنہ کے نطق کے ساتھ ہوتا ہے" اشمام کا مقصد وہ ہی ہے جو وقف میں ہوتا ہے یعنی صوت کے بغیر اشارہ۔ ابوبکرؒ کے لئے یہاں یہی ایک وجہ صحیح ہے۔ اسکان محض نہیں پڑھ سکتے۔ ۱۲

ع ۱ ۱۳ بخلاف تقلیل۔ اور اِذَا نْھُمْ میں کسائی کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک)، نَحْنُ نَقُصُّ۔ یَاتُوْنَ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اَظْلَمُ اور طَلَعَتْ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ۔ فَاْوٗا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ ورشؒ کے نزدیک ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ یَنْشُرْلَکُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَیُھَیِّئْ جلد ا صا ۱۹۱ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔

مِرْفَقًا کو مدنیؒ اور شامیؒ میم کے فتح را کی تفخیم اور فا کے کسرہ سے مَرْفِقًا اور باقی میم کے کسرہ را کی ترقیق۔ اور فا کے فتح سے۔

تَزٰوَرُ جلد ا ص ۲۴۵ کو شامیؒ زا کے اسکان وتخفیف اور را کی تشدید سے تَزْوَرُّ حرمیؒ اور بصریؒ زا کی تشدید وفتح۔ اس کے بعد اثبات الف اور را کی تخفیف سے۔۔ تَزَّاوَرُ اور کوفیؒ بھی اسی طرح مگر زا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ فَھُوَ میں قالونؒ بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ اَلْمُھْتَدِیْ میں مدنیؒ اور بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (امالہ) اٰلِھَتًہٗ میں کسائیؒ۔۔۔ اِفْتَرٰی اور وَتَرَی (الشَّمْسَ) میں بشرط وقف بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ

ع ۲ ۱۴ امالہ ورشؒ تقلیل اور مؤخر الذکر میں وصلاً سوسیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَتَحْسَبُھُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے ذِرَاعَیْہِ۔ وَلَایُشْعِرَنَّ۔ مِرَآءً اور ظَاھِرًا میں ترقیق۔ اور اطَّلَعْتَ میں تغلیظ۔ عَلَیْھِمْ میں (چار جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ فِرَارًا میں تفخیم پر اجماع ہے۔

وَلَمُلِئْتَ کو حرمیؒ دوسرے لام کی تشدید سے وَلَمُلِّئْتَ
اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ سوسیؒ کے لئے ابدال جلی ہے۔
رُعُبًا کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے رُعُبًا اور باقی اسکان سے
پڑھتے ہیں۔ لَبِثْتُمْ میں (دو جگہ) بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا
بِوَرِقِکُمْ کو بصریؒ۔ ابو بکرؒ اور حمزہؒ را کے اسکان اور تفخیم سے
بِوَرْقِکُمْ اور باقی را کے کسرہ اور ترقیق سے پڑھتے ہیں (تنبیہ)
بِوَرْقِکُمْ میں ادغام ممنوع ہے۔ فَلْيَاْتِكُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔
اِذًا اَبَدًا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ
ظاہر ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِهِمْ۔ رَبِّیْٓ (اَعْلَمُ) کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ
مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ (امالہ) اَزْكٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) فَلَا تُمَارِ میں چونکہ را متطرفہ
نہیں بلکہ متوسطہ ہے لہٰذا اس میں کسی کے لئے امالہ نہیں ہوتا۔ کسائیؒ کے دوریؒ کے ۳ع
لئے بھی ہمارے طرق سے صرف عدم امالہ ماخوذ ہے۔ ع ۱۵
لِشَایْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ
کا سکتہ ظاہر ہے۔ یہاں لفظ شَیْءٍ میں شین کے بعد (قدیم اصطلاح کے مطابق)
الف زائدہ[1] لکھا ہوا ہے جس کا قراءت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور تلفظ میں اس کا

[1] بعض قدیم قبائل کے آدمیوں کی عادت تھی کہ شَیْءٍ سے ممتاز کرنے کے لئے شَیْءٍ میں الف زائدہ لکھتے تھے۔ انہیں لوگوں کی اصطلاح پر یہاں الف زائدہ لکھا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ "حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے قرآن میں یہ کلمہ سب جگہ بالف مرسوم تھا" ۱۲

اثبات شدید لحن ہے۔ اَنْ یَّهْدِیَنِ ی میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً۔ اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لِاَقْرَبَ مِنْ اور وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ میں ادغام ممنوع ہے۔

(ثَلٰثَ) مِائَةٍ (سِنِیْنَ) کو حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر مِائَةِ (سِنِیْنَ) (باضافت) اور باقی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ وَالْاَرْضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ اور وَاَسْمِعْ میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔

وَلَا یُشْرِكُ کو شامیؒ تاءِ خطاب اور کاف کے جزم سے وَلَا تُشْرِكْ (نہی)، اور باقی یاءِ غیب اور کاف کے رفع سے (مضارع منفی) پڑھتے ہیں (گ) لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ

بِالْغَدٰوةِ کو شامیؒ غین کے ضمہ۔ دال کے اسکان اور اس کے بعد واو مفتوحہ سے الف کے بغیر بِالْغُدْوَةِ اور باقی غین و دال کے فتح اور دال کے بعد الف کے اثبات سے واو کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالواو ہے۔ (ک) تُرِیْدُ زِیْنَةَ۔ فَلْیُؤْمِنْ اور بِئْسَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا۔ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ کو بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کے ضمہ سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَسَاوِرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ الْاَرَآئِكِ میں حمزہؒ وقفاً نقل اور سکتہ کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) عسٰی اور ھٰوٰىہُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

اور بصریؒ تقلیل اور شآءَ میں (دو جگہ) ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع ۱۶
اُكُلَهَا کو حرمیؒ اور بصریؒ کاف کے اسکان سے اُكْلَهَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

ثَمَرٌ اور بِثَمَرِهٖ کو حرمیؒ، شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ثا اور میم کے ضمہ سے ثُمُرٌ اور بِثُمُرِهٖ بصریؒ ثا کے ضمہ اور میم کے اسکان سے ثُمْرٌ اور بِثُمْرِهٖ اور عاصمؒ ثاء و میم کے فتح سے پڑھتے ہیں (ک) فَقَالَ لِّصَاحِبِهٖ وَهُوَ میں (تین جگہ) اور وَهِيَ میں قالونؒ، بصریؒ اور کسائیؒ کا اسکان ھا۔

يُحَاوِرُهٗ (میں دو جگہ) خَيْرًا (میں دو جگہ) مُنْتَصِرًا۔ خَيْرٌ۔ اور وَخَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ اَنَا اَكْثَرُ) اور اَنَا اَقَلَّ) کو مدنیؒ الف کے اثبات سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

(خَيْرًا) مِّنْهَا کو حرمیؒ اور شامیؒ ھا کے ضمہ اور اس کے بعد میم مفتوحہ زیادہ کرکے مِنْهُمَا (ضمیر تثنیہ سے) اور باقی ھا کے فتح سے میم کے بغیر (ضمیر واحد مؤنث سے) پڑھتے ہیں۔ حجاز و شام کے مصاحف میں میم کے اثبات سے اور باقی مصاحف میں میم کے بغیر مرسوم تھا۔ (ک) قَالَ لَهٗ۔ خَلَقَكَ میں ادغام منع ہے

لٰكِنَّا کو شامیؒ حالین میں الف کے اثبات سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بِرَبِّيْ (اَحَدًا) میں (دو جگہ) اور رَبِّيْ (اَنْ) میں حرمیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِذْ دَخَلْتَ میں بصریؒ، شامیؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) جَنَّتَكَ قُلْتَ۔ اِنْ تَرَنِ میں قالونؒ و بصریؒ وصلاً

اور مکیؒ حالین ہیں۔ اور اَنْ یُّؤْتِیَنِ یٔ میں مدنیؒ وبصریؒ وصلًا اور مکیؒ حالین میں
اثبات یا کرتے ہیں۔ یُّؤْتِیَنِ یٔ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور طَلَبًا میں ورشؒ
کی تغلیظ جلی ہے

وَلَمْ تَكُنْ (لَّهٗ) کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر سے وَلَمْ يَكُنْ
اور باقی تاءِ تانیث سے

الْوَلَايَةُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے کسرہ سے الْوِلَايَةُ اور باقی
فتح سے

لِلّٰهِ الْحَقِّ کو بصریؒ اور کسائیؒ (الْوَلَايَةُ کی صفت یا ضمیر کی خبر
مان کر) قاف کے رفع سے لِلّٰهِ الْحَقُّ اور باقی (اسم جلالہ کی صفت قرار دے
کر) خفض سے

عُقْبًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ سے عُقُبًا
اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں (امالہ) سَوّٰىكَ اور فَعَسٰى میں حمزہؒ اور
کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے
ہیں۔ ہمارے طرق سے كِلْتَا میں امالہ نہیں ہے۔ ع ۵ ۱۷

الرِّيٰحُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے اسکان سے الف کے بغیر الرِّيْحُ
(بافراد) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم
الف میں اختلاف تھا۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلًا خلادؒ کا بخلاف
اور خلفؒ کا سکتہ۔ مُقْتَدِرًا۔ خَيْرٌ۔ وَخَيْرٌ۔ نُسَيِّرُ۔ لَا يُغَادِرُ۔
صَغِيْرَةً۔ وَّلَا كَبِيْرَةً اور حَاضِرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور وَخَيْرٌ

اَمَلاً میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے
نُسَیِّرُ الْجِبَالَ میں مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ فعل کو تاءِ تانیث کے ضمہ
اور یاءِ تحتانیہ کی تشدید و فتح سے (مجہول) اور اسم کو لام کے رفع سے (نائب فاعل)
تُسَیَّرُ الْجِبَالُ اور باقی فعل کو نونِ عظمت کے ضمہ اور یا کی تشدید و کسرہ سے
(معروف) اور اسم کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا میں بصریؒ۔
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور سوسیؒ ابدال اور بَلْ زَّعَمْتُمْ میں ہشامؒ و کسائیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ (ک) نَّجْعَلَ لَّکُمْ (امالہ) الدُّنْیَا میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَتَرَی (الْاَرْضَ) اور فَتَرَی (الْمُجْرِمِیْنَ)
میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَرَّةٍ میں کسائیؒ
بخلاف اور اَحْصٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ع ۶ ۱۸
(ک) اَمْرِ رَبِّهٖ۔ بِئْسَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
(وَیَوْمَ) یَقُوْلُ کو حمزہؒ نونِ عظمت سے نَقُوْلُ اور باقی یاءِ
غیب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یَقُوْلُ نَادُوْا میں ادغام نہیں ہو سکتا کیونکہ
لام کا نون میں ادغام مروی نہیں۔ (امالہ) وَرَاَ (الْمُجْرِمُوْنَ) میں وصلاً ابو بکرؒ
و حمزہؒ را کا۔ اور وقفاً بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور
ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۹
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام۔ الْقُرْءَانِ
میں مکیؒ کی نقل۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور
خلفؒ کا سکتہ۔ یُّؤْمِنُوْا۔ تَاْتِیَهُمْ اور یَاْتِیَهُمْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال

اور اِذْ جَآءَ هُمُ میں بصریؒ و ہشامؒ کا ادغام۔ وَيَسْتَغْفِرُوْا۔ اُنْذِرُوْا
اور ذُكِّرَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

قُبُلًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ قاف کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح
سے قِبَلًا اور کوفیؒ دونوں کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا
هُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے هُزُؤًا
حمزہؒ وصلاً زا کے اسکان اور ہمزہ سے هُزْؤًا۔ اور وقفاً نقل و ابدال سے۔۔
هُزًا اور هُزُوًا۔ اور حفصؒ زا کے ضمہ اور واو سے پڑھتے ہیں۔ اَظْلَمُ اور
ظَلَمُوْا میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ۔ اِذًا اَبَدًا میں
ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔
يُؤَاخِذُهُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ مد بدل جائز نہیں۔
(ک) لَعَجَّلَ لَهُمُ اور الْعَذَابَ بَلْ۔ مَوْئِلًا میں حمزہؒ وقفاً نقل نیز
ہمزہ کو واو سے بدل کر اس میں واو ساکنہ کا ادغام کرتے ہیں۔ یا سے ابدال صحیح نہیں۔
(تنبیہ) رُواۃِ ورشؒ نے مَوْئِلًا کو حرف لین کے مد سے باجماع طرق مستثنیٰ کیا ہے۔

لِمُهْلَكِهِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ میم کے ضمہ
اور دوسرے لام کے فتح سے لِمُهْلَكِهِمْ ابوبکرؒ میم و لام دونوں
کے فتح سے لِمَهْلَكِهِمْ اور حفصؒ میم کے فتح اور لام کے کسرہ سے پڑھتے
ہیں۔ (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔۔
الْهُدٰى میں (دو جگہ) حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰذَانِهِمْ
میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ الرَّحْمَةِ میں کسائیؒ۔ اور الْقُرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ

ع ۸ ۲۰

اور کسائی امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع

(ک) لَآ اَبْرَحُ حَتّٰی۔ اور فَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ۔ اور قَالَ لِفَتٰىهُ۔ غَدَآءَنَا میں حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ اَرَاَیْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔

وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ھاء کنایہ کے کسرہ سے اَنْسٰنِیْهِ اور حفصؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں اور مکیؒ حسب قاعدہ صلہ بیا کرتے ہیں۔ (ک) وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ۔ مَاكُنَّا نَبْغِ ی میں مدنیؒ و بصریؒ اور کسائیؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں (ک) قَالَ لَہٗ۔ اَنْ تُعَلِّمَنِ ی۔ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔

(مِمَّا عُلِّمْتَ) رُشْدًا کو بصریؒ را اور شین دونوں کے فتح[1] سے رَشَدًا اور باقی را کے ضمہ اور شین کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔

---

[1] امام ابو عمروؒ سے کسی نے رُشْدٌ اور رَشَدٌ کا فرق دریافت کیا تو امام ممدوح نے فرمایا۔ رُشْدٌ بضمہ را و اسکان شین کے معنیٰ صلاح اور رَشَدٌ بالفتحتین کے معنیٰ علم ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے حصول علم کی درخواست کی تھی نہ کہ اصلاح حال کی۔" محققؒ اس کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ" امام ابو عمروؒ کا یہ ارشاد حسن معنوی کی بدرجہ غایت رعایت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا میں را کے ضمہ اور شین کے اسکان پر اجماع ہے۔ کیونکہ وہاں صلاحیت مراد ہے۔ اور اس سورۃ کے پہلے دونوں کلمات مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ اور مِنْ هٰذَا رَشَدًا میں فتح پر اجماع ہے کیونکہ یہاں علم مراد ہے۔" امام موصوف کے سوا دیگر علماء لغت و عربیت دونوں کو بُخْلٌ اور بَخَلٌ کے مانند ہم معنیٰ کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مَعِیَ (صَبْرًا) کی یا کو حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ تَصْبِرُ اور صَابِرًا میں بلا خلاف اور ذِکْرًا میں بخلاف ورش کی ترقیق جلی ہے۔ سَتَجِدُنِیَ (اِنْ) کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں۔

فَلَا تَسْئَلَنِّیْ کو مدنی اور شامی لام کے فتح اور نون کی تشدید سے باثبات یا فَلَا تَسْئَلَنِّیْ نیز ابن ذکوان بوجہ ثانی یا کے حذف[1] سے فَلَا تَسْئَلَنِّ اور باقی لام کے اسکان اور نون کی تخفیف سے باثبات یا پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف یا سے ہے۔ اسی وجہ سے جمہور ائمہ قرآت اسکو زائدہ نہیں کہتے۔ شَیْءٍ میں ورش کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔ (امالہ) مُوْسٰی میں (دو جگہ) حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ لِفَتٰىہُ میں (دو جگہ) حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔۔۔۔۔۔

اَنْسٰنِیْہُ میں کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ اٰثَارِ ھِمَا میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل اور شَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ٩ ٢١

---

[1] علامہ دانی نے تیسیر میں ابن ذکوان کے لئے حذف بخلاف بتایا ہے۔ اور جامع البیان میں کہتے ہیں "میں نے امام ابوالحسن سے بطریق ابن اخرم اثبات بخلاف۔ اور امام ابوالقاسم فارسی سے بطریق نقاش و اخفش۔ اور شیخ ابوالفتح سے ان کے طرق پر صرف اثبات پڑھا ہے۔" نیز فرماتے ہیں "اخفش نے اپنی کتاب عام میں صرف اثبات اور کتاب خاص میں فقط حذف بیان کیا ہے۔" زید بن علی بطریق رملی صوری سے صرف حذف روایت کرتے ہیں۔ احمد بن انس۔ اسحاق بن داؤد اور مضر بن محمد کی ابن ذکوان سے یہی روایت ہے۔ اور باقی تمام رُوات اثبات روایت کرتے ہیں۔ مبہج اور عنوان میں صرف اثبات مروی ہے۔ مہدوی نے ہدایہ میں حالین میں حذف اور فقط وصلاً اثبات بتایا ہے۔ سبط الخیاط تبصرہ میں کہتے ہیں "تمام قراء حالین میں اثبات کرتے ہیں۔ اور ابن ذکوان سے حالین میں حذف بھی مروی ہے۔ مگر ان کے لئے بھی اثبات زیادہ مشہور ہے۔" کافی۔ تلخیص اور شاطبیہ وغیرہ میں دونوں وجوہ درج ہیں۔ محقق کہتے ہیں "ابن ذکوان کے لئے نصًّا اور اداءً دونوں صحیح ہیں۔" واللہ اعلم ۱۲

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا میں حمزہؒ اور کسائیؒ فعل کو یاء غیب اور اس کے اور را کے بھی فتح سے اور اسم کو لام کے رفع سے **لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا** اور باقی فعل کو تاء خطاب کے ضمہ اور را کے کسرہ سے اور اسم کو لام کے نصب سے پڑھتے ہیں **فَانْطَلَقَا** میں (تین جگہ) ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ **لَقَدْ جِئْتَ** میں (دو جگہ) بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (تنبیہ) **جِئْتَ شَيْـًٔا** میں ادغام منع ہے۔ **شَيْـًٔا** میں (دو جگہ) اور **شَيْءٍ** میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ **شَيْـًٔا اِمْرًا** اور **عَنْ اَمْرِيْ** میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ اور **اِمْرًا** میں ورشؒ کی بخلاف ترقیق جلی ہے۔ **مَعِيَ** (**صَبْرًا**) میں (دو جگہ) حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک)، **قَالَ لَا** - **لَا تُؤَاخِذْنِيْ** میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ مد بدل نہیں ہوتا۔

زَكِيَّةً کو حرمیؒ اور بصریؒ زا کے بعد الف کے اثبات اور یا کی تخفیف سے **زَاكِيَةً** اور باقی الف کے حذف اور یا کی تشدید سے پڑھتے ہیں رسم بحذف الف[1] ہے۔

نُكْرًا کو مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ابوبکرؒ کاف کے ضمہ سے **نُكُرًا** اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

مِنْ لَّدُنِّيْ کو ابوبکرؒ دال کے اسکان مع اشمام بالشفتین اور نون

جزء بعثنا زدهم

---

[1] مگر یزیدیؒ کہتے ہیں کہ "مصاحف حجاز میں زَاكِيَةً بالف مرسوم تھا" اور قالونؒ امام نافعؒ سے بحذف الف روایت کرتے ہیں اسی پر عمل ہے۔ ۱۲

کی تخفیف سے مِن لَّدُنِی نیز ضمہ دال کے اختلاس[1] اور نون کی تخفیف سے۔ مدنیؒ دال کے ضمہ کاملہ اور نون کی تخفیف سے مِن لَّدُنِی اور باقی دال کے ضمہ کاملہ اور نون کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ فَاَقَامَهٗ میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (ک)، قَالَ لَوْ۔ شِئْتَ میں سوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔

لَتَخِذْتَ کو مکیؒ اور بصریؒ ہمزۂ وصلیہ کے حذف اور تا کی تخفیف اور خا کے کسرہ سے اور باقی لام کے بعد فی الحقیقۃ ہمزۂ وصلیہ کے اثبات اور درج کلام میں لفظاً اس کے حذف اور تا کی تشدید اور خا کے فتح سے۔ مکیؒ اور حفصؒ اظہار سے اور باقی ادغام سے۔ یعنی ۱؎ مکیؒ ہمزۂ وصلیہ کے بغیر۔ تا کی تخفیف خا کے کسرہ اور ذال کے اظہار سے لَتَخِذْتَ[2] ۲؎ بصریؒ بھی اسی طرح مگر ذال کے ادغام سے لَتَخِذتَّ ۳؎ حفصؒ لام کے بعد ہمزہ وصلیہ کے اثبات۔ تا کی تشدید۔ خا کے فتح اور ذال کے اظہار سے ۴؎ اور باقی بھی اسی طرح مگر ذال کے ادغام سے لَتَّخَذتَّ پڑھتے ہیں۔ دو قراءتیں ہونے کی وجہ سے الف وصل باجماعِ مصاحف مرسوم نہ تھا۔ فِرَاقُ میں تفخیم را پر اجماع ہے۔ بِتَاْوِیْلِ۔ یَّاْخُذُ۔ مُؤْمِنَیْنِ اور تَاْوِیْلُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔

---

[1] تیسیر و شاطبیہ میں اختلاس بیان نہیں کیا گیا۔ البتہ علامہ دانیؒ نے جامع البیان و مفردات میں نیز ابن سوارؒ۔ حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ۔ اور ھذلیؒ وغیرہ نے اختلاس روایت کیا ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "ابو بکرؒ کے لئے یہاں دونوں وجوہ صحیح ہیں اور شروع سورۃ میں مِن لَّدُنْهُ کے اندر ھاءِ کنایہ کے صلہ کی وجہ سے صرف اشمام منقول ہے" سیدؒ کہتے ہیں "اختلاس قوی و صحیح اور متعدد ائمہ کا مذہب ہے" البناءؒ کہتے ہیں "ائمہ کی ایک کثیر جماعت اختلاس کی جانب گئی ہے" واللہ اعلم۔ (یہ اختلاس بمعنی ردم ہے اور فقط بطریق طیبہ ہے۔ ط)۔ ۱۲

[2] مکیؒ اور بصریؒ تَخِذَ یَتْخَذُ از سَمِعَ یَسْمَعُ اور باقی باب افتعال سے پڑھتے ہیں۔ ۱۲

اَنْ یُّبْدِلَهُمَا کو مدنی اور بصری باءِ موحدہ کے فتح اور دال کی
تشدید سے اَنْ یُّبَدِّلَهُمَا اور باقی با کے اسکان اور دال کی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ خَیْرًا میں ورش کی ترقیق جلی ہے۔

رُحْمًا کو شامی حا کے ضمہ سے رُحُمًا اور باقی اسکان سے
پڑھتے ہیں ع ۱۰ ۱

فَاَتْبَعَ اور ثُمَّ اَتْبَعَ کو (دو جگہ) حرمی اور بصری ہمزۂ وصلیہ
سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا) اور تا کی تشدید و فتح سے فَاتَّبَعَ
اور ثُمَّ اتَّبَعَ اور باقی ہمزۂ قطعیہ کے فتح اور تا کے اسکان و تخفیف سے پڑھتے
ہیں۔ ذِکْرًا اور سِتْرًا میں ورش کی ترقیق بخلاف۔ شَیْءٍ میں ورش
کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ جلی ہے۔

حَمِئَةٍ کو شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی حا کے بعد الف کے اثبات
اور میم کے بعد ہمزہ کے بجائے یاءِ مفتوحہ سے حَامِیَةٍ اور باقی الف کے
بغیر اور میم کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمَ میں ورش کی تغلیظ
ظاہر ہے۔

نُکْرًا کو مدنی۔ ابن ذکوان اور ابوبکر کاف کے ضمہ سے نُکُرًا
اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

(فَلَهٗ) جَزَآءً الْحُسْنٰی کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور
ابوبکر ہمزہ کے رفع سے تنوین کے بغیر جَزَآءُ الْحُسْنٰی اور باقی تنوین
اور نصب سے (وصلاً نون تنوین کو حرکت کسرہ دیکر) پڑھتے ہیں۔ حجازی اور شامی

مصاحف میں ہمزہ بے صورت اور عراقی مصاحف میں بصورت واو مرسوم تھا (ک)
وَسَنَقُولُ لَهٗ۔ اور تَطَّلِعُ عَلَىٰ
(بَيْنَ) السَّدَّيْنِ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
سین کے ضمہ سے (بَيْنَ) السُّدَّيْنِ اور باقی فتح سے۔
يَفْقَهُونَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ اور قاف کے
کسرہ سے يُفْقِهُونَ اور باقی دونوں کے فتح سے
يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ الف سے يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ اور عاصمؒ دونوں کو ہمزہ
ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ فَهَلْ نَجْعَلُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک)
نَجْعَلُ لَّكَ
خَرْجًا کو حمزہؒ اور کسائیؒ را کے فتح اور الف کے اثبات سے خَرَاجًا
اور باقی را کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم الف میں اختلاف تھا۔
سَدًّا کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کے ضمہ سے سُدًّا اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔
مَا مَكَّنِّي کو مکیؒ دو نون مخففہ۔ پہلے مفتوحہ اور دوسرے مکسورہ
سے مَكَّنَنِي اور باقی ایک نون مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ مصحف
مکہ میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم تھا۔ خَيْرٌ میں ورشؒ کی..
ترقیق جلی ہے۔
رَدْمًا ۝ اٰتُونِي[1] کو ابوبکرؒ وصلاً نون تنوین کے کسرہ اور ہمزہ

[1] ... آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

ساکنہ سے رَدۡمًا ۙ اِئۡتُوۡنِیۡ اور بحالت ابتداء ہمزۂ وصلیہ مکسورہ اور
یاء ساکنہ (مبدلہ از ہمزہ) سے اِیۡتُوۡنِیۡ اور باقی حالین میں ہمزہ قطعیہ کے فتح
اور الف سے پڑھتے ہیں۔ ورشؒ کی نقل اور مد بدل۔ اور خلفؒ کا بخلاف سکتہ جلی
ہے۔ رسم باجماع مصاحف یا کے بغیر ہے۔

(بَیۡنَ) الصَّدَفَیۡنِ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ (بلغت قریش)
صاد اور دال دونوں کے ضمہ سے (بَیۡنَ) الصُّدُفَیۡنِ۔ ابو بکرؒ
صاد کے ضمہ اور دال کے اسکان سے (بَیۡنَ) الصُّدۡفَیۡنِ اور باقی
(بلغت حجاز) دونوں کے فتح سے

قَالَ اٰتُوۡنِیۡ کو ابو بکرؒ بخلاف[1] اور حمزہؒ وصلاً لام کے بعد ہمزہ ساکنہ
سے قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ اور بصورت ابتداء ہمزۂ وصلیہ مکسورہ اور یاء ساکنہ
(مبدلہ از ہمزہ) سے اِیۡتُوۡنِیۡ اور باقی حالین میں ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور الف

[1] ابو حمدونؒ اور ذہلیؒ یحییٰؒ سے اور علیمیؒ ابو بکرؒ سے وصلاً رَدۡمًا ۙ اِئۡتُوۡنِیۡ اور قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بہمزہ ساکنہ۔ اور بحالت ابتداء دونوں کو ہمزہ وصلیہ مکسورہ اور یاء ساکنہ سے روایت کرتے ہیں علامہ دانیؒ نے شیخ ابو الفتحؒ سے (بطریق عبد الباقی از ابن الخلیعؒ از ابو بکر اطروشیؒ از علیمیؒ) اسی طرح پڑھا ہے اور مفردات میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ عنوان میں بھی یہی مروی ہے۔ اور ابو بکر صریفینیؒ یحییٰؒ سے... دونوں کو دیگر قراء کے مانند ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اور الف سے روایت کرتے ہیں۔ تمام اہل عراق کی یہی.. روایت ہے۔ اور تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ بھی یہی ہے۔ خلفؒ یحییٰؒ سے۔ اعشیؒ۔ برجمیؒ اور ہارون بن حاتمؒ وغیرہ ابو بکرؒ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ بعض ائمہ پہلے کلمہ کو بوجہین اور دوسرے کو صرف ہمزہ قطعیہ سے بیان کرتے ہیں۔ تذکرہ میں اسی طرح ہے اور علامہ دانیؒ نے امام ابو الحسنؒ سے اسی طرح پڑھا ہے۔ اور بعض نے پہلے کو صرف ہمزہ وصلیہ سے اور دوسرے کو بوجہین بیان کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے تیسیر میں اور علامہ شاطبیؒ نے قصیدے میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ ہمارے شیوخ کے یہاں یہی ماخوذ و معمول ہے۔ اور بعض ائمہ نے دونوں جگہ علی الاطلاق دونوں وجوہ بیان کی ہیں۔ کافی وغیرہ میں یہی منقول ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "اول صواب ہے" واللہ اعلم۔ ۱۲

سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابو بکرؒ کی دوسری وجہ ہے۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے۔ رسم یہاں
بھی یا کے بغیر ہے۔ قِطۡرًا میں تفخیم را پر اجماع ہے۔
(فَمَا) اسۡطَاعُوۡا کو حمزہؒ تا کا طا میںا ادغام کرکے (یعنی سین ساکنہ کے
اظہار کے ساتھ طا کی تشدید سے) فَمَا اسۡطَّاعُوۡا اور باقی تا کو حذف
کرکے طاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ اور وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا میں تا کے اظہار پر
اجماع ہے۔

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ کاف کی تنوین سے ہمزہ
کے بغیر دَكًّا اور کوفیؒ کاف مفتوحہ کے بعد الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے
(بلا تنوین) بمد واجب پڑھتے ہیں۔ وقفاً حمزہؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں (امالہ)
الۡحُسۡنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ سَاوٰى
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور
لِّلۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

مِنۡ دُوۡنِيۡ کی یا کو مدنیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَوۡلِيَآءَ میں
وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں۔ اَوۡلِيَآءَ اِنَّا میں حرمیؒ وبصریؒ
وصلاً ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا۔ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ

---

[1] یہ اصل میں فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا تھا۔ امام حمزہؒ تا کا طا میں ادغام اور باقی تا کو حذف کرتے ہیں کیونکہ مصاحف عثمانیہ میں تا مرسوم نہ تھی سین کا ادغام سے کوئی علاقہ نہیں ہے وہ علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔ بعض بے خبر حمزہؒ کی قراءت میں سین کا طا میں ادغام کر دیتے ہیں جو لحن ہے۔ قراءت حمزہؒ میں اجتماع ساکنین ہو جاتا ہے جو جائز و مسموع ہے۔ علامہ دانی کہتے ہیں "جو چیز اس کی صحت اور تقویت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ ساکن دوم (یعنی تا) اور مدغم فیہ (یعنی طا) کے لئے زبان ایک مرتبہ اٹھتی ہے۔ پس وہ بمنزلہ متحرک کے ہے گویا کہ ساکن اول متحرک کے قریب ہے۔" ۱۲

ہیں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ یَحۡسَبُوۡنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک)، جَھَنَّمُ بِمَا۔ ھُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے ھُزُؤًا۔ حمزہؒ وصلاً زا کے۔۔۔ اسکان اور ہمزہ سے ھُزۡؤًا۔ اور وقفاً نقل وابدال سے ھُزَا۔ اور ھُزُوًا اور حفصؒ زا کے ضمہ اور واو سے پڑھتے ہیں۔

اَنۡ تَنۡفَدَ کو حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے اَنۡ یَّنۡفَدَ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلفؒ کا ادغام کامل اور جِئۡنَا میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (امالہ) لِلۡکٰفِرِیۡنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنۡیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور یُوۡحٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۲ ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی نو ۹ ہیں ۱ رَبِّیۡ (اَعۡلَمُ) ۲-۳ بِرَبِّیۡ (اَحَدًا) میں (دو جگہ) اور ۴ رَبِّیۡ (اَنۡ) میں حرمیؒ وبصریؒ ۵تا۷ مَعِیَ (صَبۡرًا) میں (تین جگہ) حفصؒ ۸ سَتَجِدُنِیۡ (اِنۡ) میں مدنیؒ اور ۹ مِنۡ دُوۡنِیۡ (اَوۡلِیَآءَ) میں مدنیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ چھ ہیں ۱ الۡمُھۡتَدِیۡ میں مدنیؒ وبصریؒ وصلاً ۲ یَھۡدِیَنِ یٔ ۳ یُؤۡتِیَنِ یٔ اور ۴ تُعَلِّمَنِ یٔ میں مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں ۵ اِنۡ تَرَنِ یٔ میں قالونؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اور ۶ نَبۡغِ یٔ میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ادغام کبیر اکتیس ۳۱ (مثلین کے ۲۲۔ متقاربین کے ۹) اور صغیر جائز مختلف فیہ

تیرہ ہیں۔

(المرسوم) مِنۡ کِتَابِ رَبِّكَ میں لفظ کِتَاب بالف۔ کِلْتَا بالف۔ فَلَا تُصٰحِبۡنِیۡ مصحف مدینہ میں بحذف الف۔ مَوۡئِلًا میں ہمزہ متوسط بعد ساکن باصورت۔ هَیِّئۡ اور یُهَیِّئۡ یائین سے۔ اور مصحف حمص میں لَتَّخَذۡتَ لائین سے مرسوم تھا۔

سورۂ مریم

علیہا السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں عراقی، شامی اور مدنی اول ۹۸۔ مدنی اخیر اور مکی ۹۹ ہیں۔

۹۷ جگہ اجماع اور تین جگہ اختلاف ہے ۱ كٓهٰيٰعٓصٓ پر کوفی۔ ۲ فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا پر غیر کوفی۔ اور ۳ فِی الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِیۡمَ پر مدنی اخیر اور مکی آیت ہے۔

فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا سے زَكَرِيَّا تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ایک سو چھتیس[۱۳۶] ہیں۔[ا] قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس[۴۸]۔ دوریؒ آٹھ[۸]۔ سوسیؒ آٹھ[۸]۔ ورشؒ سولہ[۱۶]

ا ۲۴ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور قطع اول پر الرَّحِیۡمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور وصل کُل پر ھا اور یا کی تقلیل اور فتح۔ ان دونوں پر عَیۡن کا طول و توسط پڑھو (زَكَرِيَّا میں فقط مد ہوگا) فتح میں مکیؒ مندرج ہوگئے۔ دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر ھا کا امالہ محضہ اور عین کا طول و توسط پڑھو۔ سوسیؒ کو پہلے ادغام کبیر سے اور پھر ھا اور یا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح چوبیس[۲۴] اور دوریؒ کے لئے چار وجوہ۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر ھا اور یا کی تقلیل سے قالونؒ کے مانند بارہ[۱۲] اور ترک پر دوریؒ کی طرح چار وجوہ پڑھو۔ وصل میں خلادؒ کو ھا کے فتح اور یا کے امالہ محضہ سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ ہشامؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر یا کا امالہ محضہ عین کا طول و توسط اور زَكَرِيَّا کی وجوہ ثلاثہ وقفی پڑھ کر۔ ابن ذکوانؒ کو مد تحقیق سے لوٹاؤ۔ اور کسائیؒ کو ھا اور یا کے امالہ محضہ سے قالونؒ کی طرح پڑھ کر ابوبکرؒ کے لئے اسی طرح بارہ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں حفصؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ مساوی ہیں۔ بعض اہل ادا عین میں قصر بھی کہتے ہیں ان کے نزدیک اڑسٹھ[۶۸] وجوہ اور بڑھ جائیں گی۔ ۱۲

(بسم اللہ پر ۱۲ ۔ ترک پر ۴) خلادؒ دو ۔ خلفؒ دو ۔ ہشامؒ بارہ ۔ ابن ذکوانؒ چار کسائیؒ ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ بارہ بارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ وصلاً صاد کی دال ملفوظی کا ذال میں ادغام کرتے ہیں ۔ ذِكْرُ ۔ عَاقِرًا میں (دو جگہ) نُبَشِّرُكَ اور مِنَ الْمِحْرَابِ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔ (ک) ذِكْرُ رَحْمَتِ ۔ زَكَرِيَّآءَ اور يٰزَكَرِيَّآءُ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ کے اثبات سے بمد متصل ۔ اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں ان کے لئے بحالت وصل مد منفصل ہوتا ہے ۔ زَكَرِيَّآءَ اِذْ میں وصلاً حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں ۔ اور وقفاً ہشامؒ کی ابدال کی وجوہ ثلاثہ جلی ہیں (ک) قَالَ رَبِّ (تین جگہ) اور الْعَظْمُ مِنِّيْ ۔ الرَّاْسُ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) ۔ الرَّاْسُ شَيْبًا میں ادغام بخلاف ہے ۔ مِنْ وَّرَآءِيْ (وَكَانَتْ) کی یا کو مکیؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ورشؒ کا مد بدل جلی ہے ۔ ورش جلد اص ۱۳۲

يَرِثُنِيْ اور وَيَرِثُ کو بصریؒ اور کسائیؒ (جواب دعا یا جواب شرط ہونے کی بنا پر) ثا کے جزم سے يَرِثْنِيْ اور وَيَرِثْ اور باقی (وَلِيًّا کی صفت قرار دیکر) رفع سے پڑھتے ہیں ۔ يٰزَكَرِيَّآءُ اِنَّا میں حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں ۔

لہ كٓهٰيٰعٓصٓ میں سے کاف وصاد میں اشباع اور ھا و یا میں صرف قصر ہوتا ہے ۔ اور عین میں جمہور ائمہ کے نزدیک اشباع و توسط جائز ہیں اشباع اولیٰ ہے ۔ بعض قصر بھی کہتے ہیں مگر ہمارے شیوخ کے نزدیک وہ ماخوذ نہیں ہے ۔ ۱۲

(اِنَّا) نُبَشِّرُكَ کو حمزہؒ نون کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان۔ اور شین کی تخفیف وضمہ سے نَبْشُرُكَ اور باقی نون کے ضمہ۔ با کے فتح۔ اور شین کی تشدید و کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) يَكُوْنُ لِيْ میں ادغام منع ہے۔
عِتِيًّا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ عین کے ضمہ سے عُتِيًّا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) كَذٰلِكَ قَالَ۔ اور قَالَ رَبُّكَ
(وَقَدْ) خَلَقْتُكَ کو حمزہؒ و کسائیؒ قاف کے بعد نون عظمت مفتوحہ اور الف سے خَلَقْنٰكَ اور باقی تاء متکلم مضمومہ سے (بتوحید) پڑھتے ہیں
شَيْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام ظاہر ہیں۔ لِيْ (اٰيَةً) کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (امالہ) كٓهٰيٰعٓصٓ میں بصریؒ ھا کا۔۔۔
شامیؒ اور حمزہؒ یا کا۔ سوسیؒ بخلاف۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ ھا اور یا کا امالہ محضہ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ جلد ۱ ص ۲۲۴ نَادٰى اور فَاَوْحٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف جلد ۱ ص ۲۲۳ تقلیل۔ يٰيَحْيٰى اور يَحْيٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اٰيَةً اور بِقُوَّةٍ میں کسائیؒ۔ اور مِنَ الْمِحْرَابِ میں ابن ذکوانؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع
(ک) فَتَمَثَّلَ لَهَا۔ اِنِّيْ (اَعُوْذُ) کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) رَسُوْلُ رَبِّكِ
لِاَهَبَ (لَكِ) کو قالونؒ بخلاف۔ ورشؒ اور بصریؒ ہمزہ کے بجائے

ع ۱ ۴

لہ علامہ دانیؒ نے تیسیر میں قالونؒ کے لئے جزماً یا بیان نہیں کی۔ حکایتاً کہتے ہیں۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

یاءِ غیب مفتوحہ سے لِیَهَبَ اور باقی ہمزۂ متکلم مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم باجماع الف سے ہے (تنبیہ) یَكُونُ لِي میں ادغام منع ہے (ک)، كَذٰلِكِ قَالَ اور قَالَ رَبُّكِ

مِتُّ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتُّ اور باقی کسرہ سے۔

نَسْيًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون کے کسرہ سے نِسْيًا اور حفصؒ و حمزہؒ فتح سے

مِنْ تَحْتِهَا کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ مَنْ کی میم کے فتح اور دوسری تا کے نصب سے مَنْ تَحْتَهَا اور باقی میم کے کسرہ اور تا کے خفض سے پڑھتے ہیں۔ قَدْ جَعَلَ اور لَقَدْ جِئْتِ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) جَعَلَ رَبُّكِ۔ اور النَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ

تُسَٰقِطْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ[1] اور کسائیؒ تاؤ قاف کے فتح

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) "حلوانیؒ نے قالونؒ سے بھی یا روایت کی ہے" حمامیؒ اور ابن العلافؒ کے سوا حلوانیؒ سے بجمیع طرق یا مروی ہے۔ ابوالحسن قزازؒ بھی بطریق ابوحسانؒ ابونشیطؒ سے یا روایت کرتے ہیں۔ شیخ ابوالفتحؒ۔ اور کارزینیؒ کے سوا ابن بویانؒ کے طرق کا بھی یا پر اتفاق ہے۔ ہادی۔ ہدایہ۔ کافی تلخیص العبارات۔ تبصرہ۔ کفایۂ سبط الخیاط اور غایۂ ابوالعلاء وغیرہ اکثر مغربی کتابوں میں ابونشیطؒ سے یا مروی ہے ـــــ ابن العلافؒ و حمامیؒ نقاشؒ سے۔ نقاشؒ بذریعہ ابن ابی مہرانؒ حلوانیؒ سے۔ شیخ ابوالفتحؒ اور کارزینیؒ بذریعہ اپنے اپنے شیوخ ابن بویانؒ سے ابن بویانؒ بطریق ابوحسانؒ ابونشیطؒ سے صرف ہمزہ روایت کرتے ہیں۔ مبہج اور تلخیص العبارات میں حلوانیؒ سے۔ اور تیسیر میں ابونشیطؒ سے ہمزہ مروی ہے۔ علامہ دانیؒ جامع البیان میں کہتے ہیں "میں نے قالونؒ کے لئے بطرق قاضی اسماعیلؒ و ابونشیطؒ و شحامؒ ہمزہ پڑھا ہے" علامہ شاطبیؒ نے دونوں وجوہ بیان کی ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔ ہمزہ طرق تیسیر کے مطابق ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

[1] علیمیؒ ابوبکرؒ کے لئے يَسَّٰقَطْ بیاءِ تذکیر بھی روایت کرتے ہیں۔ اور امام ابوالحسن خیاطؒ نے بطریق صریفینیؒ یحییٰؒ سے بھی یا روایت کی ہے۔ باقی تمام طرق کا تاءِ تانیث پر اتفاق ہے۔ طرق تیسیر و شاطبیہ سے صرف تا ماخوذ ہے۔ ۱۲

اور سین کی تشدید سے تَسَّٰقَطْ۔ حمزہؒ بھی اسی طرح مگر سین کی تخفیف سے تَسٰقَطْ
اور حفصؒ تا کے ضمہ سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف
ہے۔ جِئۡتِ میں سوسیؒ کا ابدال جلی ہے (ک) جِیۡتِ شَیۡـًٔا میں ادغام بخلاف
ہے (تنبیہ) جِئۡتِ کی تا۔ تاءِ خطاب ہے جس کا بروئے قاعدہ اظہار ہونا [جلد ا ص ۱۲۱]
چاہیے تھا مگر ثقل کسرہ کی وجہ سے ادغام بھی کیا ہے جو اداءً مقدم ہے۔ اس کے
سوا قرآن میں تاءِ خطاب کا اور کہیں ادغام نہیں ہوتا۔ شَیۡـًٔا میں ورشؒ کا طول
و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ اور سَوۡءٍ میں ورشؒ کا طول
و توسط ظاہر ہے (ک) نُكَلِّمُ مَنۡ اور فِي الۡمَهۡدِ صَبِيًّا۔ اٰتٰنِیَ
الۡكِتٰبَ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔
حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ نَبِيًّا کو مدنیؒ یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ کے
اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاءِ مشددہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
بِالصَّلٰوةِ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔

قَوۡلَ الۡحَقِّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (خبر یا بدل مان
کر) لام کے رفع سے قَوۡلُ اور شامیؒ و عاصمؒ (بر بناءِ مفعولیت) نصب سے
پڑھتے ہیں (ک) يَقُولُ لَهُ۔ كُنۡ فَيَكُوۡنُ کو شامیؒ نون کے نصب سے
فَيَكُوۡنَ اور باقی رفع سے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ کو حرمیؒ اور بصریؒ ہمزہ کے فتح سے وَاَنَّ اللّٰهَ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فَاعۡبُدُوۡهُ هٰذَا۔ صِرَاطٌ کو خلفؒ اشمام
بالزا سے۔ قنبلؒ سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں۔ يَاۡتُوۡنَنَا اور لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

ہیں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال اور الْاَمْرُ ہیں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور
سکتہ جلی ہیں (ک) نَحْنُ نَرِثُ (امالہ) اَنّٰی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور دوریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ ہیں دوریؒ۔ النَّخْلَةِ ہیں کسائیؒ۔ فَنَادٰىهَا
اور قَضٰی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰتٰنِیَ اور وَاَوْصٰنِیْ
ہیں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور عِیْسَی (ابْنُ مَرْیَمَ) ہیں بشرط وقف
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) فَاَجَآءَهَا ع ۲ ۵
چونکہ ثلاثی نہیں ہے اس لئے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع

اِبْرٰهِیْمَ اور یٰاِبْرٰهِیْمُ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی
ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے۔ نَبِیًّا کو (دوجگہ) مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ
کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ اور مد کے بغیر پڑھتے
ہیں (ک) قَالَ لِاَبِیْهِ

یٰاَبَتِ کو شامیؒ (چار جگہ) تا کے فتح سے یٰاَبَتَ اور باقی کسرہ سے
پڑھتے ہیں۔ وَلَا یُبْصِرُ۔ اور سَاَسْتَغْفِرُ ہیں ورشؒ کی ترقیق۔ شَیْـًٔا
ہیں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں۔ قَدْ جَآءَنِیْ
ہیں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ
ہیں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال بیّن ہے۔ صِرَاطًا کو خلفؒ اشمام بالزا سے قنبلؒ
سین سے اور باقی صاد سے۔ اِنِّیْ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے
ہیں۔ یٰاِبْرٰهِیْمُ ہیں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک) سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ
رَبِّیْ (اِنَّهٗ) کی یا کو مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (امالہ) جَآءَنِیْ ہیں

ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور عسیٰ[1] میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۶

مُخْلَصًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے **مُخْلِصًا** اور کوفیؒ فتح سے۔ نَبِیًّا کو (چار جگہ) اور النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ کے اثبات سے بمد واجب۔ اور باقی یاء مشددہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) اَخَاهُ هٰرُوْنَ اور هٰرُوْنَ نَبِیًّا۔ یَأْمُرُ اور مَاْنِیًّا میں ورشؒ و سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال۔ بِالصَّلٰوةِ۔ الصَّلٰوةَ اور وَلَا یُظْلَمُوْنَ میں ورشؒ کی تغلیظ۔ اور عَلَیْهِمْ میں (دو جگہ) حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ اِبْرٰهِیْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاِسْرَآءِیْلَ میں حمزہؒ وقفاً پہلے ہمزہ کی تحقیق اور تسہیل پر.. دوسرے ہمزہ کی مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔

وَّبُکِیًّا کو حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے **وَّبِکِیًّا** اور باقی ضمہ سے۔

یَدْخُلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے **یُدْخَلُوْنَ** (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً[1] خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ (ک) بِاَمْرِ رَبِّكَ۔ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) لِعِبَادَتِهٖ هَلْ۔ هَلْ تَعْلَمُ میں ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل

[1] اصل مسودہ میں اسی طرح ہے اور طرز بیان کا تقاضا یہ ہے کہ عبارت یوں ہو "اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام جلی ہیں" (کیونکہ یہاں شَیْـًٔا رأس آیت اور محل وقف ہے)۔ ۱۲ ط

اور تتلٰی ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

اَءِ ذَا کو ابن ذکوانؒ بخلاف ایک ہمزہ سے (بخبر) اِذَا اور باقی ہمزتین سے (باستفہام) پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے۔ قالونؒ وبصریؒ ادخال اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ (یہ اُن مواضع سبعہ میں سے تیسرا موقع ہے جنمیں ہشامؒ کے لئے ادخال پر طرق تیسیر کا اتفاق ہے)

مَامِتُّ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتُّ اور باقی کسرہ سے

(اَوَ) لَایَذْکُرُ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ذال وکاف کی تشدید اور فتح سے لَایَذَّکَّرُ اور باقی ذال کے اسکان وتخفیف اور کاف کے ضمہ اور تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ شَیْـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور ادغام۔ لَنُحْضِرَنَّهُمْ۔ خَیْرٌ (میں دوجگہ) اور وَخَیْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔

جِثِیًّا (کو دوجگہ) عِتِیًّا اور صِلِیًّا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ حرف اول کے ضمہ سے جُثِیًّا۔ عُتِیًّا اور صُلِیًّا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ

(ثُمَّ) نُنَجِّی (الَّذِیْنَ) کو کسائیؒ دوسرے نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے نُنْجِی (الَّذِیْنَ) اور باقی دوسرے نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ یہاں رسم نونین سے ہے۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا

ضمہ جلی ہے

(خیر) مَّقَامًا کو مکی میم کے ضمہ سے مُّقَامًا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَاَحْسَنُ نَدِيًّا

وَّرِءْيًا کو قالونؒ اور ابن ذکوانؒ یاء مشددہ سے ہمزہ کے بغیر وَّرِيًّا اور باقی را کے بعد ہمزہ ساکنہ کے اثبات اور یا کی تخفیف سے۔ اور حمزہؒ وقفاً ابدال کر کے اظہار و ادغام سے وَرِيْيًا اور وَرِيًّا پڑھتے ہیں (تنبیہ) سوسیؒ بخوف التباس یہاں ابدال نہیں کرتے۔ صورت ہمزہ مرسوم نہیں۔ اَفَرَءَيْتَ کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں (ک) وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ

وَّوَلَدًا کو حمزہؒ اور کسائی دوسرے واو کے ضمہ اور لام کے اسکان سے وَّوُلْدًا (جمع) اور باقی دونوں کے فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں اَطَّلَعَ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے (تنبیہ) اس رکوع میں دونوں جگہ کَلَّا[۱] کے ماقبل پر وقف سائغ نہیں۔ بلکہ کَلَّا پر وقف کیا جائے کیونکہ وہ ماقبل کے رد کے لئے آیا ہے۔ مابعد سے علاقہ نہیں رکھتا۔ وَيَاْتِيْنَا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے

[۱] قرآن مجید میں لفظ کَلَّا ۳۳ جگہ ۱۵ مکی سورتوں میں آخر نصف قرآن میں واقع ہوا ہے۔ پہلے دو مواقع اس سورۃ میں ہیں باقی آئندہ سورتوں میں آئیں گے۔ باعتبار وقف بعض علماء نے کَلَّا اور بَلٰى پر مستقل رسائل لکھے ہیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ کَلَّا کی تین حالتیں ہیں نمبر۱ ماقبل کی تردید اور اس پر زجر و توبیخ کے لئے۔ اس کے ماقبل پر وقف سائغ نہیں ہوتا۔ اس پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا کرنی چاہیئے نمبر۲ خبردار و متوجہ کرنے کے لئے۔ اس کے ماقبل پر وقف کر کے اس سے ابتدا کرنی چاہیے نمبر۳ ان دونوں معنوں کے سوا دیگر مقاصد کے لئے۔ اس کو جانبین سے موصول رکھنا چاہیے۔ انشاء اللہ المستعان آئندہ ہر ایک پر تنبیہ آئے گی۔ ۱۲

(امالہ) اُولٰی۔ تُتْلٰی اور ھُدًی میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
ع ۵ ۸ اور السَّاعَۃَ میں کسائیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَلَدًا کو (تین جگہ) حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے ضمہ اور لام کے اسکان سے وُلْدًا اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) تَؤُزُّھُمْ میں ورشؒ ابدال نہیں کرتے۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ لَقَدْ جِئْتُمْ میں.. بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کا ادغام اور سوسیؒ کا ابدال۔ شَیْئًا میں ورشؒ کا طول وتوسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔

تَکَادُ کو مدنیؒ اور کسائیؒ یاء تذکیر سے یَکَادُ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔

یَتَفَطَّرْنَ کو بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ یاء تحتانیہ کے بعد نون ساکنہ اور فا کے بعد طا کی تخفیف وکسرہ سے یَنْفَطِرْنَ اور باقی یاء تحتانیہ کے بعد تاء فوقانیہ مفتوحہ اور فا کے بعد طا کی تشدید وفتح سے پڑھتے ہیں۔ وَتَخِرُّ۔ لِتُبَشِّرَ اور وَتُنْذِرَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ۔ اور سَیَجْعَلُ لَھُمُ

لِتُبَشِّرَ کو حمزہؒ تاء فوقانیہ کے فتح۔ باء موحدہ کے اسکان۔ اور شین.. معجمہ کی تخفیف اور ضمہ سے لِتَبْشُرَ اور باقی تا کے ضمہ۔ با کے فتح۔ اور شین کی تشدید وکسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ھَلْ تُحِسُّ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (امالہ) الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اَحْصٰھُمْ
ع ۶ ۹ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ہیں ۱ وَرَآءِیَ میں مکیؒ ۲ لِیَ (اٰیَۃً) ۳ اور رَبِّیَ (اِنَّہٗ) میں مدنیؒ وبصریؒ ۴ اِنِّیَ (اَعُوْذُ) ۵ اور اِنِّیَ (اَخَافُ) میں حرمیؒ وبصریؒ۔ اور ۶ اٰتٰنِیَ (الْکِتٰبَ) میں غیر حمزہؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر تینتیس ۲۳ ہیں (مثلین کے ۱۷، متقاربین کے ۱۶) اور صغیر جائز مختلف فیہ آٹھ ہیں۔

سُورۂ طٰہٰ

صلی اللہ علیہ وسلم باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری ۱۳۲ حجازی ۱۳۴۔ کوفی ۱۳۵۔ حمصی ۱۳۸۔ اور دمشقی ۱۴۰ ہیں۔

ایک سو چھبیس ۱۲۶ جگہ اجماع اور اکیس ۲۱ [1] جگہ اختلاف ہے ۱ طٰہٰ ۲ مَا غَشِیَهُمْ ۳ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْا پر کوفی ۴ مِنِّیْ هُدًی ۵ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا پر غیر کوفی ۶ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۷ وَنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا پر غیر بصری

[1] ان اختلافی مقامات میں سے بصری چھ ۶۔ مدنی اول مدنی اخیر اور مکی آٹھ ۸۔ آٹھ ۸۔ کوفی نو ۹۔ حمصی بارہ ۱۲ اور دمشقی چودہ ۱۴ جگہ آیت کہتے ہیں۔ علامہ بناءؒ نے اتحاف میں اختلافی مقامات چوبیس ۲۴ بتائے ہیں۔ موصوف نے لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ۔ اور لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا پر حمصی آیت بیان کی ہے۔ اور چوبیسواں موقع بیان نہیں کیا۔ اور مندرجہ صدر مقامات میں سے فُتُوْنًا پر بصری و دمشقی کے بجائے بصری و شامی آیت لکھی ہے۔ ان تین مقامات کے شامل کرنے سے حمصی آیتیں ۱۴۱ ہو جاتی ہیں۔ جو تمام علماء کی بیان کردہ تعداد کے خلاف ہے۔ [اس بارہ میں قول فیصل یہ ہے کہ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ پر حمصی آیت ہے (جو متن میں مذکور ہونی چاہیے) اور مَعِیْشَةً ضَنْكًا بالاجماع متروک ہے (متن کے مطابق)۔ اور فُتُوْنًا حمصی آیت ہے (اس لئے اسمیں بجائے متن کے اتحاف کا قول "بصری و شامی" صحیح ہے) اس طرح اب حمصی آیتیں اجماعی ۱۲۶ پر ۱۴ کے اضافہ سے بجائے ۱۳۸ کے بظاہر ۱۴۰ ہونی چاہییں مگر شیخ المشائخ سے مِنِّیْ هُدًی اور زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ان دو کو حمصی آیت بتانے میں تسامح ہوا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ دونوں غیر کوفی کے بجائے غیر کوفی و غیر حمصی آیت ہیں لہٰذا اب یہ ۲ دو کم ہو کر حمصی شمار وہی ۱۳۸ رہا جو تمام علماء کا بیان فرمودہ ہے۔ ط] ۔ ۱۲

۸ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ پر حجازی و دمشقی ۹ وَلَا تَحْزَنَ ۱۰ فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ ۱۱ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۱۲ وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی پر شامی ۱۳ فُتُوْنًا پر بصری و دمشقی ۱۴ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ پر کوفی و شامی ۱۵ غَضْبَانَ اَسِفًا ۱۶ وَاِلٰہُ مُوْسٰی پر مکی و مدنی اول ۱۷ فَنَسِیَ پر غیر مکی و غیر مدنی اول ۱۸ وَعْدًا حَسَنًا ۱۹ اِلَیْھِمْ قَوْلًا پر مدنی اخیر ۲۰ اَلْقَی السَّامِرِیُّ پر غیر مدنی اخیر اور ۲۱ قَاعًا صَفْصَفًا پر عراقی و شامی آیت ہے۔

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ سے وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی تک وجوہ صحیحہ بین السورتین چھیاسٹھ ہیں۔ قالونؒ چوبیس ۲۴۔ مکیؒ۔ ابو بکرؒ۔ اور حفصؒ چھ ۶۔ چھ ۶۔ بصریؒ چار ۴۔ ابن ذکوانؒ دو ۲۔ ورشؒ آٹھ ۸۔ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲) ہشامؒ دو ۲۔ حمزہؒ ایک ۱۔ کسائیؒ چھ ۶۔ اور خلفؒ ایک ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقُرْءَانَ میں مکیؒ کی نقل۔ تَذْكِرَةً۔ اَلسِّرَّ اور سِیْرَتَهَا میں

۱؎ ۱۔۱۲ قالونؒ کے صلہ کے ساتھ قطع پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ اور مکیؒ کو قصر کی ہر وجہ میں اَلْقُرْءَانَ کی نقل سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر اسی طرح بارہ وجوہ پڑھو اور مد کے بعد ہر وجہ میں حفصؒ کو مد سے۔ اور ابو بکرؒ کو طٰہٰ کے امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھ کے امالہ محضہ کے ساتھ منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ اور مد کے بعد ابن ذکوانؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پر چھ ۶ اور ترک پر دو ۲۔ اور ہشامؒ کے لئے ادغام سے دو ۲ وجوہ پڑھو اور وصل میں حمزہؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ کے لئے چھ ۶ اور خلفؒ کے لئے منفصل کے سکتہ پر ہر ایک وجہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ مساوی ہیں۔ ۱۲

۲؎ لیکن سوسیؒ کے لئے دو ہیں۔ ۱۲ ف

ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ (ک) فَقَالَ لِاَھْلِہِ
لِاَھْلِہِ (امْکُثُوْا) کو حمزہؒ ھاء کنایہ کے ضمہ سے لِاَھْلِہُ (امْکُثُوْا) اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اِنِّیْ (اٰنَسْتُ)۔ اِنِّیْ (اَنَا) اور اِنَّنِیْ (اَنَا) میں حرمیؒ و بصریؒ۔ اور لَعَلِّیْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک) نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی
اِنِّیْ کو مکیؒ اور بصریؒ (با مقدر مان کر) ہمزہ کے فتح سے اَنِّیَ اور باقی کسرہ سے۔ یعنی مدنیؒ ہمزہ کے کسرہ اور یا کے فتح سے۔ مکیؒ اور بصریؒ دونوں کے فتح سے اور باقی ہمزہ کے کسرہ اور یا کے اسکان سے۔
طُوًی کو حرمیؒ اور بصریؒ الف مقصورہ سے یعنی تنوین کے بغیر طُوٰی اور باقی وصلاً تنوین سے پڑھتے ہیں (اور وقف سب کے نزدیک الف مبدلہ از یا پر ہوتا ہے)
وَاَنَا اخْتَرْتُکَ میں سے ضمیر منفصل کو حمزہؒ نون کی تشدید سے اور فعل کو نون عظمت مفتوحہ اور الف سے وَاَنَّا اخْتَرْنٰکَ اور باقی ضمیر کو نون کی تخفیف سے اور فعل کو تاء متکلم مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوۃَ میں ورشؒ کی تغلیظ ظاہر ہے۔ لِذِکْرِیْ (اِنَّ) کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ وَلِیَ (فِیْھَا) کی یا کو ورشؒ و حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الْاُوْلٰی میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ اٰیَۃً اُخْرٰی میں ورشؒ کا مد بدل اور نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (امالہ) (ھُدًا یٰت) اُن گیارہ سورتوں میں سے یہ پہلی

سورۃ ہے جن کے فواصل کا امالہ کیا جاتا ہے۔ حمزہؒ وکسائیؒ نے فواصل کے امالہ میں اپنے اصول کی کہیں مخالفت نہیں کی (جلد ا ص ۲۱۹)۔ اسی طرح ورشؒ وبصریؒ نے بھی ذوات الراء کے امالہ میں اپنے اپنے قاعدہ سے تجاوز نہیں کیا۔ مگر غیر ذوات الراء کے امالہ میں ان دونوں حضرات نے اصول مقررہ سے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ ورشؒ کا مذہب بخلاف تقلیل ہے۔ اور بصریؒ کا مذہب فُعۡلٰی مُثَلَّثُ الفا کے سوا فتح ہے۔ مگر ان کے فواصل میں الف مبدلہ از تنوین کے سوا دونوں بلا قید وزن ہر اُس الف منقلبہ کی جو تحقیقاً فاصل ہو بلا خلاف اور جو تقدیراً فاصل ہو (والنازعات اور والشمس میں) ورشؒ بخلاف اور بصریؒ بلا خلاف تقلیل کرتے ہیں۔ خواہ یائی ہو یا واوی۔ اصلیہ ہو یا زائدہ۔ اسم وفعل ثلاثی میں ہو یا غیر ثلاثی میں (جلد ا ص ۲۲۱ تا ص ۲۲۳)۔ اور جن فواصل میں الف مبدلہ از تنوین ہو جیسے كَثِيرًا۔ بَصِيرًا۔ اور فُتُونًا وغیرہ یا الف ہی نہ ہو جیسے لِذِكۡرِیۡ اور عَيۡنِیۡ وغیرہ انمیں کوئی امالہ نہیں کرتا۔

ہم نے ان گیارہ سورتوں میں فواصل کو (باعتبار مذہب) مع تعداد پہلے اور غیر فواصل کو بعد میں جدا درج کیا ہے تاکہ تمیز ہو سکے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوۡفِيۡقُ۔

(اس رکوع میں امالہ والے فواصل بائیس ۲۲ ہیں) ۱ لِتَشۡقٰۤى ۲ يَّخۡشٰى ۳ الۡعُلٰى ۴ اسۡتَوٰى ۵ وَاَخۡفٰى ۶ الۡحُسۡنٰى ۷ (حَدِيۡثُ) مُوۡسٰى ۸ هُدًى میں وقفاً ۹ (نُوۡدِیَ) يٰمُوۡسٰى ۱۰ طُوًى (میں حمزہؒ وکسائیؒ صرف وقفاً) ۱۱ يُوۡحٰى ۱۲ (بِمَا) تَسۡعٰى ۱۳ فَتَرۡدٰى ۱۴ (بِيَمِيۡنِكَ) يٰمُوۡسٰى ۱۵ (اَلۡقِهَا) يٰمُوۡسٰى ۱۶ (حَيَّةٌ) تَسۡعٰى ۱۷ الۡاُوۡلٰى اور ۱۸ طَغٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل

۱۹ الثَّرٰی ۲۰-۲۱ اُخْرٰی (ہیں دو جگہ) اور ۲۲ الْکُبْرٰی ہیں وقفاً
بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل۔ الْکُبْرٰی (اِذْھَبْ) ہیں وصلاً
سوسیؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ (غیر فواصل) طٰہٰ ہیں ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
طا اور ھا کا۔ ورشؒ و بصریؒ صرف ھا کا امالہ محضہ۔ اٰتٰکَ۔ اٰتٰھَا۔
لِتُجْزٰی۔ ھَوٰیہُ اور فَاَلْقٰھَا ہیں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ رَاٰ ہیں بصریؒ ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور
ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ دونوں کی تقلیل۔ اور النَّارِ ہیں بصریؒ و دوریؒ امالہ
اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہات) اول۔ ہمارے طرق سے ورشؒ
کے لئے ھاء طٰہٰ ہیں اضجاع منقول ہے۔ علامہ دانیؒ نے اپنے تمام شیوخ
سے اضجاع ہی پڑھا ہے۔ یہی جمہور کا مذہب اور یہی مشہور ہے۔ اس کے سوا
ورشؒ نے تمام قرآن ہیں کہیں امالہ کبریٰ نہیں کیا۔ دوم۔ مدبدل کی ہر وجہ پر
رؤس آیات کی صرف تقلیل ہوتی ہے۔ اور جو رأس آیت نہ ہو اس کا وہی حکم
ہے یعنی فتح کے ساتھ قصر و طول۔ اور تقلیل کے ساتھ توسط و طول۔ سوم۔ ورشؒ کے
لئے غیر فواصل کے فتح اور امالہ پر فواصل ہیں صرف تقلیل ہوتی ہے۔ چہارم طُوًی
ہیں ورشؒ و بصریؒ حالین ہیں تقلیل حمزہؒ و کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ پنجم۔ طٰہٰ
ہیں ورشؒ و بصریؒ حرف ہجا ہونے کی وجہ سے امالہ کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے
نزدیک رأس آیت نہیں ہے۔ ع ۱ / ۱۰
(ک) قَالَ رَبِّ۔ وَیَسِّرْ لِیْ ہیں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ لِیْ (اَمْرِیْ) اور عَیْنِیْ (اِذْ) کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں

وَزِيْرًا۔ كَثِيْرًا میں (دو جگہ) اور بَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔
اَخِيَ (اشْدُدْ) کی یا کو مکیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

(اَخِي) اشْدُدْ کو شامیؒ ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے اَخِيَ اَشْدُدْ (جواب دعا میں مضارع متکلم مجزوم) اور اس سے قبل مد منفصل کر کے۔ اور باقی ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) (بصیغۂ امر).. پڑھتے ہیں۔ وصلاً شامیؒ کے لئے یاء ساکنہ۔ اور مکیؒ و بصریؒ کے لئے یاء مفتوحہ ملفوظ رہتی ہے اور باقی حضرات کے لئے یا ساقط ہو جاتی ہے۔

وَاَشْرِكْهُ کو شامیؒ ہمزہ کے ضمہ سے وَاُشْرِكْهُ (مضارع متکلم مجزوم از مزید) اور باقی ہمزہ کے فتح سے (بصیغۂ امر) پڑھتے ہیں۔ (ک) نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا۔ اور وَنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا۔ اور اِنَّكَ كُنْتَ۔ سُؤْلَكَ۔ جِئْتَ اور جِئْتُكَ میں سوسیؒ کا ابدال۔ مَرَّةً اُخْرٰى میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے (تنبیہ) الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ میں اخفا منع ہے۔ يَاْخُذْهُ اور فَاْتِيٰهُ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔
(ک) وَلِتُصْنَعَ عَلٰى۔ اِذْ تَمْشِيْ اور قَدْ جِئْتُكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اُمِّكَ كَيْ۔ فَلَبِثْتَ میں بصریؒ شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ لِنَفْسِيْ (اذْهَبْ) اور فِيْ ذِكْرِيْ (اذْهَبَا) کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے (ک) قَالَ لَا۔ اور قَالَ رَبُّنَا۔ شَيْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط۔ اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور الْاُوْلٰى میں ورشؒ کی

نقل۔ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ ظاہر ہیں (ک)، جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ، مَهْدًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے کسرہ، ہا
کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے مِهَادًا اور کوفیؒ میم کے فتح۔
اور ہا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ مَآءً میں
حمزہؒ وقفاً مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال..
سولہ ہیں) ۱ (سُؤْلَكَ) يٰمُوْسٰى ۲ يُوْحٰى ۳ (قَدَرٍ) يّٰمُوْسٰى ۴
طَغٰى ۵ يَخْشٰى ۶ يَّطْغٰى ۷ الْهُدٰى ۸ وَتَوَلّٰى... ۹
(رَّبُّكُمَا) يٰمُوْسٰى ۱۰ هَدٰى ۱۱ الْاُوْلٰى ۱۲ وَلَا يَنْسٰى میں وقفاً
۱۳ شَتّٰى اور ۱۴ النُّهٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ و بصریؒ تقلیل ۱۵
اُخْرٰى ۱۶ اور وَ اَرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ (غیر فواصل) اَعْطٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل
ع ۲ ۱۱ کرتے ہیں۔ ع
تَارَةً اُخْرٰى۔ مَنِ اتَّقٰى اور بَلْ اَلْقُوْا میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً
حمزہؒ کی نقل و عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ وَاَبٰى میں حمزہؒ وقفاً ہمزہ کی
بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ اَجِئْتَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ فَلَنَاْتِيَنَّكَ
ثُمَّ ائْتُوْا۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ۔ مَنْ يَّاْتِ۔ وَمَنْ يَّاْتِهٖ۔ اور مُؤْمِنًا
میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔
سُوًى کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے سِوًى اور
باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، قَالَ لَهُمْ

فَيُسْحِتَكُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یا اور حا دونوں کے
فتح سے فَيَسْحَتَكُمْ اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

قَالُوْٓا اِنْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون مشددہ
سے اِنَّ اور مکیؒ وحفصؒ نون ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

هٰذٰنِ کو مکیؒ نون مشددہ سے بمد لازم هٰذٰنِّ اور باقی نون مخففہ
سے۔ بصریؒ الف کے بجائے یا سے هٰذَيْنِ اور باقی الف سے پڑھتے ہیں۔
دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ یہ ہے ۱ حفصؒ دونوں کی تخفیف اور الف سے
اِنْ هٰذٰنِ ۲ مکیؒ اِنْ کو نون مخففہ سے اور هٰذٰنِّ کو نون مشددہ اور الف سے
اِنْ هٰذٰنِّ ۳ بصریؒ اِنَّ کو نون مشددہ سے اور هٰذَيْنِ کو یا اور نون مخففہ
سے اِنَّ هٰذَيْنِ ۴ اور باقی اِنَّ کو نون مشددہ سے اور هٰذٰنِ کو الف
اور نون مخففہ سے اِنَّ هٰذٰنِ پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع مصاحف الف اور یا کے
حذف سے ہے۔ لَسٰحِرٰنِ۔ السِّحْرَ۔ لَكَبِيْرُكُمُ۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ۔
لِيَغْفِرَ اور خَيْرٌ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

فَاجْمَعُوْا کو بصریؒ ہمزہ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہوجاتا
ہے) اور میم کے فتح سے فَاجْمَعُوْا اور باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور میم کے کسرہ
سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْيَوْمَ مَنِ

يُخَيَّلُ کو ابن ذکوانؒ تاء تانیث سے تُخَيَّلُ اور باقی یاء تذکیر
سے پڑھتے ہیں۔ الْاَعْلٰى میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ جلی ہیں۔
(مَا فِيْ يَمِيْنِكَ) تَلْقَفْ کو ابن ذکوانؒ فا کے رفع سے اور باقی

جزم سے۔ اور حفصؒ لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے اور باقی لام کے فتح اور قاف
کی تشدید سے۔ اور بزیؒ وصلاً تا کی تشدید سے اور باقی تا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔
نتیجۂ اختلافات یہ ہے کہ ۱ مدنیؒ۔ قنبلؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا
کی تخفیف لام کے فتح قاف کی تشدید اور فا کے جزم سے یَمِیْنِكَ تَلَقَّفْ اور ۲
بزیؒ بھی اسی طرح مگر وصلاً تا کی تشدید سے یَمِیْنِكَ تَّلَقَّفْ ۳ ابن ذکوانؒ
بھی مدنیؒ وغیرہ کے مانند مگر فا کے رفع سے یَمِیْنِكَ تَلَقَّفُ ۴ اور حفصؒ تا
کی تخفیف لام کے سکون قاف کی تخفیف اور فا کے جزم سے پڑھتے ہیں۔ (ک)۔۔۔

كَيْدُ سٰحِرٍ

سٰحِرٍ کو حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ اور حا کے سکون سے الف کے
بغیر سِحْرٍ اور باقی سین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور حا کے کسرہ سے
پڑھتے ہیں (ک) السَّحَرَةُ سُجَّدًا

قَالَ اٰمَنْتُمْ کو مدنیؒ۔ بزیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ و کسائیؒ
ہمزۂ استفہام زیادہ کر کے ءَاٰمَنْتُمْ اور قنبلؒ و حفصؒ بر بناء خبر ایک ہمزہ سے
پڑھتے ہیں۔ استفہام پڑھنے والوں میں سے مدنیؒ۔ بزیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ہمزۂ ثانیہ
کی تسہیل بین بین کرتے ہیں۔ ادخال و ابدال جائز نہیں۔ یعنی اس کلمہ میں ہشامؒ نے
قاعدہ کی مخالفت کر کے صرف تسہیل کی ہے اور ابن ذکوانؒ کے لئے خلاف اصل
تسہیل ہے تحقیق نہیں البتہ ورشؒ کے لئے مد بدل حسب قاعدہ ہوتا ہے (ک)
اٰذَنَ لَكُمْ ۔ وَاَبْقٰی ہیں (دو جگہ) حمزہؒ وقفاً ہمزہ کی بخلاف تسہیل کرتے
ہیں۔ (ک) لِيَغْفِرَ لَنَا

وَمَنْ يَّأْتِهٖ کو قالونؒ بخلاف کسرہ محض سے يَأْتِهِ. سوسیؒ سکون
ھا سے يَأْتِهْ اور باقی صلہ سے پڑھتے ہیں یہی قالونؒ کی دوسری وجہ ہے اور
یہاں ہشامؒ کے لئے صرف صلہ ہے. شاطبیہ سے اختلاس بھی مفہوم ہوتا ہے جو تسامح ہے۔[1]
پڑھا نہیں جائیگا (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال بائیس ۲۲ ہیں) ۱ وَاَبٰى
۲ يٰمُوْسٰى ۳ ضُحًى میں وقفاً ۴ ثُمَّ اَتٰى ۵ النَّجْوٰى ۶ الْمُثْلٰى
۷ اسْتَعْلٰى ۸ اَلْقٰى ۹ تَسْعٰى ۱۰ مُوْسٰى ۱۱ الْاَعْلٰى... ۱۲
حَيْثُ اَتٰى ۱۳ وَمُوْسٰى ۱۴-۱۵ وَاَبْقٰى (دو جگہ) ۱۶ الدُّنْيَا
۱۷ وَلَا يَحْيٰى ۱۸ الْعُلٰى ۱۹ مَنْ تَزَكّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ و
بصریؒ تقلیل ۲۰ اُخْرٰى ۲۱ اور افْتَرٰى میں بصریؒ. حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل اور ۲۲ سُوًى (ورشؒ. بصریؒ اور کسائیؒ سِوًى) میں وقفاً
ابوبکرؒ. حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (غیر فواصل) فَتَوَلّٰى
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل. مُوْسٰى وَيْلَكُمْ اور يٰمُوْسٰى
اِمَّا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل. خَابَ میں حمزہؒ
جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور خَطٰيٰنَا میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں. ع — ع ۳ ۱۲

اَنْ اَسْرِ کو حرمیؒ ہمزۂ وصلیہ مکسورہ سے (جو درج کلام میں ساقط

---

[1] اگر یہ کہا جائے کہ وَفِي طٰهٰ بِوَجْهَيْنِ بُجِّلَا بمنزلہ استثنا کے ہے کہ ہشامؒ کے لئے مذکورۃ الصدر کلمات میں بخلاف، اختلاس ہے لیکن يَأْتِهٖ میں یہ اختلاس بخلاف قالونؒ کے لئے ہے نہ کہ ہشامؒ کے لئے بلکہ وہ مسکوتین کے مطابق فقط صلہ کرتے ہیں تو امام شاطبی رحمہ اللہ کا کلام بے غبار ہے۔ اور احقر کے نزدیک یہی بہتر و انسب ہے ۔ ۱۲ ط

ہو جاتا ہے) اور اجتماع ساکنین کی بنا پر نون کے کسرہ سے اَنِ اسْرِ اور باقی نون ساکنہ کے بعد ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں اور خلفؒ حسب اصل بخلاف سکتہ کرتے ہیں۔

لَا تَخٰفُ (درکًا) کو حمزہؒ باسقاط الف اور فا کے جزم سے۔ لَا تَخَفْ (نہی) اور باقی اثبات الف اور فا کے رفع سے (مضارع منفی) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں الف کے بغیر اور بعض میں بالف مرسوم تھا (تنبیہ) مِنَ الْيَمِّ مَا میں بوجہ تشدید ادغام ممنوع ہے۔

قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ۔ وَ وٰعَدْنٰكُمْ اور مَا رَزَقْنٰكُمْ حمزہؒ اور کسائیؒ تینوں فعلوں کو تاء متکلم مضمومہ سے الف کے بغیر قَدْ اَنْجَيْتُكُمْ وَ وٰعَدْتُكُمْ اور مَا رَزَقْتُكُمْ اور باقی نون عظمت اور اس کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

وَ وٰعَدْنٰكُمْ کو بصریؒ واو کے بعد کا الف ساقط کر کے وَ وَعَدْنٰكُمْ اور باقی اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

فَيَحِلَّ (عَلَيْكُمْ) اور وَمَنْ يَّحْلِلْ (عَلَيْهِ) میں سے کسائیؒ کلمہ اول کو حا کے اور کلمۂ دوم کو لام کے ضمہ سے فَيَحُلَّ اور يَحْلُلْ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ میں حا کے کسرہ پر اجماع ہے کیونکہ وہاں وجوب مراد ہے اور اِن میں نزول۔ اَفَطَالَ میں ورشؒ کی بخلاف تغلیظ ظاہر ہے۔

بِمَلْكِنَا کو مِّلْکِنَا۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے کسرہ سے بِمِلْكِنَا حمزہؒ و کسائیؒ ضمہ سے بِمُلْكِنَا اور مدنیؒ و عاصمؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔

حُمِّلْنَا کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ حا اور میم دونوں کے فتح
اور میم کی تخفیف سے حَمَلْنَا (معروف از حمل مجرد) اور باقی حا کے ضمہ اور میم کی
تشدید و کسرہ سے (ماضی مجہول از تحمیل) پڑھتے ہیں۔ اِلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا
کا ضمہ بیّن ہے (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال سات ہیں) ۱ وَلَا تَخْشٰی
۲ وَمَا هَدٰی ۳ وَالسَّلْوٰی ۴ فَقَدْ هَوٰی ۵ ثُمَّ اهْتَدٰی
۶ یٰمُوْسٰی اور ۷ لِتَرْضٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے
ہیں۔ (غیر فواصل) اِلٰی مُوْسٰی۔ فَرَجَعَ مُوْسٰی اور وَاِلٰہُ مُوْسٰی
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور اَلْقَی (السَّامِرِیُّ)
میں وقفاً حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) وَاِلٰہُ
مُوْسٰی پر مکی اور مدنی اول آیت شمار کرتے ہیں پس اگر یہ کہا جائے کہ ورشؒ و
بصریؒ مدنی اول کا اعتبار کرتے ہیں تو ورشؒ کے لئے تقلیل بلا خلاف ہے اور اگر یہ
کہا جائے کہ ورشؒ مدنی اخیر کو مانتے ہیں جو امام نافعؒ کا شمار ہے تو ورشؒ کے لئے
تقلیل بخلاف ہے (اور یہی آخری قول راجح ہے۔ کما قالہ المحقق و صاحب
الدر النثیر۔ ط) اور بصری کے لئے پہلی (یعنی مدنی اول کو لینے کی صورت
میں راس آیت ہونے اور دوسری (یعنی بصری شمار لینے کی صورت میں فُعْلٰی ہونے
کی وجہ سے صرف تقلیل ہے (اور یہی دوسرا قول قوی ہے۔ ط) ع ٤ ١٣

(ک) قَالَ لَھُمْ (تنبیہ) لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ میں ادغام ممنوع ہے۔
اَلَّا تَتَّبِعَنِ یٰ میں مدنیؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔
یَبْنَؤُمَّ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ میم کے کسرہ سے یَبْنَؤُمِّ اور

باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ باجماع موصول اور ہمزہ مضمومہ بشکل واو مرسوم اور الف یاء ندائیہ محذوف ہے۔ لَا تَاْخُذْ میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ وَلَا بِرَاْسِیْ میں سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ ابدال کرتے ہیں اور بِرَاْسِیْ اِنِّیْ کی یا کو.. مدنیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا کو حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے بِمَا لَمْ تَبْصُرُوْا اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ فَنَبَذْتُهَا میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ اور فَاذْهَبْ فَاِنَّ میں بصریؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ

لَنْ تُخْلَفَهٗ کو مکیؒ اور بصریؒ لام کے کسرہ سے لَنْ تُخْلِفَهٗ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔ قَدْ سَبَقَ میں بصریؒ ہشامؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ ذِكْرًا اور وِزْرًا میں ورشؒ کی بخلاف.. ترقیق بیّن ہے۔

یُنْفَخُ کو بصریؒ یا کے بجائے نون عظمت مفتوحہ اور فا کے ضمہ سے نَنْفُخُ اور باقی یاء غیب مضمومہ اور فا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ میں (دو جگہ) بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا (امالہ) (اس رکوع میں فاصل ممال ایک ہے)، اِلَيْنَا مُوْسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع ۵ ع ۱۴

(ک) اَذِنَ لَهُ اور يَعْلَمُ مَا۔ وَهُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ کا

اسکان ھا اور مُؤْمِنٌ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔
فَلَا يَخَفُ کو مکیؒ الف کے حذف اور فا کے جزم سے **فَلَا يَخَفْ** اور باقی خا کے بعد اثبات الف اور فا کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ قُرْءَانًا اور بِالْقُرْءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ ذِكْرًا میں ورشؒ کی بخلاف ترقیق ظاہر ہے (ک) ادَمُ مِنْ (امالہ) (غیر فواصل) لَا تَرَاى میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل۔ خَابَ میں حمزہؒ۔ يُقْضٰى اور فَتَعٰلَى (اللّٰهُ) میں بشرط وقف حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۱۵

وَاَنَّكَ (لَا تَظْمَؤُا) کو مدنیؒ اور ابو بکرؒ ہمزہ کے کسرہ سے **وَاِنَّكَ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ سَوْاٰتُهُمَا میں ورشؒ کے لئے واو کے قصر پر ہمزہ کی وجوہ ثلاثہ اور توسط پر صرف توسط چار وجوہ صحیح ہیں، کما مرّ ۲۰۔ يَاْتِيَنَّكُمْ اور وَلَمْ يُؤْمِنْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے (ک) قَالَ رَبِّ۔ لِمَ حَشَرْتَنِىٓ اَعْمٰى کی یا کو حرمیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ بَصِيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق اور وَالْاٰخِرَةِ میں ورشؒ کی نقل و ترقیق اور مد بدل اور خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ بیّن ہے۔۔
وَاَبْقٰى میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (امالہ) (اس رکوع میں فواصل ممال تیرہ ۱۳ ہیں)، ۱ اَبٰى ۲ فَتَشْقٰى ۳ وَلَا تَضْحٰى ۴ لَا يَبْلٰى ۵ فَغَوٰى ۶ وَهَدٰى ۷ مِنِّىْ هُدًى میں وقفاً ۸ وَلَا يَشْقٰى ۹ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۱۰ تُنْسٰى ۱۱ وَاَبْقٰى اور ۱۲ النُّهٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ و بصریؒ تقلیل ۱۳ وَلَا تَعْرٰى میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (غیر فواصل) الْجَنَّةِ میں کسائیؒ۔ وَعَصٰى۔ ثُمَّ اجْتَبٰهُ۔۔ اور

اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل اور ھُدَایَ میں کسائی کے دوری امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مِنِّیْ ھُدًی پر کوفی آیت نہیں گنتے مگر ذوالیا ہونے کی وجہ سے حمزہ وکسائی اسمیں امالہ کرتے ہیں۔ ع ۷ ۱۶

(ک) رَبِّكَ قَبْلَ۔ وَمِنْ اٰنَاۤئِ میں ورش کے لئے نقل اور مدبدل اور وصلاً خلف کے لئے بخلاف سکتہ ظاہر ہے۔ (ک) النَّھَارُ لَعَلَّكَ لَعَلَّكَ) تَرْضٰی کو ابوبکر اور کسائی تا کے ضمہ سے تُرْضٰی (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ خَیْرٌ میں ورش کی ترقیق۔ وَاَبْقٰی میں حمزہ کی بخلاف تسہیل۔ وَاْمُرْ۔ لَوْلَا یَاْتِیْنَا اور اَوَلَمْ تَاْتِھِمْ میں ورش و سوسی کا ابدال اور بِالصَّلٰوۃِ میں ورش کی تغلیظ ظاہر ہے۔ (ک) نَحْنُ نَرْزُقُكَ (تنبیہ) نَرْزُقُكَ میں فقدان میم کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔

اَوَلَمْ تَاْتِھِمْ کو مکی۔ شامی۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی یاء تذکیر سے اَوَلَمْ یَاْتِھِمْ اور باقی تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ الْاُوْلٰی میں ورش کے لئے نقل و مدبدل اور وقفاً حمزہ کے لئے نقل وسکتہ جلی ہیں۔ الصِّرَاطِ کو خلف اشمام بالزا سے۔ قنبل سین سے اور باقی صاد سے پڑھتے ہیں (امالہ) (اس رکوع.. میں فواصل ممال آٹھ ہیں) نمبر ۱ مُسَمًّی میں وقفاً نمبر ۲ تُرْضٰی نمبر ۳ الدُّنْیَا نمبر ۴ وَاَبْقٰی نمبر ۵ لِلتَّقْوٰی نمبر ۶ الْاُوْلٰی نمبر ۷ وَنَخْزٰی اور نمبر ۸ اھْتَدٰی

لہ محل وقف نہیں ہے لیکن اگر وقف کیا جائے تو ہشام کے لئے ہمزۂ متطرفہ کی نو وجوہ اور حمزہ کے لئے دونوں ہمزوں کی ستائیس وجوہ صحیح ہو سکتی ہیں۔ ہمزۂ متطرفہ کی وجوہ خمسہ قیاسی۔ اور ابدال بیا کے ساتھ وجوہ اربعہ رسمی (سکون پر طول۔ توسط۔ قصر اور روم) مزید جائز ہیں اور یہ سب نقل۔ سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں۔ ۱۲

ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں (غیر فواصل) النّھار میں
بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ (تنبیہ) الدُّنیا پر کوفی آیت ع ۸ / ۱۷
شمار نہیں کرتے مگر ذوالیا ہونے کی وجہ سے حمزہؒ اور کسائیؒ اسمیں امالہ کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت تیرہ ہیں ۱ اِنِّیٓ اٰنَسْتُ ۲ اِنِّیٓ اَنَا رَبُّکَ (مکیؒ وبصریؒ اَنِّیَ) ۳ اِنَّنِیٓ اَنَا اللّٰہُ ۴ لِنَفْسِیَ اذْھَبْ اور ۵ ذِکْرِیَ اذْھَبَا میں حرمیؒ وبصریؒ ۶ لَعَلِّیٓ اٰتِیْکُمْ میں حرمیؒ ۔ بصریؒ وشامیؒ ۷ لِذِکْرِیَ اِنَّ ۸ وَیَسِّرْ لِیَ اَمْرِیَ ۹ عَیْنِیَ اِذْ اور ۱۰ بِرَاْسِیَ اِنِّیْ میں مدنیؒ وبصریؒ ۱۱ وَلِیَ فِیْھَا میں ورشؒ وحفصؒ ۱۲ اَخِیَ اشْدُدْ میں مکیؒ وبصریؒ اور ۱۳ حَشَرْتَنِیَ اَعْمٰی میں حرمیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ اور زائدہ ایک ہے ۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ یْ میں مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں ۔

ادغام کبیر اٹھائیس ۲۸ ہیں (مثلین کے ۱۷ ۔ اور متقاربین کے ۱۱) اور صغیر جائز مختلف فیہ نو ۹ ہیں ۔

(المرسوم) اَتَوَکَّؤُا ۔ جَزٰٓؤُا مَنْ ۔ لَا تَظْمَؤُا میں ہمزہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اور وَمِنْ اٰنَآئِ میں بصورت یا اور وَلَاُوصَلِّبَنَّکُمْ میں ہمزہ کے بعد واو زائدہ مرسوم تھا ۔

سُورۃ الانبیاء علیہم السلام

باجماع مکیہ ہے ۔ اس کی آیتیں غیر کوفی ۱۱۱ ۔ اور کوفی ۱۱۲ ہیں ۔ ۱۱۱ جگہ اجماع اور ایک جگہ اختلاف ہے ۔ یعنی وَلَا یَضُرُّکُمْ پر کوفی آیت ہے ۔

۹۳
فَسَتَعۡلَمُوۡنَ سے مُعۡرِضُوۡنَ تک وجوہ صحیحہ بین السورتین ترانوے ہیں[1]۔ قالونؒ مع بزیؒ و عاصمؒ چوبیس ۲۴۔ شامیؒ۔ دوریؒ۔ سوسیؒ چھ ۶ چھ ۶۔ خلادؒ تین ۳۔ کسائیؒ اور قنبلؒ بارہ ۱۲ بارہ ۱۲۔ ورشؒ اٹھارہ ۱۸ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) اور خلفؒ چھ ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا يَأۡتِيهِمۡ۔ أَفَتَأۡتُونَ۔ فَلۡيَأۡتِنَا۔ يُؤۡمِنُونَ اور لَا يَأۡكُلُونَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال۔ ظَلَمُوا میں ورشؒ کی تغلیظ۔ السِّحۡرَ۔۔۔۔ تُبۡصِرُونَ اور ذِكۡرُكُمۡ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

قَٰلَ رَبِّيۡ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف کے بغیر (امر) اور وصلاً لام کا را میں ادغام کرکے قُلۡ رَّبِّيۡ اور باقی قاف کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات اور لام کے فتح سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ غیر کوفی مصاحف میں الف کے بغیر اور کوفی مصاحف میں الف سے مرسوم تھا۔ وَالۡأَرۡضِ اور الۡأَوَّلُونَ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ وَهُوَ میں قالونؒ بصریؒ و کسائیؒ کا اسکان ھا۔ اور مِنۡ قَرۡيَةٍ أَهۡلَكۡنَٰهَا میں ورشؒ کی نقل اور

[1] ۱۔ ۶ قالونؒ کے لئے قطع پر الرَّحِيۡمِ کی وجوہ ثلٰثہ میں سے ہر ایک کے ساتھ صلہ اور بے صلہ اور مُعۡرِضُوۡنَ میں وہ ہی وجہ ۲۴۔ پھر الرَّحِيۡمِ کے روم و وصل اور پھر وصل کل پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ مُعۡرِضُوۡنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ صلہ میں بزیؒ اور بے صلہ میں عاصمؒ مندرج ہو گئے ۱۔ ۶ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر مُعۡرِضُوۡنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھ کر بصریؒ کے لئے تقلیل کے ساتھ سکتہ اور وصل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو اور سوسیؒ کو لِلنَّاسِ سے ہر مرتبہ لوٹاؤ۔ پھر خلادؒ کے لئے وصل پر مُعۡرِضُوۡنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھ کر کسائیؒ کو بسم اللہ پر عاصمؒ کے مانند بارہ وجوہ سے پڑھو۔ پھر قنبلؒ کو الصِّرَاطِ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر بارہ اور ترک پر چھ وجوہ پڑھو۔ اب خلفؒ کو منفصل کے عدم سکتہ اور سکتہ سے باشمام چھ ۶ وجوہ سے پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اہل ضرب یہاں ۱۲۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

جزء ھفدھم

وقفاً حمزہؒ کی نقل۔۔ و عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ ظاہر ہے۔

نُوحِیٓ اِلَیۡهِمۡ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب حا کے فتح اور اس کے بعد الف (مبدلہ از یا) سے یُّوۡحٰٓی اِلَیۡهِمۡ اور حفصؒ نون عظمت حا کے کسرہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ واضح ہے۔ فَسۡـَٔلُوۡا میں مکیؒ و کسائیؒ حرکت ہمزہ سین پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے فَسَلُوۡا اور باقی سین کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں (امالہ) لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ النَّجۡوَی (الَّذِیۡنَ) میں وقفاً اور یُوۡحٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور افۡتَرٰىهُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

كَانَتۡ ظَالِمَةً میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام ..... وَاَنۡشَاۡنَا اور بَاۡسَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ میں ورشؒ کی نقل اور مد بدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ تُسۡـَٔلُوۡنَ اور یُسۡـَٔلُوۡنَ میں وقفاً حمزہؒ کی نقل ظاہر ہے۔ بَلۡ نَّقۡذِفُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَالۡاَرۡضِ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ۔ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ وَلَا یَسۡتَحۡسِرُوۡنَ۔ یُنۡشِرُوۡنَ۔ ذِکۡرُ اور وَذِکۡرُ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے۔ مَنۡ مَّعِیَ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اِلَّا نُوۡحِیٓ اِلَیۡهِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ یاء غیب حا کے فتح اور الف سے یُوۡحٰٓی اِلَیۡهِ اور باقی نون عظمت حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، یَعۡلَمُ مَا۔ اِنِّیٓ اِلٰهٌ کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے

ہیں (امالہ) دَعْوٰىھُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اٰلِھَۃً
میں کسائیؒ۔ یُوْحٰی میں ورشؒ بخلاف تقلیل (حمزہؒ وکسائیؒ نون عظمت اور حا کے کسرہ سے
پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے لئے اسمیں امالہ نہیں ہے) اور اِنْ نَّضٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کو مکیؒ واو کے بغیر اَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ اور باقی
ہمزہ کے بعد واو مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (یہ مصحف مکہ میں واو کے بغیر اور
باقی مصاحف میں واو عاطفہ سے مرسوم تھا) کُلَّ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول و توسط اور
وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ۔ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ اور تَاْتِیْھِمْ میں ورشؒ
و سوسیؒ کا ابدال اور وَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ کا اسکان ھا ظاہر ہے۔

اَفَاۡئِنْ مِّتَّ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتَّ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

ھُزُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے
ھُزُؤًا۔ حفصؒ اسی طرح مگر واو سے۔ اور حمزہؒ وصلاً زا کے سکون اور ہمزہ سے ھُزْءًا
اور وقفاً نقل و ابدال کر کے ھُزَا اور ھُزُوًا پڑھتے ہیں۔ کٰفِرُوْنَ اور
سَخِرُوْا میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ عَنْ وُّجُوْھِھِمُ النَّارَ میں بصریؒ
ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور
میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بَلْ تَّاْتِیْھِمْ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے
ہیں۔ وَلَقَدِ اسْتُھْزِئَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً دال کے ضمہ سے اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتدا سب کے لئے ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ یَسْتَھْزِءُوْنَ

ہیں ورشؒ کا مد بدل ظاہر ہے اور وقفاً حمزہؒ کے لئے تسہیل کالواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ اور ضمہ زا کے ساتھ ہمزہ کا حذف تین وجوہ صحیح ہیں (امالہ) فِتۡنَةً میں کسائیؒ۔ رَاٰكَ میں ورشؒ را وہمزہ کی تقلیل۔ ابن ذکوانؒ بخلاف۔ ابوبکرؒ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کا اور بصریؒ صرف ہمزہ کا امالہ۔ مَتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور فَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) اَوَلَمۡ یَرَ مجزوم ہے اس لئے اس میں امالہ ہرگز نہیں ہوسکتا خواہ وصل کریں یا وقف۔ ع

(ک) ذِكۡرِ رَبِّهِمۡ اور لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَ۔ ورشؒ کے لئے طَالَ میں بخلاف اور فَلَا تُظۡلَمُ میں بلا خلاف تغلیظ جلی ہے۔ عَلَیۡهِمُ الۡعُمُرُ میں بصریؒ ھا اور میم کے کسرہ سے۔ حمزہؒ وکسائیؒ دونوں کے ضمہ سے اور باقی ھا کے کسرہ اور میم کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ نَاۡتِی میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ مِنۡ اَطۡرَافِهَا اور مُبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ میں ورشؒ اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور عدم سکتہ اور خلفؒ کا سکتہ۔ اور اُنۡذِرُكُمۡ۔ وَذِكۡرًا ابن بخلاف۔ ذِكۡرٌ اور مُنۡكِرُوۡنَ میں ورشؒ کی ترقیق ظاہر ہے۔

وَلَا یَسۡمَعُ الصُّمُّ میں شامیؒ فعل کو تاءِ خطاب مضمومہ اور میم کے کسرہ سے (از مزید) اور اسم کو (بر بناءِ مفعولیت) میم کے نصب سے وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ اور باقی فعل کو یاءِ غیب مفتوحہ اور میم کے فتح سے (از مجرد) اور اسم کو (بر بناءِ فاعلیت) میم کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ الدُّعَآءَ اِذَا میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ شَیۡـًٔا میں ورشؒ کا طول وتوسط اور وقفاً حمزہؒ کی نقل وادغام جلی ہیں۔

(وَاِنْ کَانَ) مِثْقَالَ کو مدنیؒ (کَانَ تامہ مان کر) لام کے رفع سے مِثْقَالُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔

وَضِيَاءً کو قنبلؒ ضاد کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مفتوحہ سے وَضِئَاءً اور باقی ہمزہ کے بجائے یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں (امالہ) وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَكَفَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور مُوسَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

(ک) قَالَ لِاَبِيهِ اور قَالَ لَقَدْ۔ اَجِئْتَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

جُذَاذًا کو کسائیؒ جیم کے کسرہ سے جِذَاذًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ كَبِيرًا۔ كَبِيرُهُمْ اور الْخَبٰٓئِثَ میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے (ک) يُقَالُ لَهُ۔ فَاْتُوا میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال ظاہر ہے۔

ءَاَنْتَ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی ہمزتین محققتین کے درمیان ادخال کر کے پڑھتے ہیں۔ يٰٓاِبْرٰهِيمُ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف

ع ۴ ۴ ع

لہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا سے مُشْفِقُونَ تک ترتیب قراءت ۱-۲ قالونؒ کے لئے دوالفی مد پر صلہ اور بے صلہ پڑھو۔ بزیؒ درج ہوگئے ۳ شامیؒ کو پھر ۴ عاصمؒ کو مد سے لوٹاؤ ۵ قنبلؒ کے لئے وَضِئَاءً ہمزہ پڑھو ۶ بصریؒ کو مُوسَىٰ کی تقلیل سے ۷ خلفؒ کو عدم سکتہ پر امالہ محضہ اور ادغام کامل سے پڑھ کر ۸ خلادؒ کو ادغام ناقص سے اور ۹ کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۱۰-۱۱ ورشؒ کے لئے نقل اور اٰتَيْنَا کے قصر پر مُوسَىٰ کا فتح اور ذِكْرًا میں تفخیم و ترقیق ۱۲-۱۳ اور اٰتَيْنَا کے توسط پر مُوسَىٰ میں تقلیل اور ذِكْرًا میں دونوں وجوہ ۱۴-۱۷ اور اٰتَيْنَا کے طول پر مُوسَىٰ میں فتح اور تقلیل اور انمیں سے ہر ایک پر ذِكْرًا کی دونوں وجوہ ۱۸ اور خلفؒ کے لئے سکتہ پر امالہ محضہ اور ادغام کامل پڑھو۔ واللہ اعلم بالصواب سیّدؒ نے توسط پر ترقیق کو منع کیا ہے۔ وفیہ ما فیہ۔ ۱۲

تسہیل کرتے ہیں (پس کُل تین ۳ وجوہ ہوں گی۔ فتدبر)، فَسْـَٔلُوْهُمْ میں مکی و کسائی حرکت ہمزہ سین پر نقل کرکے فَسَلُوْهُمْ اور باقی ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رُءُوْسِهِمْ میں وقفاً حمزہ تسہیل اور باتباع رسم حذف کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ شَيْـًٔا میں ورش کا طول و توسط اور وصلاً خلاد کا بخلاف اور خلف کا سکتہ ظاہر ہے۔

اُفٍّ بصری۔ ابوبکر، حمزہ اور کسائی فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُفِّ کو مکی و شامی فا کے فتح سے تنوین کے بغیر اُفَّ اور مدنی و حفص تنوین اور کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَخْسَرِیْنَ میں ورش کی نقل اور وقفاً حمزہ کی نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ اَئِمَّةً میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشام تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے۔ اِلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ہا کا ضمہ اور الصَّلٰوةِ میں ورش کی تغلیظ ظاہر ہے۔ الْخَبٰٓئِثَ میں وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔ سَوْءٍ میں ورش کا طول و توسط جلی ہے (امالہ) فَتًى (يَذْكُرُهُمْ) میں وقفاً حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں دوری اور نَافِلَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵

بِاٰيٰتِنَا میں وقفاً حمزہ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ سَوْءٍ میں ورش کے لئے طول و توسط ظاہر ہیں۔

لِتُحْصِنَكُمْ میں حرمی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی یاء تذکیر سے لِيُحْصِنَكُمْ۔ ابوبکر نون عظمت سے لِنُحْصِنَكُمْ اور شامی و حفص تاء تانیث سے پڑھتے ہیں۔ بَاْسِكُمْ میں سوسی اور وقفاً حمزہ ابدال

کرتے ہیں۔ شٰکِرُوْنَ۔ لَنْ نَّقْدِرَ۔ خَیْرٌ اور فِی الْخَیْرٰتِ میں ورشؒ
کی ترقیق بیّن ہے۔ (تنبیہ) الرِّیْحَ عَاصِفَۃً میں ادغام نہیں ہوسکتا اور یہاں
الرِّیْحَ کے بافراد پڑھنے پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔ شَیْءٍ میں ورشؒ کا طول
و توسط اور وصلاً خلادؒ کا بخلاف اور خلفؒ کا سکتہ جلی ہے۔ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی یا
کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا
ساقط ہوجاتی ہے۔

نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ کو شامیؒ وابوبکرؒ نون واحدہ مضمومہ سے
(بعد کے ایک نون کو حذف کرکے) اور اس کے بعد جیم مشددہ سے نُجِّی
الْمُؤْمِنِیْنَ[۱] اور باقی نون مضمومہ کے بعد نون ساکنہ کے اثبات اور جیم
مخفّفہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع ایک نون سے ہے۔ الْمُؤْمِنِیْنَ میں ورشؒ و
سوسیؒ اور وقفاً حمزہؒ کا ابدال ظاہر ہے۔ وَزَکَرِیَّا میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور
ابوبکرؒ الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ زیادہ کرکے بمد واجب وَزَکَرِیَّآءَ اور باقی ہمزہ
کے بغیر (مگر وصلاً مد منفصل سے) پڑھتے ہیں۔ وَزَکَرِیَّآءَ اِذْ میں حرمیؒ و بصریؒ
ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ وَاَصْلَحْنَا میں ورشؒ کی تغلیظ بیّن ہے (امالہ)
اِذْ نَادٰی (میں تین جگہ) اور فَنَادٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل

---

[۱] بعض نحوی اس قراءت کو لحن کہتے ہیں جو ان کی خیرہ چشمی ہے۔ یہ قراءت صحیحہ متواترہ ہے جس کو دو کبیر الشان ائمہؒ نے تابعینؒ عظام اور صحابہ کرامؓ سے اخذ کیا ہے اور امام ابوعبیدؒ اسی کو مختار کہتے ہیں کیونکہ یہ مصاحف عثمانیہؓ کے حقیقتاً مطابق ہے۔ یہ اصل میں نُنَجِّی نونین اور جیم مشددہ سے تھا۔ اجتماع مثلین کے ثقیل ہونے کی بنا پر تخفیفاً ایک نون حذف کردیا جیسا کہ وَنُزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَنْزِیْلًا (شاذ قراءت) میں کیا گیا ہے۔ یا نُنْجِی تھا۔ قرب مخرج اور جہر و استفال وانفتاح میں اشتراک کی بنا پر نون کا جیم میں ادغام کردیا۔ واللّٰہ اعلم۔ ۱۲

وَذِكۡرًا میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل۔ یَحۡیٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ یُسٰرِعُوۡنَ میں کسائی کے دوری اور...... وَاحِدَةً میں کسائی امالہ کرتے ہیں۔ ع ۶

وَهُوَ میں قالون۔ بصری وکسائی کا سکون ھا اور مُؤۡمِنٌ میں ورش وسوسی کا ابدال جلی ہے۔

وَحَرٰمٌ کو ابوبکر، حمزہ اور کسائی حا کے کسرہ اور را کے اسکان سے الف کے بغیر وَحِرۡمٌ اور باقی حا اور را دونوں کے فتح اور را کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

فُتِحَتۡ کو شامی تا کی تشدید سے فُتِّحَتۡ اور باقی تا کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ کو حرمی۔ بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ہمزہ کے بجائے الف سے یَاجُوۡجُ وَمَاجُوۡجُ اور عاصم یا کے بعد ہمزہ ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً میں حرمی وبصری ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ ورش کا مدبدل جلی ہے۔ زَفِیۡرٌ میں ورش کی ترقیق ظاہر ہے (تنبیہ) یہاں لَا یَحۡزُنُهُمُ میں یا کے فتح اور زا کے ضمہ پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔ الۡمَلٰٓئِكَةُ میں وقفاً حمزہ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ (تنبیہ) السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ میں بوجہ تشدید ادغام ممنوع ہے۔

لِلۡكُتُبِ کو حرمی بصری۔ شامی اور ابوبکر کاف کے کسرہ۔ تا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے لِلۡكِتٰبِ (بافراد) اور باقی کاف و تا دونوں کے ضمہ سے

الف کے بغیر (بجمع) پڑھتے ہیں۔ بَدَّ أُنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
فِی الزَّبُوْرِ کو حمزہؒ زا کے ضمہ سے فِی الزُّبُوْرِ (بجمع) اور باقی فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔
سَوَآءٍ میں ہشامؒ و حمزہؒ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں (ک) وَیَعْلَمُ مَا
قُلْ رَبِّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف کے بغیر قُلْ (امر) اور وصلاً حسب قاعدہ لام کا را میں ادغام کر کے) اور حفصؒ قاف و لام دونوں کے فتح اور ان کے درمیان اثبات الف سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ رسم اجماعاً بحذف الف ہے۔ (تنبیہ) تَصِفُوْنَ میں اخفشؒ نے ابن ذکوانؒ سے دیگر قراء کے مانند تاء خطاب روایت کی ہے اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے۔ اور صوریؒ یاء غیب روایت کرتے ہیں (جو صرف بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ط) (امالہ) الْحُسْنٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَتَتَلَقّٰهُمُ اور یُوْحٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور الْمَلٰٓئِكَةُ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چار ہیں ۱ مَّعِیَ وَ ذِکْرُ میں حفصؒ ۲ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ میں مدنیؒ و بصریؒ ۳ مَسَّنِیَ الضُّرُّ ۴ اور عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

ادغام کبیر سات ہیں (کل از مثلین) اور ادغام صغیر جائز مختلف فیہ تین ہیں۔
(المرسوم) جُذٰذًا ۔ یُسٰرِعُوْنَ اور الْخَبٰٓئِثَ بحذف الف

اَفَائِنْ مِّتَّ میں ہمزہ بصورت یا اور اس سے قبل الف زائدہ اور......

سَاُورِیْكُمْ میں اکثر مصاحف میں ہمزہ کے بعد واو زائدہ مرسوم تھا۔

سُورۂ حج مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آیات ۱۹ تا ۲۲ (العدد کوفی) مدنیہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مدنیہ ہے مگر آیات ۵۲ تا ۵۵ مکیہ ہیں۔ اور اس کی آیتیں شامی ۷۴، بصری ۷۵، مدنی ۷۶، مکی ۷۷، اور کوفی ۷۸ ہیں۔ پانچ جگہ اختلاف[1] ہے ۱ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۲ اور مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ پر کوفی ۳ وَعَادٌ وَّثَمُوْدُ پر غیر شامی ۴ وَقَوْمُ لُوْطٍ پر حجازی وکوفی ۵ اور هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ پر مکی آیت ہے۔

وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ سے رَبَّكُمْ تک وجوہ صحیحہ چھیاسٹھ[2] ۶۶ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ بیس ۲۰، ورشؒ مع حمزہؒ چودہ (بسم اللہ پر ۱۰ ۔ ترک پر ۴)، عاصمؒ وکسائیؒ دس دس۔ بصریؒ آٹھ ۸ اور شامیؒ چار ۴ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) السَّاعَةِ شَیْءٌ۔ شَیْءٌ۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں

---

[1] چوہتر جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے بصری ایک۔ مدنی دو۔ مکی تین اور کوفی چار جگہ آیت گنتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱ تا ۱۸ قالونؒ کے لئے تَصِفُوْنَ کے طول توسط اور قصر پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل۔ انمیں سے ہر ایک اور ۱۹ تا ۲۰ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر تَصِفُوْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر و مد سے اور شامیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب عَظِيْمٌ تک یہاں

۱۴۴۹ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

طول و توسط اور حمزہ کا مذہب اور شیئًا میں وقفاً حمزہ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں۔ (ک) النّاس سُکٰرٰی

سُکٰرٰی اور بِسُکٰرٰی حمزہ وکسائی دونوں کو سین کے فتح اور کاف کے سکون سے الف کے بغیر سَکْرٰی اور بِسَکْرٰی اور باقی سین کے ضمہ۔ کاف کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک)، لِنُبَیِّنَ لَکُمْ۔ وَنُقِرُّ اور قَدِیْرٌ میں ورش کی ترقیق جلی ہے (ک) الْاَرْحَامِ مَا۔ مَا نَشَآءُ اِلٰی میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں (ک)، الْعُمُرِ لِکَیْلَا اور یَعْلَمُ مِنْ اور بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ

لِیُضِلَّ عَنْ کو مکی و بصری یا کے فتح سے لِیَضِلَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بِظَلَّامٍ میں ورش کی تغلیظ ظاہر ہے (الممال) وَتَرَی (النَّاسَ)، اور وَتَرَی (الْاَرْضَ) میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً بصری و حمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل۔ سُکٰرٰی اور بِسُکٰرٰی میں بصری امالہ.. ورش تقلیل۔ سَکْرٰی اور بِسَکْرٰی میں حمزہ وکسائی امالہ۔ النَّاسِ ہر دو میں دوری۔ تَوَلَّاہُ۔ مُسَمًّی وقفاً۔ یُتَوَفّٰی اور وَلَاھُدًی وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الْمَوْتٰی اور الدُّنْیَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۸

خَیْرٌ۔ خَسِرَ۔ وَالْاٰخِرَۃَ ہر دو اور وَکَثِیْرٌ ہر دو میں ترقیق۔ اور وَالْاٰخِرَۃَ اور الْاَنْھٰرُ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک)، وَالْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ

(تنبیہ) اَقۡرَبُ مِنۡ میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ لَبِئۡسَ اور وَلَبِئۡسَ میں
ابدال ظاہر ہے رک، الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ کو ورشؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ حسب اصل لام امر کے
کسرہ سے ثُمَّ لِيَقۡطَعۡ۔ اور باقی تخفیفاً لام کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔
وَالصّٰبِئِيۡنَ کو مدنیؒ باء موحدہ کے بعد یاء ساکنہ سے ہمزہ
کے بغیر وَالصّٰبِيۡنَ اور باقی باء موحدہ اور یاء ساکنہ کے درمیان ہمزہ
مکسورہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شَيۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب
اور يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔
هٰذٰنِ کو مکیؒ نون مشددہ سے بمدلازم هٰذٰٓنِّ اور باقی نون مخففہ سے
پڑھتے ہیں۔ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ کی قرآآت ثلثہ اور مد بدل ظاہر ہے۔ (الممال)
النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ۔ الدُّنۡيَا ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل۔ وَالۡاٰخِرَةَ اور الۡقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً۔ الۡمَوۡلٰى میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنَّصٰرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل اور نَارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۹ ۲
رک، الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ۔ اَسَاوِرَ میں ترقیق بیّن ہے۔
وَلُؤۡلُؤًا کو مکیؒ۔ بصریؒ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بربناء عطف [۱]) دوسرے
ہمزہ کے خفض سے وَلُؤۡلُؤٍ اور مدنیؒ وعاصمؒ (بربناء مفعولیت [۲]) نصب سے پڑھتے
ہیں۔ اور سوسیؒ وابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ اور وقفاً حمزہؒ بھی شریک
ہیں۔ نیز وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ ہمزۂ متطرفہ کا مد سے ابدال اور روم کے ساتھ تسہیل اور

---

[۱] یعنی بر لفظ اَسَاوِرَ۔ ۱۲ ط۔ [۲] أی وَيُؤۡتَوۡنَ لُؤۡلُؤًا۔ اور نصب بربناء عطف بر محل اَسَاوِرَ بھی ہوسکتا ہے أی يُحَلَّوۡنَ اَسَاوِرَ وَلُؤۡلُؤًا۔ ۱۲ ط

باتباع رسم واو مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں ۔ یہ تیسری وجہ بحالت اسکان تلفظ میں
پہلی وجہ کے مطابق مگر تقدیراً جدا اور بحالت روم جدید وجہ ہے پس ان کے لئے وقفاً
تین وجوہ صحیح ہیں مگر ہشامؒ ہمزہ ساکنہ کی تحقیق سے وَلُؤْلُؤًا ۔ وَلُؤْلُؤٍا اور
وَلُؤْلُؤًا اور حمزہؒ ہمزہ ساکنہ کے ابدال سے وَلُولُوًا ۔ وَلُولُؤًا اور وَلُولُوًا
پڑھتے ہیں ۔ رسم باجماع مصاحف الف سے ہے مگر اہل خفض کے لئے الف پر وقف جائز نہیں
ہے تاکہ غلط قراءت نہ ہو ۔ صِرَاطِ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی
صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) لِلنَّاسِ سَوَآءً
سَوَآءً الْعَاكِفُ کو غیر حفصؒ تنوین رفع سے سَوَآءٌ اور حفصؒ
تنوین نصب سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) اور اگر وقف کیا جائے تو حفصؒ کے لئے الف
سے اور رفع والوں میں سے غیر ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے وقف ہمزہ ساکنہ پر ہوگا اور ان..
دونوں کے لئے وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں ۔ اور وصلاً نون تنوین کے کسرہ دینے پر اجماع
ہے (ک) الْعَاكِفُ فِيهِ ۔ وَالْبَادِ میں ورشؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین
میں اثبات یا کرتے ہیں ۔ عَذَابٍ اَلِيمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (الممال)
لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع
بَوَّاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) لِاِبْرٰهِيمَ مَكَانَ ۔ شَيْـًٔا میں
طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔ بَيْتِيَ کی یا کو مدنیؒ ہشامؒ اور حفصؒ مفتوح
پڑھتے ہیں ۔ يَأْتُوكَ اور يَأْتِينَ میں ابدال اور الْاَنْعَامِ میں نقل و سکتہ
ظاہر ہیں ۔
ثُمَّ لْيَقْضُوا کو ورشؒ ۔ قنبلؒ ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام امر کے

ع ۱۰ ۳

کسرہ سے ثُمَّ لِيَقْضُوا ۔ اور باقی تخفیفاً اسکان سے پڑھتے ہیں ۔
وَلْيُوفُوا کو ابن ذکوانؒ لام امر کے کسرہ سے وَلِيُوفُوا اور باقی
تخفیفاً اسکان سے نیز ابو بکرؒ واو کے فتح اور فاء مشددہ سے وَلْيُوَفُّوا (مضارع
از وَفّٰی مضاعف) اور باقی واو کے اسکان اور فاء مخففہ سے پڑھتے ہیں (جو اَوْفٰی
کا مضارع ہے)
وَلْيَطَّوَّفُوا کو ابن ذکوانؒ لام امر کے کسرہ سے وَلِيَطَّوَّفُوا اور
باقی تخفیفاً اسکان سے پڑھتے ہیں ۔ فَهُوَ میں سکون ھا ۔ خَيْرٌ ۔ غَيْرَ ۔
الطَّيْرُ اور شَعَآئِرَ میں ترقیق ظاہر ہے ۔
فَتَخْطَفُهُ کو مدنیؒ خا کے فتح اور طاء مشددہ سے فَتَخَطَّفُهُ
اور باقی خا کے اسکان اور طاء مخففہ سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) الرِّيحُ کے
افراد پر قراء سبعہ کا اجماع ہے ۔ (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ ۔ يُتْلٰى اور
مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور تَقْوَى (الْقُلُوبِ)
وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۱۱
مَنْسَكًا کو حمزہؒ وکسائیؒ سین کے کسرہ سے مَنْسِكًا اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں ۔ الْأَنْعَامِ میں نقل وسکتہ ذُكِرَ ۔ خَيْرٌ ۔ اور ......
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ میں ترقیق اور الصَّلٰوةِ میں تغلیظ ظاہر ہے ۔ (تنبیہ)

لہ اس سورۃ میں امر غائب کے چار کلمات واقع ہوئے ہیں ۔ ایک دوسرے رکوع میں اور
تین اسی رکوع میں ۔ ابن ذکوانؒ چاروں کو لام کے کسرہ سے پڑھتے ہیں کیونکہ لام امر اصلاً مکسور
ہے تاکہ اسمیں اور لام تاکید میں فرق ہو جائے ۔ ورشؒ و بصریؒ و ہشامؒ پہلے دو کو لام کے کسرہ
سے اور پچھلے دو کو اسکان سے ۔ قنبلؒ دوسرے کو لام کے کسرہ سے اور پہلے اور تیسرے اور
چوتھے کو سکون سے اور باقی چاروں کو سکون سے پڑھتے ہیں ۔ ۱۲

۱ صَوَآفَّ کا مد لازم اور اس پر وقف کافی اور بحالت وقف تشدید کا اظہار واجب ہے اور موقوف علیہ کے مفتوح ہونے کی وجہ سے روم و اشمام ممنوع ہیں۔ پس تشدید و مد کی رعایت کے ساتھ وقف بالسکون کیا جائے ۲ صَوَآفَّ فَاِذَا میں تشدید کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا میں بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ ابن ذکوانؒ کے لئے صرف اظہار ماخوذ ہے۔

(اِنَّ اللّٰهَ) يُدٰفِعُ کو مکیؒ و بصریؒ یا کے فتح دال کے اسکان اور فا کے فتح سے الف کے بغیر يَدْفَعُ اور باقی یا کے ضمہ دال کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور فا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں باثبات الف مرسوم تھا (ک)، يُدٰفِعُ عَنِ (الممال) التَّقْوٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور هَدٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل.. کرتے ہیں۔ ع

ع ۵ ۱۲

اُذِنَ کو مکیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے فتح سے اَذِنَ (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک) اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے کسرہ سے يُقٰتِلُوْنَ (معروف) اور باقی فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ دونوں کلمات کے اعتبار سے چار قراءتیں ہیں۔ ۱ مدنیؒ و حفصؒ دونوں کو مجہول ۲ مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ دونوں کو معروف ۳ شامیؒ پہلے کو معروف.. دوسرے کو مجہول ۴ اور بصریؒ و ابوبکرؒ پہلے کو مجہول اور دوسرے کو معروف پڑھتے ہیں۔ لَقَدِيْرٌ۔ كَثِيْرًا۔ اور يَسِيْرُوْا میں ترقیق جلی ہے۔

دَفْعُ اللّٰہِ کو مدنیؒ دال کے کسرہ ۔ فا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے دِفٰعُ اللّٰہِ اور باقی دال کے فتح اور فا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف ہے۔

لَّهُدِّمَتْ کو حرمیٌ دال کی تخفیف سے لَهُدِمَتْ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ لَهُدِّمَتْ صَّوَامِعُ میں بصریؒ ۔ ابن ذکوانؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَصَلَوٰتٌ ۔ الصَّلٰوۃَ ۔ اور مُعَطَّلَةٍ میں تغلیظ اور الْاُمُوْرِ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ اَخَذْتُهُمْ ۔ اور اَخَذْتُهَا میں غیر مکیؒ و حفصؒ ادغام کرتے ہیں (ک)، كَانَ نَكِيْرِ ۔ نَكِيْرِيْ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ فَكَاَيِّنْ ۔ اور وَكَاَيِّنْ میں مکیؒ کاف کے بعد الف اور اس کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مکسورہ سے بمد واجب فَكَآئِنْ ۔ وَكَآئِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور اس کے بعد یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے۔

اَهْلَكْنٰهَا کو بصریؒ تاء متکلم مضمومہ سے الف کے بغیر اَهْلَكْتُهَا ۔ اور باقی نون عظمت مفتوحہ اور الف سے پڑھتے ہیں۔ وَهِيَ ہر دو اور فَهِيَ میں سکون ھا جلی ہے ۔ وَبِئْرٍ میں ورشؒ و سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک)......

رَبِّكَ كَاَلْفِ

مِّمَّا تَعُدُّوْنَ کو مکیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے يَعُدُّوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال)، مِنْ دِيَارِهِمْ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ تقلیل ۔ مُوْسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ

بخلاف اور بصری تقلیل۔ لَا تَعۡمَی (الۡاَبۡصَارُ) وقفاً اور تَعۡمَی
(الۡقُلُوۡبُ) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ٦ ۱۳
مُعٰجِزِیۡنَ کو مکی وبصری الف حذف کرکے جیم مشددہ سے مُعَجِّزِیۡنَ
اور باقی عین کے بعد اثبات الف اور جیم مخففہ سے پڑھتے ہیں رسم بحذف الف ہے
نَذِیۡرٌ اور مَغۡفِرَۃٌ میں ترقیق جلی ہے۔ نَبِیٍّ کو مدنی یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ
سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ فَیُؤۡمِنُوۡا۔ تَاۡتِیَهُمۡ اور یَاۡتِیَهُمۡ
میں ابدال ظاہر ہے۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے۔ خلف اشمام بالزا کرکے اور
باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) یَحۡکُمُ بَیۡنَهُمۡ (الممال) تَمَنّٰی۔ اور
اَلۡقَی (الشَّیۡطٰنُ) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے
ہیں ع
ثُمَّ قُتِلُوۡا کو شامی تاء مشددہ سے قُتِّلُوۡا اور باقی تاء مخففہ سے
پڑھتے ہیں۔ لَهُوَ ہر دو میں سکون ھا اور خَیۡرُ میں ترقیق جلی ہے۔
مُدۡخَلًا کو مدنی میم کے فتح سے مَدۡخَلًا اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ (ک) عَاقَبَ بِمِثۡلِ۔ اور عُوۡقِبَ بِهٖ اور بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
وَاَنَّ مَا یَدۡعُوۡنَ کو حرمی، شامی اور ابوبکر تاء خطاب سے
وَاَنَّ مَا تَدۡعُوۡنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں (ک) مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ
اور وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ۔ مَآءً میں حمزہ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں، ابدال
وحذف جائز نہیں۔ الۡاَرۡضِ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں (الممال) النَّهَارِ میں
بصری ودوری امالہ ورش تقلیل اور مُخۡضَرَّۃً میں کسائی وقفاً بخلاف امالہ

ع ۸ ۱۵ کرتے ہیں ۔ ع

(ک) سَخَّرَ لَکُمْ ۔ بِاَمْرِہٖ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں ۔ السَّمَآءَ اَنْ کو قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں (ک) تَقَعَ عَلَی ۔ بِاِذْنِہٖ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں ۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے حذف سے لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ مد بدل جلی ہے ۔ وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے

(تنبیہ) الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ میں ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے ۔

مَنْسَکًا کو حمزہؒ و کسائیؒ سین کے کسرہ سے **مَنْسِکًا** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا اور یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ ۔ اور یَعْلَمُ مَا وَالْاَرْضِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں ۔ لَمْ یُنَزِّلْ کو مکیؒ و بصریؒ نون کے سکون اور زا کی تخفیف سے لَمْ یُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زاءِ مشددہ سے پڑھتے ہیں ۔

عَلَیْھِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) تَعْرِفُ فِیْ ۔ وَبِئْسَ میں ابدال ظاہر ہے (الممال) بِالنَّاسِ میں دوریؒ ۔ اَحْیَاکُمْ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ ھُدًی وقفاً اور تُتْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف

ع ۹ ۱۶ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

شَیْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔ (ک) یَعْلَمُ مَا

(تنبیہ) حَقَّ قَدْرِہٖ میں بوجہ تشدید اور الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے ۔

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ الْاُمُوْرُ میں نقل وسکتہ اور الْحَجِّ میں ترقیق بیّن ہے (ک) جِهَادِهٖ هُوَ۔ الصَّلٰوةَ میں تغلیظ ظاہر ہے (ک) بِاللّٰهِ هُوَ۔ (الممال) النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ۔ اِجْتَبٰكُمْ۔ سَمّٰكُمُ۔ مَوْلٰكُمْ اور..... الْمَوْلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۱۰ ۱۷

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ بَيْتِيَ میں مدنیؒ۔ ہشامؒ اور حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ دو ہیں۔ وَالْبَادِ میں ورشؒ وبصریؒ اور مکیؒ اور نَكِيْرِ میں ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر بتیس ۳۲ ہیں (مثلین کے ۲۱۔ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر چار ۴ ہیں۔

(المرسوم) مَنْ تَوَلَّاهُ باجماع مصاحف یا کے بجائے الف سے مرسوم تھا۔

سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی وکوفی ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ اور باقی اعداد میں ایک سو انیس ۱۱۹ ہیں

وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ پر غیر کوفی وحمصی آیت ہے۔

فَنِعْمَ الْمَوْلٰى سے غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ تک وجوہ صحیحہ تین سو اٹھارہ ۳۱۸ ہیں ۱

ل بہ ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے النَّصِيْرُ کے طول و توسط وقصر بالسکون پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ووصل اور ان میں سے ہر ایک پر صلہ وبے صلہ اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر ومد اور غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ میں وہ ہی وجہ بہ ۳۷-۷۲ النَّصِيْرُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی چھتیس ۳۶ وجوہ بہ ۷۳-۸۴ النَّصِيْرُ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور مَلُوْمِيْنَ (باقی بر صفحہ آئندہ)

قالونؒ مع مکیؒ ایک سو بیس ۱۲۰ ۔ عاصمؒ تینس ۳ ۔ ورشؒ چوراسی ۸۴ (بسم اللہ پر ۶۰ ۔ ترک پر ۲۴)
دوریؒ چوبیس ۲۴ ۔ شامیؒ و سوسیؒ بارہ ۱۲ ۔ بارہ ۔ حمزہؒ و خلفؒ تین تین ۳ ۔ کسائیؒ تینس ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْمُؤْمِنُوْنَ اور تَاْكُلُوْنَ ہر دو میں ابدال صَلَاتِهِمْ اور صَلَوٰتِهِمْ
میں تغلیظ ۔ غَيْرُ ۔ لَقٰدِرُوْنَ ۔ كَثِيْرَةٌ ہر دو اور لَعِبْرَةً میں ترقیق
ظاہر ہے ۔

لِاَمٰنٰتِهِمْ کو مکیؒ الف جمع کے حذف سے لِاَمٰنَتِهِمْ اور
باقی نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔

عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ کو حمزہؒ و کسائیؒ لام کے بعد اثبات الف سے ۔ واو
اور الف جمع کے بغیر صَلَوٰتِهِمْ (بافراد) اور باقی لام کے بعد واو مفتوحہ
اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ رسم بالواو ہے ۔ اور اس سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں طول ۔ پھر توسط پھر قصر اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ صلہ و بے صلہ
اور قصر و مد ہ ۸۵-۱۰۸ ۔ پھر الرَّحِيْمِ کے روم و وصل ہ ۱۰۹-۱۲۰ اور پھر وصل کل پر صلہ و
بے صلہ اور قصر و مد کے ساتھ مَلُوْمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مکیؒ قصر و صلہ میں مندرج ہو گئے
ہر وجہ میں بے صلہ اور مد کے بعد عاصمؒ کو مد سے اور ورشؒ کو نقل سے لوٹاؤ ۔ ہ ۱-۶ ورشؒ کے
لئے ترک پر النَّصِيْبُ کے طول ۔ توسط اور قصر بالسکون اور بالاشمام میں سے ہر ایک پر .....
مَلُوْمِيْنَ میں وہی وجہ ہ ۱۴ اور روم و وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ اور سکتہ کی ہر وجہ میں
بصریؒ کو عدم نقل سے بقصر و مد ۔ شامیؒ کو بمد اور سوسیؒ کو ابدال ہمزہ ساکنہ سے لوٹاؤ ۔ بصریؒ
کے لئے روم و وصل تفخیم را سے پڑھو ۔ شامیؒ کو مد سے اور سوسیؒ کو ابدال ہمزہ سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ
کے لئے تقلیل پر فتح کے مانند بسم اللہ کے ساتھ تیس اور ترک پر بارہ وجوہ اور حمزہؒ کے لئے امالہ
محضہ کے ساتھ وصل میں منفصل کے عدم سکتہ پر مَلُوْمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور خلفؒ
کو ہر وجہ میں سکتہ سے لوٹاؤ ۔ اب کسائیؒ کے لئے تیس وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب
یہاں ۱۲۷۸ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

قبل فِيْ صَلَاتِهِمْ کے بافراد پڑھنے پر اجماع ہے اور وہ بالف مرسوم ہے۔
عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ شامیؒ وابو بکرؒ دونوں کو عین
کے فتح۔ اور ظا کے سکون سے الف کے بغیر عَظْمًا فَكَسَوْنَا الْعَظْمَ
(بتوحید) اور باقی عین کے کسرہ۔ ظا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے
پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ اَنْشَاْنٰهُ اور فَاَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال
کرتے ہیں۔ خَلْقًا اٰخَرَ میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) الْقِيٰمَةِ
تُبْعَثُوْنَ۔ طَرَآئِقَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال
جائز نہیں۔ الْاَرْضِ اور لِلْاٰكِلِيْنَ میں نقل و سکتہ بیّن ہیں۔ وَ اَعْنَابٍ
میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ کو حرمیؒ و بصریؒ سین کے کسرہ سے سِيْنَآءَ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ کو مکیؒ و بصریؒ تاء فوقانیہ کے ضمہ اور باء موحدہ کے
کسرہ سے تُنْبِتُ (از مزید) اور باقی تا کے فتح اور با کے ضمہ سے (از ثلاثی)
پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں ۱ مکیؒ و بصریؒ
سین کے کسرہ تا کے ضمہ اور با کے کسرہ سے سِيْنَآءَ تُنْبِتُ ۲ مدنیؒ سین
کے کسرہ تا کے فتح اور با کے ضمہ سے سِيْنَآءَ تَنْبُتُ ۳ اور باقی بھی اسی
طرح مگر سین کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

نُسْقِيْكُمْ کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ نون کے فتح سے نَسْقِيْكُمْ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (الممال) ۱ يَبْتَغٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف

ع ۱ تقلیل۔ قرارٍ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وحمزہؒ تقلیل اور لعبرۃً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ہردو کو کسائیؒ راکے خفض ھاکے کسرہ اور صلہ بیا سے غَيْرِهٖ اور باقی را کے رفع ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرُهٗ ہردو اور خَيْرُ میں ترقیق اور الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں (ک) قَالَ رَبِّ۔ جَآءَ اَمْرُنَا کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولیٰ کے اسقاط سے بقصر ومد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ کو غیر حفصؒ تنوین کے بغیر مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ (باضافت) اور حفصؒ تنوین سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے۔

مُنْزَلًا کو ابوبکرؒ میم کے فتح اور زا کے کسرہ سے مَنْزِلًا۔ اور باقی میم کے ضمہ اور زا کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ (الممال) شَآءَ۔ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور..

ع ۲ نَجّٰنَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

الْاٰخِرَةِ۔ لَخٰسِرُوْنَ اور يَسْتَاْخِرُوْنَ میں ترقیق۔ يَاْكُلُ تَاْكُلُوْنَ۔ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ يَسْتَاْخِرُوْنَ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور اَنُؤْمِنُ میں ابدال جلی ہے (تنبیہ) وَيَشْرَبُ مِمَّا میں ادغام نہیں ہوتا۔

اِذَا مِتُّمْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتُّمْ اور

باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَحْنُ لَهٗ۔ اور قَالَ رَبِّ۔ غُثَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ اَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہے۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے سکون سے رُسْلَنَا۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

تَتْرًا کو مکیؒ وبصریؒ (بلغت کنانہ) تنوین سے تَتْرًا اور باقی (اکثر عرب کے لغت پر) الف تانیث سے تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے جَآءَ اُمَّةً میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ) اس کی نظیر قرآن میں اور نہیں ہے۔ (ک) وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ اور اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ رَبْوَةٍ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را کے ضمہ سے رُبْوَةٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (الممال) الدُّنْيَا ہر دو۔ مُوْسٰى۔ اور مُوْسَى الْكِتٰبَ وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَنَحْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اِفْتَرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل تَتْرَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل ہر حال میں اور بصریؒ صرف وقفاً بخلاف امالہ۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور قَرَارٍ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ (جلد ا صـ ۲۲۲) وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۳

وَاِنَّ هٰذِهٖ کو شامیؒ ہمزہ مفتوحہ اور نون مخففہ سے وَاَنْ هٰذِهٖ حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ مفتوحہ اور نون مشددہ سے وَاَنَّ هٰذِهٖ اور کوفیؒ ہمزہ مکسورہ اور نون مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ لَدَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ اَيَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ

سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک)، وَبَنِیْنَ نُسَارِعُ ۔ فِی الْخَیْرٰتِ ہر دو
سٰمِرًا ۔ تُهْجِرُوْنَ ۔ مُنْكِرُوْنَ ۔ خَیْرٌ ۔ خَیْرُ اور بِالْاٰخِرَةِ میں
ترقیق ۔ یُؤْمِنُوْنَ ۔ یُؤْتُوْنَ ۔ یٰاٰتِ ۔ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے
(تنبیہ) مَآ اٰتَوْا باجماع ممدود ہے یعنی ہمزہ کے بعد کے الف کا حذف کرنا لحن
ہے ۔ مد بدل بیّن ہے ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ میں تغلیظ جلی ہے ۔ یَجْئَرُوْنَ میں وقفاً
حمزہؒ نقل کرتے ہیں ۔

تَهْجُرُوْنَ کو مدنیؒ تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے تُهْجِرُوْنَ (از مزید)
اور باقی تا کے فتح اور جیم کے ضمہ سے (از ثلاثی) پڑھتے ہیں ۔ اَلْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ
جلی ہیں ۔

خَرْجًا فَخَرَاجُ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کو را کے فتح اور اس کے بعد
اثبات الف سے خَرَاجًا فَخَرَاجُ شامیؒ دونوں کو را کے سکون سے
الف کے بغیر خَرْجًا فَخَرْجُ اور باقی پہلے کو شامیؒ کی طرح سکون را سے
اور دوسرے کو حمزہؒ و کسائیؒ کے مانند فتح اور الف سے پڑھتے ہیں ۔ پہلا کلمہ بعض مصاحف
میں بالف اور بعض میں بحذف اور دوسرا کلمہ باجماع مصاحف باثبات الف[۱] مرسوم
تھا ۔ وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے ۔ صِرَاطٍ اور الصِّرَاطِ کو قنبلؒ سین سے
خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (الممال) نُسَارِعُ ۔
یُسَارِعُوْنَ اور طُغْیَانِهِمْ میں کسائیؒ کے دوری ۔ تَتْرَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ جَآءَهُمْ ہر دو میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور جِنَّةٌ میں

[۱] مگر سخاویؒ کہتے ہیں کہ "مصحف شام میں فَخَرْجُ بھی بحذف الف مرسوم تھا" ۱۲

ع ٤ ۴

یں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع

وَهُوَ ہر چہار میں سکون ھا ۔ وَالْاَفْـِٕدَةَ میں وقفاً حمزہؒ کے لئے لام تعریف کی نقل اور سکتہ کے ساتھ دوسرے ہمزہ کی حرکت کی نقل اور الْاَوَّلُوْنَ اور الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں ۔

اَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ میں مدنیؒ وکسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے ۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے ۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں ۔ استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال ۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل ۔ اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بلاخلاف ادخال کرتے ہیں ۔ نتیجہ وہ ہی آٹھ ۸ قراءتیں ہیں ۔ (رعدص ۳۰۲)

مِتْنَا کو مکیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتْنَا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔ اَسَاطِيْرُ اور يُجِيْرُ میں ترقیق جلی ہے ۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں ۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (موقعہ دوم) ۔ اور سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ (موقعہ سوم) بصریؒ دونوں جگہ ہمزہ وصلیہ زیادہ کر کے اسم جلالہ کے لام کی تفخیم اور ھا کے رفع سے لام جارہ کے بغیر سَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ اور باقی الف وصل کے بغیر لام جارہ کے اثبات ۔ اسم جلالہ کے لام کی ترقیق ۔ اور ھا کے خفض سے پڑھتے ہیں ۔ امام اور مصحف بصرہ میں دونوں کلمات اسم جلالہ سے قبل ہمزہ وصلیہ سے اور باقی

تمام مصاحف میں لام جارہ سے (الف کے بغیر) مرسوم تھے اور پہلے موقع یعنی سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ میں لام سے ابتدا پر اجماع ہے اور یہی رسم ہے۔ کیونکہ وہاں سوال لام کے ساتھ ہے جواب بھی لام سے ہونا ضروری ہے شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ کو مدنیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (بر بناء استیناف) میم کے رفع سے عٰلِمُ الْغَيْبِ اور باقی (اسم جلالہ کی صفت مان کر) جر سے پڑھتے ہیں (الممال) وَالْاَفْـِٕدَةَ میں کسائیؒ وقفاً۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور فَتَعٰلَى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَلَعَلَا واوی مفتوح الاوّل اور مرسوم بالف ہے اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ع　　۵ ع ۵

لَقٰدِرُوْنَ۔ خَسِرُوْا۔ خَيْرُ ہر دو اور الْكٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ السَّيِّئَةَ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ جَآءَ اَحَدَهُمُ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں ہمزہ پر کسی قسم کا مد جائز نہیں (ک) قَالَ رَبِّ۔ لَعَلِّيْ کی یا کو غیر کوفیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں كَلَّا پر محققین کے نزدیک وقف تام اور اس کے مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ اور بعض نے ماقبل پر وقف تجویز کیا ہے۔ اول اظہر ہے۔ قَآئِلُهَا۔ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ اور الْفَآئِزُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ

مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ (ک) فَلَآ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ

شِقۡوَتُنَا کو حمزہؒ و کسائیؒ شین و قاف کے فتح اور قاف کے بعد اثبات الف سے شَقَاوَتُنَا اور باقی شین کے کسرہ اور قاف کے سکون سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ فَاغۡفِرۡ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ اور فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ میں غیر مکیؒ و حفصؒ ادغام کرتے ہیں۔

سِخۡرِیًّا کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے ضمہ سے سُخۡرِیًّا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اَلۡیَوۡمَ بِمَا اور لَا بُرۡهَانَ لَهٗ میں ساکن ماقبل کی وجہ سے اخفا اور ادغام ممنوع ہیں۔

بِمَا صَبَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ کو حمزہؒ و کسائیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّهُمۡ۔ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

قٰلَ کَمۡ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اور قٰلَ اِنۡ کو حمزہؒ و کسائیؒ قاف کے ضمہ اور لام کے سکون سے الف کے بغیر قُلۡ (امر) اور باقی دونوں کو قاف و لام کے فتح اور ان کے درمیان الف کے اثبات سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے کلمہ میں یہی مکیؒ کی قراءت ہے۔ مصحف کوفہ میں دونوں بحذف الف اور باقی مصاحف میں بالف مرسوم تھے مگر مصحف مکہ کے بارہ میں اختلاف ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں ”پہلا بحذف الف اور دوسرا باثبات الف ہونا چاہیے مگر ہمیں اس کا یقینی علم

لہ نتیجہ، کلمتین تین قراءتیں ہیں ۱۔ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور عاصمؒ دونوں کو قَالَ ۲۔ حمزہؒ و کسائیؒ دونوں کو قُلۡ ۳۔ مکیؒ اول کو قُلۡ اور ثانی کو قَالَ پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ط

نہیں "۔ امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں " مجھے مصحف مکہ میں دونوں جگہ اثبات معلوم ہوتا ہے "۔
لَبِثْتُمْ ہر دو میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) عَدَدَ سِنِیْنَ

فَسْـَٔلِ میں مکیؒ و کسائیؒ ہمزہ کی حرکت نقل کر کے فَسَلِ اور باقی سین کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

لَا تُرْجَعُوْنَ کو حمزہؒ و کسائیؒ تاء فوقانیہ کے فتح اور جیم کے کسرہ سے .. لَا تَرْجِعُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں ۔ (ک) اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ (الممال) السَّيِّئَةَ میں کسائیؒ وقفاً ۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ تُتْلٰی ۔ اور فَتَعٰلَی (اللّٰهُ) میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۶/۶ ع

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے ۔ لَعَلِّیْ میں غیر کوفیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر بارہ ۱۲ (مثلین کے ۴ ۔ متقاربین کے ۸) اور صغیر چار ۴ ہیں ۔

(المرسوم) سٰمِرًا بحذف الف ہے اور حضرت نوحؑ کے قصہ میں دوسرے رکوع کے شروع میں الْمَلَؤُا کا ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سُوْرَۃُ نُوْر

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں حجازی باسٹھ ۶۲ حمصی تریسٹھ ۶۳ اور باقی اعداد میں چونسٹھ ۶۴ ہیں۔

تین جگہ اختلاف ہے ۔ ۱ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۲ اور یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ

پر عراقی و شامی ۳ اور لِاُولِی الْاَبْصَارِ پر غیر حمصی آیت ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ سے تَذَكَّرُوْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چوہتر ہیں[1] ۱۷۴
قالونؒ اڑتالیس ۴۸۔ ابوبکرؒ حفصؒ۔ کسائیؒ اور مکیؒ بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ بصریؒ۔ دوریؒ۔
اور شامیؒ چھ ۶۔ چھ۔ حمزہؒ اور خلفؒ تین ۳۔ تین اور ورشؒ چوّن ۵۴ (بسم اللہ پر ۳۶۔
ترک پر ۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَفَرَضْنٰهَا کو مکیؒ و بصریؒ را کی تشدید سے وَفَرَّضْنٰهَا
اور باقی تخفیف سے۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال
کی تشدید سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) مِائَةَ جَلْدَةٍ
وَلَا تَاْخُذْكُمْ۔ تُؤْمِنُوْنَ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو اور لَمْ يَاْتُوْا
میں ابدال ظاہر ہے۔ وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

[1] ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الرَّحِيْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں دو ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد اور انمیں سے ہر ایک پر میم جمع کا صلہ اور بے صلہ اور تَذَكَّرُوْنَ میں دو ہی وجہ ۳۷-۴۸ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور انمیں سے ہر ایک پر صلہ اور بے صلہ اور تَذَكَّرُوْنَ میں وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ اور مد کے ساتھ بے صلہ پڑھنے کے بعد ہر وجہ میں ابوبکرؒ کو مد سے حفصؒ کو تَذَكَّرُوْنَ سے بتخفیف ذال کسائیؒ کو مد سے اور مکیؒ کو وَفَرَّضْنٰهَا بتشدید را سے لوٹاؤ ۱-۶ بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر تَذَكَّرُوْنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ ہر وجہ میں دوریؒ کو مد سے۔ شامیؒ کو وَفَرَضْنٰهَا بتخفیف سے اور فقط وصل میں حمزہؒ کو مد سے اور خلفؒ کو منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق را سے بسم اللہ پر قالونؒ کے بے صلہ مع مد کے مانند بارہ ۱۲ اور ترک پر دوریؒ کے مانند چھ ۶ وجوہ مدبدل کی وجوہ ثلٰثہ کے ساتھ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں چھ ۶ سو وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

رَأْفَةٌ کو مکی ہمزہ مفتوحہ سے رَاَفَةٌ اور باقی ہمزہ ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اور سوسی حسب قاعدہ ابدال کرتے ہیں۔ الْاٰخِرِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں
الْمُحْصَنٰتِ کو کسائی صاد کے کسرہ سے الْمُحْصِنٰتِ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ اور بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ......
شَهَادَةً اَبَدًا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ (ک) مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ وَاَصْلَحُوْا میں لام کی تغلیظ ظاہر ہے اور وقفاً حمزہ ہمزہ کی بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ شُهَدَآءُ اِلَّا میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں۔

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ میں حرمی، بصری، شامی اور ابوبکر (بربناء مفعولیت) عین کے نصب سے اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ اور باقی (خبر مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں اور اس کے بعد اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ میں عین کے نصب پر اجماع ہے۔

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ میں مدنی اَنْ کو نون ساکنہ مخففہ سے اور لَعْنَتُ کے رفع سے یعنی اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ اور باقی نون مشددہ اور تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

ـلـه یہ کلمہ قرآن میں دو جگہ واقع ہوا ہے۔ یہاں اور سورۂ حدید میں رَاْفَةً وَّرَحْمَةً۔ اس جگہ قنبل سے بجمیع طرق ہمزہ کا فتح مروی ہے۔ اور سورۂ حدید میں امام ابن مجاہدؒ دیگر قراء کے مانند اسکان اور امام ابن شنبوذؒ ہمزہ مفتوحہ مع الف روایت کرتے ہیں۔ یہی ابن جریجؒ و مجاہدؒ سے منقول اور ابن مقسمؒ کی روایت ہے۔ اور بزیؒ سے سورۂ حدید میں باجماع اسکان مروی ہے۔ یہاں ابو ربیعہؒ فتح اور ابن الحبابؒ اسکان روایت کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ امام ابن مجاہدؒ و ابو ربیعہؒ سے ہے۔ لہٰذا دونوں کے لئے یہاں فتح اور حدید میں اسکان ماخوذ ہے۔ اسی طرح ہم نے پڑھا ہے

اور اسی طرح پڑھتے ہیں۔ ۱۲

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ کو غیر حفص (مبتدا مان کر) تا کے رفع سے وَالْخَامِسَةُ اور حفص (اَرْبَعَ پر عطف کر کے) نصب سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ میں تا کے رفع پر اجماع ہے

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں مدنی اَنْ کو نون ساکنہ مخففہ سے اور غَضِبَ کو ضاد کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح سے (ماضی) اور (باعتبار فاعلیت) اسم جلالہ کی ھا کے رفع سے اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ اور باقی نون مشددہ، ضاد کے فتح اور با کے نصب سے اور ھا کے کسرہ سے (باضافت) پڑھتے ہیں (الممال) جَلْدَةٍ اور مُشْرِكَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع

ع

لَا تَحْسَبُوْهُ اور وَتَحْسَبُوْنَهٗ کو حرمی ۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ خَيْرٌ ۔ كِبْرَهٗ ۔ خَيْرًا اور وَالْاٰخِرَةِ ہر دو میں ترقیق ۔ الْاِثْمِ ۔ اور الْاٰيٰتِ اور وَالْاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ وغیرہ ظاہر ہیں ۔ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ہر دو میں بصری ۔ ہشام خلاد اور کسائی ادغام .. کرتے ہیں ۔ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ ۔ لَمْ يَاْتُوْا ۔ اور مُؤْمِنِيْنَ میں ابدال بیّن ہے (ک) بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۔ شُهَدَآءَ میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلثہ صحیح ہیں روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی (ک) عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ ۔ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ میں بصری ۔ ہشام ۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں اور بزی وصلاً تا کو مشدد پڑھتے ہیں ۔ ان کے لئے تاء مشددہ سے قبل ذال ساکنہ کا نطق واجب ہے، تا کہ خلط نہ ہو ۔ (ک) وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۔ وَهُوَ میں سکون ھا

جلی ہے (ک) نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۔ رَءُوفٌ میں بصریؔ ۔ ابو بکرؔ ۔ حمزہؔ اور کسائیؔ
بحذف مدہ رَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔
مد بدل جلی ہے (الممال) جَآءُوْ ہر دو میں ابن ذکوانؔ وحمزہؔ ۔ تَوَلّٰى میں حمزہؔ
وکسائیؔ امالہ ورشؔ بخلاف تقلیل ۔ الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؔ وکسائیؔ امالہ ورشؔ بخلاف ۲ ع
اور بصریؔ تقلیل اور وَالْاٰخِرَةِ میں کسائیؔ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۸
خُطُوٰتِ ہر دو میں مدنیؔ ۔ بزیؔ ۔ بصریؔ ۔ ابو بکرؔ اور حمزہؔ طا کے اسکان
سے خُطْوٰتِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ يَأْمُرُ ۔ وَلَا يَأْتَلِ ۔ يُؤْتُوا
اور الْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال ۔ يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ۔ يَّغْفِرَ ۔ وَالْاٰخِرَةِ
اور مَغْفِرَةٌ میں ترقیق بیّن ہے ۔
الْمُحْصَنٰتِ کو کسائیؔ صاد کے کسرہ سے الْمُحْصِنٰتِ اور
باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ وَالْاٰخِرَةِ میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں ۔
يَوْمَ تَشْهَدُ کو حمزہؔ وکسائیؔ یاءِ تذکیر سے يَشْهَدُ اور باقی تاءِ
تانیث سے پڑھتے ہیں ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؔ کے لئے ھا کا ضمہ اور يُوَفِّيهِمُ
اللّٰهُ کی قرآت ثلثہ ظاہر ہیں (ک) اَنَّ اللّٰهَ هُوَ ۔ (الممال) الْقُرْبٰى اور
الدُّنْيَا میں حمزہؔ وکسائیؔ امالہ ورشؔ بخلاف اور بصریؔ تقلیل اور وَالْاٰخِرَةِ میں
کسائیؔ وقفاً امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) مَا زَكٰى واوی مفتوح الاوّل ہونے کی وجہ سے ۳ ع
امالہ سے بلا خلاف مستثنیٰ ہے ۔ ع ۹
بُيُوتًا ہر دو ۔ اور بُيُوتِكُمْ میں قالونؔ ۔ مکیؔ ۔ شامیؔ ۔ ابو بکرؔ ۔ حمزہؔ
اور کسائیؔ باءِ موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ غَيْرَ ہر دو ۔

خَیُوْبِ۔ خَیُوْبِ۔ خَیُوْبًا اور اَکْرَاھِھِنَّ میں ترقیق۔ تَسْتَاْنِسُوْا۔
یُؤْذَنَ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ لِلْمُؤْمِنٰتِ۔ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال
جلی ہے۔ تَذَکَّرُوْنَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ ذال کی تشدید سے
تَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (ک)، یُوْذَنَ لَکُمْ۔ قِیْلَ میں
ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک)، قِیْلَ لَکُمُ اور یَعْلَمُ مَا
جُیُوْبِهِنَّ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ جیم کے کسرہ سے
جِیُوْبِهِنَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ہمارے طرق سے ابو بکرؒ کے لئے
صرف ضمہ ماخوذ ہے۔

غَیْرِ اُولِی کو شامیؒ و ابو بکرؒ را کے نصب سے غَیْرَ اور باقی خفض سے
پڑھتے ہیں۔ النِّسَآءِ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک)، لِیُعْلَمَ مَا
اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ کو شامیؒ ہاء کنایہ[1] کے ضمہ سے اَیُّهُ الْمُؤْمِنُوْنَ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع الف کے بغیر ہے۔ وَاِمَآئِکُمْ میں وقفاً
حمزہؒ ہمزۂ اُولی (متوسطہ بزائدہ) کی تحقیق و تسہیل پر ہمزہ ثانیہ (متوسطہ) کی مد و قصر
کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ کی قرآت ثلثہ..
ظاہر ہیں (ک)، لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا۔ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ میں قالونؒ و بزیؒ ہمزہ
اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے حذف سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل سے نیز یاء ساکنہ سے ابدال کر کے بمد لازم اور نیز ورشؒ بوجہ ثالث
یاء مکسورہ سے ابدال کر کے پڑھتے ہیں (تنبیہ) ورشؒ کے لئے چونکہ نقل کی وجہ سے
اِنْ کا نون تلفظ میں ساکن باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا یاء ساکنہ سے ابدال کی حالت میں
جلد ا صفحہ ۱۸۵

[1] اَیُّهَ کی ھا کو ھاء کنایہ فرمانا محل تامل ہے۔ ۱۲ ط

مد و قصر جائز ہیں ۔ مد بدل صحیح نہیں ۔

مُبَيِّنٰتٍ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے ......

مُبَيَّنٰتٍ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (الممال) اَنّٰی ہر دو ۔ الْاَيَامٰى اور اٰتٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ اَبْصَارِهِمْ ..... اور اَبْصَارِهِنَّ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ اور اِكْرَاهِهِنَّ میں ابن ذکوانؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۱ ۴

دُرِّيٌّ کو بصریؒ و کسائیؒ دال کے کسرہ را کے بعد یاء ساکنہ مخففہ اور اس کے بعد ہمزہ مرفوعہ کے اثبات سے بمد واجب **دِرِّيْءٌ** ۔ ابو بکرؒ و حمزہؒ بھی اسی طرح مگر دال کے ضمہ سے **دُرِّيْءٌ** اور باقی دال کے ضمہ اور را کے بعد یاء مشددہ مرفوعہ سے ہمزہ و مد کے بغیر پڑھتے ہیں ۔

يُوْقَدُ کو مکیؒ و بصریؒ تاء فوقانیہ اور واو ۔ اور دال تینوں کے فتح اور قاف

ل آلسرّ جاجۃُ سے نارٌ تک ترتیب قراءت بمـ۱ قالونؒ کے لئے دُرِّيٌّ دال کے ضمہ اور یاء مشددہ سے ، يُوْقَدُ یاء تحتانیہ مضمومہ واو ساکنہ ۔ قاف مخففہ اور دال کے رفع سے اور دو الفی مد پڑھو بمـ۲ ورشؒ بمـ۳ شامیؒ بمـ۴ حفصؒ کو مد سے بمـ۵ اور مکیؒ کو تَوَقَّدَ تا ۔ واو ۔ دال کے فتح اور قاف مشددہ سے لوٹاؤ بمـ۶ بصریؒ کے لئے دِرِّيْءٌ دال کے کسرہ ۔ یاء ساکنہ اور ہمزہ سے اور تَوَقَّدَ تا واو دال کے فتح اور قاف مشددہ سے پڑھ کر بمـ۷ کسائیؒ کو تُوْقَدُ بتاء تانیث واو کے سکون قاف مخففہ اور دال کے رفع سے لوٹاؤ بمـ۸ ابو بکرؒ کو اسی طرح مگر دُرِّيْءٌ دال کے ضمہ سے پڑھ کر بمـ۹ خلادؒ عـ کو مد سے بمـ۱۰ اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ ان میں سے ہر وجہ پر نارٌ میں وجوہ سبعہ وقفی صحیح ہیں ۔ اور اگر وَّلَا غَرْبِيَّةٍ پر وقف کیا جائے جو کافی ہے تو قالونؒ کے ساتھ ورشؒ ۔ شامیؒ اور حفصؒ اور ابو بکرؒ کے ساتھ خلادؒ مندرج ہو جائیں گے یعنی کُل چھ وجوہ ہوں گی ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ۔ [عـ بلکہ بمـ۹ خلفؒ کو مد سے بمـ۱۰ پھر خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ فَتَاَمَّلْ ۔ ۱۲ ط]

مشددہ سے توَقَّدَ (ماضی) ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ تانیث مضمومہ۔ واو ساکنہ قاف مخففہ اور دال کے رفع سے تُوۡقَدُ (مضارع مؤنث) اور باقی بھی اسی طرح مگر یاءِ تحتانیہ سے (مضارع مذکر) پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ پانچ قراءتیں ہیں ۱ مکیؒ پہلے کلمہ کو دال کے ضمہ اور یاء مشددہ سے اور دوسرے کو چاروں حروف کے فتح اور قاف مشددہ سے دُرِّیٌّ توَقَّدَ ۲ بصریؒ پہلے کلمہ کو دال کے کسرہ اور یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور دوسرے کو مکیؒ کے مانند دِرِّیءٌ توَقَّدَ ۳ ابوبکرؒ و حمزہؒ پہلے کلمہ کو دال کے ضمہ اور یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور دوسرے کو تا کے ضمہ۔ واو کے اسکان۔ قاف کی تخفیف اور دال کے رفع سے دُرِّیءٌ تُوۡقَدُ ۴ کسائیؒ بھی اسی طرح مگر پہلے کلمہ کو بصریؒ کے مانند دال کے کسرہ سے دِرِّیءٌ تُوۡقَدُ ۵ مدنیؒ، شامیؒ اور حفصؒ پہلے کلمہ کو مکیؒ کے مانند اور دوسرے کو ابوبکرؒ وغیرہ کی طرح مگر یاءِ تذکیر سے دُرِّیٌّ یُوۡقَدُ پڑھتے ہیں۔

وَالۡاَرۡضِ۔ وَالۡاٰصَالِ۔ اور وَالۡاَبۡصَارُ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک)، یَكَادُ زَیۡتُهَا۔ یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں (ک)، الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ شَیۡءٍ اور شَیۡـًٔا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ بُیُوۡتٍ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

یُسَبِّحُ کو شامیؒ و ابوبکرؒ باءِ موحدہ کے فتح سے یُسَبَّحُ (مجہول)، اور باقی کسرہ سے (معروف)، پڑھتے ہیں (ک) وَالۡاٰصَالِ رِجَالٌ۔۔۔۔۔ الصَّلٰوةِ میں تغلیظ جلی ہے (ک)، وَالۡاَبۡصَارُ لِیَجۡزِیَهُمُ۔ یَحۡسَبُهُ

کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ مَآءً میں
وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف صحیح نہیں۔
سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ میں بزی پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے ضمہ سے
تنوین کے بغیر اور دوسرے کو تاء فوقانیہ کے خفض سے سَحَابُ ظُلُمٰتٍ
(باضافت) قنبل پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے رفع مع تنوین سے اور دوسرے کو تاء
فوقانیہ کے خفض سے سَحَابٌ ظُلُمٰتٍ (پہلے ظُلُمٰتٍ سے بدل
قرار دیکر) اور باقی دونوں کو تنوین رفع سے پڑھتے ہیں (الممال) کَمِشْکٰوۃٍ
میں کسائی کے دوری۔ زُجَاجَۃٍ میں کسائی وقفاً۔ لِلنَّاسِ میں دوری۔
جَآءَہٗ میں ابن ذکوان و حمزہ۔ فَوَفّٰىهُ اور يَغْشٰىهُ میں حمزہ و کسائی امالہ
ورش بخلاف تقلیل اور يُرٰى بِهَا میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ اور ورش تقلیل
کرتے ہیں۔ ع ۵ ۱۱
وَالطَّيْرُ۔ اور لَعِبْرَۃً میں ترقیق۔ صَلَاتَهٗ میں تغلیظ۔
وَالْاَرْضِ۔ بِالْاَبْصَارِ اور الْاَبْصَارِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔
يُؤَلِّفُ میں ورش واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ وَيُنَزِّلُ میں مکی و
بصری نون کے سکون اور زاء مخففہ سے وَيُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء
مشددہ سے پڑھتے ہیں (ک) فَيُصِيبُ بِهٖ۔ يَشَآءُ ہر دو اور مَآءٍ کی
وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں (ک) يَكَادُ سَنَا اور يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ اور
خَلَقَ كُلَّ
خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ میں حمزہ و کسائی پہلے کلمہ کو خا کے بعد اثبات

الف لام کے کسرہ اور قاف کے رفع سے (اسم فاعل) اور دوسرے کو لام کے خفض سے
خٰلِقُ كُلِّ (باضافت) اور باقی پہلے کو لام وقاف کے فتح سے الف کے بغیر
(ماضی) اور دوسرے کو (بر بناء مفعولیت) لام کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ يَشَآءُ
اِنَّ اور يَّشَآءُ اِلٰى میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور
تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے
مُّبَيِّنٰتٍ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابو بکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُّبَيَّنٰتٍ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ صِرَاطٍ کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ اشمام بالزاکر کے
اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں (ک) مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
اور يَاْتُوْٓا میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک) لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ۔ اَمِ ارْتَابُوْٓا
میں تفخیم پر اجماع ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ جلی ہے۔ (الممال)..
فَتَرَى (الْوَدْقَ)، میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ بِالْاَبْصَارِ۔ اور الْاَبْصَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ
ورشؒ تقلیل اور يَتَوَلّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں
(تنبیہ) سَنَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع

٦ ع ١٢

الْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال جلی ہے (ک) لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ۔ وَاَطَعْنَا
میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
وَيَتَّقْهِ میں غیر حفصؒ قاف کے کسرہ سے اور حفصؒ قاف کے سکون سے۔ خلادؒ
بخلاف اور بصریؒ و ابو بکرؒ ہا کے اسکان سے وَيَتَّقِهْ۔ ہشامؒ بخلاف اور
قالونؒ و حفصؒ ہا کے کسرہ سے وَيَتَّقِهِ (مگر حفصؒ بسکون قاف) اور باقی صلہ سے

وَيَتَّقْهِ پڑھتے ہیں یہی خلادؒ وہشامؒ کی دوسری وجہ[1] ہے۔ الْفَآئِزُوْنَ
میں وقفاً مد وقصر کے ساتھ حمزہؒ بَیْن بَیْن تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔۔
خَبِيْرٌ میں ترقیق ظاہر ہے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا میں بزیؒ وصلاً تا کو مشدد پڑھتے
ہیں اور اس سے قبل نون ساکن علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔
كَمَا اسْتَخْلَفَ کو ابو بکرؒ تا کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے كَمَا
اسْتُخْلِفَ (مجہول) اور باقی دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں
اور بحالت ابتداء ابو بکرؒ ہمزۂ مضمومہ سے اور باقی ہمزۂ مکسورہ سے ابتدا کرتے ہیں۔
وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ کو مکیؒ اور ابو بکرؒ باءِ موحدہ کے اسکان اور دال
مخففہ سے وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ اور باقی با کے فتح اور دال مشددہ سے پڑھتے ہیں
شَيْـًٔا میں طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں۔ (تنبیہ)
بَعْدَ ذٰلِكَ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ الصَّلٰوةَ
میں تغلیظ ظاہر ہے (ک) الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
لَا تَحْسَبَنَّ کو شامیؒ اور حمزہؒ یاءِ غیب سے لَا يَحْسَبَنَّ اور
باقی تاءِ خطاب سے۔ حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ حسب قاعدہ سین کے کسرہ سے
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ تین قراءتیں ہیں۔ [۱ عاصمؒ تاءِ خطاب مع
فتحہ سین سے لَا تَحْسَبَنَّ ۲ حرمیؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ تاءِ خطاب مع کسرۂ سین

---

[1] نتیجۂ اختلافات چھ قراءتیں ہیں ۱ قالونؒ عدم صلہ سے وَيَتَّقِهِ ۲ ورشؒ۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ خلفؒ اور کسائیؒ صلہ سے وَيَتَّقِهٖ ۳ بصریؒ وابو بکرؒ سکون سے وَيَتَّقِهْ ۴ ہشامؒ عدم صلہ اور صلہ دو وجوہ سے (مگر صلہ خلاف طریق) ۵ حفصؒ سکون قاف مع عدم صلہ سے وَيَتَّقْهِ ۶ خلادؒ سکون اور صلہ دو وجوہ سے (مگر صلہ خلاف طریق) پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ط

سے لَا تَحْسَبَنَّ میں شامیؒ و حمزہؒ باء غیب مع فتحہ سین سے لَا يَحْسَبَنَّ ۵۷
فِي الْأَرْضِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ وَمَأْوٰىهُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں
وَلَبِئْسَ میں ابدال ظاہر ہے (المال)، مَعْرُوفَةٌ میں کسائیؒ وقفاً۔ ارْتَضٰى
اور وَمَأْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ)
وَيَخْشَ چونکہ مجزوم پر معطوف اور محذوف اللام ہے لہٰذا اس کا امالہ کسی حال
میں جائز نہیں۔ ع ۱۲

لِيَسْتَأْذِنْكُمُ۔ فَلْيَسْتَأْذِنُوا۔ اسْتَأْذَنَ اور تَأْكُلُوا
ہر دو میں ابدال جلی ہے (ک)، الْحُلُمَ مِنْكُمْ۔ صَلٰوةِ ہر دو میں تغلیظ
الظَّهِيرَةِ۔ غَيْرَ اور خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے (ک)، وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ
الْعِشَاءِ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (پہلے ثَلٰثُ سے بدل
یا مفعول قرار دے کر) ثا کے نصب سے ثَلٰثَ اور باقی (خبر قرار دے کر) رفع سے
پڑھتے ہیں۔ اور ثَلٰثَ مَرّٰتٍ میں (ظرف کی بنا پر) نصب پر اجماع ہے۔
(تنبیہ) قراءت رفع پر چونکہ یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے لہٰذا اس سے قبل وقف
جائز ہے۔ اور قراءت نصب پر اگر اسکو ثَلٰثَ مَرّٰتٍ سے بدل قرار دیں تو
اس سے ماقبل پر وقف سائغ نہیں[1] اور اگر فعل مقدر کا مفعول مانیں (ای اتقوا

---

[1] کیونکہ بدل مبدل منہ سے لفظی تعلق رکھتا ہے اور اس کے بغیر کلام پورا نہیں ہوتا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ قرآن پاک میں متعدد جگہ مبدل منہ پر بدل کے بغیر وقف جائز ہے جیسے فاتحہ میں الْمُسْتَقِيمَ پر اور شوریٰ میں اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ پر اور علق میں بِالنَّاصِيَةِ پر پھر کیا وجہ ہے کہ یہاں وقف سائغ نہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ سب رءوس آیات ہیں اُن پر وقف حسن ہو سکتا ہے اور یہ باجماع رأس آیت نہیں۔ ۱۲

واحذروا ثلاث عورٰتٍ ۔ ط) تو وقف ہو سکتا ہے۔ عَلَيۡهِمۡ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور الاٰيٰتِ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک)۔۔۔۔۔۔
لَا يَرۡجُوۡنَ نِكَاحًا ۔ بُيُوۡتِكُمۡ ۔ بُيُوۡتِ آٹھوں کلمات اور بُيُوۡتًا
میں قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باءِ موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ اَوۡ اَشۡتَاتًا میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔
بُيُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ میں وصلاً حمزہؒ ہمزہ اور میم دونوں کے کسرہ سے
بِيُوۡتِ اِمِّهٰتِكُمۡ ۔ کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور میم کے فتح سے بِيُوۡتِ
اِمَّهٰتِكُمۡ اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں اور بصورت
ابتدا اسی پر اجماع ہے (المال) بِيِّنٰتٍ اور طَيِّبَةً میں کسائیؒ وقفاً اور۔۔۔۔
ع ۸ ۱۴ الۡاَعۡلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۔ يَسۡتَاۡذِنُوۡهُ ۔ يَسۡتَاۡذِنُوۡنَكَ ۔ يُؤۡمِنُوۡنَ
اسۡتَاۡذَنُوۡكَ اور فَاۡذَنۡ میں ابدال بیّن ہے۔ (ک) لِبَعۡضِ شَاۡنِهِمۡ
(قرآن میں اس کے سوا ضاد کا ادغام نہیں ہے) شَاۡنِهِمۡ اور شِئۡتَ میں سوسیؒ
ابدال۔ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں عَذَابٌ
اَلِيۡمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ وَالۡاَرۡضِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک) يَعۡلَمُ مَا
ع ۹ ۱۵ شَيۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے ع
اس سورۃ میں ادغام کبیر اکتیس ۳۱ (مثلین کے ۱۴۔ متقاربین کے ۱۷)۔ اور
صغیر چار ۴ ہیں۔
(المرسوم) وَيَدۡرَؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت واو اور

اور اس کے بعد الف زائدہ۔ کَمِشْکٰوۃٍ میں الف بصورت واو۔ ماز کی میں الف مبدلہ از واو بشکل یا مرسوم تھا۔

سُورۂ فُرقان

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ بعض مدنیّہ کہتے ہیں۔ مگر جو مکی کہتے ہیں وہ آیات ۶۸ تا ۷۰ کو مدنی۔ اور جو مدنی کہتے ہیں وہ اول سے آیت ۴۱ تک مکی بتلاتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں باجماع ’’ستتر‘‘ ہیں۔

وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَيْءٍ عَلِیْمٌ سے تَقْدِیْرًا تک وجوہ صحیحہ[۱] ایک سو چھ ۱۰۶ ہیں مبسملین چوبیس ۲۴۔ دوریؒ مع شامیؒ وخلادؒ آٹھ ۸۔ سوسیؒ آٹھ ۸۔ ورشؒ چونسٹھ ۶۴ (بسم اللہ پر ۴۸۔ ترک پر ۱۶) خلفؒ وخلادؒ ایک ایک ۱۔۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ک) لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ نَذِیْرًا ہر دو۔ تَقْدِیْرًا اَسَاطِیْرُ اور السِّرَّ میں ترقیق جلی ہے (ک) وَخَلَقَ کُلَّ۔ شَيْءٍ اور شَیْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ میں نقل وبخلاف

[۱] ۱-۹ قالونؒ کے لئے عَلِیْمٌ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ووصل اور ان میں سے ہر وجہ پر تَقْدِیْرًا میں قصر ۱۰-۱۸ عَلِیْمٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح نو وجوہ ۱۹-۲۳ عَلِیْمٌ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں پانچوں وجوہ ۲۴ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہوگئے۔ دوریؒ کے لئے عَلِیْمٌ کی آٹھوں وجوہ پڑھو۔ شامیؒ ہر وجہ میں اور وصل میں خلادؒ کی ایک وجہ مندرج ہوگئی۔ سوسیؒ کو ہر وجہ میں ادغام کبیر سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے شَيْءٍ کے توسط اور طول پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کی طرح ۲۴-۲۴ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۸-۸۔ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کو شَيْءٍ وغیرہ کے سکتہ اور تنوین کے ادغام کامل سے پڑھو اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اہل ضرب اَلْاٰنَ سے نَذِیْرًا تک چار سو دس ۴۱۰ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

سکتہ وغیرہ بیّن ہیں۔ فَقَدْ جَآءُوْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ فَهِيَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ وَاَصِيْلًا۔۔۔ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ وَالْاَرْضِ۔ اور فِي الْاَسْوَاقِ میں نقل وسکتہ اور يَاْكُلُ ہر دو میں ابدال جلی ہے۔

جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا کو حمزہؒ وکسائیؒ نون جمع متکلم سے **نَّاْكُلُ** اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ کو وصلاً حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہؒ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے (الممال) افْتَرٰىهُ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءُوْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ تُمْلٰى اور يُلْقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱ ع ۱۶

(ک) جَعَلَ لَّكَ۔ خَيْرًا۔ سَعِيْرًا۔ وَّزَفِيْرًا۔ كَثِيْرًا۔ خَيْرٌ۔ وَّمَصِيْرًا۔ كَبِيْرًا۔ اَتَصْبِرُوْنَ اور بَصِيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔

وَيَجْعَلْ لَّكَ کو مکیؒ۔ شامیؒ اور ابو بکرؒ (بر بناء استیناف) لام کے رفع سے **وَيَجْعَلُ لَّكَ** اور باقی (جوابِ شرط پر معطوف ہونے کی بنا پر) جزم سے پڑھتے ہیں۔ رفع پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف کافی ہے باقی ائمہ کے لئے وقف سائغ نہیں۔ (اور وہ وصلاً ادغام کرتے ہیں)

(ک) لَّكَ قُصُوْرًا۔ اور كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ اور بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا

ضَيِّقًا کو مکیؒ یاء ساکنہ مخففہ سے **ضَيْقًا** اور باقی یاء مشددہ

مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ مَسْئُوْلًا میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ مد بدل جائز نہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ کو غیر مکیؒ وحفصؒ نون عظمت سے۔۔۔ نَحْشُرُهُمْ اور مکیؒ وحفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔

فَيَقُوْلُ کو شامیؒ نون عظمت سے فَنَقُوْلُ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ۱ مکیؒ اور حفصؒ دونوں کو یاءِ غیب سے ۲ شامیؒ دونوں کو نون متکلم سے ۳ اور باقی پہلے کلمہ کو نون اور دوسرے کو یا سے پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔

ءَاَنْتُمْ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔

فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ کو غیر حفصؒ یاءِ غیب سے يَسْتَطِيْعُوْنَ اور حفصؒ تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ غیب سے پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف اکفٰی ہے۔ لَيَاْكُلُوْنَ میں ابدال اور فِي الْاَسْوَاقِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں (الممال)، شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور فِتْنَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

کَبِيْرًا ۔ حِجْرًا میں بخلاف ۔ خَيْرٌ ۔ عَسِيْرًا ۔ وَنَصِيْرًا ۔ اور تَفْسِيْرًا میں ترقیق جلی ہے (ک)، فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً

تَشَقَّقُ کو حرمیؒ وشامیؒ شین کی تشدید سے تَشَّقَّقُ اور باقی

ع ١٧ ۔ ٢

جزء نوزدهم

تخفیف سے پڑھتے ہیں۔
وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ میں مکی فعل کو نونین یعنی نون عظمت مضمومہ کے بعد نون ساکنہ زیادہ کر کے زاء مخففہ مکسورہ اور لام کے رفع سے (مضارع متکلم معروف از اَنْزَلَ) اور اسم کو تا کے نصب سے یعنی وَنُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اور باقی فعل کو ایک نون مضمومہ۔ زاء مشددہ مکسورہ اور لام کے فتح سے (ماضی مجہول از نَزَّلَ) اور اسم کو تا کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ مصحف مکہ میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم تھا۔ (ک) الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا۔ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کی یا کو بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ ساکن پڑھنے والوں کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے......
اِتَّخَذْتُ میں غیر مکی و حفص اور اِذْ جَآءَنِيْ میں بصری و ہشام ادغام کرتے ہیں۔ جَآءَنِيْ میں وقفاً حمزہ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں۔ قَوْمِي اتَّخَذُوْا کی یا کو مدنی۔ بزی اور بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ اہل اسکان کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ الْقُرْءَانَ اور الْقُرْءَانُ میں مکی نقل کرتے ہیں۔ نَبِيٍّ میں مدنی ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ فُؤَادَكَ میں ابدال نہیں ہو سکتا ہے البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ وَلَا يَأْتُوْنَكَ میں ابدال بیّن ہے جِئْنٰكَ میں سوسی ابدال کرتے ہیں (الممال) نَرٰى اور لَا بُشْرٰى میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ يٰوَيْلَتٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل جَآءَنِيْ میں ابن ذکوان و حمزہ وَكَفٰى میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور وَّاحِدَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۱

(ک) اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۔ وَزِيْرًا ۔ تَدْمِيْرًا ۔ كَثِيْرًا ۔ تَتْبِيْرًا ۔ اور اُمْطِرَتْ میں ترقیق جلی ہے ۔ بِاٰيٰتِنَا میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں ۔

وَثَمُوْدَا کو غیر حفصؒ و حمزہؒ تنوین سے وَثَمُوْدًا وَّاَصْحٰبَ اور حفصؒ و حمزہؒ تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ رسم بالف ہے مگر عدم تنوین والوں کے لئے وقف دال ساکنہ پر ہوگا ۔ (ک) ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۔ الْاَمْثَالَ میں نقل و سکتہ ۔ السَّوْءِ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام جلی ہیں ۔ السَّوْءِ اَفَلَمْ میں وصلاً حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (ک) لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۔ هُزُوًا کو غیر حفصؒ و حمزہؒ زاء مضمومہ اور ہمزہ سے هُزُؤًا ۔ حفصؒ ابدال بواو کرکے اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ اور ہمزہ سے هُزْءًا اور وقفاً نقل و ابدال کرکے هُزَا ۔ اور هُزُوًا پڑھتے ہیں ۔ اَرَءَيْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے ۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم ۔ اور کسائیؒ اس کو ساقط کرکے اَرَيْتَ پڑھتے ہیں ۔ (ک) اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (تنبیہ) اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ میں تاء خطاب ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے ۔ تَحْسَبُ میں حرمیؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (الممال) مُوْسَى (الْكِتٰبَ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ ۔ اٰيَةً میں کسائیؒ وقفاً اور هَوٰىهُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۴ ۲

(ک) رَبِّكَ كَيْفَ ۔ يَسِيْرًا ۔ كَثِيْرًا ۔ نَذِيْرًا ۔ كَبِيْرًا ۔ وَحِجْرًا

میں بخلاف ۔ وَصِهۡرًا میں بخلاف ۔ قَدِيۡرًا ۔ الۡكَافِرُ ۔ ظَهِيۡرًا ۔ مُبَشِّرًا
وَّنَذِيۡرًا ۔ اور خَبِيۡرًا ہر دو میں ترقیق اور وَهُوَ ہر چہار میں سکون ھا
ظاہر ہے (ک) جَعَلَ لَكُمُ اور الَّيۡلَ لِبَاسًا ۔
اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ کو مکی یاء ساکنہ سے الف کے بغیر الرِّيۡحَ ۔۔۔۔
(بافراد) اور باقی یاءِ مفتوحہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ بعض
مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا ۔ علامہ دانیؒ نے اسکو بلا خلاف باثبات
الف لکھا ہے جو تسامح ہے ۔
بُشۡرًا کو حرمیؒ و بصریؒ نون و شین مضمومتین سے نُشُرًا ۔ شامیؒ
نون مضمومہ اور شین ساکنہ سے نُشۡرًا ۔ حمزہؒ و کسائیؒ نون مفتوحہ اور شین ساکنہ
سے نَشۡرًا اور عاصمؒ باءِ موحدہ مضمومہ اور شین کے اسکان سے پڑھتے ہیں ۔
(تنبیہ) یہاں مَيۡتًا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اتفاق ہے ۔ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ
میں بصریؒ ۔ ہشامؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں ۔
لِيَذَّكَّرُوۡا کو حمزہؒ و کسائیؒ ذال ساکنہ مخففہ اور کاف مضمومہ مخففہ
سے لِيَذۡكُرُوۡا اور باقی دونوں کی تشدید و فتح سے پڑھتے ہیں ۔ شِئۡنَا
میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ۔ مِلۡحٌ اُجَاجٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں ۔
(ک) رَبُّكَ قَدِيۡرًا ۔ شَآءَ اَنۡ میں قالونؒ ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولیٰ
کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز ابدال سے
بمد لازم پڑھتے ہیں ۔ فَسۡئَلۡ کو مکیؒ و کسائیؒ نقل کر کے فَسَلۡ اور باقی ۔۔
سین کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ قِيۡلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ

اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لَهُمُ

لِمَا تَاْمُرُنَا کو حمزہ وکسائی یاءِ غیب سے لِمَا یَاْمُرُنَا اور باقی

تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ تَاْمُرُنَا میں ابدال جلی ہے۔ (الممال) شَآءَ ہر دو میں

ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَاَبٰی۔ وَکَفٰی اور اِسْتَوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

تقلیل۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ

تقلیل۔ اور وَزَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۵

سِرَاجًا کو حمزہؒ وکسائیؒ سین اور را دونوں کے ضمہ سے الف کے بغیر

سُرُجًا (جمع) اور باقی سین کے کسرہ را کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات

سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں بالف مرسوم تھا۔ سِرَاجًا

مُّنِيْرًا۔ وَلَمْ يُقْتِرُوْا۔ كِرَامًا۔ ذُكِّرُوْا۔ اور لَمْ يَخِرُّوْا میں ترقیق

اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔

اَنْ يَّذَّكَّرَ کو حمزہؒ ذال ساکنہ مخففہ اور کاف مخففہ مضمومہ سے اَنْ

يَّذْكُرَ اور باقی دونوں کی تشدید اور فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) یہاں

کسائیؒ اہل تشدید کے ساتھ ہیں۔

وَلَمْ يَقْتُرُوْا کو مدنیؒ اور شامیؒ یا کے ضمہ اور تا کے کسرہ سے وَلَمْ يُقْتِرُوْا

مکیؒ اور بصریؒ یا کے فتح اور تا کے کسرہ سے وَلَمْ يَقْتِرُوْا اور کوفیؒ یا کے فتح اور تا

کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک)، ذٰلِكَ قَوَامًا۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ میں

ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں۔

يُضٰعَفْ کو مکیؒ اور شامیؒ باسقاط الف عین کی تشدید سے اور باقی

الف کے اثبات اور تخفیف سے۔ شامیؒ و ابوبکرؒ فا کے رفع سے اور باقی جزم سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ چار قراءتیں ہیں ۱ مکیؒ بحذف الف۔ عین مشددہ اور فا کے جزم سے **یُضَعَّفْ** ۲ شامیؒ بھی اسی طرح مگر فا کے رفع سے **یُضَعَّفُ** ۳ ابوبکرؒ ضاد کے بعد اثبات الف عین مخففہ اور فا کے رفع سے **یُضَاعَفُ** ۴ اور باقی بھی اسی طرح مگر فا کے جزم سے پڑھتے ہیں۔

وَیَخْلُدُ کو شامیؒ وابوبکرؒ دال کے رفع سے **وَیَخْلُدُ** اور باقی جزم سے پڑھتے ہیں۔ فِیْهٖ مُهَانًا کے صلہ میں مکیؒ کے ساتھ حفصؒ بھی شریک ہیں۔

وَذُرِّیّٰتِنَا کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ الف کے بغیر۔ **وَذُرِّیَّتِنَا** (بافراد) اور باقی یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

وَیُلَقَّوْنَ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح لام کے اسکان اور قاف کی تخفیف سے **وَیَلْقَوْنَ** (معروف از لقیٰ) اور باقی یا کے ضم لام کے فتح اور قاف کی تشدید سے (مجہول از مزید) پڑھتے ہیں۔ دُعَآؤُکُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال صحیح نہیں ہے۔ ع ۶

اس سورۃ میں یا آت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ یٰلَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ میں بصریؒ ۲ اور قَوْمِیَ اتَّخَذُوْا میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر اٹھارہ ۱۸ (مثلین کے ۱۳ متقاربین کے ۵) اور صغیر پانچ ۵ ہیں۔

(المرسوم) یَعْبَؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اور وَذُرِّیّٰتِنَا بغیر الف جمع کے مرسوم تھا۔

سُورۂ شعرآء

مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ وغیرہ آخر کی چار[4] آیتوں ۲۲۴ تا ۲۲۷ کو مدنیہ بتلاتے ہیں اور اس کی آیتیں مکی۔ مدنی اخیر اور بصری دو سو چھبیس ۲۲۶۔ مدنی اول۔ شامی اور کوفی دو سو ستائیس ۲۲۷ ہیں[1]۔ چار جگہ اختلاف ہے۔ ۱ طٰسٓمّٓ پر کوفی ۲ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پر غیر کوفی۔ ۳ اَیْنَمَا کُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ پر غیر بصری ۴ اور وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ پر غیر مکی و مدنی اخیر آیت ہے۔

فَقَدْ کَذَّبْتُمْ سے الْمُبِیْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ ہیں[2]۔ قالونؒ مع ورشؒ و مکیؒ و حفصؒ چھتیس ۳۶۔ ابوبکرؒ و کسائیؒ اٹھارہ ۱۸۔ ورشؒ مع بصریؒ و شامیؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۲۴) اور حمزہؒ چار[4]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طٰسٓمّٓ میں حمزہؒ ملفوظی نون کے اظہار سے طٰسٓنْ مّٓ اور

---

[1] دو سو چوبیس ۲۲۴ جگہ اتفاق ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے۔ مکی۔ مدنی آخر۔ اور بصری دو۔ دو۔ اور باقی تین۔ تین جگہ آیت مانتے ہیں ۔۔ ۱۲

[2] ۱-۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ لِمَنْ اٰمَنَّا کے قطع پر الرَّحِیْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُبِیْنِ میں وہی وجہ اور روم ۷-۱۸ الرَّحِیْمِ کے روم وصل اور وصل کل پر الْمُبِیْنِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ بھی اٹھارہ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ مدبدل کے قصر پر اور حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کے لئے مدبدل کا توسط و طول پڑھو۔ اور ابوبکرؒ کو طا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل میں مدبدل کی وجوہ ثلٰثہ اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُبِیْنِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ مدبدل کے قصر میں بصریؒ و شامیؒ مندرج ہو گئے۔ حمزہؒ کو وصل میں طا کے امالہ اور نون کے اظہار سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۱۴۸ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

باقی ادغام سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) الْمُبِیْنِ لَعَلَّكَ میں سکون ماقبل کی وجہ
سے ادغام ممنوع ہے۔ مُؤْمِنِیْنَ ہر دو۔ یَاْتِیْهِمْ اور فَسَیَاْتِیْهِمْ
میں ابدال جلی ہے۔ اِنْ نَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ نُنَزِّلْ کو مکیؒ و بصریؒ
نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے نُنْزِلْ اور باقی نون کے فتح اور زاء
مُشدّدہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ واضح ہے۔ مِنَ
السَّمَآءِ اٰیَۃً میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ مد
بدل جلی ہے۔ فَظَلَّتْ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ یَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ
تسہیل کالواو و ابدال بیاء مضمومہ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف اور لَاٰیَۃً
میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ مد بدل دونوں میں جلی ہے۔ لَهُوَ میں سکون
ھا ظاہر ہے۔ (الممال) طٰسٓمّٓ میں ابو بکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ اور لَاٰیَۃً میں
کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۵

اَنِ ائْتِ۔ فَاْتِیَا۔ اور فَاْتِ میں ابدال جلی ہے (ک) قَالَ رَبِّ
اِنِّیْٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (تنبیہ) یہاں کَلَّا
پر وقف تام اور اس کے مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ (ک) رَسُوْلُ رَبِّ
اِسْرَآءِیْلَ ہر دو میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال
جائز نہیں۔ وَلَبِثْتَ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں
(تنبیہ) نِعْمَۃٌ تَمُنُّهَا میں بوجہ تنوین ادغام ممنوع ہے (ک) قَالَ رَبُّ
ہر دو۔ اور قَالَ لِمَنْ اور قَالَ رَبُّكُمْ۔ الْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ ظاہر
ہیں۔ (ک) قَالَ لَئِنِ۔ اتَّخَذْتَ میں غیر مکیؒ و حفصؒ ادغام۔ اور ......

جِئۡتُكَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ بِشَیۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا
مذہب جلی ہے (المال)، نَادٰی اور فَالۡقٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ مُوۡسٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور
الۡكٰفِرِیۡنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲
(ک) قَالَ لِلۡمَلَاِ۔ لَسٰحِرٌ۔ لَكَبِیۡرُكُمُ۔ لَاضَیۡرَ اور یَّغۡفِرَ
میں ترقیق۔ تَاۡمُرُوۡنَ۔ یَاۡتُوۡكَ۔ یَاۡفِكُوۡنَ اور الۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ابدال
ظاہر ہے۔ وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

اَرۡجِهۡ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ جیم کے بعد ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے
اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں اور ہا کے اسکان۔ اختلاس حرکت اور صلہ کی بنا
پر اسمیں چھ قراءتیں ہیں تین ہمزہ کے بغیر ۱ قالونؒ کسرۂ محض سے اَرۡجِهِ ۲
ورشؒ و کسائیؒ کسرہ کے صلہ سے اَرۡجِهٖ ۳ عاصمؒ و حمزہؒ اسکان سے اور تین
اثبات ہمزہ سے ۴ بصریؒ ضمۂ محض سے اَرۡجِئۡهُ ۵ مکیؒ و ہشامؒ ضمہ کے
صلہ سے اَرۡجِئۡهُوۡ ۶ ابن ذکوانؒ کسرۂ محض سے اَرۡجِئۡهِ پڑھتے ہیں
(تنبیہ) یہاں سَحَّارٍ کے بالتشدید پڑھنے پر قراء عشرہ کا اجماع ہے۔
وَقِیۡلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) وَقِیۡلَ لِلنَّاسِ
اَئِنَّ لَنَا میں قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ و مکیؒ
تسہیل سے۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلاخلاف ادخال سے پڑھتے ہیں (یہ اُن
سات مقامات میں سے چوتھا موقع ہے جہاں ہشامؒ کے لئے ہمارے طرق سے صرف
ادخال مروی ہے)۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔

نعم کو کسائی عین کے کسرہ سے نعِم اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک)، قال لہم
تلقف کو غیر حفص لام کے فتح اور قاف مشددہ سے تلقّف حفص لام کے اسکان اور قاف مخففہ سے۔ اور بزی ما قبل سے وصل کی حالت میں تاء مشددہ سے فاذا ھی تّلقّف پڑھتے ہیں۔ (ک) السحرۃ سجدین
قال امنتم کو غیر حفص استفہام یعنی ہمزتین سے ءامنتم اور حفص خبر یعنی ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں اور غیر کوفی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں یہاں ادخال وابدال کسی کے لئے جائز نہیں۔ البتہ مدبدل صحیح ہے (ک) اذن لکم اور ان یغفر لنا (الممال جلد اص ۱۷۰) سحارٍ میں بصری ودوری امالہ ورش تقلیل للناس میں دوری۔ جاء میں ابن ذکوان وحمزہ۔ موسیٰ ہر سہ میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ فالقٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور خطٰینا میں کسائی یا کا امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۳

ان اسر کو حرمی ہمزۂ وصلیہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا) پھر اجتماع ساکنین کی بنا پر نون کو کسرہ دے کر انِ اسر اور باقی نون.. ساکنہ کے بعد ہمزہ قطعیہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ بعبادیَ انکم کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں۔
حاذرون کو حرمی۔ بصری اور ہشام بحذف الف حذرون اور باقی حا کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض

میں بحذف مرسوم تھا۔ حٰذِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔
وَعُيُوْنٍ کو مکی۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے
وَعِيُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِسْرَآءِيْلَ میں وقفاً حمزہؒ مدو
قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال جائز نہیں۔ (تنبیہ) ۱۔ اگر تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ
میں سے تَرَآءَ پر اختباراً وقف کریں تو حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ اور
کوئی وجہ صحیح نہیں اور ہشامؒ صرف تحقیق کرتے ہیں کیونکہ ہمزہ لفظاً متوسطہ ہے ۲۔ یہاں
كَلَّا پر وقف تام اور مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ كَلَّا سے ابتدا کو اہل ادا منع کرتے
ہیں۔ مَعِيَ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ فِرْقٍ میں تمام ائمہ کے لئے حرف استعلا
کی وجہ سے تفخیم اور کسرۂ جانبین کی بنا پر ترقیق دونوں صحیح ہیں۔ قیاس تفخیم کا مؤید ہے۔
الْاٰخَرِيْنَ ہر دو میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ لَاٰيَةً میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے
ہیں۔ مُؤْمِنِيْنَ میں ابدال اور لَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) مُوْسٰى
ہر چہار میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں
وصلاً حمزہؒ را کا اور وقفاً حمزہؒ را اور ہمزۂ مسہلہ دونوں کا۔ کسائیؒ وقفاً ہمزۂ محققہ کا
امالہ۔ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور لَاٰيَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ ۸
عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ میں حرمیؒ
وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں (ک)، قَالَ لِاَبِيْهِ۔ (تنبیہ)، فَنَظَلُّ
لَهَا میں رفع کی وجہ سے تغلیظ اور تشدید کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ اِذْ تَدْعُوْنَ
میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَفَرَاَيْتُمْ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ
کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کو ساقط کر کے

پڑھتے ہیں۔ الْاَقْدَمُوْنَ اور الْاٰخِرِیْنَ میں نقل و سکتہ وغیرہ جلی ہیں عَدُوٌّ لِّیْٓ
اِلَّا اور لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ کی یا کو مدنی و بصری مفتوح پڑھتے ہیں۔ فَهُوَ ہر دو اور
لَهُوَ میں سکون ھا۔ یَّغْفِرَ اور یَنْتَصِرُوْنَ میں ترقیق ظاہر ہے (ک) اَنْ
یَّغْفِرَ لِیْ۔ اور وَرَثَةِ جَنَّةِ۔ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ میں دوری بخلاف اور سوسی
ادغام اور وَقِیْلَ میں ہشام و کسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) وَقِیْلَ لَهُمْ
اور مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ اور مُّؤْمِنِیْنَ میں ابدال بیّن ہے
لَاٰیَةً میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) اَتَی (اللّٰهَ) وقفاً میں حمزہ
و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور لَاٰیَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۵ ۹
(ک) قَالَ لَهُمْ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ہر دو میں اور لَاٰیَةً میں وقفاً حمزہ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ اَجْرِیَ اِلَّا کی یا کو
مدنی۔ بصری۔ شامی اور حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) اَنُؤْمِنُ لَکَ۔ اَنُؤْمِنُ
الْمُؤْمِنِیْنَ ہر دو اور مُّؤْمِنِیْنَ میں ابدال اور الْاَرْذَلُوْنَ میں نقل و سکتہ
ظاہر ہیں۔ اَنَا اِلَّا کے نون کو قالون بخلاف اثبات الف سے اور باقی وصلاً الف
کے بغیر پڑھتے ہیں۔ یہی قالون کی دوسری وجہ ہے۔ نَذِیْرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک)
قَالَ رَبِّ۔ مَّعِیَ مِنَ کی یا کو ورش و حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ لَهُوَ میں
سکون ھا جلی ہے (الممال) لَاٰیَةً میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۱۰
(ک) قَالَ لَهُمْ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ہر دو اور فَاَهْلَکْنٰهُمْ اور لَاٰیَةً
میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن
ہیں۔ اَجْرِیَ اِلَّا کی یا کو مدنی۔ بصری۔ شامی اور حفص مفتوح پڑھتے ہیں وَعُیُوْنٍ

کو مکی۔ ابن ذکوانؒ ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ
سے اور اِنِّیٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔
اِلَّاخُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ کو مکی۔ بصریؒ اور کسائیؒ خا کے فتح اور لام کے
سکون سے خَلْقُ اور باقی دونوں کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاَوَّلِیْنَ میں
نقل و سکتہ۔ مُؤْمِنِیْنَ میں ابدال اور لَّهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ (الممال)
جَبَّارِیْنَ میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لَاٰیَۃً میں کسائیؒ
وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۱ ع

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ میں بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک)
قَالَ لَهُمْ ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ہر دو اور لَاٰیَۃً میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل
کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ اَجْرِیَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ
بصریؒ ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَعُیُوْنٍ کو مکی۔ ابن ذکوانؒ ۔ ابوبکرؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔۔۔
بُیُوْتًا کو قالونؒ ۔ مکی ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔

فَارِهِیْنَ کو حرمیؒ و بصریؒ الف کے بغیر فَرِهِیْنَ اور باقی فا
کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں باثبات
مرسوم تھا۔ فَاْتِ ۔ فَیَاْخُذَكُمْ اور مُؤْمِنِیْنَ میں ابدال اور لَّهُوَ میں
سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) لَاٰیَۃً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۲ ع ۸
(ک) قَالَ لَهُمْ ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ہر دو اور لَاٰیَۃً میں وقفاً حمزہؒ بخلاف

تسہیل کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ اور مِنْ اَزْوَاجِكُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ
جلی ہیں۔ اَجْرِيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں
اَتَاْتُوْنَ اور مُؤْمِنِيْنَ میں ابدال۔ الْاٰخَرِيْنَ میں نقل وسکتہ عَلَيْهِمْ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور لَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ (الممال) لَاٰيَةً میں
کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۹ ۱۳

اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ کو حرمیؒ اور شامیؒ لام کے فتح پھر یاء ساکنہ
اور تاء تانیث کے فتح سے الف وصل اور ہمزہ کے بغیر لَيْكَةَ (غیر منصرف)
اور باقی ہمزۂ وصل پھر لام تعریف (ساکنہ) پھر ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اس کے بعد یاء ساکنہ
اور تا کے خفض سے پڑھتے ہیں۔ باجماع مصاحف الف وصل اور لام کے بعد ہمزہ مرسوم
نہیں۔ (تنبیہ) دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ زمخشری وغیرہ بعض نحاۃ اپنی..
عادت کے مطابق قراءت اول کا انکار کرتے ہیں جو انکی خیرہ چشمی ہے۔ کیونکہ یہ قراءت
متواترہ صحیحہ ائمہ حرمین وشام کا مذہب اور کبار صحابۂ کرامؓ سے منقول ہے۔

(ک) قَالَ لَهُوَ۔ وَاَطِيْعُوْنِ اور لَاٰيَةً میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل
کرتے ہیں۔ مِنْ اَجْرٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ اَجْرِيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ۔
بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

بِالْقِسْطَاسِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ قاف کے ضمہ
سے بِالْقُسْطَاسِ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) خَلَقَكُمْ۔
الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

كِسَفًا کو غیر حفصؒ سین کے سکون سے كِسْفًا اور حفصؒ فتح سے پڑھتے

ہیں۔ مِنَ السَّمَآءِ اِنْ میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کو ساقط کر کے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّيَ۔ رَبِّيَ اَعْلَمُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ مُّؤْمِنِيْنَ میں ابدال اور لَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (الممال) الظُّلَّةِ اور لَاٰيَةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۰ ۱۴

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ میں شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فعل کو زاء مشددہ سے (متعدی) اور اسماء مابعد کو بربناء مفعولیت حا و نون کے نصب سے یعنی نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ اور باقی فعل کو زاء مُخَفَّفہ سے (لازمی) اور اسماء مابعد کو بربناء فاعلیت حا و نون کے رفع سے پڑھتے ہیں (ک) لَتَنْزِيْلُ رَبِّ اور الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ۔ الْاَوَّلِيْنَ اور الْاَيْكَةِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً میں شامیؒ فعل کو تاء تانیث سے اور اسم کو تا کے رفع سے اَوَلَمْ تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةٌ اور باقی فعل کو یاء تذکیر سے اور اسم کو تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ اِسْرَآءِيْلَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَيَاْتِيَهُمْ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال جلی ہے۔ هَلْ نَحْنُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَفَرَءَيْتَ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کو ساقط کر کے پڑھتے ہیں۔ مُنْذِرُوْنَ۔ عَشِيْرَتَكَ اور كَثِيْرًا میں ترقیق ظاہر ہے۔

وَتَوَكَّلْ کو مدنیؒ اور شامیؒ واو کے بجائے فا سے فَتَوَكَّلْ اور باقی واو سے پڑھتے ہیں مصاحف مدینہ و شام میں فا اور باقی مصاحف میں واو مرسوم تھا (ک)
اِنَّهٗ هُوَ ۔ مَنْ تَنَزَّلُ اور الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ میں بزیؒ وصلاً دونوں کو تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ تنبیہ اول: پہلے کلمہ میں تا سے قبل نون ساکنہ کے نُطق کا خیال رکھا جائے۔ دوم: چونکہ یہاں تَنَزَّلُ دونوں جگہ مفتوح الاول ہے اس لئے فتح اور تشدید پر اجماع ہے۔ اختلاف مضموم الاول میں ہوتا ہے۔
يَتَّبِعُهُمُ کو مدنیؒ تاء فوقانیہ مُخفّفہ ساکنہ اور باء موحدہ مفتوحہ سے يَتْبَعُهُمُ اور باقی تاء مشددہ مفتوحہ اور با کے کسرہ سے پڑھتے ہیں ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے (الممال) جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اَغْنٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ ذِكْرٰى اور يٰلَيْتَنِيْ ... میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۱ ۱۵

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تیرہ ہیں نمبر ۱-۲ اِنِّيْ اَخَافُ ہر دو نمبر ۳ اور رَبِّيْ اَعْلَمُ میں حرمیؒ و بصریؒ نمبر ۴ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ میں مدنیؒ نمبر ۵ مَعِيَ رَبِّيْ میں حفصؒ نمبر ۶ لِيْ اِلَّا نمبر ۷ اور لِاَبِيْ اِنَّهٗ میں مدنیؒ و بصریؒ نمبر ۸-۱۲ اَجْرِيَ اِلَّا میں پانچوں جگہ مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ نمبر ۱۳ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ میں ورشؒ و حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر اکتیس ۳۱ (مثلین کے ۱۵ ۔ متقاربین کے ۱۶) اور صغیر سات ہیں۔

(المرسوم) اَنْۢبٰٓـؤُا کا ہمزہ اکثر مصاحف میں اور عُلَمٰٓـؤُا کا ہمزہ مصاحف عراق میں بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سورۂ نمل

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی ترانوے ۹۳۔ بصری وشامی چورانوے ۹۴ اور حجازی پچانوے ۹۵ ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے۔ بمـ۱ وَاُولُوا بَاْسٍ شَدِیْدٍ پر حجازی بمـ۲ اور مِنْ قَوَارِیْرَ پر غیر کوفی آیت ہے (تنبیہ) طٰسٓ پر کسی نے آیت نہیں گنی۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا سے مُبِیْنٍ تک وجوہ صحیحہ دو سو چھیاسٹھ ۲۶۶ [1] ہیں قالونؒ چوالیس ۴۴۔ مکیؒ بائیس ۲۲۔ بصریؒ و دوریؒ اور شامیؒ دس ۱۰۔ دس۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ بائیس ۲۲۔ بائیس ۲۲۔ خلفؒ وخلادؒ چار ۴ چار ۴۔ ورشؒ چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶۔ ترک پر ۳۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ تِلْكَ میں وصلاً تمام ائمہ نون ملفوظی کا اخفا۔ اَلْقُرْءَانِ اور اَلْقُرْءَانَ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَیُؤْتُوْنَ۔ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ اَلصَّلٰوةَ۔ اور ظَلَمَ میں تغلیظ۔ بِالْاٰخِرَةِ

[1] بمـ۱۔۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر کے ساتھ یَنْقَلِبُوْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر.. مُبِیْنٍ میں وہی وجہ اور روم اور بمـ۱۹۔۲۲ وصل کل پر مُبِیْنٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو اور ہر وجہ میں مکیؒ کو نقل سے لوٹاؤ۔ بمـ۱۔۶ بصریؒ کے لئے سکتہ پر یَنْقَلِبُوْنَ کی ہر وجہ کے ساتھ مُبِیْنٍ میں وہی وجہ اور روم اور بمـ۷۔۱۰ وصل پر وجوہ اربعہ پڑھ کر قالونؒ کے لئے منفصل کے مد کے ساتھ وہی بائیس ۲۲ اور دوریؒ کے لئے دس ۱۰ وجوہ پڑھو۔ شامیؒ کو مد سے دوریؒ کے مانند پڑھ کر کسائیؒ کو بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند طا کے امالہ سے پھر ابوبکرؒ کو مد سے بامالہ پڑھ کر حفصؒ کو ہر وجہ میں فتح سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کو ادغام کامل۔ وصل اور امالہ سے پڑھو اور خلادؒ کو.. ادغام ناقص و امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے تغلیظ لام کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کی طرح اور ترک پر دوریؒ کے مانند مگر ہر وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۴ ۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ہر دو فِي الْاٰخِرَةِ ۔ مُدْبِرًا ۔ مُبْصِرَةً ۔ اور سِحْرٌ میں ترقیق ظاہر ہے (ک)، بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا ۔ الْاَخْسَرُوْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں ۔ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔

بِشِهَابٍ قَبَسٍ کو غیر کوفی تنوین کے بغیر بِشِهَابِ قَبَسٍ (با ضافت) اور کوفی تنوین سے پڑھتے ہیں ۔ (الممال) طٰسٓ میں ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ۔ هُدًى وقفاً ۔ لَتُلَقَّى (الْقُرْءَانَ) وقفاً اور وَلّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ وَبُشْرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ مُوْسٰى اور يٰمُوْسٰى ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ جَآءَ هَا اور جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ فِي النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ رَاٰهَا میں بصریؒ صرف ہمزہ کا ۔ ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱۶

(تنبیہ) ہمارے بعض متاخرین شیوخ وَقَالَا الْحَمْدُ میں وصلاً الف تثنیہ کی جانب نہایت خفیف ولطیف اشارہ کرتے تھے جس سے الف کامل تو ظاہر نہیں ہوتا تھا مگر فتح اپنی مقدار سے کسی قدر بڑھ جاتا تھا ۔ درحقیقت یہ ایک سماعی کیفیت ہے جو مشافہت پر موقوف اور مشق وریاضت پر منحصر ہے لیکن بحالت وصل قیاس صحیح الف کا حذف ہے اور یہی تمام متقدمین کا مذہب ہے ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ لَيَاْتِيَنِّيْ اور وَاْتُوْنِيْ میں ابدال جلی ہے (ک)، وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ ۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً نقل

وادغام ۔ لَهُوَ میں سکون ھا ۔ وَحُشِرَ ۔ الطَّيْرَ اور غَيْرَ میں ترقیق ظاہر ہے (ک) وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ ۔ وَادِ پر کسائی یا سے وَادِيْ اور باقی دال ساکنہ پر وقف کرتے ہیں اور وصلاً یا کے حذف پر اجماع ہے ۔ (ک) وَقَالَ رَبِّ ۔ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ میں ورش و بزی اور مَالِيَ لَآ میں مکی ۔ ہشام ۔ عاصم اور کسائی یا کو مفتوح پڑھتے ہیں ۔ الْغَآئِبِيْنَ میں وقفاً حمزہ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال جائز نہیں ۔

اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ کو مکی یاء اول کے بعد نون تاکید مشددہ مفتوحہ اور اس کے بعد نون وقایہ مکسورہ زیادہ کرکے لَيَاْتِيَنَّنِيْ ۔ اور باقی ایک نون مشددہ مکسورہ سے (نون تاکید کو یاء متکلم کی رعایت سے کسرہ دیکر) پڑھتے ہیں مصحف مکہ میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم تھا ۔

فَمَكَثَ کو غیر عاصم کاف کے ضمہ سے فَمَكُثَ اور عاصم فتح سے پڑھتے ہیں ۔ وَجِئْتُكَ میں سوسی ابدال کرتے ہیں ۔

مِنْ سَبَاٍ کو بزی و بصری ہمزہ کے فتح سے مِنْ سَبَاَ (غیر منصرف) قنبل ہمزہ ساکنہ سے مِنْ سَبَاْ اور باقی تنوین خفض سے (منصرف) پڑھتے ہیں (ک) وَزَيَّنَ لَهُمُ

اَلَّا يَسْجُدُوْا کو کسائی لام کی تخفیف سے اَلَا يَسْجُدُوْا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں ۔ کسائی کے لئے اس کے ماقبل یعنی لَا يَهْتَدُوْنَ پر وقف تام اور اَلَا سے ابتدا احسن ہے ۔ اور باقی ائمہ کے لئے معنوی اعتبار سے اس پر وقف نہیں ہے ۔ البتہ رأس آیت ہونے کی وجہ سے وقف حسن ہو سکتا ہے ۔ نیز کسائی کے لئے اَلَا اور يَا اور اُسْجُدُوْا میں سے ہر

ایک پر اختیاری[1] وقف اور اُسْجُدُوْا سے ہمزہ مضمومہ ابتدا کر سکتے ہیں۔ باقی حضرات کے نزدیک اَلَّا یَسْجُدُوْا۔ اَلَّا تَعْلُوْا کے مانند ہے۔ انکے لئے یا پر وقف جائز نہیں اور اَنْ کا لَا سے جدا کرنا بھی نادرست ہے (ک)

وَیَعْلَمُ مَا

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ غیر حفص و کسائی دونوں کو یاء غیب سے مَا یُخْفُوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اور حفص و کسائی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔

فَاَلْقِهْ کو ہشام بخلاف اور قالون کسرہ محض سے فَاَلْقِهِ۔ ورش مکی۔ ابن ذکوان اور کسائی اور ہشام بوجہ ثانی اس کے صلہ سے فَاَلْقِهٖ اور باقی سکون ھا سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

الْمَلَؤُا اِنِّیْ میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ اور اِنِّیْ کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں (الممال) نَرٰی ضمہ میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ لَآ اَرَی (الْهُدْهُدَ) میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً بصری و حمزہ و کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں۔ ع

---

[1] کسائی کی قراءت پر اَلَا حرف تنبیہ و استفتاح۔ یا حرف ندا۔ اُسْجُدُوْا فعل امر اور اس سے قبل منادیٰ محذوف ہے۔ یعنی اصل میں اَلَا یَا هٰٓؤُلَآءِ اسْجُدُوْا تھا۔ اور بعض علما کہتے ہیں کہ یا بھی حرف تنبیہ ہے جو اَلَا کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ علامہ بناء نے اس احتمال ثانی کو اختیار کیا ہے کیونکہ اس میں محذوف ماننا نہیں پڑتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان کی قراءت پر رسم میں دو الف (الفِ حرف ندا۔ اور اُسْجُدُوْا کا ہمزہ وصل) محذوف ہیں۔ علامہ دانی کہتے ہیں "جس طرح سورۂ طٰہٰ میں یَبْنَؤُمَّ میں دو الف محذوف ہیں" اور باقی حضرات کی قراءت پر اَنْ ناصبہ لام نافیہ میں مدغم اور یَسْجُدُوْا فعل مضارع ہے ۱۲

الملؤا افتونی اور الملؤا ایکم میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے اور باس میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ تامرین فلنا تینھم۔ یاتینی۔ اور یاتونی میں ابدال۔ الیھم ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ فنظرۃ۔ خیر۔ صغرون۔ مستقرا اور نکروا میں ترقیق جلی ہے۔

اتمدونن کو حمزہؒ نون اعرابی کا نون وقایہ میں ادغام کر کے بمدلازم اور حالین میں اثبات یا سے اتمدّنّی۔ اور باقی نونین مخففتین اول نون اعرابی مفتوحہ دوم نون وقایہ مکسورہ سے۔ اور ان میں سے مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا سے اتمدوننی اور دیگر حضرات [شامیؒ۔ عاصمؒ کسائیؒ۔ ط] یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالنونین ہے۔ فما اتٰن یَ اللہ کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ وصلاً بلا خلاف یاءِ مفتوحہ کے اثبات سے اور وقفاً قالونؒ وبصریؒ اور حفصؒ تینوں بخلاف یاءِ ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے وقفاً دوسری وجہ حذف ہے۔ ورشؒ وقفاً بلا خلاف اور دیگر حضرات [مکیؒ۔ شامیؒ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ۔ ط] حالین میں حذف رکھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد بدل جلی ہے۔

(تنبیہ)۔ وصلاً اثبات یا کرنے والے اسم جلالہ کے لام کی تغلیظ اور اہل حذف ترقیق کرتے ہیں۔ (ک) لاقبل لھم۔ انا اتیک ہر دو کو مدنیؒ اثبات الف سے اور باقی وصلاً بحذف الف پڑھتے ہیں۔ (ک) تقوم من۔ لقوی امین اور ءاکفر میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) من فضل ربی۔ لیبلونی کی یا کو مدنیؒ مفتوح۔ ءاشکر کو ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و

بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ و مکیؒ تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ (ک)

یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ۔ قِيْلَ ہر دو میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک)

عَرْشُكِ قَالَتْ اور كَاَنَّهٗ هُوَ۔ اور هُوَ وَاُوْتِيْنَا اور الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا اور قِيْلَ لَهَا

عَنْ سَاقَيْهَا کو قنبلؒ سین کے بعد الف کے بدلے ہمزہ ساکنہ سے سَأْقَيْهَا اور باقی الف سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اس کے سوا اور ہر جگہ اس لفظ کے بالف پڑھنے پر اجماع ہے۔ ظَلَمْتُ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (الممال)، اَذِلَّةً میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَ اور جَآءَتْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اٰتٰىنِ میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰتٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اٰتِيْكَ ہر دو میں خلادؒ بخلاف اور خلفؒ۔ رَاٰهُ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ بخلاف۔ ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل اور كٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع ع ۳ ۱۸

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ وصلاً نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے ......

تَسْتَغْفِرُوْنَ۔ طٰٓئِرُكُمْ اور تُبْصِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) مَعَكَ قَالَ اور فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ

لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ میں حمزہؒ و کسائیؒ دونوں

افعال کو تاء خطاب اور لام کلمہ کے ضمہ سے (پہلے میں تا اور دوسرے میں لام۔ لام کلمہ ہے) لَتُبَيِّتُنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَتَقُوْلُنَّ اور باقی دونوں کو نون متکلم سے اور تاء و لام کے فتح سے پڑھتے ہیں۔

مَهْلِكَ کو غیر عاصمؒ میم کے ضمہ اور لام کے فتح سے مُهْلَكَ ابو بکرؒ دونوں کے فتح سے مَهْلَكَ اور حفصؒ میم کے فتح اور لام کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ کو غیر کوفیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّا اور کوفیؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ کسرہ پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف تام ہے۔ بُیُوْتُهُمْ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوْا میں تغلیظ بیّن ہے۔ (ک) قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ اور لَتَاْتُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ اَئِنَّكُمْ کو قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے ورشؒ و مکیؒ تسہیل سے اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال سے پڑھتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ النِّسَآءِ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک) اٰلَ لُوْطٍ۔ اِلَّا امْرَاَتَهٗ میں وقفاً حمزہؒ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

قَدَّرْنٰهَا کو ابو بکرؒ دال کی تخفیف سے قَدَرْنٰهَا۔ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ (الممال) الْحَسَنَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۴ ۱۹

اٰٰللّٰهُ کو تمام قراء بوجہ اول ہمزہ ثانیہ وصلیہ کا الف سے ابدال کر کے بمد لازم

اور بوجہ ثانی اس کی تسہیل سے ءٰٓاللّٰہُ پڑھتے ہیں۔ ابدال اداءً مقدم ہے۔ ادخال کسی کے لئے درست نہیں۔ خَبْءَ اور فِی الْاٰخِرَۃِ میں ترقیق وغیرہ جلی ہیں۔

اَمَّا یُشْرِکُوْنَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے تُشْرِکُوْنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد اسی رکوع میں عَمَّا یُشْرِکُوْنَ میں یاءِ غیب پر اجماع ہے۔

(ک) وَاَنْزَلَ لَکُمْ۔ مَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ ءَاِلٰہٌ میں پانچوں جگہ قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لَهَا۔ الْاَرْضِ اور وَالْاَرْضِ اور ... فِی الْاٰخِرَۃِ میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں۔

مَّا تَذَکَّرُوْنَ کو بصریؒ وہشامؒ یاءِ غیب اور ذال مشددہ سے یَذَّکَّرُوْنَ۔ حرمیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ابوبکرؒ تاءِ خطاب اور ذال مشددہ سے تَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب اور ذال مُخَفَّفہ سے پڑھتے ہیں۔

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ ساکنہ سے الف کے بغیر الرِّیْحَ (بافراد) اور باقی یاءِ مفتوحہ کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

بُشْرًا کو حرمیؒ و بصریؒ نون وشین مضمومتین سے نُشُرًا۔ شامیؒ نون مضمومہ اور شین ساکنہ سے نُشْرًا۔ حمزہؒ وکسائیؒ نون مفتوحہ اور شین

ساکنہ سے نَشْرًا۔ اور عاصمؒ باء موحدہ مضمومہ اور شین ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔

(ک) یَرْزُقُکُمْ۔ اور لَا یَعْلَمُ مَنْ

بَلِ ادّٰرَكَ کو مکیؒ و بصریؒ (لام ساکنہ کے بعد) ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور دال ساکنہ مخففہ سے الف کے بغیر بَلْ اَدْرَكَ اور باقی (اجتماع ساکنین کی وجہ سے لام کے کسرہ) ہمزہ وصلیہ۔ دال مشددہ مفتوحہ۔ اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (الممال) اصْطَفٰی اور تَعٰلَی (اللّٰہُ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ بَهْجَةٍ ۔۔۔ اور الْاٰخِرَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

٥٤
١

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَا اَئِنَّا کو مدنیؒ اپنے قاعدہ کے خلاف پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے۔ شامیؒ بھی خلاف قاعدہ اور کسائیؒ حسب اصل مقررہ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے مگر دوسرے کلمہ میں ایک نون زیادہ کر کے اِنَّنَا۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ یہاں سات قراءتیں ہیں[1]۔ اَئِنَّا میں دو مرکز مرسوم تھے۔ اہل استفہام پہلے مرکز کو صورت ہمزہ اور اہل خبر نون کہتے ہیں۔ اَسَاطِيْرُ اور سِيْرُوْا میں ترقیق۔ الْاَوَّلِيْنَ میں نقل وسکتہ

---

[1] نمبر ۱ قالونؒ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَا اَئِنَّا (تسہیل)۔ نمبر ۲ ورشؒ اِذَا كُنَّا..... اَئِنَّا (تسہیل) نمبر ۳ مکیؒ ءَاِذَا كُنَّا (تسہیل)..... اَئِنَّا۔ نمبر ۴ بصریؒ ءَاِذَا كُنَّا (تسہیل)..... اَئِنَّا (تسہیل)۔ نمبر ۵ ہشامؒ ءَاِذَا كُنَّا ..... اِنَّنَا۔ نمبر ۶ ابن ذکوانؒ وکسائیؒ ءَاِذَا كُنَّا..... اِنَّنَا۔ نمبر ۷ اور عاصمؒ وحمزہؒ ءَاِذَا كُنَّا..... اَئِنَّا۔ ۱۲

اور علیہِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

فِي ضَيْقٍ کو مکیؒ ضاد کے کسرہ سے ضِيْقٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں (ک) لیعلمَ مَا۔ القرءان میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ للمؤمنین اور یؤمن میں ابدال۔ اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ میں مکیؒ فعل کو یاء غیب مفتوحہ اور میم کے فتح سے (از ثلاثی) اور اسم کو (بر بناء فاعلیت) میم کے رفع سے ... وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ اور باقی فعل کو تاء خطاب مضمومہ اور میم کے کسرہ سے (از مزید) اور اسم کو میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ الدُّعَاءَ إِذَا میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

بِهٰدِي الْعُمْيِ میں حمزہؒ پہلے کلمہ کو تاء خطاب مفتوحہ اور ھاء ساکنہ سے الف کے بغیر (فعل مخاطب) اور دوسرے کلمہ کو یا کے نصب سے تَهْدِي الْعُمْيَ اور باقی پہلے کلمہ کو باء موحدہ مکسورہ (حرف جر) ھا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے (اسم فاعل) اور دوسرے کلمہ کو یا کے جر... سے (باضافت) پڑھتے ہیں۔ یہاں بِهٰدِي پر سب کے لئے یا سے وقف ہوگا کیونکہ یہ کلمہ باجماع مصاحف اثبات یا سے مرسوم تھا۔ بعض مصاحف میں ھا کے بعد الف مرسوم اور بعض میں محذوف تھا۔

اَنَّ النَّاسَ کو غیر کوفیؒ (بر بناء استیناف) ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّ النَّاسَ اور کوفیؒ فتح سے پڑھتے ہیں۔ اہل کسرہ کے لئے اس کے ماقبل پر وقف تام ہے۔ (المال)۔ مَتٰى، عَسٰى اور لَهُدًى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ

امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ النَّاسِ میں دوریؒ اور الْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع

(ک) یُکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا ۔ عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے ۔ (ک) الَّیۡلَ لِیَسۡکُنُوۡا ۔ مُبۡصِرًا خَبِیۡرٌ اور خَبِیۡرٌ میں ترقیق اور یُؤۡمِنُوۡنَ میں ابدال ظاہر ہے ۔

وَکُلٌّ اَتَوۡہُ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے بعد اثبات الف اور تا کے ضمہ سے اٰتُوۡہُ (اسم فاعل مضاف) (اصل میں اٰتِیُوۡنَ تھا یا پر ضمہ ثقیل تھا تا پر تجرید کے بعد نقل کر دیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے یا کو اور پھر اضافت کی بنا پر نون کو حذف کر دیا) اور حفصؒ وحمزہؒ ہمزہ اور تا کے فتح سے الف کے بغیر (ماضی) پڑھتے ہیں ۔ تَحۡسَبُهَا کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ وَهِیَ میں سکون ھا اور شَیۡءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً نقل و ادغام ظاہر ہیں ۔

بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ کو مکیؒ ۔ بصریؒ اور ہشامؒ یاءِ غیب سے یَفۡعَلُوۡنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں ۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے[1] بغیب اور

---

[1] ابن عبدانؒ بذریعہ حلوانیؒ ہشامؒ سے بلاخلاف بغیب روایت کرتے ہیں ۔ احمد بن سلیمانؒ اور حسن بن العباسؒ کی حلوانیؒ سے اور ابن مجاہدؒ کی بذریعہ ازرق جمالؒ حلوانیؒ سے اور بکرادیؒ کی بھی ہشامؒ سے یہی روایت ہے ۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ سے اور ابن سوارؒ نے شیخ ابوالولیدؒ سے اسی طرح پڑھا ہے ۔ نقاشؒ و ابن شنبوذؒ بذریعہ ازرق جمالؒ حلوانیؒ سے ۔ نیز داجونیؒ اپنے شیوخ کے واسطہ سے اور ابن عبادؒ ہشامؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں ۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بخطاب پڑھا ہے ۔ مگر یہ ہمارا طریقہ نہیں ہے ۔ ۱۲

ابن ذکوانؒ[1] و ابو بکرؒ[2] کے لئے بخطاب ماخوذ ہے۔

مِن فَزَعٍ کو غیر کوفیؒ تنوین کے بغیر **مِن فَزَعِ** (باضافت) اور کوفیؒ تنوین سے پڑھتے ہیں۔

یَوْمَئِذٍ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ میم کے کسرہ سے **یَوْمِئِذٍ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ دونوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ تین قراءتیں ہیں۔ نمبر ۱ مدنیؒ عدم تنوین اور میم کے فتح سے **فَزَعِ یَوْمَئِذٍ** نمبر ۲ مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ عدم تنوین اور میم کے کسرہ سے **فَزَعِ یَوْمِئِذٍ** نمبر ۳ اور کوفیؒ تنوین و فتح سے پڑھتے ہیں۔ **یَوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ** میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔

هَلْ تُجْزَوْنَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور **الْقُرْءَانَ** میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے **یَعْمَلُوْنَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (المماال) جاءو

---

[1] شیخ ابو القاسم فارسیؒ بذریعہ نقاشؒ اخفشؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ ابو علیؒ عطار۔ نہروانیؒ سے وہ نقاشؒ سے وہ اخفشؒ سے نیز ابو عبد الرزاقؒ اور ھبۃ اللہؒ اور سلامہ بن ہارونؒ اخفشؒ سے۔ ابن مجاہدؒ اپنے شیوخ کے ذریعہ اخفشؒ سے۔ اور صوریؒ ابن ذکوانؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ باقی تمام رواۃ نے اخفشؒ و ابن ذکوانؒ سے بخطاب روایت کیا ہے۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ سبط الخیاطؒ نے اس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ ولید بن معلمؒ۔ ولید بن حسانؒ اور ابن بکارؒ نے بھی ابن عمارؒ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ۱۲

[2] یحییٰؒ ابو بکرؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ اسحٰق ازرقؒ۔ ابن ابی حمادؒ یحییٰ جعفیؒ۔ کسائیؒ اور ھرونؒ بن ابی حاتم نے بھی ابو بکرؒ سے بخطاب نقل کیا ہے۔ یہی تیمیؒ کی بذریعہ اعشیٰؒ۔ ابو بکرؒ سے روایت ہے۔ علیمیؒ ابو بکرؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ یہی حسینؒ جعفی۔ برجمیؒ۔ عبیدؒ بن نعیم کی ابو بکرؒ سے روایت ہے اور یہی طریقہ تیمیؒ کے سوا اعشیٰؒ نے ابو بکرؒ سے نقل کیا ہے۔ ۱۲

نشآءَ اور جآءَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ و توری (الجبال) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ النّار میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور اِهْتَدٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی پانچ ہیں ۱ اِنِّیٓ اٰنَسْتُ میں حرمیؒ وبصریؒ ۲ اَوْزِعْنِیٓ میں ورشؒ وبزیؒ ۳ مَالِیَ لَآ اَرَی میں مکیؒ۔ ہشامؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ ۴ اِنِّیٓ اُلْقِیَ ۵ اور لِیَبْلُوَنِیٓ میں مدنیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ دو ہیں ۱ اَتُمِدُّوْنَنِیْ میں مدنیؒ وبصریؒ مکیؒ اور حمزہؒ ۲ اور اٰتٰنِ ءَ اللّٰہُ میں مدنیؒ۔ بصریؒ اور حفصؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر چھبیس ۲۶ (مثلین کے ۱۶، متقاربین کے ۱۰) اور صغیر ایک ہے۔

(المرسوم) وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ (شروع سورۃ میں) باثبات الف۔ تُرٰبًا۔ اور طٰٓئِرُكُمْ بحذف الف۔ الْمَلَؤُا اِنِّیٓ۔ الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ اور الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اَوْلَا اَذْبَحَنَّهٗ میں لام تاکید کے بعد ۲ دو الف (ایک صورت ہمزہ اور ایک زائدہ) اور فَنٰظِرَةٌ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف الف مرسوم تھا۔

سُورۃ قصص

مکیہ ہے مگر مقاتلؒ چار آیتوں ۵۲ تا ۵۵ کو مدنی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں باتفاق ۸۸ اٹھاسی ہیں مگر تفصیل میں ۲ دو جگہ اختلاف ہے ۱ طٰسٓمّٓ ۲ پر کوفی ۲ اور مِنَ النَّاسِ

ع ۲

يَسْقُوْنَ پر غیر کوفی آیت ہے۔ اور جعبریؒ عَلَى الطِّيْنِ پر حمصی اور اَنْ يَّقْتُلُوْنِ پر غیر حمصی آیت کہتے ہیں۔

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ سے الْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ ایکسو چون ہیں۔[۱] ۱۵۴
قالونؒ مع ورشؒ وحفصؒ بائیس ۲۲۔ ورشؒ مع شامیؒ چوہتر ۷۴ (بسم اللہ پر ۴۴۔ ترک پر ۳۰) مکیؒ بائیس ۲۲۔ ابوبکرؒ مع کسائی بائیس ۲۲۔ بصریؒ دہنل اور حمزہؒ چار ۴۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ کو حمزہؒ نون ملفوظی کے اظہار سے طٰسٓ مٓ اور باقی ادغام سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْمُبِيْنَ نَتْلُوْا۔ يُؤْمِنُوْنَ اور الْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ نِسَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ اَئِمَّةً میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے (ک)، وَنُمَكِّنَ لَهُمْ

---

[۱] ہمـ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ (بخطاب)، کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ہمـ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر الْمُبِيْنِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے مد بدل کا قصر اور حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کو مد بدل کے توسط وطول سے لوٹاؤ اور ترک پر ان کے لئے سکتہ کے ساتھ ہمـ۱-۱۸ تَعْمَلُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ہمـ۱۹-۳۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک وجہ میں مد بدل کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ قصر میں شامیؒ مندرج ہو گئے۔ مکیؒ کے لئے يَعْمَلُوْنَ (بالغیب) پر قالونؒ کے مانند بائیس وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ابوبکرؒ مع کسائیؒ کو طا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے ورشؒ کے مانند دہنل وجوہ پڑھو اور وصل میں حمزہؒ کو طا کے امالہ اور نون کے اظہار سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۴۵۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا میں
حمزہؒ وکسائیؒ فعل کو یاء غیب مفتوحہ را کے فتح اور الف مبدلہ سے اور بعد کے
تینوں اسموں کو (بربناء فاعلیت) رفع سے وَيَرٰى فِرْعَوْنُ
وَهَامٰنُ وَجُنُوْدُهُمَا اور باقی فعل کو نون عظمت مضمومہ را کے
کسرہ اور یاء مفتوحہ سے اور تینوں کلمات مابعد کو نصب سے پڑھتے ہیں۔
وَحَزَنًا کو حمزہؒ وکسائیؒ حا کے ضمہ اور زا کے سکون سے وَحُزْنًا
اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ خٰطِئِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل وحذف
کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ فُؤَادُ میں ورشؒ ابدال نہیں کرتے
البتہ مد بدل صحیح ہے۔ (الممال) طٰسٓمّٓ میں ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ مُوْسٰى
ہر سہ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَيَرٰى میں حمزہؒ
وکسائیؒ اور عَسٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ)
عَلَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع ۱ ع ۴
(ک) قَالَ رَبِّ ہر سہ۔ ظَلَمْتُ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ فَاغْفِرْ لِيْ
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) فَغَفَرَ لَهٗ اور اِنَّهٗ هُوَ
ظَهِيْرًا میں ترقیق اور يَاْتَمِرُوْنَ میں ابدال وترقیق جلی ہیں۔ (ک)
قَالَ لَهٗ۔ بِالْاَمْسِ میں نقل وسکتہ بیّن ہیں (الممال) وَاسْتَوٰى۔ فَقَضٰى۔
اَقْصَا (الْمَدِيْنَةِ) وقفاً اور يَسْعٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل۔ مُوْسٰى ہر دو اور يٰمُوْسٰى ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ع ۵

رَبِّيَ اَنْ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ مِن دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ کی.. قرآت ثلثہ۔ يُصْدِرَ اور خَيْرٍ میں ترقیق ظاہر ہے۔

يُصْدِرَ کو بصریؒ اور شامیؒ یا کے فتح اور دال کے ضمہ سے يَصْدُرَ (مضارع صَدَرَ) اور باقی یا کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے (مضارع اَصْدَرَ) اور حمزہؒ و کسائیؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فَقَالَ رَبِّ (تنبیہ) مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ پر اگر وقف کریں تو اہل تحقیق کے نزدیک وقف بالرّوم زیادہ محبوب ہے تاکہ اعراب میں تمیز ہو جائے۔ اسْتِحْيَآءٍ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک)، قَالَ لَا تَخَفْ

يٰٓاَبَتِ کو شامیؒ تا کے فتح سے يٰٓاَبَتَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اسْتَاْجِرْهُ۔ اسْتَاْجَرْتَ اور تَاْجُرَنِيْ میں ابدال اور الْاَمِيْنُ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اور سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

هٰتَيْنِ کو مکیؒ نون کی تشدید سے هٰتَيْنِّ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ مکیؒ کے لئے وجوہ ثلثہ جائز ہیں۔ جمہور قصر کو اور علامہ دانیؒ وغیرہ بعض محققین اشباع کو اولیٰ کہتے ہیں۔ ہمارے شیوخ کا معمول اشباع تھا۔ (الممال) عَسٰى۔ فَسَقٰى اور تَوَلّٰٓى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل النَّاسِ میں دوریؒ۔ فَجَآءَتْهُ۔ جَآءَهٗ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ.. و حمزہؒ اِحْدٰىهُمَا ہر دو اور اِحْدَى (ابْنَتَيَّ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع ع ۳

لاهلہ امکثوا کو حمزہ وصلاً ھاء کنایہ کے ضمہ سے لاھلہ امکثوا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ کے ضمہ پر اجماع ہے (ک)، قال لاھلہ ۔ انی انست ۔ انی انا اللہ ۔ انی اخاف اور ربی اعلم کی یا کو حرمی و بصری ۔ لعلی اتیکم اور لعلی اطلع کی یا کو غیر کوفی مفتوح پڑھتے ہیں ۔

اوجذوۃ کو حرمی ۔ بصری ۔ شامی اور کسائی جیم کے کسرہ سے جذوۃ ۔ حمزہ ضمہ سے جُذوۃ اور عاصم فتح سے پڑھتے ہیں (ک)، من النار لعلکم ۔ مدبرا ۔ اور سحر میں ترقیق ۔ الامنین اور الاولین میں نقل وسکتہ جلی ہیں ۔

من الرھب کو حرمی و بصری را اور ھا دونوں کے فتح سے الرَّھَب ۔ شامی ۔ ابوبکر ۔ حمزہ اور کسائی را کے ضمہ اور ھا کے سکون سے الرُّھْب اور حفص را کے فتح اور ھا کے سکون سے پڑھتے ہیں ۔

فذنک کو مکی و بصری نون مشددہ سے بمد لازم فذانّک اور باقی نون مخففہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں ۔ وملائہ میں وقفاً حمزہ تسہیل کرتے ہیں ابدال صحیح نہیں (ک)، قال رب ۔ معی ردا کی یا کو حفص مفتوح پڑھتے ہیں ۔

ردءا میں مدنی حرکت ہمزہ دال پر نقل کر کے ہمزہ کے حذف سے ردا اور باقی دال ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ منونہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔

یصدقنی کو حرمی ۔ بصری ۔ شامی اور کسائی (جواب امر ہونے

کی بنا پر) قاف کے جزم سے يُصَدِّقْنِيْ - اور باقی (بر بناء استیناف وغیرہ) ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ يِ میں ورش وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (ک)، وَنَجْعَلُ لَكُمَا - بِاٰيٰتِنَا میں وقفاً حمزہ یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔

وَقَالَ مُوْسٰى کو مکی (بر بناء استیناف) واو عاطفہ کے بغیر قَالَ مُوْسٰى - اور باقی واو کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصحف مکہ میں بحذف واو اور باقی مصاحف میں بالواو مرسوم تھا (ک)، اَعْلَمُ بِمَنْ

وَمَنْ تَكُوْنُ کو حمزہ وکسائی یاءِ تذکیر سے يَكُوْنُ اور باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔ خلف کے لئے ادغام کامل جلی ہے (ک)، هُوَ وَجُنُوْدُهٗ

لَا يُرْجَعُوْنَ کو مدنی، حمزہ اور کسائی یا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے لَا يَرْجِعُوْنَ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ اَئِمَّةً میں حرمی و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشام ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے (المحال)، قَضٰى اٰتٰىهَا - وَلّٰى - اور بِالْهُدٰى میں حمزہ وکسائی امالہ و ورش بخلاف تقلیل۔ مُوْسَى الْاَجَلَ، وقفاً يٰمُوْسٰى ہر دو مُوْسٰى ہر سا اور الدُّنْيَا میں حمزہ وکسائی امالہ و ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ النَّارِ ہر دو اور الدَّارِ میں بصری و دوری امالہ و ورش تقلیل۔ رَاٰهَا میں بصری صرف ہمزہ کا ابن ذکوان بخلاف ابوبکر، حمزہ اور کسائی را اور ہمزہ دونوں کا امالہ و ورش تقلیل۔ جَآءَهُمْ اور جَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ۔ مُفْتَرًى وقفاً میں بصری و حمزہ وکسائی

اماله ورشؒ تقلیل اور لعنۃً میں کسائیؒ وقفاً اماله کرتے ہیں۔ (تنبیه) عَصَاكَ واوی ہے لہٰذا اسمیں اماله نہیں ہوتا۔ ع ۴

بَصَآئِرَ۔ لِتُنْذِرَ۔ سٰحِرٰنِ اور کٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ۔ اَنْشَاْنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ کی قرآت ثلثہ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ اور فَاْتُوْا میں ابدال ظاہر ہے۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ کو غیر کوفیؒ سین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور حا کے کسرہ سے سٰحِرٰنِ اور کوفیؒ سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ۔ اَهْوَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں (الممال) مُوْسَی (الْکِتٰبَ) وقفاً۔ الْاُوْلٰی۔ مُوْسَی (الْاَمْرَ) وقفاً اور مُوْسٰی ہردو میں حمزہؒ وکسائیؒ اماله ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ ..... وَهُدًی وقفاً۔ مَآ اٰتٰهُمْ۔ اَهْدٰی۔ هَوٰىهُ اور هُدًی وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ اماله ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اماله کرتے ہیں۔ ع ۵ ۸

(ک) الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ اور مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ۔ یُؤْمِنُوْنَ ... اور یُؤْتَوْنَ میں ابدال۔ عَلَیْهِمْ ہردو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ

یُّجْبٰٓی اِلَیْهِ کو مدنیؒ تاء تانیث سے تُجْبٰی اور باقی

یاءِ تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بطرت اور خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

فِيْٓ اُمِّهَا کو حمزہؒ و کسائیؒ وصلاً ہمزہ کے کسرہ سے فِيْٓ اِمِّهَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ وَّاَبْقٰى میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کو بصریؒ یاءِ غیب سے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے بصریؒ کے لئے صرف بغیب[1] ماخوذ ہے (الممال) يُتْلٰى۔ الْهُدٰى۔ تُجْبٰى اور وَاَبْقٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقُرٰى ہر دو میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۹

فَهُوَ اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ اور ثُمَّ هُوَ کی ھا کو قالونؒ و کسائیؒ ساکن پڑھتے ہیں۔ بصریؒ نے اس کو منفصل ہونے کی وجہ سے بضمہ پڑھا ہے۔ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اور عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ کی قرآت ثلثہ ظاہر ہیں۔

---

[1] دوریؒ کے لئے تمام رواۃ اور سوسیؒ سے اکثر اہل ادا الغیب روایت کرتے ہیں۔ امام ابوالحسنؒ۔ امام ابومحمد مکیؒ۔ علامہ دانیؒ اور علامہ ابن شریحؒ وغیرہ کے نزدیک یہی مختار ہے۔ حافظ ابوالعلاؒ اور ابن سوارؒ وغیرہ نے سوسیؒ کے لئے بخطاب نقل کیا ہے۔ اور ایک جماعت بصریؒ سے غیب و خطاب کے درمیان تخییر روایت کرتی ہے۔ مہدویؒ اور ھُذلیؒ کا یہی مسلک ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "ان کے طرق سے ابوعمروؒ کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں مگر بغیب اَشْہَرُ ہے۔ میں سوسیؒ کی روایت میں دونوں طرح پڑھتا ہوں۔ کیونکہ ان سے دونوں وجوہ نصًّا اور اداءً ثابت ہیں" ۱۲

(ک) اَلْقَوْلُ رَبَّنَا ۔ تَبَرَّاْنَا میں سوسیؒ ابدال ۔ وَ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ
اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔ (تنبیہ) یہاں فَعَمِيَتْ کی تخفیف پر اجماع ہے
لَا يَتَسَآءَ لُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال و
حذف جائز نہیں ۔ (ک) الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اور يَعْلَمُ مَا ۔ وَالْاٰخِرَةِ میں
نقل و سکتہ ۔ وَالْاٰخِرَةِ ۔ غَيْرُ ہر دو اور اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ میں ترقیق بیّن
ہے ۔ اَرَاَيْتُمْ ہر دو میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ اس کے ابدال
سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں ۔ يَاْتِيْكُمْ ہر دو میں
ابدال جلی ہے ۔

بِضِيَآءٍ کو قنبلؒ ضاد کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مفتوحہ سے بِضِئَآءٍ
اور باقی مفتوحہ سے پڑھتے ہیں ۔ بِضِيَآءٍ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک)
جَعَلَ لَكُمْ (تنبیہ) وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا میں مفتوحہ بعد از ساکن
ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے ۔ (الممال) الدُّنْيَا اور الْاُوْلٰى میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ فَعَسٰى ۔ اور وَتَعٰلٰى میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ الْخِيَرَةُ میں بخلاف اور وَالْاٰخِرَةِ میں
کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع

۱۰ ع

(ک) قَوْمِ مُوْسٰى ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے ۔
(ک) قَالَ لَهٗ ۔ الْاٰخِرَةَ ۔ خَيْرٌ ۔ الصّٰبِرُوْنَ اور الْكٰفِرُوْنَ میں
ترقیق ۔ اور الْاَرْضِ ہر دو میں نقل و سکتہ جلی ہیں ۔ عِنْدِيْٓ اَوَ کی یا کو مکیؒ
بخلاف اور مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ کی قراآت

ثلثۃ جلی ہیں (ک) وَيَقْدِرُ لَوْلَا

لَخَسَفَ کو غیر حفصؒ خا کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے لَخُسِفَ

(مجہول) اور حفصؒ دونوں کے فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں (الممال) مُوسٰی اور

الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ فَبَغٰی۔۔

اٰتٰىكَ اور وَلَا يُلَقّٰىهَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَلْقُوَّةِ

میں کسائیؒ وقفاً اور وَبِدَارِهٖ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل

کرتے ہیں۔ ع ۸ ۱۱

اَلْاٰخِرَةُ۔ خَيْرٌ۔ اور ظَهِيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔ اَلْقُرْءَانَ

میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ رَبِّيْ اَعْلَمُ کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک)

اَعْلَمُ مَنْ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ (ک) اٰخَرَ لَا۔۔

شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے (الممال) جَآءَ ہر سہ میں

ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَلَا يُجْزَى (الَّذِيْنَ) وقفاً بِالْهُدٰی اور يُلَقّٰى میں

حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ

اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۹ ۱۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی بارہ ہیں۔ ۱ رَبِّيْ اَنْ ۲

اِنِّيْ اٰنَسْتُ ۳ اِنِّيْ اَنَا ۴ اِنِّيْ اَخَافُ ۵-۶ اور رَبِّيْ اَعْلَمُ

ہر دو میں حرمیؒ وبصریؒ ۷ اِنِّيْ اُرِيْدُ ۸ اور سَتَجِدُنِيْ اِنْ میں

مدنیؒ ۹-۱۰ لَعَلِّيْ ہر دو میں غیر کوفیؒ ۱۱ مَعِيَ رِدْاً میں حفصؒ ۱۲ اور

عِنْدِيْ اَوَ میں مکیؒ بخلاف اور مدنیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور۔۔

زائدہ ایک ہے ۔ یُکَذِّبُوْنِیْ میں ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر تیس ۳ (از ہر دو اقسام ۱۵ - ۱۵) اور صغیر دو ۲ ہیں ۔

(المرسوم) فَرِغًا بحذف الف لَتَنُوْٓاُ میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بعد از ساکن بصورت الف اور اَقْصَا یا کے بجائے الف سے مرسوم ہے ۔

سُورۂ عنکبوت

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے ۔ بعض مدنی اور بعض پہلی گیارہ آیات کو مدنی اور باقی کو مکی کہتے ہیں ۔ اس کی آیتیں غیر حمصی انہتر ۶۹ اور حمصی ستر ہیں ۔ تفصیل یہ ہے پانچ جگہ اختلاف ہے ۔ نمبر ۱ الٓمّٓ پر کوفی نمبر ۲ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ پر حجازی و حمصی مگر مدنی اول بخلاف نمبر ۳ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ پر مدنی اول بخلاف نمبر ۴ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ پر بصری و دمشقی نمبر ۵ اور اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ پر حمصی آیت ہے ۔

لَهُ الْحُکْمُ سے لَا یُفْتَنُوْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو انسٹھ ۱۵۹ ہیں ۔ ف ۱

ف ۱ نمبر ۱ - ۳۶ قالونؒ کے لئے تُرْجَعُوْنَ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد ان دونوں پر میم جمع کا صلہ اور بے صلہ اور لَا یُفْتَنُوْنَ میں وہ ہی وجہ اور نمبر ۳۷ - ۴۸ وصل کل پر منفصل کے قصر و مد اور صلہ و بے صلہ میں سے ہر ایک پر لَا یُفْتَنُوْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ کو مد سے مد بدل کی وجوہ ثلثہ کے ساتھ اور عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ تُرْجَعُوْنَ کی ہر وجہ پر لَا یُفْتَنُوْنَ میں وہ ہی وجہ اور وصل پر وجوہ ثلثہ مد بدل کے ساتھ پڑھو ۔ خلادؒ مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر سے اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور وصل میں خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ پھر مکیؒ کو ھاء کنایہ کے صلہ سے پڑھو ۔ واللہ اعلم (تنبیہ) یہ وجوہ الٓمّٓ پر وقف کی صورت میں ہیں اگر وصل کریں تو ورشؒ کے لئے میم کے قصر و مد میں سے ہر ایک پر چون ۵۴ چون ۵۴ وجوہ مزید پڑھ جائیں گی ۔ (اسی طرح خلفؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ و سکتہ پر مزید تین ۳ تین ۳ وجوہ پڑھی جائیں

گی ۔ ط) اہل ضرب یہاں ۵۵۸ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

قالونؒ اڑتالیس ۴۸۔ ورشؒ مع خلادؒ چون ۵۴ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۱۸) عاصمؒ و
کسائیؒ بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ چھ ۶۔ چھ ۶۔ خلفؒ تین ۳ اور مکیؒ
بارہ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ پر وقف تام یا کافی ہے۔ اور اگر وقف نہ کریں تو ورشؒ۔۔۔
اَحَسِبَ کے ہمزہ کی حرکت میم پر نقل کرکے میم کو قصر و مد سے پڑھتے ہیں۔۔۔
لَاٰتٍ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ وَهُوَ میں سکون
ھا اور لَنُكَفِّرَنَّ میں ترقیق ظاہر ہے (ک) بِاَعْلَمَ بِمَا۔ شَيْءٍ میں
طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام ظاہر ہیں (الممال) النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ۔
جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ خَطٰيٰكُمْ اور خَطٰيٰهُمْ میں کسائیؒ یا کا
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۲

(ک) قَالَ لِقَوْمِهٖ۔ خَيْرٌ اور سِيْرُوْا میں ترقیق جلی ہے۔
اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاء خطاب سے
اَوَلَمْ تَرَوْا اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے
ابو بکرؒ کے لئے صرف بخطاب ماخوذ ہے[1]۔
النَّشَاَةَ کو مکیؒ اور بصریؒ شین کے فتح اس کے بعد الف کے اثبات
اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بمد متصل۔ النَّشَآءَةَ۔ اور باقی شین کے اسکان

---

[1] ابو بکرؒ سے یحییؒ اور ابن ابی امیہؒ بخطاب۔ علیمیؒ۔ اعشیؒ۔ برجمیؒ اور کسائیؒ وغیرہ
بغیب روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے الف ومد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ اَلْاٰخِرَةَ
میں نقل وسکتہ اور ترقیق وغیرہ اور شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب
بیّن ہے (ک) يُعَذِّبُ مَنْ اور وَيَرْحَمُ مَنْ۔ يَشَآءُ۔ اور فِي السَّمَآءِ
کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (الممال) اَلْاٰخِرَةَ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع ۲ ۱۴
عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ يُؤْمِنُوْنَ۔ لَتَاْتُوْنَ ہر
دو۔ وَتَاْتُوْنَ اور قَالُوا ائْتِنَا میں ابدال ظاہر ہے اتَّخَذْتُّمْ میں غیر مکیؒ
وحفصؒ ادغام کرتے ہیں۔
مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ پہلے کلمہ کو تا کے نصب
اور تنوین سے اور دوسرے کلمہ کو نون کے نصب سے مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ۔
مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ پہلے کو تا کے رفع سے تنوین کے بغیر اور دوسرے کو نون
کے خفض سے مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ (باضافت) اور حفصؒ وحمزہؒ پہلے کو تا کے
نصب سے تنوین کے بغیر اور دوسرے کو خفض سے پڑھتے ہیں۔ وَمَاْوٰىكُمُ میں
سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک)، فَاٰمَنَ لَهٗ۔ مُهَاجِرٌ اور اَلْاٰخِرَةِ میں ترقیق جلی
ہے۔ رَبِّيْ اِنَّهٗ کی یا کو مدنیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) اِنَّهٗ هُوَ۔۔۔۔۔
النُّبُوَّةَ کو مدنیؒ واو ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے اور باقی واو مشددہ سے
پڑھتے ہیں۔ (ک)، قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ
اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ میں حرمیؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ پہلے
کلمہ کو بخبر یعنی ایک ہمزہ مکسورہ سے۔ اور باقی ہمزتین سے باستفہام اَءِنَّكُمْ پڑھتے

ہیں اور دوسرے کلمہ کے باستفہام یعنی ہمزتین سے پڑھنے پر اجماع ہے کیونکہ وہ تمام مصاحف میں بالیا مرسوم تھا یہاں حرمیؒ حفصؒ اور کسائیؒ نے اپنے قاعدۂ مقررہ کی مخالفت کی ہے۔ استفہام میں حسب قاعدہ قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ یہاں چھ قراءتیں ہیں۔ (ک) سَبَقَكُمْ۔ اور قَالَ رَبِّ (المال) فَانْجِلُهُ اور وَمَأْوٰىكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور الدُّنْیَا ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۳ ۱۵

رُسُلُنَا ہر دو میں بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اِبْرٰهِیْمَ (بِالْبُشْرٰی) کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یا سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْقَالَ میں (جو دوسرے رکوع میں ہے) ھا کے کسرہ اور یا پر اجماع ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ لَنُنَجِّیَنَّهٗ کو حمزہؒ و کسائیؒ دوسرے نون کے اسکان اور جیم مخففہ سے لَنُنْجِیَنَّهٗ اور باقی نون کے فتح اور جیم مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَّا امْرَاَتَهٗ میں وقفاً حمزہؒ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ سِیْٓءَ بِهِمْ مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ اشمام بالضمہ کرکے اور باقی کسرۂ خالص سے پڑھتے ہیں۔

---

۱ ۱۔ قالونؒ اٰئِنَّكُمْ ..... اَئِنَّكُمْ ۲۔ ورشؒ و مکیؒ اٰئِنَّكُمْ ..... اَئِنَّكُمْ ۳۔ ہشامؒ اٰئِنَّكُمْ ..... اَئِنَّكُمْ ۴۔ ابن ذکوانؒ و حفصؒ اِنَّكُمْ ..... اَئِنَّكُمْ ۵۔ بصریؒ اٰئِنَّكُمْ ..... اَئِنَّكُمْ ۶۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اَئِنَّكُمْ ..... اَئِنَّكُمْ ۱۲

(تنبیہ) اہل اشمام کے لئے مد قطعاً نہیں ہوسکتا۔[1]

اِنَّا مُنَجُّوْكَ کو مکی۔ ابوبکر، حمزہ اور کسائی نون کے اسکان اور جیم مخففہ سے **مُنْجُوْكَ** اور باقی نون کے فتح اور جیم مشددہ سے پڑھتے ہیں (ک)، امرأتك كانت

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ کو شامی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے **مُنَزِّلُوْنَ** اور باقی نون کے سکون اور زاء مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ الاٰخِر میں ترقیق وغیرہ جلی ہیں۔

وَثَمُوْدَا وَقَدْ کو غیر حفص و حمزہ دال کی تنوین سے **وَّثَمُوْدًا وَّقَدْ** اور حفص و حمزہ تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے جو غیر منونین کے نزدیک وقفاً ساقط ہو جائیگا۔ (ک)، تَبَيَّنَ لَكُمْ اور وَزَيَّنَ لَهُمُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ میں بصری۔ ہشام، حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ الْاَرْضَ میں نقل و سکتہ اور مَنْ اَغْرَقْنَا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ الْبُيُوْتِ کو قالون، مکی، شامی، ابوبکر، حمزہ اور کسائی با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، يَعْلَمُ مَا

مَا يَدْعُوْنَ کو حرمی، شامی، حمزہ اور کسائی تاء خطاب سے **تَدْعُوْنَ** اور بصری و عاصم یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام۔ وَهُوَ میں سکون ھا اور لِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال

---

[1] یہ حضرت مؤلف کی ذاتی رائے ہے۔ جمہور اہل اداء مد متصل کے قائل ہیں کیونکہ کسرہ کا حصہ یا مدہ سے متصل ہے۔ ۱۲ ط

جلی ہے (الممال)، جَاءَتْ ہر دو اور جَاءَ هُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ بِالْبُشْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ الْقَرْیَةِ ۔ اور الصَّیْحَةُ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف ۔ وَضَاقَ میں حمزہؒ ۔ دَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع — ۴ع

الصَّلٰوةَ ہر دو اور ظَلَمُوْا میں تغلیظ بیّن ہے (ک) الصَّلٰوةَ تَنْهٰی ۔ وَلَذِکْرُ ۔ الْکٰفِرُوْنَ اور نَذِیْرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک) یَعْلَمُ مَا اور وَنَحْنُ لَهٗ ۔ یُؤْمِنُوْنَ ہر دو اور یُؤْمِنُ میں ابدال جلی ہے ۔ — ۱۶ جزو بست و یکم

اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کو مکیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح سے الف جمع کے بغیر اٰیَةٌ (بتوحید) اور باقی یا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (الممال) تَنْهٰی اور یُتْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَّذِکْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع — ۵ع

(ک) یَعْلَمُ مَا ۔ وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ ۔ الْخٰسِرُوْنَ اور وَیَقْدِرُ میں ترقیق وَلَیَاْتِیَنَّهُمْ اور یُؤْفَکُوْنَ میں ابدال بیّن ہے ۔

وَیَقُوْلُ ذُوْقُوْا کو مکیؒ ۔ بصریؒ اور شامیؒ نون عظمت سے وَنَقُوْلُ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں ۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی یا کو حرمیؒ ۔ شامیؒ اور عاصمؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ اہل اسکان کے لئے وصلاً یا حذف ہو جاتی ہے ۔ رسم یا سے ہے ۔ اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ کی یا کو شامیؒ مفتوح

پڑھتے ہیں (ک) الموت ثم
ترجعون کو ابوبکرؒ یاء غیب سے یرجعون اور باقی
تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اس کے مجہول پڑھنے پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔
لنبوئنهم کو حمزہؒ و کسائیؒ نون اول کے بعد ثاء مثلثہ ساکنہ
پھر واو مخففہ مکسورہ اور پھر یاء مفتوحہ سے ہمزہ کے بغیر لنثوینهم
(از ثواء بمعنی اقامت) اور باقی نون کے بعد باء موحدہ مفتوحہ پھر واو مشددہ
مکسورہ اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے یا کے بغیر (از بوا بمعنی نزول) پڑھتے ہیں۔
وکاین کو مکیؒ کاف کے بعد الف کے اثبات پھر ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر بمد
متصل وکائن اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور پھر یاء مشددہ مکسورہ سے
الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے (ک) لاتحمل
رزقها۔ وایاکم میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ وهو میں سکون
ھا ظاہر ہے (ک) والقمر لیقولن اور ویقدر له۔ شيء میں
طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال) کفی مسمّی وقفاً اور
یغشٰهم میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لجاءهم میں
ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ بالکفرین میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل فانّٰی
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ فاحیا میں کسائیؒ امالہ اور
ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ع ۲

(تنبیہ) لهو اسم ظاہر ہے جس کی ھا سب کے لئے ساکنہ ہے۔
الاٰخرة میں ترقیق وغیرہ۔ لهی میں اسکان ھا جلی ہے۔

وَلِيَتَمَتَّعُوا کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ لام کے اسکان سے وَلْيَتَمَتَّعُوا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُونَ میں ابدال اور اَظْلَمُ میں تغلیظ بیّن ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ اور كَذَّبَ بِالْحَقِّ۔ جَآءَهُ میں وقفاً حمزہؒ مدّ و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں (ک) جَهَنَّمَ مَثْوًى۔ سُبُلَنَا کو بصریؒ با کے اسکان سے سُبْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ نَجّٰهُمْ اور مَثْوًى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اِفْتَرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل جَآءَهُ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور لِلْكٰفِرِينَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں ۱ رَبِّيَ اِنَّهٗ میں مدنیؒ و بصریؒ ۲ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ میں حرمیؒ۔ شامیؒ اور عاصمؒ ۳ اور... اَرْضِيَ میں شامیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر پچیس[1] ۲۵ (مثلین کے بارہ ۱۲ اور متقاربین کے ۱۳) اور صغیر دو ۲ ہیں۔

سورۂ روم

۵۹

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر و مکی انسٹھ اور باقی اعداد میں ساٹھ ۶۰ ہیں۔ پانچ جگہ اختلاف ہے[2] ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ غُلِبَتِ الرُّوْمُ پر غیر مدنی اخیر مگر مکی بخلاف

---

[1] غیث میں ۲۷ لکھے ہیں جو سبقِ قلم یا کاتب کی غلطی ہے۔ ۱۲

[2] ۵۷ جگہ اجماع ہے۔ ان مقامات میں سے مدنی اخیر اور مکی دو۔ دو اور باقی تین۔ تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

نمبر ۳ سَيَغْلِبُوْنَ پر غیر مکی اور مکی بخلاف نمبر ۴ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ پر غیر کوفی و مدنی اول نمبر ۵ اور يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ پر مدنی اول آیت ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ سے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سَو پانچ [105] ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس [48]۔ ورشؒ مع خلادؒ اٹھارہ [18] (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) عاصمؒ و کسائیؒ بارہ [12]۔ بارہ۔ بصریؒ و شامیؒ چھ [6]۔ چھ اور حمزہؒ تین [3]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [1]

الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ يَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ وَهُوَ میں سکون ھا۔ ظَاهِرًا۔ الْاٰخِرَةِ۔ كَثِيْرًا۔ لَكٰفِرُوْنَ اور يَسِيْرُوْا میں ترقیق جلی ہے۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے سکون سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ [2] الَّذِيْنَ کو حرمیؒ و بصریؒ (كَانَ کا اسم مانکر)

---

[1] نمبر ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الْمُحْسِنِيْنَ کے طول توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد۔ اور ان دونوں پر میم جمع کا صلہ اور بے صلہ اور بِسِنِيْنَ میں وہ ہی وجہ اور نمبر ۳۷-۴۸ وصل کل پر قصر و مد۔ صلہ اور بے صلہ کے ساتھ وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ مکیؒ قصر کے صلہ میں مندرج ہوگئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے سکتہ پر الْمُحْسِنِيْنَ کی ہر وجہ کے ساتھ بِسِنِيْنَ میں وہ ہی وجہ اور وصل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ وصل میں خلادؒ کی عدم سکتہ کی وجوہ مندرج ہوگئیں۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ کو ہر وجہ میں مد سے اور.. صرف وصل میں حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۷۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

[2] ثُمَّ كَانَ سے يَسْتَهْزِءُوْنَ تک ترتیب قراءت نمبر ۱-۲ قالونؒ کے لئے عَاقِبَةُ بالرفع پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وجوہ ثلٰثہ جائز ہیں۔ مکیؒ مندرج ہوگئے نمبر ۳-۴ بصریؒ اور دوریؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ نمبر ۵-۶ ورشؒ کے لئے فتح پر۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

تا کے رفع سے عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ اور باقی (خبر قرار دیکر) نصب سے
پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اور اسی رکوع میں اس سے قبل اور پانچویں رکوع میں
"كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ" میں رفع پر اجماع ہے۔ اگر السُّوْٓاٰی پر اختیاراً
وقف کریں تو حمزہؒ نقل سے اور ابدال کے بعد ادغام کرکے السُّوٰی اور السُّوّٰی
(بامالہ) مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اور کوئی وجہ جائز نہیں۔ ورشؒ کے لئے وقفاً مد بدل
صحیح ہے۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لُواو۔ ابدال بیاءِ مضمومہ
اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ (الممال) اَدْنَى
(الْاَرْضِ) وقفاً اور مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ الدُّنْيَا اور السُّوْٓاٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَجَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع ۴
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ کو بصریؒ اور ابوبکرؒ یاءِ غیب سے يُرْجَعُوْنَ
اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَةِ اور تُظْهِرُوْنَ میں ترقیق
بیّن ہے۔ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ میں مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور
ابوبکرؒ دونوں کو یاءِ ساکنہ مخففہ سے مِنَ الْمَيْتِ وَيُخْرِجُ الْمَيْتَ اور
باقی یاءِ مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بِاٰيٰتِ کا قصر وطول پڑھو۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں قصر کے ساتھ وجوہ ثلٰثہ جائز ہیں اور طول پر صرف طول نمبر ۸ تقلیل پر توسط وطول پڑھو۔ توسط پر يَسْتَهْزِءُوْنَ میں توسط وطول جائز ہیں۔ قصر نہیں۔ اور طول پر فقط طول نمبر ۹ شامیؒ کو عَاقِبَةَ کے نصب اور فتح سے پڑھ کر نمبر ۱۰ کسائیؒ کو امالہ سے نمبر ۱۱ اور عاصمؒ کو مد سے لوٹاؤ نمبر ۱۲-۱۴ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ کے ساتھ تسہیل۔ ابدال اور حذف پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ کو ابن ذکوانؒ بخلاف[1] اور حمزہؒ و
کسائیؒ تا کے فتح اور را کے ضمہ سے تَخْرُجُونَ (معروف) اور باقی تا کے
ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے
اور اس کے بعد کے رکوع میں اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُونَ کے معروف پڑھنے
پر اجماع ہے (الممال) كٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ ع ۵ ۲

(ک) خَلَقَكُمْ ۔ تَنْتَشِرُونَ میں ترقیق بیّن ہے۔ وَاَلْوَانِكُمْ
میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
لِلْعٰلَمِيْنَ کو غیر حفصؒ لام کے فتح سے لِلْعٰلَمِيْنَ (عالمؒ کی
جمع) اور حفصؒ کسرہ سے (عالِمؒ کی جمع) پڑھتے ہیں۔ وَيُنَزِّلُ کو مکیؒ و بصریؒ
نون کے سکون اور زاء مخففہ سے وَيُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ
سے پڑھتے ہیں۔ بِاَمْرِهٖ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔
وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل و سکتہ۔ اور وَهُوَ ہر سہ میں سکون ھا جلی ہے
(الممال) وَرَحْمَةً میں کسائیؒ وقفاً۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ و ورشؒ
تقلیل اور الْاَعْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶ ۳

[1] امام ابو القاسم فارسیؒ نقاشؒ سے وہ اخفشؒ سے وہ ابن ذکوانؒ سے معروف روایت
کرتے ہیں۔ یہی ابو اسحٰق طبریؒ کی نقاشؒ سے اور ہبۃ اللہؒ کی اخفشؒ سے اور ابن خرزادؒ کی
ابن ذکوانؒ سے روایت ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسمؒ سے معروف ہی پڑھا ہے جس کی
مفردات میں خود تصریح کی ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "تیسیر سے اس کے سوا کوئی وجہ نہیں لی
جا سکتی" باقی تمام رواۃ نے بجمیع طرق مجہول روایت کیا ہے۔ اور دونوں وجوہ صحیح ہیں
مگر معروف طریقہ کے مطابق ہے۔ ۱۲

مِنْ اَنْفُسِكُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ ظَلَمُوْا اور الصَّلٰوةَ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ فِطْرَتَ میں حرف استعلا کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے (ک) لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا کو حمزہؒ و کسائیؒ فا کے بعد اثبات الف اور راء مخففہ سے فَارَقُوْا۔ اور باقی راء مشددہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ لَدَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ اور فَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے (ک) يَتَكَلَّمُ بِمَا

يَقْنَطُوْنَ کو بصریؒ و کسائیؒ نون کے کسرہ سے يَقْنِطُوْنَ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى میں مجزوم ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا کو مکیؒ بحذف الف اَتَيْتُمْ اور باقی ہمزہ کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ میں الف کے اثبات پر اجماع ہے۔

لِيَرْبُوَاْ کو مدنیؒ تاء خطاب مضمومہ اور واو کے اسکان سے لِتُرْبُوْا۔ اور باقی یاء غیب مفتوحہ اور واو کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد فَلَا يَرْبُوْا میں یا کے فتح اور واو کے اسکان پر اجماع ہے۔ (ک) خَلَقَكُمْ اور رَزَقَكُمْ۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام ظاہر ہیں۔

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ کو حمزہؒ و کسائیؒ تاء خطاب سے تُشْرِكُوْنَ

اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال)، النَّاسِ ہر دو میں دوریؒ۔ الْقُرْبٰى
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ مِنْ رِّبًا وقفاً میں حمزہؒ
وکسائیؒ اور وَتَعٰلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۴
لِيُذِيْقَهُمْ کو قنبلؒ نون عظمت سے لِنُذِيْقَهُمْ اور باقی
یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق پر قنبلؒ کے لئے[1] صرف نون ماخوذ ہے اور
اس کے بعد وَلِيُذِيْقَكُمْ میں یا پر اجماع ہے۔ سِيْرُوْا۔ مُبَشِّرٰتٍ۔
فَتُثِيْرُ اور يَسْتَبْشِرُوْنَ میں ترقیق ظاہر ہے (ک)، الْقَيِّمِ مِنْ۔
يَاْتِيَ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور يُؤْمِنُ میں ابدال بیّن ہے۔ (ک)، يَاْتِيَ يَوْمٌ
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ کو مکیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاءِ ساکنہ
سے الف کے بغیر الرِّيْحَ (بافراد) اور باقی یاءِ مفتوحہ اور اس کے بعد الف جمع
کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل اسی رکوع میں اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ
مُبَشِّرٰتٍ کے بجمع اور اس کے بعد اَرْسَلْنَا رِيْحًا کے بافراد پڑھنے
پر اجماع ہے۔
كِسَفًا کو ہشامؒ بخلاف[2] اور ابن ذکوان سین کے اسکان سے كِسْفًا

---

[1] ابن مجاہدؒ قنبلؒ سے بالنون روایت کرتے ہیں۔ قاضی ابوالفرج نہروانیؒ کی بھی بذریعہ ابن شنبوذؒ کے قنبلؒ سے یہی روایت ہے۔ محمد بن حمدون واسطیؒ۔ اور احمد بن الصقر بن ثوبانؒ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شیخ ابوالفرج شطویؒ نے بذریعہ ابن شنبوذؒ قنبلؒ سے بالیا روایت کیا ہے۔ ابن شنبوذؒ کے باقی تمام طرق اور قنبلؒ کے دیگر رُواۃ کا اسی پر اتفاق ہے۔ (مگر یا صرف بطریق طیبہ صحیح ہے۔ ط) ۔ ۱۲

[2] علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے بطریق حلوانیؒ فتح پڑھا ہے۔ داجونیؒ اپنے شیوخ سے۔ ابن عبادؒ ہشامؒ سے۔ حافظ ابوالعلاءؒ اور امام ابوالقاسم ھذلیؒ اپنے تمام (باقی برصفحہ آیندہ)

(باقی برصفحہ آیندہ)

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (ک، اَصَابَ بِهٖ

اَنْ يُّنَزَّلَ کو مکی وبصریؒ نون کے سکون اور زاء مخففہ سے يُنْزَلَ اور باقی نون مفتوحہ اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

اِلٰٓى اٰثٰرِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ الفین کے حذف سے اَثَرِ (بافراد) اور باقی ہمزہ وثا دونوں کے بعد اثبات الف سے بجمع پڑھتے ہیں (ک، اٰثٰرِ رَحْمَتِ۔ وَهُوَ میں سکون ھا اور شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ میں مکیؒ فعل کو یائے غیب مفتوحہ اور میم کے فتح سے اور اسم کو میم کے رفع سے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ اور باقی فعل کو تاء خطاب مضمومہ اور میم کے کسرہ سے اور اسم کو میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔

الدُّعَآءَ اِذَا میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

بِهٰدِ الْعُمْيِ میں حمزہؒ پہلے کلمہ کو باء موحدہ کے بجائے تاء خطاب مفتوحہ اور ھا کے اسکان سے الف کے بغیر اور الْعُمْيَ کو یا کے نصب سے تَهْدِ الْعُمْيَ۔ اور باقی پہلے کلمہ کو باء موحدہ مکسورہ (یعنی حرف جر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) طرق سے فتح روایت کرتے ہیں۔ امام ابن مجاہدؒ نے بجمیع طرق اسکان روایت کیا ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ اور امام ابوالحسنؒ سے سکون پڑھا ہے۔ ابن سفیانؒ۔ مہدویؒ۔ ابن شریحؒ۔ ابوطاہر بن خلفؒ اور ابومحمد مکیؒ وغیرہ اکثر مغربی ومصری ائمہ نے اسکان کے سوا کوئی اور وجہ بیان نہیں کی۔ محققؒ کہتے ہیں ''حلوانیؒ اور داجونیؒ دونوں کے طرق سے دونوں وجوہ صحیح ہیں''۔ [مگر طرق شاطبیہ سے صرف فتح ہے البتہ بطریق طیبہ اسکان بھی صحیح ہے۔ ط] ۱۲

ھاءِ مفتوحہ اور اس کے بعد اثبات الف اور الْعُمْيِ کو یا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں بعض مصاحف میں ھا کے بعد الف مرسوم اور بعض میں محذوف تھا۔ اور اہل رسم کا یہاں یا کے حذف پر اجماع ہے۔ اور اگر اختیاراً وقف کریں تو حمزہؒ وکسائیؒ کے لئے یا سے (تَهْدِيْ ۔ بِهٰدِيْ) اور باقی حضرات کے لئے دال ساکنہ پر وقف ہوگا۔ (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَجَاءُوْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فَتَرَى (الْوَدْقَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰثٰرِ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ الْمَوْتٰى ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۵ ۸

مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا میں عاصمؒ وحمزہؒ[۱] تینوں کلمات

---

[۱] عبید بن الصباحؒ اور عمرو بن الصباحؒ دونوں کہتے ہیں کہ "یہاں حفصؒ نے عاصمؒ کے خلاف ضمہ اختیار کرلیا تھا" حفصؒ خود فرماتے ہیں کہ "میں نے اس کے سوا عاصمؒ کی کسی حرف میں مخالفت نہیں کی" ماحصل یہ ہے کہ امام عاصمؒ کی قراءت بالفتح ہے حفصؒ نے دیگر شیوخ سے ضمہ پڑھا ہے اور دونوں طرح پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ مگر ضمہ کو ترجیح دیتے تھے۔ عبیدؒ وعمروؒ اور ابوالربیعؒ زہرانی حفصؒ سے روایتاً فتح ۔ ابن ہبیرہؒ۔ قواسؒ اور زرعانؒ بذریعہ عمروؒ اختیاراً ضمہ نقل کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میرا معمول حفصؒ کی روایت میں ہر دو طرق فتح اور ضمہ دونوں ہیں تاکہ قراءتِ عاصمؒ کا اتباع اور اختیارِ حفصؒ کی پیروی ہو جائے" محققؒ کہتے ہیں "میں نے دونوں طرح پڑھا ہے اور دونوں وجوہ پڑھتا پڑھاتا ہوں" دونوں مترادف ہیں اور بعض لغوی کہتے ہیں کہ "ضمہ سے بدنی کمزوری اور فتح سے عقلی انحطاط مراد ہے" شاطبیہ میں یہاں تسامح ہے کیونکہ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ضمہ عاصمؒ کی قراءت نہیں حفصؒ کا اختیار کردہ ہے۔ امام ابن مجاہدؒ کہتے ہیں "ضَعْف کو عاصمؒ وحمزہؒ نے ضاد کے فتح سے اور حفصؒ نے اپنی جانب سے بالضم پڑھا ہے عاصمؒ سے" (باقی برصفحہ آئندہ)

کو ضاد کے فتح سے مِن ضَعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضَعۡفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضَعۡفًا اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔ یہی حفصؒ کی اختیار کردہ قراءت ہے۔ اور ان کے لئے دونوں وجوہ
صحیح ہیں مگر فتح اداءً مقدم ہے۔ (ک) خَلَقَكُمۡ اور مِنۡۢ بَعۡدِ ضَعۡفٍ۔
یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ وَهُوَ میں سکون ھا۔ غَيۡرَ اور مَعۡذِرَتُهُمۡ
میں ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) كَذٰلِكَ كَانُوا۔ يُؤۡفَكُونَ میں ابدال بیّن ہے۔
لَبِثۡتُمۡ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
لَا يَنفَعُ کو غیر کوفیؒ تاءِ تانیث سے لَا تَنفَعُ اور کوفیؒ یاءِ تذکیر
سے پڑھتے ہیں۔ ظَلَمُوا میں تغلیظ جلی ہے۔ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا میں ورشؒ بصریؒ
شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ الۡقُرۡءَانِ میں مکیؒ نقل اور جِئۡتَهُم میں سوسیؒ
ابدال کرتے ہیں (الممال) وَشَيۡبَةً اور سَاعَةٍ میں (بخلاف) کسائیؒ وقفًا
اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۹
اس سورۃ میں ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں (مثلین کے ۶۔ اور متقاربین کے ۷) اور
صغیر دو ۲ ہیں۔ (المرسوم) بِلِقَآءِ۔ اور وَلِقَآءِ میں ہمزہ متطرفہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ضمہ نہیں ہے "یہی حق ہے۔ اپنی طرف سے کے یہ معنی نہیں کہ اپنی رائے سے ضمہ پڑھا ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ عاصمؒ کے سوا دیگر شیوخ سے ضمہ اخذ کیا ہے اور حفصؒ کے قول کا یہ مطلب نہیں کہ وہ فتح روایت نہیں کرتے تھے۔ اس سے صاف مذہب کی مخالفت لازم آتی ہے جو ناجائز ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ عاصمؒ سے فتح روایت کرتے ہوئے ضمہ بھی پڑھتے اور پڑھاتے تھے جو عاصمؒ سے نہ تھا۔ آج کل ہندی مصاحف میں صرف ضمہ لکھتے ہیں دونوں ہونے چاہئیں اور بعض آدمی فتح کی تغلیظ کرتے ہیں جو جہالت ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنۡهَا۔ ۱۲

مکسورہ بعد از الف بصورت یا۔ اور السُّوٰٓاٰی میں ہمزہ متوسطہ مفتوحہ بعد از مدہ بصورت الف اور اس کے بعد الف تانیث بصورت یا۔ یَبۡدَؤُا۔ اور شُفَعٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ مضمومہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ۔ اور مِنۡ رِّبًا اکثر مصاحف میں واو کے بغیر اور بعض میں بواو مرسوم تھا۔

سُورہ لقمٰن

مکیہ ہے۔ مگر حضرت ابن عباس رضؓ تین آیتوں ۲۷ تا ۲۹ کو مدنی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں حجازی تینتیس ۳۳ اور باقی ائمہ کے نزدیک چونتیس ۳۴ ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ اور مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ پر بصری و شامی آیت ہے۔

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ سے اَلۡحَکِیۡمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھتیس ۱۳۶ ہیں[1]۔ مسبلین بائیس ۲۲۔ بصریؒ مع شامیؒ و خلادؒ دس ۱۰۔ خلفؒ آٹھ ۸ اور ورشؒ چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶۔ ترک پر ۳۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُدًی وَّرَحۡمَةً کو حمزہؒ تا کے رفع سے وَّرَحۡمَةٌ اور

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے لَا یُوۡقِنُوۡنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ اَلۡحَکِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ۱-۶ بصریؒ کے لئے سکتہ کے ساتھ لَا یُوۡقِنُوۡنَ کی ہر وجہ پر اَلۡحَکِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ اور وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ خلفؒ کے لئے ساکن منفصل کے عدم سکتہ پر ادغام کامل کے ساتھ وصل پر اَلۡحَکِیۡمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند بائیس ۲۲۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح دس وجوہ اور انمیں سے ہر وجہ پر مد بدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ خلفؒ کو سکتہ اور ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں ۳۲۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ۔ وَیُؤْتُوْنَ میں ابدال۔ بِالْاٰخِرَۃِ۔ اور مُسْتَکْبِرًا میں ترقیق جلی ہے (تنبیہ) لَھْوَ اسم ظاہر ہے ضمیر نہیں۔ لہٰذا اسکانِ ھا پر اجماع ہے۔

لِیُضِلَّ کو مکی و بصری یا کے فتح سے لِیَضِلَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَیَتَّخِذَھَا کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر (بر بناء استیناف) ذال کے رفع سے وَیَتَّخِذُھَا اور باقی (بر وئے عطف) نصب سے پڑھتے ہیں۔ ھُزُوًا کو غیر حفص و حمزہ زاء مضمومہ اور ہمزہ سے ھُزُؤًا حفص واو سے ابدال کر کے اور حمزہ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے ھُزْؤًا اور وقفاً نقل و ابدال کر کے ھُزًا۔ اور ھُزْوًا پڑھتے ہیں۔ اُذُنَیْہِ کو مدنی ذال کے اسکان سے اُذْنَیْہِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ میں۔ نقل اور بخلاف سکتہ اور وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (الممال)، ھُدًی ہر دو وقفاً۔ تُتْلٰی۔ وَلّٰی۔ اور وَاَلْقٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ النَّاسِ میں دوری اور دَآبَّۃٍ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

اَنِ اشْکُرْ ہر دو کو حرمی۔ شامی اور کسائی وصلاً نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتداء ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ اور اَنِ اشْکُرْ لِیْ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں (ک)، یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ اور قَالَ لُقْمٰنُ۔ وَھُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ (اول موقعہ) کو غیر مکی و حفص یاء مشددہ

مکسورہ سے یٰبُنَیِّ اور مکیؒ یاء مُخففہ ساکنہ سے یٰبُنَیْ اور حفصؒ یاء مشددہ مفتوحہ سے
اور یٰبُنَیَّ اِنَّهَا کو (دوسرے موقعہ میں) غیر حفصؒ یاء مشددہ مکسورہ سے اور حفصؒ
یاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

مِثْقَالَ کو مدنیؒ لام کے رفع سے مِثْقَالُ اور باقی نصب
سے پڑھتے ہیں۔ یَاْتِ اور وَاْمُرْ میں ابدال جلی ہے۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ کو تیسری
جگہ، غیر مکیؒ و حفصؒ یاء مشددہ مکسورہ سے۔ قنبلؒ یاء مُخَفَّفہ ساکنہ سے۔ اور بزیؒ و
حفصؒ یاء مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ بزیؒ نے پہلے کلمہ کو یا
کے اسکان سے۔ دوسرے کو یا کے کسرہ سے اور تیسرے کو یا کے فتح سے۔ قنبلؒ نے پہلے اور
تیسرے کلمات کو یا کے اسکان سے اور دوسرے کو یا کے کسرہ سے۔ حفصؒ نے تینوں کو یا کے
فتح سے اور باقیوں نے کسرہ سے پڑھا ہے۔ الصَّلٰوةَ میں تغلیظ اور الْاُمُوْرِ
میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ صاد کے بعد اثبات
الف اور عین مُخَفَّفہ سے وَلَا تُصَاعِرْ (بلغت حجاز) اور باقی صاد کے بعد
عین مشددہ سے الف کے بغیر (بلغت تمیم) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔
(الممال) الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور
لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۲ ۱۱

عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ کو مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے
اسکان اور میم کے بعد تاء تانیث منصوبہ منونہ سے نِعْمَةً (بتوحید) اور
باقی عین کے فتح اور میم کے بعد ھاء کنایہ مذکر مضمومہ سے (بجمع مضاف)

پڑھتے ہیں (ک)، سَخَّرَ لَكُمْ ۔ ظَاهِرَةً میں ترقیق جلی ہے۔ قِيلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک)، قِيلَ لَهُمُ ۔ بَلْ نَتَّبِعُ میں کسائیؒ ادغام اور اٰبَآءَنَا میں، وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف جائز نہیں۔ وَهُوَ میں سکون ھا۔ الْأُمُورِ اور وَالْأَرْضِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ فَلَا يَحْزُنْكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے فَلَا يُحْزِنْكَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ میں اخفاءِ نون کی وجہ سے ادغام نہیں ہوتا کیونکہ اخفا ایک بین بین حالت ہے پس جسطرح مشدّد کا ادغام ممنوع ہے۔ اسی طرح مُخْفٰی کا بھی ناجائز ہے (ک)، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ وَالْبَحْرُ کو بصریؒ (اسم اَنَّ پر عطف کرکے) را کے نصب سے وَالْبَحْرَ اور باقی (محل معمول اَنَّ پر عطف کرکے) رفع سے پڑھتے ہیں۔۔۔ (ک)، بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

وَاَنَّ مَا يَدْعُونَ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ تاءِ خطاب سے مَا تَدْعُونَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ (الممال)، وَبَاطِنَةً اور وَاحِدَةٍ میں کسائیؒ وقفاً۔ النَّاسِ میں دوریؒ۔ وَلَا هُدًى وقفاً۔ اور مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْوُثْقٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳ ۱۲

مِنْ اٰيٰتِهٖ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ شَيْئًا میں طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں۔ وَيُنَزِّلُ کو مکیؒ و بصریؒ اور حمزہؒ وکسائیؒ نون

کے اسکان اور زاء مخففہ سے وَيُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) وَيَعْلَمُ مَا ۔ الْاَرْحَامِ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں ۔ (الممال) صَبَّارٍ اور خَتَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ نَجّٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور السَّاعَةِ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف امالہ کرتے ہیں ع

۴
ع
۱۳

اس سورۃ میں ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں ۔ (مثلین کے ۶ ۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر تین ۳ ہیں ۔ (المرسوم) وَفِصٰلُهٗ بحذف الف مرسوم ہے ۔

سُورَہ سجدہ مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ آیات ۱۸ تا ۲۰ کو اور بعض ۱۶ سے ۲۰ تک کو مدنی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں بصری انتیس ۲۹ اور باقی ائمہ کے نزدیک تیس ۳۰ ہیں ۔ دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ الٓمّٓ پر کوفی ۲ اور اَءِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ پر حجازی وشامی آیت ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ سے الْعٰلَمِيْنَ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر ۷۸ ہیں[1] ۔ قالونؒ مع

---

[1] ۱-۹ قالونؒ کے لئے خَبِيْرٌ کے طول ۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْعٰلَمِيْنَ میں وہ ہی وجہ ۱۰-۱۸ خَبِيْرٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح نو وجوہ ۱۹-۲۱ خَبِيْرٌ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور الْعٰلَمِيْنَ دونوں کا طول پھر دونوں کا توسط اور پھر قصر ۔ ۲۲-۳۰ اور الرَّحِيْمِ کے روم ووصل اور وصل کل پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ ورشؒ ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہوگئے ۔ مکیؒ کو ہر وجہ میں ھاء کنایہ کے صلہ سے لوٹاؤ ۔ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک پر خَبِيْرٌ کے سکون واشمام کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الْعٰلَمِيْنَ میں وہ ہی وجہ ۷-۱۲ اور روم ووصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ سکتہ کی وجوہ میں بصریؒ وشامیؒ مندرج ہوگئے ۔ اب ان کے لئے وصل کی وجہ نقل کے بغیر پڑھو ۔ حمزہؒ مندرج ہوگئے ۔ خلفؒ کو سکتہ سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ (تنبیہ) خلفؒ کا سکتہ ورشؒ وغیرہ (باقی برصفحہ آیندہ)

ورشؒ وعاصمؒ وکسائیؒ تینس ۳۰ - مکیؒ تینس ۳۱ - ورشؒ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ بارہ ۱۲
بصریؒ مع شامیؒ وحمزہؒ تین ۳ - اور خلفؒ تین ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لِتُنۡذِرَ - یُدَبِّرُ اور کَفَرُوۡنَ میں ترقیق بیّن ہے - مِنَ السَّمَآءِ اِلَى میں قالونؒ وبزیؒ ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر - بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر ومد - ورشؒ وقنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں - ہمزہ پہ مد جائز نہیں - شَيۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے - خَلۡقَهٗ کو مکیؒ - بصریؒ اور شامیؒ لام کے اسکان سے خَلۡقَهٗ (مصدر) اور باقی فتح سے (ماضی) پڑھتے ہیں (ک) وَجَعَلَ لَكُمُ - وَالۡاَفۡـِٕدَةَ میں حمزہؒ وقفاً لام تعریف پر نقل وسکتہ کے ساتھ ہمزۂ متوسط کی حرکت فا پر نقل کرتے ہیں - ءَاِذَا ضَلَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ ءَاِنَّا میں مدنیؒ وکسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے - شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں - اور استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال - ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بلاخلاف ادخال کرتے ہیں - نتیجہ آٹھ ۸ قراءتیں ہیں - (الممال) اَفۡتَرٰىهُ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل - مَآ اَتٰىهُمۡ [۲۰۲] - اسۡتَوٰى - سَوّٰىهُ اور يَتَوَفّٰٮكُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَالۡاَفۡـِٕدَةَ میں کسائیؒ وقفاً

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کے ساتھ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ حضرات راء ساکنہ پر سکتہ کرتے ہیں جو وقف کا حکم رکھتا ہے اور خلفؒ نون تنوین پر سکتہ کرتے ہیں جو وصل کے حکم میں ہے - اہل ضرب یہاں ۲۴۶ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲

ع ١ ١۴ اماله کرتے ہیں۔ ع

(ک) الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوا۔ شِئْنَا۔ الْمَأْوٰى اور فَمَأْوٰهُمُ
میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک) جَهَنَّمَ مِنَ۔ يُؤْمِنُ اور مُؤْمِنًا میں
ابدال۔ ذُكِّرُوْا۔ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ اور ذُكِّرَ میں ترقیق جلی ہے۔

مَآ اُخْفِيَ کو حمزہؒ یا کے اسکان سے مَآ اُخْفِيْ فعل مضارع
متکلم تقدیراً مرفوع) اور باقی فتح سے (ماضی مجہول) پڑھتے ہیں۔ وَقِيْلَ میں
ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) وَقِيْلَ لَهُمْ اور الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ۔
اَظْلَمُ میں تغلیظ بیّن ہے (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ (الممال) تَوٰىٰ میں بصریؒ و
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ هُدٰىهَا۔ تَتَجَافٰى۔ الْمَأْوٰى۔ فَمَأْوٰهُمُ
اور الْاَدْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالنَّاسِ میں دوریؒ
ع ٢ ١٥ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

(ک) وَجَعَلْنٰهُ هُدًى۔ اِسْرَآءِيْلَ میں وقفاً حمزہؒ مدوقصر کے
ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ اَئِمَّةً میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے
ہیں۔ ابدال ہمارے طرق سے نہیں ہے۔

لَمَّا صَبَرُوْا کو حمزہؒ وکسائیؒ لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے
لِمَا صَبَرُوْا اور باقی لام کے فتح اور میم کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔
لَاٰيٰتٍ اور وَّاَنْفُسُهُمْ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ الْمَآءَ
اِلَى میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ تَأْكُلُ میں ابدال۔..

اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ اور مُنْتَظِرُوْنَ میں ترقیق ظاہر ہے (الممال) مُوْسَى
(الْكِتٰبَ) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ هُدًى
وقفاً اور مَتٰى میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۱۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر سات ہیں۔ (مثلین کے چھ ۶ متقاربین کا ایک ۱)

سُورۂ احزاب

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف تہتر ۷۳ ہیں۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو ۱۳۸
اڑتیس ہیں[1]۔ قالون اڑتالیس ۴۸۔ مکی۔ عاصم۔ ابوالحارث اور کسائی کے دوری
بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ بصری۔ دوری اور شامی چھ ۶۔ چھ۔ حمزہ تین ۳۔ ورش اٹھارہ ۱۸
(بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) اور خلف تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبِيُّ ءُ ہر دو اور النَّبِيّٖنَ کو مدنی یائے ساکنہ کے بعد

---

[1] ۱-۱۸ قالون کے لئے صلہ کے ساتھ مُنْتَظِرُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد النَّبِيُّ ءُ بالہمزہ اور وَالْمُنٰفِقِيْنَ میں وہ ہی وجہ ۱۹-۲۴ صلہ کے ساتھ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور وَالْمُنٰفِقِيْنَ میں وجوہ ثلثہ پڑھو۔ اور منفصل کے قصر کی ہر وجہ میں مکی کو النَّبِيُّ سے لوٹاؤ۔ پھر قالون کے لئے بے صلہ کے ساتھ اسی طرح ۲۴ وجوہ پڑھو۔ اور مد کے بعد ہر وجہ میں عاصم وابوالحارث کو مد سے اور کسائی کے دوری کو الْكٰفِرِيْنَ کے امالہ سے لوٹاؤ۔ ۱-۳ بصری کے لئے سکتہ کے ساتھ مُنْتَظِرُوْنَ کی ہر وجہ پر .... وَالْمُنٰفِقِيْنَ میں وہ ہی وجہ اور ۴-۶ وصل پر وجوہ ثلثہ پڑھو۔ دوری و شامی کو ہر وجہ میں اور حمزہ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے نقل و ترقیق سے بسم اللہ پر قالون کے مانند بارہ ۱۲ اور ترک پر بصری کی طرح چھ ۶ وجوہ اور خلف کے لئے سکتہ منفصل سے وصل پر تین ۳ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۴۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ مؤخر الذکر میں مد بدل ظاہر ہے۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا کو بصریؒ یاء غیب سے **يَعْمَلُوْنَ**

اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ خَبِيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔

الّٰٓـئِىْ میں حرمیؒ وبصریؒ یا کو حذف کر دیتے ہیں اور انمیں سے قالونؒ وقنبلؒ

ہمزہ محققہ مکسورہ سے (یا کے بغیر) **الّٰٓـئِ** (اللَّاءِ) بزیؒ وبصریؒ دونوں بخلاف

اور ورشؒ وصلاً اور رَوْمًا ہمزہ مُسَہّلہ سے بمد وقصر (یا کے بغیر) **الّٰٓـئِ** (اللَّاءِ)

نیز بزیؒ وبصریؒ بوجہ ثانی حالین میں ورشؒ وقفاً[1] ہمزہ کو یا سے بدل کر اور اس

یا کو تخفیفاً ساکن کر کے بمد لازم **الّٰٓـىْ** اور باقی ہمزہ مُحقّقہ کے بعد یاء ساکنہ

کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں الف اور صورتِ ہمزہ دونوں محذوف

اور یا مرسوم ہے۔

تُظٰهِرُوْنَ کو حرمیؒ وبصریؒ تاء فوقانیہ۔ ظاء مشددہ۔ اور

ھاء مشددہ۔ تینوں کے فتح سے الف کے بغیر **تَظَّهَّرُوْنَ** (مضارع

تَظَهَّرَ۔ تا کے ادغام سے) شامیؒ تا کے فتح۔ ظاء مشددہ کے بعد اثبات الف

اور ھاء مخففہ مفتوحہ سے **تَظّٰهَرُوْنَ** (مضارع تَظَاهَرَ۔ تا کے

ادغام سے)۔ حمزہؒ وکسائیؒ تا کے فتح۔ ظاء مُخَفَّفہ کے بعد اثبات الف اور ھاء

مُخَفَّفہ مفتوحہ سے **تَظٰهَرُوْنَ** (نیز مضارع تَظَاهَرَ۔ تا کے حذف سے)

اور عاصمؒ تا کے ضمہ ظاء مُخَفَّفہ کے بعد اثبات الف اور ھاء مُخَفَّفہ مکسورہ سے

---

[1] بزیؒ وغیرہ کے لئے تسہیل کی وجہ صرف وصلاً اور رَوْمًا ہو سکتی ہے۔ وقفاً ابدال بالیا ہو گا کیونکہ ہمزہ منطرفہ ساکنہ پر تسہیل کے ساتھ وقف ناممکن ہے۔ علیٰ ہٰذا ورشؒ بھی وقفاً ابدال کرتے ہیں۔ البتہ روم کے ساتھ تسہیل صحیح ہے۔ ۱۲

(مضارع ظاھر) پڑھتے ہیں۔ اَبْنَآءَكُمْ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ
ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ بِاَفْوَاهِكُمْ میں
وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے
اَخْطَاْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ
کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (باقی حضرات کے لئے اجتماع ہمزتین نہیں ہے)
بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور اَلْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال اور عَذَابًا اَلِيْمًا میں نقل اور
بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔ (الممال) اَلْكٰفِرِيْنَ اور لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و
دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ يُوْحٰى ۔ وَكَفٰى اور اَوْلٰى ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَمُوْسٰى اور وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وقفاً
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۷

اِذْ جَآءَتْكُمْ ۔ اور اِذْ جَآءُوْكُمْ میں بصریؒ وہشامؒ ادغام
کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا کو بصریؒ یاء غیب سے يَعْمَلُوْنَ
اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ بَصِيْرًا ۔ اَلْحَنَاجِرَ ۔ يَسِيْرًا
ہر دو اور وَلَا نَصِيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔ وَاِذْ زَاغَتْ میں بصریؒ ہشامؒ
خلادؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

اَلظُّنُوْنَا کو بصریؒ وحمزہؒ حالین میں بحذف الف اَلظُّنُوْنَ
مدنیؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ حالین میں باثبات الف ۔ مکیؒ حفصؒ اور کسائیؒ وصلاً
الف کے بغیر اور وقفاً باثبات الف پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ

وَیَسْتَاْذِنُ ۔ وَلَا یَاْتُوْنَ ۔ لَمْ یُؤْمِنُوْا اور یَاْتِ میں ابدال ظاہر ہے
لَا مُقَامَ لَكُمْ کو غیر حفصؒ میم (اول) کے فتح سے لَا مَقَامَ
اور حفصؒ ضمہ سے ۔ النَّبِیٓءِ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی
یاء مشددہ سے ۔ بُیُوْتَنَا کو قالونؒ ۔ مکیؒ ۔ شامیؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با
کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ فِرَارًا ۔ اور الْفِرَارُ میں تفخیم پر اجماع
ہے
لَاٰتَوْهَا کو حرمیؒ بحذف الف لَاَتَوْهَا (فعل لازم) اور باقی
ہمزہ کے بعد اثبات الف سے (متعدی) پڑھتے ہیں ۔ ہمارے طرق سے ......
ابن ذکوانؒ کے لئے الف[1] ہی ماخوذ ہے ۔ (ک) مِنْ قَبْلُ لَا ۔ الْاَدْبَارَ میں نقل
و سکتہ جلی ہیں ۔ مَسْئُوْلًا میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں ۔ (تنبیہ) مد بدل
جائز نہیں ۔ اور الْبَاْسَ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ۔ یَحْسَبُوْنَ کو حرمیؒ ۔
بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتحہ سے پڑھتے ہیں ۔ عَنْ اَنْبَآئِكُمْ
میں وقفاً حمزہؒ ساکن منفصل پر نقل ۔ سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ ہمزہ متوسطہ
کی بمد و قصر تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال جائز نہیں (الممال) جَآءَتْكُمْ ۔ جَآءُوْكُمْ
اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ ۔ عَوْرَةٌ اور بِعَوْرَةٍ دونوں میں بخلاف
اور رَحْمَةً میں کسائیؒ وقفاً ۔ اَقْطَارِهَا میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ
تقلیل ۔ اور یُغْشٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے

---

[1] نقاشؒ و ابن اخرمؒ بذریعہ اخفشؒ ابن ذکوانؒ سے بمد روایت کرتے ہیں ۔ صوریؒ اور تغلبیؒ نے ابن ذکوانؒ سے بقصر روایت کیا ہے ۔ یہی سلامہ بن ہارونؒ وغیرہ کی اخفشؒ سے روایت ہے ۔ ہمارا طریقہ نقاشؒ سے ہے ۔ ۱۲

ہیں۔ (تنبیہ) وَ اِذْ زَاغَتْ باجماعِ ناقلین امالہ سے مستثنیٰ ہے ۔ع ۲ ۱۸

اُسْوَةٌ کو غیر عاصمؒ (بلغت حجاز) ہمزہ کے کسرہ سے اِسْوَةٌ اور عاصمؒ (بلغت تمیم) ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَ۔ کَثِیْرًا۔ یَنْتَظِرُ۔ خَیْرًا۔ وَ تَاْسِرُوْنَ اور قَدِیْرًا میں ترقیق۔ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ ہر دو اور وَ تَاْسِرُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ شَآءَ اَوْ میں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے (ک)، وَ قَذَفَ فِیْ۔ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔

الرُّعُبَ کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ لَمْ تَطَئُوْهَا میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں حذف بھی جائز اور رسمی وجہ ہے۔ شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے۔ (الممال)، رَاَ (الْمُؤْمِنُوْنَ) میں وصلاً ابوبکرؒ و حمزہؒ صرف را کا اور وقفاً بصریؒ ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل۔ زَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ قَضٰی اور وَ کَفٰی (اللّٰهُ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ع ۳ ۱۹

النَّبِیُّ ۶ اور النَّبِیِّ ۶ ہر دو کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاءِ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاٰخِرَةَ۔ یَسِیْرًا۔ وَ یُطَهِّرَكُمْ

جز بیست و دوم

تَطْهِيرًا اور خَبِيرًا میں ترقیق ۔ يَآتِ اور نُؤْتِهَا میں ابدال ظاہر ہے
مُّبَيِّنَةٍ کو مکیؒ اور ابو بکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُّبَيَّنَةٍ (اسم
مفعول) اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔
يُّضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ میں مکیؒ اور شامیؒ فعل کو
نون عظمت ۔ اور عین مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر (متکلم معروف) اور اسم
کو باء موحدہ کے نصب سے نُّضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ بصریؒ
فعل کو یاء غیب اور عین مشددہ مفتوحہ سے الف کے بغیر (غائب مجہول)
اور اسم کو باء موحدہ کے رفع سے يُّضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ اور
باقی بھی فعل کو یاء غیب سے مگر ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مُخَفَّفَہ مفتوحہ سے
اور اسم کو با کے رفع سے پڑھتے ہیں ۔ فا کے جزم پر اجماع ہے ۔
وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ دونوں
افعال کو یاء تذکیر و غیب سے وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّؤْتِهَا
اور باقی پہلے کو تاء تانیث سے اور دوسرے کو نون عظمت سے پڑھتے
ہیں ۔ پہلے کلمہ میں حرف اول کے فتح اور دوسرے میں حرف اول کے ضمہ پر اجماع
ہے ۔ مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اُولٰی کی تسہیل
سے بمد و قصر ۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر و مد ۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ
کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد و قصر پڑھتے ہیں کیونکہ نون کی
حرکت عارضی ہے ۔
وَقَرْنَ [1] کو غیر مدنیؒ و عاصمؒ قاف کے کسرہ اور را کی ترقیق سے

[1] قَرْنَ اصل میں اِقْرَرْنَ يَقَرُّ (باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے) (باقی برصفحہ آیندہ)

وَقَرْنَ اور مدنیؒ و عاصمؒ قاف کے فتح اور را کی تفخیم سے پڑھتے ہیں۔
بُیُوتِکُنَّ ہر دو کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی
ضمہ سے۔ وَلَا تَبَرَّجْنَ کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔۔۔
الصَّلٰوةَ میں تغلیظ جلی ہے۔ (الممال) الدُّنْیَا۔ اور الْاُوْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ یُتْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل اور وَالْحِکْمَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ ع ۱
وَالْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ لِمُؤْمِنٍ۔ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ
اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ابدال۔ وَالصّٰبِرٰتِ۔ کَثِیْرًا۔ وَّالذّٰکِرٰتِ
اور مَّغْفِرَةً میں ترقیق جلی ہے۔
اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابن ذکوانؒ تاء تانیث
سے اَنْ تَکُوْنَ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ مِنْ اَمْرِهِمْ
میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ
حمزہؒ اور کسائیؒ اور وَاِذْ تَّقُوْلُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔ (ک) تَقُوْلُ لِلَّذِیْ۔ النَّبِیُّ اور النَّبِیّٖنَ کو مدنیؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) امر جمع مؤنث) اِقْرَرْنَ تھا۔ را کی حرکت قاف پر نقل
اور اجتماع ساکنین کی بنا پر ایک را کو حذف کر دیا۔ اور ہمزہ وصل مابعد پر حرکت آجانے
کی وجہ سے گر گیا اور کلمہ واو عاطفہ کے مابعد وَقَرْنَ ہو گیا۔ بعض کے نزدیک لام کلمہ
محذوف اور وزن فَعْنَ اور بعض کی رائے میں عین محذوف اور وزن فَلْنَ ہے۔
(یہی دوسرا احتمال راجح ہے۔ ط)۔ اور قِرْنَ (قَرَّ یَقِرُّ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ
سے) امر ہے۔ اس میں سے بھی اسی طرح ایک را محذوف ہے۔ لطیفہ: بعض آدمی
اس کی چیستاں پوچھا کرتے ہیں کہ وہ کونسا کلمہ ہے جس کی را کو ورشؒ بلا خلاف موٹا اور

اکثر قراء باریک پڑھتے ہیں۔ ۱۲

یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاءِ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔
وَخَاتَمَ کو غیر عاصمؒ تا کے کسرہ سے وَخَاتِمَ اور عاصمؒ فتح سے
پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال)
قَضَى (اللّٰهُ) وقفاً۔ وَتَخْشَى (النَّاسَ) وقفاً۔ تَخْشٰهُ۔ قَضٰى
اور وَكَفٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
اَبَا اَحَدٍ واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوتا۔ ع ۵
ذِكْرًا[1] بخلاف۔ كَثِيْرًا۔ وَّمُبَشِّرًا۔ وَّنَذِيْرًا۔ وَسِرَاجًا۔
مُّنِيْرًا۔ اور كَبِيْرًا میں ترقیق۔ وَاَصِيْلًا میں وقفاً حمزہؒ کے بخلاف
تسہیل۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو۔ الْمُؤْمِنٰتِ اور
مُؤْمِنَةً میں ابدال جلی ہے۔ النَّبِيِّ ہر سہ کو مدنیؒ اور لِلنَّبِيِّ اِنْ
کو ورشؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاءِ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔۔۔
مؤخر الذکر کو قالونؒ نے بھی اجتماع ہمزتین مکسورتین کی وجہ سے وصلاً یاءِ مشددہ
سے پڑھا ہے مگر وقف ہمزہ سے کرتے ہیں۔ النَّبِيُّ اِنَّا ہر دو میں مدنیؒ ہمزہ
ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں باقی حضرات کے لئے اجتماع
ہمزتین نہیں ہے۔ (ک) الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ۔ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ میں۔۔
تغلیظ جلی ہے
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ کو حمزہؒ وکسائیؒ تا کے ضمہ اور میم کے بعد اثبات

[1] سیدؒ نے اٰمَنُوْا کے توسط پر ذِكْرًا میں ترقیق کو منع کیا ہے۔ وَفِيْهِ مَا فِيْهِ۔ كَمَا مَرَّ۔ ۱۲

الف سے بمد لازم تُمَاسُّوهُنَّ اور باقی تا کے فتح سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ میں ورشؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز ابدال سے بمد و قصر پڑھتے ہیں کیونکہ حرکتِ نقل عارضی ہے۔ النَّبِيُّ أَنْ میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ عَلَيْهِنَّ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے

تُرْجِي کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ جیم کے بعد یا کے بجائے ہمزہ مرفوعہ سے تُرْجِئُ اور باقی ہمزہ کی جگہ یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) وَتُؤْوِي کو ورشؒ و سوسیؒ کے تلامذہ نے ابدال سے مستثنیٰ کیا ہے البتہ وقفاً حمزہؒ ابدال کے بعد اظہار و ادغام کرتے ہیں۔ تَشَاءُ کی وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں (ک)

يَعْلَمُ مَا

لَا يَحِلُّ کو بصریؒ (فاعل کے مؤنث حقیقی ہونے کی وجہ سے) تاء تانیث سے لَا تَحِلُّ اور باقی (فصل کی بنا پر) یاء تذکیر سے۔ أَنْ تَبَدَّلَ کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل نون ساکنہ کے نُطق کا خیال رکھو۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال) الْكَافِرِينَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ أَذَاهُمْ۔ وَكَفَىٰ اور أَدْنَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳

بُيُوتَ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ النَّبِيِّ إِلَّا کو ورشؒ۔ النَّبِيُّ اور عَلَى النَّبِيِّ کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے

پڑھتے ہیں۔ مقدم الذکر کو قالونؒ نے بھی اجتماع ہمزتین مکسورتین کی وجہ سے وصلاً یاء مشددہ سے پڑھا ہے مگر وقف ۔۔ ہمزہ پر کرتے ہیں۔ النَّبِيِّءِ اِلَّا کو ورشؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ يُؤْذَنَ مُسْتَاْنِسِيْنَ۔ يُؤْذِيْ۔ تُؤْذُوْا۔ يُؤْذُوْنَ ہر دو الْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال ظاہر ہے (ک) يُّؤْذَنَ لَكُمْ۔ غَيْرَ۔ فَانْتَشِرُوْا اور وَالْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ ظاہر ہے۔

فَسْـَٔلُوْهُنَّ کو مکیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کی حرکت نقل کرکے فَسَلُوْهُنَّ۔ اور باقی سین ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ۔ شَيْـًٔا۔ اور شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے۔ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ کو قالونؒ و بزیؒ ہمزہ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے حذف سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (الممال) اٰنٰىهُ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۴

النَّبِيِّءُ میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اور فَلَا يُؤْذَيْنَ میں ابدال۔ ۔۔۔۔۔۔
لَا يُجَاوِرُوْنَكَ۔ سَعِيْرًا۔ وَلَا نَصِيْرًا اور كَثِيْرًا میں ترقیق ظاہر

ہے۔ (ک) السَّاعَةُ تَكُونُ

الرَّسُوْلَا اور السَّبِيْلَا کو بصریؒ وحمزہؒ حالین میں بحذف الف الرَّسُوْلَ ۔ السَّبِيْلَ مدنیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ حالین میں باثبات الف۔ مکیؒ حفصؒ اور کسائیؒ وصلاً بحذف اور وقفاً باثبات الف پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔

سَادَتَنَا کو شامیؒ دال کے بعد الف جمع کے اثبات اور تا کے کسرہ سے سَادَاتِنَا۔ (سَادَةٌ کی جمع سالم) اور باقی الف کے بغیر تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (جو سَيِّدٌ یا سَائِدٌ کی جمع مکسر ہے)

لَعْنًا كَبِيْرًا کو غیر عاصمؒ کاف کے بعد ثاء مُثَلَّثَہ سے كَثِيْرًا اور عاصمؒ باء موحدہ سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے صرف ثا ماخوذ[1] ہے (المال)، اَدْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ السَّاعَةِ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف الْكٰفِرِيْنَ اور فِي النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۵

وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْاِنْسَانُ میں نقل وسکتہ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال ظاہر ہے (المال) ع ۹

مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۶

اس سورۃ میں ادغام کبیر آٹھ ہیں (مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۳) اور صغیر

---

[1] حلوانیؒ بجمیع طرق اور ہشامؒ کے دیگر اکثر تلامذہ بھی ثاء مُثَلَّثَہ روایت کرتے ہیں۔ اور داجونیؒ نے اپنے شیوخ سے باء موحدہ روایت کی ہے ۔ ۱۲

چھ ہیں۔ (المرسوم) یَسْـَٔلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں سین کے بعد الف کے اثبات سے اور (اَنْتُمْ بِالْیَا مرسوم تھا

سُوْرَۃُ سَبَأٍ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں غیر شامی چون ۵۴ اور شامی پچپن ۵۵ ہیں۔ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ پر شامی آیت ہے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا سے فِی الْاٰخِرَةِ تک وجوہ صحیحہ بیالیس ۴۲ ہیں۔[1] قالونؒ مع مکی و عاصمؒ چھ ۶۔ کسائیؒ چھ۔ ورشؒ چوبیس ۲۴ (بسم اللہ پر ۱۸۔ ترک پر ۶) بصریؒ مع شامیؒ دو ۲۔ حمزہؒ دو ۲ اور خلادؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فِی الْاٰخِرَةِ اور وَالْاَرْضِ میں نقل و سکتہ وغیرہ جلی ہیں۔ اَلْاٰخِرَةِ. مَغْفِرَةٌ اور بِالْاٰخِرَةِ میں ترقیق اور وَهُوَ ہر دو میں سکون ہا جلی ہے (ک) یَعْلَمُ مَا۔ لَا تَاْتِیْنَا۔ لَتَاْتِیَنَّكُمْ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔

عٰلِمِ الْغَیْبِ کو حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے بعد لام مشددہ مفتوحہ اور اس کے بعد اثبات الف کرکے اور (وَرَبِّیْ کی صفت قرار دے کر میم

---

[1] ہمـ ۱ ـ ۶ قالونؒ کے لئے رَحِیْمًا کے قطع پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ و عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ کسائیؒ کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ اور ورشؒ کے لئے ہر وجہ میں نقل سے مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھ کر ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور بصریؒ کو عدم نقل سے لوٹاؤ۔ شامیؒ مندرج ہو گئے۔ حمزہؒ کو وصل میں الْاَرْضِ کے سکتہ سے اور خلادؒ کو عدم سکتہ سے لوٹا کر فِی الْاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ ادا کرو۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں ۔ ۱۲

کے خفض سے عَلَّامِ (بروزن فَعَّالِ)۔ مدنی و شامی عین کے بعد الف کے اثبات اور لام مخففہ سے اور (مبتدا یا خبر مان کر) میم کے رفع سے عٰلِمُ اور باقی بھی اسی طرح مگر (صفت مان کر) میم کے جر سے پڑھتے ہیں۔

لَا یَعْزُبُ کو کسائی زا کے کسرہ سے لَا یَعْزِبُ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

مُعٰجِزِیْنَ کو مکی و بصری عین کے بعد جیم مشددہ سے الف کے بغیر مُعَجِّزِیْنَ اور باقی عین کے بعد اثبات الف اور جیم مخففہ سے پڑھتے ہیں۔

مِنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ کو غیر مکی و حفص (رِجْزٍ کی صفت قرار دیکر) میم کے خفض سے اَلِیْمٍ اور مکی و حفص (عَذَابٌ کی صفت قرار دیکر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ صِرَاطِ کو قنبل سین سے۔ خلف اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ هَلْ نَدُلُّكُمْ اور نَخْسِفْ بِّهِمُ میں کسائی ادغام کرتے ہیں۔

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

میں حمزہ و کسائی تینوں افعال کو یاء غیب سے اِنْ یَّشَاْ یَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یُسْقِطْ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں خلف کے لئے پہلے کلمہ میں ادغام کامل جلی ہے۔ نَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ بِهِمُ الْاَرْضَ کی قراآت ثلٰثہ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔

کِسَفًا کو غیر حفص سین کے اسکان سے کِسْفًا اور حفص فتح

سے پڑھتے ہیں۔ مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ کو وصلاً قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے حذف سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور نیز اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں اور بحالت وقف السَّمَآءِ کی وجوہ خمسۂ وقفی بیّن ہیں۔ (الممال) الْاٰخِرَةِ ۔ السَّاعَةُ میں بخلاف اور جِنَّةٌ میں کسائیؒ وقفاً۔ بَلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ و ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَيَرَى الَّذِيْنَ میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً سبھی اور اَفْتَرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۱ ۷

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ کو ابوبکرؒ (مبتدا مان کر) حا کے رفع سے الرِّيْحُ اور باقی (مفعول مان کر) نصب سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) یہاں قراء سبعہ کا توحید پر اجماع ہے۔ الْقِطْرِ میں وقفاً تمام قراء کے لیے کسرۂ ماقبل کی بنا پر را کی ترقیق اور حرف استعلا کی وجہ سے تفخیم دونوں جائز ہیں۔ مگر ترقیق مختار ہے۔ كَالْجَوَابِ میں ورشؒ و بصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ کی یا کو غیر حمزہؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ تَاْكُلُ ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور يُؤْمِنُ میں ابدال بیّن ہے (جلد ۱ صفحہ ۲۴۳)

مِنْسَاَتَهٗ کو مدنیؒ و بصریؒ (بلغت حجاز) سین کے بعد ہمزہ کے بجائے الف سے مِنْسَاتَهٗ ابن ذکوانؒ تخفیفاً ہمزہ ساکنہ سے الف کے بغیر مِنْسَاْتَهٗ اور باقی (بلغت تمیم) ہمزہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ لِسَبَاٍ کو بزیؒ و بصریؒ ہمزہ کے فتح سے تنوین کے بغیر لِسَبَاَ

(غیر منصرف)۔ قنبلؒ ہمزہ کے اسکان سے لِسَبَاْ اور باقی تنوین کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

مَسْکَنِهِمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کے فتح اسکے بعد الف جمع کے اثبات اور کاف کے کسرہ سے مَسٰکِنِهِمْ کسائیؒ سین کے اسکان اور کاف کے کسرہ سے الف کے بغیر مَسْکِنِهِمْ (بتوحید) حفصؒ و حمزہؒ بھی اسی طرح مگر کاف کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ہر سہ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

اُكُلٍ خَمْطٍ کو بصریؒ کاف کے ضمہ اور لام کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُكُلِ خَمْطٍ (باضافت) حرمیؒ کاف کے اسکان اور لام کی تنوین سے ..... اُكْلٍ خَمْطٍ اور باقی کاف کے ضمہ اور لام کی تنوین سے پڑھتے ہیں۔

وَّشَيْءٍ اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ فعل کو یاء غیب مضمومہ۔ زا کے فتح اور اس کے بعد الف (مبدلہ از یا) سے (مجہول) اور اسم کو را کے رفع سے يُجٰزٰٓى اِلَّا الْكَفُوْرُ اور باقی فعل کو نون عظمت مضمومہ۔ زا کے کسرہ اس کے بعد یاء ساکنہ سے اور اسم کو را کے نصب سے پڑھتے ہیں جیم کے بعد کا الف رسم سے محذوف ہے۔ ظَاهِرَةً۔ سِيْرُوْا اور بِالْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ اور وَّاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔

بٰعِدْ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ہشامؒ عین کی تشدید سے الف کے بغیر بَعِّدْ اور باقی باء موحدہ کے بعد الف کے اثبات اور عین کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ وَظَلَمُوْا میں تغلیظ بیّن ہے۔ وَلَقَدْ صَدَّقَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

صَدَّقَ کو غیر کوفیؒ دال کی تخفیف سے صَدَقَ اور کوفیؒ تشدید سے پڑھتے ہیں۔ تیجہ بیّن[1] ہے۔ (ک) لِنَعْلَمَ مَنْ۔ (المال) اٰیٰۃً میں کسائیؒ وقفاً امالہ۔ یُجٰزِیْ میں ورشؒ (ازاکی) بخلاف تقلیل۔ الْقُرٰی (التی) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً اسمیں اور نیز قُرًی وقفاً میں بصریؒ حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَسْفَارِنَا اور صَبَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ع

۲
ع
۸

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔

اَذِنَ لَهٗ کو بصریؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے ضمہ سے اُذِنَ (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ (ک) اُذِنَ لَهٗ

اِذَا فُزِّعَ کو شامیؒ فا اور زا دونوں کے فتح سے فَزَّعَ (معروف) اور باقی فا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ (ک) فُزِّعَ عَنْ اور قَالَ رَبُّکُمْ۔ وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (ک) یَرْزُقُکُمْ۔

---

[1] وہ یہ کہ یہاں چار قراءتیں ہیں بمبر۱ حرمیؒ وابن ذکوانؒ وَلَقَدْ صَدَقَ باظہار وتخفیف بمبر۲ عاصمؒ وحمزہؒ وَلَقَدْ صَدَّقَ باظہار وتشدید بمبر۳ بصریؒ وہشامؒ وَلَقَدْ صَدَقَ بادغام وتخفیف بمبر۴ کسائیؒ وَلَقَدْ صَّدَّقَ بادغام وتشدید۔ ۱۲ ط

وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں (تنبیہ) جمہور کے نزدیک کَلَّا پر وقف تام
اور مابعد سے ابتداء احسن ہے اور بعض اس سے ابتدا بھی صحیح کہتے ہیں۔ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا اور لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ میں ترقیق نیز آخر الذکر کلمہ میں ابدال جلی ہے
(الممال) هُدًى وقفاً اور مَتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔۔۔
لِلنَّاسِ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لَعَلٰى حرف جر ع ۳
ہے جس پر لام ابتدا آیا ہوا ہے۔ لہٰذا اس میں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع ۹
نُّؤْمِنَ۔ مُؤْمِنِيْنَ اور تَاْمُرُوْنَنَا میں ابدال بیّن ہے۔ الْقُرْاٰنِ
میں مکیؒ نقل۔ اِذْ جَآءَكُمْ میں بصریؒ وہشامؒ اور اِذْ تَّاْمُرُوْنَنَا میں بصریؒ
ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک)، وَنَجْعَلَ لَهٗ۔ كَفَرُوْنَ اور وَيَقْدِرُ
میں ترقیق بیّن ہے (الممال)، تَرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔
الْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَكُمْ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ وَالنَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور النَّاسِ میں ۔۔ ع ۴
دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۰
فِى الْغُرُفٰتِ کو حمزہؒ را کے سکون سے الف کے بغیر فِى الْغُرْفَةِ
(بتوحید) اور باقی را کے ضمہ اور فا کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔
مُعٰجِزِيْنَ کو مکیؒ وبصریؒ عین کے بعد جیم مشددہ سے الف کے بغیر
مُعَجِّزِيْنَ اور باقی عین کے بعد اثبات الف اور جیم مُخَفَّفَہ سے پڑھتے
ہیں۔ وَيَقْدِرُ خَيْرُ۔ اور سِحْرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک)، وَيَقْدِرُ لَهٗ
شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ فَهُوَ اور وَهُوَ میں سکون ہا

بیّن ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ میں غیر حفصؒ دونوں افعال کو نون عظمت سے وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ اور حفصؒ یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَقُولُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ......

اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ اس کے حذف سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ مُّؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔ (ک)، وَنَقُولُ لِلَّذِيْنَ۔ ظَلَمُوْا میں تغلیظ۔ عَلَيْهِمْ اور اِلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ اٰبَآؤُكُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ ہمزہ متوسطہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال جائز نہیں (ک) كَانَ نَكِيْرِ۔ نَكِيْرِي میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (المال)، زُلْفٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل تُتْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مُفْتَرًى وقفاً میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۵ ۱۱

نَذِيْرٌ میں ترقیق۔ فَهُوَ اور وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ اَجْرِيَ اِلَّا کی یا کو مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

الْغُيُوْبِ کو ابوبکرؒ و حمزہؒ غین کے کسرہ سے الْغِيُوْبِ اور باقی

ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ رَبِّيٓ اِنَّهٗ کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔
اَلتَّنَاوُشُ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بجائے ہمزہ
سے بمد متصل **اَلتَّنَآؤُشُ** اور باقی واو سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔
وَحِيْلَ میں شامیؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ اور باقی کسرۂ خالص سے
پڑھتے ہیں (الممال)، بِوَاحِدَةٍ اور جِنَّةٍ میں کسائیؒ وقفاً مَثْنٰی اور وَفُرَادٰی
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ تَرٰی
میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور وَاَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع　ع ۶ ۱۲
اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں۔ ۱ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ
میں غیر حمزہؒ۔ ۲ اَجْرِيَ اِلَّا میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ ۳ رَبِّيٓ اِنَّهٗ
میں مدنیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ دو ہیں۔ ۱ كَالْجَوَابِ يْ
میں ورشؒ و بصریؒ اور مکیؒ ۲ ور نَكِيْرِ يْ میں ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام
کبیر گیارہ ہیں (مثلین کے ۷۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر چھ ہیں
(المرسوم)، وَالَّذِيْنَ سَعَوْ میں الف علامت جمع مرسوم نہیں ہے۔

سُورۃ فاطر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی چوالیس ۴۴۔ مدنی اخیر
و دمشقی چھیالیس ۴۶ اور باقی ائمہ کے نزدیک پینتالیس ۴۵
ہیں۔ آٹھ ۸ جگہ اختلاف ہے ۱ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ پر

---

۱ یہ چالیس جگہ اتفاق ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے حمصی چار ۴۔ مدنی اخیر اور دمشقی
چھ ۶ چھ اور باقی ائمہ پانچ ۵ پانچ ۵ جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ اتحاف میں اختلافی مقامات
کو سات کے عدد سے تعبیر کیا ہے جو تصحیف ہے اور تفصیل یہ ہیں (باقی بر صفحہ آیندہ)

بصری وشامی (یا بصری ودمشقی) ۲ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ پر غیر حمصی و
بصری ۳ وَالْبَصِيْرُ ۴ اور وَلَا النُّوْرُ پر غیر بصری ۵ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
پر غیر دمشقی ۶ اِلَّا نَذِيْرٌ پر غیر حمصی ۷ اَنْ تَزُوْلَا پر بصری ۸ اور تَبْدِيْلًا
پر بصری ۔ مدنی اخیر اور شامی (یا دمشقی) آیت ہے ۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا سے وَرُبٰعَ تک وجوہ صحیحہ دوسو بائیس[۱] ۲۲۲ ہیں ۔ قالونؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ آٹھوں مواقع درج کئے ہیں بلکہ ایک کلمہ تُشْرِكُوْنَ اور بھی مذکور ہے جو اس سورۃ میں نہیں ۔ اور مندرجۂ متن توضیح کے اعتبار سے حمصی تعداد ۴۵ ہو جاتی ہے جو درست نہیں ۔ غالبًا دو[۲] میں سے کسی ایک مقام پر وہ آیت نہیں گنتے ۔" [حقیقت یہ ہے کہ چالیس کی بجائے انتالیس ۳۹ جگہ اجماع ہے اور نویں اختلافی جگہ تَشْكُرُوْنَ ہے جو "اِلَّا نَذِيْرٌ کی طرح" غیر حمصی ہے اور عَذَابٌ شَدِيْدٌ اور تَبْدِيْلًا دونوں شامی ہیں نہ کہ فقط دمشقی ۔ لہٰذا حمصی شمار میں انتالیس اجماعی ہیں ۔۔ پانچ اختلافی مواقع شامل ہونے سے حمصی تعداد ۴۴ بے غبار ہے ۔ اور اتحاف میں سَبْعٌ کی بجائے تِسْعٌ اور تُشْرِكُوْنَ کی بجائے تَشْكُرُوْنَ صحیح ہے ۔ طا ۔ ۱۲

[۱] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ مُرِيْبٍ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر ومد اور وَرُبٰعَ میں وہ ہی وجہ ۱۹-۲۴ مُرِيْبٍ کے روم پر الرَّحِيْمِ اور وَرُبٰعَ میں منفصل کے قصر ومد کے ساتھ طول ۔ توسط اور قصر ۲۵-۴۲ الرَّحِيْمِ کے روم ووصل اور وصل کل پر منفصل کے قصر ومد کے ساتھ وَرُبٰعَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہو گئے ۔ پھر بے صلہ کے ساتھ یہی ۴۲ وجوہ پڑھو اور مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے اور ورشؒ کو نقل سے لوٹاؤ مگر ورشؒ کے لئے ہر وجہ میں ۔۔ مَثْنٰى کا فتح اور تقلیل پڑھی جائیگی ۔ پھر ترک پر ۱-۶ مُرِيْبٍ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر فتح اور تقلیل کے ساتھ وَرُبٰعَ میں وہ ہی وجہ ۷-۱۸ مُرِيْبٍ کے روم ووصل پر فتح اور تقلیل کے ساتھ وَرُبٰعَ کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل سے بقصر اور دوریؒ ۔ شامیؒ کو مد سے اور صرف وصل میں حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ اور ساکن منفصل کے عدم سکتہ سے اور خلفؒ کو ساکن منفصل کے سکتہ سے اور خلادؒ کو

دونوں کے عدم سکتہ سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۵۹۱ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

مع مکیؒ چوراسی ۸۴۔ عاصمؒ وکسائیؒ اکیس ۲۱۔ اکیس ۲۱۔ ورشؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۴۲۔ ترک پر ۱۸) بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ نو ۹۔ نو۔ حمزہؒ۔ خلفؒ اور خلادؒ تین تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا يَشَآءُ اِنَّ میں حرمیؒ وبصریؒ وصلاً ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (ک)، فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ۔ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ غَيْرُ اللّٰهِ کو حمزہؒ وکسائیؒ (لفظاً خالِق کی صفت مان کر) را کے خفض سے غَيْرِ اللّٰهِ اور باقی (باعتبار محل صفت مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ غَيْرُ۔ اور مَّغْفِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے (ک)، يَرْزُقُكُمْ۔ وَالْاَرْضِ اور الْاُمُوْرُ میں نقل وسکتہ اور تُؤْفَكُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول)، پڑھتے ہیں (الممال)، مَثْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ فَاَنّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ اور الدُّنْيَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱۴

(ک)، زُيِّنَ لَهٗ۔ يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

اَرْسَلَ الرِّيٰحَ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے اسکان سے الف کے بغیر الرِّيْحَ (بتوحید)، اور باقی یا کے فتح اور راس کے بعد الف جمع کے اثبات سے

پڑھتے ہیں ۔ فَتُثِیْرُ ۔ اور مَوَاخِرَ میں ترقیق جلی ہے ۔

مَیِّتٍ کو مکیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاء ساکنہ مُخَفَّفہ سے مَیْتٍ اور باقی یاء مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) الْعِزَّةُ جَمِیْعًا اور خَلَقَکُمْ مِلْحٌ اُجَاجٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور تَأْکُلُوْنَ میں ابدال بیّن ہے (ک) مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا ۔ دُعَآءَکُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال وحذف جائز نہیں ۔ (تنبیہ) بِشِرْکِکُمْ میں ادغام نہیں ہو سکتا ۔ (الممال) فَرَاٰهُ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا ۔ ابن ذکوانؒ بخلاف اور ابوبکرؒ وحمزہؒ و کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل ۔ اُنْثٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ وَتَرَی (الْفُلْكَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ اور مُسَمًّی وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
ع ۲ ۱۴ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

الْفُقَرَآءُ اِلَی میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا کرتے ہیں (ک) وَاللّٰهُ هُوَ ۔ اِنْ یَّشَاْ ابدال سے مستثنٰی ہے ۔ وَیَاْتِ میں ابدال ۔ وَلَا تَزِرُ ۔ وَازِرَةٌ ۔ وِزْرَ ۔ تُنْذِرُ ۔ وَالْبَصِیْرُ ۔ بَشِیْرًا اور وَّنَذِیْرًا میں ترقیق ۔ شَیْءٌ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب (جلد ا ص ۲۴۳) الصَّلٰوةَ میں تغلیظ ۔ الْاَمْوَاتُ میں نقل وسکتہ اور یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں ۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے سکون سے رُسْلُهُمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ اَخَذْتُّ میں غیر مکیؒ وحفصؒ ادغام کرتے ہیں (ک) کَانَ

نَکِیۡرِ۔ نَکِیۡرِیۡ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ (الممال) اُخۡرٰی میں بصریؒ

وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ قُرۡبٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور

بصریؒ تقلیل۔ تَزَکّٰی۔ یَتَزَکّٰی اور اَلۡاَعۡمٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل

اور جَآءَتۡہُمۡ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) خَلَاوَاوی

ہے اس میں امالہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ع ۳ ۱۵

مَآءً میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف جائز

نہیں۔ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہَا میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں (ک)، وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ

الۡعُلَمٰٓؤُا اِنَّ میں وصلاً حرمیؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کالیا

کرتے ہیں۔ الۡعُلَمٰٓؤُا میں وقفاً وجوہ خمسہ قیاسی کے علاوہ ابدال بواو کے ساتھ وجوہ سبعہ

رسمی بھی جائز ہیں۔ الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ۔ سِرًّا۔ لَخَبِیۡرٌ۔ بِالۡخَیۡرٰتِ۔ (انعام ص)

اَسَاوِرَ۔ اور غَیۡرَ میں ترقیق جلی ہے۔

یَدۡخُلُوۡنَہَا کو بصریؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے **یُدۡخَلُوۡنَہَا**

(مجہول)، اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔

وَلُؤۡلُؤًا کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے خفض سے

وَلُؤۡلُؤٍ اور مدنیؒ وعاصمؒ نصب سے[1] پڑھتے ہیں۔ رسم میں اختلاف ہے۔ اکثر

---

[1] عاصم جحدریؒ کہتے ہیں وہ امام میں وَلُؤۡلُؤًا (حج ص۴۰۲) سورۂ حج میں بالف اور فاطر میں الف کے بغیر تھا۔ اعرجؒ کہتے ہیں وہ اہل مدینہ اس کلمہ میں واو متطرفہ کے بعد سب جگہ الف لکھتے تھے۔ علامہ دانیؒ مقنع میں امام نافعؒ سے بالف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن عیسیٰ اصبہانیؒ کہتے ہیں وہ بصری مصاحف میں حج و دہر کے سوا سب جگہ الف کے بغیر تھا۔ افضل یہ ہے کہ یہاں اختلاف ہے کہ اکثر کوفی اور مدنی مصاحف میں بالف اور دیگر مصاحف

میں الف کے بغیر تھا۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مدنی و کوفی مصاحف میں بالف اور باقی مصاحف میں الف کے بغیر مرسوم ہے۔ سوسیؒ
وابوبکرؒ حالین میں اور حمزہؒ وقفاً ہمزۂ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ نیز وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ
ہمزۂ متطرفہ کا مدہ سے ابدال اور روم کے ساتھ تسہیل۔ اور واؤ مکسورہ سے (نع ص ۴۰۲) ابدال کرتے
ہیں (آخر الذکر وجہ بحالت اسکان پہلی وجہ کے مانند اور بحالت روم نئی وجہ ہے)
عَلَيۡهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔
نَجۡزِيۡ كُلَّ میں بصریؒ فعل کو یاءِ غیب مضمومہ۔ زاءِ مفتوحہ اور
اس کے بعد الف (مبدلہ از یا) سے اور اسم کو لام کے رفع سے **يُجۡزٰى كُلُّ**
اور باقی فعل کو نون عظمت مفتوحہ۔ زاءِ مکسورہ۔ اور یاءِ ساکنہ سے اور اسم کو لام
کے نصب سے پڑھتے ہیں (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ يَخۡشَى (اللّٰهَ) وقفاً
اور لَا يُقۡضٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور وَجَآءَكُمُ میں
ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ ع ۱۶
وَالۡاَرۡضِ۔ فِي الۡاَرۡضِ ہر دو الۡاُمَمِ اور الۡاَوَّلِيۡنَ میں نقل وسکتہ
جلی ہیں۔ (ک) خَلٰٓئِفَ فِيۡ۔ اَرَاَيۡتُمۡ کو مدنیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے نیز
ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔
عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنۡهُ کو مدنیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون کے
بعد الف جمع کے اثبات سے **بَيِّنٰتٍ** اور باقی الف کے بغیر (بتوحید) پڑھتے

لہ امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں "میں نے امام میں دیکھا ہے کہ سورۂ فاطر میں بَيِّنَاتٍ الف وتاءِ دراز سے مرسوم تھا" علامہ دانیؒ کہتے ہیں "میں نے بھی بعض قدیم عراقی مصاحف میں اس کو بالف اور بعض میں الف کے بغیر دیکھا ہے اور ہمیں امام نافعؒ سے الف کے بغیر روایت پہونچی ہے" یہی ماخوذ اور یہی قیاس ہے کہ جمع مؤنث سالم کا الف محذوف ہوتا ہے۔ ۱۲

ہیں۔ نَذِیْرٌ ہردو۔ یَسِیْرًا۔ قَدِیْرًا۔ یُؤَخِّرُھُمْ اور بَصِیْرًا میں ترقیق بیّن ہے۔

وَمَکْرَ السَّیِّیٔ کو حمزہؒ وصلاً تخفیفاً ہمزۂ ساکنہ سے[1] السَّیِّیْٔ اور وقفاً مدہ سے ابدال کر کے پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے اور کوئی وجہ جائز نہیں۔ اور باقی وصلاً ہمزۂ مکسورہ سے اور وقفاً ہمزۂ ساکنہ سے پڑھتے ہیں مگر ہشامؒ وقفاً اس کا مدہ سے ابدال۔ روم کے ساتھ تسہیل۔ اور یاءِ مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں۔ یہ تیسری وجہ بحالت اسکان پہلی وجہ کے مانند اور بحالت روم جدید وجہ ہے۔ السَّیِّیُٔ اِلَّا میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ بِاَھْلِہٖ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ مِنْ شَیْءٍ

---

[1] قراءت اسکان پر بعض نحوی اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ حرکت اعراب ہے، جس کا حذف کرنا شعر میں بھی جائز نہیں۔ اور زمخشری حسب عادت کہتا ہے "کہ حمزہؒ نے اختلاس یا وقفہ خفیفہ کیا ہوگا سُلیمؒ نے اس کو اسکان گمان کر لیا جو راوی کی غلطی ہے"۔ نعوذ باللہ من ھٰذہ العقیدۃ الفاسدۃ۔ مفصل جواب اوپر گذرا۔ مختصر یہ ہے کہ یہ قراءت متواترہ ہے اور تخفیفاً متحرک کو ساکن کرنا یا وصل کو وقف کا قائم مقام بنانا عرب کا مشہور لغت اور نظم و نثر میں شائع ہے۔ اس کے ماسوا اس کی نقل میں امام حمزہؒ متنفرد نہیں ہیں۔ امام اعمشؒ کی بھی یہی قراءت ہے۔ عبدالوارثؒ امام ابوعمروؒ سے۔ اور ابن شریحؒ امام کسائیؒ سے اس کو نقل کرتے ہیں اور یہ دونوں قراءت کے ساتھ نحو کے بھی امام ہیں۔ سُلیمؒ نے امام حمزہؒ سے دس مرتبہ عرضاً قرآن پڑھا ہے جو زمخشری کے گمان کو باطل ٹھہراتا ہے۔ شاید اس کو سُلیمؒ کی جلالت شان تثبّت اور ریاضت کا علم نہیں ورنہ ایسے اوہام عقلی پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اُن پر غالب اور قراءت کی خدمت ان کا مقصد زندگی تھا اور وہ عربیت میں بھی اعلم الناس تھے۔ خدا تعالیٰ ان پر بدگمانی سے ہم سب کو محفوظ رکھے آمین۔ [یہاں آخر کی کچھ عبارت موشدہ ہے جس کو اپنی حدِ علم تک مکمل کر دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ط ا۔ ۱۲

میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ یُؤَاخِذُ اور یُؤَخِّرُهُمْ میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں مد بدل نہیں ہو سکتا۔ جَآءَ اَجَلُهُمْ میں قالونؒ، بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ (الممال) الْكٰفِرِيْنَ ہر دو میں . . بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَهُمْ ہر دو اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اَهْدٰى اور مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اِحْدَى (الْاُمَمِ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ زَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ اور قُوَّةً میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع

ع ۵ / ۱۷

اس سورۃ میں یاءِ زائدہ ایک ہے۔ نَكِيْرِيْ میں ورشؒ وصلاً اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر دس ۱۰ ہیں (مثلین کے ۵ متقاربین کے ۵) اور صغیر بھی دس ۱۰ ہیں۔ (المرسوم) الْعُلَمٰٓؤُا کا ہمزہ بعض مصاحف میں بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ اور بعض میں حسب قاعدہ میم کے بعد الف اور ہمزہ بے صورت تھا

سُورَۂ یٰسٓ

علیہ السّلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں غیر کوفی بیاسی ۸۲ اور کوفی تراسی ۸۳ ہیں۔ یٰسٓ پر کوفی آیت ہے

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ سے الْحَكِيْمِ تک وجوہ صحیحہ دو سو نوے ۲۹۰ ہیں۔[1]

---

[1] ۱-۶ قالونؒ کے لئے جَآءَ اَجَلُهُمْ کے قصر اور صلہ اور بَصِيْرًا کے قطع کے ساتھ الرَّحِيْمِ کا طول توسط اور قصر اور الْحَكِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷-۱۴ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور ۱۵-۱۸ وصل کل پر الْحَكِيْمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور بزیؒ کو ہر وجہ میں وَالْقُرْاٰنِ کی نقل سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے قصر و بے صلہ کے ساتھ ہی اٹھارہ وجوہ پڑھ کر بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ الْحَكِيْمِ کی (باقی بر صفحہ آیندہ)

قالونؒ بہتر۔ بزیؒ چھتیس۔ بصریؒ سولہ۔ قنبلؒ چھتیس۔ ورشؒ باون (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۱۶) ہشامؒ آٹھ۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ اٹھارہ۔ اٹھارہ۔ ابن ذکوانؒ آٹھ۔ خلفؒ و خلادؒ چار۔ چار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰسٓ ۝ وَالۡقُرۡءَانِ میں ورشؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون ملفوظی کا واو میں ادغام مع غنہ کرکے یٰسٓ ۝ وَّالۡقُرۡءَانِ اور باقی ائمہ اظہار سے پڑھتے ہیں۔ یہاں ورشؒ کے لئے صرف ادغام ماخوذ ہے۔ (طیبہ سے اظہار بھی صحیح ہے۔ ط)۔ [تفصیلاً یہاں چار قراءتیں ہیں ۱ امالہ ادغام۔ شعبہؒ و کسائیؒ ۲ امالہ اظہار حمزہؒ ۳ فتح ادغام ورشؒ شامیؒ ۴ فتح اظہار قالونؒ مکیؒ بصریؒ حفصؒ۔ ط]۔ وَالۡقُرۡءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں صِرَاطٍ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وجوہ اربعہ پڑھو۔ پھر قالونؒ کے لئے مد وصلہ کے ساتھ اسی طرح اٹھارہ ۱۸ وجوہ پڑھو اور بزیؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ۔ پھر قالونؒ کے لئے مد و بے صلہ کے ساتھ بھی اٹھارہ ۱۸ وجوہ پڑھو اور بصریؒ کے لئے اُسی طرح آٹھ وجوہ پڑھ کر قنبلؒ کے واسطے ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع صلہ اور ہمزہ ثانیہ کے ابدال مع صلہ پر بزیؒ کے مانند اٹھارہ۔ اٹھارہ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بھی تسہیل و ابدال ہمزہ ثانیہ پر مد اَطول (طُول) کے ساتھ.. بسم اللہ پر اٹھارہ اٹھارہ اور ترک پر آٹھ آٹھ وجوہ پڑھو۔ ہشامؒ کے لئے ترک پر ادغام کے ساتھ آٹھ۔ کسائیؒ کے لئے بسم اللہ۔ امالہ اور ادغام کے ساتھ اٹھارہ اور ابوبکرؒ کے لئے بھی بسم اللہ۔ امالہ اور ادغام پر اٹھارہ وجوہ پڑھو۔ اور حفصؒ کو ہر وجہ میں فتح اور اظہار سے لوٹاؤ۔ ابن ذکوانؒ کے لئے جاءَ کے امالہ سے ہشامؒ کی طرح آٹھ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے امالہ۔ مد اَطوَل اور وصل مع ادغام کامل سے اور خلادؒ کے لئے ادغام ناقص سے چار۔ چار وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۱۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ (خبر مان کر) لام کے رفع سے تَنْزِيْلُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ لِتُنْذِرَ۔ اُنْذِرَ۔ لَا يُبْصِرُوْنَ۔ تُنْذِرُ۔ الذِّكْرَ اور بِمَغْفِرَةٍ میں ترقیق۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ہر دو میں ابدال اور فَهِيَ میں سکون ھا جلی ہے

سَدًّا ہر دو کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کے ضمہ سے سُدًّا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ ءَاَنْذَرْتَهُمْ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل نیز ورشؒ اسکا ابدال بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی ہمزتین محققتین کے درمیان ادخال کرتے ہیں (ک)، نَحْنُ نُحْيِ۔ وَاٰثَارَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال) یٰسٓ میں ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اور الْمَوْتٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۱۸

اِذْ جَآءَهَا میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ کی قرأت ثلٰثہ ظاہر ہیں۔

فَعَزَّزْنَا کو ابوبکرؒ زاء مفتوحہ کی تخفیف سے فَعَزَزْنَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور طَآئِرُكُمْ میں ترقیق ظاہر ہے۔ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ میں قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل۔ اور ہشامؒ ہمزتین محققتین کے درمیان بخلاف ادخال کرتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بشکل یا مرسوم ہے

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ کی یا کو غیر حمزہؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ءَاَتَّخِذُ میں ہشامؒ
بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورشؒ و مکیؒ صرف
تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے
ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ شَیْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے
وَلَا یُنْقِذُوْنِ ی میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ اِنِّیْٓ اِذًا کی یا کو مدنیؒ و
بصریؒ اور اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ قِیْلَ میں ہشامؒ
و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک)، غَفَرَ لِیْ۔ مَا یَاْتِیْهِمْ میں ابدال جلی ہے۔
یَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو
ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ اِلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

لَمَّا جَمِیْعٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ میم کی تخفیف سے لَمَا اور باقی
تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (المال)، اَلْقَرْیَةِ اور اَلْجَنَّةَ میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَ ھَا
اور وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ، وقفاً اور یَّسْعٰی میں
حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲

اَلْمَیْتَةُ کو مدنیؒ یاء مشددہ مکسورہ سے اَلْمَیِّتَةُ اور باقی یاء
ساکنہ مخففہ سے پڑھتے ہیں۔ یَاْکُلُوْنَ۔ لِیَاْکُلُوْا۔ وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور..
تَاْخُذُهُمْ میں ابدال ظاہر ہے۔

مِنَ الْعُیُوْنِ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین
کے کسرہ سے اَلْعِیُوْنِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

مِنْ ثَمَرِهٖ کو حمزہؒ و کسائیؒ ثا و میم دونوں کے ضمہ سے ثُمُرِهٖ

زجمع)، اور باقی دونوں کے فتح سے (بافراد) پڑھتے ہیں۔
وَمَا عَمِلَتْهُ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ھاء کنایہ کے حذف سے
وَمَا عَمِلَتْ اور باقی تا کے بعد اثبات ھا سے پڑھتے ہیں۔ مکّی کے لئے..
صلہ جلی ہے۔ بغیر ھا پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف سائغ ہے مصحف کوفہ
میں بلا ھا اور باقی مصاحف میں بالہا مرسوم تھا۔ تَقْدِيْرُ میں ترقیق جلی ہے۔
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ کو حرمیؒ وبصریؒ (مبتدا مان کر) را کے
رفع سے وَالْقَمَرُ اور باقی (فعل مقدر کا مفعول قرار دیکر) نصب سے پڑھتے
ہیں اور اس کے بعد اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ میں نصب پر اجماع ہے۔
ذُرِّيّٰتِهِمْ کو مدنیؒ وشامیؒ یا کے بعد الف جمع کے اثبات اور تا کے
کسرہ سے ذُرِّيَّتَهُمْ اور باقی الف کے بغیر تا کے نصب سے (بافراد) پڑھتے ہیں
وَاِنْ نَّشَاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ قِيْلَ ہر دو میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ
کرتے ہیں (ک)، قِيْلَ لَهُمْ ہر دو اور رَزَقَكُمُ اور اَنُطْعِمُ مَنْ
يَخِصِّمُوْنَ میں قالونؒ[1] بخلاف خا کے اسکان اور صاد مشددہ سے
يَخْصِّمُوْنَ قالونؒ بوجہ ثانی اور بصریؒ[2] خا کے فتح کے اختلاس اور

[1] علامہ دانیؒ جامع البیان میں اور تمام اہل عراق قالونؒ کے لئے اسکانِ خا روایت کرتے ہیں۔ یہی عنوان میں ہے۔ شاطبیؒ اور اکثر اہل مغرب اختلاسِ فتح کہتے ہیں۔ تذکرہ میں یہی منصوص ہے۔ تیسیر میں دونوں وجوہ مذکور اور اختلاس مختار ہے۔ کافی میں بھی دونوں درج ہیں۔ اور ابن بلیمہؒ نے فتح کامل بیان کیا ہے نیز ابوعونؒ حلوانیؒ سے اور ابوسلیمانؒ قالونؒ سے اتمام حرکت روایت کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے اختلاس واسکان ماخوذ ہیں۔ ۱۲

[2] جملہ اہل مغرب بصریؒ کے لئے قالونؒ کے مانند اختلاس نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ دانیؒ نے اپنی تمام تصانیف میں اختلاس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کی (باقی برصفحہ آیندہ)

صاد مشددہ سے یَخَصِّمُوْنَ ورشؒ۔ مکّیؒ اور ہشامؒ[1] خا کے فتح کاملہ اور صاد
مشددہ سے یَخِصِّمُوْنَ۔ حمزہؒ خا کے اسکان اور صاد مخففہ سے ....
یَخْصِمُوْنَ اور باقی (ابن ذکوانؒ۔ عاصمؒ[2] وکسائیؒ) خا کے کسرہ کاملہ اور
صاد مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے طرق کا قراءِ سبعہ کے لئے یا کے فتح پر
اجماع ہے (الممال) الْمَیْتَۃُ میں کسائیؒ وقفاً۔ النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ
امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۳ ۲
مِنْ مَّرْقَدِنَا میں حفصؒ وصلاً الف پر سکتہ کرتے ہیں۔ وقف
بھی جائز بلکہ محققین کے نزدیک اولیٰ ہے باقی حضرات سکتہ نہیں کرتے۔ جمہور اہل
ادا تمام ائمہ کے لئے اس پر وقف تام کہتے ہیں۔ بلکہ امام ابو عبد الرحمٰن سلمیؒ اور امام عاصمؒ
وقف کو مستحب کہتے تھے۔ اسی وجہ سے سجاوندیؒ وغیرہ متاخرین نے اس پر وقف لازم
قرار دیا ہے۔ لَا تُظْلَمُ میں تغلیظ اور شَیْـًٔا میں طول و توسط نیز حمزہؒ کا
مذہب جلی ہے۔
فِیْ شُغُلٍ کو حرمیؒ و بصریؒ غین معجمہ کے اسکان سے شُغْلٍ اور باقی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تذکرہ اور عنوان میں بھی یہی منقول ہے۔ اکثر اہل عراق ورشؒ کی طرح اتمام حرکت بیان کرتے ہیں مگر ابن سوارؒ اور حافظ ابو العلاءؒ نے اختلاس روایت کیا ہے۔ اور ہمارے طرق سے صرف اختلاس ماخوذ ہے ۔ ۱۲

۱ے حلوانیؒ ہشامؒ سے ورشؒ کے مانند فتح کاملہ اور داجونیؒ ابن ذکوانؒ کی طرح۔ کسرۂ کاملہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارے طریقہ پر فتح ماخوذ ہے ۔ ۱۲

۲ے جملہ اہل مغرب یحییٰؒ سے ابو بکرؒ کے لئے یا کا فتح اور خا کا کسرہ حفصؒ کے مانند روایت کرتے ہیں یہی علیمیؒ کی روایت اور یہی ہمارا طریقہ ہے اور اہل عراق یحییٰؒ سے یا و خا دونوں کا کسرہ روایت کرتے ہیں۔ اور بعض نے اس کو ابو حمدونؒ کے طریقہ سے مختص کیا ہے ۔ ۱۲

ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

فِيْ ظِلٰلٍ کو حمزہؒ و کسائیؒ ظا کے ضمہ اور لام کے بعد کا الف حذف کر کے **ظُلَلٍ** اور باقی ظا کے کسرہ اور لام کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں ......

مُتَّكِـُٔوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور کاف کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں اور کوئی وجہ جائز نہیں۔ وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ صِرَاطٌ۔ اور الصِّرَاط کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔

جِبِلًّا کو بصریؒ و شامیؒ جیم کے ضمہ باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے **جُبْلًا** کی۔ حمزہؒ اور کسائیؒ جیم و با دونوں کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے **جُبُلًا** اور مدنیؒ و عاصمؒ جیم و با دونوں کے کسرہ اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ كَثِيْرًا اور يُبْصِرُوْنَ میں ترقیق اور اِصْلَوْهَا میں تغلیظ بیّن ہے۔

(عَلٰى) مَكَانَتِهِمْ کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے **مَكَانٰتِهِمْ** اور باقی الف کے بغیر بافراد پڑھتے ہیں (الممال)، فَاَنّٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۴ ع ۳

نُنَكِّسْهُ کو غیر عاصمؒ و حمزہؒ پہلے نون کے فتح دوسرے نون کے اسکان اور کاف مخففہ کے ضمہ سے **نَنْكُسْهُ** اور عاصمؒ و حمزہؒ پہلے نون کے ضمہ۔ دوسرے نون کے فتح اور کاف مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔

أَفَلَا يَعْقِلُونَ کو مدنیؒ و ابن ذکوانؒ تاءِ خطاب[1] سے تَعْقِلُونَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ الشِّعْرَ۔ ذِكْرٌ۔ لِتُنذِرَ کی ترقیق جلی ہے۔

لِيُنذِرَ کو مدنیؒ و شامیؒ تاءِ خطاب سے لِتُنذِرَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ يَأْكُلُونَ میں ابدال بیّن ہے (ک) لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ۔ فَلَا يَحْزُنكَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے فَلَا يُحْزِنكَ اور باقی یا کے فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ میں اسکان ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے (ک) نَعْلَمُ مَا۔ وَهِيَ اور وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا جلی ہے (ک) جَعَلَ لَكُمْ۔ شَيْئًا اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ (ک) أَن يَقُولَ لَهُ

كُن فَيَكُونُ کو شامیؒ و کسائیؒ نون کے نصب سے فَيَكُونَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) الْكَافِرِينَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ وَمَشَارِبُ میں ہشامؒ۔ مَرَّةٍ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف اور بَلَىٰ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں۔ نمبر ۱ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ میں غیر حمزہؒ نمبر ۲ إِنِّيَ إِذًا میں مدنیؒ و بصریؒ نمبر ۳ اور إِنِّيَ آمَنتُ میں حرمیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے وَلَا يُنقِذُونِ ي میں

[1] ابن ذکوانؒ سے اخفشؒ بجمیع طرق۔ اور زید بن ابی بلالؒ کے سوا صوریؒ کے تمام تلامذہ تاءِ خطاب روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ اور زیدؒ نے بذریعہ رملیؒ صوریؒ سے بالغیب روایت کیا ہے۔ ہشامؒ سے حلوانیؒ بجمیع طرق اور ابوبکر شذائیؒ بذریعہ رملیؒ داجونیؒ سے بالغیب روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے۔ داجونیؒ کے دیگر تلامذہ بخطاب روایت کرتے ہیں

واللہ اعلم ۔ ۱۲

ورشؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر دنلؒ ہیں مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر ایک ہے۔ (المرسوم) اقصَا میں الف مبدلہ بصورت الف۔ طٰئِرُکُمْ اور فٰکِھُوْنَ اکثر مصاحف میں بِقٰدِرٍ اجماعًا بحذف الف مرسوم تھے۔

سُوْرَۃُ وَالصّٰفّٰت

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اول و بصری ایک سو اکیاسی ۱۸۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک ایک سو بیاسی ۱۸۲ ہیں۔ چار جگہ اختلاف ہے ۱ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ پر غیر حمصی ۲ دُحُوْرًا پر حمصی ۳ وَمَا کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ پر غیر بصری ۴ وَاِنْ کَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ پر غیر مدنی اول آیت ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ سے لَوَاحِدٌ تک وجوہ صحیحہ دو سو اکیانوے ۲۹۱ ہیں۔[1] قالونؒ مع عاصمؒ وکسائیؒ ساٹھ ۶۰۔ دوریؒ مع شامیؒ بارہ ۱۲۔ سوسیؒ مع خلادؒ بارہ ۱۲۔

[1] ۱-۵۴ قالونؒ کے لئے تُرْجَعُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْم میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلٰثہ ۵۵-۶۰ نیز وصل کل پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ بے صلہ میں عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہوگئے ۱-۱۲ دوریؒ کے لئے تُرْجَعُوْنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو شامیؒ مندرج ہوگئے۔ سوسیؒ کو ہر وجہ میں ادغام سے لوٹاؤ۔ وصل میں خلادؒ کے لئے عدم سکتہ کی وجوہ درج ہوگئیں۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ سے قالونؒ کے صلہ کے مانند تیس ۳۰ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے شَیْءٍ کے توسط و طول میں سے ہر ایک پر ذِکْرًا میں تفخیم و ترقیق کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے بے صلہ کے مانند ۳۰-۳۰ اور ترک پر بصریؒ کی طرح بارہ۔ بارہ وجوہ پڑھو۔ خلفؒ کے لئے شَیْءٍ کے سکتہ اور تنوین کے ادغام کامل پر وصل میں منفصل کے سکتہ اور عدم سکتہ کے ساتھ لَوَاحِدٌ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھ کر خلادؒ کے لئے ادغام ناقص اور منفصل کے عدم سکتہ پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب یہاں چار سو سترہ ۴۱۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

مکی تیس ۳۰ ۔ ورش ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ (بسم اللہ پر ۱۲۰ ۔ ترک پر ۴۸) خلف چھ ۶ ۔ خلاد تین ۳

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ک) وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۔ اور فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا اور فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۔ ان تینوں میں حمزہؒ بھی مدلازم کے ساتھ ادغام کرتے ہیں مگر ان کے لئے توسط و قصر اور روم جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک ادغام صغیر ہے [صغیر نہیں بلکہ کبیر وجوبی بمنزلہ صغیر ۔ ۱۲ ط جلد ا ص ۱۳۸] فَالزّٰجِرٰتِ ۔ ذِکۡرًا میں بخلاف ذُکِّرُوۡا ۔ یَسۡتَسۡخِرُوۡنَ ۔ سِحۡرٌ اور دٰخِرُوۡنَ میں ترقیق جلی ہے

بِزِیۡنَۃِ الۡکَوَاکِبِ میں حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور کسائیؒ پہلے کلمہ کو تنوین کے بغیر (تا کو لام سے ملاکر) اور دوسرے کو با کے جر سے بِزِیۡنَۃِ الۡکَوَاکِبِ (باضافت) اور ابوبکرؒ پہلے کلمہ کو تنوین سے (نون کو حرکت کسرہ دیکر) اور دوسرے کو با کے نصب سے بِزِیۡنَۃِ الۡکَوَاکِبَ اور حفصؒ وحمزہؒ بھی پہلے کو تنوین سے اور دوسرے کو با کے جر سے پڑھتے ہیں ۔

لَا یَسَّمَّعُوۡنَ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین ساکنہ مُخَفَّفَہ اور میم مفتوحہ مُخَفَّفَہ سے لَا یَسۡمَعُوۡنَ (مضارع از مجرد) اور باقی دونوں کی تشدید و فتح سے (از مزید) پڑھتے ہیں ۔

بَلۡ عَجِبۡتَ کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے ضمہ سے عَجِبۡتُ (بصیغہ متکلم) اور باقی فتح سے (بصیغہ مخاطب) پڑھتے ہیں ۔ اَءِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَءِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ میں مدنیؒ و کسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے ۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام سے اور باقی دونوں کو استفہام

سے پڑھتے ہیں۔ استفہام ہیں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ آٹھ قراءتیں ہیں۔ رعد ص ۳۰۲

اَءِذَا مِتْنَا کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے مُتْنَا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

اَوَ اٰبَاؤُنَا کو قالونؒ و شامیؒ واو کے اسکان (یعنی اَوْ عاطفہ) سے اَوْ اٰبَاؤُنَا۔ اور باقی ہمزۂ استفہام اور واو مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ ازرقؒ کے لئے واو[1] پر حرکت نقل نہیں ہے جیساکہ بعض کو وہم ہوا ہے۔ اَلْاَوَّلُوْنَ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں۔

نَعَمْ کو کسائیؒ عین کے کسرہ سے نَعِمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَلْاَعْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ع ۶/۱ ۵

ظَلَمُوْا اور فَاطَّلَعَ میں تغلیظ ظاہر ہے۔ صِرَاطِ کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ مَسْـُٔوْلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ صرف نقل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مدبدل نہیں ہوسکتا۔ لَا تَنَاصَرُوْنَ کو بزیؒ وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں (ک) اَلْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ......

یَتَسَآءَلُوْنَ ہردو۔ اور لَذَآئِقُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل

---

[1] اصبہانیؒ نے ورشؒ کے لئے بھی سکون واو روایت کیا ہے۔ لہٰذا وہ حسب قاعدہ نقل کرتے ہیں اور ازرقؒ نے فتح نقل کیا ہے پس ان کے لئے نقل نہیں ہے ۔ ۱۲

کرتے ہیں۔ ابدال وحذف جائز نہیں۔ تَاْتُوْنَنَا اور مُؤْمِنِیْنَ میں ابدال
جلی ہے۔ (ک) قَوْلُ رَبِّنَا۔ قِیْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔
(ک) قِیْلَ لَهُمْ۔ یَسْتَكْبِرُوْنَ۔ قُصِرٰتُ اور خَیْرٌ میں ترقیق جلی ہے
اَئِنَّا لَتَارِكُوْا میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ
تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں ہمزہ ثانیہ بشکل یا مرسوم
ہے۔ اٰلِهَتِهٖ اور الْاَوَّلِیْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ الْمُخْلَصِیْنَ ہر دو
کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں
حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ بِكَاْسٍ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
یُنْزَفُوْنَ کو حمزہؒ وکسائیؒ زا کے کسرہ سے **یُنْزِفُوْنَ** (مضارع
معروف از مزید) اور باقی فتح سے (مضارع مجهول از مجرد) پڑھتے ہیں۔ اَءِنَّكَ
لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ
ومکیؒ صرف تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف ادخال کرتے ہیں (یہ ان مواضع
سبعہ میں سے پانچواں موقع ہے جنمیں طرق تیسیر کا ہشامؒ کے لئے ادخال پر اجماع ہے)
اَءِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَءِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ میں مدنیؒ وکسائیؒ
پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے۔ شامیؒ پہلے کو خبر اور دوسرے کو استفہام
سے۔ اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ
ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلا خلاف
ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ آٹھ قراءتیں ہیں۔
اَءِذَا مِتْنَا (رعد ص ۲۰۵) کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ میم کے ضمہ سے **مُتْنَا**

اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ لَتُرْدِيْنِ ي میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔
لَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ وَلَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (الممال) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ فَرَاٰهُ میں بصریؒ ہمزہ
کا۔ ابن ذکوانؒ بخلاف۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ تقلیل
الْاُوْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور اٰثَارِهِمْ میں بصریؒ
و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) لِلشّٰرِبِيْنَ میں اخفشؒ ابن ذکوانؒ
سے فتح اور صوریؒ امالہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ فتح ہے۔ ع ۲ ع

(ک) ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ۔ فِي الْاٰخِرِيْنَ ہر دو۔ الْاٰخَرِيْنَ اور الْاَسْفَلِيْنَ
میں نقل و سکتہ وغیرہ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو۔ تَاْكُلُوْنَ۔ اور تُوْمَرُ میں ابدال
ظاہر ہے۔ لِاِبْرٰهِيْمَ اور يٰٓاِبْرٰهِيْمُ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔
اِذْ جَآءَ میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں (ک) قَالَ لِاَبِيْهِ۔ اَئِفْكًا میں قالونؒ
و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ
بلا خلاف ادخال کرتے ہیں۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ (یہ اُن مواضع سبعہ میں
سے چھٹا موقع ہے جنمیں طرق تیسیر کا ہشامؒ کے لئے ادخال پر اجماع ہے) عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ
کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

يَزِفُّوْنَ کو حمزہؒ یاء تحتانیہ کے ضمہ سے **يُزِفُّوْنَ** (مضارع اَزَفَّ)
اور باقی فتح سے (مضارع زَفَّ) پڑھتے ہیں۔ (ک) خَلَقَكُمْ۔ يٰبُنَيَّ کی یا کو
غیر حفصؒ مکسور اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اِنِّيْٓ اَرٰى اور اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ کی یا
کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

مَاذَا تَرٰی کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے ضمہ را کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے **تُرِیْ**
اور باقی تا اور را کے فتح اور الف منقلبہ سے پڑھتے ہیں۔
یٰٓاَبَتِ کو شامیؒ تا کے فتح سے **یٰٓاَبَتَ** اور باقی کسرہ سے۔ سَتَجِدُنِیْٓ
اِنْ کی یا کو مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ قَدْ صَدَّقْتَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ
ادغام اور الرُّءْیَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ اور وقفاً حمزہؒ کے لئے ابدال کے بعد اظہار
اور واو کو یا سے بدل کر اس کا یا میں ادغام دو۲ وجوہ صحیح ہیں۔ لَهُوَ میں سکون ھا۔ نَبِیًّٓا
میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں (الممال) نَادٰىنَا
میں حمزہؒ و کسائیؒ (دال کا) امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَآءَ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ
و حمزہؒ۔ اَرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مَاذَا تَرٰی میں بصریؒ
ع۳ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الرُّءْیَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع
الصِّرَاطَ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے
پڑھتے ہیں۔ فِی الْاٰخِرِیْنَ ہر دو۔ الْاَوَّلِیْنَ۔ اور الْاٰخِرِیْنَ میں نقل و سکتہ
وغیرہ اور الْمُؤْمِنِیْنَ ہر دو میں ابدال جلی ہے۔
وَاِنَّ اِلْیَاسَ کو ابن ذکوانؒ بخلاف ہمزۂ وصلیہ[1] مفتوحہ سے (جو

---

[1] نقاشؒ بذریعہ اخفشؒ نیز صوریؒ۔ تغلبیؒ۔ احمد بن یونسؒ۔ ترمذیؒ اور ابن المعلیؒ وغیرہ اہل بغداد ابن ذکوانؒ سے ہمزۂ وصلیہ روایت کرتے ہیں اور داجونیؒ نے ہشامؒ و ابن ذکوانؒ دونوں سے ہمزۂ وصل نقل کیا ہے۔ کارزینیؒ مطوعیؒ (از صوریؒ) سے ابن ذکوانؒ کے لئے دونوں وجوہ روایت کرتے ہیں۔ علی بن داؤد دارانیؒ اور ابوبکر سلمیؒ نے بذریعہ ابن الاخرمؒ اخفشؒ سے اور ابوالفضل رازیؒ نے امام ابن عامرؒ کے لئے۔ ابن العلافؒ اور نہروانیؒ نے ہبۃ اللہؒ سے ہبۃ اللہؒ اور عبید اللہ بن احمد صیدلانیؒ نے اخفشؒ سے اور عراق کے متعدد ائمہ نے امام ابن عامرؒ کے لئے ہمزۂ وصل نقل کیا ہے مگر انمیں سے اکثر نے حلوانیؒ کو مستثنیٰ کیا ہے (باقی برصفحہ آیندہ)

درج کلام میں ساقط ہوجاتا ہے) وصلاً نون کو لام سے ملاکر وَاِنَّ اِلْیَاسَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) چنانچہ حافظ ابو العلاءؒ نے حلوانیؒ اور ابن الاخرمؒ کو۔ اور ابو الحسین فارسیؒ نے حلوانی اور ولیدؒ کو مستثنٰی رکھا ہے۔ امام ابو محمد مکیؒ نے اپنے مغربی شیوخ سے ہمزۂ وصل پڑھا ہے علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ و اخفشؒ ہمزۂ وصل اور بطریق اہل شام تمام شیوخ سے ہمزہ قطعیہ پڑھا ہے۔ جس کی تیسیر میں خود تصریح کی ہے۔ مگر جامع البیان وغیرہ میں ہمزۂ وصل کی تردید میں کہتے ہیں "ابن ذکوانؒ کے لئے ہمزہ قطعیہ صحیح ہے وصلیہ درست نہیں۔ اور ابن ذکوانؒ نے اپنی کتاب میں جو بلا ہمزہ کہا ہے۔ اور جس کی تاویل علماء بغداد یعنی ابن مجاہدؒ۔ نقاشؒ اور ابو طاہرؒ وغیرہ نے پہلے ہمزہ سے کی ہے۔ اور یہی اپنی کتابوں میں درج کیا ہے اور اسی طرح پڑھتے اور پڑھاتے رہے یہ ٹھیک نہیں بلکہ یہ ان کی تاویل کی خطا اور تعبیر کا وہم ہے کیونکہ ابن ذکوانؒ کی اس سے مراد وسط کلمہ کا وہ الف ہے جو اکثر اسماء میں ہمزہ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے کَاْسٌ۔ بَاْسٌ۔ رَاْسٌ اور شَاْنٌ وغیرہ۔ پہلا ہمزہ مقصود نہیں جبکی دلیل اُن ناقلین کا جنہوں نے ابن ذکوانؒ کو تصدّر سے وفات تک دیکھا۔ اُن سے قراءت حاصل کی اور اُن کے ساتھ ایک ہی شہر میں رہتے تھے۔ اور ہمارے زمانہ تک بعد کے تمام شیوخ کا ہمزہ قطعیہ پر اجماع ہے۔" یہ علامہ موصوف کی لغزش ہے ورنہ ہمزۂ وصلیہ صحیح ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "دانیؒ کی تعبیر اس وقت صحیح ہوسکتی تھی جبکہ قراءت صرف کتابوں سے بلا مشافہت شیخ حاصل کی جاسکے مگر ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حصول قراءت کے لئے مشافہت وسماعت کی شرط لابدی اور لازم ہے۔ اور جب ایسا ہے تو ناممکن ہے کہ مشرق ومغرب کے اتنے علماء خطا پر جمع ہوجائیں اور یکے بعد دیگرے ائمہ فن اس کو نقل وقبول کرتے چلے آئیں۔" اور علامہؒ کا یہ ارشاد کہ "ناقلین کا ہمزۂ قطعیہ پر اجماع ہے۔" یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ مندرجہ صدر ائمہ وناقلین میں سے متعدد حضرات ابن ذکوانؒ کے ہمعصر اور بعض شاگرد تھے جن کا ضبط واتقان اور حفظ وورع دانیؒ کے نزدیک مسلّم ہے اور خود دانیؒ نے اپنے شیخ سے یہ وجہ پڑھی ہے اور اپنے تلامذہ کو پڑھائی ہے۔ چنانچہ شاطبیؒ نے دانیؒ کے تلامذہ کے تلامذہ۔ اور تلامذہ کے تلامذہ کے تلامذہ سے ہمزۂ وصلیہ پڑھا ہے۔ یہ سب حضرات ثقہ اعلےٰ درجہ کے ضابط وعادل تھے۔ محققؒ کہتے ہیں "اگر ابن ذکوانؒ کی مراد وسطِ کلمہ کا الف ہوتا جو سین سے قبل ہے تو اس کے بیان کا یہ موقعہ نہ تھا بلکہ اس کو سورۂ انعام میں بیان کرتے جہاں یہ کلمہ پہلے واقعہ ہوا ہے جیسا کہ ان کی اور دیگر ائمہ کی عادت ہے۔ یہاں بیان کرنے سے غرض ہمزۂ اول ہے جس کے قطع اور وصل میں اختلاف ہے۔" شاطبیؒ نے دونوں وجوہ مساویانہ حیثیت سے بیان کی ہیں اور کسی کو ترجیح نہیں دی۔ دونوں صحیح وماخوذ ہیں۔ سیدؒ اور البنّاءؒ وغیرہ محققین ان کی تصحیح کرتے ہیں۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

اور باقی ہمزہ قطعیہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابن ذکوانؒ کی دوسری وجہ ہے اور ان کے لئے دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ (ک) قَالَ لِقَوْمِهٖ

اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابوبکرؒ (مبتداء و خبر مان کر) اسم جلالہ اور اسماء صفات تینوں کے رفع سے اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اور باقی (بر بناء بدلیت) نصب سے پڑھتے ہیں رفع پڑھنے والوں کے لئے ماقبل پر وقف تام ہے۔ الْمُخْلَصِيْنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

عَلٰٓى اٰلِ يَاسِيْنَ کو مدنیؒ اور شامیؒ ہمزہ کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور لام کے کسرہ سے اٰلِ يَاسِيْنَ اور باقی ہمزہ کے کسرہ اور لام کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں (جو اِلْيَاسِيٌّ کی جمع ہے) مدبدل جلی ہے (تنبیہ) اٰلِ يَاسِيْنَ پڑھنے والوں کے نزدیک یہ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اٰلِ عِمْرَانَ کے مانند دو کلمات ہیں جنمیں سے ہر ایک پر وقف ہوسکتا ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک ایک کلمہ ہے جسکا قطع کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ لام یا سے باجماع مصاحف مقطوع اور یا باثبات الف مرسوم ہے۔ عَلَيْهِمَا میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (الممال) مُوْسٰى ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴ ۸

وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا ظاہر ہے۔ تَذَكَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّكَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فَاْتُوْا میں ابدال جلی ہے۔ الْمُخْلَصِيْنَ ہر دو کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ لام کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ ذِكْرًا میں بخلاف اور يُبْصِرُوْنَ ہر دو میں

ترقیق جلی ہے۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (الممال)، اَصْطَفَی (اَلْبَنٰتِ) وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵ ع ۹

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں ۱۔ اِنِّیۡٓ اَرٰی ۲ اور اِنِّیۡٓ اَذۡبَحُكَ میں حرمیؒ وبصریؒ۔ اور ۳ سَتَجِدُنِیۡٓ اِنۡ میں مدنیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے۔ لَتُرۡدِیۡنِ یۡ میں ورشؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر دو میں ہیں (مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۵) اور صغیر چار ہیں۔ (المرسوم) اٰثٰرِهِمۡ بحذف الف اور لَاۡاِلَی الۡجَحِیۡمِ میں لام ابتدا کے بعد دو الف مرسوم ہیں جنمیں سے ایک شکل ہمزہ اور ایک زائدہ ہے۔ اس کا تلفظ لحن فاسد ہے۔ اَلۡبَلٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سورۂ صٓ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری پچاسی ۸۵۔ حجازی و شامی چھیاسی ۸۶ اور کوفی اٹھاسی ۸۸ ہیں چار جگہ اختلاف[۱] ہے۔ ۱ ذِی الذِّکۡرِ پر کوفی ۲ وَغَوَّاصٍ پر غیر بصری ۳ نَبَؤٌا عَظِیۡمٌ پر غیر حمصی ۴ وَالۡحَقَّ اَقُوۡلُ پر کوفی و حمصی آیت ہے۔

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سے الذِّکۡرِ تک وجوہ صحیحہ اڑتالیس ۴۸ ہیں[۲]۔ قالونؒ مع ..

---

[۱] ۸۴ جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے بصری ایک حجازی و شامی دو اور کوفی چار جگہ آیت گنتے ہیں۔ اتحاف میں اختلافی عدد پانچ درج ہے جو تصحیف ہے۔ ۱۲

[۲] ۱ ۔ ۱۸ قالونؒ کے لئے اَلۡعٰلَمِیۡنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک اور ۱۹ ۔ ۲۰ وصل کل پر الذِّکۡرِ میں سکون و روم۔ ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ مکیؒ کو سہ وجہ ہیں (باقی بر صفحہ آئندہ)

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ورشؒ و عاصمؒ وکسائیؒ بلینؔ ۲۰ مکیؒ بلینؔ ۲۰ اور تارکین آٹھ ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالۡقُرۡءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ مُنۡذِرٌ۔ الۡكٰفِرُوۡنَ۔ سٰحِرٌ وَاصۡبِرُوۡا۔ الۡاٰخِرَةِ اور الذِّكۡرِ میں ترقیق۔ لَشَیۡءٌ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ اور وَانۡطَلَقَ میں تغلیظ جلی ہے (تنبیہ) اَنِ امۡشُوۡا میں نون کے کسرہ پر اجماع ہے۔ کیونکہ شین کا ضمہ ضمہ لازمہ نہیں ہے۔ الۡاٰخِرَةِ۔ الۡاَسۡبَابِ۔ الۡاَحۡزَابُ ہر دو ۲ اور لۡـَٔيۡكَةِ میں نقل و سکتہ وغیرہ بیّن ہیں۔ اَءُنۡزِلَ میں بصریؒ و ہشامؒ دونوں بخلاف اور قالونؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ بصریؒ بوجہ ثانی اور ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے اور ہشامؒ بوجہ ثانی و ثالث تحقیق کے ساتھ ادخال اور دیگر قراء کے مانند عدم ادخال سے پڑھتے ہیں۔ یعنی بصریؒ کے لئے کلمۂ آل عمران کے موافق دو ۲ وجوہ ہیں ایک قالونؒ کی طرح اور ایک ورشؒ کے مانند۔ اور ہشامؒ کے لئے تین وجوہ ہیں ایک قالونؒ کے مانند (جو آل عمران میں نہ تھی) اور ایک حفصؒ وغیرہ کے مانند اور ایک مستقل اُن کا مذہب ہے، (ک) خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ

لۡـَٔيۡكَةِ کو حرمیؒ و شامیؒ لام مفتوحہ کے بعد یاء ساکنہ اور تا کے فتح سے الف وصل اور ہمزہ کے بغیر لَيۡكَةَ (غیر منصرف) اور باقی لام تعریف ساکنہ سے قبل الف وصل اور اس کے بعد ہمزہ قطعیہ مفتوحہ پھر یاء ساکنہ اور تا کے جر سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نقل سے لوٹاؤ پھر ورشؒ کے لئے ترک پر الۡعٰلَمِيۡنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک کے ساتھ الذِّكۡرِ میں سکون و روم پڑھو۔ تارکین سب مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۸۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

(منصرف) پڑھتے ہیں۔ الف وصل اور لام کے بعد ہمزہ مرسوم نہ تھا (المحال)۔۔۔۔
جَآءَ هُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ الْاٰخِرَةِ اور لْـَٔیْکَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ
کرتے ہیں۔ ع
هٰٓـؤُلَآءِ اِلَّا میں قالونؒ و بزیؒ ہمزۂ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد و قصر۔ بصریؒ
اس کے اسقاط سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل اور بوجہ ثانی اس
کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔
مِنْ فَوَاقٍ کو حمزہؒ و کسائیؒ (بلغت تمیم وغیرہ) فا کے ضمہ سے فُوَاقٍ
اور باقی (حجازی لغت پر) فتح سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ میں مفتوحہ
بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ ذَا الْاَیْدِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں
اور بحالت نقل ذال کے بعد الف کا اثبات لحن ہے۔ وَالْاِشْرَاقِ میں ازرقؒ کے
لئے ترقیق بخلاف ہے۔ تفخیم اداءً مقدم و مختار بلکہ معمول بہا ہے۔ اور یہی قیاس ہے۔
جلد ۱ ص ۲۴۱
وَالطَّیْرَ۔ الْمِحْرَابَ اور کَثِیْرًا میں ترقیق۔ وَفَصْلَ اور ظَلَمَكَ میں
تغلیظ ظاہر ہے۔ اِذْ تَّسَوَّرُوْا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ اور اِذْ دَّخَلُوْا
میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الصِّرَاطِ کو قنبلؒ سین سے
خلفؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک)، وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً
وَّلِیَ نَعْجَةٌ کی یا کو حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ کے لئے صرف
اسکان ماخوذ ہے۔ (ک)، قَالَ لَقَدْ۔ لَقَدْ ظَلَمَكَ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔
ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ہشامؒ کے لئے ہمارے
جلد ۱ ص ۱۴۴
طرق سے یہاں صرف اظہار مروی[1] اور ماخوذ ہے ۲ بِسُؤَالِ میں ابدال

[1] ہشامؒ کے لئے دونوں طرق سے جمہور مغربی قراء اور اکثر اہل عراق اظہار (باقی بر صفحہ آئندہ)

نہیں ہوتا۔ مد بدل ہوگا (ک) فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ حمزہؒ وقفاً وَ اَنَابَ میں بخلاف اور
مَاٰبٍ میں بلا خلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) مَحْشُوْرَةً میں کسائیؒ وقفاً بخلاف۔
اٰتٰىكَ۔ بَغٰى اور الْهَوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمِحْرَابَ
میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ لَزُلْفٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ۱۱

فِي الْاَرْضِ۔ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ وَالْاَعْنَاقِ اور فِي الْاَصْفَادِ
میں نقل و سکتہ جلی ہیں (تنبیہ) لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے
کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ (ک) سُلَيْمٰنُ نِعْمَ۔ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ کی یاکو
حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (ک) ذِكْرِ رَبِّيْ

بِالسُّوْقِ کو قنبلؒ سین کے بعد (واو کے بجائے) ہمزہ ساکنہ سے
بِالسُّؤْقِ اور بوجہ ثانی سین و واو کے درمیان ہمزہ مضمومہ زیادہ کرکے
بِالسُّؤُوْقِ اور باقی سین کے بعد واو ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے
ہیں۔ (تنبیہ) علامہ دانیؒ نے قنبلؒ کے لئے دوسری وجہ بیان نہیں کی۔۔ یہ
زیادات قصیدہ سے ہے محققؒ سیدؒ اور البناؒ اس کو صحیح مگر غریب[۱] کہتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) روایت کرتے ہیں۔ تیسیر۔ تبصرہ۔ ہدایہ۔ تلخیص۔ شاطبیہ اور مبہج وغیرہ میں یہی ہے۔ بعض مغربی اور جمہور عراقی ائمہ ادغام نقل کرتے ہیں۔ مستنیر۔ کفایۂ کبریٰ ابی العزؒ قلانسیؒ اور غایۂ ابی العلاءؒ میں ادغام درج ہے۔ ابن الفحامؒ نے عبد الباقی ابن فارسؒ سے اظہار اور ابوالحسین فارسیؒ اور ابو اسحٰق مالکیؒ سے ادغام پڑھا ہے۔ کافی میں دونوں وجوہ درج ہیں۔ ۱۲

[۱] ھذلیؒ کہتے ہیں وہ بکار بن احمدؒ۔ ابن مجاہدؒ سے۔ اور ابو احمد سامریؒ ابن شنبوذؒ سے اس کو روایت کرتے ہیں۔" ابن محیصنؒ کی بھی یہی قراءت ہے۔ چنانچہ نصر بن علیؒ (باقی بر صفحہ آئندہ)

قَالَ رَبِّ ۔ اغْفِرْ لِيْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں ۔ مِنْۢ بَعْدِيْٓ اِنَّكَ کی یا کو مدنیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں (تنبیہ) قراء سبعہ کا لِلّٰہِ الْوَہّٰبِ کے افراد پر اجماع ہے ۔ مَاٰبِ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں ۔ (الممال) النَّارِ اور کالْفُجَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور لَكُلْفٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع

ع ۳ ۱۲

مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ کی یا کو غیر حمزہؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے ۔ وَعَذَابٍ اُرْكُضْ کو وصلاً حرمیؒ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے ۔ الْاَلْبَابِ ۔ وَالْاَبْصَارِ ۔ الْاَخْيَارِ ہر دو ۔ الْاَبْوَابُ ۔ الْاَشْرَارِ اور الْاَبْصَارُ میں نقل وسکتہ ۔ صَابِرًا ۔ ذِكْرَى الدَّارِ وصلاً ۔ كَثِيْرَةٍ اور قٰصِرٰتُ میں ترقیق جلی ہے ۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ کو مکیؒ عین کے فتح اور باء موحدہ کے اسکان سے الف جمع کے بغیر عَبْدَنَا (بافراد) اور باقی عین کے کسرہ با کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں ۔

بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى کو مدنیؒ اور ہشامؒ تنوین کے بغیر بِخَالِصَةِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اُن سے اسی طرح روایت کرتے ہیں ۔ محققؒ کہتے ہیں "یہاں صؔ میں بکارؒ کے طرق کا ابن مجاہدؒ سے اسی پر اجماع ہے ۔ اور حافظ ابوالعلاءؒ نے ابن مجاہدؒ سے بطرق بکارؒ اسمیں خلاف بیان نہیں کیا" ابن مجاہدؒ امام ابوعمروؒ سے نصاً روایت کرتے ہیں کہ فرمایا "میں نے ابن کثیرؒ کو بِالسُّؤْقِ وَالْاَعْنَاقِ ہمزہ اور اس کے بعد واو سے پڑھتے سنا ہے" اس کے بعد ابن مجاہدؒ کہتے ہیں "امام ابوعمروؒ کی امام ابن کثیرؒ سے یہ روایت صحیح ہے کیونکہ واو مضموم ہونے کی وجہ سے ہمزہ سے بدل گیا" (یعنی یہ اصل میں بِالسُّوُوْقِ تھا ۔ ط) ۱۲ ۔

(باضافت) اور باقی تنوین سے پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ[1] کے لئے حلوانیؒ کے طرق سے بغیر تنوین ماخوذ ہے۔

وَالۡیَسَعَ کو حمزہؒ و کسائیؒ لام مشددہ مفتوحہ اور یاء ساکنہ سے **وَاللَّیۡسَعَ** اور باقی لام ساکنہ مخففہ اور یاء مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

مَا تُوۡعَدُوۡنَ کو مکیؒ و بصریؒ یاء غیب سے **مَا یُوۡعَدُوۡنَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ یَصۡلَوۡنَهَا میں تغلیظ اور فَبِئۡسَ ہر دو میں ابدال جلی ہے۔

وَغَسَّاقٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کی تخفیف سے **وَغَسَاقٌ** اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

وَاٰخَرُ کو بصریؒ ہمزہ کے ضمہ سے الف کے بغیر **وَاُخَرُ** (جمع) اور باقی ہمزہ کے فتح اور الف سے بتوحید پڑھتے ہیں۔

اَتَّخَذۡنٰهُمۡ کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ خبر یعنی ہمزہ وصلیہ مکسورہ سے (جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا) **اِتَّخَذۡنٰهُمۡ** اور باقی استفہام یعنی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔

سِخۡرِیًّا کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ سین کے ضمہ سے **سُخۡرِیًّا** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) نَادٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَ ذِکۡرٰی۔ ذِکۡرَی (الدَّارِ) وقفاً اور لَانَرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور ذِکۡرَی (الدَّارِ) وصلاً میں سوسیؒ بخلاف

---

[1] حلوانیؒ وابن عبادؒ بغیر تنوین اور داجونیؒ وغیرہ تنوین سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

وَالْاَبْصَارِ۔ الدَّارِ۔ الْاَخْیَارِ ہر دُو اور النَّارِ ہر سہ میں بصری ودوری امالہ
ورش تقلیل۔ اور الْاَشْرَارِ میں بصری وکسائی امالہ اور ورش وحمزہ تقلیل
کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ہمارے طرق پر زاغت امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع ۴ ۱۳
مُنْذِرٌ۔ نَذِیْرٌ۔ خَیْرٌ اور ذِکْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) الْقَهَّارُ رَبُّ
لِیَ مِنْ عِلْمٍ کی یا کو حفص مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبُّكَ۔ لَعْنَتِیْ اِلٰی
کی یا کو مدنی مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) قَالَ رَبِّ۔ الْمُخْلَصِیْنَ کو مکی۔ بصری
اور شامی لام کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

قَالَ فَالْحَقُّ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور کسائی قاف کے نصب سے
فَالْحَقَّ اور عاصم وحمزہ رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد وَالْحَقَّ
اَقُوْلُ میں قراء عشرہ کا نصب پر اجماع ہے۔ (ک) اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ۔ اور
جَهَنَّمَ مِنْكَ (الممال)، الْاَعْلٰی اور یُوْحٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
تقلیل۔ الْکٰفِرِیْنَ اور نَارٍ میں بصری ودوری امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع ۵ ۱۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چھ ۶ ہیں۔ ۱ وَلِیَ نَعْجَةٌ ۲ اور
لِیَ مِنْ میں حفص ۳ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ میں حرمی وبصری ۴ بَعْدِیْ اِنَّكَ میں
مدنی وبصری ۵ مَسَّنِیَ میں غیر حمزہ ۶ اور لَعْنَتِیْ میں مدنی یا کو مفتوح پڑھتے
ہیں۔ ادغام کبیر بارہ ۱۲ ہیں (مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر چار ۴ ہیں۔

(المرسوم) وَلَاتَ حِیْنَ میں تا، لام اور حین کے درمیان منفصل مرسوم ہے
مگر امام ابو عبید کہتے ہیں "امام میں تاحین سے متصل تھی"۔ نَبَؤُا الْخَصْمِ میں بخلاف اور
نَبَؤٌا عَظِیْمٌ میں باجماع ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ

مرسوم تھا۔

سورۂ زمر باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی و بصری بہتر[۲]، شامی تہتر[۳] اور کوفی پچھتر[۵] ہیں۔ سات[۱] جگہ اختلاف ہے ۱ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ پر غیر کوفی ۲ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (دوم) پر دمشقی و کوفی ۳ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي اور ۴ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (دوم) اور ۵ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پر کوفی ۶ فَبَشِّرْ عِبَادِ پر غیر مکی و مدنی اول ۷ اور تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ پر مکی اور مدنی اول آیت ہے۔

وَلَتَعْلَمُنَّ سے الْحَكِيمُ تک وجوہ صحیحہ پچاس ہیں[۲] مبسملین چھتیس[۳۶] تارکین چودہ[۱۴]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(ک) الْكِتَابَ بِالْحَقِّ۔ أَوْلِيَاءَ میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلثہ جلی ہیں

---

[۱] ستر جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے کوفی پانچ۔ شامی تین اور باقی ائمہ دو۔ دو جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ غالباً لَّهُ الدِّينَ پر یا الْأَنْهَارُ پر حمصی بھی آیت گنتے ہیں ورنہ تعداد پوری نہیں ہوگی۔ [الْأَنْهَارُ پر تو نہیں البتہ لَّهُ الدِّينَ پر حمصی آیت ہے۔ پس شامی و کوفی آیت ہے نہ کہ فقط دمشقی و کوفی۔ط] ۔ ۱۲

[۲] ۱–۱۸ قالونؒ کے لئے حِينٍ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَكِيمِ میں وہی وجہ اور روم... ۱۹–۲۴ حِينٍ کے روم پر الرَّحِيمِ میں طول۔ توسط اور قصر۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْحَكِيمِ میں وہی وجہ اور روم ۲۵–۳۶ الرَّحِيمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر الْحَكِيمِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ بسم اللہ والے سب مندرج ہوگئے۔ ۱–۶ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ حِينٍ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الْحَكِيمِ میں وہی وجہ اور روم اور ۷–۱۴ روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ سب تارکین مندرج ہوگئے۔ واللہ اعلم۔

اہل ضرب ستو وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی۔ (ک) یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ۔ اور سُبۡحٰنَہٗ ھُوَ۔ یُکَوِّرُ۔ وَیُکَوِّرُ۔ وَلَاتَزِرُ۔ وَازِرَۃٌ۔ وِّزۡرَ اور الۡاٰخِرَۃِ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) خَلَقَکُمۡ۔ اور وَاَنۡزَلَ لَکُمۡ اور یَخۡلُقُکُمۡ۔ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّھٰتِکُمۡ کو وصلاً حمزہؒ۔ ہمزہ اور میم دونوں کے کسرہ سے فِیۡ بُطُوۡنِ اِمِّھٰتِکُمۡ کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور میم کے فتح سے فِیۡ بُطُوۡنِ اِمَّھٰتِکُمۡ اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور بحالت ابتدا اس پر اجماع ہے۔ (تنبیہ) فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ میں بوجہ تنوین ادغام ممنوع ہے۔ یَرۡضَہُ لَکُمۡ کو دوریؒ و ہشامؒ دونوں بخلاف اور سوسیؒ سکون ھا سے یَرۡضَہۡ لَکُمۡ۔ مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ کسائیؒ اور دوریؒ بوجہ ثانی ضمہ کے صلہ سے یَرۡضَہُوۡ لَکُمۡ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی اور باقی ائمہ (مدنیؒ و عاصمؒ و حمزہؒ) ضمہ محض سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لِلّٰہِ لِیُضِلَّ عَنۡ کو مکیؒ و بصریؒ یا کے فتح سے لِیَضِلَّ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) بِکُفۡرِکَ قَلِیۡلًا اَمَنۡ ھُوَ کو حرمیؒ اور حمزہؒ میم مُخَفَّفَہ سے (یعنی ہمزۂ استفہام اور مَنۡ موصولہ سے) اَمَّنۡ ھُوَ اور باقی میم مشددہ (یعنی اَمۡ اور مَنۡ موصولہ)۔۔ سے پڑھتے ہیں۔ رسم ایک میم سے ہے۔ الۡاَلۡبَابِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال) زُلۡفٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ لَاصۡطَفٰی۔ مُسَمًّی وقفاً اور وَلَایَرۡضٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّھَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور اُخۡرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور

ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) دَعَا وادی ہے۔ اسمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع ع ۱ ۱۵
الصّٰبِرُوْنَ۔ اور خَسِرُوْا میں ترقیق جلی ہے۔ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ کی یا کو
مدنیؒ۔ اور اِنِّیْٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ
ابدال کرتے ہیں۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِیْنَ میں سوسیؒ بخلاف وصلاً یاء مفتوحہ کا اور
وقفاً یاء ساکنہ کا اثبات کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے تین[۳] طرق صحیح ہیں۔ حالین میں حذف۔
حالین میں اثبات اور وصلاً اثبات اور وقفاً حذف اور حذف طریقہ کے مطابق (جلد ا ص ۲۸۴)
اور اثبات مشہور ہے۔ رسم بحذف الف ہے اور اس سے قبل قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اور یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ میں قراء سبعہ کا حذف پر اجماع ہے۔ الْاَلْبَابِ
ہردو اور الْاَنْھٰرُ میں نقل و سکتہ بیّن ہیں (ک)۔ فِی النَّارِ لٰکِنِ (الممال) الدُّنْیَا
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ حَسَنَۃٌ۔ وَاسِعَۃٌ
میں بخلاف اور الْقِیٰمَۃِ میں کسائیؒ وقفاً یُوَفّٰی (الصّٰبِرُوْنَ) وقفاً اور....
ھَدٰىھُمُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ ہر دو میں بصریؒ و
دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْبُشْرٰی۔ فَتَرٰىهُ اور لَذِکْرٰی میں بصریؒ
وحمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۲ ۱۶
فَھُوَ میں سکون ھا۔ تَقْشَعِرُّ۔ الْاٰخِرَۃِ اور غَیْرَ میں ترقیق وغیرہ
اور یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ مِنْ ھَادٍ پر مکیؒ یا سے وقف اور وَقِیْلَ
میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک)۔ وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ اور اَکْبَرُ لَوْ
وَلَقَدْ ضَّرَبْنَا میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ الْقُرْاٰنِ
اور قُرْاٰنًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔

وَرَجُلًا سَلَمًا کو مکی و بصری سین کے بعد اثبات الف اور لام کے کسرہ سے سٰلِمًا (اسم فاعل) اور باقی الف کے بغیر لام کے فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ میں قراءِ عشرہ کا تشدید پر اجماع ہے۔ (الممال) هُدَى (اللّٰهِ) میں بشرط وقف اور فَاَتٰىهُمُ میں حمزہ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْقِيٰمَةِ میں کسائی وقفاً۔ الدُّنْيَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف اور بصری تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع

اَظْلَمُ میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) اَظْلَمُ مِمَّنْ اور وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ میں بصری وہشامؒ ادغام اور جَآءَهٗ میں وقفاً حمزہ مدوقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف جائز نہیں۔ (ک) جَهَنَّمَ مَثْوًى۔ لِيُكَفِّرَ میں ترقیق جلی ہے۔

بِكَافٍ عَبْدَهٗ کو حمزہ وکسائی عین کے کسرہ۔ با کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے عِبَادَهٗ۔ اور باقی عین کے فتح اور با کے اسکان سے الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ مِنْ هَادٍ پر مکی یا سے وقف کرتے ہیں۔ اَفَرَءَيْتُمْ میں مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ کی یا کو غیر حمزہ مفتوح پڑھتے ہیں۔ حمزہ کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ (اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ) مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ میں بصری اسم فاعل کے دونوں کلمات کو تنوین

سے اور اسماء مابعد کو را اور تا کے نصب ھاء کنایہ کے ضمہ او صلہ بواو سے ..
کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖٓ (او اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ) مُمْسِکٰتُ
رَحْمَتِہٖ اور باقی تنوین کے بغیر را اور تا کے خفض سے (باضافت) ھا کے
کسرہ اور صلہ بیا سے پڑھتے ہیں۔
مَکَانٰتِکُمْ کو ابوبکرؒ نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے مَکَانَتِکُمْ
اور باقی الف جمع کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ یَّاْتِیْہِ میں ابدال اور عَلَیْھِمْ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (الممال) جَآءَہٗ اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و
حمزہؒ۔ مَثْوًی وقفاً اور اھْتَدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔
لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ
امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۴ ۱
قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ میں حمزہؒ و کسائیؒ فعل کو قاف کے ضمہ
ضاد کے کسرہ اور یا کے فتح سے (ماضی مجہول) اور اسم کو تا کے رفع سے قُضِیَ
عَلَیْھَا الْمَوْتُ اور باقی فعل کو قاف اور ضاد کے فتح اور الف مبدلہ سے
(ماضی معروف) اور اسم کو تا کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ شُفَعَآءَ میں وقفاً ابدال
کی وجوہ ثلثہ جلی ہیں۔ روم جائز نہیں لہٰذا تسہیل نہیں ہو سکتی۔ شَیْئًا میں طول
و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ (ک) الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا۔ وَالْاَرْضِ
اور بِالْاٰخِرَۃِ میں نقل و سکتہ وغیرہ۔ ذُکِرَ ہر دو۔ بِالْاٰخِرَۃِ۔
یَسْتَبْشِرُوْنَ اور فَاطِرَ میں ترقیق لَایُؤْمِنُوْنَ اور یُؤْمِنُوْنَ
میں ابدال جلی ہے۔ (ک) تَحْکُمُ بَیْنَ۔ ظَلَمُوْا ہر دو میں تغلیظ ظاہر ہے

یَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (الممال) یَتَوَفَّی (الْاَنْفُسَ) وقفاً مُسَمًّی وقفاً اور فَمَآ اَغْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ قَضٰی میں ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْاُخْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ بِالْاٰخِرَةِ اور الْقِیٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) وَبَدَا واوی ہے اسمیں امالہ جائز نہیں۔ ع ۵ ۲

یٰعِبَادِيَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا میں حرمیؒ۔ شامیؒ اور عاصمؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔ رسم اجماعاً یا سے ہے۔

لَا تَقْنَطُوْا کو بصریؒ وکسائیؒ نون کے کسرہ سے لَا تَقْنِطُوْا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یَغْفِرُ اور الْخٰسِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) اِنَّهٗ هُوَ۔ یَاْتِیَکُمُ ہر دو میں ابدال بیّن ہے۔ (ک) الْعَذَابُ بَغْتَةً اور تَقُوْلَ لَوْ اور اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ۔ قَدْ جَآءَتْكَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) الْقِیٰمَةِ تَرَی اور جَهَنَّمَ مَثْوًی

بِمَفَازَتِهِمْ کو ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ زا کے بعد الف جمع کے اثبات سے بِمَفَازَاتِهِمْ اور باقی الف جمع کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ (ک) خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب وَّهُوَ میں سکون ھا اور وَالْاَرْضِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (الممال) یٰحَسْرَتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ هَدٰىنِيْ۔ بَلٰی اور مَثْوًی وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ تَرَی (الْعَذَابَ)۔۔ اور

تری (الَّذِیْنَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل
جَآءَتْكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ اَلْكٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ
تقلیل اور مُسْوَدَّةٌ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۶ ۳

اَفَغَيْرَ میں ترقیق اور تَاْمُرُوْٓنِّیْ میں ابدال جلی ہے ۔
تَاْمُرُوْٓنِّیْ کو شامیؒ دو نونین مُخَفَّفَتَیْن (اول نون اعرابی مفتوحہ ودوم
نون وقایہ مکسورہ) اور یا کے اسکان سے تَاْمُرُوْنَنِیْ، مدنیؒ ایک نون
مُخَفَّفَہ مکسورہ اور یا کے فتح سے تَاْمُرُوْنِیَ ۔ مکیؒ ایک نون مشددہ مکسورہ
اور یا کے فتح سے بمد لازم تَاْمُرُوْٓنِّیَ اور باقی (بصریؒ وکوفیؒ) بھی اسی طرح مگر یا
کے اسکان سے پڑھتے ہیں ۔ مصحف شام میں دو اور باقی مصاحف میں ایک نون مرسوم
تھا ۔ (ک)، بِنُوْرِ رَبِّهَا ۔ وَجِایْٓءَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرکے اور باقی
کسرۂ خالص سے پڑھتے ہیں ۔ بحالت اشمام مد باقی نہیں رہتا یہ قول مرجوح ہے ۔ ط)
بِالنَّبِیّٖنَ میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں
مد بدل جلی ہے ۔ لَا یُظْلَمُوْنَ میں تغلیظ اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے (ک)
اَعْلَمُ بِمَا (المال)، وَتَعٰلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ شَآءَ
میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اُخْرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں ۔ ع ع ۷ ۴

وَسِیْقَ ہر دو میں شامیؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں ۔
فُتِحَتْ اور وَفُتِحَتْ کو غیر کوفیؒ تاء مشددہ سے فُتِّحَتْ
اور وَفُتِّحَتْ اور کوفیؒ تاء مخففہ سے پڑھتے ہیں ۔ (ک)، وَقَالَ لَهُمْ ہر دو

یاْتکم اور فبئس میں ابدال اور و ینذرونکم میں ترقیق بیّن ہے۔ قِیل
اور وقیل میں ہشام وکسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) الی الجنۃ زمرا۔۔
نشاء کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (الممال) جاءوها ہر دو میں ابن ذکوان و
حمزہ۔ بلٰی اور مثوی (المتکبرین) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
تقلیل۔ الکٰفرین میں بصری ودوری امالہ ورش تقلیل۔ اور وتری (الملٰئکۃ)
میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً بصری وحمزہ وکسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع ۸ ع ۵
اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی پانچ ہیں ۱ انی امرت میں مدنی
۲ انی اخاف میں حرمی وبصری ۳ ارادنی اللہ میں غیر حمزہ ۴ یعبادی
الذین اسرفوا میں حرمی۔ شامی اور عاصم ۵ اور تامرونی میں حرمی یا کو
مفتوح پڑھتے ہیں اور زائدہ ایک ہے۔ فبشر عباد الذین میں سوسی بخلاف
اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر اٹھائیس ہیں (مثلین کے ۷۔ متقاربین کے ۱۱) اور صغیر
تین ہیں۔ (المرسوم) وجایٓء میں مصاحف اندلس میں جیم کے بعد الف زائدہ مرسوم
تھا جس کو وہ مصاحف مدنیہ سے ماخوذ بتاتے ہیں اور جمہور اہل رسم اس میں
الف نہیں لکھتے۔ کذب اور للقٰسیۃ بحذف الف۔ اشمأزت اکثر
مصاحف مدینہ وعراق میں ہمزہ بے صورت سے اور بعض میں حسب قاعدہ ہمزہ
بشکل الف مرسوم تھا۔

سورۃ غافر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری بیاسی [۸۲] حجازی وحمصی چوراسی [۸۴]۔ کوفی پچاسی [۸۵] اور دمشقی چھیاسی [۸۶] ہیں۔ نو جگہ اختلاف [۱]

[۱] اسی جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے۔ بصری دو [۲]۔ حجازی وحمصی چار۔ چار۔ کوفی پانچ [۵] اور دمشقی چھ [۶] جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

ہے ۱ حٰمٓ پر کوفی ۲ کٰظِمِیْنَ پر غیر کوفی ۳ یَوْمَ التَّلَاقِ پر غیر دمشقی
۴ بَارِزُوْنَ پر دمشقی ۵ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ پر غیر مدنی اخیر و
بصری ۶ الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ پر مدنی اخیر و دمشقی ۷ یُسْحَبُوْنَ پر مدنی
اخیر و شامی و کوفی ۸ فِی الْحَمِیْمِ پر مدنی اول و مکی ۹ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ
تُشْرِکُوْنَ پر دمشقی و کوفی آیت ہے۔ [اور حق یہ ہے کہ یُسْحَبُوْنَ بجائے
شامی کے فقط دمشقی اور اس کے برعکس تُشْرِکُوْنَ بجائے دمشقی کے شامی
آیت ہے۔ط]

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ سے ذِی الطَّوْلِ تک وجوہ صحیحہ ایکسو چالیس ۱۴۰ ہیں[1]
قالونؒ مع مکیؒ و حفصؒ چوالیس ۴۴۔ ورشؒ مع بصریؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰)
ابوبکرؒ بائیس ۲۲۔ ابن ذکوانؒ مع حمزہؒ دس ۱۰۔ ہشامؒ دس ۱۰ اور کسائیؒ بائیس ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ک) ذِی الطَّوْلِ لَآ ۔ لِیَاْخُذُوْهُ اور وَیُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی

[1] ۱ تا ۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ الْعٰلَمِیْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر ذِی الطَّوْلِ میں وہی وجہ اور روم اور ۱۹-۲۲ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ اسی طرح بائیس ۲۲ وجوہ پڑھو حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں حا کی تقلیل سے اور ابوبکرؒ کو اضجاع سے لوٹاؤ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک پر الْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ ثلثہ ... بالسکتہ میں سے ہر ایک کے ساتھ ذِی الطَّوْلِ میں وہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے۔ ابن ذکوانؒ کو ہر وجہ میں حا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ہشامؒ کو وَقِیْلَ کے اشمام سے ابن ذکوانؒ کی طرح مگر حا کے فتح سے پڑھ کر کسائیؒ کو قالونؒ کے بے صلہ کے مانند حا کے امالہ سے پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۶۸ وجوہ کہتے ہیں۔ [اصل مسودہ میں اسی طرح ہے مگر حضرت اقدس رحمہ اللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

ہے رک، بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا۔ فَاَخَذْتُهُمْ میں غیر مکیؒ و حفصؒ ادغام کرتے ہیں۔

حَقَّتْ كَلِمَتُ کو مدنیؒ اور شامیؒ میم کے بعد الف جمع کے اثبات سے كَلِمٰتُ اور باقی الف کے بغیر (بافراد) پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں تا بشکل ھا اور بعض میں تاء دراز مرسوم تھی۔ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ میں ترقیق اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ صَلَحَ میں تغلیظ اور وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ کی قرآءت ثلٰثہ جلی ہیں۔ السَّيِّاٰتِ میں وقفاً حمزہؒ باء مفتوحہ سے ابدال

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی توجہ اس جانب مبذول نہ ہو سکی کہ ذِي الطَّوْلِ مد عارض نہیں بلکہ مد لین عارض ہے جس میں تساوی کے علاوہ یہ بھی درست ہے کہ اس کو مد عارض سے کم رکھا جائے اس لئے بنظر تحقیق اِس مقام کی تفصیل یوں موزوں ہے ”وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ سے ذِي الطَّوْلِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چورانوے[۱۹۴] ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ و حفصؒ باسٹھ[۶۲] ورشؒ مع بصریؒ چوالیس[۴۴] (بسم اللہ پر ۳۱۔ ترک پر ۱۳) ابو بکرؒ اکتیس[۳۱]۔ ابن ذکوانؒ مع حمزہؒ تیرہ[۱۳] ہشامؒ تیرہ[۱۳]۔ اور کسائیؒ اکتیس[۳۱]۔ اور ترتیب قراءت یہ ہے ۱۔۱۲ قالونؒ کے لئے مقطع اول پر الْعٰلَمِيْنَ کا طول اور الرَّحِيْمِ میں طول و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ذِي الطَّوْلِ میں وجوہ اربعہ ۱۳۔۲۱ الْعٰلَمِيْنَ کا توسط اور الرَّحِيْمِ میں توسط و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ذِي الطَّوْلِ میں توسط و قصر و روم ۲۲۔۲۷ الْعٰلَمِيْنَ کا قصر اور الرَّحِيْمِ میں قصر و روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ۔۔۔۔ ذِي الطَّوْلِ میں قصر بالسکون و قصر بالروم ۲۸۔۳۱ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ پھر بے صلہ کے ساتھ اسی طرح اکتیس[۳۱] وجوہ پڑھو۔ حفصؒ مندرج۔۔ ہو گئے۔ ــــ ورشؒ کو ہر وجہ میں حا کی تقلیل سے اور ابو بکرؒ کو اضجاع سے لوٹاؤ ۱۔۹ ورشؒ کے لئے ترک پر الْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلٰثہ بالسکتہ میں سے طول پر ذِي الطَّوْلِ میں وجوہ اربعہ۔ توسط پر توسط و قصر و روم اور قصر پر قصر و روم ۱۰۔۱۳ اور وصل پر

وجوہ اربعہ پڑھو۔ الخ (آگے حسب اصل بتفصیل مذکور)“ ۱۲ طا

کرتے ہیں۔ (المال) حٰمٓ[1] میں ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ
ورشؒ و بصریؒ تقلیل اور النّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ (تنبیہ) رَحۡمَتَہٗ میں تا نہیں، ھاءِ کنایہ ہے اِس کا امالہ
نہیں ہوتا۔ ع ۱

اِذۡ تُّدۡعَوۡنَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ تُؤۡمِنُوۡا
میں ابدال جلی ہے۔ وَیُنَزِّلُ کو مکیؒ و بصریؒ نون کے اسکان اور زا کی تخفیف سے
وَیُنۡزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَیُنَزِّلُ
لَکُمۡ۔ الۡکٰفِرُوۡنَ[1] اور لِیُنۡذِرَ میں ترقیق بیّن ہے (ک) الدَّرَجٰتِ[1]
ذُوالۡعَرۡشِ۔ التَّلَاقِ ۓ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وصلًا اور مکیؒ حالین میں
اثبات یا کرتے ہیں۔ قالونؒ کے لئے اثبات خلاف طریقہ اور ضعیف ہے۔ شَیۡءٌ
اور لِشَیۡءٍ میں طول و توسط اور وقفًا ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام ظاہر ہیں (جلد ا ص ۲۸۲)
(تنبیہ) مقدم الذکر میں سکون و روم کے علاوہ اشمام بھی درست ہے۔
وَالَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ کو مدنیؒ و ہشامؒ تاءِ خطاب سے تَدۡعُوۡنَ اور باقی یاءِ
غیب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے یہی ابن ذکوانؒ کے لئے ماخوذ[1] ہے۔ (ک)

[1] جمہور اہل ادا اخفشؒ و صوریؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں۔ تیسیر و شاطبیہ وغیرہ میں اسی طرح ہے۔ اور یہی محمد بن المعلیٰؒ اور اسحٰق بن داؤدؒ کی ابن ذکوانؒ سے روایت ہے ...... الشریف ابو الفضل عباسیؒ بجمیع طرق اخفشؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ یہی صیدلانیؒ اور سلامہ بن ہارونؒ کی اخفشؒ سے اور مطوعیؒ کی صوریؒ سے پانچوں طرق میں روایت ہے۔ نیز تغلبیؒ اور عبد الرزاقؒ۔ اور احمد بن انسؒ۔ اور محمد بن اسماعیل ترمذیؒ۔ اور حسین بن اسحاقؒ اور ابن خرزادؒ اور اسکندرانیؒ نے ابن ذکوانؒ سے اس کو نقل کیا ہے۔ مبہج میں اخفشؒ سے اور کامل میں داجونیؒ سے اور دانیؒ کے یہاں صوریؒ سے یہی منقول ہے۔ ولیدؒ اور بکارؒ

نے اس کو امام ابن عامرؒ سے روایت کیا ہے۔ ۱۲

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ (المال)، لَا یَخْفٰی اور تُجْزٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل

اور اَلْقَھَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ)

لَدَی باجماع ناقلین امالہ سے مستثنیٰ ہے۔ ع ۲

جلد ۱ ص ۲۱۹

یَسِیْرُوْا۔ سٰحِرٌ اور یُّظْهِرَ میں ترقیق جلی ہے۔

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّۃً کو شامیؒ ضمیر غائب کے بجائے ضمیر خطاب سے

اَشَدَّ مِنْکُمْ اور باقی ھاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں کاف

خطاب اور باقی مصاحف میں ھاء کنایہ مرسوم تھی۔ مِنْ وَّاقٍ پر مکیؒ یا سے

وقف کرتے ہیں۔ تَّاْتِیْھِمْ اور لَّا یُؤْمِنُ میں ابدال بیّن ہے۔ رُسُلُھُمْ

کو بصریؒ سین کے سکون سے رُسْلُھُمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔......

نِسَآءَھُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف

جائز نہیں۔ ذَرُوْنِیٓ اَقْتُلْ کی یا کو مکیؒ اور اِنِّیٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ

مفتوح پڑھتے ہیں۔

اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ کو غیر کوفیؒ ہمزہ

کے بغیر یعنی اَوْ کے بجائے واو عاطفہ مفتوحہ سے اور کوفیؒ ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور واو

ساکنہ سے۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فعل کو یا وھا کے فتح سے (لازم)

اور اسم اخیر کو (بربناء فاعلیت) دال کے رفع سے اور باقی فعل کو یا کے ضمہ اور

ھا کے کسرہ سے (متعدی) اور اسم کو (بربناء مفعولیت) دال کے نصب سے پڑھتے ہیں

نتیجہ چار قراءتیں ہیں۔ ۱۔ مکیؒ وشامیؒ ہمزہ کے بغیر واو عاطفہ وفعل لازم اور

دال کے رفع سے وَاَنْ یَّظْهَرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ

۲ ابوبکرؒ وحمزہؒ وکسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے اثبات سے اَوْ اَنْ یُّظْھِرَ
فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۳ مدنیؒ وبصریؒ ہمزہ کے بغیر واو عاطفہ فعل
متعدی اور دال کے نصب سے وَاَنْ یُّظْھِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ
۴ حفصؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصحف کوفہ میں اَوْ اور باقی
مصاحف میں صرف واو مرسوم تھا۔ عُذْتُ میں بصریؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
(الممال) مُوْسٰی ہر سہ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔
جَآءَھُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اَلْکٰفِرِیْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور
ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴ ۸
(ک) وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ میں ابدال بیّن ہے۔ وَقَدْ جَآءَکُمْ
اور وَلَقَدْ جَآءَکُمْ میں بصریؒ، ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک)
وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا میں مجزوم ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے۔ فِی الْاَرْضِ
میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ بَاْسِ اور دَاْبِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ جَآءَنَا میں
وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال وحذف جائز نہیں۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ
ہر دو میں حرمیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں (ک) یُرِیْدُ ظُلْمًا۔ التَّنَادِ
میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ قالونؒ
کے لئے اثبات خلاف طریقہ اور ضعیف ہے (جلد ا ص ۲۸۲)۔ مِنْ ھَادٍ پر مکیؒ یا سے وقف کرتے
ہیں۔ (ک) ھَلَكَ قُلْتُمْ۔ سُلْطٰنٍ اَتٰىھُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں
عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ کو بصریؒ اور ابن ذکوانؒ باءِ موحدہ
کی تنوین سے قَلْبٍ مُّتَکَبِّرٍ اور باقی تنوین کے بغیر باضافت پڑھتے

ہمارے طرق سے ابن ذکوانؒ کے لئے تنوین اور ہشامؒ کے لئے بغیر تنوین ماخوذ ہے[1]
لَعَلِّيٓ اَبۡلُغُ میں غیر کوفیؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔
فَاَطَّلِعَ کو غیر حفصؒ عین کے رفع سے فَاَطَّلِعُ اور حفصؒ نصب
سے پڑھتے ہیں۔(ک) زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ
وَصُدَّ کو غیر کوفیؒ صاد کے فتح سے وَصَدَّ (معروف) اور کوفیؒ
ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں (الممال) جَآءَكُمۡ ہرسہ اور جَآءَنَا میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ اَرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰىهُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ جَبَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور......
ع ۴ ۹ مُوسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع
اِتَّبِعُوۡنِ يٰٓاَهۡلِ کُمۡ میں قالونؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات
یا کرتے ہیں۔ اَلۡاٰخِرَةِ۔ فِی الۡاٰخِرَةِ۔ اور بَصِيۡرٌۢ میں ترقیق وغیرہ۔ وَهُوَ میں
سکون ھا۔ مُؤۡمِنٌ اور تَاۡتِيۡکُمۡ میں ابدال جلی ہے۔
يَدۡخُلُوۡنَ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے..
يُدۡخَلُوۡنَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے
ہیں۔(ک) وَيٰقَوۡمِ مَا لِيٓ۔ مَا لِيٓ اَدۡعُوۡكُمۡ میں حرمیؒ وبصریؒ اور ہشامؒ یا کو
مفتوح پڑھتے ہیں۔ وَاَنَا اَدۡعُوۡكُمۡ کو مدنیؒ اثبات الف سے اور باقی وصلاً
بحذف الف پڑھتے ہیں۔(ک) الۡغَفَّارُ لَا جَرَمَ اور اَقُوۡلُ لَكُمۡ

---

[1] داجونیؒ اپنے شیوخ کے ذریعہ سے ہشامؒ سے اور اخفشؒ ابن ذکوانؒ سے بالتنوین۔صوریؒ
ابن ذکوانؒ سے اور حلوانیؒ ہشامؒ سے تنوین کے بغیر روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

اَمْرِيْٓ اِلَى میں مدنیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اُدْخِلُوْٓا کو مکیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابو بکرؒ ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے جو درج کلام میں ساقط ہو جائیگا اور خا کے ضمہ سے اُدْخُلُوْٓا (اور وصلاً السَّاعَةُ ادْخُلُوْٓا) (امر از ثلاثی بردئے اٰل فرعون) اور باقی ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور خا کے کسرہ سے پڑھتے ہیں (یہ امر از مزید بروئے خزنہ جہنم ہے) (تنبیہ) اٰل قراءتِ وصل پر منادی ہونے کی وجہ سے اور قراءتِ قطع پر بوجہ مفعولیت منصوب ہے۔ (ک) قَدْ حَكَمَ بَيْنَ اور فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ اور لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ۔ رُسُلُكُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُكُمْ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) الدُّنْيَا ہر دو اور اُنْثٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْقَرَارِ میں بصریؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و حمزہؒ تقلیل۔ فَلَا يُجْزٰٓى۔ فَوَقٰهُ اور بَلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ پانچوں۔ الْغَفَّارِ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۰

(ک) لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

لَا يَنْفَعُ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ تاء تانیث سے لَا تَنْفَعُ اور باقی یاء تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ مَعْذِرَتُهُمْ۔ كِبْرٌ۔ وَالْبَصِيْرُ اور يَسْتَكْبِرُوْنَ میں ترقیق۔ الْاَلْبَابِ اور وَالْاِبْكَارِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ وَاسْتَغْفِرْ

لَذَنْبِكَ میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اِنَّهُ هُوَ۔ اور
الْبَصِيرُ لَخَلْقُ۔ وَلَا الْمُسِيٓءُ میں وقفاً ہشام وحمزہ نقل وادغام کرتے ہیں
دونوں کے ساتھ سکون واشمام اور روم جائز ہیں۔
مَا تَتَذَكَّرُونَ کو غیر کوفی یاء غیب سے يَتَذَكَّرُونَ اور
کوفی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُونَ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) وَقَالَ
رَبُّكُمُ۔ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ کی یا کو مکی مفتوح پڑھتے ہیں۔
سَيُدْخَلُونَ کو مکی اور ابوبکر[1] یا کے ضمہ اور خا کے فتح سے۔
سَيُدْخُلُونَ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور خا کے ضمہ سے (معروف)
پڑھتے ہیں (الممال) الدُّنيا اور مُوسیٰ (الْهُدٰی) وقفاً میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
اور بصری تقلیل۔ الدَّارِ اور وَالْاِبْكَارِ میں بصری ودوری امالہ اور ورش
تقلیل۔ الْهُدٰی۔ هُدًی وقفاً اَتٰهُمْ اور الْاَعْلٰی میں حمزہ وکسائی امالہ
ورش بخلاف تقلیل۔ وَذِكْرٰی میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل اور
النَّاسِ ہر سہ میں دوری امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۱ ع ۶
(ک) جَعَلَ لَكُمُ ہر دو۔ اور الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا۔ مُبْصِرًا میں
ترقیق بین ہے۔ (ک) خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ میں طول وتوسط اور وقفاً نقل
وادغام۔ تُؤْفَكُونَ اور يُؤْفَكُ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) وَرَزَقَكُمْ
اور مِنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمْ اور خَلَقَكُمْ

---

[1] ابوبکر کے لئے جمہور اہل ادا یحییٰ سے یا کا ضمہ اور خا کا فتح روایت کرتے ہیں اور تیسیر و شاطبیہ سے بلا خلاف یہی ماخوذ ہے۔ سبط الخیاط نے بطریق صریفینی یحییٰ سے حفص کے مانند یا کا فتح اور خا کا ضمہ روایت کیا ہے اور علیمی سے اکثر اہل عراق یہی روایت کرتے ہیں۔ ۱۲

شُیُوخًا کو مکی۔ ابن ذکوان۔ ابو بکر۔ حمزہ اور کسائی شین کے کسرہ سے
شِیُوخًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) یَقُولُ لَهٗ۔ کُنْ فَیَکُوْنُ
کو شامی نون کے نصب سے فَیَکُوْنَ اور باقی رفع سے پڑھتے ہیں (الممال) النَّاسِ ہر
دو میں دوری۔ فَاَنّٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل۔ جَآءَنِیَ
میں ابن ذکوان و حمزہ۔ یُتَوَفّٰی۔ مُسَمًّی وقفاً اور قَضٰی میں حمزہ و کسائی امالہ
اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۶ ۱۲

رُسُلَنَا کو بصری سین کے سکون سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے
ہیں۔ قِیْلَ میں ہشام و کسائی اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِیْلَ لَهُمْ۔ شَیْءًا
میں طول و توسط اور وقفاً حمزہ کے لئے نقل وادغام۔ فَبِئْسَ اور یَاْتِیَ میں ابدال
جلی ہے۔ جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ میں قالون و بزی اور بصری ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط
سے بقصر و مد۔ ورش و قنبل ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال
سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ وَخَسِرَ میں ترقیق ظاہر ہے۔ (الممال) اَنّٰی میں حمزہ و
کسائی امالہ ورش بخلاف اور دوری تقلیل۔ النَّارِ اور الْکٰفِرِیْنَ میں بصری و
دوری امالہ ورش تقلیل۔ مَثْوَی (الْمُتَکَبِّرِیْنَ) وقفاً میں حمزہ و کسائی امالہ
ورش بخلاف تقلیل۔ اور جَآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۸ ۱۳

(ک) جَعَلَ لَکُمْ۔ تَاْکُلُوْنَ میں ابدال۔ تُنْکِرُوْنَ۔ یَسِیْرُوْا۔
وَخَسِرَ اور الْکٰفِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ رُسُلُهُمْ کو بصری سین
کے اسکان سے رُسْلُهُمْ۔ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں (ک) یَسْتَهْزِءُوْنَ
میں وقفاً حمزہ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو

حذف کرتے ہیں مد بدل بیّن ہے۔ بَاْسَنَا ہر دو میں سوسیؓ ابدال کرتے ہیں۔ وقفاً
حمزہؒ بھی شریک ہیں (الممال) فَمَآ اَغْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل
جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۹ ۱۴
اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی آٹھ ہیں ۱ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ
۲ اور اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ میں مکیؒ ۳-۵ اِنِّيْٓ اَخَافُ ہر سہ میں حرمیؒ
وبصریؒ ۶ لَعَلِّيْٓ میں غیر کوفیؒ ۷ مَالِيْٓ اَدْعُوْكُمْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ اور
ہشامؒ ۸ اور اَمْرِيْٓ اِلَى میں مدنیؒ و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ
تین ہیں۔ ۱ التَّلَاقِ ۲ اور التَّنَادِ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ
ومکیؒ ۳ اور اتَّبِعُوْنِ میں قالونؒ و بصریؒ اور مکیؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام
کبیر تینتیس ہیں (از ہر دو اقسام ۱۵۔ ۱۵۔ ۱۵) اور صغیر سات ہیں (المرسوم) لَدَى
اکثر مصاحف میں بالیا۔ النَّجٰوةِ کا الف بصورت واو۔ الضُّعَفٰٓؤُا اور ۔۔۔
دُعٰٓؤُا کا ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ ۔۔۔۔
مرسوم ہے۔

سُوْرَةُ فُصِّلَتْ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری وشامی باون ۵۲۔ حجازی ترپن ۵۳ اور کوفی چون ۵۴ ہیں
دو جگہ اختلاف ہے ۱ حٰمٓ پر کوفی ۲ اور عَادٍ وَّثَمُوْدَ پر حجازی وکوفی
آیت ہے۔

وَخَسِرَ سے الرَّحِيْمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھ ۱۰۶ ہیں۔ قالونؒ مع

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے الْكٰفِرُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر ہیں سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

مکیؒ و حفصؒ بائیس ۲۲۔ ابو بکرؒ مع کسائیؒ بائیس ۲۲۔ بصریؒ دنس۔ ہشامؒ دنس۔ ابن ذکوانؒ مع حمزہؒ دنس۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُرۡءَانًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ بَشِيۡرًا۔ وَّنَذِيۡرًا۔ وَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ۔ بِالۡاٰخِرَةِ۔ كٰفِرُوۡنَ اور غَيۡرُ میں ترقیق۔ لَايُؤۡتُوۡنَ میں ابدال جلی ہیں۔ (المحال) حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل اَذٰنّا میں کسائیؒ کے دوریؒ (ذال کا) اور يُوۡحٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۵

اَئِنَّكُمۡ میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ تسہیل۔ اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) مفتوحہ مکسورہ میں سے یہی ایک جگہ ہے جہاں ہشامؒ نے ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کی ہے اور تیسیر میں صرف تسہیل درج ہے۔ تحقیق شاطبیؒ نے بیان کی ہے۔ جو زیاداتِ قصیدہ سے ہے۔ دونوں صحیح ہیں مگر تسہیل اداءً مقدم ہے کیونکہ وہ جمہور کا مذہب ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہر ایک پر الرَّحِيۡم میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيۡم میں وہ ہی وجہ اور روم۔ اور بم ۱۹-۲۲ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ و حفصؒ مندرج ہو گئے۔ ابو بکرؒ کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ درج ہو گئے۔ بم ۱-۶ بصریؒ کے لئے الۡكٰفِرُوۡنَ میں سکتہ کی وجوہ ثلثہ پر الرَّحِيۡم میں وہ ہی وجہ اور روم اور بم ۱-۱۰ وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ہشامؒ کو فتح سے اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۲۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۱۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۲۵۶ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

اور دونوں حالات میں ادخال لازم ہے (کیونکہ یہ اُن مواضع سبعہ میں سے ساتواں موقع ہے جنمیں ہشامؒ کے لئے طرق تیسیر کا ادخال پر اجماع ہے)۔ ہمزہ ثانیہ بصورت یا مرسوم ہے۔ لِلسَّآئِلِيْنَ اور طَآئِعِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ وَهِيَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ (ک) فَقَالَ لَهَا۔ وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا میں ابدال سَمَآءٍ اَمْرَهَا میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ تَقْدِيْرُ۔ كَفَرُوْنَ اور الْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ ظاہر ہیں۔

اِذْ جَآءَتْهُمُ میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔

نَحِسَاتٍ کو حرمیؒ و بصریؒ تخفیفاً حا کے اسکان سے نَحْسَاتٍ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں (المال) اسْتَوٰى۔ فَقَضٰهُنَّ۔ وَاَوْحٰى۔ اَخْزٰى۔ الْعَمٰى اور الْهُدٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَتْهُمُ اور شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اور قُوَّةً ہر دو میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) نَحِسَاتٍ میں ہمارے طرق سے ابوالحارثؒ کے لئے صرف فتح ماخوذ ہے[1] ع

ع ۲ / ۱۶

يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ میں مدنیؒ فعل کو نون عظمت مفتوحہ اور شین کے ضمہ سے (متکلم معلوم)، اور اسم کو ہمزہ کے نصب سے نَحْشُرُ

---

[1] بعض اہل ادا نے ابوالحارثؒ کے لئے نَحِسَاتٍ میں امالہ بیان کیا ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں کہ وہ یہ وہم ہے"۔ شاطبیؒ کہتے ہیں وہ متروک ہے"۔ مگر جعبریؒ اس کی تصحیح کرتے ہیں محققؒ کہتے ہیں وہ خواہ وہم و غلط ہو یا صحیح، تیسیر و نشر کے طرق سے نہیں ہے"۔ ۱۲

اَعۡدَآءَ ۔ اور باقی فعل کو یاءِ غیب مضمومہ اور شین کے فتح سے (غائب مجہول)
اور اسم کو ہمزہ کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی
ہے۔ (ک) اَنۡطَقَ كُلَّ شَیۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وَهُوَ
میں سکون ھا بیّن ہے (ک) خَلَقَكُمۡ ۔ تَسۡتَتِرُوۡنَ ۔ كَثِیۡرًا اور یَّصۡبِرُوۡا
میں ترقیق۔ عَلَیۡهِمُ الۡقَوۡلُ کی قرآت ثلثہ اور وَالۡاِنۡسِ میں نقل و سکتہ ظاہر
ہیں۔ (الممال) النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءُوۡهَا میں ابن
ذکوانؒ و حمزہؒ۔ اَرۡدٰىكُمۡ اور مَثۡوًى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ ۳ ع
بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱۷

الۡقُرۡاٰنِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ جَزَآءُ اَعۡدَآءِ میں حرمیؒ و بصریؒ
ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) النَّارُ لَهُمۡ اور الۡخُلۡدِ جَزَآءً
اَرِنَا کو مکیؒ اور سوسیؒ حسب قاعدہ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ بطور خاص را کے
اسکان سے اَرۡنَا دوریؒ اختلاس کسرہ سے اور باقی کسرہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔
الَّذَیۡنِ کو مکیؒ نون مشددہ سے الَّذَیۡنِّ اور باقی نون مُخففہ سے
پڑھتے ہیں۔ جمہور کے نزدیک مکیؒ کے لئے وجوہ ثلثہ جائز اور قصر مُختار ہے۔ علامہ
دانیؒ اشباع کو اولیٰ کہتے ہیں۔ یہی ہمارا معمول ہے۔ الۡاَسۡفَلِیۡنَ میں نقل
و سکتہ۔ عَلَیۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ کی قرآت ثلثہ۔ وَاَبۡشِرُوۡا اور الۡاٰخِرَةِ
میں ترقیق ظاہر ہے۔ (ک) تُوۡعَدُوۡنَ نَحۡنُ۔ الۡاٰخِرَةِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔
(ک) تَدَّعُوۡنَ نُزُلًا (الممال) الدُّنۡیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف ۴ ع
اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ الۡاٰخِرَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۸

وَلَا السَّیِّئَۃُ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (ک) الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ اور اِنَّہٗ ھُوَ اور وَالْقَمَرُ لَا۔ لَا یَسْـَٔمُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔

یُلْحِدُوْنَ کو حمزہؒ یا اور حا دونوں کے فتح سے یَلْحَدُوْنَ (از ثلاثی) اور باقی یا کے ضمہ اور حا کے کسرہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ سخیؒ اور مَغْفِرَۃٍ میں ترقیق۔ یَاْتِیْ۔ لَا یَاْتِیْہِ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال بیّن ہے۔ شِئْتُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (ک) بِالذِّکْرِ لَمَّا۔ جَآءَھُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف جائز نہیں (ک) مَا یُقَالُ لَکَ۔ قِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیْلَ لِلرُّسُلِ۔ عِقَابٍ اَلِیْمٍ اور فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ قُرْءٰنًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ ءَ اَعْجَمِیٌّ کو ہشامؒ خبر یعنی ایک ہمزہ سے اَعْجَمِیٌّ اور باقی استفہام یعنی ہمزتین سے پڑھتے ہیں۔ قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ و مکیؒ اور نیز ابن ذکوانؒ و حفصؒ صرف تسہیل اور ورشؒ بوجہ ثانی اس کا ابدال بمد لازم کرتے ہیں ابن ذکوانؒ کے لئے ادخال ہمارے طرق سے نہیں ہے بلکہ علامہ دانیؒ نے اس کی تردید کی ہے۔ وَشِفَآءٌ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ وَھُوَ میں اسکان ھا۔ اور عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ (الممال) السَّیِّئَۃُ اور الْقِیٰمَۃِ میں کسائیؒ وقفاً۔ یُلَقّٰھَا ہر دو۔ یُلَقّٰی۔ ھُدًی وقفاً اور عَمًی وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل

وَالنَّهَارِ اور النَّارِ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل۔ تَرَى (الْاَرْضَ) میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل۔ اَحْيَاهَا میں کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ الْمَوْتٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ جَآءَهُمْ میں ابن ذکوان وحمزہ اور اٰذَانِهِمْ میں کسائی کے دوری (ذال کا) امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) دعا واوی ہے اس میں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع

ع ۵ ۱۹

(ک) فَاخْتُلِفَ فِيْهِ۔ بِظَلَّامٍ میں تغلیظ بیّن ہے۔

ثَمَرٰتٍ کو مکی۔ بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی الف کے بغیر ثَمَرَتٍ (بتوحید) اور باقی را کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ شُرَكَآءِيْ قَالُوْا کی یا کو مکی مفتوح پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔ (ک) مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ رَبِّيْٓ اِنَّ کی یا کو قالون بخلاف اور ورش وبصری مفتوح پڑھتے ہیں۔

وَنَا کو ابن ذکوان الف کو مقدم اور ہمزہ کو مؤخر کرکے یعنی نون کے بعد الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بمدواجب وَنَآءَ اور باقی ہمزہ کو الف سے مقدم کرکے پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔ رسم بالف ہے۔ اَرَاَيْتُمْ میں مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورش اس کے ابدال سے بمد لازم۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) يَتَبَيَّنَ لَهُمْ۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہ کا مذہب جلی ہے۔ (الممال) مُوْسَى (الْكِتٰبَ) وقفاً۔ اُنْثٰى اور لَلْحُسْنٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ السَّاعَةِ میں کسائی وقفاً بخلاف۔ وَنَا میں خلف وکسائی نون اور ہمزہ دونوں کا۔

جزو ہشت و پنجم

اور خلادؒ صرف ہمزہ کا امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ہمارے طرق سے وَنَا میں سوسیؒ کے لئے صرف فتح ماخوذ ہے اور ابو بکرؒ نے یہاں امالہ نہیں کیا۔ع جلد ۱ ص ۲۲۵

ع ۶ ۱

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ شُرَکَاءِیَ قَالُوْا میں مکیؒ ۲ اور رَبِّیۡ اِنَّ میں قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر سولہ ہیں (از ہر قسم ۸ - ۸) اور صغیر ایک ہے۔

(المرسوم) صرف اس سورۃ میں (اکثر مصاحف میں) فَقَضٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ میں واو کے بعد الف جمع مرسوم تھا۔

سُورہ شوریٰ

مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ قُلۡ لَّاۤ اَسۡئَلُکُمۡ سے چار آیتوں ۲۳ تا ۲۶ کو مدنیہ کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں حجازی۔ بصری اور دمشقی پچاس ۵۰ حمصی اکیاون ۵۱ اور کوفی تریپن ۵۳ ہیں۔ چار جگہ اختلاف ہے ۱ حٰمٓ ۲ اور عٓسٓقٓ پر کوفی ۳ اور کَالۡاَعۡلَامِ پر حمصی وکوفی آیت ہے ۴ اور بقول ایوبؒ بعض اہل بصرہ نے وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ۱ (اول) پر آیت روایت نہیں کی ان کے نزدیک تعداد انچاس ۴۹ ہو جائے گی۔

۱ یہ عجب لطیفہ ہے کہ علامہ بناءؒ کہتے ہیں "حٰمٓ - وعٓسٓقٓ - کَالۡاَعۡلَامِ کُوۡفِیٌّ وَحِمۡصِیٌّ فِیۡ اِتِّفَاقٍ" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمصی تینوں جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ حیرت ہے کہ پھر ان کے لئے تعداد ۵۱ کیسے ہو سکتی ہے۔ نیز علامہ موصوف کہتے ہیں "بقول ایوبؒ بعض اہل بصرہ نے عَنۡ کَثِیۡرٍ اول سے کَالۡاَعۡلَامِ کو بدلا ہے" اگر یہ صحیح ہو تو بعض اہل بصرہ کے لئے تعداد ۴۹ کیسے ہو گئی۔ اور سیدؒ کہتے ہیں کہ "حٰمٓ (باقی بر صفحہ آئندہ)

ع یعنی عَنۡ کَثِیۡرٍ کو متروک اور کَالۡاَعۡلَامِ کو معدود کہا ہے تو تعداد ۵۰ ہی رہنی چاہیے۔ ۱۲ ط

اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ سے اَلۡحَکِیۡمُ تک وجوہ صحیحہ ایک ہزار سات سو چھپن ۱۷۵۶ ہیں۔[1]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پر کوفی اور عٓسٓقٓ پر کوفی و حمصی آیت ہے" اگر یہ درست ہے تو کَالۡاَعۡلَامِ پر حمصی آیت نہیں ہوسکتی ورنہ تعداد ۵۲ ہو جائے گی۔ [سیدؒ ہی کا قول قرین قیاس ہے پس عَنۡ کَثِیۡرٍ بالاجماع معدود ہے اور اس طرح کل اجماعی آیات حسب عدد بصری، حجازی و دمشقی پچاس ۵۰ ہیں اور تین ۳ جگہ اختلاف ہے جس کی تفصیل حسب بیان سیدؒ یوں ہو گی۔ حٰمٓ اور کَالۡاَعۡلَامِ دونوں پر صرف کوفی اور عٓسٓقٓ پر کوفی و حمصی آیت ہے۔ اِن تین اختلافی مقامات میں سے حمصی ایک جگہ اور کوفی تینوں جگہ آیت گنتے ہیں۔ط] ۱۲

[1] ۱۔۵۴ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر کے ساتھ مُحِیۡطٌ کا طول۔ توسط اور قصر بالسکون اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر عٓیٓنٓ میں طول و توسط اور ان دونوں پر الۡحَکِیۡمُ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم ۵۵-۱۰۸ مُحِیۡطٌ کے اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پر اسی طرح چوّن ۵۴ وجوہ ۱۰۹-۱۲۶ مُحِیۡطٌ کے روم پر الرَّحِیۡمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر عٓیٓنٓ میں طول و توسط اور ان دونوں پر الۡحَکِیۡمُ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم ۔۔۔ ۱۲۷-۱۶۸ الرَّحِیۡمِ کے روم و صل اور وصل کل پر عٓیٓنٓ کا طول و توسط اور ان دونوں پر الۡحَکِیۡمُ میں وجوہ سبعہ پڑھو۔ اور مکّیؒ کو ہر وجہ میں یُوۡحِیۡۤ بفتح سے لوٹاؤ ۱-۱۸ بصریؒ کے لئے مُحِیۡطٌ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر عٓیٓنٓ میں طول و توسط اور ان دونوں پر الۡحَکِیۡمُ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہی وجہ اور روم ۱۹-۳۶ مُحِیۡطٌ کے اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پر اسی طرح اٹھارہ ۱۸ وجوہ ۳۷-۶۴ مُحِیۡطٌ کے روم پھر وصل پر عٓیٓنٓ کا طول و توسط اور ان دونوں پر الۡحَکِیۡمُ میں وجوہ سبعہ پڑھ کر منفصل کے مد کے ساتھ قالونؒ کے لئے اسی طرح ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸ اور دوریؒ کے لئے چونسٹھ ۶۴ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے شَیۡءٍ کے طول و توسط میں سے ہر ایک کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۶۸ اور ترک پر دوریؒ کی طرح ۶۴ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے شَیۡءٍ کے سکتہ اور مُحِیۡطٌ کے وصل پر عٓیٓنٓ میں طول و توسط اور انمیں سے ہر ایک پر الۡحَکِیۡمُ کی وجوہ سبعہ پڑھ کر خلادؒ کے لئے عدم سکتہ پر بھی ۱۴ وجوہ پڑھو۔ ہشامؒ کے لئے دوریؒ کے مد کے مانند چونسٹھ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ کے لئے بسم اللہ سے قالونؒ کے مانند ۱۶۸ ۔۔۔۔۔ پڑھ کر ابو بکرؒ کو اسی طرح پڑھو۔ اور ہر وجہ میں حفصؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ (باقی بر صفحہ آیندہ)

قالونؒ تین سو چھتیس ۳۳۶۔ مکیؒ ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸۔ بصریؒ چونسٹھ ۶۴۔ دوریؒ چونسٹھ ۶۴
ورشؒ چار سو چونسٹھ ۴۶۴ (بسم اللہ پر ۳۳۶ ترک پر ۱۲۸) حمزہؒ چودہ ۱۴۔ خلادؒ
چودہ ۱۴۔ ہشامؒ چونسٹھ ۶۴۔ ابن ذکوانؒ چونسٹھ ۶۴۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ ایک سو
اڑسٹھ ۱۶۸۔ ایک سو اڑسٹھ ۱۶۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُوحِيٓ إِلَيْكَ کو مکیؒ حا کے فتح اور الف (منقلبہ از یا) سے
يُوحَى (مجہول) اور باقی حا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے (معروف) پڑھتے
ہیں۔ **الْأَرْضِ** ہر دو میں نقل و سکتہ اور **وَهُوَ** ہر سہ میں سکون ھا جلی ہے
تَكَادُ کو مدنیؒ اور کسائیؒ یاءِ تذکیر سے **يَكَادُ** اور باقی تاءِ تانیث
سے پڑھتے ہیں۔
يَتَفَطَّرْنَ کو بصریؒ اور ابوبکرؒ یا کے بعد نون ساکنہ اور فا کے
بعد طاءِ مُخَفَّفہ مکسورہ سے **يَنْفَطِرْنَ** اور باقی نون کے بجائے تاءِ
فوقانیہ مفتوحہ اور طاءِ مشددہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ **وَيَسْتَغْفِرُونَ**
لِتُنْذِرَ اور **وَتُنْذِرَ** میں ترقیق جلی ہے (ک) **إِنَّ اللّٰهَ هُوَ**۔ **عَلَيْهِمْ**
ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔ **قُرْءَانًا** میں مکیؒ نقل کرتے ہیں
أَوْلِيَآءَ میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلثہ ظاہر ہیں۔ روم و تسہیل جائز نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بعض اہل اداء عَیْنٌ میں قصر بھی جائز کہتے ہیں۔ ان کے
نزدیک ۸۷۸ وجوہ اور بڑھ جائیں گی۔ مگر قصر ہمارے شیوخ کا معمول نہیں ہے
اہل ضرب یہاں اَلرَّاكِهِمْ سے اَلْحَكِيْمُ تک ۸۴۰۰ وجوہ کہتے ہیں۔ یعنی
قرآن کی کل آیات سے بھی زیادہ ۔۔ ۱۲

رک، فَاللّٰهُ هُوَ ۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے (الممال)
حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل
الْقُرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ
و حمزہؒ اور الْمَوْتٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل
کرتے ہیں ۔ ع ع ۲

شَيْءٍ ہر دو اور شَيْءٌ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور
وقفاً نقل و ادغام جلی ہیں ۔ (تنبیہ) مؤخر الذکر میں سکون و روم کے علاوہ
اشمام بھی صحیح ہے ۔ فَاطِرُ میں ترقیق اور وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل و سکتہ جلی
ہیں ۔ (ک) جَعَلَ لَكُمْ ۔ وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا بیّن ہے ۔ (ک) الْبَصِيْرُ
لَهٗ ۔ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور
باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں ۔ اَهْوَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ
مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال و حذف صحیح نہیں ۔ وَعَلَيْهِمْ
میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے (ک) الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ
میں ابدال اور يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں ۔ (الممال) وَصّٰى اور
مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ وَمُوْسٰى
اور وَعِيْسٰٓى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ اور ......
جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۳

الْاٰخِرَةِ ہر دو ۔ يُبَشِّرُ ۔ وَالْكٰفِرُوْنَ اور خَبِيْرٌ میں ترقیق
نُؤْتِهٖ اور لَمْ يَأْذَنْ میں ابدال جلی ہے ۔ نُؤْتِهٖ کو بصریؒ ۔ ابوبکرؒ اور

حمزہؒ ھا کے اسکان سے نُؤْتِہْ ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ کسرۂ محض سے نُؤْتِہٖ
ہشامؒ بوجہ ثانی اور باقی کسرہ کے صلہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَلْفَصْلُ لَقُضِيَ۔
عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور وَھُوَ پانچوں میں سکون ھا بیّن
ہے۔ (ک) وَھُوَ وَاقِعٌ
یَبْشُرُ اللّٰہُ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء تحتانیہ کے فتح۔
باء موحدہ کے اسکان اور شین مخففہ مضمومہ سے یَبْشُرُ اللّٰہُ اور باقی
یاء تحتانیہ کے ضمہ باء موحدہ کے فتح اور شین مشددہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔
(تنبیہ) ۱ فَاِنْ یَّشَاِ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ ۲ وصلاً اجتماع ساکنین کی
وجہ سے ہمزہ، کسرہ سے متحرک ہے۔ (ک) وَیَعْلَمُ مَا
مَا تَفْعَلُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یاء غیب سے
مَا یَفْعَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ یُنَزِّلُ بِقَدَرٍ کو
مکیؒ و بصریؒ اور یُنَزِّلُ الْغَیْثَ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون کے اسکان
اور زاء مخففہ سے یُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زاء مشددہ سے پڑھتے ہیں
مَا یَشَآءُ اِنَّہٗ میں وصلاً حرمیؒ و بصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور
تسہیل کالیا کرتے ہیں۔ یَشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ (ک) وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ
(الممال) الدُّنْیَا اور الْقُرْبٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ
تقلیل۔ تَرَی (الظّٰلِمِیْنَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف اور وقفاً اسمیں اور
افْتَرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور دَآبَّۃٍ میں کسائیؒ
وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۳ع ۴

فَبِمَا كَسَبَتْ کو مدنی اور شامی فا کے حذف بِمَا كَسَبَتْ
اور باقی باء موحدہ سے قبل فا زیادہ کر کے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ و شام میں
بِمَا اور باقی مصاحف میں فَبِمَا مرسوم تھا۔ فِي الْأَرْضِ۔ كَالْأَعْلَامِ اور الْأُمُورِ
میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ الْجَوَارِي میں مدنی و بصری وصلاً اور مکی حالین میں
اثبات یا کرتے ہیں۔ إِنْ يَشَأْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔
يُسْكِنِ الرِّيحَ کو مدنی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے
اثبات سے الرِّيَاحَ اور باقی یا کے اسکان سے الف کے بغیر بتوحید پڑھتے
ہیں۔ فَيَظْلَلْنَ (میں لام اولیٰ) اور الصَّلٰوةَ اور وَأَصْلَحَ میں تغلیظ
ظاہر ہے۔
وَيَعْلَمَ الَّذِينَ کو مدنی اور شامی (بر بناء استیناف میم کے
رفع سے وَيَعْلَمُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط
اور حمزہ کا مذہب جلی ہے۔ خَيْرٌ۔ كَبَائِرَ۔ يَغْفِرُونَ اور يَنْتَصِرُونَ
میں ترقیق ظاہر ہے۔
كَبَائِرَ کو حمزہ و کسائی باء موحدہ کے کسرہ اور اس کے بعد یاء
ساکنہ سے الف و ہمزہ کے بغیر كَبِيرَ (بتوحید) اور باقی باء موحدہ کے فتح
اس کے بعد الف جمع کے اثبات اور ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف
الف ہے۔ (تنبیہ) بَعْدَ ظُلْمِهِ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے
ادغام ممنوع ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ۔ اور عَذَابٌ أَلِيمٌ
میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (الممال) الْجَوَارِ میں کسائی کے دوری

صَبَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الدُّنیا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَاَبْقٰی میں حمزہؒ وکسائی امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور شُوْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائی امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَفَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع ۴ ۵

خَسِرُوْا۔ اور تَصِیْرُ میں ترقیق اور یَاْتِیَ میں ابدال جلی ہے۔ (ک، یَاْتِیَ یَوْمٌ۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ وَالْاَرْضِ۔ فِی الْاَرْضِ اور الْاُمُوْرُ میں نقل وسکتہ اور یَشَاۤءُ ہر دو کی وجوہ خمسہ وقفی ظاہر ہیں۔ یَشَاۤءُ اِنَاثًا۔ اور یَشَاۤءُ اِنَّهٗ میں حرمیؒ وبصریؒ ہمزۂ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا اور وَاِنَاثًا میں حمزہؒ وقفاً بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا فَیُوْحِیَ میں مدنیؒ فعل اول کو لام کے رفع سے اور فعل دوم کو یا کے جزم سے اَوْ یُرْسِلُ رَسُوْلًا فَیُوْحِیْ۔ اور باقی دونوں کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے ابن ذکوانؒ کے لئے نصب ہی ماخوذ[1] ہے۔ (ک، یُرْسِلَ رَسُوْلًا۔ صِرَاطٍ اور صِرَاطِ کو قنبلؒ سین سے۔ خلفؒ صاد میں اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (الممال، وَتَرَی (الظّٰلِمِیْنَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف

[1] ابن ذکوانؒ سے اخفشؒ بجمیع طرق۔ اور مطوعیؒ بذریعہ صوریؒ لام ویا کا نصب روایت کرتے ہیں۔ اور داجونیؒ نے بذریعہ صوریؒ لام کا رفع اور یا کا جزم روایت کیا ہے۔ دانیؒ۔ سبط الخیاطؒ اور ابن فارسؒ نے اس کو صوریؒ کے لئے۔ اور هُذَلیؒ نے غیر اخفشؒ کے لئے بیان کیا ہے۔ بلکہ هذلیؒ نے اخفشؒ سے بطرق ابن عتابؒ۔ نستجارؒ۔ سلمیؒ اور مزّیؒ یہی نقل کیا ہے۔ ۱۲

اور وقفاً اسمیں اور وَتَرٰىهُمْ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور
الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۵

اس سورۃ میں یاءِ زائدہ ایک ہے ۔ الْجَوَارِ یہ میں مدنیؒ وبصریؒ اور
مکیؒ اثبات کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر گیارہ ہیں (مثلین کے ۹ ۔ متقاربین کے ۲)
(المرسوم) وَيَمْحُ اللّٰهُ بحذف واو بِكَلِمٰتِهٖ بحذف الف
شُرَكٰٓؤُا اور وَجَزٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور
اس کے بعد الف زائدہ اور مِنْ وَّرَآئِ میں بصورت یا مرسوم ہے ۔

سُورۃ زخرف

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں شامی اٹھاسی ۸۸ اور باقی ائمہ کے نزدیک نواسی ۸۹ ہیں دو جگہ اختلاف ہے مَا حٰمٓ پر کوفی ۱ اور هُوَ مَهِينٌ پر حجازی وبصری آیت ہے ۔

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ سے الْمُبِيْنِ تک وجوہ صحیحہ چار سو بتیس ۴۳۲ ہیں۔[۱] قالونؒ

[۱] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر کے ساتھ الْاُمُوْرُ کا طول ۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹-۳۶ اور الْاُمُوْرُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر بھی اٹھارہ ۱۸ وجوہ ۳۷-۴۲ الْاُمُوْرُ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۴۳-۵۴ اور الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو ۔ مکیؒ مندرج ہو گئے ۔ ۱-۱۲ بصریؒ کے لئے ترک وسکتہ کے ساتھ الْاُمُوْرُ کے طول ۔ توسط اور قصر بالسکون پر اور پھر وجوہ ثلثہ بالاشمام پر الْمُبِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور ۱۳-۲۰ روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھکر اور قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر وہ ہی چوّن ۵۴ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے بصریؒ کے مانند ۲۰ وجوہ پڑھو ۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند چوّن ۵۴ اور ترک پر بصریؒ کی طرح بیس ۲۰ وجوہ پڑھ کر وصل میں حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے (باقی بر صفحہ آیندہ)

مع مکیؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸۔ بصریؒ و دوریؒ بیس ۲۰ بیس۔ ورشؒ چوہتر ۷۴ (بسم اللہ پر ۵۴۔ ترک پر ۲۰) حمزہؒ وخلادؒ چار ۴۔ چار۔ ہشامؒ وابن ذکوانؒ بیس ۲۰۔ بیس ۲۰۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ چوّن ۵۴۔ چوّن ۵۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُرْءٰنًا میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ کو وصلاً حمزہؒ و کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ سے فِيْٓ اِمِّ الْكِتٰبِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ الذِّكْرَ میں ترقیق جلی ہے۔

صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ کو مدنیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ سے اِنْ كُنْتُمْ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ نَّبِيٍّ ہر دو میں مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الْاَوَّلِيْنَ ہر دو میں نقل و سکتہ اور وَمَا يَاْتِيْهِمْ میں ابدال جلی ہے۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں مدبدل جلی ہے (ک) جَعَلَ لَكُمُ

الْاَرْضَ مَهْدًا کو غیر کوفیؒ میم کے کسرہ۔ ھا کے فتح اور اس کے بعد الف کے اثبات سے مِهٰدًا اور کوفیؒ میم کے فتح اور ہا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لَكُمْ ہر دو ۲۔ (تنبیہ) یہاں مَيْتًا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور خلادؒ کو عدم سکتہ سے لوٹاؤ۔ ہشامؒ کو بصریؒ کی طرح مگر فتح سے پڑھو اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ پھر ابوبکرؒ کے لئے قالونؒ کے مانند چوّن ۵۴ چوّن ۵۴ وجوہ پڑھ کر حفصؒ کو ہر وجہ میں فتح سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۰۳۲ وجوہ.. کہتے ہیں۔ ۱۲

کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اجماع ہے۔

كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ کو ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور را کے ضمہ سے تَخْرُجُوْنَ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول)، پڑھتے ہیں۔ (ک)، وَالْاَنْعَامِ مَا۔ اور سَخَّرَ لَنَا

جُزْءًا کو ابوبکرؒ زا کے ضمہ سے جُزُءًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ جُزْءًا میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ تسہیل وابدال جائز نہیں۔ (الممال)، حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل اور وَمَضٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ع

بُشِّرَ۔ غَيْرُ اور كُفُوْرٌ میں ترقیق۔ ظَلَّ میں تغلیظ اور وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا جلی ہے۔

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ یا کے فتح نون کے اسکان اور شین مخففہ سے يَنْشَؤُا (معروف از ثلاثی)، اور باقی یا کے ضمہ۔ نون کے فتح اور شین مشددہ سے (مجہول از مضاعف)، پڑھتے ہیں۔

عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ کو حرمیؒ اور شامیؒ عین کے بعد نون ساکنہ اور دال کے فتح سے الف کے بغیر عِنْدَ الرَّحْمٰنِ (بنا بر ظرف بمعنی شرف و بزرگی)، اور باقی عین کے بعد باء موحدہ مفتوحہ۔ اس کے بعد اثبات الف اور دال کے رفع سے (عبد کی جمع)، پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

اَشَهِدُوْا کو مدنیؒ ہمزتین سے یعنی ہمزۂ استفہام کے بعد ہمزۂ مسہّلہ مضمومہ زیادہ کرکے اور شین کے اسکان سے اَءُشْهِدُوْا (ماضی

مجہول از اشہاد)۔ نیز قالونؒ بوجہ ثانی ادخال مع تسہیل سے أَؤُشْهِدُوا
اور باقی بہمزۂ واحدہ یعنی ہمزۂ استفہام مفتوحہ کے بعد شین مفتوحہ سے (ماضی
معروف از مجرد) پڑھتے ہیں۔ وَيُسْئَلُونَ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔
قٰلَ أَوَلَوْ کو غیر شامیؒ و حفصؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف
کے بغیر قُلْ (امر) اور شامیؒ و حفصؒ قاف و لام کے فتح اور ان کے درمیان الف
سے (ماضی) پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ جِئْتُكُمْ میں سوسیؒ ابدال
اور أَبَآءَكُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال و حذف
جائز نہیں۔ (المحال)۔ وَأَصْفٰكُمْ اور بِالْهُدٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل۔ نَشَآءُ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور اٰثَارِهِمْ ہر دو میں
بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ع ۸
سِحْرٌ۔ كٰفِرُونَ۔ خَيْرٌ اور وَالْاٰخِرَةُ میں ترقیق وغیرہ جلی ہیں۔
الْقُرْءَانُ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (تنبیہ) یہاں سُخْرِيًّا میں سین کے
ضمہ پر قراء عشرہ کا اجماع ہے۔ لِبُيُوتِهِمْ اور وَلِبُيُوتِهِمْ کو قالونؒ
مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے
پڑھتے ہیں۔
سُقُفًا کو مکیؒ اور بصریؒ سین کے فتح اور قاف کے اسکان سے
سَقْفًا (بتوحید)، اور باقی دونوں کے ضمہ سے (بجمع) پڑھتے ہیں۔ يَتَّكِـُٔونَ
میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ اور کاف کو ضمہ دے کر ہمزہ
کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔

لَمَّا مَتَاعُ کو ہشامؒ بخلاف[1] اور حرمیؒ۔ بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ میم کی تخفیف سے لَمَا مَتَاعُ۔ ہشامؒ بوجہ ثانی اور عاصمؒ و حمزہؒ تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) جَآءَهُم ہر دو میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور الدُّنیا ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع

ع ۳ ۹

(ک) الرَّحمٰن نُقَيِّضْ ۔ (تنبیہ) ہمارے طرق سے نُقَيِّضْ میں ابوبکرؒ[2] کے لئے باقی حضرات کے مانند صرف نون عظمت ماخوذ ہے۔ فَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ وَيَحْسَبُونَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔

إِذَا جَاءَنَا کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ کے بعد الف تثنیہ کے اثبات سے جَآءَنَا اور باقی الف کے بغیر بافراد پڑھتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ فَبِئْسَ

---

[1] ۔ ہشامؒ سے جملہ اہل مشرق اور اکثر اہل مغرب ائمہ تشدید روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے اور امام ابوالقاسمؒ فارسی سے امام ابوطاہرؒ کے سوا تشدید، امام ابوالفتحؒ سے بطریق حلوانیؒ وابن عبادؒ اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق ابی طاہر عبدالواحد بن عمرؒ (از ابی حسانؒ، از ہشامؒ) تخفیف پڑھی ہے۔ حلوانیؒ کہتے ہیں "امام ابن عامرؒ سے تخفیف مروی ہے اور تشدید ہشامؒ نے خود اختیار کی ہے" جامع البیان وتیسیر میں بجمیع طرق دونوں اور مفردات میں صرف تخفیف درج ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ابراہیم بن دحیمؒ اور ابن ابی حسانؒ ہشامؒ سے تخفیف نصًّا روایت کرتے ہیں۔ اور جملہ مغربی ومشرقی... کتابوں میں تشدید مذکور ہے" ۱۲

[2] ابوبکرؒ سے علیمیؒ۔ اور خلفؒ بذریعہ یحییٰؒ۔ اور ابوالحسن خیاطؒ بذریعہ صریفینیؒ يُقَيِّضْ بالیا روایت کرتے ہیں۔ یہی عصمہؒ کی روایت ہے ابوبکرؒ سے۔ اور یحییٰؒ کے باقی طرق ابوبکرؒ سے بالنون روایت کرتے ہیں۔ اور یہی دیگر طرق سے منقول ہے۔ ۱۲

ہیں ابدال۔ ظَلَمْتُم میں تغلیظ۔ عَلَیْھِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ مُقْتَدُوْنَ
اور لَذِکْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔ صِرَاطٍ کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے
اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) لَذِکْرٌ لَّكَ میں تنوین کی وجہ
سے ادغام ممنوع ہے۔ تُسْـَٔلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ وَسْـَٔلْ
میں مکیؒ اور کسائیؒ نقل کرکے وَسَلْ اور باقی سین کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات
سے پڑھتے ہیں۔ رُسُلِنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلِنَا اور باقی ضمہ
سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) جَآءَنَا (ابن ذکوانؒ جَآءَنَا) میں ابن ذکوانؒ و
حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۴ / ۱۰

(ک) رَسُوْلُ رَبِّ

یٰٓاَیُّهَ السّٰحِرُ کو شامیؒ ھا کے ضمہ سے یٰٓاَیُّهُ السّٰحِرُ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ السّٰحِرُ۔ تُبْصِرُوْنَ۔
خَیْرٌ اور اَسْوِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے۔ مِصْرَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔
(البتہ وقفاً دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ط) مِنْ تَحْتِيَ اَفَلَا کی یا کو مدنیؒ۔ بزیؒ اور
بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

اَسْوِرَةٌ کو غیر حفصؒ سین کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے
اثبات سے اَسَاوِرَةٌ (جمع الجمع) اور حفصؒ سین کے اسکان سے الف کے
بغیر پڑھتے ہیں۔ (یہ جمع قلت ہے)۔ فَاَطَاعُوْهُ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔

سَلَفًا کو حمزہؒ و کسائیؒ سین اور لام دونوں کے ضمہ سے سُلُفًا

اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں۔ لِلْاٰخِرِیْنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں
(المال)، مُوْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل جَآءَهُمْ
اور جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور وَنَادٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ
بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ع ۵ ۱۱

(ک) مَرْیَمَ مَثَلًا

یَصِدُّوْنَ کو مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ صاد ضمہ کے سے یَصُدُّوْنَ
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ ءَاٰلِهَتُنَا میں غیر کوفیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے
ہیں۔ ادخال وابدال جائز نہیں۔ البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ خَیْرٌ میں ترقیق جلی
ہے۔ اِسْرَآءِیْلَ میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ حذف و
ابدال صحیح نہیں۔ وَاتَّبِعُوْنِ یٰٓ میں بصریؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں صِرَاطٌ
ہر دو کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے
ہیں۔ قَدْ جِئْتُكُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور جِئْتُكُمْ
میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک)، وَلِاُبَیِّنَ لَكُمْ۔ وَاَطِیْعُوْنِ میں وقفاً حمزہؒ
بخلاف تسہیل کرتے ہیں (ک)، اِنَّ اللّٰهَ هُوَ اور فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا ظَلَمُوْا
میں تغلیظ۔ یَوْمٍ اَلِیْمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور تَاْتِیَهُمْ میں ابدال
جلی ہے (المال)۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور عِیْسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ع ۶ ۱۲
یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ کو ابو بکرؒ وصلاً یاء مفتوحہ اور وقفاً یاء ساکنہ کے
اثبات سے یٰعِبَادِیْ۔ مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ حالین میں یاء ساکنہ کے

اثبات سے یٰعِبَادِیْ اور باقی حالین میں بحذف پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ وشام میں یا مرسوم اور باقی مصاحف میں محذوف تھی۔ مگر مصحف مکہ کے بارہ میں ناقلین کے درمیان اختلاف ہے۔ حذف مشہور ہے (جلد ا ص ۲۷۸)۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ وَاَكْوَابٌ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ کو مکی۔ بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی ھاء کنایہ کے بغیر (اور وصلاً بوجہ اجتماع ساکنین یا کو ساقط کرکے) مَا تَشْتَهِی الْاَنْفُسُ اور باقی یا کے بعد ھاء کنایہ مذکر کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مدنی اور شامی مصحفوں میں ھاء کنایہ مرسوم اور باقی مصاحف میں محذوف تھی۔ الْاَعْیُنُ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا اور لَقَدْ جِئْنٰكُمْ میں بصری۔ ہشام۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔ كَثِیْرَةٌ اور سِرَّهُمْ میں ترقیق۔ تَاْكُلُوْنَ۔ یُؤْفَكُوْنَ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال اور وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) رَبُّكَ قَالَ۔ جِئْنٰكُمْ میں سوسی ابدال کرتے ہیں۔ یَحْسَبُوْنَ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے۔ وَرُسُلُنَا کو بصری سین کے اسکان سے وَرُسْلُنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ لَدَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

وَلَدٌ کو حمزہ وکسائی واو کے ضمہ اور لام کے اسکان سے وُلْدٌ اور باقی دونوں کے فتح سے۔ فَاَنَا اَوَّلُ کو مدنی اثبات الف سے اور باقی وصلاً بحذف الف پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ ہر دو میں سکون ھا بیّن ہے۔ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ میں قالون وبزی ہمزہ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصری اس کے اسقاط

سے بقصر و مد۔ اور ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ کو مکیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ یاء غیب سے **يُرْجَعُونَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مجہول پڑھنے پر اجماع ہے **وَقِيلِهِ** کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ لام کے نصب۔ ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے **وَقِيلَهُ**۔ اور عاصمؒ و حمزہؒ لام کے خفض۔ ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) اس میں اشمام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ماضی نہیں ہے۔

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ کو مدنیؒ و شامیؒ تاء خطاب سے **تَعْلَمُونَ** اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں (الممال)، وَنَجْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ بَلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ السَّاعَةِ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف۔ اور فَاَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۱۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں ۱ تَحْتِيَ أَفَلَا میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ۲ اور يٰعِبَادِيَ میں وصلاً ابو بکرؒ یا کو مفتوح اور مدنیؒ بصریؒ و شامیؒ ساکن پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً ابو بکرؒ۔ مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ ساکن باقی رکھتے ہیں۔ اور باقی حضرات حذف کرتے ہیں۔ اور زائدہ ایک ہے۔ وَاتَّبِعُونِ ہٰذَا میں وصلاً بصریؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر بارہ ہیں (مثلین کے ۸۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) شروع سورۃ میں قُرْءٰنًا بحذفِ

الف - یَنْشَؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از فتح (باتباع اکثر مصاحف) بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُورۂ دخان

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی و شامی چھپن ۵۶ - بصری ستاون ۵۷ اور کوفی انسٹھ ۵۹ ہیں

چار جگہ اختلاف[1] ہے۔ ۱ حٰمٓ ۲ اور لَیَقُوْلُوْنَ پر کوفی ۳ الزَّقُّوْمِ پر مدنی اول۔ دمشقی۔ بصری اور کوفی ۴ اور فِی الْبُطُوْنِ پر مدنی اخیر۔ مکی۔ حمصی اور عراقی آیت ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ سے الْمُبِیْنِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں[2]۔ قالونؒ بائیس ۲۲ ۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲ - ترک پر ۱۰) ہشامؒ و ابن ذکوانؒ دس ۱۰ - دس ۱۰ - مکیؒ مع حفصؒ بائیس ۲۲ - ابوبکرؒ مع کسائیؒ بائیس ۲۲ ... بصریؒ دس ۱۰ - حمزہؒ چار ۴

---

[1] ۵۵ جگہ اجماع ہے۔ ان اختلافی مقامات میں سے بصری دو جگہ۔ کوفی چاروں جگہ اور باقی ائمہ ایک ایک جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تَعْلَمُوْنَ بخطاب کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الْمُبِیْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے لوٹاؤ۔ ۱-۶ ورشؒ کے لئے ترک وسکتہ پر تَعْلَمُوْنَ کی ہر وجہ پر الْمُبِیْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ہشامؒ کو فتح سے اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کو یَعْلَمُوْنَ بغیب سے قالونؒ کے مانند پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہوگئے۔ ہر وجہ میں ابوبکرؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہوگئے۔ بصریؒ کے لئے ورشؒ کے مانند ترک کی وجوہ پڑھو۔ اور حمزہؒ کو وصل میں امالہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۸۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ک) یُفْرَقُ کُلُّ اور اِنَّهٗ هُوَ

رَبِّ السَّمٰوٰتِ کو غیر کوفی (خبر مان کر) باء موحدہ کے رفع سے

رَبُّ السَّمٰوٰتِ اور کوفی (بر بناء بدلیت) خفض سے پڑھتے ہیں۔

الْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ۔ تَاْتِیْ۔ مُؤْمِنُوْنَ اور لَمْ تُؤْمِنُوْا میں ابدال

عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور قَوْمًا اٰخَرِیْنَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ وَقَدْ

جَآءَهُمْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ اور عَآئِدُوْنَ میں وقفاً

حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ اِنِّیْ اٰتِیْکُمْ میں حرمیؒ

و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ عُذْتُ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔

تَرْجُمُوْنِ یؒ اور فَاعْتَزِلُوْنِ یؒ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔

تُؤْمِنُوْا لِیْ میں ورشؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

فَاَسْرِ کو حرمیؒ ہمزۂ وصلیہ سے جو درج کلام میں ساقط ہو جاتا ہے

فَاسْرِ اور باقی ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) الْبَحْرَ رَهْوًا

وَعُیُوْنٍ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے

وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ کی قرآت

ثلٰثہ بیّن ہیں۔ (الممال) حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابو بکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ

امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل۔ یَغْشَی (النَّاس)، وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ

ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اَنّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل

الذِّکْرٰی اور الْکُبْرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَآءَهُمْ

اور وَجَاءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) فَدَعَا ....
ع ۱۴ واوی ہے اس میں امالہ نہیں ہوتا۔ ع
فَأْتُوا میں ابدال۔ خَيْرٌ میں ترقیق اور شَيْئًا میں طول و توسط
اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ (ک) إِنَّهُ هُوَ (الممال) الْأُولَى میں حمزہؒ وکسائیؒ
ع ۱۵ امالہ و ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور مَوْلًى ہر دو وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع
الْأَثِيمِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔
يَغْلِي کو غیر مکیؒ و حفصؒ تاء تانیث سے تَغْلِي اور مکیؒ و حفصؒ یاء
تذکیر سے پڑھتے ہیں۔
فَاعْتِلُوهُ کو حرمیؒ اور شامیؒ تا کے ضمہ سے فَاعْتُلُوهُ اور
باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ رَأْسِهِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
ذُقْ إِنَّكَ کو کسائیؒ ہمزہ کے فتح سے ذُقْ أَنَّكَ اور باقی کسرہ
سے پڑھتے ہیں۔
فِي مَقَامٍ أَمِينٍ کو مدنیؒ و شامیؒ میم کے ضمہ سے فِي مُقَامٍ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل اسی سورۃ کے پہلے رکوع میں..
وَمَقَامٍ كَرِيمٍ میں فتح پر اجماع ہے۔ مَقَامٍ أَمِينٍ اور فَاكِهَةٍ
أَمِنِينَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔
وَعُيُونٍ کو مکیؒ، ابن ذکوانؒ، ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے
وَعِيُونٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ الْأُولَى میں نقل و سکتہ وغیرہ

جلی ہیں۔ (الممال) الاُولٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ۔ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور

وَوَقٰهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۳ ۱۶

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو۲ ہیں ۱ اِنِّیَ اٰتِیْکُمْ میں حرمیؒ

وبصریؒ ۲ اور تُؤْمِنُوْا لِیَ میں ورشؒ یا کا فتح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ بھی دو۲

ہیں۔ تَرْجُمُوْنِ ۔ اور فَاعْتَزِلُوْنِ ۔ میں ورشؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام

کبیر چار۴ ہیں۔ (مثلین کے ۳ ۔ متقاربین کا ۱) اور صغیر دو۲ ہیں ۔ (المرسوم)

بَلٰٓؤًا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ

فٰکِهِیْنَ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ قیاس یہی ہے

سُوْرَۃ جاثیہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی سینتیس ۳۷ اور باقی اعداد میں چھتیس ۳۶ ہیں ۔ حٰمٓ پر کوفی آیت ہے

فَارْتَقِبْ سے الْحَکِیْمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ ہیں۔[1] قالونؒ

مع مکیؒ وحفصؒ چوالیس ۴۴ ۔ ابوبکرؒ مع کسائیؒ بائیس ۲۲ ۔ بصریؒ ۔ ہشامؒ اور ابن ذکوانؒ

---

[1] ۱ - ۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ مُرْتَقِبُوْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور ۱۹ - ۲۲ وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہوگئے بے صلہ کے ساتھ ہی بائیس ۲۲ وجوہ پڑھو۔ حفصؒ مندرج ہوگئے۔ ہر وجہ میں ابوبکرؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہوگئے ۱ - ۶ بصریؒ کے لئے ترک میں مُرْتَقِبُوْنَ کی وجوہ ثلثہ بالسکتہ پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷ - ۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ہشامؒ کو فتح سے اور ابن ذکوانؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ حمزہؒ مندرج ہوگئے۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند بائیس ۲۲ اور ترک پر بصریؒ کے مانند دس وجوہ اور خلفؒ کے لئے منفصل کے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۲۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

مع حمزہؒ دنی۔ دنی۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۲۔ ترک پر ۱۰) اور خلفؒ چار ۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ۔ اور اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ میں حمزہؒ وکسائیؒ (عطف یا تاکید کی بناء پر) دونوں کو تا کے کسرہ سے اٰيٰتٍ اور باقی (مبتدا مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ اور ان سے قبل لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ میں اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے کسرہ پر اتفاق ہے۔ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور يُؤۡمِنُوۡنَ میں ابدال جلی ہے۔

وَتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ کو حمزہؒ وکسائیؒ یاء ساکنہ سے الف کے بغیر الرِّيۡحِ (بافراد) اور باقی یا کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

وَاٰيٰتِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تاءِ خطاب سے تُؤۡمِنُوۡنَ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ يُصِرُّ اور مُسۡتَكۡبِرًا میں ترقیق۔ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ۔ اور رِّجۡزٍ اَلِيۡمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی۔ ہیں۔ (ک) عَلِمَ مِنۡ۔ شَيۡـًٔا ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ هُزُوًا کو غیر حفصؒ وحمزہؒ زاءِ مضمومہ کے بعد ہمزہ سے هُزُؤًا۔ حفصؒ بھی اسی طرح مگر ابدال بواو کر کے اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے هُزۡؤًا اور وقفاً نقل و ابدال کر کے هُزَا۔ اور هُزُوَا پڑھتے ہیں۔ اَوۡلِيَآءَ میں وقفاً ابدال کی وجوہ ثلٰثہ ظاہر ہیں۔ روم و تسہیل جائز نہیں۔

مِنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ کو غیر مکیؒ وحفصؒ (رِجۡزٍ کی صفت مان کر)

خفض سے اَلِیۡمٍ اور مکی و حفص (عذابٌ کی صفت قرار دیکر) رفع سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل۔ وَالنَّھَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاَحۡیَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ تُتۡلٰی اور ھُدًی وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۷ (ک) سَخَّرَ لَکُمۡ اور وَسَخَّرَ لَکُمۡ یَغۡفِرُوۡا اور بَصَآئِرُ میں ترقیق جلی ہے۔

لِیَجۡزِیَ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے لِنَجۡزِیَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ وَالنُّبُوَّۃَ کو مدنیؒ واو ساکنہ کے بعد اثبات ہمزہ سے اور باقی واو مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ الۡاَمۡرِ میں نقل وسکتہ۔ شَیۡـًٔا میں طول و توسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وادغام جلی ہیں۔ (ک) بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ اور الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً

سَوَآءً کو حرمیؒ۔ بصریؒ شامیؒ اور ابوبکرؒ ہمزہ کے رفع سے سَوَآءٌ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) حٰمٓ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ وَھُدًی، وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور مَحۡیَاھُمۡ میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۸ لَا یُظۡلَمُوۡنَ میں تغلیظ جلی ہے۔ اَفَرَءَیۡتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال بمد لازم سے۔ اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ

غِشٰوَۃً کو حمزہؒ وکسائیؒ غین کے فتح اور شین کے اسکان سے الف کے بغیر غَشْوَۃً اور باقی غین کے کسرہ۔ شین کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ تَذَکَّرُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کی تشدید سے تَذَّکَّرُوْنَ۔ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ عَلَیْھِمُ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (تنبیہ) یہاں حُجَّتَھُمْ میں قراء عشرہ کا تا کے نصب پر اجماع ہے۔ قَالُوا ائْتُوْا میں وصلاً واو سے اور ابتداءً یا سے ابدال ظاہر ہے۔ مد بدل نہیں ہو سکتا (المحال) وَلِتُجْزٰی۔ ھَوٰىهُ۔ وَنَحْيَا اور تُتْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ غِشٰوَۃً میں کسائیؒ وقفاً۔۔۔۔ الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اور النَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ قِیْلَ اور وَقِیْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔

حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ کو حمزہؒ (وَعْدَ پر عطف کر کے) تا کے نصب سے وَّالسَّاعَۃَ اور باقی (بربناء ابتداء) رفع سے پڑھتے ہیں۔ یَسْتَھْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ وَمَاْوٰىکُمُ میں سوسیؒ ابدال اور۔۔۔۔ اتَّخَذْتُّمُ میں غیر مکیؒ وحفصؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا۔ ھُزُوًا کو غیر حفصؒ وحمزہؒ زا کے ضمہ اور ہمزہ سے ھُزُءًا۔ حفصؒ بھی اسی طرح مگر ابدال بواو سے اور حمزہؒ وصلاً زاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے ھُزْءًا

اور وقفاً نقل وابدال کرکے ھُزًا اور ھُزْوًا پڑھتے ہیں۔

لَا یَخْرُجُوْنَ کو حمزہؒ وکسائیؒ یا کے فتح اور را کے ضمہ سے ....

لَا یُخْرَجُوْنَ (معروف) اور باقی یا کے ضمہ اور را کے فتح سے (مجہول)

پڑھتے ہیں۔ وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے۔ (الممال) وَتَرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ

وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جَاثِیَۃً میں کسائیؒ وقفاً۔ تُدْعٰی ۔ تُتْلٰی ...

نَنْسٰىکُمْ اور وَمَاْوٰىکُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ......

وَحَاقَ میں حمزہؒ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ

تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَبَدَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع ۴ ۲۰

اس سورۃ میں ادغام کبیر سات ہیں (مثلین کے ۳۔ متقاربین کے ۴)

اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَۃُ احقاف

مکیہ ہے مگر بعض علماء آیات ۱۰ اور ۳۵ کو اور بعض ان دو کو اور ۱۵ کو

مدنی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں کوفی پینتیس ۳۵ اور باقی اعداد میں چونتیس ۳۴ ہیں

حٰمٓ ۱ پر کوفی آیت ہے۔ جزو بست و ششم

وَھُوَ الْعَزِیْزُ سے الْحَکِیْمِ تک وجوہ صحیحہ تین سو پچاس ۳۵۰ ہیں [1]

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے وَھُوَ سے الْحَکِیْمُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ووصل اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹-۳۶ الْحَکِیْمُ کے اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پر یہی اٹھارہ وجوہ۔ ۳۷-۴۲ الْحَکِیْمُ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الْحَکِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۴۳-۵۴ الرَّحِیْمِ کے (باقی بر صفحہ آیندہ)

(باقی بر صفحہ آیندہ)

قالونؔ وکسائیؔ چوّنؔ ـ چوّنؔ ـ بصریؔ بیّنؔ ـ ورشؔ چوہتر دبسم اللہ پر ۵۴ ـ ترک پر ۲۰) مکیؔ مع حفصؔ چوّنؔ ـ ابوبکرؔ چوّنؔ ـ ہشامؔ بیّنؔ ـ ابن ذکوانؔ مع حمزہؔ بیّنؔ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(ک) اَلۡحَكِيۡمُ مَا ـ اُنۡذِرُوۡا ـ حُشِرَ ـ سِحۡرٌ اور نَذِيۡرٌ میں ترقیق بیّن ہے ـ اَرَاَيۡتُمۡ ہر دو کو مدنیؔ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؔ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم ـ اور کسائیؔ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں ـــــ اِئۡتُوۡنِيۡ میں حرف مد مبدلہ ہے ـ اس لئے مد بدل نہیں ہوسکتا ـ عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؔ کے لئے ھا کا ضمہ ـ شَيۡـًٔا میں طول و توسط ـ اور وقفاً حمزہؔ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں ـ (ک) اَعۡلَمُ بِمَا ـ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے ـ وَمَآ اَنَا اِلَّا کو قالونؔ بخلاف اثبات الف سے ـ اور باقی وصلاً بحذف الف پڑھتے ہیں ـ یہی قالونؔ کی دوسری وجہ ہے ـ (ک) وَشَهِدَ شَاهِدٌ (الممال) حٰمٓ میں ابن ذکوانؔ ـ ابوبکرؔ ـ حمزہؔ اور کسائیؔ امالہ ورشؔ و بصریؔ تقلیل ـ مُسَمًّى وقفاً ـ تُتۡلٰى ـ كَفٰى اور يُوۡحٰى میں حمزہؔ و کسائیؔ امالہ ورشؔ بخلاف تقلیل ـ كٰفِرِيۡنَ میں بصریؔ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) روم و وصل اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو ـ اور ہر وجہ میں کسائیؔ کو امالہ سے لوٹاؤ ـ ہما ـ ۱۲ بصریؔ کے لئے پہلے اَلۡحَكِيۡمُ کی وجوہ ثلٰثہ بالسکون اور پھر وجوہ ثلٰثہ بالاشمام میں سے ہر ایک پر اَلۡحَكِيۡمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ہما ۱۳ ـ ۲۰ اور روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو ـ ورشؔ کے لئے وَهُوَ سے بسم اللہ پر قالونؔ کے مانند چوّنؔ وجوہ پڑھو ـ اور ہر وجہ میں مکیؔ کو فتح سے لوٹاؤ ـ حفصؔ مندرج ہوگئے ـ ابوبکرؔ کو امالہ سے چوّنؔ وجوہ کے ساتھ پڑھو ـ پھر ترک پر ورشؔ کے لئے بصریؔ کے مانند بیّنؔ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں ہشامؔ کو فتح سے اور ابن ذکوانؔ کو امالہ سے لوٹاؤ ـ وصل میں حمزہؔ مندرج ہوگئے ـ واللہ اعلم ـ اہل ضرب ۸۴۸ وجوہ کہتے ہیں ـ ۱۲

ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔جاءَ ھُمۡ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور اِفۡتَرٰىهُ میں
بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

لِيُنۡذِرَ کو بزیؒ بخلاف[۱] اور مدنیؒ وشامیؒ تاءِ خطاب سے لِتُنۡذِرَ
اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں ۔ (تنبیہ) بزیؒ کے لئے خطاب اداءً مقدم اور طریقہ
کے مطابق ہے ۔ خَيۡرًا ۔ لِتُنۡذِرَ ۔ اَسَاطِيۡرُ ۔ اور تَسۡتَكۡبِرُوۡنَ میں
ترقیق ۔ ظَلَمُوۡا ۔ اور لَا يُظۡلَمُوۡنَ میں تغلیظ اور عَلَيۡهِمۡ میں حمزہؒ کے لئے
ھا کا ضمہ جلی ہے ۔

اِحۡسَانًا کو غیر کوفیؒ ہمزہ کے حذف حا کے ضمہ اور سین کے اسکان سے
الف کے بغیر حُسۡنًا ۔ اور کوفیؒ ابتداء میں ہمزۂ قطعیہ مکسورہ زیادہ کرکے
حاء ساکنہ ، سین مفتوحہ اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں ۔ مصحف کوفہ میں
حا سے قبل ہمزہ اور سین کے بعد الف مرسوم اور باقی مصاحف میں دونوں محذوف تھے
كُرۡهًا ہر دو کو حرمیؒ ۔ بصریؒ اور ہشامؒ[۲] کاف کے فتح سے كَرۡهًا
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) قَالَ رَبِّ ۔ اَوۡزِعۡنِيۤ اَنۡ کی یا کو ورشؒ

---

۱ بزیؒ کے لئے امام ابوالقاسم فارسیؒ اور ابوالفرج شنبوذیؒ نے نقاشؒ سے بخطاب روایت کیا ہے ۔ یہی ابوالفضل خزاعیؒ کی ابن حبابؒ سے ۔ اور ابن ہارونؒ ولہبیؒ کی بزیؒ سے روایت ہے ۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے اسی طرح پڑھا ہے اور یہی تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ ہے ۔ ابو اسحاق طبریؒ ۔ ابو محمد بن فحامؒ اور ابوالحسن حمامیؒ نقاشؒ سے ۔ نقاشؒ وابن بنانؒ ابو ربیعہؒ سے ۔ ابو ربیعہؒ اور ابن حبابؒ بزیؒ سے بغیب روایت کرتے ہیں ۔ دونوں صحیح و مشہور ہیں ۔ سیدؒ کا غیب کو چھوڑ دینا مناسب نہیں اگرچہ خطاب طریقہ کے مطابق ہے کیونکہ تیسیر و شاطبیہ میں دونوں مذکور ہیں ۔ ۱۲

۲ ہشامؒ کے لئے حلوانیؒ بجمیع طرق ۔ اور ہبۃ اللہ مفسرؒ داجونیؒ سے کاف کا فتح روایت کرتے ہیں یہی ہمارا طریقہ ہے اور داجونیؒ کے باقی تمام طرق سے ضمہ منقول ہے ۔ ۱۲

وبزیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ مضارع کے دونوں کلمات کو یاء تحتانیہ مضمومہ سے (بصیغۂ غائب مجہول) اور اَحْسَنُ کو نون کے رفع سے يُتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنُ مَا عَمِلُوْا وَيُتَجَاوَزُ اور باقی دونوں کلمات مضارع کو نون عظمت مفتوحہ سے اور اَحْسَنَ کو نون کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (ک)

قَالَ لِوَالِدَيْهِ

اُفٍّ لَّكُمَا کو مکیؒ اور شامیؒ فا کے فتح سے تنوین کے بغیر اُفَّ لَكُمَا بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ فا کے کسرہ سے تنوین کے بغیر اُفِّ لَكُمَا اور مدنیؒ وحفصؒ کسرہ مع تنوین سے پڑھتے ہیں۔

اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ کو ہشامؒ نون اولیٰ کا ثانیہ میں ادغام کر کے یعنی ایک نون مشددہ مکسورہ سے بمد لازم اَتَعِدٰنِّيْ اور باقی نونین مکسورتین مخففتین سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم نونین سے ہے۔ اَتَعِدٰنِنِيَ کی یا کو حرمیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ الْاَوَّلِيْنَ اور وَالْاِنْسِ میں نقل وسکتہ۔ اور عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ کی قراآت ثلثہ ظاہر ہیں۔

وَلِيُوَفِّيَهُمْ کو مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ نون عظمت سے وَلِنُوَفِّيَهُمْ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ حلوانیؒ نے بھی بغیب روایت کیا ہے۔

اَذْهَبْتُمْ کو مکیؒ وشامیؒ ہمزتین سے ءَاَذْهَبْتُمْ اور باقی

ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔ مکیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل اور ہشامؒ تسہیل و تحقیق کے ساتھ ادخال کرتے ہیں۔ (الممال) مُوسٰی اور الدُّنیا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ وَرَحْمَةً اور الْجَنَّةِ میں کسائیؒ وقفاً۔ وَبُشْرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ تَرْضٰهُ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

اِنِّیٓ اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَجِئْتَنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ لِتَأْفِكَنَا اور فَأْتِنَا میں ابدال۔ عَنْ اٰلِهَتِنَا میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔

وَاُبْلِغُكُمْ کو بصریؒ باء موحدہ کے اسکان اور لام کی تخفیف سے وَاُبَلِّغُكُمْ۔ اور باقی باکے فتح اور لام کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَلٰكِنِّیٓ اَرٰىكُمْ کی یا کو مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ مُّمْطِرُنَا اور تُدَمِّرُ میں ترقیق اور شَیْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔ (ک)

بِاَمْرِ رَبِّهَا

لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ فعل کو تاء خطاب مفتوحہ سے (بصیغۂ مخاطب معلوم) اور اسم کو نون کے نصب سے لَا تَرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ اور باقی فعل کو یاء غیب مضمومہ سے (بصیغۂ غائب مجہول) اور اسم کو نون کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ وَاَفْئِدَةً میں حمزہؒ وقفاً ہمزۂ اولی کی تحقیق و تسہیل کے ساتھ ہمزۂ ثانیہ کی حرکت نقل کرتے ہیں۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لواو۔ ابدال

بیاءِ مضمومہ۔ اور زا کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مد بدل جلی[1] ہے۔
(المماۡل) اَرَىٰكُمۡ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لَاتُرٰٓى میں
بصریؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ لَا یُرٰٓى میں حمزہؒ۔ وَاَفۡـِٕدَةً میں کسائیؒ وقفاً
فَمَآ اَغۡنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَحَاقَ میں حمزہؒ امالہ
کرتے ہیں۔ ع ۳ ع ۳

قُرۡبَانًا اٰلِهَةً اور عَذَابٍ اَلِیۡمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔
بَلۡ ضَّلُّوۡا میں کسائیؒ اور وَاِذۡ صَّرَفۡنَآ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ خلادؒ اور کسائیؒ
ادغام۔ اور الۡقُرۡءَانَ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں)۔۔
یَغۡفِرۡ لَكُمۡ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ اَوۡلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ

---

[1] فَمَآ اَغۡنٰی سے یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ تک ترتیب قراءت نمبر ۱-۲ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر صلہ و بے صلہ پڑھو۔ مکیؒ وسوسیؒ اور دوریؒ بیک وجہ مندرج ہو گئے نمبر ۳-۴ منفصل کے مد پر اسی طرح صلہ اور بے صلہ پڑھو۔ دوریؒ مندرج ہو گئے۔ اس کے بعد ازرقؒ کے طرق سے ورشؒ کو پڑھنا ہے جو مشکل ہے۔ ان کے لئے نو وجوہ ذیل صحیح ہیں۔ اَغۡنٰی کے فتح پر پانچ یعنی نمبر ۱-۳ شَیۡءٍ کے توسط کے ساتھ بِاٰیٰتِ کا قصر اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ کی وجوہ ثلثہ نمبر ۴ پھر بِاٰیٰتِ اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ دونوں کا طول نمبر ۵ پھر شَیۡءٍ۔ بِاٰیٰتِ اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ تینوں کا طول اور اَغۡنٰی کی تقلیل پر چار یعنی نمبر ۶-۷ شَیۡءٍ کے توسط کے ساتھ بِاٰیٰتِ کا توسط اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ میں طول اور توسط پھر نمبر ۸ بِاٰیٰتِ اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ دونوں کا طول نمبر ۹ پھر شَیۡءٍ۔ بِاٰیٰتِ اور یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ تینوں کا طول پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ کے ساتھ شَیۡءٍ کے سکتہ اور منفصل کے عدم سکتہ پر یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ میں تسہیل۔ ابدال بیا اور۔۔ حذف پڑھ کر خلفؒ کے لئے شَیۡءٍ اور منفصل دونوں کے سکتہ پر اور خلادؒ کے لئے دونوں کے عدم سکتہ پر اسی طرح وجوہ ثلثہ پڑھو۔ شامیؒ کے لئے مد وفتح پڑھ کر کسائیؒ کو امالہ محضہ سے لوٹاؤ۔ عاصمؒ کو پڑھو۔ ورشؒ کے سوا باقی تمام حضرات کے لئے ہر وجہ پر یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ کی وجوہ ثلثہ جائز ہیں ۔ ۱۲

یں وصلاً قالونؒ وبزیؒ ہمزہ اُولیٰ کی تسہیل سے بمد وقصر۔ بصریؒ اس کے اسقاط سے بقصر ومد۔ اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔ ہمزہ پر مد جائز نہیں۔ (تنبیہ) اس کے سوا قرآن مجید میں دو ہمزہ مضمومہ مجتمعہ اور نہیں ہیں۔ اَوْلِیَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی۔ شَیْءٍ میں طول وتوسط۔ اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے۔ (ک) اَلْعَذَابَ بِمَا اور اَلْعَزْمِ مِنَ (الممال) اَلْقُرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ مُوْسٰی اور اَلْمَوْتٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اٰلِھَۃً میں کسائیؒ وقفاً۔ بَلٰی ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ اور نَّھَارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۴/۴

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی چار ہیں نمبر۱ اَوْزِعْنِیْ میں ورشؒ وبزیؒ نمبر۲ اَتَعِدَانِنِیْ میں حرمیؒ نمبر۳ اِنِّیْ اَخَافُ میں حرمیؒ وبصریؒ۔۔ نمبر۴ وَلٰکِنِّیْ میں مدنیؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر آٹھ ہیں (مثلین کے ۵۔ متقاربین کے ۳) اور صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) اَثٰرَۃٍ اور بِقٰدِرٍ بحذف الف مرسوم ہیں۔

سُوْرَۃُ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

مدنیہ ہے مگر بعض علماء آیت نمبر۱۳ کو مکی کہتے ہیں۔ اور اس کی آیتیں کوفی اڑتیس ۳۸ حجازی ودمشقی انتالیس ۳۹ اور حمصی وبصری چالیس ۴۰ ہیں۔ سات جگہ[1] اختلاف ہے۔ نمبر۱

۱؎ چھتیس جگہ اجماع ہے ان مقامات میں سے کوفی دو۔ حجازی ودمشقی تین تین اور بصری وحمصی چار۔ چار جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۲ اور فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۳ اور لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ پر حمصی ۴ اَوْزَارَهَا پر غیر کوفی وحمصی ۵ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۶ اور وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ پر غیر حمصی ۷ اور لِلشّٰرِبِيْنَ پر بصری وحمصی آیت ہے۔

فَهَلْ يُهْلَكُ سے اَعْمَالَهُمْ تک وجوہ صحیحہ چودہ ۱۴ ہیں۔ مُبسملین دس اور تارکین چار ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ میں سکون ھا۔ وَاَصْلَحَ میں تغلیظ جلی ہے۔

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ قاف و تا کے فتح اور اُن کے درمیان اثبات الف سے قٰتَلُوْا (معروف از قتال) اور بصریؒ وحفصؒ قاف کے ضمہ اور تا کے کسرے الف کے بغیر (مجہول از قتل) پڑھتے ہیں وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ يَسِيْرُوْا میں ترقیق اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (الممال) لِلنَّاسِ میں دوریؒ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل......

مَوْلَى الَّذِيْنَ) وقفاً اور لَا مَوْلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۵

ل۔ ۱ تا ۹ قالونؒ کے لئے الْفٰسِقُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل ۱ اور وصل کل پڑھو۔ بسم اللہ والے سب مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الْفٰسِقُوْنَ کی وجوہ ثلثہ اور وصل پڑھو۔ تارکین بھی مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

(ک) الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ ۔ الْاَنْهٰرُ میں نقل وسکتہ ۔ وَیَاْكُلُوْنَ تَاْكُلُ ۔ تَاْتِيَهُمْ ۔ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال جلی ہے۔ وَكَاَيِّنْ کو مکّی کاف کے بعد الف کے اثبات اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر بمد واجب وَكَآئِنْ اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور اس کے بعد یاء مشددہ مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ نَاصِرَ اور وَمَغْفِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے (ک) نَاصِرَ لَهُمْ اور زُيِّنَ لَهٗ ۔ اَهْوَآءَهُمْ ہر دو اور اَمْعَآءَهُمْ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال و حذف جائز نہیں ۔

غَيْرِ اٰسِنٍ کو مکّی بحذف الف اَسِنٍ (صفت مشبہ) اور باقی ہمزہ کے بعد اثبات الف سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں ۔ مد بدل جلی ہے ۔ (ک) عِنْدِكَ قَالُوْا ۔ اور الْعِلْمَ مَاذَا ۔ اٰنِفًا[1] ہمارے طرق پر سب کے لئے ممدود

---

[1] علامہ شاطبیؒ نے بزیؒ کے لئے حذف الف بخلاف بیان کیا ہے جو ماخوذ نہیں ۔ علامہ دانیؒ تیسیر میں حکایتاً کہتے ہیں وہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن احمد بن علی بغدادیؒ نے ان سے ابن مجاہدؒ نے ان سے مضر بن محمدؒ نے کہ بزیؒ بذریعہ سند امام ابن کثیرؒ سے اَنِفًا بالقصر روایت کرتے ہیں ۔ اور میں نے شیخ ابو الفتحؒ سے بطریق ابی ربیعہؒ بزیؒ کی روایت میں اسی طرح پڑھا ہے ۔ اور میں نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بزیؒ کی روایت میں بالمد پڑھا ہے۔ اور اسی طرح میں نے خزاعیؒ وغیرہ کے طرق سے پڑھا ہے ۔ [جس کو انھوں نے اپنے شیوخ کے ذریعہ ابن الحبابؒ سے اور انھوں نے بزیؒ سے نقل کیا ہے ۔ ط] اور اسی کو اختیار کرتا ہوں " اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو القاسم فارسیؒ سے علامہ دانیؒ نے الف پڑھا ہے اور یہی ان کے نزدیک مختار و ماخوذ ہے ۔ اور تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ روایت بزیؒ کے لئے یہی فارسیؒ اور نقاشؒ و ابو ربیعہؒ ہیں ۔ شیخ ابو الفتحؒ نے اپنی قراءت از ابو احمد سامریؒ کی بنا پر علامہ دانیؒ کو قصر پڑھایا ہے ۔ جس کے نقل کرنے میں (باقی برصفحہ آیندہ)

ہے۔ فَقَدْ جَآءَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ جَآءَ اَشْرَاطُهَا میں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ (الممال) مَثْوًى وقفاً مُصَفًّى وقفاً هُدًى وقفاً۔ وَاٰتٰهُمْ اور وَمَثْوٰىكُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فِي النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ زَادَهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ۔ تَقْوٰىهُمْ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ بَغْتَةً میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَ اور جَآءَتْهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ فَاَنّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل اور ذِكْرٰىهُمْ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲ ۶

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ اور اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) شیخ موصوف منفرد ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "سامریؒ سے ابو الفتحؒ کے سوا اور کسی نے قصر نقل نہیں کیا۔ سامریؒ کے اساتذہ محمد بن عبد العزیزؒ۔ اور ابن الصباحؒ اور احمد بن محمد بن ھارون بن بقرہؒ (از تلامذۂ ابو ربیعہ) اور سلامۃ بن ھارون بصریؒ (تلمیذ ابو معمر جمحیؒ) ہیں انمیں سے کسی نے قصر بیان نہیں کیا۔ اور اگر ہم فرض کریں کہ کسی نے قصر روایت کیا ہے تو وہ طُرقِ تیسیر سے نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے تیسیر و شاطبیہ میں داخل.. کرنے کی کوئی وجہ نہیں" علامہؒ نے شیخ ابو مسلم محمد بن احمد بغدادیؒ سے حدیث سنی ہے قراءت عرضاً نہیں پڑھی اور تحدیث کی بنا پر قراءت پڑھ نہیں سکتے۔ سیدؒ کہتے ہیں۔ "قراءت کی تحدیث اس کے ثبوت کا فائدہ دیتی ہے پڑھنے کو مباح نہیں کرتی۔ اور اس کا قراءۃً حصول ثبوت کے لئے بھی مفید ہے اور قراءت کو بھی مباح کرتا ہے" ماحصل یہ ہے کہ قصر متروک ہے۔ شاطبیہ میں قصر کا ہونا تسامح ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

ادغام کرتے ہیں۔ وَذِكْرَ اور خَيْرًا میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) اَلْقِتَالُ رَاَيْتَ
(تنبیہ) اکثر ائمہ قراءت فَاَوْلٰى لَهُمْ پر وقف تام[1] اور ما بعد سے ابتداء
احسن کہتے ہیں۔

عَسَيْتُمْ کو مدنی سین کے کسرہ سے عَسِيْتُمْ اور باقی
فتح سے پڑھتے ہیں۔ اَلْقُرْءَانَ میں مکی نقل کرتے ہیں۔ قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (ک) تَبَيَّنَ لَهُمُ اور سَوَّلَ لَهُمْ

وَاَمْلٰى لَهُمْ کو بصری ہمزہ کے ضمہ لام کے کسرہ اور یاء تحتانیہ کے
فتح سے وَاُمْلِيَ لَهُمْ (مجہول) اور باقی ہمزہ ولام دونوں کے فتح اور الف
منقلبہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ اَلْاَمْرِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

اِسْرَارَهُمْ کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور ابوبکر ہمزہ کے فتح سے
اَسْرَارَهُمْ (جمع) اور باقی کسرہ سے (مصدر) پڑھتے ہیں۔ وَاَدْبَارَهُمْ
میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

رِضْوَانَهٗ کو ابوبکر را کے ضمہ سے رُضْوَانَهٗ اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں (الممال) سُوْرَةٌ میں کسائی وقفاً بخلاف......

[1] علامہ دانی اپنی کتاب الوقف والابتدا میں کہتے ہیں "ابو صالح حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ فَاَوْلٰى لَهُمْ پر کلام تام ہے اور ما بعد کا اس سے کوئی تعلق نہیں"۔ المرشد میں بھی وقف تام درج ہے۔ صحاح وغیرہ کتب لغت میں لکھا ہے کہ عرب اَوْلٰى لَكَ تہدید وتنذیر اور وعید کے لئے بولتے تھے جس کے معنٰی یہ ہیں کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے سامنے اور قریب ہے"۔ پس یہاں یہ کلمہ منافقین کی تہدید کے لئے آیا ہے۔ اور اس کے بعد طَاعَةٌ سے جدید کلام ہے جو خلیل وسیبویہ کے نزدیک مبتدا محذوف الخبر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ طَاعَةٌ خبر اور مبتدا محذوف ہے۔ ۱۲

فَاَوْلٰی ۔ وَاَعْمٰی ۔ اَلْهُدٰی (الشَّیْطٰنُ) وقفاً اور وَاَمْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف تقلیل اور عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ
تقلیل کرتے ہیں ع ۳ ع ۷

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ
وَالصّٰبِرِیْنَ وَنَبْلُوَاْ میں ابوبکرؒ مضارع کے تینوں کلمات کو یائے غیب
سے وَلَیَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی یَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ
وَالصّٰبِرِیْنَ وَیَبْلُوَاْ اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں ۔ رک تَبَیَّنَ
لَهُمْ ۔ شَیْـًٔا میں طول وتوسط اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وادغام ۔ یَّغْفِرَ ۔
یَّتِرَكُمْ اور غَیْرَكُمْ میں ترقیق ظاہر ہے ۔

اِلَی السَّلْمِ کو ابوبکرؒ اور حمزہؒ سین کے کسرہ سے اِلَی السِّلْمِ
اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔ اَلْاَعْلَوْنَ میں نقل وسکتہ ۔ تُؤْمِنُوْا ۔۔۔ اور

ے اَوْلٰی ہمزہ مفتوحہ سے قرآن میں نو جگہ واقع ہوا ہے نمبر۱ فَاللّٰهُ اَوْلٰی بِهِمَا (نساء)۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نمبر۲ اَوْلٰی بِبَعْضٍ (انفال)، نمبر۳ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی نمبر۴ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی (ہر دو احزاب) ان چاروں کے بارہ میں جملہ اہل عربیت اور تمام اہل ادا کا اجماع ہے کہ یہ اَفْعَلُ کے وزن پر بمعنٰی مہربان تر ۔ نزدیک تر ۔ اور سزاوار تر ہیں نمبر۵ فَاَوْلٰی لَهُمْ (یہاں سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں)، نمبر۶۔۹ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی (قیامہ)، اکثر ائمہ قراءت اور جمہور نحات ولغوی ان کو بھی اَفْعَلُ کہتے ہیں ۔ البتہ خلیلؒ وغیرہ کے نزدیک ان کا وزن فَعْلٰی ہے اور ان کے معنٰی ویل وافسوس کے ہیں حافظ ابو شامہؒ اور علامہ جعبریؒ وغیرہ نے ان پانچوں کے بارہ میں یہ اختلاف بیان کیا ہے ۔ مگر ائمہ قراءت میں سے کسی نے انمیں بصریؒ کے لئے فَعْلٰی ہونے کی بنا پر امالہ نہیں کیا بلکہ فتح پر اجماع ہے ۔ البتہ سورۂ قیامہ میں فَاَوْلٰی میں بصریؒ راس آیت ہونے کی بنا پر تقلیل کرتے ہیں فَعْلٰی ہونے کی وجہ سے نہیں ۔ اور اُوْلٰی ہمزہ مضمومہ بلاخلاف فُعْلٰی ہے ۱۲

یُؤتِکُمْ میں ابدال جلی ہے ۔ ھٰاَنْتُمْ کو قالونؒ و بصریؒ ھا کے بعد اثبات

الف اور ہمزہ مسہلہ سے ۔ قالونؒ و دوریؒ بمد و قصر اور سوسیؒ بقصر ۔ ورشؒ بحذف (آل عمران صـ ٩٨)

الف ہمزہ مسہّلہ سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم ۔ اور قنبلؒ بحذف

الف ہمزہ محققہ سے اور باقی باثبات الف ہمزہ محققہ سے پڑھتے ہیں ۔ اَلْفُقَرَآءُ

کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں ۔ (الممال) بِسِیْمٰھُمْ اور الدُّنْیَا میں حمزہؒ و کسائیؒ

امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور اَلْھُدٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ

بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع [ع ٤ ٨]

اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ہیں (مثلین کے ٣ متقاربین کے ٧) اور

صغیر چار [٤] ہیں

سُورَہ فتح

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف انتیس [٢٩] ہیں۔

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا سے عَزِیْزًا تک وجوہ صحیحہ اکسٹھ [٦١] ہیں[1] ۔ قالونؒ مع

بزیؒ چوبیس [٢٤] ۔ قنبلؒ چھ [٦] ۔ دوریؒ چار [٤] ۔ سوسیؒ اور شامیؒ دو [٢] ۔ دو [٢] ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ

[1] بم ١-٦ قالونؒ کے لئے صلہ اور منفصل کے قصر کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو ۔ بزیؒ مندرج ہوگئے ۔ ہر وجہ میں قنبلؒ کو سِرَاطًا سے لوٹاؤ ۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اور پھر بے صلہ اور قصر پر وہ ہی چھ [٦] ۔ چھ [٦] وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل پڑھو اور سوسیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ ۔ قالونؒ کے لئے مد پر وہ ہی چھ [٦] وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو لوٹاؤ ۔ شامیؒ کو دوریؒ کی طرح ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ کو قالونؒ کی طرح پڑھو ۔ خلفؒ کو سکتہ اور عدم سکتہ پر ادغام کامل سے پڑھو اور عدم سکتہ میں خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر چھ [٦] اور ترک پر دو [٢] وجوہ پڑھو (تنبیہ) ترک کے وصل میں ورشؒ کے لئے بھی صلہ ہوگا ۔ واللہ اعلم ۔ ١٢

چھ - چھ - خلفؒ دو - خلادؒ ایک - اور ورشؒ آٹھ (بسم اللہ پہ ۶ - ترک پر ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِيَغْفِرَ - وَيُكَفِّرَ - دَآئِرَةُ - مَصِيْرًا - وَمُبَشِّرًا - وَّنَذِيْرًا
وَتُعَزِّرُوْهُ اور وَتُوَقِّرُوْهُ میں ترقیق جلی ہے - (ک) لِيَغْفِرَ لَكَ اور
مَا تَقَدَّمَ مِنْ - صِرَاطًا کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور
باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں - الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو وَالْمُؤْمِنٰتِ ......
لِيُؤْمِنُوْا اور فَسَيُؤْتِيْهِ میں ابدال - وَالْاَرْضِ ہر دو میں نقل وسکتہ
جلی ہیں - (ک) وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ - سَيِّاٰتِهِمْ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ
سے ابدال کرتے ہیں - السَّوْءِ ہر دو میں طول وتوسط اور وقفاً نقل وادغام اور
عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے -

دَآئِرَةُ السَّوْءِ کو مکیؒ وبصریؒ سین کے ضمہ سے بمد واجب
دَآئِرَةُ السُّوْءِ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں - اس کے سوا اس سورۃ
میں دونوں جگہ (بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ - وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ میں)
فتح پر اجماع ہے -

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ ......
وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ میں مکیؒ وبصریؒ چاروں افعال
کو یاءِ غیب سے لِيُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَيُعَزِّرُوْهُ
وَيُوَقِّرُوْهُ وَيُسَبِّحُوْهُ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے
ہیں - وَّاَصِيْلًا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں -

عَلَيْهُ اللّٰهَ کو غیر حفصؒ ھاء کنایہ کے کسرہ اور اسم جلالہ کے لام کی ترقیق سے عَلَيْهِ اللّٰهَ اور حفصؒ ھا کے ضمہ اور لام کی تفلیظ سے.. پڑھتے ہیں۔

فَسَيُؤْتِيهِ کو حرمیؒ اور شامیؒ نون عظمت سے فَسَنُؤْتِيهِ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) أَوْفَى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ۹

(ک) سَيَقُولُ لَكَ۔ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔

أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا کو حمزہؒ وکسائیؒ ضاد کے ضمہ سے ضُرًّا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ خَبِيرًا۔ سَعِيرًا۔ اور يَغْفِرُ میں ترقیق جلی ہے بَلْ ظَنَنتُمْ میں ہشامؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَالْمُؤْمِنُونَ۔ لَمْ يُؤْمِنْ۔ لِتَأْخُذُوهَا اور يُؤْتِكُمُ میں ابدال۔ السَّوْءِ میں طول و توسط اور وقفاً نقل و ادغام۔ وَالْأَرْضِ اور الْأَنْهَٰرُ میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں (ک) يَغْفِرُ لِمَنْ اور وَيُعَذِّبُ مَنْ۔ مَنْ يَشَاءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور انطَلَقْتُمْ میں تغلیظ بیّن ہے۔

كَلَامَ اللّٰهِ کو حمزہؒ وکسائیؒ لام کے کسرہ سے الف کے بغیر كَلِمَ اللّٰهِ (کلمہ کی جمع)، اور باقی لام کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ بَلْ تَحْسُدُونَنَا میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور.. بَأْسٍ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ عَذَابًا أَلِيمًا ہر دو میں نقل اور بخلاف

سکتہ جلی ہیں۔
یُدْخِلْهُ اور یُعَذِّبْهُ میں مدنیؒ اور شامیؒ دونوں کو نون عظمت
سے نُدْخِلْهُ اور نُعَذِّبْهُ اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں (الممال)
لِلْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الْاَعْمٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ
امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲ ۱۰
الْمُؤْمِنِيْنَ ہر دو۔ يَاْخُذُوْنَهَا۔ تَاْخُذُوْنَهَا۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
مُّؤْمِنُوْنَ اور مُّؤْمِنٰتٌ میں ابدال جلی ہے (ک) فَعَلِمَ مَا۔ عَلَيْهِمْ
ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ كَثِيْرَةً ہر دو لَمْ تَقْدِرُوْا۔ قَدِيْرًا۔
وَّلَا نَصِيْرًا۔ اور بَصِيْرًا میں ترقیق بیّن ہے۔ (ک) فَعَجَّلَ لَكُمْ صِرَاطًا
کو قنبلؒ سین سے خلفؒ اشمام بالزّا کر کے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔
شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا کو بصریؒ یاءِ غیب سے يَعْمَلُوْنَ
اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور عَذَابًا اَلِيْمًا
میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔ اِذْ جَعَلَ میں بصریؒ و ہشامؒ ادغام کرتے ہیں۔
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔ وَاَهْلَهَا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ وَاُخْرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور التَّقْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۳ ۱۱
لَقَدْ صَدَقَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام۔ اور الرُّءْيَا

ہیں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (ک) فَعَلُوْمًا اور اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ ۔ لِيُظْهِرَهٗ
اور مَغْفِرَةً بیں ترقیق جلی ہے ۔ (ک) الْكُفَّارُ رُحَمَاءُ
وَرِضْوَانًا کو ابو بکرؒ را کے ضمہ سے وَرُضْوَانًا اور باقی..
کسرہ سے پڑھتے ہیں (ک) السُّجُوْدُ ذٰلِكَ ۔ فِي الْاِنْجِيْلِ میں نقل وسکتہ ظاہر
ہیں ۔ (ک) اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ
شَطْـَٔهٗ کو مکیؒ اور ابن ذکوانؒ طا کے فتح سے شَطَـَٔهٗ اور
باقی اسکان سے پڑھتے ہیں ۔
فَاٰزَرَهٗ کو ابن ذکوانؒ بحذف الف فَاَزَرَهٗ اور باقی ہمزہ کے بعد
اثبات الف سے پڑھتے ہیں ۔ ہشامؒ سے حلوانیؒ صرف اثبات الف[1] روایت کرتے
ہیں ۔
عَلٰى سُوْقِهٖ کو قنبلؒ واو کے بجائے ہمزہ سے سُؤْقِهٖ اور بوجہ
ثانی سین و واو کے درمیان ہمزہ مضمومہ زیادہ کرکے سُؤُوْقِهٖ (یہ وجہ
غریب اور زیاداتِ قصیدہ سے ہے) (ص ۵۳۸) اور باقی واو ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر پڑھتے
ہیں ۔ بِهِمُ الْكُفَّارَ کی قراآت ثلثہ ظاہر ہیں (الممال) الرُّءْيَا میں کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ بِالْهُدٰى
وَكَفٰى ۔ اور فَاسْتَوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ الْكُفَّارِ
میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ تَرٰىهُمْ میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ

[1] داجونیؒ نے ہشامؒ سے بحذف الف فَاَزَرَهٗ روایت کیا ہے ۔ جو ہمارے طرق سے
نہیں بلکہ صرف بطریق طیبہ صحیح ہے ۔ ۱۲ ط

ورشؒ تقلیل ۔ سِیۡمَاهُمۡ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۔
فِی التَّوۡرٰىةِ میں بصریؒ ۔ ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ
وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ۴/۱۲
اس سورۃ میں ادغام کبیر تیرہ ۱۳ ہیں (مثلین کے ۶۔ متقاربین کے ۷) اور صغیر
پانچ ۵ ہیں (المرسوم) بِمَا عٰهَدَ بحذف الف اور سِیۡمَاهُمۡ بالف مرسوم ہے
[شَطْـَٔهٗ اکثر مصاحف میں بحذف الف اور بعض میں طا کے بعد اثبات الف
سے شَطَاهٗ مرسوم تھا ۔ طا

سُورۃ حجرات

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلا اختلاف اٹھارہ ۱۸ ہیں ۔

وَعَدَ اللّٰهُ سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ تک وجوہ صحیحہ ایک سو پچاس ۱۵۰ ہیں ۔ قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس ۴۸ ۔ عاصمؒ وکسائیؒ بارہ ۱۲ ۔ بارہ ۱۲ ۔ بصریؒ ۔ دوریؒ اور شامیؒ چھ ۶ ۔ چھ ۔ خلادؒ وخلفؒ تین ۳ ۔ تین ۳ ۔ ورشؒ چونؒ ۵۴ (بسم اللّٰہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۱۸) [۱]

---

[۱] ۸۔۱۔۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِیۡمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور اسم جلالہ میں وہی وجہ ۸۔۲۴ الرَّحِیۡمِ کے روم دوصل اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر اسم جلالہ میں وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ مکیؒ منفصل کے قصر میں مندرج ہو گئے ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ اسی طرح چوبیس ۲۴ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر اسم جلالہ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ دوریؒ وشامیؒ کو دونوں میں اور صرف وصل میں خلادؒ کو مد سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے مدبدل کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر بسم اللّٰہ کے ساتھ بارہ اور ترک پر چھ وجوہ پڑھو ۔ واللّٰہ اعلم ۔ اہل ضرب یہاں ۲۹۴ وجوہ کہتے ہیں ۱۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

النَّبِيِّۦ کو مدنی یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاء مشددہ سے
پڑھتے ہیں۔ مَغۡفِرَةٌ اور خَيۡرًا میں ترقیق اور رالَيۡهِمۡ میں حمزہ کے لئے ھا
کا ضمہ جلی ہے
فَتَبَيَّنُوٓا کو حمزہ وکسائی تا کے بعد ثاء مثلثہ پھر باء موحدہ اور پھر
تاء فوقانیہ سے فَتَثَبَّتُوٓا (از تَثَبُّت) اور باقی تا کے بعد باء موحدہ پھر
یاء تحتانیہ اور پھر نون معجمہ سے (از تبیُّن) پڑھتے ہیں۔ (ک) الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور الۡمُؤۡمِنُوۡنَ میں ابدال جلی ہے۔ تَفِيۡٓءَ اِلٰٓى میں حرمیؒ و
بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل کرتے ہیں۔ وَاَقۡسِطُوۡا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں (الممال) لِلتَّقۡوٰى اور اَحَدُهُمَا میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ جَآءَكُمۡ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ وَنِعۡمَةً
میں کسائیؒ وقفاً۔ اور الۡاُخۡرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل
کرتے ہیں۔ ع ع ۱۳
خَيۡرًا ہر دو كَثِيۡرًا اور بَصِيۡرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوۡا
اور وَلَا تَجَسَّسُوۡا اور لِتَعَارَفُوۡا بزیؒ وصلاً تینوں کو تاء مشددہ
سے پڑھتے ہیں۔ بِالۡاَلۡقَابِ۔ الۡاِيۡمَانِ۔ فِى الۡاَرۡضِ اور وَالۡاَرۡضِ
میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ (ک) بِالۡاَلۡقَابِ بِئۡسَ۔ بِئۡسَ۔ يَاۡكُلَ۔
لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا اور الۡمُؤۡمِنُوۡنَ میں ابدال جلی ہے۔ يَتُبۡ فَاُولٰٓئِكَ
میں خلادؒ بخلاف اور بصریؒ وکسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (ک) يَاۡكُلَ لَحۡمَ

مَیْتًا کو مدنیؒ یاء مشددہ مکسورہ سے مَیِّتًا اور باقی یاء ساکنہ مخفّفہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

لَا یَلِتْکُمْ کو بصریؒ یاؤ لام کے درمیان ہمزہ ساکنہ کے اثبات سے مگر سوسیؒ ابدال کرکے یعنی دوریؒ لَا یَأْلِتْکُمْ اور سوسیؒ لَا یَالِتْکُمْ اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع بلاہمزہ ہے۔ شَیْئًا اور شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً مقدم الذکر میں حمزہؒ کے لئے اور مؤخر الذکر میں ہشامؒ و حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں (ک) یَعْلَمُ مَا ۔ اَنْ اَسْلَمُوْا میں نقل اور بخلاف سکتہ ظاہر ہیں۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ کو مکیؒ یاء غیب سے یَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) عَسٰی ہر دو۔ اَتْقٰکُمْ اور هَدٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَاُنْثٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ۱۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۴۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَۃُ قٓ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف پینتالیس ۴۵ ہیں۔

وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ سے الْمَجِیْدِ تک وجوہ صحیحہ چھیاسی ۸۶ ہیں۔ قالونؒ مع

لہ بِمَا ۱۸ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ بخطاب کے۔ طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

عاصمؒ وکسائیؒ بائیس ۲۲ - بصریؒ مع شامیؒ وحمزہؒ دس ۱۰ - مکیؒ بائیس ۲۲ - ورشؒ بتیس ۳۲

(بسم اللہ پر ۲۲ - ترک پر ۱۰)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْقُرْءَانِ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں - مُنْذِرٌ - الْكٰفِرُوْنَ اور تَبْصِرَةً میں ترقیق اور شَيْءٌ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب ظاہر ہے ءَاِذَا میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال - ورشؒ ومکیؒ تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بخلاف ادخال کرتے ہیں - مِتْنَا کو مکیؒ - بصریؒ شامیؒ اور ابو بکرؒ میم کے ضمہ سے مُتْنَا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں - (تنبیہ) مَيْتًا کی تخفیف پر قراء سبعہ کا اور الْاَيْكَةِ کے لام تعریف اور ہمزہ سے ہونے پر تمام قراء کا اجماع ہے البتہ ورشؒ نقل کرتے ہیں - فَحَقَّ وَعِيْدِ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں - الْاَوَّلِ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال) جَآءَهُمْ ہر دو میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور وَذِكْرٰى میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں - ع

ع ۱۵

(ک) وَنَعْلَمُ مَا - وَجَآءَتْ سَكْرَةُ میں بصریؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (ک) قَرِيْنُهٗ هٰذَا - اور قَالَ لَا اور الْقَوْلُ لَدَيَّ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) الْمَجِيْدِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو - عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہو گئے ۱-۶ بصریؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ کی وجوہ ثلثہ پر الْمَجِيْدِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۷-۱۰ اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو - شامیؒ وحمزہؒ مندرج ہو گئے - مکیؒ کے لئے يَعْمَلُوْنَ بغیب سے قالونؒ کے مانند بائیس ۲۲ وجوہ پڑھ کر ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند بائیس ۲۲ اور ترک پر بصریؒ کی طرح دس ۱۰ وجوہ پڑھو واللہ اعلم - اہل ضرب ۲۱۲ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲

بِظَلَّامٍ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (الممال) یَتَلَقَّی (الْمُتَلَقِّیٰنِ) میں وقفاً حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَجَآءَتْ ہر دو میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ کَفَّارٍ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

یَوْمَ نَقُوْلُ کو مدنیؒ اور ابو بکرؒ یاء غیب سے **یَقُوْلُ** اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔ (ک) نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ۔ امْتَلَأْتِ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ غَیْبِ۔ الْمَصِیْرُ اور سِرَاعًا میں ترقیق جلی ہے۔

مَا تُوْعَدُوْنَ کو مکیؒ یاء غیب سے **مَا یُوْعَدُوْنَ** اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مُنِیْبِ اِۨدْخُلُوْهَا کو وصلاً حرمیؒ۔ ہشامؒ اور کسائیؒ نون تنوین کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے۔ وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ (ک) رَبِّكَ قَبْلَ

وَاَدْبَارَ کو حرمیؒ اور حمزہؒ ہمزہ کے کسرہ سے **وَاِدْبَارَ** (مصدر) اور باقی فتح سے (دُبُر کی جمع) پڑھتے ہیں۔ یُنَادِ پر مکیؒ بخلاف یا سے وقف کرتے ہیں۔ جو داءً مقدم ہے۔ الْمُنَادِیْ میں مدنی وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ (ک) نَحْنُ نُحْیِیْ

تَشَقَّقُ کو حرمیؒ اور شامیؒ شین کی تشدید سے **تَشَّقَّقُ** اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ بِالْقُرْءَانِ میں مکیؒ نقل اور وَعِیْدِ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں (الممال) وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ لَذِكْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَلْقَی (السَّمْعَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ

ورشؒ بخلاف تقلیل اور بِجَبَّارٍ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۳ ۱۷

اس سورۃ میں یا آت زائدہ تین ہیں ۱ و ۲ وَعِيدِي ہر دو میں ورشؒ ۳ اور الْمُنَادِ میں مدنی و بصریؒ اور مکیؒ اثبات کرتے ہیں ۔ ادغام کبیر آٹھ ۸ ہیں (مثلین کے ۶ ۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر ایک ہے ۔ (الرسم سوم) امْتَلَأْتِ اکثر عراقی مصاحف میں صورت ہمزہ کے حذف سے اور حجازی ۔ شامی اور بعض عراقی مصاحف میں حسب قاعدہ ہمزہ باصورت مرسوم تھا ۔

سُورۂ والذّٰریٰت

باجماع مکیہ ہے ۔ اور اس کی آیتیں بلا خلاف ساٹھ ۶۰ ہیں ۔

فَذَكِّرْ سے لَوَاقِعٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو تراسی ۱۸۳ ہیں ۔ قالونؒ مع عاصمؒ و کسائیؒ پینتالیس ۴۵ ۔ ورشؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۴۵ ۔ ترک پر ۱۵) دوریؒ مع شامیؒ پندرہ ۱۵ ۔ سوسیؒ مع خلادؒ پندرہ ۱۵ ۔ خلفؒ تین ۳ اور مکیؒ پینتالیس ۴۵ ۔

لہ ۱ تا ۲۷ قالونؒ کے لئے وَعِيدِ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ ۲۸ تا ۴۲ وَعِيدِ کے روم پر الرَّحِيمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ ۴۳ تا ۴۵ اور وصل کل پر وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ عاصمؒ و کسائیؒ مندرج ہو گئے ۔ ورشؒ کو قطع اول کی ہر وجہ میں نقل سے اور وصل کل میں وَعِيدِ کو یہ باثبات سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر وَعِيدِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ دوریؒ کو سکتہ کی وجوہ میں عدم نقل سے اور وصل میں وَعِيدِ بغیر اثبات سے لوٹاؤ ۔ شامیؒ مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹاؤ ۔ وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے ۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل کی وجوہ ثلثہ پڑھ کر مکیؒ کو بِالْقُرْءَانِ کی نقل سے قالونؒ کے مانند پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۲۳۷ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(ک) وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا۔ حمزہ بھی شریک ہیں مگر ان کے لئے ادغام صغیر[1] ہے۔ لہٰذا مد لازم ہوتا ہے۔ توسط و قصر اور حرکت کا اشارہ جائز نہیں۔ وِقْرًا میں تفخیم پر اجماع ہے۔ یُؤْفَكُ میں ابدال، مَنْ اُفِكَ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ (ک) اُفِكَ قُتِلَ۔ وَعُیُوْنٍ کو مکی۔ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی عین کے کسرہ سے وَعِیُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔.....

یَسْتَغْفِرُوْنَ اور تُبْصِرُوْنَ میں ترقیق بین ہے۔

مِثْلَ مَا کو ابوبکر، حمزہ اور کسائی (لَحَقٌّ کی صفت مانکر) لام کے رفع سے مِثْلُ اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں (المال)۔ النَّارِ اور وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ میں بصری و دوری اماله ورش تقلیل اور اٰتٰهُمْ میں حمزہ و کسائی اماله اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱۸ (ک) حَدِیْثُ ضَیْفِ۔ اِبْرٰهِیْمَ کو ہشام ہا کے فتح اور الف سے اور باقی ہا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اِذْ دَخَلُوْا میں بصری۔ شامی۔ حمزہ اور کسائی ادغام کرتے ہیں۔

قَالَ سَلٰمٌ کو حمزہ و کسائی سین کے کسرہ اور لام کے اسکان سے الف کے بغیر **سِلْمٌ** اور باقی دونوں کے فتح اور لام کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں اور اس سے قبل فَقَالُوْا سَلٰمًا میں فتح اور الف پر اجماع ہے۔ اِنَّهُمْ اور عَلَیْهِمْ میں حمزہ کے لئے ہا کا ضمہ۔ تَاْكُلُوْنَ اور الْمُؤْمِنِیْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک) كَذٰلِكَ قَالَ اور قَالَ رَبُّكِ

[1] یعنی ادغام کبیر واجب بمنزلہ صغیر اجماعی وجوبی۔ ۱۲ ط

اور انّہٗ ھُوَ

غَیۡرَ اور سٰحِرٌ میں ترقیق۔ الاَلِیۡمَ میں نقل وسکتہ۔ وَھُوَ میں سکون ھا اور عَلَیۡھِمُ الرِّیۡحَ کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔ یہاں الرِّیۡحَ میں توحید پر اجماع ہے۔ (ک) الۡعَقِیۡمَ مَا۔ شَیۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ قِیۡلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) قِیۡلَ لَھُمۡ اور اَمۡرِ رَبِّھِمۡ

الصّٰعِقَۃُ کو کسائیؒ الف کے حذف اور عین کے اسکان سے الصَّعۡقَۃُ اور باقی صاد کے بعد الف کے اثبات اور عین کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

وَقَوۡمُ نُوۡحٍ کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ (فِیۡ ثَمُوۡدَ کے ثمود پر عطف کرکے) میم کے خفض سے وَقَوۡمِ نُوۡحٍ اور باقی (فعل مقدر کا مفعول قرار دیکر) میم کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) اَتٰىكَ اور فَتَوَلّٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ فَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ خِیۡفَۃً میں کسائیؒ وقفاً اور مُوۡسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

تَذَکَّرُوۡنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّکَّرُوۡنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ شَیۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب۔ فَفِرُّوۡا۔ نَذِیۡرٌ ہردو اور سَاحِرٌ میں ترقیق۔۔۔۔۔ اِلٰھًا اٰخَرَ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور الۡمُؤۡمِنِیۡنَ میں ابدال جلی ہے (ک) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ۔ ظَلَمُوۡا میں تغلیظ اور یَوۡمِھِمُ الَّذِیۡ کی قرآت ثلثہ

جزو بست وهفتم

ع ۲ / ۱

ظاہر ہیں (الممال) مَآ اَتَی (اَلَّذِیْنَ) میں وقفاً حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور الذِّکریٰ میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ہیں (از ہر دو اقسام ۵-۵) اور صغیر ایک ہے (الموسوم) بِاَیْىدٍ میں ایک یا زائدہ اور فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ اور (اَلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اور قَوْمٌ طَاغُوْنَ بالف مرسوم ہیں۔

سُورۂ والطور

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی سینتالیس ۴۷ بصری اڑتالیس ۴۸ اور شامی وکوفی انچاس ۴۹ ہیں۔ دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ وَالطُّوْرِ پر عراقی وشامی ۲ اور جَهَنَّمَ دَعًّا پر شامی وکوفی آیت ہے۔

فَوَيْلٌ سے سَيْرًا تک وجوہ صحیحہ چون ۵۴ ہیں۔ قالون مع مکی دس ۱۰ عاصم دس ۱۰۔ ورش چودہ ۱۴ (بسم اللہ پر ۱۰۔ ترک پر ۴) شامی وبصری چار ۴ چار ۴۔ خلاد ایک ۱۔ کسائی دس ۱۰ اور خلف ایک ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَتَسِيْرُ۔ سَيْرًا۔ اَفَسِحْرٌ۔ تُبْصِرُوْنَ۔ فَاصْبِرُوْا

لہ ۱-۹ قالون کے لئے يُوْعَدُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ووصل ۱ اور وصل کل پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے ہر وجہ میں ورش وعاصم کو مد سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے ترک پر يُوْعَدُوْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور شامی کو ہر وجہ میں تفخیم را سے لوٹاؤ۔ بصری کے لئے ھا ذمیم کے کسرہ کے ساتھ يُوْعَدُوْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھ کر خلاد کے لئے دونوں کے ضمہ سے وصل پڑھو۔ کسائی کے لئے قالون کے مانند دس وجوہ پڑھ کر خلف کے لئے ادغام کامل سے وصل پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۸ ۷ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

اور تَصۡبِرُوۡا میں ترقیق اور اِصۡلَوۡهَا میں تغلیظ جلی ہے۔

وَاتَّبَعَتۡهُمۡ کو بصریؒ واؤ عاطفہ کے بعد ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور تاء فوقانیہ مُخَفَّفہ ساکنہ۔ باء موحدہ کے بعد عین ساکنہ اور نون متکلم والف عظمت سے وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ اور باقی واو کے بعد ہمزہ وصلیہ تاء فوقانیہ مشددہ مفتوحہ۔ باء موحدہ کے بعد عین مفتوحہ اور تاء تانیث ساکنہ سے پڑھتے ہیں

ذُرِّيَّتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ کو بصریؒ یاء تحتانیہ کے بعد الف جمع کے اثبات اور تاء فوقانیہ اور ھا کے کسرہ سے ذُرِّيّٰتِهِمۡ (مفعول) شامیؒ بھی یا کے بعد الف جمع کے اثبات مگر تا اور ھا کے ضمہ سے ذُرِّيّٰتُهُمۡ (فاعل) اور باقی الف جمع کے بغیر تاء وھا کے ضمہ سے (بتوحید) پڑھتے ہیں۔

ذُرِّيَّتَهُمۡ وَمَا کو مدنیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاء تحتانیہ کے بعد الف جمع کے اثبات اور تا وھا کے کسرہ سے ذُرِّيّٰتِهِمۡ اور باقی الف کے بغیر تا کے نصب اور ھا کے ضمہ سے (بتوحید) پڑھتے ہیں۔ تینوں کلمات کے اختلاف کا نتیجہ چار قراءتیں ہیں۔ ۱ بصریؒ وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ ذُرِّيّٰتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ۲ شامیؒ وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيّٰتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ۳ مدنیؒ وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ۴ اور باقی (مکیؒ و کوفیؒ) بھی اسی طرح مگر کلمہ آخر کو بافراد (ذُرِّيَّتَهُمۡ) پڑھتے ہیں۔

وَمَاۤ اَلَتۡنٰهُمۡ کو مکیؒ لام کے کسرہ سے اَلِتۡنٰهُمۡ (از عَلِمَ) اور

باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ ابن مجاہدؒ نے قنبلؒ سے صرف اثبات ہمزہ روایت کیا ہے اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ[1] ہے۔ شَيْءٍ[2] میں طول و توسط اور وقفاً نقل وادغام جلی ہے۔ کَاْسًا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

لَا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ کو مکیؒ و بصریؒ واو اور میم کے فتح سے تنوین کے بغیر لَا لَغْوَ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمَ اور باقی دونوں کو تنوین رفع سے پڑھتے ہیں۔ تَاْثِيْمٌ میں ابدال اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ لُؤْلُؤٌ میں سوسیؒ و ابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال اور.... يَتَسَآءَلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال و حذف صحیح نہیں۔

---

[1] قنبلؒ سے ابن شنبوذؒ نے ہمزہ کے بغیر لِتْنٰهُمْ روایت کیا ہے یہ حضرت اُبیؓ اور طلحہؒ بن مصرف کی قراءت اور امام اعمشؒ سے بھی منقول ہے، اور یہی قواسؒ سے حلوانیؒ کی روایت ہے اور ابن مجاہدؒ جمہور کے موافق ہمزہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارا طریقہ یہی ہے - ۱۲

[2] وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے شَيْءٍ تک طریقۂ قراءت بم۱-۲ قالونؒ کے لئے وَاتَّبَعَتْهُمْ کے صلہ کے ساتھ ذُرِّيَّتُهُمْ اول بتوحید اور ثانی بجمع اور اَلَتْنٰهُمْ بفتح پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ بم۳ مکیؒ کو ذُرِّيَّتَهُمْ دوم بتوحید اور اَلِتْنٰهُمْ سے لوٹاؤ بم۴-۵ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر اسی طرح قصر و مد پڑھو بم۶ عاصمؒ کو ذُرِّيَّتَهُمْ دوم سے بتوحید پڑھ کر بم۷-۱۰ حمزہؒ کو مد سے لوٹاؤ اور شَيْءٍ میں نقل وادغام کے ساتھ سکون، وروم پڑھو بم۱۱ کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ بم۱۲ ورشؒ کے لئے مد بدل کا قصر۔ نقل اور شَيْءٍ کا توسط پڑھو بم۱۳-۱۶ خلفؒ کے لئے.. سکتہ پر شَيْءٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو بم۱۷-۲۰ ہشامؒ کے لئے ذُرِّيّٰتُهُمْ (اول) کے ساتھ شَيْءٍ کی وجوہ اربعہ پڑھ کر بم۲۱ ابن ذکوانؒ کو تحقیق سے لوٹاؤ۔ بم۲۲ بصریؒ کے لئے وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ سے پڑھ کر بم۲۳ دوریؒ کو مد سے لوٹاؤ بم۲۴ ورشؒ کے لئے مد بدل اور شَيْءٍ کا توسط بم۲۵-۲۶ اور مد بدل کے طول پر شَيْءٍ کا توسط و طول پڑھو۔ واللہ اعلم - ۱۲

نَدۡعُوۡهُ اِنَّهٗ کو مدنیؒ اور کسائیؒ ہمزہ کے فتح سے اَنَّهٗ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔(ک) اِنَّهٗ هُوَ (الممال) نَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰهُمۡ۔ وَوَقٰهُمۡ اور وَوَقٰنَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور مَصۡفُوۡفَةٍ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ع
ع ۲
شَاعِرٌ۔ الۡمُصَیۡطِرُوۡنَ اور غَیۡبُ میں ترقیق۔ تَاۡمُرُهُمۡ۔ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ۔ فَلۡیَاۡتُوۡا۔ اور فَلۡیَاۡتِ میں ابدال جلی ہے۔ تَاۡمُرُهُمۡ کو بصریؒ را کے اسکان سے تَاۡمُرۡهُمۡ۔ دوریؒ بوجہ ثانی ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ سے پڑھتے ہیں۔ شَیۡءٍ اور شَیۡـًٔا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وَالۡاَرۡضَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (ک) خَزَآئِنُ رَبِّكَ

اَلۡمُصَیۡطِرُوۡنَ کو حفصؒ[۱] و خلادؒ[۲] دونوں بخلاف مدنیؒ۔ بزیؒ
جلد اصـ ۳۱۵

---

[۱] حفصؒ کے لئے یہاں جمہور اہل ادا صاد کہتے ہیں۔ غایۃ ابن مہرانؒ۔ تذکرہ۔ عنوان۔ تبصرہ۔ کافی۔ تلخیص اور ھدایہ میں صرف صاد منقول ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے صاد ہی پڑھا ہے اور جامع البیان میں ہاشمیؒ۔ اشنانیؒ اور عبیدؒ سے فقط صاد بیان کیا ہے یہی تیسیر کا طریقہ ہے۔ زرعانؒ و شاہینؒ، عمرو بن صباحؒ سے۔ ھذلیؒ، اشنانیؒ و عبیدؒ سے اور دانیؒ جامع البیان میں ابو طاہر بن ابی ھاشمؒ سے وہ اشنانیؒ سے سین روایت کرتے ہیں۔ مبہج۔ ارشادین اور غایۃ ابی العلاءؒ میں سین مروی ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے سین پڑھا ہے۔ تیسیر و شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج اور دونوں صحیح و ماخوذ ہیں لیکن صاد مقدم ہے۔ ۱۲

[۲] خلادؒ کے لئے یہاں حلوانیؒ اور محمدؒ بن سعید البزازؒ خلادؒ سے۔ محمدؒ بن لاحقؒ، سُلیمؒ سے۔ اور عبداللہ بن صالحؒ حمزہؒ سے صاد خالص اور باقی تمام مشرقی و مغربی حضرات بلا خلاف اشمام روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں " اشمام کے خلاف (باقی بر صفحہ آئندہ)

بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ[1]۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ صاد خالص سے۔ حفصؒ بوجہ ثانی اور قنبلؒ[2]
وہشامؒ سین سے اَلْمُسَیْطِرُوْنَ خلادؒ بوجہ ثانی اور خلفؒ صاد
میں اشمام بالزّا کر کے پڑھتے ہیں۔ رسم اجماعاً بالصاد ہے (تنبیہ) یہاں
کِسَفًا میں سین کے اسکان پر اجماع ہے۔

یُصْعَقُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح سے
یَصْعَقُوْنَ (معروف) اور باقی ضمہ سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔
ظَلَمُوْا میں تغلیظ جلی ہے۔ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ
ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں وَاِدْبَارَ میں ہمزہ کے کسرہ پر قراء عشرہ
کا اجماع ہے۔ ع ع۲ ۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر دو ہیں (از ہر دو قسم ایک ایک) اور صغیر ایک ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کوئی نص نہیں پائی جاتی۔ دانیؒ نے اپنی قراءت از ابو الفتحؒ کی بنا پر تیسیر میں اس کے اندر خلاف بیان کیا ہے اور شاطبیؒ نے اس کا اتباع کیا ہے"۔ ابن شنبوذؒ کو جوہریؒ فقط اشمام کہتے ہیں اور یہی تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ خلادؒ کے لئے اشمام اصح اور اداءً مقدم ہے گو صاد بھی متروک نہیں۔ ۱۲

[1] ابن ذکوانؒ کے لئے ہمارے طرق سے صرف صاد مروی ہے اور جمہور ائمہ نقاشؒ سے فقط صاد روایت کرتے ہیں۔ یہی تیسیر و شاطبیہ وغیرہ میں ہے۔ ابن مہرانؒ، نقاشؒ سے اور ابن الفحامؒ، ابو الحسین فارسیؒ وغیرہ کے ذریعہ سے نقاشؒ سے سین روایت کرتے ہیں۔ یہی ابن اخرمؒ وغیرہ کی اخفشؒ سے روایت ہے۔ ۱۲

[2] قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ نے بجمیع طرق اور ابن شنبوذؒ سے بطریق مستنیر صرف سین مروی ہے۔ یہی تیسیر و شاطبیہ میں ہے۔ اور ہمارے طرق سے یہی ماخوذ ہے ابن شنبوذؒ سے بطریق مبہج صاد بھی منقول ہے جس کو جامع البیان میں دانیؒ نے بھی لیا ہے۔ ۱۲

رالمرسوم)، فٰکِھِیۡنَ بعض مصاحف میں باثبات الف اور بعض میں بحذف اور قَوۡمٌ طَاغُوۡنَ بالف مرسوم تھا

سُورۂ نجم

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی وکوفی باسٹھ ۶۲ اور باقی ائمہ کے نزدیک اکسٹھ ۶۱ ہیں۔ تین جگہ اختلاف ہے ۔ ۱ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡـًٔا پر کوفی ۲ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰی پر شامی ۳ اور اِلَّا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا پر غیر دمشقی آیت ہے۔

وَاصۡبِرۡ سے وَمَا غَوٰی تک وجوہ صحیحہ اکیانوے ۹۱ ہیں۔ قالونؒ مع عاصمؒ تیس ۳۰ ۔ ورشؒ مع دوریؒ بیس ۲۰ (بسم اللہ پہ ۱۵ ۔ ترک پہ ۵) کسائیؒ پندرہ ۱۵ شامیؒ پانچ ۵ ۔ حمزہؒ ایک ۱ ۔ مکیؒ پندرہ ۱۵ ۔ بصریؒ پانچ ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مِرَّۃٍ ۔ سِدۡرَۃِ ۔ السِّدۡرَۃَ اور الۡاٰخِرَۃُ میں ترقیق ۔ وَھُوَ میں سکون ھا ۔ الۡاَعۡلٰی ۔ الۡاُخۡرٰی ۔ الۡاُنۡثٰی ۔ الۡاَنۡفُسُ اور وَالۡاُوۡلٰی

ا ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے النُّجُوۡمِ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیۡمِ میں دو ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر صلہ اور بے صلہ ۱۹-۲۸ ..... النُّجُوۡمِ کے روم پر الرَّحِیۡمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر صلہ و بے صلہ ۲۹-۳۰ وصل کل پر صلہ اور بے صلہ پڑھو ۔ عاصمؒ مندرج ہو گئے ۔ بے صلہ کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر.. النُّجُوۡمِ کی وجوہ خمسہ پڑھو ۔ دوریؒ مندرج ہو گئے ۔ شامیؒ کو ہر وجہ میں فتح سے اور وصل میں حمزہؒ کو امالہ سے لوٹاؤ ۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ سے ۔ قالونؒ کے صلہ کے مانند پڑھکر بصریؒ کو ادغام سے ورشؒ کے مانند پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۱۲۱ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

ہیں نقل و سکتہ۔ اَوْ اَدْنٰی اور نَزْلَۃً اُخْرٰی ہیں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں

مَا کَذَبَ کو ہشامؒ ذال کی تشدید سے **مَا کَذَّبَ** اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ اَلْفُؤَادُ ہیں ورشؒ ابدال نہیں کرتے البتہ مد بدل ہوتا ہے۔ مَا رَاٰی ہیں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔

اَفَتُمْرُوْنَهٗ کو حمزہؒ و کسائیؒ تا کے فتح اور میم کے اسکان سے الف کے بغیر **اَفَتَمْرُوْنَهٗ** اور باقی تا کے ضمہ میم کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ الْمَاْوٰی ہیں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ اَفَرَاَیْتُمُ ہیں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔

وَمَنٰوةَ کو مکیؒ الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے بمد واجب **وَمَنٰؤَةَ** اور باقی ہمزہ کے بغیر پڑھتے ہیں۔ اور اس پر وقف سب کے نزدیک ھا سے ہوگا۔ الف بصورت واو مرسوم ہے۔

ضِیْزٰی کو مکیؒ اصل لغت کے مطابق ضاد کے بعد ہمزہ ساکنہ سے **ضِئْزٰی** اور باقی اس کو یاء ساکنہ سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ہیں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مِنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰی کی قرآت ثلثہ ظاہر ہیں۔ (الممال) (تنبیہ) فواصل کے امالہ والی یہ دوسری سورۃ ہے (اس رکوع ہیں فواصل ممال پچیس ہیں) ۲۵ جلد اص ۲۱۹ ۔ طبلہ ص ۳۷۵ ؎۱ هَوٰی ؎۲ غَوٰی ؎۳ الْهَوٰی ؎۴ یُوْحٰی ؎۵ الْقُوٰی ؎۶ فَاسْتَوٰی ؎۷ الْاَعْلٰی ؎۸ فَتَدَلّٰی ؎۹ اَدْنٰی ؎۱۰ مَآ اَوْحٰی ؎۱۱ الْمُنْتَهٰی ؎۱۲ الْمَاْوٰی

۱۳ مَا یَغْشٰی ۱۴ وَمَا طَغٰی ۱۵ وَالْعُزّٰی ۱۶ الْاُنْثٰی ۱۷ ضِیْزٰی
۱۸ الْهُدٰی ۱۹ تَمَنّٰی ۲۰ اور وَالْاُوْلٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش وبصری
تقلیل ۲۱ مَا رَاٰی میں بصری صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ وکسائی
را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورش تقلیل ۲۲ یَرٰی ۲۳ اُخْرٰی ۲۴
الْکُبْرٰی ۲۵ اور الْاُخْرٰی میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل
(غیر فواصل) مِرَّةٍ میں کسائی وقفا۔ فَاَوْحٰی۔ یَغْشٰی (السِّدْرَةَ) وقفا
اور وَمَا تَهْوَی (الْاَنْفُسُ) وقفا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل
رَاٰہُ اور لَقَدْ رَاٰی میں بصری صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوان۔ ابوبکر۔ حمزہ اور
کسائی را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورش تقلیل۔ مَازَاغَ میں حمزہ اور
جَآءَهُمْ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں (تنبیه) دَنَا واوی ہے
اس میں امالہ نہیں ہو سکتا۔ اور رَاٰہُ کا امالہ ابن ذکوان کے لئے بخلاف ہے ع ۵
شَیْئًا ہر دو میں طول وتوسط اور حمزہ کا مذہب اور وقفاً حمزہ کے
لئے نقل وادغام۔ یَأْذَنَ اور لَا یُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ بِالْاٰخِرَةِ۔ کَبٰٓئِرَ
اور الْمَغْفِرَةِ میں ترقیق جلی ہے (ک) الْمَلٰٓئِکَةَ تَسْمِیَةَ۔ الْاُنْثٰی میں
نقل وسکتہ ظاہر ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَنْ ہر دو۔ وَهُوَ میں سکون ھا بین ہے
کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ کو حمزہ وکسائی باء موحدہ کے کسرہ اور اس کے بعد
یاء ساکنہ سے الف وہمزہ کے بغیر کَبِیْرَ الْاِثْمِ (بافراد) اور باقی باء
موحدہ کے فتح اس کے بعد الف جمع کے اثبات اور ہمزہ مکسورہ سے یا کے بغیر بمد
واجب پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِکُمْ

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ کو وصلاً حمزہؒ ہمزہ اور میم دونوں کے کسرہ سے بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ۔ کسائیؒ ہمزہ کے کسرہ اور میم کے فتح سے بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ اور باقی ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتح سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا اس پر اجماع ہے (ک) اَعْلَمُ بِمَنِ (الممال) (فواصل ممال چھ ہیں) ۱ وَيَرْضٰى ۲ الْاُنْثٰى ۳ الدُّنْيَا ۴ اهْتَدٰى ۵ بِالْحُسْنٰى وقفاً ۶ اور اتَّقٰى ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ و بصریؒ تقلیل کرتے ہیں (غیر فواصل) مَّنْ تَوَلّٰى ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الْمَغْفِرَةِ ہیں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں (تنبیہ) مَنْ تَوَلّٰى پر شامی آیت ہے۔ لہٰذا بصریؒ اسمیں تقلیل نہیں کرتے اور ورشؒ کے لئے تقلیل بخلاف ہے اور اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا پر غیر دمشقی آیت ہے۔ لہٰذا اسمیں ورشؒ کے لئے صرف تقلیل ہے۔ ع ۲ ع ۶

اَفَرَءَيْتَ کو مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ وَاَكْدٰى وَاَبْكٰى۔ وَاَحْيَا۔ وَاَقْنٰى اور وَاَطْغٰى ہیں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ فَهُوَ ہیں سکون ھا جلی ہے۔ لَمْ يُنَبَّاْ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ وَاِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ تَزِرُ۔ وَازِرَةٌ۔ وِزْرَ اور نَذِيْرٌ ہیں ترقیق۔ الْاَوْفٰى۔ وَالْاُنْثٰى الْاُخْرٰى۔ الْاُوْلٰى اور الْاٰزِفَةُ ہیں نقل وسکتہ جلی ہیں (ک) وَاَنَّهٗ هُوَ

ہر چہار

اَلنَّشَآءَةَ کو مکی و بصری شین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور پھر ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب **اَلنَّشَاءَةَ** اور باقی شین کے اسکان اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔

عَادًا الْاُوْلٰی میں وصلاً مدنی و بصری ہمزہ کی حرکت لام پر نقل اور نون تنوین کا لام میں ادغام کرتے ہیں۔ قالون ہمزہ کو ساکنہ باقی رکھکر جلد ا صـ ۱۹۶ **عَادَا لُّؤْلٰی** اور ورش و بصری اس کے ابدال سے **عَادَا لُّوْلٰی** اور باقی نون تنوین کے کسرہ لام کے اسکان اور ہمزہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف ہمزہ ہے۔ اگر عادًا کو قطع کرکے اَلْاُوْلٰی سے ابتدا کریں تو عدم اعتبار عارض اور اعتبار عارض پر قالون اَلُؤْلٰی ۔ لُؤْلٰی ۔ اور ورش و بصری اَلُوْلٰی اور لُوْلٰی پڑھتے ہیں۔ اور قالون و بصری کے لئے دیگر قراء کے مانند اَلْاُوْلٰی بھی جائز بلکہ اداءً مقدم ہے کیونکہ اب سبب تخفیف باقی نہیں ہے۔ ازرق کے لئے مد بدل میں اختلاف ہے بعض نے اس کو مستثنیٰ کیا ہے اور بعض مستثنیٰ نہیں کرتے قائلین مد اس کی ہر وجہ پر تقلیل پڑھتے ہیں کیونکہ یہ رأس آیت ہے۔ اور اگر ہمزۂ وصل کے بغیر ابتدا کریں تو باجماع قصر کے سوا اور کوئی وجہ جائز نہیں کیونکہ عارض کے اعتبار نے ہمزہ کو ساقط کر دیا ہے۔

وَثَمُوْدَا کو حرمی۔ بصری۔ شامی اور کسائی تنوین سے **وَثَمُوْدًا** اور باقی تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین والے الف پر اور باقی حضرات دال ساکنہ پر وقف کرتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ **اَظْلَمَ** میں تغلیظ اور **وَالْمُؤْتَفِكَةَ** میں ابدال ظاہر ہے (ک) الحدیث تعجبون (الممال) (فواصل ممال

چوبیس ہیں) ۱ تَوَلّٰی ۲ وَاَکْدٰی ۳ مُوْسٰی ۴ وَفّٰی ۵ سَعٰی
۶ الْاَوْفٰی ۷ الْمُنْتَهٰی ۸ وَاَبْکٰی ۹ وَاَحْیَا ۱۰ وَالْاُنْثٰی ۱۱
تُمْنٰی ۱۲ وَاَقْنٰی ۱۳ الْعُوْلٰی (الُّوْلٰی) ۱۴ فَمَآ اَبْقٰی ۱۵ وَاَطْغٰی ۱۶
اَهْوٰی ۱۷ غَشّٰی ۱۸ اور الْاُوْلٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش وبصری
تقلیل۔ ۱۹ یَرٰی ۲۰ اُخْرٰی ۲۱ یُرٰی ۲۲ الْاُخْرٰی ۲۳ الشِّعْرٰی
۲۴ اور تَتَمَارٰی میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل (غیر فواصل)
وَاَعْطٰی۔ یُجْزٰىهُ۔ اَغْنٰی اور فَغَشّٰىهَا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش
بخلاف تقلیل۔ الْاٰزِفَةُ اور کَاشِفَةٌ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۳

اس سورۃ میں ادغام کبیر دس ہیں (از ہر دو قسم ۵-۵) اور صغیر ایک
ہے (المرسوم) اَللّٰتَ تا سے اور وَمَنٰوةَ واو اور ھا سے۔ رامرف
اس سورۃ میں دو جگہ (مارای اور لقد رای) یا سے مرسوم ہے۔

سُورۂ قمر

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف پچپن ۵۵ ہیں۔

فَاسْجُدُوْا سے وَانْشَقَّ الْقَمَرُ تک وجوہ صحیحہ چوبیس ۲۴ ہیں[1]
مبسملین اٹھارہ ۱۸ اور تارکین چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سِحْرٌ۔ مُنْتَشِرٌ اور الْکٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے

[1] ۱-۱۵ قالون کے لئے قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک
۱۶-۱۸ اور وصل کل پر الْقَمَرُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ بسم اللہ والے مندرج ہو گئے۔ ورش
کے لئے سکتہ اور وصل پر الْقَمَرُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ تارکین بھی مندرج ہو گئے۔

واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں ۔ ۱۲

وَلَقَدْ جَآءَهُمُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام اور یَدْعُ الدَّاعِ میں ورشؒ وبصریؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

نُكُرٍ کو مکیؒ کاف کے اسکان سے نُكْرٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

خُشَّعًا کو بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ خا کے فتح۔ اس کے بعد اثبات الف اور شین مخففہ مکسورہ سے خَاشِعًا اور باقی خا کے ضمہ اور شین مشددہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں خا کے بعد الف مرسوم اور بعض میں محذوف تھا۔ اِلَى الدَّاعِ میں مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔

فَفَتَحْنَا کو شامیؒ تا کی تشدید سے فَفَتَّحْنَا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ عُيُونًا کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے عِيُونًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بِأَعْيُنِنَا میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال۔ وَنُذُرِ میں ہر ۳ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا۔ اور الْقُرْءَانَ ہر دو میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ (الممال) جَآءَهُمْ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ اور فَالْتَقَى (الْمَآءُ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) فَدَعَا واوی ہے اس میں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع ۱/۸

كَذَّبَتْ ثَمُودُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے

ہیں۔ ءَاُلۡقِيَ کو بصریؒ و ہشامؒ دونوں بخلاف اور قالونؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ بصریؒ بوجہ ثانی اور ورشؒ و مکیؒ صرف تسہیل سے۔ ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے اور بوجہ ثالث دیگر قراء کے مانند تحقیق سے ادخال کے بغیر پڑھتے ہیں۔ الذِّکۡرُ میں ترقیق۔ کَذَّابٌ اَشِرٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔

سَیَعۡلَمُوۡنَ کو شامیؒ اور حمزہؒ تاءِ خطاب سے سَتَعۡلَمُوۡنَ

اور باقی یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں۔ الۡاَشِرُ میں نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (تنبیہ) وَ نَبِّئۡهُمۡ ابدال سے مستثنیٰ ہے۔ وَنُذُرِ یے ہر سہ میں ورشؒ وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ عَلَيۡهِمۡ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ الۡقُرۡءَان ہر دو میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (ک) اٰلَ لُوۡطٍ۔ وَلَقَدۡ صَبَّحَهُمۡ میں بصریؒ ہشامؒ و حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں (الممال) فَتَعَاطٰی[1] میں حمزہؒ و کسائیؒ اماله اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ع ۹

وَلَقَدۡ جَآءَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ جَآءَ اٰلَ کو قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اُولیٰ کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد و قصر پڑھتے ہیں۔ تسہیل کے ساتھ مد بدل جائز ہے۔ ابدال کے ساتھ نہیں۔ خَيۡرٌ میں ترقیق جلی ہے (ک) يَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ[جلد ا صفحہ ۱۸۷]۔ وَاَمَرُّ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ) مَسَّ سَقَرَ میں تشدید کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ شَيۡءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

(ک) فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ (الممال) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ اَدْھٰی
میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ اور النَّارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ
اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳ ۱۰

اس سورۃ میں یاآت زائدہ آٹھ ہیں ۱ یَدْعُ الدَّاعِ میں بزیؒ اور
ورشؒ وبصریؒ ۲ اِلَی الدَّاعِ میں حرمیؒ وبصریؒ ۳-۸ اور وَ نُذُرِ
میں چھ ۶ جگہ ورشؒ اثبات یا کرتے ہیں۔ ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کے ۲ ۔ متقاربین
کا ایک ۱) اور صغیر چار ہیں۔ (المرسوم) یَدْعُ بحذف واو مرسوم ہے۔

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن عزوجل اسمہ بقول جمہور مکیہ ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ
اور قتادہ مدنیہ کہتے ہیں۔ اس کی آیتیں
بصری چھہتر ۷۶ ۔ حجازی ستتر ۷۷ اور کوفی وشامی اٹھہتر ۷۸ ہیں۔ پانچ جگہ اختلاف[1]
ہے ۱ اَلرَّحْمٰنُ پر شامی وکوفی ۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ (اول) پر غیر مدنی
۳ لِلْاَنَامِ پر غیر مکی ۴ شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ پر حجازی ۵ اور یُکَذِّبُ
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ پر غیر بصری آیت ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ سے اَلْقُرْءَانَ تک وجوہ صحیحہ چھیاسٹھ ۶۶ ہیں[2]۔ قالونؒ

---

[1] چوہتر جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے بصری دو حجازی تین۔ تین اور کوفی و
شامی چار چار جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ۱-۶ قالونؒ کے لئے مُقْتَدِرٍ کے سکون وروم پر الرَّحِیْمِ کا طول۔ توسط اور
قصر اور ان میں سے ہر ایک پر اَلْقُرْاٰنَ میں وہ ہی وجہ ۷-۱۸ پھر (مُقْتَدِرٍ کی دو
وجوہ کے ساتھ) الرَّحِیْمِ کے روم ووصل اور ۱۹-۲۱ وصل کل پر اَلْقُرْاٰنَ کی
وجوہ ثلثہ پڑھو۔ مکی کے سوا بسم اللہ والے مندرج ہو گئے۔ مکی کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ۔
ورشؒ کیلئے ترک پر مُقْتَدِرٍ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر اَلْقُرْاٰنَ (باقی بر صفحہ آئندہ)

مع ورشؒ وعاصمؒ وکسائیؒ اکیس ۲۱۔ مکیؒ اکیس ۲۱۔ ورشؒ مع دوریؒ وشامیؒ نو ۹ خلادؒ تین ۳۔ سوسیؒ نو ۹ اورخلفؒ تین ۳ عہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْقُرْءَانَ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ وَلَا تُخْسِرُوا میں ترقیق۔ الْاَكْمَامِ اور كَالْاَعْلَامِ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ میں شامیؒ تینوں کلمات کو (وَالْاَرْضَ پر عطف کرکے) با۔ ذال اور نون کے نصب سے وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ حمزہؒ وکسائیؒ.. پہلے دونوں کلمات کو (فَاكِهَةٌ پر عطف کرکے) باو ذال کے رفع اور آخری لفظ کو (الْعَصْفِ پر عطف کرکے) نون کے جر سے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ اور باقی (ماقبل مرفوع پر عطف کرکے) تینوں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں ذَا بالف اور باقی مصاحف میں ذُو بواو مرسوم تھا۔ (تنبیہ) مِنْ صَلْصَالٍ.. میں لام کی ترقیق ماخوذ ہے اور یہی قیاس ہے۔

يَخْرُجُ کو مدنیؒ اور بصریؒ یا کے ضمہ اور را کے فتح سے يُخْرَجُ (مجہول) اور باقی یا کے فتح اور را کے ضمہ سے (معروف) پڑھتے ہیں۔......

اللُّؤْلُؤُ میں سوسیؒ وابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ دوریؒ وشامیؒ مندرج ہوگئے۔ خلادؒ کو وصل میں نقل سے لوٹاؤ۔ سوسیؒ کو ادغام کبیر سے ورشؒ کی طرح پڑھ کر خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۹۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

عہ اگر سوسیؒ کے لئے مَقْعَدِ میں اظہار مع الروم بھی پڑھیں تو مزید نو ۹ وجوہ ہوں گی۔ ۱۲ ط

اَلْمُنْشِئٰتُ کو ابوبکرؒ بخلاف اور حمزہؒ شین کے کسرہ سے **اَلْمُنْشِئٰتُ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یہی ابوبکرؒ کی دوسری وجہ ہے مصاحف عراق میں ہمزہ بصورت یا اور حجاز و شام کے مصاحف میں حسب قاعدہ بشکل الف مرسوم تھا۔ (الممال) **کَالْفَخَّارِ** اور **نَّارٍ** میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اور **الْجَوَارِ** میں کسائیؒ کے دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

وَالْاِکْرَامِ ۔ وَالْاَرْضِ اور **وَالْاَقْدَامِ** میں نقل و سکتہ۔ **وَالْاِکْرَامِ** اور **فَلَا تَنْتَصِرٰنِ** میں ترقیق جلی ہے۔ **شَاْنٍ** میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ وقفاً حمزہؒ بھی شریک ہیں۔

سَنَفْرُغُ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاءِ غیب سے **سَیَفْرُغُ** اور باقی نون عظمت سے پڑھتے ہیں۔

اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ کو شامیؒ ھا کے ضمہ سے **اَیُّهُ الثَّقَلٰنِ** اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔

ع ۱۱

لہ ابوبکرؒ کے لئے جمہور اہل عراق دونوں کے طرق سے شین کا کسرہ روایت کرتے ہیں چنانچہ جامع ابن فارسؒ۔ مستنیرؒ۔ ارشاد۔ کفایہ۔ کامل۔ تجرید۔ غایۃ ابی العلاءؒ۔ کفایہ فی الستؒ میں بہر دو طرق اور غایۃ ابن مہرانؒ میں بطریق یحییٰؒ کسرہ منقول ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے بطریق یحییٰؒ کسرہ پڑھا ہے۔ اور ایک گروہ بطریق علیمیؒ فتح روایت کرتا ہے۔ اور جملہ مغربی اور مصری قراء دونوں وجوہ روایت کرتے ہیں۔ تیسیر۔ تذکرہ۔ تبصرہ۔ کافی۔ ہدایہ۔ ھادی۔ تلخیص۔ عنوان اور شاطبیہ میں دونوں درج ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے دونوں وجوہ پڑھی ہیں۔ سبط الخیاطؒ مبہج میں کارزینیؒ سے روایت کرتے ہیں " کہ مجھ سے ابوالعباس مطوعیؒ اور ابوالفرج شنبوذیؒ نے بیان کیا کہ ابوبکرؒ کے لئے فتح اور کسرہ دونوں برابر ہیں " ۱۲

شُوَاظٌ کو مکی شین کے کسرہ سے شِوَاظٌ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَّنُحَاسٌ کو مکی و بصری (نَارٍ پر عطف کرکے) سین کے خفض سے وَّنُحَاسٍ۔ اور باقی (شُوَاظٌ پر عطف کرکے) رفع سے پڑھتے ہیں۔

فَيُؤْخَذُ میں ابدال بیّن ہے (ک) يُكَذِّبُ بِهَا جَهَنَّمُ اِنٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور مدبدل جلی ہیں۔ (الممال) وَيَبْقٰى میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل۔ وَالْاِكْرَامِ میں ابن ذکوان بخلاف۔ اَقْطَارِ اور نَّارٍ میں بصری و دوری امالہ ورش تقلیل اور بِسِيْمٰهُمْ میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۲ ع ۱۲

مِنْ اِسْتَبْرَقٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ قٰصِرٰتُ خَيْرٰتٌ اور وَالْاِكْرَامِ میں ترقیق جلی ہے۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ہر دو میں کسائی کے دوری پہلے کو میم کے ضمہ اور دوسرے کو کسرہ سے اور ابو الحارث پہلے کو میم کے کسرہ اور دوسرے کو ضمہ سے لَمْ يَطْمُثْهُنَّ اور باقی دونوں کو میم کے کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ علامہ دانی اور شاطبی نے کسائی کے لئے اسی طرح بیان کیا ہے اور ہمارے یہاں اسی طرح ماخوذ ہے[۱]۔ الْاِحْسَانُ۔ وَالْاِكْرَامِ میں نقل و سکتہ

[۱] محقق لکھتے ہیں وہ اکثر ائمہ پہلے کلمہ میں کسائی کے لئے میم کا ضمہ اور دوسرے میں کسرہ کہتے ہیں۔ عنوان۔ تجرید۔ غایۃ ابی العلاء۔ کفایۃ ابی العز۔ ارشاد۔ مستنیر۔ جامع ابن فارس وغیرہ میں اور کامل میں بطریق ابن سفیان یہی مروی ہے اور علامہ دانی نے امام ابو الفتح سے اسی طرح پڑھا ہے۔ جس کی جامع البیان میں خود تصریح کی ہے۔ (باقی بر صفحہ آیندہ)

ظاہر ہیں (ک) عَیۡنٰنِ نَضّٰاخَتٰنِ
ذِی الۡجَلٰلِ کو شامیؒ (اسمؐ کی صفت مان کر) ذال کے ضمہ سے ذُوالۡجَلٰلِ اور باقی (رَبِّ کی صفت قرار دیکر) کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں ذُوۡ بواو اور باقی مصاحف میں ذِی بیا مرسوم تھا۔ اور اس سے قبل دوسرے رکوع میں واو پر اجماع ہے (الممال) خاف میں حمزہؒ۔ وَجَنَا (اَلۡجَنَّتَیۡنِ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور وَالۡاِکۡرَام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور بعض حضرات یہ وجہ دوریؒ کے لئے اور اس کے برعکس ابوالحارثؒ کے لئے کہتے ہیں۔ کتاب السبعہ۔ تذکرہ۔ تلخیص ابن بلیمہؒ اور تبصرہ میں اور کامل میں محمدؒ بن یحییؒ کے طریقہ سے یہی ہے۔ امام ابن مجاہدؒ اور سبط الخیاطؒ کہتے ہیں "یہی مختار ہے"۔ صاحب کافی کہتے ہیں "یہی مستعمل ہے"۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں "کہ انہوں نے اسی طرح پڑھا ہے"۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ سے اسیطرح پڑھا ہے اور تیسیر میں اسیکو بیان کیا ہے پس یہ اُن مواقع میں سے ہے جہاں دانیؒ طریقۂ تیسیر سے باہر ہوگئے۔ اور بعض ائمہ ابوالحارثؒ کے لئے دونوں جگہ کسرہ نقل کرتے ہیں۔ تلخیص ابی معشرؒ اور المفید میں یہی مروی ہے اور بعض نے ابوالحارثؒ سے دونوں کا ضمہ نقل کیا ہے۔ چنانچہ مبہج میں شنبوذیؒ سے مروی ہے کہ "امام ابن مجاہدؒ سلمہ بن عاصمؒ کے طریقہ سے ابوالحارثؒ کے لئے دونوں کا ضمہ اور کسرہ سے پڑھنا روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "وہ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ کسطرح پڑھا ہے"" اور بہت سے ائمہ کسائیؒ سے دونوں روایتوں میں تخییر روایت کرتے ہیں یعنی جب اول میں ضمہ پڑھیں تو ثانی میں کسرہ اور جب اول میں کسرہ پڑھیں تو ثانی میں ضمہ۔ غایۂ ابن مہرانؒ۔ محبّر ابن اشتہؒ اور مبہج میں اسی طرح ہے۔ ابن شیطاؒ ابن سوارؒ۔ ابو محمد مکیؒ۔ حافظ ابوالعلاؒ وغیرہ نے اور امام ابوالعزؒ نے کفایہ میں اس کو بیان کیا ہے۔ ابو محمد سبط الخیاطؒ مبہج میں کہتے ہیں "ہمارے شیخ الشریف ابوالفضل عباسیؒ فرماتے تھے کہ میں نے کارزینیؒ سے کسائیؒ کے لئے بجمیع طرق ضمۂ اول ودوم میں تخییر پڑھی ہے"۔ محققؒ کہتے ہیں۔ "کسائیؒ سے تخییر اور عدم تخییر دونوں نصًا اور اداءً ثابت ہیں اور ہم نے ان کے لئے ہر طرح پڑھا ہے اور پڑھاتے ہیں"۔ امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں کہ "کسائیؒ اس میں ضمہ اور کسرہ دونوں جائز رکھتے تھے اور بسا اوقات ایک کو کسرہ اور دوسرے کو ضمہ سے پڑھتے تھے"۔ ۱۲

ہیں ابن ذکوانؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کے) دو[۲] ہیں۔ (المرسوم) تُکَذِّبَانِ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف۔ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ اکثر مصاحف میں بالف اور بعض میں بالیا مرسوم تھا۔

سُورۂ واقعہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی چھیانوے ۹۶ بصری ستانوے ۹۷ اور حجازی و شامی ننانوے ۹۹ ہیں۔

پندرہ[۱] جگہ اختلاف ہے، ۱ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ پر غیر کوفی ۲ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَۃِ پر مدنی اول ۳ مَوْضُوْنَۃٍ پر حجازی و کوفی ۴ وَاَبَارِیْقَ پر مکی اور مدنی آخر ۵ وَحُوْرٌ عِیْنٌ پر غیر مدنی اخیر ۶ وَلَا تَاْثِیْمًا پر غیر مکی و مدنی اول ۷ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ پر غیر کوفی ۸ اِنْشَآءً پر غیر بصری ۹ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ پر غیر کوفی ۱۰ وَحَمِیْمٍ پر غیر مکی ۱۱ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ پر مکی ۱۲ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ پر غیر حمصی ۱۳ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ پر غیر شامی و مدنی اخیر ۱۴ لَمَجْمُوْعُوْنَ پر مدنی اخیر و شامی ۱۵ اور ...... وَرَیْحَانٌ پر شامی آیت ہے۔

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ سے كَاذِبَةٌ تک وجوہ صحیحہ اکسٹھ ۶۱ ہیں[۲]۔

---

[۱] نواسی ۸۹ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے کوفی سات بصری آٹھ اور باقی ائمہ دس دس جگہ آیت مانتے ہیں۔ ۱۲

[۲] ۱-۹ قالونؒ کے لئے وَالْاِکْرَامِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل ۱۰-۱۴ وَالْاِکْرَامِ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ ۱۵ اور وصل کل پڑھو۔ مکی و عاصمؒ مندرج ہوگئے۔ کسائیؒ کو ہر وجہ میں (باقی بر صفحہ آیندہ)

قالونؒ مع مکیؒ وعاصمؒ پندرہ ۱۵۔ کسائیؒ پندرہ ۱۵۔ بصریؒ مع خلادؒ پانچ ۵۔ ورشؒ بیس ۲۰ (بسم اللہ پر ۱۵۔ ترک پر ۵) حمزہؒ ایک ۱ اور شامیؒ پانچ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْمَشْـَٔمَةِ میں وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ الْاٰخِرِيْنَ میں دونوں جگہ نقل وسکتہ وغیرہ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ وَكَاْسٍ اور اَنْشَاْنٰهُنَّ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

وَلَا يُنْزِفُوْنَ کو غیر کوفیؒ زا کے فتح سے وَلَا يُنْزَفُوْنَ اور کوفیؒ کسرہ سے پڑھتے ہیں۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ کو حمزہؒ وکسائیؒ (فِيْ جَنّٰتِ یا بِاَكْوَابٍ کے اسم مجرور پر عطف کرکے) را اور نون دونوں کے خفض سے وَحُوْرٍ عِيْنٍ اور باقی (وِلْدَانٌ پر عطف کرکے) رفع سے پڑھتے ہیں۔ اللُّؤْلُؤِ میں سوسیؒ وابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ وَلَا تَاْثِيْمًا میں ابدال اور كَثِيْرَةٍ میں ترقیق جلی ہے۔

عُرُبًا کو ابوبکرؒ وحمزہؒ را کے اسکان سے عُرْبًا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) كَاذِبَةٌ۔ ثُلَّةٌ۔ الْمَيْمَنَةِ۔ الْمَشْـَٔمَةِ میں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) امالہ سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے وَالْاِكْرَامِ کی وجوہ خمسہ پڑھو۔ وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کے لئے نقل وترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۵۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۵ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے لام تعریف کے سکتہ پر وصل پڑھو۔ اور شامیؒ کے لئے ذال کے ضمہ سے بصریؒ کے مانند ۵ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۷۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ع ۱ ۱۴

مَرۡفُوۡعَةٍ میں بخلاف کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع

یُصِرُّوۡنَ اور تَذۡکِرَۃً میں ترقیق بیّن ہے ۔ ءَاِذَا مِتۡنَا وَکُنَّا
تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا میں مدنی و کسائی پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر
سے اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں یعنی مرسوم بیا ہونے کی وجہ سے
پہلے کلمہ کے استفہام پر اجماع ہے ۔ گویا کہ یہاں شامی نے اصل مقررہ کی مخالفت
کی ہے ۔ استفہام میں قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال ۔ ورش و مکی
تسہیل اور ہشام تحقیق کے ساتھ بلاخلاف ادخال کرتے ہیں ۔ نتیجہ سات قراءتیں[۱]
ہیں ۔ مِتۡنَا کو مکی ۔ بصری ۔ شامی اور ابوبکر میم کے ضمہ سے مُتۡنَا اور باقی
کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔

اَوَاٰبَآؤُنَا کو قالون و شامی واو کے اسکان یعنی اَوۡ عاطفہ سے اَوۡ
اٰبَآؤُنَا اور باقی ہمزۂ استفہام اور واو عاطفہ مفتوحہ سے پڑھتے ہیں ۔ ازرق بھی
اسمیں شریک ہیں ۔ مدبدل جلی ہے ۔ الۡاَوَّلُوۡنَ میں نقل و سکتہ جلی ہیں ۔ صفت ص ۵۲۹

شُرۡبَ الۡهِیۡمِ کو مکی ۔ بصری ۔ شامی اور کسائی شین کے فتح
سے شَرۡبَ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) الَّذِیۡ نَحۡنُ
اَفَرَءَیۡتُمۡ ہر چہار کو مدنی ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورش بوجہ ثانی اس
کے ابدال سے بمد لازم ۔ اور کسائی اس کے حذف سے پڑھتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

---

[۱] ۱ قالون ءَاِذَا ... ءَاِنَّا ۲ ورش ءَاِذَا ... اِنَّا ۳ مکی ءَاِذَا ... ءَاِنَّا
۴ بصری ءَاِذَا ... ءَاِنَّا ۵ ہشام ءَاِذَا ... ءَاِنَّا ۶ کسائی ءَاِذَا ..
.. اِنَّا ۷ باقی ءَاِذَا ... ءَاِنَّا ۔ ۱۲

ءَ اَنْتُمْ ہر چہار میں ہشامؒ بخلاف اور قالونؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال، ورشؒ و مکیؒ تسہیل۔ نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کا ابدال بمد لازم۔ اور ہشامؒ بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال کرتے ہیں۔ (ک) اَلْخَالِقُوْنَ نَحْنُ

قَدَّرْنَا کو مکیؒ دال مخففہ سے قَدَرْنَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

النَّشْاَۃَ کو مکیؒ و بصریؒ شین کے فتح۔ اس کے بعد اثبات الف اور ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب النَّشَآءَۃَ اور باقی شین کے اسکان اور اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ تَذْکَّرُوْنَ کو حرمیؒ بصریؒ، شامیؒ اور ابو بکرؒ ذال مشددہ سے تَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فَظَلْتُمْ تَفَکَّھُوْنَ میں وصلاً بزیؒ صلہ کے باوجود تا کو بخلاف مشدد پڑھتے ہیں۔ علامہ دانیؒ و شاطبیؒ نے تشدید بیان کی ہے۔ جو خلاف طریقہ اور ضعیف ہے۔ تخفیف اقوی اور مطابق طریقہ ہے۔ جلد ا ص ۳۰۳

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ کو ابو بکرؒ استفہام یعنی ہمزتین سے اَءِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ اور باقی ایک ہمزہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ بَلْ نَّحْنُ میں کسائیؒ ادغام اور اَنْشَاْتُمْ میں سوسیؒ ابدال اور الْمُنْشِـُٔوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو۔ ابدال بیاء مضمومہ اور شین کو ضمہ دے کر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (ک) الْمُنْشِـُٔوْنَ نَحْنُ (الممال) الْاُوْلٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ

---

[1] اس رکوع میں ءَ اَنْتُمْ چار جگہ اَفَرَاَیْتُمْ کے بعد ہے۔ اور ہر جگہ ءَ اَنْتُمْ کے ماقبل پر وقف سائغ ہے۔ اور اگر وقف نہ کریں تو ورشؒ کے لئے اَفَرَاَیْتُمْ کی ہر وجہ پر ءَ اَنْتُمْ میں تسہیل و ابدال دونوں جائز ہیں کیونکہ دونوں جدا جدا ابواب سے ہیں۔ گو بلحاظ حرکات و تخفیف دونوں ایک باب سے معلوم ہوں۔ ۱۲

بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۲ ۱۵

(ک) فَلَآ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ

بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ کو حمزہؒ و کسائیؒ واو ساکنہ سے الف کے بغیر بِمَوۡقِعِ النُّجُوۡمِ (بتوحید) اور باقی واو مفتوحہ اور اس کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں بعض مصاحف میں بحذف اور بعض میں باثبات الف مرسوم تھا۔ لَقُرۡءَانٌ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ اور غَیۡرَ میں ترقیق جلی ہے (ک) وَتَصۡلِیَةُ جَحِیۡمٍ۔ لَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ ع ۳ ۱۶

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۳۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر ایک ہے۔

سُورۂ حدید

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں عراقی انتیس ۲۹ اور باقی ائمہ کے نزدیک اٹھائیس ۲۸ ہیں۔ دو جگہ اختلاف ہے ۱ مِنۡ قِبَلِهِ الۡعَذَابُ پر کوفی ۲ اور وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ پر بصری آیت ہے۔

فَسَبِّحۡ سے وَالۡاَرۡضِ تک وجوہ صحیحہ اکیاسی ۸۱ ہیں[1]۔ مبسملین تیس ۳۰

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے الۡعَظِيۡمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيۡمِ میں وہی وجاور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر وَالۡاَرۡضِ میں سکون و روم ۱۹-۲۸ الۡعَظِيۡمِ کے روم پر الرَّحِيۡمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک پر اور ۲۹-۳۰ وصل کل پر وَالۡاَرۡضِ میں سکون و روم پڑھو۔ بسم اللہ والے درج ہو گئے مگر ورشؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الۡعَظِيۡمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر وَالۡاَرۡضِ میں سکون و روم پڑھو۔ حمزہؒ درج ہو گئے۔ بصریؒ کو ہر وجہ میں عدم نقل سے لوٹاؤ۔ شامیؒ درج ہو گئے۔ اور وصل میں حمزہؒ کے لئے سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۰۵ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ورشؒ مع حمزہؒ چالیس ۴۰ (بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۰) بصریؒ مع شامیؒ دس ۱۰ اور حمزہؒ ایک ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالْاَرْضِ ہر چہار اور الْاُمُوْرُ میں نقل و سکتہ۔ وَهُوَ پانچوں میں اسکان ھا۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ اور مِيْرَاثُ میں ترقیق جلی ہے (ک) يَعْلَمُ مَا تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کو شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ تا کے فتح اور جیم کے کسرہ سے تَرْجِعُ (معروف) اور باقی تا کے ضمہ اور جیم کے فتح سے (مجہول) پڑھتے ہیں۔ لَا تُؤْمِنُوْنَ۔ لِتُؤْمِنُوْا اور مُّؤْمِنِيْنَ میں ابدال جلی ہے۔ اُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ میں بصریؒ فعل کو ہمزہ کے ضمہ اور خا کے کسرہ سے (مجہول) اور اسم کو قاف کے رفع سے اُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ اور باقی فعل کو ہمزہ اور خا کے فتح سے (معروف) اور اسم کو قاف کے نصب سے پڑھتے ہیں۔ يُنَزِّلُ کو مکیؒ اور بصریؒ نون کے اسکان اور زا۔۔۔کی تخفیف سے يُنْزِلُ اور باقی نون کے فتح اور زا کی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ لَرَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بغیر لَرَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مدبدل جلی ہے۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ کو شامیؒ (مبتدا مان کر) لام کے رفع سے وَكُلٌّ اور باقی (مفعول قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ مصحف شام میں الف کے بغیر اور باقی مصاحف میں باثبات الف مرسوم تھا۔ (المال) اسْتَوٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ

اماله ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ اماله ورشؒ تقلیل اور
الْحُسْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ اماله ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱ ۱۷
فَيُضٰعِفَهٗ کو مکیؒ بحذف الف۔ عین کی تشدید اور فا کے رفع سے
فَيُضَعِّفُهٗ ۔ شامیؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے فَيُضَعِّفَهٗ
مدنیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ضاد کے بعد اثبات الف۔ عین کی تخفیف اور فا کے
رفع سے فَيُضٰعِفُهٗ ۔ عاصمؒ بھی اسی طرح مگر فا کے نصب سے پڑھتے ہیں بعض
مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وَالْمُؤْمِنٰتِ
لَا يُؤْخَذُ ۔ وَبِئْسَ اور الْاَيْمَانِ میں ابدال جلی ہے۔
(اٰمَنُوا) انْظُرُوْنَا کو حمزہؒ ہمزۂ قطعیہ مفتوحہ اور ظا کے کسرہ سے
(اٰمَنُوْٓا) اَنْظِرُوْنَا (از انظار) اور باقی ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے (جو درج
کلام میں ساقط ہو جاتا ہے) اور ظا کے ضمہ سے (از نظر) پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ)
حمزہؒ کے لئے پہلے کلمہ پر مد منفصل پیدا ہو جائیگا۔ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام
بالضمہ کرتے ہیں۔ (ک) فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ ۔ وَظَاهِرُهٗ اور وَكَثِيْرٌ میں
ترقیق جلی ہے۔ جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ میں قالونؒ۔ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اولی
کے اسقاط سے بقصر و مد۔ ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس
کے ابدال سے بمد لازم پڑھتے ہیں۔

لَا يُؤْخَذُ کو شامیؒ تاء تانیث سے لَا تُؤْخَذُ اور باقی یاء
تذکیر سے پڑھتے ہیں۔ مَاْوٰىكُمُ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

وَمَا نَزَلَ کو غیر مدنیؒ وحفصؒ زا کی تشدید سے وَمَا نَزَّلَ اور

مدنی و حفص تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فطال میں تغلیظ بخلاف۔ اور علیھم الامد کی قرآت ثلثہ جلی ہیں۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ میں مکی اور ابوبکر دونوں کو صاد مخففہ سے اِنَّ الْمُصَدِّقِیْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔

یُضٰعَفُ کو مکی و شامی بحذف الف عین مشددہ سے یُضَعَّفُ اور باقی ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مُخَفَّفہ سے پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا (المحال)، تری (المؤمنین) میں وصلاً سوسی بخلاف اور وقفاً سبھی اور بُشریٰکُمُ میں بصری و حمزہ و کسائی امالہ ورش تقلیل۔ یسعیٰ۔ بلیٰ۔ مأوٰکُمُ اور مولٰکُمُ میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور جآءَ میں ابن ذکوان و حمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۸ ۲

وَالْاَوْلَادِ میں نقل و سکتہ۔ الْاٰخِرَۃِ۔ وَمَغْفِرَۃٌ۔ مَغْفِرَۃٍ اور یَسِیْرٌ میں ترقیق جلی ہے۔ وَرِضْوَانٌ کو ابوبکر را کے ضمہ سے وَرُضْوَانٌ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ یُؤْتِیْہِ۔ تَاْسَوْا اور وَیَاْمُرُوْنَ میں ابدال اور یَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں (ک)، الْعَظِیْمِ مَا۔ نَّبْرَاَھَا میں وقفاً حمزہ تسہیل کرتے ہیں۔

بِمَآ اٰتٰکُمْ کو بصری ہمزہ کے بعد کا الف حذف کر کے اَتٰکُمْ اور باقی ہمزہ کے بعد اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔

بِالْبُخْلِ کو حمزہ و کسائی با و خا دونوں کے فتح سے بِالْبَخَلِ

اور باقی با کے ضمہ اور خا کے اسکان سے پڑھتے ہیں۔
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ کو مدنیؒ و شامیؒ ھُوَ کے بغیر فَاِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ اور باقی ھُوَ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مصاحف مدینہ و شام میں ھُوَ کے بغیر اور باقی مصاحف میں ھُوَ کے اثبات سے مرسوم تھا۔ (ک، فَاِنَّ اللّٰهَ ھُوَ۔ رُسُلَنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلَنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ بَاْسٌ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ (الممال) الدُّنْيَا ہر دو میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ فَتَوٰلَهُ میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰكُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور لِلنَّاسِ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

۳ع
۱۹

وَاِبْرٰهِيْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے اور النُّبُوَّةَ کو مدنیؒ واو ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی واو مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ وَكَثِيْرٌ ہر دو اور لَا يَقْدِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ بِرُسُلِنَا کو بصریؒ سین کے اسکان سے بِرُسْلِنَا اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ رَاْفَةً میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ ہمارے طرق سے قنبلؒ کے لئے یہاں صرف اسکان ماخوذ ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے رِضْوَانِ کو ابوبکرؒ را کے ضمہ سے رُضْوَانِ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ نور ص ۴۲۰
يُؤْتِكُمْ اور يُؤْتِيَهُ میں ابدال ظاہر ہے۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام اور لِئَلَّا میں ورشؒ یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی

علی ہیں (المحال)، اٰثَارِهِمْ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل بعیسَی
(ابنِ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور وَرَحْمَةً
میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) چار ۴ اور صغیر ایک ہے۔ (المرسوم)
لِئَلَّا موصول مرسوم ہے۔

سُورهٔ مجادلہ

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر و مکی اکیس ۲۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک بائیس ۲۲ ہیں۔ فِی الْاَذَلِّیْنَ پر غیر مکی و مدنی اخیر آیت ہے۔

وَاللّٰهُ سے اِلَى اللّٰهِ تک وجوہ صحیحہ دو سو چون ۲۵۴ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ بہتر ۷۲۔ ورشؒ پچاس ۵۰ (بسم اللہ پر ۳۶ ترک پر ۱۴) عاصمؒ و کسائیؒ چھتیس ۳۶۔ چھتیس ۳۶۔ ابن ذکوانؒ۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور ہشامؒ چودہ ۱۴ چودہ ۱۴ اور حمزہؒ چار ۴

(۱) بم ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الْعَظِيمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل میں قصر و مد اور ان دونوں پر ...... اِلَى اللّٰهِ میں وہ ہی وجہ اور روم بم ۳۷-۴۸ الْعَظِيمِ کے روم پر الرَّحِيمِ کی وجوہ ثلٰثہ اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر اِلَى اللّٰهِ میں وہ ہی وجہ اور روم بم ۴۹-۷۲ الرَّحِيمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر اِلَى اللّٰهِ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکی قصر میں مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ و عاصمؒ کو مد سے اور کسائیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ بم ۱-۶ ورشؒ کے لئے الْعَظِيمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر اِلَى اللّٰهِ میں وہ ہی وجہ اور روم بم ۷-۱۴ اور روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ابن ذکوانؒ کو مد سے۔ بصریؒ کو ادغام سے پھر دوریؒ و ہشامؒ کو مد سے اور حمزہؒ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۲۲ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ع ۴ ۲۰

جز و بیست و ہشتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔
یُظٰھِرُوْنَ ہر دو کو حرمیؒ اور بصریؒ یاء تحتانیہ کے فتح ظا اور ھا دونوں کی تشدید اور فتح سے الف کے بغیر یَظَّھَّرُوْنَ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ یا کے فتح۔ ظاء مشددہ مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور ھاء مُخَفَّفہ مفتوحہ سے یَظّٰھَرُوْنَ اور عاصمؒ یا کے ضمہ ظاء مُخَفَّفہ مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور ھاء مُخَفَّفہ مکسورہ سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) حمزہؒ و کسائیؒ نے یہاں احزاب کے مانند تا کو حذف نہیں کیا بلکہ ظا میں ادغام کیا ہے کیونکہ وہاں اجتماع مثلین تھا اور یہاں یا و تا ہیں۔
اِلَّا الّٰٓـئِیْ میں قالونؒ اور قنبلؒ یا کو حذف کر کے ہمزہ مُحَقَّقہ سے الّٰٓئِ (الّٰٓءِ) بزیؒ و بصریؒ دونوں بخلاف اور ورشؒ وصلاً یا کے حذف اور ہمزہ مُسَہَّلہ سے بمد و قصر الّٰٓـئِ (الّٰٓءِ قصر تس) بزیؒ و بصریؒ بوجہ ثانی حالین میں اور ورشؒ وقفاً ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے بمد لازم الّٰٓـیْ اور باقی ہمزہؒ مُحَقَّقہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں سے الف اور صورت ہمزہ دونوں محذوف ہیں۔ فَتَحْرِیْرُ میں ترقیق بیّن ہے (ک، فَتَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ۔ لِتُؤْمِنُوْا میں ابدال۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ اور شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (الممال) وَلِلْکٰفِرِیْنَ ہر دو میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور

لہ وقفاً یاء ساکنہ سے بدل لیتے ہیں کیونکہ ہمزہ ساکنہ کی تسہیل محال ہے۔ ۱۲

ع ۱ اَحۡصٰـہُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع
(ک) یَعۡلَمُ مَا ۔ فِی الۡاَرۡضِ میں نقل وسکتہ ۔ شَیۡءٍ اور شَیۡـًٔا
میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے (ک) الَّذِیۡنَ نُہُوۡا
وَ یَتَنٰجَوۡنَ کو حمزہؒ یاء تحتانیہ کے بعد نون ساکنہ ۔ پھر تاء فوقانیہ
مفتوحہ اور جیم مضمومہ سے الف کے بغیر وَ یَنۡتَجُوۡنَ (اصل میں
یَنۡتَجِیُوۡنَ بروزن یَفۡتَعِلُوۡنَ تھا ضمہ یا پر ثقیل تھا جیم کی حرکت سلب
کرکے اُس پر ضمہ نقل اور اجتماع ساکنین کی بنا پر یا کو حذف کر دیا) اور باقی
یا کے بعد تاء فوقانیہ مفتوحہ پھر نون مفتوحہ کے بعد اثبات الف اور جیم مفتوحہ سے
پڑھتے ہیں (ان کے نزدیک یہ اصل میں یَتَنَاجِیُوۡنَ بروزن یَتَفَاعَلُوۡنَ
تھا ۔ ماقبل کے فتح کی مناسبت سے یا کو الف سے بدل دیا اور پھر اجتماع ساکنین
کی بنا پر الف کو حذف کر دیا ۔ اور یا پر دلالت کرنے کے لئے جیم پر فتح باقی رکھا)
یَصۡلَوۡنَہَا اور الصَّلٰوۃَ میں تغلیظ ۔ فَبِئۡسَ اور الۡمُؤۡمِنُوۡنَ میں ابدال
جلی ہے ۔ لِیَحۡزُنَ کو مدنیؒ یا کے ضمہ اور زا کے کسرہ سے لِیُحۡزِنَ اور باقی یا کے
فتح اور زا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں ۔ قِیۡلَ ہر دو میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ
کرتے ہیں ۔ (ک) قِیۡلَ لَکُمۡ
فِی الۡمَجٰلِسِ کو غیر عاصمؒ جیم کے اسکان سے الف کے بغیر
فِی الۡمَجۡلِسِ (بافراد) اور عاصمؒ جیم کے فتح اور اس کے بعد الف جمع کے
اثبات سے پڑھتے ہیں ۔
قِیۡلَ انۡشُزُوۡا فَانۡشُزُوۡا میں ابوبکرؒ

بخلاف[۱] اور مکی۔ بصری۔ حمزہ اور کسائی دونوں کو شین کے کسرہ سے قِيلَ انشِزُوا فَانشِزُوا (اور اعادةً اِنشِزُوا بکسر) اور باقی ضمہ سے (اور اعادةً اُنشُزُوا بضم) پڑھتے ہیں یہی ابوبکر کی دوسری وجہ ہے۔ خَبِيْرٌ اور خَبِيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے۔ وَاَطْهَرُ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ ءَ اَشْفَقْتُمْ کو ہشام بخلاف اور قالون و بصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے ورش و مکی تسہیل سے نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) نَجْوٰی النَّجْوٰی ہر دو۔ وَالتَّقْوٰی اور نَجْوٰىكُمْ ہر دو میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ اَدْنٰی میں حمزہ و کسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل الْقِيٰمَةِ میں اور صَدَقَةً میں بخلاف کسائی وقفاً اور جَآءُوْكَ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

۲۶ ع ۲

عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ۔ شَيْئًا اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور وقفاً مقدم الذکر میں حمزہ کے لئے اور مؤخر الذکر میں ہشام وحمزہ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں۔ وَيَحْسَبُوْنَ کو حرمی۔ بصری اور کسائی سین کے

---

[۱] ابوبکر کے لئے جمہور اہل عراق یحییٰ سے ضمہ روایت کرتے ہیں۔ تذکرہ۔ تبصرہ۔ ھادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تلخیص اور عنوان وغیرہ میں ضمہ مروی ہے۔ علامہ دانی نے امام ابوالحسن سے ضمہ پڑھا ہے۔ اور متعدد ائمہ یحییٰ سے اور جمہور اہل ادا علیمی سے کسرہ روایت کرتے ہیں۔ کفایہ فی الست اور ارشادین اور طریقہ صریفینی کے سوا دیگر طرق سے تجرید میں کسرہ منقول ہے۔ علامہ دانی نے امام ابوالفتح سے بطریق صریفینی کسرہ پڑھا ہے۔ غایہ ابن مہران۔ تیسیر اور شاطبیہ میں دونوں وجوہ درج اور دونوں صحیح ہیں کسرہ اداءً مقدم ہے۔ ۱۲

کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اور فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ کی قرآت ثلثہ وغیرہ۔ ذِكْرَ۔ الْخٰسِرُوْنَ اور
عَشِيْرَتَهُمْ میں ترقیق۔ الْاَذَلِّيْنَ میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں۔ وَرُسُلِيْ اِنَّ
کی یا کو مدنی وشامی مفتوح پڑھتے ہیں۔ يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے (ک)۔۔
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ۔ اور حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ (الممال) النَّارِ میں بصری ودوری
امالہ ورش تقلیل اور فَاَنْسٰهُمْ میں حمزہ وکسائی امالہ اور ورش بخلاف
تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۳

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ وَرُسُلِيْ اِنَّ میں
مدنی وشامی یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر (از مثلین) چھ اور صغیر ایک ہے

سُورہ حشر

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف چوبیس ۲۴ ہیں۔

اَلْاٰنَ سے الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو بیالیس ۱۴۲ ہیں۔ قالون
مع مکی چالیس ۴۰۔ دوری سولہ ۱۶۔ سوسی آٹھ ۸۔ ورش مع حمزہ اٹھائیس ۲۸ (بسم اللہ

[1] بہ ۱ - ۱۸ قالون کے لئے منفصل کے قصر پر الْمُفْلِحُوْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان
میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل اور ان میں سے ہر ایک پر
بہ ۱۹ - ۲۰ اور وصل کل پر الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو۔ مکی مندرج ہو گئے بہ ۱ - ۸ دوری
کے لئے الْمُفْلِحُوْنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو اور
سوسی کو ہر وجہ میں ادغام سے لوٹاؤ۔ قالون کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح ۲۰ وجوہ پڑھ
کر دوری کے لئے ۸ وجوہ پڑھو۔ ورش کے لئے بسم اللہ پہ قالون کے مانند ۲۰ اور ترک پر ۸
وجوہ پڑھو۔ حمزہ نقل میں مندرج ہو گئے۔ سکتہ کی وجوہ لوٹاؤ۔ شامی کو دوری کی طرح
پڑھ کر کسائی اور پھر عاصم کو قالون کے مانند پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۰۲ وجوہ کہتے ہیں۔ [12]

پر ۲۰۔ ترک پر ۸) حمزہؒ دو۔ شامیؒ آٹھ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ بیس۔ بیس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فِی الۡاَرۡضِ اور الۡاَبۡصَارِ میں نقل و سکتہ اور وَھُوَ میں سکون ھا ظاہر ہے (ک) وَقَذَفَ فِیۡ ۔ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ اور عَلَیۡهِمُ الۡجَلَآءَ کی قرآت ثلٰثہ جلی ہیں۔

الرُّعۡبَ کو شامیؒ اور کسائیؒ عین کے ضمہ سے الرُّعُبَ اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

یُخۡرِبُوۡنَ کو بصریؒ خا کے فتح اور را کی تشدید سے یُخَرِّبُوۡنَ اور باقی خا کے اسکان اور را کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ بُیُوۡتَهُمۡ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور وَيُؤۡثِرُوۡنَ میں ابدال۔ فَاعۡتَبِرُوۡا۔ فِی الۡاٰخِرَةِ۔ وَيُؤۡثِرُوۡنَ میں ترقیق۔ يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی اور شَیۡءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔

کَیۡ لَا یَکُوۡنَ دُوۡلَةً میں ہشامؒ فعل کو بخلاف[1] تاء تانیث سے

---

[1] ہشامؒ کے لئے ابن عبدانؒ وغیرہ اکثر ائمہ حلوانیؒ سے بتانیث در رفع اور ازرق جمالؒ وغیرہ متعدد ائمہ۔ حلوانیؒ سے بتذکیر در رفع روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ سے بتانیث و رفع اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بتذکیر و رفع پڑھا ہے۔ یہی شذائیؒ کی روایت ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ حلوانیؒ کے تلامذہ کا دُوۡلَةٌ کے رفع پر اجماع ہے اور امام ابوالفتحؒ، شیخ ابوالحسن عبدالباقیؒ سے بطریق حلوانیؒ جو بتذکیر و نصب کہتے ہیں وہ حلوانیؒ سے صحیح نہیں ہے۔ علامہ دانیؒ کہتے ہیں ”حلوانیؒ کے لئے نصب غلط ہے کیونکہ ان کے رُواۃ کا رفع پر اجماع ہے۔“ محققؒ کہتے ہیں ”نصب داجونیؒ کا طریقہ ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

اور اسم کو بلاخلاف رفع سے کَیْ لَاتَکُوْنَ دُوْلَۃٌ اور کَیْ لَایَکُوْنَ دُوْلَۃً اور باقی فعل کو یاءِ تذکیر سے اور اسم کو نصب سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) ہشامؒ کے لئے فعل کی تذکیر و تانیث دونوں پر حلوانیؒ نے اسم کا رفع روایت کیا ہے۔ (ان کے نزدیک کَانَ تامہ ہے)۔ وَرِضْوَانًا کو ابو بکرؒ را کے ضمہ سے وَرُضْوَانًا اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اِلَیْہِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ رَءُوْفٌ کو بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو کے بغیر رَءُفٌ اور باقی ہمزہ کے بعد واو ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے (الممال) دِیَارِھِمْ ہر دو۔ الْاَبْصَارِ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَاٰتٰھُمْ وَالْیَتٰمٰی۔ اٰتٰکُمْ اور وَمَا نَھٰکُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ الدُّنْیَا اور الْقُرْبٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ الْقُرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ خَصَاصَۃٌ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف اور جَآءُوْ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱ ۴

(ک) الَّذِیْنَ نَافَقُوْا۔ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ کی قرآت ثلٰثہ جلی ہیں۔ (تنبیہ) یہاں لَا یَخْرُجُوْنَ کے معروف پڑھنے پر اجماع ہے۔ شاطبیہ سے وہم نہ ہونا چاہیئے۔ بَاْسُھُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اکثر اہل عراق امام ابن مجاہدؒ اور ان کے متبعین داجونیؒ سے اس کے سوا اور کوئی وجہ بیان نہیں کرتے۔ ابن سوارؒ۔ ابو العز قلانسیؒ۔ حافظ ابو العلاءؒ اور ابن الفحامؒ وغیرہ کا بھی یہی مسلک ہے مگر تانیث کے ساتھ نصب کسی طریقہ پر جائز نہیں کیونکہ یہ نہ روایتاً صحیح ہے اور نہ معنیً۔ ۱۲

(تنبیہ) شَدِیْدٌ تَحْسَبُهُمْ میں تنوین کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔
تَحْسَبُهُمْ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں
عَذَابٌ اَلِیْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہیں (ک) قَالَ لِلْاِنْسَانِ۔ اِنِّیْ
اَخَافُ کی یا کو حرمیؒ و بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ (الممال) قُوٰی وقفاً میں بصریؒ
و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ جِدٰرٍ میں بصریؒ۔ شَتّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ
ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ ع ۲
تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۵

خَبِیْرٌ اور الْمُصَوِّرُ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) کَالَّذِیْنَ نَسُوا۔
الْفَآئِزُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح
نہیں ہے۔ الْقُرْءَانَ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ الْمُؤْمِنُ میں ابدال جلی ہے۔
(ک) الْمُصَوِّرُ لَهُ۔ وَالْاَرْضِ میں نقل و سکتہ اور وَهُوَ میں سکون ھا ظاہر
ہے (الممال) فَاَنْسٰهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ النَّارِ
میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ الْجَنَّةِ اور وَالشَّهَادَةِ میں کسائیؒ
وقفاً۔ لِلنَّاسِ میں دوریؒ۔ الْبَارِئُ میں کسائیؒ کے دوریؒ۔ الْحُسْنٰی ع ۳
میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۶

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے۔ اِنِّیْ اَخَافُ میں حرمیؒ
و بصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۴۔ متقاربین کا
ایک) اور صغیر ایک ہے۔ (المرسوم) (وَالَّذِیْنَ) تَبَوَّءُ وَالدَّارَ الف جمع
کے بغیر۔ بعد واوین کے۔ جَزٰٓؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از الف بصورت واو

اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سورۂ ممتحنہ

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف تیرہ[13] ہیں۔

وَهُوَ الْعَزِيزُ سے مِنَ الْحَقِّ تک وجوہ صحیحہ پانچسو چورانوے[594] [1] ہیں۔ قالونؒ ایک سو بانوے[192]۔ کسائیؒ اڑتالیس[48]۔ بصریؒ و دوریؒ سولہ[16]، سولہ ورشؒ ایک سو بانوے[192]۔ (بسم اللہ پر ۱۴۴۔ ترک پر ۴۸) مکیؒ اور عاصمؒ اڑتالیس[48]۔ اڑتالیس۔ ہشامؒ وابن ذکوانؒ سولہ[16]۔ سولہ اور حمزہؒ دو[2]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ تُؤْمِنُوْا ہر دو میں ابدال

---

[1] نمبر ۱-۷۲ قالونؒ کے لئے وَهُوَ بسکون ھا پر الْحَكِيْمُ کا طول۔ توسط اور قصر بالسکون اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان دونوں پر صلہ اور بے صلہ اور ان پر مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم نمبر ۷۳-۱۴۴ الْحَكِيْمُ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر اسی طرح بہتر[72] وجوہ نمبر ۱۴۵ تا نمبر ۱۸۴ الْحَكِيْمُ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں[5] سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد۔ ان پر صلہ اور بے صلہ۔ ان پر مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم نمبر ۱۸۵ تا نمبر ۱۹۲ وصل کل پر قصر و مد۔ ان پر صلہ و بے صلہ اور مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم پڑھو۔ مد و بے صلہ کے بعد ہر وجہ میں کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ نمبر ۱-۱۶ بصریؒ کے لئے ترک پر الْحَكِيْمُ کی آٹھوں[8] وجوہ اور انمیں سے ہر ایک پر مِنَ الْحَقِّ میں سکون و روم پڑھو اور دوریؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے وَهُوَ سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مد کے ساتھ بے صلہ کے مانند مگر ہر وجہ میں مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں مکیؒ کو منفصل کے قصر اور صلہ سے اور عاصمؒ کو مد و عدم صلہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر دوریؒ کے مانند اور ہر وجہ میں مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو اور مدبدل کے قصر کی ہر وجہ میں ہشامؒ کو مد سے ابن ذکوانؒ کو امالہ سے۔ اور حمزہؒ کو صرف وصل میں ھا کے ضمہ اور امالہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۸۳۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

تُسِرُّوْنَ اور لَاَسْتَغْفِرَنَّ میں ترقیق جلی ہے۔ وَاَنَا اَعْلَمُ کو مدنی اثبات الف سے اور باقی وصلاً الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ (ک) اَعْلَمُ بِمَا۔ فَقَدْ ضَلَّ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ کو حرمیؒ و بصریؒ یا کے ضمہ۔ فا کے اسکان اور صاد مخففہ مفتوحہ سے **یُفْصَلُ** (مجہول از مجرد) شامیؒ[1] یا کے ضمہ فا کے فتح اور صاد مشددہ مفتوحہ سے **یُفَصَّلُ** (مجہول از مزید) حمزہؒ و کسائیؒ یا کے ضمہ فا کے فتح اور صاد مشددہ مکسورہ سے **یُفَصِّلُ** (معروف از مزید) اور عاصمؒ یا کے فتح فا کے اسکان اور صاد مخففہ مکسورہ سے (معروف از مجرد) پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) بَیْنَکُمْ باجماع مبنی علی الفتح ہے۔

اُسْوَۃٌ ہر دو کو غیر عاصمؒ ہمزہ کے کسرہ سے **اِسْوَۃٌ** اور عاصمؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ فِیْ اِبْرٰھِیْمَ کو ہشامؒ ھا کے فتح اور الف سے۔ اور باقی ھا کے کسرہ اور یاء ساکنہ سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ میں ھا کے کسرہ اور یا پر اجماع ہے۔ (تنبیہ) بُرَءٰٓؤُا میں مد بدل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وقف کریں تو حمزہؒ کے لئے پہلے ہمزہ کی تسہیل پر اور ہشامؒ کے لئے اس کی تحقیق پر ہمزہ ثانیہ میں بارہ وجوہ صحیح ہیں۔ (پانچ قیاسی اور سات رسمی) پہلے ہمزہ کا ابدال و حذف جائز نہیں۔ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا میں حرمیؒ و بصریؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ شَیْءٍ میں طول و توسط

---

[1] ہشامؒ سے حلوانیؒ یا کا ضمہ فا کا فتح اور صاد کی تشدید روایت کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریقہ ہے اور داجونیؒ یا کا ضمہ فا کا سکون اور صاد کی تخفیف۔ یعنی نافعؒ وغیرہ کے مانند روایت کرتے ہیں۔ جو ہمارے طرق سے ماخوذ نہیں۔ ۱۲

اور وقفاً ہشامؒ وحمزہؒ کے لئے نقل وادغام جلی ہیں (ک) الرَّحِيمُ رَبَّنَا
وَاغْفِرْ لَنَا میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْاٰخِرَ میں نقل و
سکتہ وغیرہ بیّن ہیں۔ (ک) فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ (الممال) جَآءَكُمْ میں ابن ذکوانؒ
وحمزہؒ۔ مَرْضَاتِيْ میں کسائیؒ۔ بِالْمَوَدَّةِ اور الْقِيٰمَةِ میں کسائیؒ وقفاً
امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) وَبَدَا واوی ہے اسمیں امالہ نہیں ہو سکتا۔ ع
اِلَيْهِمْ اور عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ہا کا ضمہ۔ اِخْرَاجِكُمْ
مُهٰجِرٰتٍ اور الْاٰخِرَةِ میں ترقیق وغیرہ جلی ہے۔ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ کو بزیؒ
وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ اور نون ساکنہ علیٰ حالہٖ ملفوظ رہتا ہے۔
الْمُؤْمِنٰتُ ہر دو۔ مُؤْمِنٰتٍ۔ مُؤْمِنُوْنَ اور يَاْتِيْنَ میں ابدال
جلی ہے۔ (ک) اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ۔ بِاِيْمَانِهِنَّ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف
تسہیل کرتے ہیں۔ (ک) الْكُفَّارِ لَاهُنَّ

وَلَا تُمْسِكُوْا کو بصریؒ میم کے فتح اور سین کی تشدید سے
وَلَا تُمَسِّكُوْا اور باقی میم کے اسکان اور سین کی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔

وَسْئَلُوْا کو مکیؒ اور کسائیؒ نقل کر کے وَسَلُوْا اور باقی
سین ساکنہ کے بعد ہمزہ محقّقہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
شَيْءٌ اور شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب بیّن ہے۔
النَّبِيُّ اِذَا کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ سے اور اجماع ہمزتین
کی بنا پر ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال۔ اور تسہیل کا لیا کر کے اور باقی یاء

ع ۲

مشددہ مضمومہ سے اور ہمزۂ مفردہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
ہیں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (الممال) عَسَى اللّٰهُ، وقفاً اور
يَنْهٰكُمُ ہر دو ہیں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ مَوَدَّةً ہیں کسائیؒ
وقفاً۔ دِيَارِكُمْ ہر دو اور الْكُفَّارِ ہر دو ہیں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل
جَآءَكُمْ اور جَآءَكَ ہیں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ع ۸

اس سورۃ ہیں ادغام کبیر چھ ہیں (مثلین کے ۲ ۔ متقاربین کے ۴) اور
صغیر تین ہیں۔ (المرسوم) بُرَءٰٓؤُا ہیں ہمزہ اُولی اور الف محذوف، ہمزہ
ثانیہ بصورت واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔ (ہمزۂ اُولی کا حذف
قیاس کے مطابق ہے)

سُورۂ صَفّ

بقول جمہور مدنیّہ ہے۔ بعض مکّی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں باجماع چودہ ۱۴ ہیں۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ سے فِي الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ تین سو چوبیس ۳۲۴ [1]

---

[1] ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر صلہ کے ساتھ الْقُبُوْرِ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان ہیں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ ہیں دہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان پر وَالْاَرْضِ ہیں سکون و روم ۱۹-۲۸ الْقُبُوْرِ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان ہیں سے ہر ایک پر اور ۲۹-۳۰ وصل کُل پر وَالْاَرْضِ ہیں سکون و روم پڑھو۔ مکّی مندرج ہو گئے۔ قالونؒ کے لئے قصر و بے صلہ پر اسی طرح ۳۰ وجوہ پڑھکر بصریؒ کے لئے ترک پر الْقُبُوْرِ کی وجوہ اربعہ ہیں سے ہر ایک کے ساتھ وَالْاَرْضِ ہیں سکون و روم پڑھو۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ اسی طرح ۳۰ ۔ ۳۰ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو بصریؒ کی طرح پڑھو۔ ورشؒ کے لئے مد بدل کی ہر وجہ پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۳۰ ۔ ۳۰ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۸ ۔ ۸ وجوہ پڑھو۔ قصر کے وصل ہیں حمزہؒ کو (باقی بر صفحہ آیندہ)

(باقی بر صفحہ آیندہ)

ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ ایک سو بیس ۱۲۰۔ بصریؒ و دوریؒ آٹھ ۸۔ آٹھ ۸۔ ورشؒ ایک سو چودہ ۱۱۴
(بسم اللہ پر ۹۰۔ ترک پر ۲۴) خلفؒ۔ حمزہؒ اور خلادؒ دو ۲۔ دو ۲۔ شامیؒ آٹھ ۸۔ کسائیؒ
اور عاصمؒ تین ۳۔ تین ۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فِی الْاَرْضِ اور اَلْاِسْلَامِ میں نقل و سکتہ۔ وَھُوَ ہر دو میں سکون
ھا۔ تُؤْذُوْنَنِیْ اور یَاْتِیْ میں ابدال۔ وَمُبَشِّرًا۔ سِحْرٌ۔ الْکٰفِرُوْنَ
اور لِیُظْھِرَہٗ میں ترقیق جلی ہے۔ مِنْ بَعْدِیَ اسْمُہٗ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ
اور ابوبکرؒ مفتوح پڑھتے ہیں اور باقی حضرات کے لئے وصلاً یا ساقط ہو جاتی ہے۔
سِحْرٌ کو حمزہؒ و کسائیؒ سین کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور حا کے
کسرہ سے سٰحِرٌ اور باقی سین کے کسرہ اور حا کے اسکان سے الف کے بغیر پڑھتے
ہیں۔ اَظْلَمُ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (ک) اَظْلَمُ مِمَّنِ
مُتِمُّ نُوْرِہٖ میں مدنیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ پہلے کلمہ کو میم کی تنوین
سے اور دوسرے کو را کے نصب اور ھا کے ضمہ سے مُتِمٌّ نُوْرَہٗ اور باقی
تنوین کے بغیر۔ را کے خفض اور ھا کے کسرہ سے باضافت پڑھتے ہیں۔ (ک)
اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ (الممال)، مُوْسٰی اور عِیْسَی (ابْنُ مَرْیَمَ) وقفاً

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ھا کے ضمہ سے لوٹا کر پہلے خلفؒ کے لئے لام تعریف اور ساکن منفصل کا سکتہ پھر حمزہؒ کے لئے لام تعریف کا سکتہ اور ساکن منفصل کا عدم سکتہ اور پھر خلادؒ کے لئے دونوں کا عدم سکتہ اور اس میں سے ہر ایک پر وَالْاَرْضِ میں نقل و سکتہ پڑھو۔ شامیؒ کو مد سے بصریؒ کی طرح پڑھ کر کسائیؒ کو اور پھر عاصمؒ کو مد سے قالونؒ کے بے صلہ کے مانند پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۳۲ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور بصری تقلیل۔ زاغوا میں حمزہ۔ التوراۃ
میں بصری۔ ابن ذکوان اور کسائی امالہ۔ قالون بخلاف اور ورش وحمزہ تقلیل۔
جاء ھو میں ابن ذکوان وحمزہ۔ افترٰی میں بصری وحمزہ وکسائی امالہ
ورش تقلیل۔ یدعیٰ اور بالھدٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف
تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ازاغ چونکہ غیر مجرد ہے لہٰذا اسمیں امالہ نہیں
ہوتا۔ ع

ع ۱ ۹

تُنۡجِیۡکُمۡ کو شامی نون کے فتح اور جیم کی تشدید سے **تُنَجِّیۡکُمۡ**
اور باقی نون کے اسکان اور جیم کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ عذابٍ الیمٍ
میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ تؤمنون اور المؤمنین میں ابدال۔ وانفسکم
میں وقفاً حمزہ کے لئے بخلاف تسہیل اور خیرٌ میں ترقیق ظاہر ہے۔ یغفر لکم
میں دوری بخلاف اور سوسی ادغام کرتے ہیں۔

کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ کو حرمی وبصری را کی تنوین سے (جو صلاً
لام میں مدغم ہو جاتی ہے) اور اسم جلالہ کو لام جارہ مکسورہ سے بترقیق لام
اَنۡصَارًا لِّلّٰہِ اور باقی تنوین اور لام جارہ کے بغیر اضافت سے بتغلیظ
لام پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) رسم باعتبار قراءتین متحد ہے۔ اہل تنوین کے
نزدیک الف علامتِ نصب اور غیر منونین کے نزدیک ہمزہ وصل ہے۔ اہل تنوین
الف پر وقف کر کے لام مکسورہ سے اور باقی راء ساکنہ پر وقف کر کے ہمزہ وصلیہ
مفتوحہ سے ابتدا کرتے ہیں (یعنی اختبارًا) اور اس کے بعد نحن انصار اللہ
میں عدم تنوین اور الف وصل پر اجماع ہے۔ انصاریۤ الی اللہ کی یا کو مدنی

مفتوح پڑھتے ہیں۔ (ک) الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ۔ طَآئِفَةٌ میں وقفاً حمزہؒ
مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں، ابدال صحیح نہیں۔ (الممال) وَاُخْرٰى میں بصریؒ
و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ عِیْسَی (ابْنُ مَرْيَمَ) وقفاً میں حمزہؒ و
کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل۔ اَنْصَارِيْ میں کسائیؒ کے دوریؒ
اور طَآئِفَةٌ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ۲ ع ۱۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ۲ ہیں ۱ بَعْدِيْ میں حرمیؒ
بصریؒ اور ابوبکرؒ ۲ اور اَنْصَارِيْ میں مدنیؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ ادغام
کبیر تین ہیں (مثلین کے ۲۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَہ جمعہ

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف گیارہ ۱۱ ہیں۔

فَائِدَۃ [۱] الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے الْحَكِيْمِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چون ۱۵۴
ہیں۔ مُبَسْمِلِیْنَ غیر ورشؒ چوالیس ۴۴۔ ورشؒ چھیانوے ۹۶ (بسم اللہ پر ۶۶۔ ترک

---

[۱] ۱۔۱۸ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ ظٰہِرِیْنَ کا طول۔ توسط اور قصر اور ان
میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک
پر الْحَكِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم ۱۹۔۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ
مندرج ہو گئے۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر اسیطرح ۲۲ وجوہ پڑھو۔ عاصمؒ و کسائیؒ
مندرج ہو گئے۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں مدبدل کے قصر پر نقل سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے
مدبدل کے قصر پر ترک کے ساتھ ظٰہِرِیْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الْحَكِيْمِ
میں وہ ہی وجہ اور روم، اور وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور بصریؒ کو ہر وجہ میں عدم نقل سے
لوٹاؤ۔ شامیؒ ہر وجہ میں اور وصل میں خلادؒ کی وجہِ عدم سکتہ مندرج ہو گئی۔ حمزہؒ کو سکتہ
سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے مدبدل کے طول و توسط میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ ۲۲
اور ترک پر ۱۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۸۸ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

پر ۳۰) بصریؒ مع شامیؒ وخلادؒ دس اور حمزہؒ چار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

• عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے ۔ (ک) قَبْلُ لَفِيْ ۔
وَهُوَ میں سکون ھا ۔ يُؤْتِيْهِ اور بِئْسَ میں ابدال اور يَّشَآءُ کی وجوہ
خمسہ وقفی جلی ہیں ۔ (ک) الْعَظِيْمِ مَثَلُ اور التَّوْرٰىةَ ثُمَّ مگر اس میں
مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام بخلاف ہے ۔ تَفِرُّوْنَ میں
ترقیق بیّن ہے ۔ (الممال) وَالْحِكْمَةَ میں کسائیؒ وقفاً ۔ التَّوْرٰىةَ میں بصریؒ ۔
ابن ذکوانؒ اور کسائیؒ امالہ ۔ قالونؒ بخلاف اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل ۔ الْحِمَارِ
میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور النَّاسِ میں
ع ۱ ۱۱ دوریؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

لِلصَّلٰوةِ اور الصَّلٰوةُ میں تغلیظ ۔ خَيْرٌ ہر دو ۔ فَانْتَشِرُوْا ۔
كَثِيْرًا اور خَيْرٌ میں ترقیق بیّن ہے ۔ (تنبیہ) وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا میں
ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے ۔ قَآئِمًا میں وقفاً حمزہؒ مد وقصر کے
ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال صحیح نہیں ۔ (ک) اللَّهْوِ وَمِنَ ۔ (الممال)
ع ۲ ۱۲ التِّجَارَةِ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف امالہ کرتے ہیں ۔ ع

• اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (مثلین کے ۳ ۔ متقاربین کا ایک)

سُوْرَهٔ مُنٰفِقُوْن

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف گیارہ ہیں ۔

وَاللّٰهُ سے لَرَسُوْلُ اللّٰهِ تک وجوہ صحیحہ ایک سو ۱۳۲

بتیس ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ بائیس ۲۲۔ عاصمؒ وکسائیؒ بائیس ۲۲۔ بائیس ۲۲۔ بصریؒ۔ ہشامؒ اور ابن ذکوانؒ دس۔ دس۔ حمزہؒ چار ۴ اور ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پہ ۲۲۔ ترک پر ۱۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۱

(ک) فَطُبِعَ عَلٰى

خُشُبٌ کو قنبلؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ تخفیفاً شین کے اسکان سے خُشْبٌ اور باقی حسب اصل ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ يَحْسِبُوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ہر دو میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ۔ يُؤْفَكُوْنَ اور وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِيْلَ لَهُمْ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ اور لَهُمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔

لَوَّوْا کو مدنیؒ پہلے واو کی تخفیف اور دوسرے کے اسکان سے ..... لَوَوْا اور باقی پہلے واو کی تشدید اور دوسرے کے اسکان سے پڑھتے ہیں

---

۱ بما ۱۸ قالونؒ کے لئے الرَّزِقِيْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر اسم جلالہ میں وہی وجہ اور روم بما ۱۹-۲۲ اور وصل کل پر وجوہ اربعہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ عاصمؒ وکسائیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ بما ۶ بصریؒ کے لئے الرَّزِقِيْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر اسم جلالہ میں وہی وجہ اور روم بما ۷-۱۰ اور وصل پہ وجوہ اربعہ پڑھو۔ ہشامؒ وابن ذکوانؒ کو ہر وجہ میں اور حمزہؒ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پہ قالونؒ کے مانند ۲۲۔ اور ترک پر بصریؒ کی طرح ۱۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۲۴ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

مُسْتَكْبِرُوْنَ اور لَنْ يَّغْفِرَ میں ترقیق اور الْاَذَلَّ میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال) جَآءَكَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ مُسَنَّدَةٌ میں کسائیؒ وقفًا اور اَنّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱ ۱۲

يَفْعَلْ ذٰلِكَ میں ابوالحارثؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْخٰسِرُوْنَ۔ يُّؤَخِّرَ اور خَبِيْرٌ میں ترقیق اور يَّاْتِيَ میں ابدال جلی ہے۔ (تنبیہ) فَيَقُوْلَ رَبِّ میں بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔

وَاَكُنْ کو بصریؒ (فَاَصَّدَّقَ پر عطف کرکے) کاف کے بعد واو ساکنہ کے اثبات اور نون کے نصب سے وَاَكُوْنَ اور باقی (محلِ فَاَصَّدَّقَ پر عطف اور اجتماع ساکنین کی بنا پر) واو کے حذف اور نون کے جزم سے پڑھتے ہیں۔ رسمؔ ۱ باجماع واو کے بغیر ہے۔ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ میں ورشؒ واو مفتوحہ ...... سے ابدال کرتے ہیں۔ جَآءَ اَجَلُهَا میں قالونؒ، بزیؒ اور بصریؒ ہمزہ اولی کے حذف سے بقصر و مد اور ورشؒ وقنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر پڑھتے ہیں۔

بِمَا تَعْمَلُوْنَ کو ابوبکرؒ یاء غیب سے يَعْمَلُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) جَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ

---

۱ حلوانیؒ خالد خداشؒ سے نقل کرتے ہیں کہ "میں نے امام میں وَاَكُوْنَ بالواو دیکھا ہے" اور امام ابوعبیدؒ کہتے ہیں "مصحف عثمانؓ میں وَاَكُنْ واو کے بغیر تھا" علامہ دانیؒ، محققؒ اور سیدؒ وغیرہ اسی کی تائید کرتے ہیں۔ جعبریؒ کہتے ہیں "ابوعبیدؒ اور خالدؒ دونوں عادل امام اور حجۃ ہیں۔ ان کی نقل میں جو تعارض ہے وہ اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ امام میں پہلے واو تھا پھر محو کر دیا گیا۔ خالدؒ نے محو سے قبل اور نافعؒ نے محو کے بعد دیکھا ہے ؏" واللہ اعلم۔ ۱۲

؏ یہ محض اٹکل پچو بات ہے اور اصل یہ ہے کہ خالدؒ کے کلام میں امام سے مصحف بصرہ مراد ہے۔ ۱۲ ط

ع ۲ ۱۴ کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) دو ۲ اور صغیر تین ہیں ۔

سورۃ تغابن

بقول جمہور مدنیہ ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ اور عطاءؒ آیات ۱۴ تا ۱۶ کے سوا مکی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں باجماع اٹھارہ ۱۸ ہیں ۔

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ سے فِى الْاَرْضِ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر ۷۸ ہیں[1] ۔ قالونؒ مع مکیؒ وحفصؒ وکسائیؒ بیس ۲۰ ۔ بصریؒ مع شامیؒ آٹھ ۸ ۔ حمزہؒ دو ۲ ۔ ابوبکرؒ بیس ۲۰ اور ورشؒ اٹھائیس ۲۸ (بسم اللہ پر ۲۰ ۔ ترک پر ۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْاَرْضِ میں نقل وسکتہ ۔ وَهُوَ میں سکون ھا اور شَيْءٍ میں طول وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے ۔ (ک) خَلَقَكُمْ ۔ كَافِرٌ اور تُسِرُّوْنَ میں ترقیق ۔ مُؤْمِنٌ ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ ۔ تَاْتِيْهِمْ ۔ يُؤْمِنْ اور وَبِئْسَ میں ابدال بیّن ہے ۔ (ک) يَعْلَمُ مَا اور وَيَعْلَمُ مَا ۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل

[1] ۱۸ ۔ قالونؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ بخطاب کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم وصل اور ان میں سے ہر ایک اور ۱۹ ۔ ۲۰ وصل کل پر فِى الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو ۔ مکیؒ وحفصؒ اور کسائیؒ مندرج ہوگئے ۔ بصریؒ کے لئے تَعْمَلُوْنَ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر فِى الْاَرْضِ میں سکون وروم پڑھو ۔ شامیؒ مندرج ہوگئے ۔ حمزہؒ کو وصل میں نقل وسکتہ سے لوٹاؤ ۔ ابوبکرؒ کے لئے يَعْمَلُوْنَ بغیب سے قالونؒ کے مانند ۲۰ وجوہ پڑھ کر ورشؒ کے لئے خَبِيْرٌ کی ترقیق اور تَعْمَلُوْنَ بخطاب سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۰ وجوہ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۸ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۱۱۴ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

اور بخلاف سکتہ جلی ہیں۔ رُسُلُهُمْ کو بصریؒ سین کے اسکان سے رُسْلُهُمْ
اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ میں مدنیؒ اور شامیؒ
دونوں افعال کو نون عظمت سے **نُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَنُدْخِلْهُ**
اور باقی دونوں کو یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ (الممال) وَاسْتَغْنَى (اللّٰهُ)
وقفاً اور بَلٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور النَّارِ میں بصریؒ
ع ۱ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع
۱۵
يُؤْمِنْ اور الْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال۔ شَيْءٍ میں طول وتوسط اور
حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (ک) هُوَ وَعَلَى۔ وَتَغْفِرُوْا اور خَيْرًا میں ترقیق
جلی ہے۔ لِاَنْفُسِكُمْ میں وقفاً حمزہؒ یاء مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے
ہیں۔
يُضْعِفْهُ کو مکیؒ اور شامیؒ الف کے حذف اور عین مشددہ سے
يُضَعِّفْهُ اور باقی ضاد کے بعد اثبات الف اور عین مخففہ سے پڑھتے
ہیں۔ بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم تھا۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (الممال) فِتْنَةٌ میں کسائیؒ
ع ۲ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع
۱۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (مثلین کے ۳۔ متقاربین کا ایک)
اور صغیر ایک ہے (المرسوم) نَبَؤُا میں ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بصورت
واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم ہے۔

سُورۃ طلاق

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں بصری گیارہ، حجازی۔ دمشقی اور کوفی بارہ اور حمصی تیرہ ہیں۔ چار جگہ اختلاف ہے۔ ۱ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پر دمشقی ۲ مَخْرَجًا پر مدنی اخیر مکی۔ حمصی اور کوفی ۳ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ پر مدنی اول ۴ اور قَدِيْرٌ پر حمصی آیت ہے۔

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ سے وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ تک وجوہ صحیحہ دو سو ستاون ۲۵۷ ہیں۔ قالونؒ چھیانوے ۹۶۔ مکیؒ چوبیس ۲۴۔ ورشؒ چونسٹھ ۶۴ (بسم اللہ پر ۴۸۔ ترک پر ۱۶) عاصمؒ اور کسائیؒ چوبیس ۲۴ چوبیس ۲۴۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ آٹھ ۸۔ آٹھ ۸ اور حمزہؒ ایک ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبِيُّ اِذَا کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ سے اور اجماع ہمزتین کی بنا پر ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور بوجہ ثانی اس کی تسہیل

ل ۱-۳۶ قالونؒ کے لئے الْحَكِيْمُ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم دو صل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر النَّبِيُّ اِذَا میں ابدال و تسہیل ۳۷-۷۲ پھر اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پر اسی طرح ۳۶ وجوہ ۷۳-۹۲ الْحَكِيْمُ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر النَّبِيُّ میں ابدال و تسہیل۔ ۹۳-۹۶ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر ابدال و تسہیل پڑھو۔ مکیؒ کو قصر کی ہر وجہ میں النَّبِيُّ سے اور ورشؒ عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الْحَكِيْمُ کی آٹھوں وجوہ اور انمیں سے ہر ایک پر ابدال و تسہیل پڑھو۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ کو ہر وجہ میں اور حمزہؒ کو صرف وصل میں مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۵۷ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

کالیا کر کے اور باقی یاء مشددہ مضمومہ اور ہمزہ مفردہ محققہ سے پڑھتے ہیں۔
طَلَّقْتُمْ اور ظَلَمَ میں تغلیظ جلی ہے۔ بُيُوتِهِنَّ کو قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ۔
ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ باء موحدہ کے کسرہ سے اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔
يَأْتِينَ۔ يُؤْمِنُ اور وَأْتَمِرُوا میں ابدال جلی ہے۔
مُبَيَّنَةٍ کو مکیؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے مُبَيَّنَةٍ (اسم مفعول) اور باقی کسرہ سے (اسم فاعل) پڑھتے ہیں۔ فَقَدْ ظَلَمَ میں ورشؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ الْآخِرِ میں نقل و سکتہ وغیرہ اور فَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔
بَالِغُ أَمْرِهِ کو غیر حفصؒ غین معجمہ کی تنوین را کے نصب ھا کے ضمہ اور صلہ بواو سے بَالِغٌ أَمْرَهُ اور حفصؒ تنوین کے بغیر غین کے رفع۔ را کے خفض ھا کے کسرہ اور صلہ بیا سے (باضافت) پڑھتے ہیں۔ قَدْ جَعَلَ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔
وَاللَّائِي ہر دو کو قالونؒ و قنبلؒ یا کو حذف کر کے ہمزہ محققہ سے وَاللَّاءِ (وَالَاءِ)، بزیؒ و بصریؒ دونوں بخلاف اور ورشؒ وصلاً یا کے حذف اور ہمزہ مسہلہ سے بمد و قصر وَاللَّاءِ (وَالَاءِ) ۔ بزیؒ و بصریؒ بوجہ ثانی حالین میں اور ورشؒ وقفاً ہمزہ کی جگہ یاء ساکنہ سے بمد لازم وَاللَّايْ اور باقی ہمزہ محققہ کے بعد یاء ساکنہ کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ رسم میں الف اور صورت ہمزہ دونوں محذوف ہیں۔ (تنبیہ) وَاللَّائِي يَئِسْنَ

احزاب ص ۴۹۵

(بقراءت بزیؒ و بصریؒ) ہیں اجتماع مثلین کے باوجود ہمارے طرق سے صرف
اظہار ماخوذ ہے۔ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ میں تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک) حَیۡثُ سَکَنۡتُمۡ
جلد ۱ ص ۱۲۷
وَأۡتَمِرُوۡا اور قَدۡرًا میں ترقیق جلی ہے (الممال) الۡعِدَّةَ اور مُبَيِّنَةٍ میں
کسائیؒ وقفاً۔ اُخۡرٰی میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اٰتٰىهُ
اور اٰتٰىهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۱۷

وَكَأَيِّن کو مکیؒ کاف کے بعد اثبات الف اور پھر ہمزہ مکسورہ سے یا کے
بغیر بمد واجب وَكَائِن اور باقی کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ پھر یاء مشددہ
مکسورہ سے الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ تنوین بصورت نون مرسوم ہے۔ (ک)
اَمۡرِ رَبِّهَا

نُكُرًا کو مدنیؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ابوبکرؒ کاف کے ضمہ سے نُكُرًا
اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔ ذِكۡرًا میں بخلاف اور قَدِيۡرٌ میں ترقیق جلی ہے

مُبَيِّنٰتٍ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور ابوبکرؒ یاء تحتانیہ کے فتح سے
مُبَيَّنٰتٍ (اسم مفعول) اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ يُؤۡمِنۡ میں
ابدال جلی ہے۔

يُدۡخِلۡهُ کو مدنیؒ اور شامیؒ نون عظمت سے نُدۡخِلۡهُ اور باقی
یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ شَيۡءٍ میں ہر دو میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب
ظاہر ہے ۔ع ع ۲ ۱۸

اس سورۃ میں ادغام کبیر ۲ دو ہیں۔ (دونوں قسموں میں ایک ایک)
اور صغیر بھی دو ہیں۔

سورۂ تحریم

باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں غیر حمصی بارہ ۱۲ اور حمصی تیرہ ۱۳ ہیں۔ الانھٰر ۱ حمصی آیت ہے۔

یٰتَنَزَّلُ الْاَمْرُ سے مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تک وجوہ صحیحہ اٹھاون ۵۸ ہیں۔ قالونؒ بارہ ۱۲۔ مکیؒ چھ ۶۔ دوریؒ چار ۴۔ سوسیؒ دو ۲۔ شامیؒ دو۔ کسائیؒ چھ ۶۔ عاصمؒ چھ ۶۔ خلادؒ دو ۲۔ ورشؒ سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴) اور خلفؒ دو ۲ [1]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

النَّبِيُّ ہر دو کو مدنیؒ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مضمومہ سے اور باقی یاء مشددہ مضمومہ سے پڑھتے ہیں۔ (ک) تُحَرِّمُ مَآ۔ وَھُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ النَّبِيُّ اِلٰی میں مدنیؒ ہمزہ ثانیہ کا واو مکسورہ سے ابدال اور تسہیل کا لیا کرتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے اجتماع ہمزتین نہیں ہے۔

عَرَّفَ کو کسائیؒ را کی تخفیف سے عَرَفَ اور باقی تشدید

---

[1] ۱-۵ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور ۶ وصل کل پڑھو۔ اور مکیؒ کو ہر وجہ میں النَّبِيُّ سے لوٹاؤ۔ دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو اور دونوں میں سوسیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ۔ (اگر سوسیؒ کے لئے اظہار مع الروم بھی پڑھیں۔ اور پڑھنا چاہیے۔ تو دو ۲ وجوہ زائد ہو کر دوریؒ کی طرح ان کے لئے بھی کل وجوہ چار ۴ ...... ہو جائیں گی۔ ط) قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر وہی چھ ۶ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو پڑھو۔ شامیؒ کے لئے وصل و سکتہ پڑھ کر کسائیؒ کو اور پھر عاصمؒ کو قالونؒ کی طرح اور خلادؒ کی ایک وجہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل سے شَيْءٍ کے طول اور توسط میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ چھ ۶ اور ترک پر دو ۲ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کو لام تعریف۔ شَيْءٍ اور ساکن منفصل کے سکتہ سے پھر ساکن منفصل کے عدم سکتہ سے پڑھو اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ ۱۲

سے پڑھتے ہیں۔ فَقَدْ صَغَتْ میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں۔

وَاِنْ تَظٰهَرَا کو غیر کوفیؒ ظاءِ مشددہ سے تَظّٰهَرَا اور کوفیؒ
تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

وَجِبْرِيْلُ کو ابوبکرؒ جیم و را کے فتح اور را کے بعد ہمزہ مکسورہ
سے یا کے بغیر وَجَبْرَئِلُ۔ حمزہؒ و کسائیؒ بھی اسی طرح مگر ہمزہ کے بعد یاءِ
ساکنہ کے اثبات سے وَجَبْرَئِيْلُ۔ مکیؒ جیم کے فتح۔ را کے کسرہ اور یاءِ
ساکنہ سے ہمزہ کے بغیر وَجَبْرِيْلُ اور باقی بھی اسی طرح مگر جیم کے کسرہ سے
پڑھتے ہیں۔ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مُؤْمِنٰتٍ اور يُؤْمَرُوْنَ میں ابدال اور
طَلَّقَكُنَّ میں تغلیظ جلی ہے۔ (ک) طَلَّقَكُّنَّ میں ادغام بخلاف ہے۔
اہل عراق فقدان شرط اور ایک کلمہ میں تین[٣] تشدیدوں کے جمع ہو جانے کی وجہ
سے اظہار اور اہل مغرب ثقلِ جمع اور ثقلِ تانیث کی بنا پر ادغام کہتے ہیں۔...
دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ہمارے طرق سے ادغام اداءً مقدم و مختار ہے۔

اَنْ يُّبْدِلَهٗ کو مدنیؒ اور بصریؒ باءِ موحدہ کے فتح اور دال کی تشدید
سے اَنْ يُّبَدِّلَهٗ اور باقی باءِ موحدہ کے اسکان اور دال کی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ خَيْرًا اور لَا تَعْتَذِرُوا میں ترقیق جلی ہے۔ وَاَبْكَارًا میں
وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ (الممال) مَرْضَاتَ میں کسائیؒ۔ مَوْلٰكُمْ
مَوْلٰهُ اور عَسٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ١

نَصُوْحًا کو ابوبکرؒ نون کے ضمہ سے نُصُوْحًا اور باقی فتح سے

پڑھتے ہیں۔ یُکَفِّرَ میں ترقیق جلی ہے۔ النَّبِیُّ اور النَّبِیءُ کو مدنیؒ
یاءِ ساکنہ کے بعد ہمزہ سے اور باقی یاءِ مشددہ سے پڑھتے ہیں۔ وَاغْفِرْ لَنَا
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ شَیْءٍ اور شَیْئًا میں طول و توسط
اور حمزہؒ کا مذہب اور عَلَیْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ ظاہر ہے۔۔۔۔۔
وَمَاْوٰىهُمْ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔ وَبِئْسَ میں ابدال جلی ہے۔ وَقِیْلَ
میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں۔ عِمْرٰنَ میں تفخیم پر اجماع ہے۔
وَکُتُبِهٖ کو حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ کاف کے کسرہ
تا کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے وَکِتٰبِهٖ (بافراد) اور بصریؒ
و حفصؒ کاف و تا کے ضمہ سے الف کے بغیر (بجمع) پڑھتے ہیں۔ (الممال) عَسٰی
یَسْعٰی اور وَمَاْوٰىهُمْ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور
عِمْرٰنَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف امالہ کرتے ہیں۔ ع
اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کے ۲۔ متقاربین کا ایک)
اور صغیر دو ہیں۔

سُورۂ مُلک

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں مکی اور مدنی اخیر اکتیس ۳۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک تیس ۳۰ ہیں۔ ایک جگہ اختلاف ہے۔ قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ پر مکی و مدنی اخیر آیت ہے۔

وَمَرْیَمَ ابْنَتَ سے بِیَدِهِ الْمُلْکُ تک وجوہ صحیحہ دو سو ستر ۲۷۰ ہیں۔ [1]

[1] ہماسے ۲۷ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور وَکِتٰبِهٖ بافراد پر الْقٰنِتِیْنَ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ (باقی برصفحہ آیندہ)

(باقی برصفحہ آیندہ)

ع ۲ ۲۰

جزء قاریئ ... (margin, illegible)

قالونؒ ساٹھ ۶۰۔ بصریؒ بارہ ۱۲۔ مکیؒ تیس ۳۰۔ دوریؒ بارہ ۱۲۔ ورشؒ مع حمزہؒ بیالیس ۴۲
(بسم اللہ پر ۳۰۔ ترک پر ۱۲) شامیؒ بارہ ۱۲۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ تیس ۳۰۔ تیس ۳۰۔
اور ابن ذکوانؒ بارہ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهُوَ ہر چہار اور وَهِيَ میں سکون ھا۔ شَيْءٍ ہر دو میں طول
و توسط اور حمزہؒ کا مذہب اور وقفاً نقل و ادغام۔ قَدِيرٌ۔ نَذِيرٌ۔ مَغْفِرَةٌ
اور وَاَسِرُّوا میں ترقیق بیّن ہے۔
مِنْ تَفٰوُتٍ کو حمزہؒ و کسائیؒ الف حذف کر کے واو مشددہ سے
مِنْ تَفَوُّتٍ اور باقی فا کے بعد اثبات الف اور واو کی تخفیف سے
پڑھتے ہیں۔ هَلْ تَرٰى اور قَدْ جَآءَنَا میں بصریؒ۔ ہشامؒ۔ حمزہؒ اور
کسائیؒ اور وَلَقَدْ زَيَّنَّا میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور
کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَبِئْسَ اور اَلَمْ يَاْتِكُمْ میں ابدال جلی ہے۔
(ک) تَكَادُ تَمَيَّزُ۔ تَكَادُ تَّمَيَّزُ کو وصلاً بزیؒ تاء مشددہ سے پڑھتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور روم و صل ... انمیں سے ہر ایک اور ۲۸-۳۰ وصل کل
پر الْمُلْكُ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ بصریؒ کے لئے وَكُتُبِهٖ جمع پر الْقٰنِتِيْنَ کی وجوہ اربعہ
اور ان میں سے ہر ایک پر الْمُلْكُ کی وجوہ ثلثہ۔ مکیؒ کے لئے ھاء کنایہ کے صلہ اور وَكُتُبِهٖ
بافراد پر قالونؒ کی طرح ۳۰ وجوہ پڑھکر۔ قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر اسی طرح ۳۰ وجوہ
اور دوریؒ کے لئے بصریؒ کی طرح بارہ ۱۲ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے
مانند تیس ۳۰ اور ترک پر دوریؒ کی طرح بارہ ۱۲ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ وصل میں مندرج ہوگئے۔ شامیؒ
کے لئے بارہ ۱۲۔ کسائیؒ۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ کے لئے ۳۰-۳۰ وجوہ پڑھ کر ابن ذکوانؒ کے لئے
امالہ سے بارہ ۱۲ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۳۹۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

ہیں۔ دونوں قراءتوں کا فرق ظاہر ہے۔

فَسُحقًا کو کسائی حا کے ضمہ سے فَسُحُقًا اور باقی اسکان

سے پڑھتے ہیں۔ (ک) اَلَا یَعلَمُ مَنۡ (الممال) تَرٰی ہر دو میں بصری حمزہ

اور کسائی امالہ ورش تقلیل۔ الدُّنیا میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف اور

بصری تقلیل۔ بَلٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور جآءنا میں

ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں۔ ع

(ک) جَعَلَ لَکُمُ۔ النُّشُورُہ ءَاَمِنتُم کو ہشام بخلاف

اور قالون وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال سے۔ ورش و مکی تسہیل سے

نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بقصر۔ اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے

ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ اور قنبل وصلاً ہمزہ اُولیٰ کو بھی واو مفتوحہ سے

بدل لیتے ہیں یعنی وصلاً ان کے لئے ہمزتین میں تغیر ہوتا ہے اور اگر النُّشُورُ

پر وقف کریں جو تام ہے تو ہمزہ مُحَقَّقہ سے ابتدا کرتے ہیں۔ فِی السَّمَآءِ اَنۡ

ہر دو میں حرمی وبصری ہمزہ ثانیہ کا یاء مفتوحہ سے ابدال۔ نَذِیرِ یے

اور نَکِیرِ یے میں ورش وصلاً اثبات یا کرتے ہیں۔ (ک) کَانَ نَکِیرِ

شَیۡءٍ میں طول وتوسط اور حمزہ کا مذہب جلی ہے۔ یَنصُرُکُم کو بصری

تخفیفاً را کے اسکان سے، نیز دوری ضمہ را کے اختلاس سے اور باقی ضمہ کاملہ

سے پڑھتے ہیں۔ الکٰفِرُونَ۔ نَذِیرٌ اور یَجِیبُو میں ترقیق ظاہر ہے۔

(ک) یَرۡزُقُکُمۡ۔ صِرَاطٍ کو قنبل سین سے خلف اشمام بالزا کرکے

اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَجَعَلَ لَکُمُ۔ وَالاَفۡئِدَۃَ

ہیں وقفاً حمزہؒ ہمزۂ اُولیٰ کی نقل اور سکتہ کے ساتھ ہمزہ ثانیہ کی حرکت نقل کرتے ہیں۔ سِیْٓـئَتْ میں مدنیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ اور وَقِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں، بحالت اشمام سِيْٓـئَتْ میں مد باقی نہیں رہتا[1]۔ اَرَءَيْتُمْ ہردو کو مدنیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے۔ نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں۔ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ کو غیر حمزہؒ یا کے فتح اور اسم جلالہ کے لام کی تغلیظ سے پڑھتے ہیں۔ حمزہؒ کے لئے وصلاً یا محذوف اور اسم جلالہ کا لام باریک ہوتا ہے۔ مَّعِيَ اَوْ کی یا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ عَذَابٍ اَلِيْمٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ بیّن ہیں۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ کو کسائیؒ یاءِ غیب سے **فَسَيَعْلَمُوْنَ** اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ میں تاءِ خطاب پر اجماع ہے۔ يَّاْتِيْكُمْ میں ابدال جلی ہے (المحال) اَهْدٰى اور مَتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَالْاَفْـِٕدَةَ میں کسائیؒ وقفاً اور الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۲

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی دو ہیں۔ نمبر۱ اَهْلَكَنِيَ میں غیر حمزہؒ نمبر۲ مَّعِيَ اَوْ میں حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور حفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ بھی دو ہیں۔ نَذِيْرِ ے اور نَكِيْرِ ے میں ورشؒ اثبات کرتے ہیں۔ ادغام کبیر چھ ہیں (مثلین کے ۴۔ متقاربین کے ۲) اور صغیر تین ہیں۔

---

[1] مگر جمہور کا تحقیقی قول، اثباتِ مد کا ہے۔ ۱۲ ط

سورۂ ن

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف باون ۵۲ ہیں۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ سے بِمَجْنُوْنٍ تک وجوہ صحیحہ پانچسو چھپن ۵۵۶ ہیں۔[۱] قالونؒ ایکسو چوالیس ۱۴۴۔ مکیؒ چھتیس ۳۶۔ دوریؒ اٹھائیس ۲۸۔ سوسیؒ چودہ ۱۴۔ شامیؒ چودہ ۱۴۔ ابوبکرؒ اور حفصؒ چھتیس ۳۶۔ چھتیس ۳۶۔ خلفؒ آٹھ ۸۔ خلادؒ چار ۴۔ کسائیؒ چھتیس ۳۶ اور ورشؒ دوسو ۲۰۰ (بسم اللہ پر ۱۴۴۔ ترک پر ۵۶)

[۱] م ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے تسہیل۔ صلہ اور منفصل کے قصر پر مَعِیْنٍ میں طول۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل اور انمیں سے ہر ایک پر بِمَجْنُوْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم م ۱۹-۲۴ مَعِیْنٍ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ ثلثہ اور انمیں سے ہر ایک پر بِمَجْنُوْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم م ۲۵-۳۶ الرَّحِیْمِ کے روم وصل۔ اور وصل کل پر بِمَجْنُوْنٍ کی وجوہ اربعہ۔ پھر تسہیل وصلہ اور منفصل کے مد پر۔ پھر تسہیل و بے صلہ اور منفصل کے قصر و مد میں سے ہر ایک پر اسی طرح ۳۶-۳۶ وجوہ پڑھ کر۔ مکیؒ کے لئے تحقیق وصلہ اور منفصل کے قصر پر بھی ۳۶ وجوہ پڑھو م ۱-۱۲ دوریؒ کے لئے مَعِیْنٍ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان میں سے ہر ایک پر بِمَجْنُوْنٍ میں وہ ہی وجہ اور روم م ۱۳-۲۸ اور روم و وصل پر قصر و مد کے ساتھ وجوہ اربعہ پڑھ کر سوسیؒ کے لئے ابدال اور منفصل کے قصر پر اسی طرح ۱۴ وجوہ اور شامیؒ کے لئے مد و ادغام سے بھی ۱۴ وجوہ پڑھو۔ ابوبکرؒ کے لئے مد و ادغام سے قالونؒ کے مانند ۳۶ وجوہ پڑھو اور حفصؒ کو ہر وجہ میں اظہار سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ پر ادغام کامل سے وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ کے لئے ہمزۂ ثانیہ کے حذف پر ابوبکرؒ کے مانند ۳۶ وجوہ پڑھ کر ورشؒ کے لئے نقل کرکے تسہیل و ابدال میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند اور ترک پر دوریؒ کی طرح اظہار و ادغام کے ساتھ وجوہ پڑھو اور خلفؒ کے لئے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۸۸۲ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نٓ وَالۡقَلَمِ کو ورشؒ بخلاف اور شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ نون ملفوظی کا واو میں ادغام مع غنہ کر کے نٓ وَّالۡقَلَمِ اور باقی اظہار سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) یہاں ورشؒ کے لئے دونوں وجوہ اور یٰسٓ o وَّالۡقُرۡاٰنِ میں صرف ادغام ماخوذ ہے۔ غَیۡنَ۔ فَسَتُبۡصِرُ وَیُبۡصِرُوۡنَ اَسَاطِیۡرُ۔ خَیۡرًا اور الۡاٰخِرَۃِ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) اَعۡلَمُ بِمَنۡ۔ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے۔ (ک) اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ

اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ استفہام یعنی ہمزتین سے ءَاَنۡ کَانَ اور باقی ایک ہمزہ سے بخبر پڑھتے ہیں۔ ہشامؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال اور ابن ذکوانؒ صرف تسہیل کرتے ہیں (تنبیہ) یہاں ہشامؒ کے لئے تحقیق کی وجہ نہیں ہے اور ابن ذکوانؒ کے لئے ادخال ہمارے طرق سے نہیں ہے بلکہ علامہ دانیؒ اس کی تردید کرتے ہیں۔ الۡاَوَّلِیۡنَ میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔ نَآئِمُوۡنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ اَنِ اغۡدُوۡا میں وصلاً حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتداء باجماع ہمزہ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ فَانۡطَلَقُوۡا میں تغلیظ جلی ہے۔ بَلۡ نَحۡنُ میں کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

اَنۡ یُّبۡدِلَنَا کو مدنیؒ و بصریؒ باء موحدہ کے فتح اور دال کی تشدید سے اَنۡ یُّبَدِّلَنَا اور باقی با کے اسکان اور دال کی تخفیف سے

پڑھتے ہیں۔ (ک) اَکۡبَرُ لَوۡ۔ (الممال) تُتۡلٰی اور عَسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور اَلۡجَنَّۃِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) لَعَلٰی حرفِ جر مع لام ابتدا ہے اور فَطَافَ افعال عشرہ مُمال میں سے نہیں ہے پس انمیں امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع

۱ ع ۲

لَمَا تَخَیَّرُوۡنَ کو بزیؒ وصلاً تاءِ مشددہ سے پڑھتے ہیں......

فَلۡیَاتُوۡا میں ابدال جلی ہے۔ (ک) یُکَذِّبُ بِھٰذَا اور اَلۡحَدِیۡثِ سَنَسۡتَدۡرِجُھُمۡ۔ فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں۔ وَھُوَ ہر دو میں سکون ھا جلی ہے۔

لَیَزۡلِقُوۡنَکَ کو مدنیؒ یا کے فتح سے لَیَزۡلِقُوۡنَکَ (از ثلاثی) اور باقی ضمہ سے (از مزید) پڑھتے ہیں۔ اَلذِّکۡرَ اور ذِکۡرٌ میں ترقیق بیّن ہے (الممال) ذِلَّۃٌ میں کسائیؒ وقفاً۔ نَادٰی اور فَاجۡتَبٰہُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور بِاَبۡصَارِھِمۡ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

۲ ع ۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ۵ ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر دو ہیں۔ (المرسوم) بِاَیِّیکُمُ میں ایک یا زائدہ اور اَنۡ تَدٰرَکَہٗ بحذف الف مرسوم ہے۔

سُوۡرَۃُ الۡحَاقَّۃِ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری ودمشقی اکیاون ۵۱ اور باقی ائمہ کے نزدیک باون ۵۲ ہیں تین جگہ اختلاف ہے۔ ۱ اَلۡحَاقَّۃُ (اول) پر کوفی ۲ حُسُوۡمًا

پر حمصی ۳ اور بسم اللہ پر حجازی آیت ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا سے مَا الْحَآقَّةُ تک وجوہ صحیحہ[1] اڑتیس ۳۸ ہیں مُبَسْمِلِین غیر ورشؒ دس ۱۰ ۔ کسائیؒ مزید دس ۱۰ ۔ تارکین غیر ورشؒ چار ۴ اور ورشؒ چودہ ۱۴ (بسم اللہ پر ۱۰ ۔ ترک پر ۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[1]

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ فَهَلْ تَرٰى میں بصریؒ۔ ہشامؒ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

وَمَنْ قَبْلَهٗ کو بصریؒ اور کسائیؒ قاف کے کسرہ اور باء موحدہ کے فتح سے قِبَلَهٗ اور باقی قاف کے فتح اور با کے اسکان سے پڑھتے ہیں وَالْمُؤْتَفِكٰتُ ۔ لَا يُؤْمِنُ اور لَا يَاْكُلُهٗ میں ابدال بیّن ہے۔ بِالْخَاطِئَةِ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ) رَسُوْلَ رَبِّهِمْ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ تَذْكِرَةً اور ذِرَاعًا میں ترقیق جلی ہے۔ اُذُنٌ کو مدنیؒ ذال کے اسکان سے اُذْنٌ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ فَهِيَ اور فَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے (ک) فَهِيَ يَوْمَئِذٍ۔

---

[1] ۱۔۹ قالونؒ کیلئے لِلْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ ثلٰثہ میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں دو ہی وجہ اور روم و وصل ۱۰ اور وصل کُل پڑھو۔ مکیؒ و عاصمؒ اور کسائیؒ فتح کی وجوہ میں مندرج ہوگئے کسائیؒ کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے ترک پر لِلْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ شامیؒ و حمزہؒ مندرج ہوگئے۔ ورشؒ کے لئے ترقیق سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اور ترک پر بصریؒ کی طرح وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۳ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

اَرْجَائِهَا میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں
لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ کو حمزہؒ و کسائیؒ یاءِ تذکیر سے لَا يَخْفٰى
اور باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ اول) اگر فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ پر
وقف کریں تو حمزہؒ کے لئے مد و قصر کے ساتھ صرف تسہیل ہوگی کیونکہ ہمزہ متوسطہ
حقیقیہ ہے متوسط بزائدہ نہیں[1]۔ اس لئے کہ اسمیں ھا تنبیہ کے لئے نہیں
بلکہ جزوِ کلمہ ہے اور هَآؤُمُ اسم فعل بمعنی خُذْ ہے (دوم) كِتٰبِيَهْ
اور مَالِيَهْ پر وقف یا وقفہ لطیفہ کرنا چاہیے اور اگر ایسا نہ کریں تب بھی
كِتٰبِيَهْ اِنِّيْ کو ورشؒ کے لئے بھی ہمزہ کی تحقیق سے یعنی نقل کے بغیر پڑھیں
جلد ا صفحہ ۱۹۵
اور ہمارے ائمہ کے نزدیک مَالِيَهْ هَلَكَ کو باظہار پڑھنا اولیٰ ہے۔ (جو
جلد ا ص ۱۱۹
وقف یا وقفہ کے بغیر ممکن نہیں)
مَالِيَهْ اور سُلْطٰنِيَهْ کو حمزہؒ وصلاً ھاءِ سکتہ کے حذف
سے مَالِيَ اور سُلْطٰنِيَ اور باقی باثبات ھا پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً
اثباتِ ھا پر اجماع ہے اور كِتٰبِيَهْ ہر دو اور حِسَابِيَهْ ہر دو میں قراء سبعہ
حالین میں اثبات ھا پر متفق ہیں۔ الْخٰطِئُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کالواو
ابدال بیاءِ مضمومہ اور طا کو ضمہ دیکر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ (المال ے)
الْحَآقَّةُ ہر سہ ۳ میں بخلاف۔ بِالْقَارِعَةِ بخلاف۔ بِالطَّاغِيَةِ۔
خَاوِيَةٍ۔ بَاقِيَةٍ۔ بِالْخَاطِئَةِ۔ رَّابِيَةً۔ وَّاعِيَةٌ۔ الْوَاقِعَةُ

[1] مسودہ میں اس مقام پر کچھ عبارت محو شدہ ہے۔ اس لئے اتحاف للبنّاءؒ سے اس
کی تکمیل کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

بخلاف ۔ ثَمٰنِيَةٌ ۔ خَافِيَةٌ ۔ رَّاضِيَةٍ ۔ دَانِيَةٌ ۔ الْخَالِيَةِ اور
الْقَاضِيَةَ وغیرہ ہر ایک ھاء تانیث میں کسائیؒ وقفاً ۔ اَدْرٰىكَ میں
ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ بصریؒ ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ فَتَرَى
(الْقَوْمَ) میں وصلاً سوسیؒ بخلاف ، وقفاً سمیں اور تَرٰى میں بصریؒ و
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۔ صَرْعٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
اور بصریؒ تقلیل ۔ وَجَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ ۔ طَغَا (الْمَآءُ) وقفاً
لَا تَخْفٰى اور مَآ اَغْنٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل
کرتے ہیں ۔ (تنبیہ) كِتٰبِيَهْ ہر دو حِسَابِيَهْ ہر دو مَالِيَهْ اور
سُلْطٰنِيَهْ میں امالہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ ہاءِ تانیث نہیں ہے ۔ ع

(ک) فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا ۔ تُبْصِرُوْنَ ہر دو اور لَتَذْكِرَةٌ میں ترقیق
جلی ہے ۔ (ک) لَقَوْلُ رَسُوْلٍ ۔ تُؤْمِنُوْنَ میں ابدال بیّن ہے ۔

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا
مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور مکیؒ وہشامؒ دونوں

ع ۱ ۵

۱ ابن ذکوانؒ کے لئے صوریؒ بجمیع طرق اور اخفشؒ سے اکثر اہل عراق بغیب روایت کرتے ہیں ۔ سبط الخیاطؒ اور حافظ ابوالعلاؒ نے دوسری وجہ بیان ہی نہیں کی ۔ ابن غلبونؒ ۔ ابوالحسنؒ ۔ ابو محمد مکیؒ ۔ ابن سفیانؒ ۔ مہدویؒ ۔ ابن شریحؒ ۔ ابن بلیمہؒ اور ابوطاہر بن خلفؒ بھی بغیب روایت کرتے ہیں ۔ علامہ دانیؒ جامع البیان میں کہتے ہیں "وہی صحیح اور اہل شام کا اسی پر عمل ہے اور میں نے اخفشؒ کے تمام طرق سے اسی طرح پڑھا ہے ۔" نقاشؒ وابن شنبوذؒ ، اخفشؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں ، علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ بخطاب پڑھا ہے ۔ احمد بن انسؒ اور تغلبیؒ کی ابن ذکوانؒ سے یہی روایت ہے ۔ دونوں صحیح ہیں ۔ ۱۲

افعال کو یاء غیب سے مَّا یُؤْمِنُوْنَ - مَّا یَذَّکَّرُوْنَ
اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں اور مؤخر الذکر کو حرمیؒ ۔ بصریؒ ۔ شامیؒ
اور ابو بکرؒ ذال مُشدَّدہ سے یعنی مدنیؒ ۔ بصریؒ ۔ ابن ذکوانؒ وابو بکرؒ مَا
تَذَّکَّرُوْنَ اور مکیؒ و شامیؒ مَا یَذَّکَّرُوْنَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے
ہیں ۔ ع ۲ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (از ہر دو اقسام ۲ - ۲) اور صغیر دو ہیں
(المرسوم) طَغَا بالف مرسوم ہے۔

سُورۂ معارج

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں دمشقی تینتالیس ۴۳ اور باقی ائمہ کے نزدیک چوالیس ۴۴ ہیں۔ اَلْفَ سَنَةٍ پر غیر دمشقی آیت ہے۔

فَسَبِّحْ سے ذِی الْمَعَارِجِ تک وجوہ صحیحہ دو سو چودہ ۲۱۴ ہیں ۔[1] قالونؒ تیس ۳۰ ۔ ورشؒ چالیس ۴۰ (بسم اللہ پر ۳۰ ۔ ترک پر ۱۰) مکیؒ ۔ عاصمؒ ۔ ابو الحارثؒ

---

[1] مہ ۱۸ - ۱۸ قالونؒ کے لئے الْعَظِیْمِ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر ذِی الْمَعَارِجِ میں سکون و روم مہ ۱۹ - ۲۸ اور الْعَظِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور مہ ۲۹ - ۳۰ وصل کل پر ذِی الْمَعَارِجِ میں سکون و روم پڑھو۔ اور ہر وجہ میں ورشؒ کو مد سے ۔ مکیؒ کو سَاَلَ سے ۔ عاصمؒ اور ابو الحارثؒ کو مد سے اور کسائیؒ کے دوریؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر الْعَظِیْمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر ذِی الْمَعَارِجِ میں سکون و روم پڑھو۔ اور ہر وجہ میں شامیؒ کو مد سے ۔ بصریؒ کو سَاَلَ سے اور وصل میں خلفؒ کو مد و ادغام کامل سے اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ ۔۔۔ اہل ضرب ۲۸۶ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

اور کسائیؒ کے دوریؒ تینؒ ۳ ۔ تینؒ ۳ ۔ شامیؒ دسؒ ۱ ۔ بصریؒ دسؒ ۱ ۔ خلفؒ دوؒ ۲ ۔۔۔۔
خلادؒ دوؒ ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ کو مدنیؒ اور شامیؒ (بلغت قریش) ہمزہ کے بجائے الف سے **سَالَ** (بروزن قَالَ) اور باقی ہمزہ مفتوحہ سے (بروزن فَتَحَ) پڑھتے ہیں۔ (ک)، ذِی الْمَعَارِجِ تَعْرُجُ

تَعْرُجُ کو کسائیؒ یاءِ تذکیر سے **یَعْرُجُ** اور باقی تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔

یَوْمِئِذٍ کو مدنیؒ اور کسائیؒ میم کے فتح سے **یَوْمَئِذٍ** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ تُئْوِیْهِ ورشؒ وسوسیؒ کے نزدیک ابدال سے مستثنیٰ ہے یہاں کَلَّا پر وقف تام یا کافی اور مابعد سے ابتدا احسن ہے

نَزَّاعَةً کو غیر حفصؒ (خبر مان کر) تا کے رفع سے **نَزَّاعَةٌ** اور حفصؒ (حال قرار دیکر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ اَلْخَیْرُ اور غَیْرُ ہر دو میں ترقیق اور صَلَاتِهِمْ ہر دو میں تغلیظ جلی ہے۔ دَآئِمُوْنَ اور قَآئِمُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ مَاْمُوْنٍ میں ابدال بیّن ہے

لِاَمٰنٰتِهِمْ کو مکیؒ الف جمع کے حذف سے **لِاَمَانَتِهِمْ** (بتوحید) اور باقی نون کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

بِشَهٰدٰتِهِمْ کو غیر حفصؒ الف جمع کے حذف سے **بِشَهَادَتِهِمْ**

(بافراد) اور حفص دال کے بعد الف جمع کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔ (الممال)

(تنبیہ) فواصل کے امالہ کی یہ تیسری سورۃ ہے (فواصل مُمال چار ہیں) ۱ لَظٰی ۲ لِلشَّوٰی ۳ وَتَوَلّٰی ۴ اور فَاَوْعٰی ہیں حمزہ و کسائی امالہ (جلد ا ص ۲۱۹ طٰہٰ ص ۳۷۸)

ورش و بصری تقلیل (غیر فواصل) لِلْکٰفِرِیْنَ میں بصری و دوری امالہ

ورش تقلیل۔ سَنَتَیْنِ میں کسائی وقفاً۔ وَنَزّٰلَہٗ میں بصری و حمزہ و کسائی

امالہ ورش تقلیل اور ابْتَغٰی میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل

ع ۱ ۷ کرتے ہیں۔ ع

نَعِیْمٍ کَلَّا پر وقف تام اور ما بعد سے ابتدا احسن ہے۔ دانی وغیرہ

جمہور محققین کا یہی مذہب ہے اور بعض ماقبل پر وقف جائز کہتے ہیں۔ (ک)

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ۔ لَقٰدِرُوْنَ۔ خَیْرًا اور سِرَاعًا میں ترقیق جلی ہے

(تنبیہ) یہاں یَخْرُجُوْنَ کے معروف پڑھنے پر اجماع ہے۔ (ک)

الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا

اِلٰی نُصُبٍ کو غیر شامی و حفص نون کے فتح اور صاد کے اسکان

سے نَصْبٍ اور شامی و حفص نون و صاد کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ (الممال)

ع ۲ ۸ ذِلَّۃٌ میں کسائی وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کے) تین ہیں۔ (المرسوم)

الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ بحذف الف مرسوم ہیں۔

سُوْرَۃُ نُوْحٍ علیہ السلام باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی اٹھائیس ۲۸۔ بصری و دمشقی انتیس ۲۹

اور حجازی وحمصی تیس ۳۰ ہیں۔ پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ فِیْهِنَّ نُوْرًا پر حمصی ۲ سُوَاعًا اور ۳ فَاُدْخِلُوْا نَارًا پر غیر کوفی ۴ وَنَسْرًا پر مدنی آخر اور کوفی ۵ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا پر مدنی اول اور مکی آیت ہے۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ سے اَلِيْمٌ تک وجوہ صحیحہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں۔ قالون مع مکی ایک سو چھتیس ۱۳۶۔ ورش پچاس ۵۰ (بسم اللہ پر ۳۴۔ ترک پر ۱۶) عاصم چونتیس ۳۴ کسائی چونتیس ۳۴۔ دوری بتیس ۳۲۔ سوسی سولہ ۱۶۔ شامی سولہ ۱۶۔ خلاد چودہ ۱۴ اور خلف اٹھائیس ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا میں ابدال۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل اور بخلاف سکتہ

---

۱ ۲۷ جگہ اجماع ہے اور ان اختلافی مقامات میں سے کوفی ایک بصری و دمشقی دو اور باقی ائمہ تین تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں۔ اتحاف میں فَاُدْخِلُوْا نَارًا پر کوفی اور سُوَاعًا پر غیر حمصی آیت درج ہے جو سہو ہے۔ ۱۲

۲ ۱-۱۰۸ قالون کے لئے يُوْعَدُوْنَ کے طول، توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر صلہ اور بے صلہ اور ان دونوں پر اَلِيْمٌ میں سکون و اشمام سے وہ ہی وجہ اور روم ۱۰۹-۱۳۶ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر صلہ و بے صلہ کے ساتھ اَلِيْمٌ کی ساتوں وجوہ پڑھو۔ مکی قصر کے صلہ میں مندرج ہو گئے۔ مد اور بے صلہ کے بعد ورش پھر عاصم پھر کسائی کو مد سے لوٹاؤ ۱-۹ ورش کے لئے ترک پر يُوْعَدُوْنَ کی وجوہ ثلثہ میں سے ہر ایک پر اَلِيْمٌ میں سکون و اشمام کے ساتھ وہ ہی وجہ اور روم ۱-۱۶ اور وصل پر وجوہ سبعہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں دوری کو قصر و مد سے۔ سوسی کو ابدال سے اور شامی کو مد سے لوٹاؤ۔ اور صرف وصل میں خلاد کو۔۔ يٰاَيُّهَا بتحقیق سے لوٹا کر عَذَابٌ اَلِيْمٌ میں نقل و عدم سکتہ اور خلف کو ادغام کامل سے لوٹا کر ساکن منفصل کے عدم سکتہ پر نقل و عدم سکتہ اور سکتہ پر نقل و سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۹۶۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

نَذِيۡرٌ ۔ لِتَغۡفِرَ ۔ اسۡتَغۡفِرُوۡا ۔ سِرَاجًا اور اِخۡرَاجًا میں ترقیق
بیّن ہے ۔ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ کو حرمیؒ ۔ شامیؒ اور کسائیؒ نون کے ضمہ سے
اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اور بحالت ابتدا ہمزہ وصلیہ کے ضمہ پر اجماع ہے
يَغۡفِرۡ لَكُمۡ میں دوریؒ بخلاف ادر سوسیؒ ادغام ۔ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اور لَا يُؤَخَّرُ
میں ورشؒ واو مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں ۔ (ک) لَا يُؤَخَّرُ لَوۡ اور قَالَ رَبِّ
دُعَآءِيۡٓ اِلَّا کی یا کو غیر کوفیؒ مفتوح پڑھتے ہیں (تنبیہ) اگر دُعَآءِيۡ پر وقف
کریں تو مد بدل جلی ہے ۔ فِرَارًا ۔ اِسۡرَارًا اور مِدۡرَارًا میں تکرار کی بنا پر
را کی تفخیم پر اجماع ہے ۔ (ک) لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ ۔ اِنِّيۡٓ اَعۡلَنۡتُ کی یا کو حرمیؒ و
بصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ (ک) خَلَقَكُمۡ اور الشَّمۡسَ سِرَاجًا اور
جَعَلَ لَكُمُ (الممال) مُسَمًّى وقفاً میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل ۔ جَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ اور اٰذَانِهِمۡ میں کسائیؒ کے دوریؒ
ع ۱ ۹ امالہ کرتے ہیں ۔ ع

وَوَلَدُهٗ کو مکیؒ ۔ بصریؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ واو (دوم) کے ضمہ اور
لام کے اسکان سے وَوُلۡدُهٗ اور باقی دونوں کے فتح سے پڑھتے ہیں ۔

وَدًّا کو مدنیؒ واو کے ضمہ سے وُدًّا اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔

كَثِيۡرًا اور فَاجِرًا میں ترقیق جلی ہے ۔

خَطِيۡٓـٰٔتِهِمۡ کو بصریؒ طا اور یا دونوں کے فتح اور دونوں کے
بعد اثبات الف اور ہا کے ضمہ سے ہمزہ اور مد اور تا کے بغیر خَطَايَاهُمۡ
(بروزن عَطَايَاهُمۡ) اور باقی طا کے کسرہ ۔ یا کے اسکان ۔ اس کے بعد

ہمزہ مفتوحہ پھر الف کے اثبات اور پھر تا اور ھا کے کسرہ سے بمد واجب پڑھتے ہیں ۔ رسم میں دونوں الف محذوف ہیں ۔ اغْفِرْ لِّي میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام کرتے ہیں ۔ بَيْتِيَ کی یا کو ہشامؒ وحفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ مُؤْمِنًا ۔ وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ میں ابدال جلی ہے ۔ (الممال) الْكٰفِرِيْنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲ ۱۰

اس سورۃ میں یاآت اضافت اختلافی تین ہیں ۔ ۵ دُعَآءِيْ میں غیر کوفیؒ ۲ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ میں حرمیؒ و بصریؒ ۳ اور بَيْتِيَ میں ہشامؒ وحفصؒ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر ۶ چھ ہیں (مثلین کے ۲ ۔ متقاربین کے ۴) اور صغیر ۲ دو ہیں ۔

سُورۂ جِنّ

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں سب کے نزدیک اٹھائیس ۲۸ ہیں مگر تفصیل میں ۲ دو جگہ اختلاف ہے ۱ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ پر مکی ۲ اور وَلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا پر غیر مکی آیت ہے ۔

وَلَا تَزِدِ سے فَاٰمَنَّا بِهٖ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھبیس ۱۲۶ ہیں ۔ قالونؒ ۱

---

۱ ۲۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّجِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور ۲۱-۲۴ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر بِهٖ میں سکون و روم پڑھو ۔ اور قصر کی ہر وجہ میں مکیؒ کو نقل سے اور مد کے بعد عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ اور ورشؒ کو نقل سے لوٹا کر ہر وجہ میں مدبدل کی وجوہ ثلثہ پڑھو ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ مدبدل کی وجوہ ثلثہ اور ان میں سے ہر ایک پر سکون و روم پڑھو ۔ اور ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل سے بقصر ۔ اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور صرف وصل میں خلفؒ کو منفصل کے سکتہ اور ادغام کامل سے پھر عدم سکتہ اور ادغام کامل سے اور خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

چوبیس ۲۴۔ مکی۔ عاصم اور کسائی بارہ ۱۲۔ بارہ ۔ درش اڑتالیس ۴۸ (بسم اللہ پر ۳۶۔ ترک پر ۱۲) بصری۔ دوری۔ شامی اور خلف چار ۴۔ چار اور خلاد دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُرْءَانًا میں مکی نقل کرتے ہیں۔

۱ وَاِنَّهٗ تَعٰلٰى ۲-۳ وَاِنَّهٗ كَانَ ہردو ۴-۵ وَاِنَّا ظَنَنَّا ہردو ۶ وَاِنَّهُمْ ظَنُّوْا ۷ وَاِنَّا لَمَسْنَا ۸ وَاِنَّا كُنَّا ۹ وَاِنَّا لَا نَدْرِيْ ۱۰-۱۱ وَاِنَّا مِنَّا ہردو ۱۲ اور وَاِنَّا لَمَّا سَمِعْنَا۔ ان بارہ ۱۲ کلمات کو حرمی۔ بصری اور ابوبکر اور ۱۳ وَاِنَّهٗ لَمَّا قَامَ کو مدنی وابوبکر (اِنَّا سَمِعْنَا پر عطف کرکے) ہمزہ کے کسرہ سے اور باقی (اَنَّهُ اسْتَمَعَ یا ضمیر بِهٖ پر عطف قرار دیکر) فتح سے پڑھتے ہیں۔ ۱ اَنَّهُ اسْتَمَعَ اور ۲ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ میں فتح پر ۱ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا ۲ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا ۳ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ ۴ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ ۵ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ اور ۶ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ میں کسرہ پر اجماع ہے۔ (ک) مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً (اس کی نظیر

ؔلہ اس سورۃ میں اِنَّ مشددہ اکیس ۲۱ مقامات میں واقع ہوا ہے۔ ازاں جملہ دو جگہ فتح پر اور چھ جگہ کسرہ پر اجماع اور تیرہ ۱۳ جگہ اختلاف ہے۔ یہ سب متن میں درج ہیں۔ ان کے ماسوا پانچ ۵ جگہ اَنْ مصدریہ مُخَفَّفَہ بفتح ہمزہ آیا ہے ۱ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ ۲ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ ۳ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ ۴ وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا ۵ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا اور ایک جگہ (قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ) میں اِنْ شرطیہ مُخَفَّفَہ عہ بکسرہ ہمزہ آیا ہے مشددہ اور مخففہ کے ملانے سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ سات جگہ فتح پر اور سات جگہ کسرہ پر اتفاق اور تیرہ جگہ اختلاف ہے اور کل ستائیس ۲۷ ہیں۔ ۱۲

عہ ایسا نہیں بلکہ اِنْ نافیہ مُخَفَّفَہ۔ ۱۲ ط

نہیں ہے) اور دُونَ ذٰلِكَ كُنَّا اور طَرَآئِقَ قِدَدًا اور وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا - يُؤْمِنُ میں ابدال جلی ہے۔ (ک) عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ

يَسْلُكْهُ عَذَابًا کو غیر کوفی نون عظمت سے **نَسْلُكْهُ** اور کوفی یاء غیب سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد دوسرے رکوع میں فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ کے بغیب پڑھنے پر اجماع ہے۔

لِبَدًا کو ہشامؒ بخلاف[1] لام کے ضمہ سے **لُبَدًا** اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں یہی ہشامؒ کی دوسری وجہ ہے۔ (الممال) تَعٰلٰى اور الْهُدٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور فَزَادُوْهُمْ میں ابن ذکوانؒ بخلاف اور حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ۱۱

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ قاف ولام کے فتح اور ان کے درمیان (اثبات) الف سے **قَالَ اِنَّمَا** (ماضی) اور عاصمؒ وحمزہؒ قاف کے ضمہ اور لام کے جزم سے الف کے بغیر (امر) پڑھتے ہیں بعض مصاحف میں بالف اور بعض میں بحذف مرسوم

---

[1] ہشامؒ کے لئے ابن عبدانؒ، حلوانیؒ سے صرف لام کا ضمہ روایت کرتے ہیں۔ تیسیر میں فقط ضمہ درج ہے۔ حلوانیؒ کی کتاب میں بھی ضمہ مذکور ہے۔ ابن الفحامؒ نے بہر دو طرق ضمہ پڑھا ہے۔ ھذلیؒ۔ ابن سوارؒ اور سبط الخیاطؒ وغیرہ اکثر مغربی اور عراقی ائمہ نے ضمہ ہی بیان کیا ہے۔ فضل بن شاذانؒ، حلوانیؒ سے کسرہ نقل کرتے ہیں۔ دانیؒ نے اس طریقہ سے کسرہ پڑھا ہے۔ نقاشؒ بذریعہ جمالؒ، حلوانیؒ سے اور زید بن علیؒ، داجونیؒ سے اور متعدد حضرات ہشامؒ سے کسرہ روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "ہم نے مغربی اور مشرقی طرق سے دونوں طرح پڑھا ہے"۔ شاطبیہ میں دونوں مذکور اور دونوں صحیح ہیں مگر اداءً ضمہ مقدم ہے۔ ۱۲

تھا اور اس کے بعد قُلْ اِنِّیْ ہر دو اور قُلْ اِنْ میں تینوں جگہ امر پر اجماع ہے ۔ یُجِیْرَنِیْ ۔ نَاصِرًا اور فَلَا یُظْھِرُ میں ترقیق جلی ہے ۔۔۔ (ک) یَجْعَلْ لَّهٗ ۔ رَبِّیْٓ اَمَدًا کی یا کو حرمیؔ و بصریؔ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ لَدَیْهِمْ میں حمزہؔ کے لئے ھا کا ضمہ اور شَیْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؔ کا مذہب جلی ہے (الممال) ارْتَضٰی اور وَاَحْصٰی میں حمزہؔ و کسائیؔ امالہ اور ورشؔ بخلاف
ع ۲ ۱۲ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

اس سورۃ میں یاء اضافت اختلافی ایک ہے ۔ رَبِّیْٓ اَمَدًا میں حرمیؔ و بصریؔ مفتوح پڑھتے ہیں ۔ ادغام کبیر چھ ۶ ہیں مثلین کے ۵ ۔ متقاربین کا ایک) (المرسوم) فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ کا ہمزہ صرف اسی سورۃ میں بصورت الف مرسوم ہے ۔

سورۃ مزمل صلی اللہ علیہ وسلم

مکیہ ہے مگر حضرت ابن عباسؓ آیت نمبر ۲۰ کو اور بعض آیات نمبر ۱۰ ۔ ۱۱ کو مدنی کہتے ہیں اور اس کی آیتیں مدنی اخیر اٹھارہ ۱۸ ۔ بصری و حمصی انیس ۱۹ اور باقی ائمہ کے نزدیک بیس ۲۰ ہیں ۔ چار جگہ اختلاف ہے نمبر ۱ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ پر کوفی ۔ شامی اور مدنی اول نمبر ۲ وَّجَحِیْمًا پر غیر حمصی نمبر ۳ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا پر مکی نمبر ۴ اور شِیْبًا پر غیر مدنی اخیر آیت ہے ۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ سے تَرْتِیْلًا تک وجوہ صحیح چوراسی ۸۴

لہ ۱۷ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے مدنی اخیر ایک ۱ ، بصری و حمصی دو ۲ دو ۲ اور باقی ائمہ تین ۳ تین ۳ جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

ہیں۔ قالونؒ چوبیس [24]۔ بصریؒ دو [2]۔ مکیؒ چھ [6]۔ دوریؒ دو۔ شامیؒ دو [2]۔ کسائیؒ چھ [6]۔ عاصمؒ چھ [6]۔ خلفؒ دو [2]۔ خلادؒ دو [2] اور ورشؒ بتیس [32] (بسم اللہ پر ۲۴ ترک پر ۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوِ انْقُصْ کو حمزہؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ واو کے ضمہ سے اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں۔ اور ابتدا باجماع ہمزۂ وصلیہ مضمومہ سے ہوتی ہے۔ الْقُرْءَانَ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔ (تنبیہ) عَلَيْكَ قَوْلًا اور فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا میں ساکن ماقبل کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ اَشَدُّ وَطْاً کو بصریؒ اور شامیؒ واو کے کسرہ۔ طا کے فتح۔ اس کے بعد اثباتِ الف اور پھر ہمزۂ منصوبہ مُنَوَّنہ سے بمد واجب وِطَاءً اور باقی واو کے فتح۔ طا کے اسکان اور اس کے بعد ہمزہ سے

[1] ہمارے ۱۲ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر میم کے صلہ اور بے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل۔ مکیؒ کے لئے ھاءِ کنایہ کے صلہ سے الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل۔ اور قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ وہ ہی بارہ وجوہ پڑھ کر دوریؒ اور پھر شامیؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھو۔ کسائیؒ کو امالہ سے قالونؒ کے مانند لوٹاؤ۔ عاصمؒ کے لئے چھ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے ساکن منفصل اور شَيْءٍ کے سکتہ پر اور پھر ساکن منفصل کے عدم سکتہ اور شَيْءٍ کے سکتہ پر ادغام کامل۔ خلادؒ کے لئے ساکن منفصل کے عدم سکتہ اور شَيْءٍ کے سکتہ پر اور پھر دونوں کے عدم سکتہ پر ادغام ناقص پڑھو۔ ورشؒ کے لئے ترقیق اور نقل سے ذوات الیا کے فتح پر شَيْءٍ کا طول و توسط اور ان دونوں پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند چھ۔ چھ اور ترک پر سکتہ و وصل اور پھر تقلیل کے ساتھ یہی سولہ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ کو شامیؒ۔ ابوبکرؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ (رَبِّکَ سے بدل قرار دے کر) با کے خفض سے رَبِّ الْمَشْرِقِ اور باقی (بربناء استیناف) رفع سے پڑھتے ہیں وَّعَذَابًا اَلِیْمًا میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ مُنْفَطِرٌ اور تَذْکِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے۔ (الممال) النَّهَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ فَعَصٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ تَذْکِرَةٌ میں کسائیؒ وقفاً اور شَآءَ

ع ۱ ۱۲ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ امالہ کرتے ہیں ع

مِنْ ثُلُثَيِ کو ہشامؒ لام کے اسکان سے مِنْ ثُلْثَيِ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ کو مدنیؒ، بصریؒ اور شامیؒ (ثُلُثَيِ پر عطف کر کے) فا اور ثاء (دوم) کے خفض اور ھا کے کسرہ سے وَنِصْفِهٖ وَثُلُثِهٖ اور باقی (اَدْنٰی پر عطف کر کے) دونوں کے نصب اور ھا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ یُقَدِّرُ۔ خَیْرًا اور وَاسْتَغْفِرُوا میں ترقیق جلی ہے الْقُرْاٰنِ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل کرتے ہیں۔ الصَّلٰوةَ میں تغلیظ بیّن ہے۔ (ک) عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ۔ (الممال) اَدْنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور مَرْضٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف

ع ۲ ۱۴ اور بصریؒ تقلیل کرتے ہیں ع

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کا) ایک ہے۔

سورہ مدثر صلی اللہ علیہ وسلم باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اخیر مکی اور دمشقی پچپن ۵۵ اور باقی ائمہ کے نزدیک چھپن ۵۶ ہیں دو جگہ اختلاف ہے ۱ یَتَسَآءَلُوْنَ پر غیر مدنی اخیر ۲ اور عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ پر غیر مکی و دمشقی آیت ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ سے فَاَنْذِرْ تک وجوہ صحیحہ ایک سو چھپن ۱۵۶ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ اڑتالیس ۴۸۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۴۔ ترک پر ۸) عاصمؒ چوبیس ۲۴۔۔۔ کسائیؒ چوبیس ۲۴۔ بصریؒ۔ دوریؒ اور شامیؒ آٹھ ۸ آٹھ ۸۔ خلادؒ دو ۲۔ خلفؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

الْمُدَّثِّرُ۔ تَسْتَکْثِرُ۔ نُقِرَ۔ عَسِیْرٌ۔ غَیْرُ۔ سِحْرٌ اور وَالْکٰفِرُوْنَ میں ترقیق جلی ہے۔ فَاَنْذِرْ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

وَالرُّجْزَ کو غیر حفصؒ را کے کسرہ سے وَالرِّجْزَ اور

---

۱ ۱ تا ۱۸ قالونؒ کے لئے رَحِیْمٌ کے طول۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر منفصل کا قصر و مد اور فَاَنْذِرْ میں سکون۔ ۱۹-۳۶ رَحِیْمٌ کے اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی ۱۸ وجوہ ۳۷-۴۶ رَحِیْمٌ کے روم پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک ۴۷-۴۸ اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہو گئے۔ ورشؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر رَحِیْمٌ کی آٹھوں وجوہ پڑھو۔ اور ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر سے اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور صرف وصل میں خلادؒ کو تفخیم را سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے بتحقیق و تسہیل سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۱۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

حفصؒ ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ اَنْ اَزِیْدَ ۝ کَلَّا پر وقف تام یا کافی اور مابعد سے ابتدا احسن ہے۔ یُّؤْثَرُ اور وَالْمُؤْمِنُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔ (ک)، مَا سَقَرُلَا اور وَلَا تَذَرُ لَوَّاحَةٌ۔ مَلٰٓئِكَةً میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ يَّشَآءُ کی وجوہ خمسہ وقفی بیّن ہیں۔ (ک) ھُوَ وَمَا (المال)، الْكٰفِرِيْنَ اور النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور ذِكْرٰى میں بصریؒ و حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۱۵

اِذْ اَدْبَرَ میں مکیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ اِذْ کو ذال معجمہ کے فتح اور اس کے بعد اثبات الف سے اور فعل کو دال مہملہ کے فتح سے ہمزہ کے بغیر (از مجرد۔ بروزن فَعَلَ)، اِذَا دَبَرَ اور باقی اِذْ کو ذال ساکنہ سے اور فعل کو ہمزہ قطعیہ مفتوحہ اور دال کے اسکان سے (از مزید بروزن اَفْعَلَ) پڑھتے ہیں۔ رسم متحد ہے۔ اس رکوع میں كَلَّا تین جگہ آیا ہے۔ اول كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ سوم كَلَّا اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ ان دونوں کے ماقبل پر وقف تام اور ان سے ابتدا احسن ہے۔ ان پر وقف نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ معنی حَقًّا ہیں۔ دوم اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا پر وقف تام یا کافی اور مابعد سے ابتدا احسن ہے اس کے ماقبل پر وقف نہ کریں۔ کیونکہ یہ انکار و زجر کے لئے ہے۔ نَذِيْرًا۔ التَّذْكِرَةِ۔ الْاٰخِرَةَ۔ تَذْكِرَةٌ اور الْمَغْفِرَةِ میں ترقیق بیّن ہے (ک)، لِلْبَشَرِ لِمَنْ۔ يَتَاَخَّرَ میں وقفاً

حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں ۔ (ک)، مَا سَلَكَكُمْ ۔ الْخَآئِضِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ۔ ابدال صحیح نہیں (ک)۔۔۔۔۔

نُكَذِّبُ بِيَوْمِ

مُسْتَنْفِرَةٌ کو مدنیؒ اور شامیؒ فا کے فتح سے مُسْتَنْفَرَةٌ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں ۔ يُؤْتٰى میں ابدال اور الْاٰخِرَةَ میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں ۔

وَمَا يَذْكُرُوْنَ کو مدنیؒ تاء خطاب سے تَذْكُرُوْنَ اور باقی یاء غیب سے پڑھتے ہیں ۔ (ک) اللّٰهُ هُوَ ۔ (الممال) لَاِحْدَى (الْكُبَرِ) وقفاً اور التَّقْوٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل شَآءَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ وحمزہ ۔ اٰتٰنَا اور يُؤْتٰى میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ قَسْوَرَةٍ میں بخلاف ۔ الْاٰخِرَةَ ۔ تَذْكِرَةٌ اور الْمَغْفِرَةِ میں کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع[۲] [۱۲]

اس سورۃ میں ادغام کبیر سات ہیں (مثلین کے ۴ ۔ متقاربین کے ۳)

سُوْرَةُ قِيٰمَة

سلہ[۱] باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حمصی وکوفی چالیس[۴۰] اور باقی ائمہ کے نزدیک انتالیس[۳۹] ہیں لِتَعْجَلَ بِهٖ پر حمصی وکوفی آیت ہے ۔ جلد ا ص ۱۱۷

سلہ یہ اُن چار سورتوں میں سے پہلی سورۃ ہے جن پر امام ابن مجاہدؒ وغیرہ نے تارکین غیر حمزہؒ کے لئے بسم اللہ اور حمزہؒ کے لئے سکتہ اختیار کر رکھا تھا (دوسری تطفیف تیسری بلد اور چوتھی ہُمزہ ہے)۔ ان حضرات کے خیال میں الْمَغْفِرَةِ اور جَنَّتِيْ کے بعد لَآءِ نافیہ کا اور لِلّٰهِ اور بِالصَّبْرِ کے بعد وَيْلٌ کا نطق (باقی بر صفحہ آئندہ)

هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰی سے اللَّوَّامَةِ تک وجوہ صحیحہ پچپن ۵۵ ہیں۔ قالونؒ مع بزیؒ بارہ ۱۲۔ عاصمؒ چھ ۶۔ مکیؒ چھ ۶۔ شامیؒ دو ۲۔ ورشؒ سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴) دوریؒ چار ۴۔ سوسیؒ دو ۲۔ حمزہؒ ایک ۱ اور کسائیؒ چھ ۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۱

لَآ اُقۡسِمُ بِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۲ کو بزیؒ بخلاف اور قنبلؒ لام کے بعد کا الف حذف کرکے لَاُقۡسِمُ اور باقی باثبات الف پڑھتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فسادِ معنیٰ کا باعث ہے۔ لیکن یہ معمول و معتبر نہیں ہے کیونکہ اول تو قرآن میں ان کے ماسوا اور بہت سے مواقع اسی قسم کے موجود ہیں۔ مثلاً اَلۡقَیُّوۡمُ لَا۔ اَلۡعَظِیۡمُ لَا۔ اَلۡقٰدِرُوۡنَ ۝ وَیۡلٌ۔ اَلۡمُحۡسِنِیۡنَ ۝ وَیۡلٌ وغیرہ انمیں فسادِ معنیٰ کا کوئی قائل نہیں۔ دوم بسم اللہ کے بعد بھی یہ دِقّت اُسی طرح موجود رہتی ہے۔ یعنی الرَّحِیۡمِ کے بعد لَا اور وَیۡلٌ کا نطق اس سے بھی زیادہ معنوی فساد کا موہم ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ فرق غیر منصوص ہونے کے علاوہ قیاس و نظر کے بھی خلاف ہے۔ ۱۲

۱؎ ۵۵ ۔ ۱۲ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِیۡمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور وصل کل پر منفصل کا قصر و مد پڑھو۔ بزیؒ اثبات الف کی وجہ میں مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں عاصمؒ کو مد سے اور مکیؒ کو اسقاطِ الف سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل۔ اور ورشؒ کے لئے پہلے ذو یا کے فتح پر بسم اللہ کے ساتھ چھ اور ترک پر دو۔ پھر تقلیل پر یہی آٹھ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کو تفخیم و قصر سے پڑھو۔ سوسیؒ کو ادغام سے لوٹاؤ۔ (اگر سوسیؒ کے لئے اظہار مع روم بھی پڑھیں تو دوریؒ کی طرح چار ۴ وجوہ ہوں گی۔ ط) پھر دوریؒ کو مد سے پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے امالہ محضہ پر وصل پڑھ کر کسائیؒ کے لئے قطع اور وصل پر چھ ۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

۲؎ بزیؒ کے لئے تمام اہل عراق ابو ربیعہؒ سے حذفِ الف اور جملہ مغربی اور مصری ائمہ ابن الحبابؒ سے اثباتِ الف روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بذریعہ نقاشؒ والی ربیعہؒ حذف۔ امام ابو الحسنؒ اور امام ابو الفتحؒ سے اثبات پڑھا ہے۔ دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ حذف اداءً مقدم ہے۔ ۱۲

ہیں۔ یہی بزیؒ کی دوسری وجہ ہے۔ رسم بالف ہے۔ اور اس کے بعد وَلَآ اُقْسِمُ میں الف کے اثبات پر اجماع ہے۔ (ک) لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ اور وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ۔ اَيَحْسَبُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (ک، نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ

بَرِقَ کو مدنیؒ را کے فتح سے بَرَقَ اور باقی کسرہ سے پڑھتے ہیں اس رکوع میں کَلَّا تین جگہ آیا ہے۔ ۱ کَلَّا لَا وَزَرَ ۲ کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ ۳ کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ جمہور کے نزدیک تینوں کے ماقبل پر وقف تام اور ان سے ابتدا احسن ہے۔ کیونکہ یہ سب حَقًّا یا اَلَا کے معنٰی میں ہیں۔ (بعض علماء تینوں کو اور بعض پہلے اور تیسرے کو۔ اور بعض صرف پہلے کو ردّ و زجر کے معنٰی میں کہتے ہیں۔ سیدؒ آخری شق کو اظہر کہتے ہیں)۔ وَاٰخَّرَ میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔ بَصِيْرَةٌ۔ مَعَاذِيْرَهٗ۔ اَلْاٰخِرَةَ۔ نَّاضِرَةٌ۔ نَاظِرَةٌ بَاسِرَةٌ اور فَاقِرَةٌ میں ترقیق جلی ہے۔ وَقُرْاٰنَهٗ اور قُرْاٰنَهٗ میں مکیؒ اور وقفاً حمزہؒ نقل اور قَرَاْنٰهُ میں سوسیؒ ابدال اور بَلْ تُّحِبُّوْنَ میں حمزہؒ و کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔

بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَتَذَرُوْنَ میں مکیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ دونوں افعال کو یاء غیب سے يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ اَلْاٰخِرَةَ میں نقل و سکتہ وغیرہ ظاہر ہیں۔ وَقِيْلَ میں ہشامؒ و کسائیؒ اشمام بالضمہ اور مَنْ رَاقٍ میں حفصؒ نون ساکنہ پر سکتہ اور باقی آئمہ (ترک سکتہ اور) نون

کا راہیں ادغام کرتے ہیں ۔ اَلْفِرَاقُ میں تفخیم پر اجماع ہے ۔ (الممال) فواصل
کے امالہ کی یہ چوتھی سورۃ ہے ۔ مگر اس رکوع میں راس آیت کا امالہ واقع نہیں
جلد ۱ صہ ۲۱۹ ۔ طلٰہٰ صہ ۳۷۸
ہوا ۔ (غیر فواصل) اللَّوَّامَةِ ۔ الْقِيٰمَةِ ۔ الْاٰخِرَةَ ۔ نَاظِرَةٌ اور
فَاقِرَةٌ وغیرہ میں کسائیؒ وقفاً ۔ بَلٰی اور اَلْقٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ
بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

ع ۱ ۱۷

وَلَا صَلّٰی میں تغلیظ جائز نہیں کیونکہ یہ راسِ آیت ہے جسمیں ۔۔۔
بلاخلاف تقلیل ہوتی ہے اور تقلیل کے ساتھ لام کا پُر پڑھنا لحن ہے ۔ فَاَوْلٰی
ہر دو میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں ۔ اَيَحْسَبُ کو حرمیؒ ۔ بصریؒ
اور کسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں ۔
يُمْنٰى کو غیر حفصؒ تاءِ تانیث سے تُمْنٰى اور حفصؒ یاءِ تذکیر سے
پڑھتے ہیں ۔ ہمارے طرق سے ہشامؒ[۱] کے لئے صرف تانیث ماخوذ ہے ۔۔۔۔
وَالْاُنْثٰی میں نقل و سکتہ جلی ہیں (الممال) (فواصل ممال دس ہیں) ۱
وَلَا صَلّٰی ۲ وَتَوَلّٰی ۳ يَتَمَطّٰی ۴-۵ فَاَوْلٰی ہر دو ۶ تُمْنٰى
۷ فَسَوّٰی ۸ وَالْاُنْثٰی ۹ اور الْمَوْتٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ

---

[۱] ہشامؒ کے لئے ابن عبدانؒ ، حلوانیؒ سے بتانیث روایت کرتے ہیں ۔ ابو القاسمؒ زیدی
ابو حفصؒ نحوی ۔ اور ابن ابی ہاشمؒ بذریعہ نقاشؒ ۔ ازرق جمالؒ سے وہ حلوانیؒ سے نیز
امام ابن مجاہدؒ ، ازرقؒ مذکور سے یہی نقل کرتے ہیں اور داجونیؒ کے اکثر طرق سے بھی
یہی مروی ہے اور ابو الفرج شنبوذیؒ بذریعہ نقاشؒ ، ازرق جمالؒ سے وہ حلوانیؒ سے اور ابن شنبوذؒ
ازرقؒ موصوف سے ۔ ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسرؒ بذریعہ زید بن علیؒ ، داجونیؒ اور نیز
شذائیؒ ، داجونیؒ سے بتذکیر روایت کرتے ہیں ۔ ۱۲

ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۳۳ سُدًی وقفاً میں ابوبکرؒ ۔حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ
وبصریؒ تقلیل (غیر فواصل)، اَوْلٰی ہر دو میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف
تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۲ ۱۸

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک اور متقاربین کے دو)
(المرسوم) یُنَبَّؤُا کا ہمزہ متطرفہ بعد از فتح بعض مصاحف میں بصورتِ
واو اور اس کے بعد الف زائدہ مرسوم تھا۔

سُورۃ دَھر

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ قتادہؒ اور مجاہدؒ مدنیہ کہتے ہیں۔ بقول حسنؒ وعکرمہؒ ایک آیت ۲۴ کے سوا
مدنیہ اور بعض کے نزدیک آیت ۲۴ فَاصْبِرْ سے آخر تک مکیہ اور باقی مدنیہ
ہے اور اس کی آیتیں باجماع اکتیس ۳۱ ہیں۔

اَلَیْسَ ذٰلِکَ سے مَذْکُوْرًا تک وجوہ صحیحہ ستڑسٹھ ۶۷ ہیں۔ قالونؒ [۱]

---

[۱] ۱-۶ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر قطع اول کے ساتھ الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ دوریؒ کے لئے تقلیل کے ساتھ ترک پر سکتہ اور وصل پڑھو اور سوسیؒ کو دونوں میں ادغام سے لوٹاؤ۔ قالونؒ کے لئے مد پر وہ ہی چھ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے تقلیل پر سکتہ و وصل پڑھو۔ ۱-۲۴ ورشؒ کے لئے الْمَوْتٰی کی تقلیل پر بسم اللہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل اور ان میں سے ہر ایک پر آتی ہیں فتح اور تقلیل۔ اور ان دونوں پر شَیْـًٔا میں طول و توسط ۱-۸ اور ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ آتی ہیں فتح اور تقلیل اور ان پر شَیْـًٔا میں طول و توسط پڑھو۔ خلادؒ کے لئے امالہ محضہ اور وصل پر لام تعریف اور شَیْـًٔا میں سکتہ وعدم سکتہ اور خلفؒ کے لئے ادغام کامل۔ امالہ اور وصل پر صرف سکتہ پڑھو۔ شامیؒ کے لئے وصل و سکتہ پڑھ کر کسائیؒ پھر عاصمؒ کے لئے چھ۔ چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

مع مکّی بارہ ۱۲ ـ دوری چار ۴ ـ سوسی دو ۲ ـ ورش بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۴ ـ ترک پر ۸)
خلاد دو ۲ ـ خلف ایک ۱ ـ شامی دو ۲ ـ کسائی چھ ۶ اور عاصم چھ ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ک) مِنَ الدَّھۡرِ لَمۡ ـ شَیۡـًٔا میں طول و توسط اور حمزہ کا مذہب
بَصِیۡرًا ـ شَاکِرًا ـ وَسَعِیۡرًا ـ یُفَجِّرُوۡنَھَا ـ تَفۡجِیۡرًا ـ مُسۡتَطِیۡرًا ـ
وَاَسِیۡرًا ـ قَمۡطَرِیۡرًا ـ وَحَرِیۡرًا ـ زَمۡھَرِیۡرًا ـ قَوَارِیۡرَا ہر دو ـ
تَقۡدِیۡرًا ـ کَبِیۡرًا اور اَسَاوِرَ میں ترقیق ظاہر ہے ـ
سَلٰسِلَا کو مدنی ـ ہشام ـ ابوبکر اور کسائی وصلاً تنوین سے
سَلٰسِلًا اور وقفاً اس کو الف سے بدل کر سَلٰسِلَا اور باقی وصلاً
تنوین کے بغیر پڑھتے ہیں ـ انمیں سے قنبل و حمزہ الف کے بغیر لام ساکنہ پر اور بصری
الف پر اور بزی ـ ابن ذکوان اور حفص دونوں طرح وقف کرتے ہیں ـ رسم بالف
ہے ـ کَاۡسٍ اور کَاۡسًا میں سوسی ابدال کرتے ہیں ـ (ک) یَّشۡرَبُ بِھَا ......
وَاَسِیۡرًا اور وَّاِسۡتَبۡرَقٌ میں وقفاً حمزہ بخلاف تسہیل اور عَلَی
الۡاَرَآئِکِ میں وقفاً حمزہ نقل و سکتہ کے ساتھ، دوسرے ہمزہ کی بمد و قصر
تسہیل کرتے ہیں ـ ابدال صحیح نہیں ـ عَلَیۡھِمۡ ہر دو میں حمزہ کے لئے ھا
کا ضمہ جلی ہے ـ
کَانَتۡ قَوَارِیۡرَا ۝ قَوَارِیۡرَا مِنۡ میں مدنی ـ
ابوبکر اور کسائی وصلاً دونوں کو تنوین سے کَانَتۡ قَوَارِیۡرًا ۝
قَوَارِیۡرًا مِّنۡ اور وقفاً دونوں کو الف سے ـ مکّی وصلاً پہلے کلمہ کو

تنوین سے اور دوسرے کو بغیرِ تنوین صرف فتح سے قَوَارِيْرًا۟ قَوَارِيْرَا
اور وقفاً پہلے کو الف سے اور دوسرے کو راء ساکنہ سے اور باقی وصلاً...
دونوں کو تنوین کے بغیر (صرف فتح سے) پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً ہشامؒ (مدنیؒ وغیرہ
کے مانند) دونوں پر الف سے۔ بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور حفصؒ (مکیؒ کی طرح) پہلے
کلمہ پر الف سے اور دوسرے پر راء ساکنہ سے۔ اور حمزہؒ دونوں پر راء ساکنہ
سے وقف کرتے ہیں۔ پہلے کلمہ پر وقف سائغ ہے۔ دوسرے پر نہیں۔
(تنبیہ) وصلاً تمام قراء کے نزدیک الف پڑھنا لحن ہے۔ جیسا کہ آجکل بعض
آدمی کرتے ہیں۔ اور نہ صرف عوام وجُہلا بلکہ پڑھے لکھے اور عُلماء اس غلطی میں
مبتلا ہیں۔ پہلا کلمہ باجماع مصاحف اور دوسرا کلمہ مصاحف حجاز و کوفہ میں بالف مرسوم[1]
تھا۔ لُؤْلُؤًا میں سوسیؒ وابوبکرؒ ہمزہ ساکنہ کا ابدال کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
رَاَيْتَ ثَمَّ میں تاء خطاب ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔

---

[1] امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں "حضرت عثمانؓ کے مصحف میں پہلا کلمہ بالف اور دوسرا بحذف
تھا۔ مگر اسمیں سے الف کٹا ہوا تھا جس کا بیّن نشان میں نے اس جگہ خود دیکھا ہے"۔ نیز
کہتے ہیں "سَلٰسِلَا۟ اور قَوَارِيْرَا۟ قَوَارِيْرَا۟ حجازی و کوفی مصاحف میں تینوں
بالف اور بصری مصاحف میں دوسرا قَوَارِيْرَ بغیر الف تھا"۔ سیدنا خلفؒ کہتے ہیں۔
"پہلا قَوَارِيْرَا۟ تمام قدیم و جدید مصاحف میں بالف تھا اور دوسرے میں اختلاف
ہے جو مدنی و کوفی مصاحف میں بالف اور بصری مصاحف میں بحذف الف تھا"۔ علامہ
دانیؒ کہتے ہیں "مصاحفِ مکہ میں بھی اسی طرح تھا"۔ اور ایوب بن متوکلؒ کہتے ہیں۔
"مدنی۔ مکی۔ کوفی اور قدیم بصری مصاحف میں دونوں بالف تھے"۔ سیدنا قالونؒ
امام نافعؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "احزاب کے تینوں کلمات (الظُّنُوْنَا۔
الرَّسُوْلَا۔ السَّبِيْلَا) اور انسان (دَہر) کے تینوں کلمات (سَلٰسِلَا۟
اور قَوَارِيْرَا۟ ہردو) بالف مرسوم تھے"۔ ۱۲

عَلِیَهُمْ کو مدنیؒ اور حمزہؒ یا کے اسکان اور ھا کے کسرہ سے
عَلَیْهِمْ اور باقی یا کے فتح اور ھا کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ عین کے بعد
الف پڑھنے پر اجماع ہے مگر رسم بحذف ہے۔
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ میں پہلے کلمہ کو مکیؒ۔ ابوبکرؒ، حمزہؒ
اور کسائیؒ سُنْدُسٍ کی صفت قرار دیکر۔ اور دوسرے کلمہ کو بصریؒ۔
شامیؒ حمزہؒ اور کسائیؒ اُس پر منسوق کرکے خفض سے۔ اور باقی ثِیَابُ کی صفت
اور اُس پر منسوق قرار دیکر رفع سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ چار[۱] قراءتیں ہیں۔ ۱ حمزہؒ
وکسائیؒ دونوں کے خفض سے خُضْرٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ۲ مکیؒ اور ابوبکرؒ

۱؎ عَلِیَهُمْ سے مِنْ فِضَّةٍ تک ترتیب قراءت ۱-۴ قالونؒ کے لئے یا کے اسکان اور ھا کے کسرہ را اور قاف کے رفع پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ منفصل کے قصر و مد سے پڑھو ۵ ورشؒ کو مد اور ترقیق سے ۶ خلفؒ کو را و قاف کے خفض اور ادغام کامل سے ۷ خلادؒ کو ادغام ناقص سے ۸ مکیؒ کو یا کے فتح۔ ھا کے ضمہ۔ صلہ۔ را کے خفض اور قاف کے رفع سے ۹-۱۰ بصریؒ کو عدم صلہ۔ را کے رفع اور قاف کے خفض سے بقصر و مد پڑھو ۱۱ شامیؒ کو مد سے" ۱۲ ابوبکرؒ کو را کے خفض اور قاف کے رفع سے ۱۳ اور حفصؒ کو دونوں کے رفع سے"۔ [اور بنظر دقیق "۱۲ حفصؒ کو دونوں کے رفع سے ۱۳ اور ابوبکرؒ کو را کے خفض اور قاف کے رفع سے۔ ط"] لوٹاؤ ۱۴-۱۵ اور کسائیؒ کو دونوں کے خفض سے بفتح و امالہ پڑھو۔ اور اگر وَّاِسْتَبْرَقٌ پر وقف کریں جو بعض کے نزدیک جائز ہے تو ۱-۲ قالونؒ کے لئے اُسی طرح صلہ اور بے صلہ پڑھیں۔ ورشؒ درج ہو گئے ۳ خلفؒ کو خفض و ادغام کامل سے ۴ خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹائیں ۵ مکیؒ کو پھر ۶ بصریؒ کو پڑھیں۔ شامیؒ درج ہو گئے" ۷ ابوبکرؒ کو ۸ حفصؒ کو" [بلکہ "۷ حفصؒ کو ۸ ابوبکرؒ کو"۔ ط] ۹ اور کسائیؒ کو پڑھیں۔ (تنبیہ) رفع پڑھنے والوں کے لئے وجوہ ثلٰثہ اور خفض پڑھنے والوں کے لئے سکون و روم جائز ہیں۔ اور مناسب ہے کہ وقف بالرّوم کیا جائے۔ ۱۲

پہلے کے خفض اور دوسرے کے رفع سے خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ ۳
بصریؒ و شامیؒ پہلے کے رفع اور دوسرے کے خفض سے .... خُضۡرٌ
وَّاِسۡتَبۡرَقٍ ۴ اور مدنیؒ و حفصؒ دونوں کے رفع سے پڑھتے ہیں۔
(الممال) اَتٰی ۔ فَوَقٰهُمُ ۔ وَلَقّٰهُمۡ ۔ وَجَزٰىهُمۡ ۔ تُسَمّٰی
اور وَسَقٰهُمۡ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل ۔ لِلۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ
و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور فِضَّةٍ میں کسائیؒ وقفاً بخلاف امالہ کرتے ہیں ع ۱۹
(ک) نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ۔ الۡقُرۡءَانَ میں مکیؒ نقل ۔ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ
میں دوریؒ بخلاف اور سوسیؒ ادغام ۔ وَاَصِيۡلًا میں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل
اور شِئۡنَا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں ۔ تَذۡكِرَةٌ میں ترقیق بیّن ہے۔
وَمَا تَشَآءُوۡنَ کو مکیؒ ۔ بصریؒ اور شامیؒ یاء غیب سے ....
يَشَآءُوۡنَ اور باقی تاء خطاب سے پڑھتے ہیں۔ مد بدل جلی ہے۔ ہمارے
طرق سے شامیؒ کے لئے صرف بغیب ماخوذ ہے[۱]۔ عَذَابًا اَلِيۡمًا میں نقل اور
بخلاف سکتہ جلی ہیں ۔ (الممال) تَذۡكِرَةٌ میں کسائیؒ وقفاً اور شَآءَ میں
ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ۲۰

[۱] ہشامؒ کے لئے حلوانیؒ سے تمام اہل مغرب اور داجونیؒ سے جملہ اہل مشرق اور ابن ذکوانؒ کے لئے اخفشؒ سے اکثر اہل طرق اور صوریؒ بطریق زیدؒ از داجونیؒ بغیب روایت کرتے ہیں ہشامؒ کے لئے مشرقی ائمہ حلوانیؒ سے اور مغربی قراء داجونیؒ سے ۔ اور ابن ذکوانؒ کے لئے طبریؒ، نقاشؒ سے ۔ کارزینیؒ بذریعہ دارانیؒ وغیرہ ابن الاخرمؒ سے ۔ نقاشؒ و ابن الاخرمؒ اخفشؒ سے اور صوریؒ طریقہ زیدؒ کے سوا ابن ذکوانؒ سے بخطاب روایت کرتے ہیں۔ محققؒ کہتے ہیں وہ ابن عامرؒ کی دونوں روایتوں میں دونوں وجوہ صحیح ہیں " ۱۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کے دو۔ متقاربین کا ایک) اور صغیر ایک ہے۔

سورۃ والمرسلٰت

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف پچاس ۵۰ ہیں۔

وَالظّٰلِمِيْنَ سے لَوَاقِعٌ تک وجوہ صحیحہ ایک سو دو ۱۰۲ ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ و ابوبکرؒ چھتیس ۳۶۔ حفصؒ مع کسائیؒ اٹھارہ ۱۸۔ دوریؒ مع خلادؒ چھ ۶۔ شامیؒ چھ ۶۔ سوسیؒ مع خلادؒ چھ ۶۔ خلفؒ چھ ۶ اور ورشؒ چوبیس ۲۴ (بسم اللہ پہ ۱۸۔ ترک پر ۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰشِرٰتِ۔ ذِكْرًا میں بخلاف۔ اَلْقٰدِرُوْنَ۔ بِشَرَرٍ اور فَيَعْتَذِرُوْنَ میں ترقیق بیّن ہے۔ (تنبیہ) بِشَرَرٍ میں ازرقؒ نے (جلد اصٓ ۲۴۲) وصلاً دوسری راءِ مرققہ کی وجہ سے پہلی را کی ترقیق کی ہے اور راءِ مفتوحہ

لہ ۱۔۳۰ قالونؒ کے لئے صلہ اور بے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک پر ۳۱-۳۶ اور وصل کل پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ صلہ میں مکیؒ اور بے صلہ میں ابوبکرؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ میں ہر وجہ میں حفصؒ کو اَوْ نُذْرًا سے لوٹاؤ۔ کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ دوریؒ کیلئے سکتہ اور وصل پر لَوَاقِعٌ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ وصل میں خلادؒ کی وجوہ اظہار درج ہو گئیں۔ ہر وجہ میں شامیؒ کو اَوْ نُذُرًا سے لوٹاؤ اور سوسیؒ کو ادغام کبیر سے پڑھو۔ وصل میں خلادؒ مندرج ہو گئے۔ خلفؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ پر وصل کے ساتھ ادغام کامل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پہ ۱۸ اور ترک پر چھ ۶ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے منفصل کے سکتہ پہ ادغام کامل وصل کے ساتھ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ ۱۲

عہ اگر سوسیؒ کے لئے ادغام پر توسط و قصر نیز اظہار مع الروم بھی اخذ کریں تو مزید اٹھارہ ۱۸ وجوہ ہوں گی۔ ۱۲ ط

کی ترقیق کی یہ خاص صورت ہے جس کی نظیر قرآن میں اور نہیں ہے۔ اور اگر اس کلمہ پر وقف کریں تو ازرقؒ پہلی را کی وجہ سے دوسری کی بھی ترقیق کرتے ہیں۔ باقی حضرات کے لئے پہلی را حالین میں پُر اور دوسری وصلاً اور رَوْمًا باریک اور وقف بالسکون میں پُر ہے۔ (ک) فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا اور اس کے ادغام میں خلادؒ بھی بخلاف شریک ہیں مگر ان کے لئے ادغام صغیر ہے[1] لہٰذا مد لازم ہوگا اور رَوم جائز نہیں۔ دوسری وجہ خلادؒ کے لئے اظہار ہے۔

اَوْ نُذْرًا کو حرمیؒ، شامیؒ اور ابوبکرؒ ذال کے ضمہ سے اَوْ نُذُرًا اور باقی اسکان سے پڑھتے ہیں۔

اُقِّتَتْ کو بصریؒ اصل لغت کے مطابق ہمزہ کے بجائے واو مضمومہ سے وُقِّتَتْ اور باقی واو کا ہمزہ سے ابدال کر کے پڑھتے ہیں۔ رسم بالف ہے۔ یَوْمٍ اُجِّلَتْ میں نقل اور بخلاف سکتہ۔ الْاَوَّلِیْنَ۔ الْاٰخِرِیْنَ اور وَالْاَوَّلِیْنَ میں نقل و سکتہ وغیرہ ظاہر ہیں۔ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں تمام ائمہ وجوباً ادغام کرتے ہیں۔ امام ابو محمد مکیؒ قاف کی صفت استعلا باقی رکھ کر ادغام ناقص اور باقی تمام محققین ادغام کامل بتاتے ہیں یہی مختار ہے۔ بلکہ علامہ دانیؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

فَقَدَرْنَا کو مدنیؒ اور کسائیؒ دال مشددہ سے فَقَدَّرْنَا اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) ثَلٰثِ شُعَبٍ

جِمٰلَتٌ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ لام کے بعد الف جمع

[1] یعنی ادغام کبیر وجوبی بمنزلہ ادغام صغیر وجوبی و اجماعی ۔ ۱۲ ط

کے اثبات سے جِمٰلَتٌ اور باقی الف کے بغیر بتوحید پڑھتے ہیں۔ بعض مصاحف میں میم کے بعد بالف مرسوم تھا۔ وَلَا يُؤْذَنُ میں ابدال جلی ہے (ک) وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ (الممال) اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور قَرَارٍ میں بصریؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ وحمزہؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ / ۲۱

وَعُيُوْنٍ کو مکیؒ۔ ابن ذکوانؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کے کسرہ سے وَعِيُوْنٍ اور باقی ضمہ سے پڑھتے ہیں۔ قِيْلَ میں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام بالضمہ کرتے ہیں (ک) قِيْلَ لَهُمُ۔ يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال جلی ہے۔ ع

ع ۲ / ۲۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے تین)

جزء عمّ ۳۰

سُوْرَۃُ نَبَأ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مکی وبصری اکتالیس[۴۱]..... اور باقی ائمہ کے نزدیک چالیس[۴۰] ہیں۔ عَذَابًا قَرِيْبًا پر مکی وبصری آیت ہے۔

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ سے يَتَسَآءَلُوْنَ تک وجوہ صحیحہ اٹھتر[۷۸] ہیں[۱]

---

[۱] بما۔۹ قالونؒ کے لئے يُؤْمِنُوْنَ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور رَوم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر يَتَسَآءَلُوْنَ میں وہ ہی وجہ اور بما۔۱۲ وصل کل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ دوریؒ کے لئے سکتہ پر دونوں کا طول۔ پھر توسط اور پھر قصر، اور وصل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو اور شامیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ اور وصل میں حمزہؒ کے لئے مد و قصر کے ساتھ تسہیل پڑھو۔ ورشؒ کو ابدال سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اور ترک پر دوریؒ کی طرح پڑھو۔ ترک کی وجوہ میں سوسیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم..... اہل ضرب ۲۱۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

قالونؒ مع مکیؒ بارہ ۱۲۔ عاصمؒ بارہ ۱۲۔ کسائیؒ بارہ ۱۲۔ دوریؒ۔ شامیؒ اور حمزہؒ چھ ۶۔ چھ۔ ورشؒ اٹھارہ ۱۸ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۶) اور سوسیؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَتَسَآءَلُوْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں ابدال و حذف صحیح نہیں۔ اس رکوع میں کَلَّا دو جگہ واقع ہوا ہے۔ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝ پہلے کے ماقبل پر وقف کافی اور اس سے ابتدا حسن ہے۔ اور خود اُس پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا بھی جائز ہے۔ اور دوسرے کے نہ ماقبل پر وقف جائز ہے اور نہ خود اُس پر بلکہ وہ جانبین سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ (تنبیہ) یہاں مِھٰدًا کے بالف پڑھنے پر اجماع ہے۔ (ک) الَّیْلَ لِبَاسًا۔ سِرَاجًا۔ الْمُعْصِرٰتِ اور وَسُیِّرَتِ میں ترقیق۔ وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا میں نقل اور بخلاف سکتہ اور فَتَاْتُوْنَ میں ابدال ظاہر ہے۔

وَفُتِحَتْ کو غیر کوفیؒ تا کی تشدید سے وَفُتِّحَتْ اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ فَکَانَتْ سَرَابًا میں بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ مِرْصَادًا میں حرف استعلا کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے۔

لّٰبِثِیْنَ فِیْھَا کو حمزہؒ الف کے حذف سے لَبِثِیْنَ اور باقی لام کے بعد الف کے اثبات سے پڑھتے ہیں۔

وَغَسَّاقًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ اور ابوبکرؒ سین کی تخفیف سے

وَغَسَاقًا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے۔ ع ١
وَكَأْسًا میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں۔
وَلَا كِذَّابًا کو کسائیؒ ذال کی تخفیف سے وَلَا كِذَابًا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ اور اس سے قبل پہلے رکوع میں بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا میں تشدید پر اجماع ہے۔ علامہ دانیؒ امام نافعؒ سے رسمًا وَلَا كِذّٰبًا بحذف الف اور محمد بن عیسٰی اصبہانیؒ سے باثبات روایت کرتے ہیں۔
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ میں حرمیؒ و بصریؒ (مبتدأ مقدر کی خبر مان کر) اسماء صفات کو با اور نون کے رفع سے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ حمزہؒ و کسائیؒ (بدل قرار دیکر) پہلے کو با کے خفض سے اور (بر بناء استیناف) دوسرے کو نون کے رفع سے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنُ اور باقی (شامیؒ و عاصمؒ) (بدلیت کی بنا پر) دونوں کو خفض سے پڑھتے ہیں۔ (ک) وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور اَذِنَ لَهُ۔ مَاٰبًا میں وقفًا حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں۔ مد بدل بیّن ہے۔ الْكَافِرُ میں ترقیق جلی ہے۔ (تنبیہ) كُنْتُ تُرٰبًا میں تاء متکلم ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے (الممال) شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع ٢
اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے دو) اور صغیر ایک ہے۔

سُوْرَۃُ وَالنّٰزِعٰتِ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں کوفی چھیالیس ۴۶ اور باقی ائمہ کے نزدیک پینتالیس ۴۵ ہیں دو جگہ اختلاف ہے ۔ ۱ وَلِاَنْعَامِكُمْ پر کوفی و حجازی ۲ اور مَنْ طَغٰی پر عراقی و شامی آیت ہے ۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ سے اَقْرَاتک وجوہ صحیحہ ساٹھ ۶۰ ہیں ۔ قالونؒ چوبیس ۲۴ ۔ مکی چھ ۶ ۔ دوریؒ چار ۴ ۔ سوسیؒ دو ۲ ۔ ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶ ۔ ترک پر ۲) خلادؒ ایک ۱ ۔ خلفؒ ایک ۱ ۔ شامیؒ دو ۲ ۔ کسائیؒ چھ ۶ اور عاصمؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا اور فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۔ فَالْمُدَبِّرٰتِ ۔ الْحَافِرَةِ ۔ نَّخِرَةً ۔ خَاسِرَةٌ ۔ بِالسَّاهِرَةِ ۔ الْاٰخِرَةِ اور لَعِبْرَةً میں ترقیق جلی ہے (ک) الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا ۔ اَءِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ اَءِذَا كُنَّا میں مدنیؒ ۔ شامیؒ

سلہ ۱-۶ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر اور صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّجِیْم کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو ۔ مکیؒ کو ہر وجہ میں ھاء کنایہ کے صلہ سے لوٹاؤ ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ پر وہی چھ وجوہ پڑھ کر ۔ دوریؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھو اور سوسیؒ کو ..... دونوں میں ادغام سے لوٹاؤ ۔ (اگر سوسیؒ کے لئے ادغام کبیر مع توسط و قصر اور اظہار مع الروم بھی اخذ کریں تو مزید چھ ۶ وجوہ بڑھ جائیں گی ۔ ط) قالونؒ کے لئے منفصل کے مد پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ اسی طرح چھ ۔ چھ وجوہ پڑھ کر دوریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو ۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو وجوہ پڑھ کر وصل میں خلادؒ کو را کی تفخیم سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے پڑھو ۔ شامیؒ کے لئے وصل و سکتہ ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ کے لئے مد سے چھ ۶ ۔ چھ وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

اور کسائیؒ پہلے کو استفہام اور دوسرے کو خبر سے اور باقی دونوں کو استفہام سے پڑھتے ہیں۔ یعنی یہاں شامیؒ نے قاعدہ کی مخالفت کی ہے۔ استفہام میں قالونؒ وبصریؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع ادخال۔ ورشؒ ومکیؒ صرف تسہیل اور ہشامؒ تحقیق کے ساتھ بلاخلاف ادخال کرتے ہیں۔ نتیجہ سات[1] قراء تیں ہیں۔

نَخِرَةً کو ابوبکرؒ حمزہؒ اور کسائیؒ[2] نون کے بعد اثبات الف سے **نَّاخِرَةً** اور باقی الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔

طُوًى کو حرمیؒ وبصریؒ تنوین کے بغیر الف مبدلہ سے **طُوَى** اور باقی وصلاً تنوین سے پڑھتے ہیں۔ اور وقف باجماع الف مبدلہ از یا پر ہوتا ہے۔ تنوین ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اگر مابعد سے ملا کر پڑھیں تو اہل تنوین نون کو حرکتِ کسرہ دے کر اور باقی الف کو ساقط اور واو کو مابعد سے ملا کر پڑھتے ہیں

اَنْ تَزَكّٰى کو حرمیؒ زاء مشددہ سے **تَزَّكّٰى** اور باقی تخفیف

---

[1] ۱ قالونؒ اَءِنَّا.... اِذَا ۲ ورشؒ اَءِنَّا.... اِذَا ۳ ہشامؒ اٰءِنَّا.. ..اِذَا ۴ ابن ذکوانؒ وکسائیؒ اَءِنَّا.... اِذَا ۵ مکیؒ اَءِنَّا.... اَءِذَا ۶ بصریؒ اٰءِنَّا.... اٰءِذَا ۷ عاصمؒ وحمزہؒ اَءِنَّا.... اَءِذَا ۔ ۱۲

[2] کسائیؒ کے لئے باثبات الف ماخوذ ہے۔ ورنہ متعدد ائمہ مشرق ومغرب کسائیؒ کے دوریؒ سے اثبات وحذف میں تخییر روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابوالعلاءؒ نے صرف تخییر بیان کی ہے۔ ابومحمد مکیؒ تبصرہ میں، سبط الخیاطؒ کفایہ میں، ابن سوارؒ مستنیر میں اور ابن الفحامؒ تجرید میں تخییر روایت کرتے ہیں۔ امام ابن مجاہدؒ کتاب السبعہ میں کہتے ہیں "دوریؒ اس کے بارہ میں پرواہ نہیں کرتے تھے کہ بالف پڑھا ہے یا بحذف اور جعفر بن محمد نصیبیؒ ان سے الف کے بغیر روایت کرتے ہیں۔ اور اگر تم چاہو تو بالف پڑھو۔" محقق کہتے ہیں "کسائیؒ کی قراءت میں عمل الف پہ ہے اور ہم اسی طرح پڑھتے اور پڑھاتے ہیں" ۱۲

سے پڑھتے ہیں۔ الاعلیٰ اور والاولیٰ میں نقل وسکتہ وغیرہ جلی ہیں (الممال)
فواصل کے امالہ کی یہ پانچویں سورۃ ہے (فواصل ممال بارہ ہیں) ۱ موسیٰ
جلد اص ۲۱۱ طٰہٰ صہ ۲۷۸
۲ طُوًی (طُوَی وقفًا)، ۳ طغٰی ۴ تزکّٰی (تزّکّٰی)، ۵ فتخشٰی ۶
وعصٰی ۷ یسعٰی ۸ فنادٰی ۹ الاعلیٰ ۱۰ والاولیٰ ۱۱ اور
یخشٰی میں حمزہ وکسائی امالہ ورش وبصری تقلیل ۱۲ الکبریٰ میں بصری
وحمزہ وکسائی امالہ ورش تقلیل۔ (غیر فواصل) الرَّاجِفَۃُ ۔ الرَّادِفَۃُ
وَاجِفَۃٌ ۔ خَاشِعَۃٌ میں بخلاف۔ الْحَافِرَۃِ ۔ نَّخِرَۃً ۔ خَاسِرَۃٌ ۔
وَاحِدَۃٌ اور بِالسَّاھِرَۃِ میں کسائی وقفًا۔ اٰتٰکَ اور نادٰیہُ میں
حمزہ وکسائی امالہ ورش بخلاف تقلیل اور فاَرٰیہُ میں بصری وحمزہ وکسائی
امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ۔ع ع ۲

ءَ اَنتُم کو ہشام بخلاف اور قالون وبصری ہمزہ ثانیہ کی تسہیل مع
ادخال سے، ورش ومکی تسہیل سے، نیز ورش بوجہ ثانی اس کے ابدال سے
بمد لازم اور ہشام بوجہ ثانی تحقیق کے ساتھ ادخال سے پڑھتے ہیں۔ اَمِ السَّمَآءُ
کی وجوہ خمسہ وقفی جلی ہیں۔ (تنبیہ) بَعْدَ ذٰلِکَ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے
کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ وَلِاَنْعَامِکُمْ میں وقفًا حمزہ یاء مفتوحہ
سے بخلاف ابدال اور الْمَاْوٰی ہر دو میں سوسیؔ ابدال کرتے ہیں۔ مُنذِرُ
میں ترقیق جلی ہے۔ (الممال) (فواصل ممال انیس ہیں) ۱ بنٰھا ۲
فسوّٰھا ۳-۴ ضحٰھا ہر دو ۵ ومرعٰھا ۶ اَرسٰھا ۷
مُرسٰھا ۸ منتھٰھا ۹ یخشٰھا ۱۰ اور مَنْ طَغٰی میں حمزہ

وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۱۱ دَحٰہَا میں کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۱۲ اَلۡکُبۡرٰی ۱۳ یَرٰی ۱۴ اور ذِکۡرٰىھَا میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل ۱۵ مَا سَعٰی ۱۶ الدُّنۡیَا ۱۷-۱۸ الۡمَاۡوٰی ہردو ۱۹ اور الۡھَوٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل۔ (غیر فواصل) جَآءَتِ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ خَافَ میں حمزہؒ اور وَ نَھَی (النَّفۡسَ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ (تنبیہات) (اول) مَنۡ طَغٰی پر حجازی آیت نہیں ہے۔ بصری آیت ہے۔ لہٰذا اسمیں ورشؒ کے لئے تقلیل بخلاف اور بصریؒ کے لئے صرف تقلیل ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے اس کو ذوہا کلمات کے ساتھ درج کیا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ امام ابو عمروؒ مدنی اول کو مانتے تھے۔ اس اعتبار پر ان کے لئے اسمیں صرف فتح ہونا چاہیے مگر اہل ادا میں اول ماخوذ ہے۔ (دوم) جن غیر ذوالرا فواصل کے آخر میں ھاء تانیث ملحق ہے ان میں ورشؒ کے لئے تقلیل۔۔ بخلاف ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو الحسنؒ سے فتح۔ امام ابو القاسم خلفؒ اور امام ابو الفتحؒ سے تقلیل پڑھی ہے۔ دونوں صحیح وماخوذ ہیں (سخاویؒ اور ان کے بعض متبعین نے ان میں واوی اور یائی کی جو تفریق بیان کی ہے وہ معتبر نہیں ہے) اور ذِکۡرٰىھَا میں ذوالرا ہونے کی بنا پر تقلیل بلاخلاف ہے۔ (سوم) دَحٰہَا چونکہ واوی اور مفتوح الاول ہے لہٰذا اس میں حمزہؒ امالہ نہیں کرتے۔ ع

ع ۲ ۴

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک۔ متقاربین کے دو)

سورۂ عبس

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں دمشقی چالیس[40] ۔ مدنی اول بصری اور حمصی اکتالیس[41] اور باقی ائمہ کے نزدیک بیالیس[42] ہیں۔ تین جگہ اختلاف[1] ہے نمبر۱ اِلٰی طَعَامِهٖ پر غیر مدنی اول نمبر۲ وَلِاَنْعَامِكُمْ پر کوفی و حجازی نمبر۳ اور الصَّاخَّةُ پر غیر دمشقی آیت ہے

كَاَنَّهُمْ سے الْاَعْمٰى تک وجوہ صحیحہ چونسٹھ[64][2] ہیں۔ قالونؒ مع مکیؒ چوبیس[24] ۔ بصریؒ دو۲ ۔ دوریؒ دو۲ ۔ ورشؒ سولہ[16] (بسم اللہ پر ۱۲ ۔ ترک پر ۴) حمزہؒ خلفؒ ۔ ہشامؒ اور ابن ذکوانؒ دو۲ ۔ دو۲ ۔ کسائیؒ چھ۶ اور عاصمؒ چھ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْاَعْمٰى میں نقل وسکتہ جلی ہیں۔

فَتَنْفَعَهُ کو غیر عاصمؒ عین کے رفع سے فَتَنْفَعُهُ اور عاصمؒ نصب سے پڑھتے ہیں۔

---

۱ ۳۹ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے دمشقی ایک ۔ مدنی اول، بصری حمصی دو۲ دو۲ اور باقی ائمہ تینوں جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

۲ نمبر۱-۱۲ قالونؒ کے لئے صلہ پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر قطع اول کے ساتھ الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ قصر میں مندرج ہو گئے ۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ بھی بارہ وجوہ پڑھو۔ قصر میں بصریؒ کے لئے اور مد میں دوریؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے ضُحٰهَا کے فتح پر بسم اللہ کے ساتھ چھ۶ اور ترک پر دو۲ اور پھر تقلیل پر بھی آٹھ وجوہ پڑھ کر حمزہؒ کے لئے منفصل کے عدم سکتہ پر اور خلفؒ کے لئے سکتہ پر وصل کے ساتھ الْاَعْمٰى میں نقل و سکتہ پڑھو۔ ہشامؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو۔ ابن ذکوانؒ کو جَآءَهُ کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ کسائیؒ اور عاصمؒ کے لئے چھ ۔ چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

تَصَدّٰی کو حرمیؒ صاد کی تشدید سے تَصَّدّٰی اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ وَهُوَ میں سکون ھا جلی ہے۔ عَنْهُ تَلَهّٰی میں بزیؒ وصلاً ھاءِ کنایہ کے صلہ کے باوجود تا کو مشدد پڑھتے ہیں۔ لہٰذا مدِ لازم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے سوا قرآن میں قبل از ساکن صلۂ ھا کی اور کوئی مثال نہیں ہے۔ یعنی یہ اُس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے جس کی رو سے قبل از ساکن صلہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس سورۃ میں کَلَّا دو جگہ واقع ہوا ہے۔ کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ اور کَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ دونوں کے ماقبل پر وقف تام اور ان سے ابتدا احسن اور یہی ماخوذ ہے۔ بعض کے نزدیک خود ان پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا بھی جائز ہے اور سیدؒ کہتے ہیں "یہ بہتر ہے کہ ثانیہ پر وقف نہ کریں"۔ تَذْكِرَةٌ۔ كِرَامٍ۔ يَفِرُّ۔ مُّسْفِرَةٌ اور مُّسْتَبْشِرَةٌ میں ترقیق اور شَيْءٍ میں طول و توسط اور حمزہؒ کا۔۔۔ مذہب ظاہر ہے۔ شَآءَ اَنْشَرَهٗ کو قالونؒ بزیؒ اور بصریؒ ہمزۂ اُولیٰ کے حذف سے بقصر و مد۔ ورشؒ و قنبلؒ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمدِ لازم پڑھتے ہیں۔

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ کو غیر کوفیؒ ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّا اور کوفیؒ فتح سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) الْاَرْضَ شَقًّا میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ وَلِاَنْعَامِكُمْ میں وقفاً حمزہؒ یاءِ مفتوحہ سے بخلاف ابدال کرتے ہیں۔ شَاْنٌ میں سوسیؒ ابدال کرتے ہیں (الممال) فواصل کے امالہ کی یہ چھٹی سورۃ ہے۔ (فواصل مُمال دس ہیں) لما

وَتَوَلّٰی ۱ ۲ الاَعْمٰی ۳-۴ یَزَّکّٰی ہردو ۵ اِسْتَغْنٰی ۶ تَصَدّٰی (تَصَّدّٰی)، ۷ یَسْعٰی ۸ یَخْشٰی ۹ اور تَلَھّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل۔ ۱۰ الذِّکْرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ (غیر فواصل) جَآءَہُ۔ جَآءَکَ۔ شَآءَ ہردو اور جَآءَتِ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ تَذْکِرَۃٌ۔ بَرَرَۃٍ میں بخلاف۔ نُّطْفَۃٍ۔۔۔ الصَّآخَّۃُ میں بخلاف۔ مُّسْتَبْشِرَۃٌ۔ قَتَرَۃٌ میں بخلاف اور الْفَجَرَۃُ میں بخلاف کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ) ذَکَرَہٗ۔ اَکْفَرَہٗ۔ خَلَقَہٗ۔ اَنْشَرَہٗ اور اَمَرَہٗ وغیرہ میں ھاءِ کنایہ ہے جس کا امالہ نہیں ہوسکتا۔ ع

ع ۱ ۵

سُورۃ تکویر

باجماع مکیہ ہے اور اس کی آیتیں مدنی اول اٹھائیس ۲۸ اور باقی ائمہ کے نزدیک انتیس ۲۹ ہیں۔ فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ پر غیر مدنی اول آیت ہے۔

اُولٰٓئِکَ سے کُوِّرَتْ تک وجوہ صحیحہ چھتیس ۳۶ ہیں۱۔ قالونؒ مع مکیؒ چھ ۶۔ بصریؒ دو ۲۔ ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲)۔ حمزہؒ ایک ۱ شامیؒ دو ۲۔ کسائیؒ گیارہ ۱۱ (فتح پر ۶۔ امالہ پر ۵) اور عاصمؒ چھ ۶

---

۱ ۱-۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہوگئے۔ بصریؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو ۲ وجوہ پڑھ کر وصل میں حمزہؒ کو تفخیم را سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ و وصل پڑھ کر کسائیؒ کے لئے الْفَجَرَۃُ کے فتح پر چھ اور امالہ پر قطع اول کی پانچ وجوہ پڑھو۔ پھر عاصمؒ کے لئے چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُوِّرَتْ ۔ سُيِّرَتْ ۔ حُشِرَتْ ۔ سُجِّرَتْ ۔ نُشِرَتْ سُعِّرَتْ اور ذُكِرَ میں ترقیق جلی ہے۔

سُجِّرَتْ کو مکیؒ اور بصریؒ جیم کی تخفیف سے سُجِرَتْ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ (ک) النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۔ الْمَوْءٗدَةُ کا واو باجماع ناقلین مدلین سے مستثنیٰ ہے البتہ ہمزہ میں مدبدل حسب قاعدہ ہوتا ہے۔ (ک) الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۔ سُئِلَتْ میں وقفاً حمزہؒ تسہیل کا لیا اور واو مکسورہ سے ابدال کرتے ہیں۔ تسہیل اقوی ہے۔

نُشِرَتْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ شین کی تشدید سے نُشِّرَتْ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔

سُعِّرَتْ کو مکیؒ۔ بصریؒ۔ ہشامؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین کی تخفیف سے سُعِرَتْ اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں (ک) فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ اور لَقَوْلُ رَسُوْلٍ اور عَلَى الْغَيْبِ بِظَنِيْنٍ

بِضَنِيْنٍ کو مکیؒ۔ بصریؒ اور کسائیؒ ضاد کے بجائے ظا سے بِظَنِيْنٍ اور باقی ضاد سے پڑھتے ہیں۔ رسم باجماع ضاد سے ہے[1]....

---

[1] ظَنِيْنٌ بالظا کے معنٰی مُتَّہَم اور بالضاد کے معنٰی بخیل کے ہیں۔ مصاحف عثمانیہؓ میں ضاد سے لکھا گیا تھا۔ مگر حضرت ابن مسعودؓ کے قرآن میں بالظا تھا۔ دونوں قراءتیں متواترہ ہیں۔ امام ابو عبیدؒ کہتے ہیں کہ وہ ہم قراءتِ ظا کو اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ مشرکینِ عرب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخیل نہیں کہتے تھے بلکہ تکذیب کرتے تھے اور دونوں حرفوں کی رسم میں بہت کم فرق ہے۔ ضاد پہ (باقی برصفحہ آئندہ)

(المآل)، الجوارِ میں کسائیؒ کے دوریؒ ۔ رأٰہُ میں بصریؒ صرف ہمزہ کا ۔
ابن ذکوانؒ بخلاف ۔ ابوبکرؒ ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ را اور ہمزہ دونوں کا امالہ ورشؒ
تقلیل اور شآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ امالہ کرتے ہیں ۔ ع ع ۱ ۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کا ایک ۔ متقاربین کے ۴)

سُورۂ انفطار

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف اُنیس ۱۹ ہیں ۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ سے انْفَطَرَتْ تک وجوہ صحیحہ پچانوے ۹۵ ہیں ۔ ۱
قالونؒ مع مکیؒ بیس ۲۰ ۔ بصریؒ چار ۴ ۔ دوریؒ چار ۴ ۔ ورشؒ مع خلادؒ بیالیس ۴۲ (بسم اللہ
پر ۳۰ ۔ ترک پر ۱۲) خلفؒ ایک ۱ ۔ شامیؒ چار ۴ ۔ کسائیؒ دس ۱۰ اور عاصمؒ دس ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

فُجِّرَتْ ۔ بُعْثِرَتْ اور کِرَامًا میں ترقیق بیّن ہے ۔ وَاَخَّرَتْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) الف لگانے سے ظا بن جاتی ہے " جعبریؒ کہتے ہیں ۔
"بِضَنِيْنٍ ٹیڑھے سر کے ساتھ مرسوم تھا حالانکہ وہ طرف میں نہیں ہے پس دونوں
قراءتوں کا احتمال رکھتا ہے " ۱۲

۱ ہ ۱۰ قالونؒ کے لئے منفصل کے قصر پر اَلْعٰلَمِيْنَ میں طول ۔ توسط اور قصر اور
ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل ۔ اور وصل کل پڑھو
مکیؒ مندرج ہو گئے ۔ بصریؒ کے لئے اَلْعٰلَمِيْنَ کی وجوہ اربعہ پڑھ کر قالونؒ کے لئے منفصل
کے مد پر وہ ہی دس وجوہ اور دوریؒ کے لئے چار وجوہ پڑھو ۔ ورشؒ کے لئے مد بدل
کی ہر وجہ پر بسم اللہ کے ساتھ دس اور ترک پر چار ۴ وجوہ پڑھو ۔ قصر کے وصل میں خلادؒ
مندرج ہو گئے خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ
پڑھ کر کسائیؒ اور پھر عاصمؒ کے لئے دس ۔ دس وجوہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب
۱۳۷ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

یں وقفاً حمزہؒ بخلاف تسہیل کرتے ہیں۔

فَعَدَلَكَ کو غیر کوفیؒ دال کی تشدید سے **فَعَدَّلَكَ** اور کوفیؒ تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (ک) رَكَّبَكَ كَلَّا وصلاً۔ (تنبیہ) كَلَّا کے ماقبل پر وقف تام اور اس سے ابتدا احسن ہے اور یہی ماخوذ ہے۔ اس پر وقف کر کے مابعد سے ابتدا بھی جائز ہے۔ بَلْ تُكَذِّبُونَ میں ہشامؒ، حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ (تنبیہ) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ اور وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے۔ يَصْلَوْنَهَا میں تغلیظ ظاہر ہے۔ بِغَآئِبِيْنَ میں وقفاً حمزہؒ مد و قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ کو مکیؒ اور بصریؒ (مبتدا مقدر کی خبر مانکر) میم کے رفع سے **يَوْمُ** اور باقی (ظرفیت کی بنا پر) نصب سے پڑھتے ہیں۔ شَيْئًا میں طول و توسط اور حمزہؒ کے لئے نقل و ادغام جلی ہیں (المال)۔ فَسَوّٰىكَ میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ شَآءَ میں ابن ذکوانؒ و حمزہؒ... اور اَدْرٰىكَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱

اس سورۃ میں ادغام کبیر (از مثلین) ایک اور صغیر بھی ایک ہے۔

سُورۃ تطفیف

جلد اصـ ۱۱۷

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ بعض مدنی کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک آیت ۲۹ سے آخر تک مکی اور باقی مدنی ہے اور اس کی آیتیں باجماع چھتیس ۳۶ ہیں۔

وَالْاَمْرُ سے یَسْتَوْفُوْنَ تک وجوہ صحیحہ بہتر ہیں۔ مبسملین غیر ورشؒ اکیس ۲۱۔ دوریؒ نو ۹۔ سوسیؒ مع شامیؒ وخلادؒ نو ۹۔ ورشؒ تیس ۳۰ (بسم اللہ پر ۲۱۔ ترک پر ۹) اور حمزہؒ تین ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یُخْسِرُوْنَ اور اَسَاطِیْرُ میں ترقیق جلی ہے۔ (ک) کِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ اور وَمَا یُکَذِّبُ بِهٖ۔ الْاَوَّلِیْنَ میں نقل وسکتہ بیّن ہیں۔ اِس سورۃ میں کَلَّا چار جگہ واقع ہوا ہے۔ ۱ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْفُجَّارِ ۲ کَلَّا بَلْ رَّانَ ۳ کَلَّآ اِنَّهُمْ ۴ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ۔۔۔ چاروں کے ماقبل پر وقف کرکے اُن سے ابتدا معمول ہے۔ امام ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ ان پر وقف کرکے مابعد سے ابتدا جائز نہیں۔ مگر علامہ دانیؒ کہتے ہیں کہ ان پر وقف جائز ہے۔ اور علامہ سیّدؒ کہتے ہیں کہ انمیں سے دوسرے پر وقف تام ہے کیونکہ وہ ردع وزجر کے معنٰی میں ہے۔ باقی تینوں کے ماقبل پر وقف کرکے

لہ ۱-۹ قالونؒ کے لئے لِلّٰهِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل اور ان میں سے ہر ایک پر یَسْتَوْفُوْنَ میں وہ ہی وجہ ۱۰-۱۲ لِلّٰهِ کے روم پر الرَّحِیْمِ اور یَسْتَوْفُوْنَ دونوں میں طول۔ پھر توسط پھر قصر ۱۳-۱۸ الرَّحِیْمِ کے روم ووصل اور ۱۹-۲۱ وصل کل پر یَسْتَوْفُوْنَ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ مکیؒ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ دوریؒ کے لئے سکتہ بالسکون پر لِلّٰهِ اور یَسْتَوْفُوْنَ دونوں کا طول۔ پھر توسط۔ پھر قصر اور لِلّٰهِ کے روم ووصل پر وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ اور سوسیؒ کو ہر وجہ میں النَّاسِ کے فتح سے لوٹاؤ۔ شامیؒ، اور وصل میں خلادؒ کی عدم سکتہ کی وجہ مندرج ہو گئی۔ ورشؒ کے لئے نقل سے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۱ اور ترک پر دوریؒ کی طرح ۹ وجوہ پڑھ کر۔ حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے بوصل پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۷۴ وجوہ پڑھتے ہیں۔ ۱۲

اُن سے ابتدا کرنی چاہیئے اس واسطے کہ وہ حقًا یا اَلَا کے معنی میں ہیں۔"
بَلْ سکتہ رَانَ کو غیر حفصؒ لام کا را میں ادغام کرکے بَل رَّانَ اور
حفصؒ لام پر سکتہ کرکے پڑھتے ہیں۔ (ک) کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ (تنبیہ)
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ میں مفتوحہ بعد از ساکن ہونے کی وجہ سے ادغام ممنوع ہے
(ک) تَعْرِفُ فِيْ
خِتٰمُهٗ کو کسائیؒ خا کے فتح اس کے بعد اثبات الف اور تا کے بعد کا الف
حذف کرکے خَاتَمُهٗ اور باقی خا کے کسرہ اور تا کے بعد اثبات الف سے پڑھتے
ہیں۔ رسم بحذف الف ہے۔ (ک) يَشْرَبُ بِهَا۔ اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا کی
قرآات ثلٰثہ جلی ہیں۔
فَكِهِيْنَ کو غیر حفصؒ فا کے بعد اثبات الف سے فَاكِهِيْنَ
اور حفصؒ الف کے بغیر پڑھتے ہیں۔ ہمارے طرق سے شامیؒ کے لئے الف ہی ماخوذ[1]
ہے۔ بعض مصاحف میں بالف۔۔۔ اور اکثر میں بحذف مرسوم تھا۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ
کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ هَلْ ثُوِّبَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام
کرتے ہیں (الممال) النَّاسِ میں دوریؒ۔ الْفُجَّارِ اور الْكُفَّارِ میں بصریؒ

[1] ابن ذکوانؒ کے لئے داجونیؒ، صوریؒ وغیرہ سے۔ شنذائیؒ بذریعہ ابن الاخرمؒ، اخفشؒ سے۔ اخفشؒ وصوریؒ اور احمد بن انسؒ، ابن ذکوانؒ سے۔ اور ہشامؒ کے لئے داجونیؒ اور ابراہیم بن عبادؒ الف کے بغیر حفصؒ کی طرح روایت کرتے ہیں۔ مطوعیؒ بذریعہ صوریؒ واخفشؒ ابن ذکوانؒ سے۔ حلوانیؒ اور داجونیؒ اپنے شیوخ کے ذریعہ سے ہشامؒ سے بالف روایت کرتے ہیں۔ تغلبیؒ اور ابن المعلیؒ کی ابن ذکوانؒ سے۔ ابن ابی حسانؒ اور باغندیؒ کی ہشامؒ سے یہی روایت ہے۔ ۱۲

ددوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل - ۱۰ اَدْرٰىكَ ہر دو میں ابن ذؒ رانؒ بخلاف - بصریؒ
ابو بکرؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل - تُتْلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف
تقلیل - رَانَ میں ابو بکرؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ - اَلْاَبْرَارِ میں بصریؒ و کسائیؒ امالہ ع ۱ ۸
اور ورشؒ و حمزہؒ تقلیل کرتے ہیں (تنبیہ) ادغام مانع امالہ نہیں ہے - ع
اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ ہیں (مثلین کے ۳ - متقاربین کے ۲) اور
صغیر ایک ہے - (الم سوم) عِلِّيِّيْنَ یاءین سے برسوم ہے -

سُورۂ انشقاق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں دمشقی د بصری تیئیس ۲۳ - حمصی چوبیس ۲۴ اور باقی
ائمہ کے نزدیک پچیس ۲۵ ہیں، پانچ جگہ اختلاف[1] ہے ۱ کَادِحٌ اور ۲ کَدْحًا
پر حمصی ۳ فَمُلٰقِيْهِ پر غیر حمصی ۴ بِيَمِيْنِهٖ اور ۵ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ
پر حجازی و کوفی آیت ہے -

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ سے وَحُقَّتْ تک وجوہ صحیحہ اٹھاون ۵۸ ہیں[2]

---

[1] ۲۲ جگہ اجماع ہے اِن مقامات میں سے دمشقی و بصری ایک - حمصی دو اور باقی ائمہ تین جگہ آیت شمار کرتے ہیں - ۱۲

[2] ۱ تا ۱۰ قالونؒ کے لئے يَفْعَلُوْنَ کے طول - توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر - الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل - اور وصل کل پڑھو - کلؒ مندرج ہو گئے - ہر وجہ میں ورشؒ اور عاصمؒ کو مد سے لوٹاؤ - ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ يَفْعَلُوْنَ کی وجوہ ثلثہ اور وصل پڑھو - اور ہر وجہ میں بصریؒ و ابن ذکوانؒ کو مد سے لوٹاؤ - ہشامؒ کے لئے ادغام سے سکتہ اور وصل کی وجوہ اربعہ پڑھ کر وصل میں حمزہؒ کو مد اور لام تعریف کے سکتہ سے اور خلادؒ کو عدم سکتہ سے لوٹاؤ - پھر کسائیؒ کو بسم اللہ سے قالونؒ کی طرح پڑھو - واللہ اعلم - اہل ضرب ۸۲ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲

قالونؒ مع مکیؒ دس۔ ورشؒ چودہ (بسم اللہ پر ۱۰۔ ترک پر ۴)۔ عاصمؒ دس بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ اور ہشامؒ چار۔ چار۔ حمزہؒ ایک۔ خلادؒ ایک اور کسائیؒ دس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) اِنَّكَ كَادِحٌ اور رَبِّكَ كَدْحًا۔ يَسِيْرًا۔ سَعِيْرًا۔ بَصِيْرًا اور غَيْظٌ میں ترقیق بیّن ہے۔

وَيَصْلٰى کو حرمیؒ۔ شامیؒ اور کسائیؒ یا کے ضمہ۔ صاد کے فتح اور لام کی تشدید سے وَيُصَلّٰى (مضارع مجہول از صَلّٰى) اور باقی یا کے فتح۔ صاد کے اسکان اور لام کی تخفیف سے (مضارع معروف از صَلِيَ) پڑھتے ہیں۔ وَيُصَلّٰى میں بخلاف تغلیظ (فتح کے ساتھ پُر) اور تقلیل کے ساتھ باریک) جلی ہے (ک) فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

لَتَرْكَبُنَّ کو مکیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ با کے فتح سے لَتَرْكَبَنَّ..... (واحد مخاطب) اور باقی ضمہ سے (جمع مخاطب) پڑھتے ہیں۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں ابدال اور عَلَيْهِمُ الْقُرْءَانُ کی قرآت ثلٰثہ جلی ہیں۔ الْقُرْءَانُ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں (ک) اَعْلَمُ بِمَا (المال)، وَيَصْلٰى (وَيُصَلّٰى) اور بَلٰى میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۱ ۹ اس سورۃ میں ادغام کبیر چار ہیں (دونوں قسموں میں سے ۲و۔ ۲و)

سُورۂ بُروج

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف بائیس ۲۲ ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ سے وَمَشْهُوْدٍ تک وجوہ صحیحہ تین سو ستر ۳۷۰ ہیں۔
قالونؒ مع مکیؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸ ۔ عاصمؒ چھتیس ۳۶ ۔ کسائیؒ چھتیس ۳۶ ۔ بصریؒ چودہ ۱۴ ۔ شامیؒ
چودہ ۱۴ ۔ خلادؒ چار ۔ خلفؒ آٹھ ۸ اور ورشؒ ایک سو پچاس ۱۵۰ (بسم اللہ پر ۱۰۸
ترک پر ۴۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۔ يُؤْمِنُوْا ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ اور وَالْمُؤْمِنٰتِ
میں ابدال ۔ وَالْاَرْضِ اور الْاَنْهٰرُ میں نقل وسکتہ اور شَيْءٍ میں طول
وتوسط اور حمزہؒ کا مذہب جلی ہے (ک) وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ اور اِنَّهٗ
هُوَ ۔ وَهُوَ میں سکون ھا بیّن ہے (ک) الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ
الْمَجِيْدُ کو حمزہؒ اور کسائیؒ (الْعَرْشِ کی صفت قرار دے کر)

---

۱ ۱۸-۱ قالونؒ کے لئے صلہ کے قصر کے ساتھ مَمْنُوْنٍ میں طول ۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم و وصل اور انمیں سے ہر ایک پر وَمَشْهُوْدٍ میں وہی وجہ اور روم ۲۴-۱۹ مَمْنُوْنٍ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر وَمَشْهُوْدٍ میں وہی وجہ اور روم ۳۶-۲۵ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر وَمَشْهُوْدٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو ۔ مکیؒ مندرج ہوگئے ۔ قالونؒ کے لئے صلہ کے مد اور پھر بے صلہ پر اسی طرح چھتیس ۳۶ ۔ چھتیس ۳۶ وجوہ پڑھو ۔ اور بے صلہ کی ہر وجہ میں عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ ۶-۱ بصریؒ کے لئے ترک پر مَمْنُوْنٍ کا طول ۔ توسط اور قصر اور ان میں سے ہر ایک پر وَمَشْهُوْدٍ میں وہی وجہ اور روم ۱۴-۷ اور روم و وصل پر وجوہ اربعہ پڑھو ۔ شامیؒ کو ہر وجہ میں ۔ اور خلادؒ کو وصل میں مد سے لوٹاؤ ۔ خلفؒ کے لئے ادغام کامل سے وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو ۔ ورشؒ کے لئے نقل پر مد بدل کی وجوہ ثلثہ اور انمیں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ چھتیس ۳۶ اور ترک پر چودہ ۱۴ وجوہ پڑھ کر خلفؒ کے لئے منفصل کے سکتہ پر وصل کی وجوہ اربعہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۸۴ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲

دال کے خفض سے الْمَجِيْدِ اور باقی (خبر ثانی مان کر) رفع سے پڑھتے ہیں۔
قُرْءَانٌ میں مکیؒ نقل کرتے ہیں۔
مَّحْفُوْظٍ کو مدنیؒ (قُرْاٰنٌ کی صفت ٹھہرا کر) ظا کے رفع سے
مَّحْفُوْظٌ اور باقی اَللَّوْحِ کی صفت قرار دیکر) خفض سے پڑھتے ہیں
(الممال) النَّارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور اَتٰىكَ میں حمزہؒ
وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ع

ع ۱/۱۰

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ہیں (مثلین کا ایک متقاربین کے دو)

سُوْرَهٔ طارق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اول ۱۶ سولہ اور باقی ائمہ کے نزدیک ۱۷ سترہ ہیں۔ ......

يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا پر غیر مدنی اول آیت ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ سے وَالطَّارِقِ تک وجوہ صحیحہ ۲۲۶ دو سو چھبیس ہیں [1]

[1] ۱ ـ ۱۸ قالونؒ کے لئے مَّحْفُوْظٌ کے طول ۔ توسط اور قصر بالسکون میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں دہ ہی وجہ اور روم وصل۔ اور انمیں سے ہر ایک پر وَالطَّارِقِ میں سکون و روم ۱۹ ـ ۳۶ پھر اشمام کی وجوہ ثلثہ پر یہی اٹھارہ وجوہ ۳۷ ـ ۴۸ مَّحْفُوْظٌ کے روم پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور انمیں سے ہر ایک اور وصل کل پر سکون و روم پڑھو اور ورشؒ کو ہر وجہ میں اور عاصمؒ وکسائیؒ کو مَّحْفُوْظٍ کے اسکان کی ۱۸ وجوہ میں مد سے لوٹاؤ۔ عاصمؒ کے لئے مَّحْفُوْظٍ کے روم اور وصل کل کی بارہ وجوہ پڑھو اور کسائیؒ کو ہر ایک میں مد سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر مَّحْفُوْظٌ کی آٹھوں وجوہ پر وَالطَّارِقِ میں سکون و روم پڑھو اور اسکان کی وجوہ میں بصریؒ و شامیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ اور بصریؒ کے لئے بھی روم و وصل کی چاروں وجوہ جداگانہ پڑھو۔ شامیؒ کو ... دونوں میں اور خلادؒ کو صرف وصل میں مد سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے نقل سے عاصمؒ کی طرح ۳۰ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۰۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲

قالونؒ اڑتالیس ۴۸ - ورشؒ چونسٹھ ۶۴ (بسم اللہ پر ۴۸ - ترک پر ۱۶) عاصمؒ تیس ۳۰ - کسائیؒ تیس ۳۰ - بصریؒ دس ۱۰ - شامیؒ دس ۱۰ - خلادؒ دو ۲ - خلفؒ دو ۲ اور مکیؒ تیس ۳۰

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۱

لَّمَّا عَلَيۡهَا کو حرمیؒ - بصریؒ اور کسائیؒ میم کی تخفیف سے لَمَا عَلَيۡهَا اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ وَالتَّرَآئِبِ میں وقفاً حمزہؒ مدو قصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ابدال صحیح نہیں۔ السَّرَآئِرُ میں وصلاً (دوسری راکی) ترقیق جلی ہے۔ (تنبیہ) وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ میں ادغام مروی نہیں۔ (الممال) اَدۡرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف - بصریؒ - ابوبکرؒ - حمزہؒ اور کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ تُبۡلَى (السَّرَآئِرُ) وقفاً میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل اور الۡكٰفِرِيۡنَ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع ع ۱

سُورۂ اعلیٰ

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ ضحاکؒ مدنیہ کہتے ہیں اور اس کی آیتیں باجماع انیس ۱۹ ہیں۔

فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۱ سے فَسَوّٰى ۱ تک وجوہ صحیحہ اڑتیس ۳۸ ہیں ۱

۱ ۱۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيۡمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکیؒ مندرج ہوگئے - پھر بے صلہ کے ساتھ یہی چھ ۶ وجوہ پڑھو۔ عاصمؒ مندرج ہوگئے۔ ابوالحارثؒ کو ہر وجہ میں فَسَوّٰى کے امالہ سے لوٹاؤ۔ شامیؒ کے لئے سکتہ اور وصل پڑھ کر حمزہؒ کو وصل میں لام تعریف کے سکتہ اور فَسَوّٰى کے امالہ سے اور خلادؒ کو عدم سکتہ اور فَسَوّٰى کے امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے الۡكٰفِرِيۡنَ کی تقلیل کے ساتھ بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو وجوہ۔ اور بصریؒ کے لئے امالہ محضہ سے سکتہ و وصل پڑھ کر کسائیؒ کے دوریؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم - ۱۲

قالونؒ مع مکیؒ وعاصمؒ بارہ ۱۲۔ ابوالحارثؒ چھ ۶۔ شامیؒ دو ۲۔ حمزہؒ ایک ۱۔ خلادؒ ایک
ورشؒ آٹھ ۸ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۲) بصریؒ دو ۲ اور کسائیؒ کے دوریؒ چھ ۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالَّذِيْ قَدَّرَ کو کسائیؒ دال کی تخفیف سے **قَدَرَ** اور باقی تشدید سے پڑھتے ہیں۔ غُثَآءً اَحۡوٰی میں نقل اور بخلاف سکتہ۔۔۔۔

وَنُیَسِّرُكَ۔ تُؤۡثِرُوۡنَ۔ وَالۡاٰخِرَةُ اور خَیۡرٌ میں ترقیق۔ یَصۡلٰی میں وقفاً تغلیظ بخلاف (فتح کے ساتھ پُر تقلیل کے ساتھ باریک) جلی ہے۔۔۔۔

فَصَلّٰی میں (راس آیت ہونے کی وجہ سے) ترقیق بلاخلاف ہے۔

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ کو بصریؒ یاءِ غیب سے **بَلۡ یُؤۡثِرُوۡنَ** اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ بَلۡ تُّؤۡثِرُوۡنَ میں ہشامؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں۔ یُؤۡثِرُوۡنَ میں ابدال۔ وَاَبۡقٰی میں وقفاً حمزہؒ کے لئے بخلاف تسہیل اور الۡاُوۡلٰی میں نقل وسکتہ ظاہر ہیں (الممال) فواصل کے امالہ کی یہ ساتویں سورۃ ہے (فواصل مُمال انیس ۱۹ ہیں) ۱ الۡاَعۡلٰی (الَّذِيْ) وقفاً ۲ فَسَوّٰی ۳ فَهَدٰی ۴ الۡمَرۡعٰی ۵ اَحۡوٰی ۶ فَلَا تَنۡسٰی ۷ یَخۡفٰی ۸ یَخۡشٰی ۹ الۡاَشۡقٰی (الَّذِيْ) وقفاً ۱۰ وَلَا یَحۡیٰی ۱۱ تَزَکّٰی ۱۲ فَصَلّٰی ۱۳ الدُّنۡیَا ۱۴ وَاَبۡقٰی۔۔ ۱۵ الۡاُوۡلٰی ۱۶ اور وَمُوۡسٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۱۷ لِلۡیُسۡرٰی ۱۸ الذِّکۡرٰی ۱۹ اور الۡکُبۡرٰی میں بصریؒ وحمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ (غیر فواصل) شَآءَ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ

اور یَصْلَی (النَّارَ) وقفاً میں حمزہ و کسائی امالہ اور ورش بخلاف تقلیل کرتے ہیں۔ ع ۱ ۱۲

اس سورۃ میں ادغام صغیر ایک ہے۔

سُورۃ غاشیہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا اختلاف چھبیس ۲۶ ہیں۔

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ سے الْغَاشِيَةِ تک وجوہ صحیحہ بتیس ۳۲ ہیں[1] قالون مع مکی و عاصم چھ ۶۔ شامی دو ۲۔ ورش مع بصری سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴)۔ حمزہ ایک ۱۔ خلف ایک ۱ اور کسائی چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَصْلٰى کو بصری اور ابو بکر تا کے ضمہ سے تُصْلٰى (مجہول) اور باقی فتح سے (معروف) پڑھتے ہیں۔ تَصْلٰى میں تغلیظ بخلاف (فتح کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک)۔ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ میں نقل اور بخلاف سکتہ جلی ہے۔

لَا تَسْمَعُ کو مدنی تاءِ تانیث مضمومہ سے لَا تُسْمَعُ (مؤنث مجہول)، مکی اور بصری یاءِ تذکیر مضمومہ سے لَا يُسْمَعُ (مذکر مجہول) اور باقی

[1] یہ ۳۲ قالون کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل پڑھو۔ مکی و عاصم مندرج ہو گئے۔ شامی کے لئے سکتہ اور وصل پڑھ کر ورش کے لئے وَمُوْسٰى کی تقلیل پر بسم اللہ اور ترک کی ہر وجہ میں اَتٰىكَ کا فتح اور تقلیل پڑھو۔ فتح میں بصری درج ہو گئے۔ حمزہ کے لئے امالہ محضہ سے منفصل کے عدم سکتہ پر وصل پڑھ کر خلف کو سکتہ سے لوٹاؤ۔ کسائی کے لئے امالہ اور بسم اللہ پر چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲

تاءِ خطاب مفتوحہ سے (بصیغۂ مذکر حاضر معروف) پڑھتے ہیں۔

لَاغِیَۃً کو حرمیؒ اور بصریؒ تا کے رفع سے **لَاغِیَۃٌ** اور باقی نصب سے پڑھتے ہیں۔ نتیجہ بیّن ہے[1]۔ عَلَیۡہِمۡ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے

بِمُصَیۡطِرٍ کو ہشامؒ سین سے **بِمُسَیۡطِرٍ** خلادؒ بخلاف[2] اور خلفؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص[3] سے پڑھتے ہیں۔ یہی خلادؒ کی دوسری وجہ ہے۔ **اَلۡاَکۡبَرَ** میں نقل و سکتہ ظاہر ہیں (المحال) اٰنِیَۃٍ تَصۡلٰی تُسۡقٰی اور تَوَلّٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ **اَلۡغَاشِیَۃِ**۔

---

[1] وہ یہ کہ یہاں تین قراءتیں ہیں ۱۔ شامیؒ و کوفیؒ لَا تَسۡمَعُ۔ لَاغِیَۃً بخطاب معروف ونصب ۲۔ مکیؒ و بصریؒ لَا یُسۡمَعُ۔ لَاغِیَۃٌ بصیغۂ مذکر مجہول مع رفع ۳۔ مدنیؒ لَا تُسۡمَعُ۔ لَاغِیَۃٌ بصیغۂ مؤنث مجہول مع رفع۔ ۱۲ ط

[2] یہاں خلادؒ کے لئے ابن شنبوذؒ و جوہریؒ نیز جمہور مشرقی و مغربی ائمہ اشمام بالزا روایت کرتے ہیں۔ یہی تیسیر و شاطبیہ کا طریقہ ہے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالفتحؒ سے صاد روایت کیا ہے اور شاطبیؒ نے اس کا اتباع کیا ہے نیز حلوانیؒ اور محمد بن سعید بزارؒ، خلادؒ سے۔ محمد بن لاحقؒ، سُلیمؒ سے اور عبداللہ بن صالحؒ، امام حمزہؒ سے صاد روایت کرتے ہیں۔ خلادؒ کے لئے اشمام اصح اور مقدم ہے۔ ۱۲

[3] ہمارے طرق سے یہاں قنبلؒ حفصؒ اور ابن ذکوانؒ کے لئے صرف صاد ماخوذ ہے۔ اور یہی جمہور ائمہ عراق و مغرب کی ابن مجاہدؒ۔ اخفشؒ اور عبیدؒ سے روایت ہے۔ جامع البیان۔ تیسیر۔ شاطبیہ۔ مبہج میں (بطریق ابن شنبوذؒ) قنبلؒ کے لئے۔ تیسیر و شاطبیہ میں ابن ذکوانؒ کے لئے۔ غایۂ ابن مہرانؒ۔ تذکرہ۔ تبصرہ۔ مبہج۔ ارشادین۔ غایۂ حافظ ابی العلاؒ۔ عنوان کافی۔ تلخیص۔ ہدایہ۔ جامع البیان۔ تیسیر اور شاطبیہ میں حفصؒ کے لئے صاد ہی مروی ہے مستنیر میں ابن مجاہدؒ و ابن شنبوذؒ سے قنبلؒ کے لئے۔ ابن مہرانؒ اور ابن الفحامؒ بذریعہ فارسیؒ وغیرہ نقاشؒ۔ اور بذریعہ ابن الاخرمؒ وغیرہ اخفشؒ کے لئے۔ زرعانؒ، عمروؒ سے اور ہذلیؒ، اشنانیؒ و عبیدؒ سے حفصؒ کے لئے سین نقل کرتے ہیں۔ مگر علامہ دانیؒ نے امام ابوالحسنؒ اور امام ابوالفتحؒ سے فقط صاد پڑھا ہے۔ یہی ماخوذ ہے۔ ۱۲

اٰنِيَةٍ ۔ لَاغِيَةً ۔ جَارِيَةٌ اور مَبْثُوثَةٌ میں کسائی وقفاً اور اٰنِيَةٍ میں ہشامؒ ہمزہ کا امالہ کرتے ہیں ۔ ع
ع ۱ ۱۳

سورۂ فجر جمہور کے نزدیک مکیّہ ہے ۔ ابن طلحہؒ مدنیّہ کہتے ہیں ۔ اور اس کی آیتیں بصری انتیس ۲۹ ۔ شامی کوفی تیس ۳۰ اور حجازی بتیس ۳۲ ہیں ۔ پانچ جگہ اختلاف ہے ۱ وَ نَعَّمَهٗ پر حجازی و حمصی ۲ اَكْرَمَنِ پر غیر حمصی ۳ رِزْقَهٗ پر حجازی ۴ بِجَهَنَّمَ پر حجازی و شامی ۵ اور فِيْ عِبٰدِيْ پر کوفی آیت ہے ۔ [1]

ثُمَّ اِنَّ سے اِذَا يَسْرِ تک وجوہ صحیحہ چالیس ۴۰ ہیں [2] ۔ قالونؒ مع ورشؒ و عاصمؒ چودہ ۱۴ ۔ مکیؒ چھ ۶ ۔ کسائی بارہ ۱۲ ۔ ورشؒ مع بصریؒ و شامیؒ چار ۴ خلادؒ دو ۲ اور خلفؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْوَتْرِ کو حمزہؒ اور کسائیؒ دوسرے واو کے کسرہ سے وَالْوِتْرِ

[1] ۲۸ جگہ اجماع ہے اور ان مقامات میں سے بصری ایک ۔ شامی و کوفی دو ۔ دو اور حجازی چار جگہ آیت شمار کرتے ہیں ۔ ۱۲

[2] ۱ تا ۱۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر يَسْرِ میں سکون و روم ۱۱ تا ۱۴ وصل کل پر صلہ اور بے صلہ کے ساتھ سکون و روم پڑھو ۔ ورشؒ و عاصمؒ مندرج ہو گئے ۔ مکیؒ کو الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ اور وصل کل مع صلہ کی چھٹوں وجوہ میں اِذَا يَسْرِيْ سے اور کسائیؒ کو صلہ کی دو ۲ وجوہ کے سوا باقی بارہ ۱۲ وجوہ میں سے ہر وجہ میں وَالْوِتْرِ سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے سکتہ اور وصل پر سکون و روم پڑھو ۔ بصریؒ اور شامیؒ درج ہو گئے ۔ وصل میں خلادؒ کو وَالْوِتْرِ سے اور خلفؒ کو ادغام کامل سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ یَسْرِ میں یا میں مدنیؒ وبصریؒ وصلاً اور مکیؒ حالین میں اثباتِ یا کرتے ہیں۔ (تنبیہ) یَسْرِ میں غیر مکیؒ کے لئے وقف بالسکون کرتے ہوئے ترقیق اور تفخیم دونوں جائز ہیں۔ حضرت محققؒ وغیرہ ترقیق کو مختار کہتے ہیں مگر مذہب منصور تفخیم ہے۔ جلد ۱ ص ۲۳۹ یہی قیاس ہے (ک) فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ اور كَيْفَ فَعَلَ اور فَعَلَ رَبُّكَ۔ اِرَمَ میں را سے قبل کسرۂ لازمہ متصلہ ہونے کے باوجود ہمارے طرق کا جلد ۱ ص ۲۴۱ تفخیم پر اجماع ہے۔ بِالْوَادِ میں ورشؒ وقنبلؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثباتِ یا کرتے ہیں۔ اور وقفاً قنبلؒ کے لئے حذف و اثبات میں اختلاف ہے۔ دونوں وجوہ صحیح ہیں۔ ذِی الْاَوْتَادِ میں نقل وسکتہ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔ لَبِالْمِرْصَادِ میں حرف استعلاء کی وجہ سے تفخیم پر اجماع ہے۔ (ک) فَيَقُوْلُ رَبِّيْ ہردو۔ رَبِّيْ ہردو کی یا کو حرمیؒ وبصریؒ مفتوح پڑھتے ہیں۔ اَكْرَمَنِ میں اور اَهَانَنِ میں مدنیؒ وصلاً اور بزیؒ حالین میں اثباتِ یا کرتے ہیں۔ بصریؒ کے لئے بعض ائمہ وصلاً اثباتِ یا بخلاف۔ اور بعض حذف و اثبات میں تخییر اور بعض صرف حذف روایت کرتے ہیں محققؒ نے دونوں کی تصحیح کی ہے۔ علامہ دانیؒ اور شاطبیؒ حذف کو اَولیٰ کہتے ہیں ہمارے طرق سے حذف معمول و مشہور ہے۔

فَقَدَرَ عَلَيْهِ کو شامیؒ دال کی تشدید سے جلد ۱ ص ۲۸۳ فَقَدَّرَ اور باقی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ (دونوں لغت ہیں اور یہ ضَيَّقَ کے معنی میں ہے [۱])۔

---

[۱] اس سورۃ میں كَلَّا دو جگہ ہے ۱ اَهَانَنِ ۰ كَلَّا ۲ جَمًّا ۰ كَلَّا۔ دانیؒ فرماتے ہیں کہ "دونوں پر وقف تام ہے"۔ لیکن مختار یہ ہے کہ اول پر تام ہے ثانی پر نہیں۔ بلکہ ثانی میں اس کے ماقبل پر وقف کر کے اس سے ابتدا کی جائے گی۔ (غیث)۔ ۱۲ ط

لَا تُكْرِمُوْنَ، وَلَا تَحُضُّوْنَ، وَتَاكُلُوْنَ، وَتُحِبُّوْنَ چاروں کو بصریؒ یاءِ غیب سے لَا يُكْرِمُوْنَ وَلَا يَحُضُّوْنَ، وَيَاكُلُوْنَ (سوسیؒ بابدال)، وَيُحِبُّوْنَ اور باقی تاءِ خطاب سے پڑھتے ہیں۔ (ورشؒ کے لئے تیسرے فعل میں ابدال بھی ہے۔ اور کوفیؒ کے لئے دوسرے میں تَحَآضُّوْنَ ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔۔۔ غیب کی صورت میں چاروں افعال کی ضمیر اَلْاِنْسَانُ کے لئے ہے جس سے جنس مراد ہے اور خطاب التفات کی بنا پر ہے)۔۱

وَلَا تَحَآضُّوْنَ کو حرمیؒ۔ بصریؒ اور شامیؒ حا کے ضمہ سے الف اور مد کے بغیر تَحُضُّوْنَ (بصریؒ یا کے ساتھ يَحُضُّوْنَ ثلاثی مجرد سے) اور کوفیؒ حا کے فتح اور اس کے بعد اثباتِ الف سے بمد لازم (از باب تفاعل) پڑھتے ہیں۔ (یہ اصل میں تَتَحَاضُّوْنَ تھا دو تاؤں سے، پھر تخفیفاً اُن میں سے ایک تا کو حذف کر دیا گیا ہے) نتیجہ یہ ہے کہ اس کلمہ میں تین ۳ قراءتیں ہیں ۱ حرمیؒ و شامیؒ خطاب و حذف الف سے تَحُضُّوْنَ ۲ بصریؒ غیب و حذف الف سے يَحُضُّوْنَ ۳ اور کوفیؒ خطاب و اثبات الف سے تَحَآضُّوْنَ پڑھتے ہیں۔ رہا يَحَاضُّوْنَ غیب و مد سے، سو وہ کسی قرآءۃ میں بھی نہیں ہے۔ وَتَاكُلُوْنَ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ نتیجۃً اختلافات چار قراءتیں ہیں ۱ ورشؒ خطاب و ابدال سے وَتَاكُلُوْنَ ۲ سوسیؒ غیب و ابدال سے وَيَاكُلُوْنَ ۳ قالونؒ۔ مکیؒ۔ شامیؒ اور کوفیؒ خطاب و تحقیق سے وَتَأْكُلُوْنَ

۴ اور دوریؒ غیب و تحقیق سے وَیَاْکُلُوْنَ پڑھتے ہیں۔ وَجِایْٓءَ
یں ہشامؒ وکسائیؒ اشمام[1] بالضمہ کرتے ہیں۔
لَایُعَذِّبُ اور وَلَایُوْثِقُ کو کسائیؒ ذال وثا کے فتح سے
لَایُعَذَّبُ اور وَلَایُوْثَقُ (مضارع مجہول ای لَایُعَذَّبُ
وَلَایُوْثَقُ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلَ عَذَابِ وَوِثَاقِ هٰذَا
الْکَافِرِ الْمُتَذَکِّرِ الْمُتَحَسِّرِ) اور باقی دونوں کے کسرہ سے (معروف)
پڑھتے ہیں۔ الْمُطْمَئِنَّةُ یں وقفاً حمزہؒ تسہیل کرتے ہیں (المال) اُبْتَلٰـهُ
ہر دو یں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل۔ وَجَآْءَ یں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ
وَاَنّٰی یں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف اور دوریؒ تقلیل۔ الذِّکْرٰی یں بصریؒ
حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور الْمُطْمَئِنَّةُ۔ مَرْضِیَّةً یں کسائیؒ
وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۱۴

اس سورۃ یں یاآت اضافت اختلافی ۲ ہیں ۱ رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ
۲ اور رَبِّیْٓ اَهَانَنِ یں حرمیؒ وبصریؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔ اور زائدہ

---

[1] حضرت مؤلف قدس سرہٗ کی تحقیق کے مطابق بحالت اشمام مدّ متصل باقی نہیں رہتا۔۔
جیساکہ سورۂ زُمر یں ذکر فرمایا ہے لیکن حق یہ ہے کہ جُایْٓءَ یں اشمام کے وقت بھی مد ہوگا
جیساکہ جِآْءَ وغیرہ یں امالہ کی تقدیر پر بھی مد باقی رہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بوقت اشمام
بھی شرطِ مد (یاء مدہ) اور سببِ مد (ہمزہ) دونوں چیزیں موجود ہیں اور یا جو مد کی شرط
ومحل ہے وہ اشمام کے بعد بھی خالص رہتی ہے جس کی علت یہ ہے کہ جیم یں ضمہ کا حصہ مقدم
اور کسرہ کا مؤخر اور یا سے متصل ہے لہٰذا مد نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کذا فی ارشاد
المرید واتحاف فضلاء البشر۔ مزید تفصیل کے لئے عنایات رحمانی جلد دوم
صفحہ ۱۲ و ۱۳ کا مطالعہ فرمائیں۔ ۱۲ ط

چار ہیں نمبر ۱ یَسۡرِ ۱ میں مدنی و بصری وصلاً اور مکی حالین میں نمبر ۲ بِالۡوَادِ ۲ میں ورش و قنبل وصلاً اور بزی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں (قنبل کے لئے وقفاً حذف بھی ہے جو طریقہ کے خلاف ہے) نمبر ۳-۴ اَکۡرَمَنِ ۳ - اَهَانَنِ ۴ میں بصری بخلاف[1] اور مدنی وصلاً اور بزی حالین میں اثبات یا کرتے ہیں۔ اس سورۃ میں ادغام کبیر پانچ[5] ہیں (مثلین کا ایک[1] اور متقاربین کے ۴)

(المرسوم) وَجِاۡیۡۤءَ جیم اور یا کے مابین الف کی زیادتی سے مرسوم ہے جیسا کہ مدنی عام پر اعتماد و استناد کرتے ہوئے مصحف اہل اندلس میں ہے۔ فِیۡ عِبٰدِیۡ بروایت نافع بحذف الف نیز باثبات یا مرسوم ہے۔

سورۃ بلد

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ بعض مدنیہ کہتے ہیں۔ اس کی آیتیں بلا خلاف بیس[20] ہیں۔ جلد ۱ ص ۱۱۴

فَادۡخُلِیۡ سے بِهٰذَا الۡبَلَدِ[1] تک وجوہ صحیحہ چوراسی[84] ہیں[2]۔ قالون

[1] بصری کے لئے دونوں میں وصلاً اثبات کے بجائے حذفِ یا مشہور و قوی تر ہے اور وقفاً صرف حذف ہے۔ چنانچہ علامہ دانی تیسیر میں فرماتے ہیں کہ "رؤسِ آیات میں جو ابو عمرو کا قول ہے (کہ وہ وقفاً ان میں یا کو ہر جگہ حذف کیا کرتے ہیں یا یہ کہ وقف اور آیت میں رسم الخط کی پیروی ضروری ہے) اس پر قیاس کرتے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں یاآت میں بھی حذف ضروری ہے، میں نے حذف ہی پڑھا ہے اور اسی کو اختیار بھی کرتا ہوں" ۱۲ ط

[2] نمبر ۱-۲۰ قالون کے لئے قطع اول پر الرَّحِیۡمِ کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور نمبر ۲۱-۲۴ وصل کل پر منفصل کا قصر و مد اور ان پر الۡبَلَدِ میں سکون و روم پڑھو۔ قصر میں مکی مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورش۔ عاصم اور کسائی کو مد سے لوٹاؤ۔ ورش کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل کے ساتھ الۡبَلَدِ میں سکون و روم پڑھو۔ وصل میں حمزہ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں دوری کو قصر و مد سے اور قصر کے بعد سوسی کو اخفا سے۔

پھر شامی کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں ضربی وجوہ مساوی ہیں - ۱۲ ط

مع مکی چوبیس ۲۴ - درش - عاصم وکسائی بارہ ۱۲ - بارہ ۱۲ - ورش ترک پر مع حمزہ چار ۴
دوری وسوسی آٹھ ۸ - آٹھ ۸ اور شامی چار ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا - اَيَحْسَبُ ہردو کو حرمی۔ بصری اور کسائی
سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ يَقْدِرَ میں ترقیق ظاہر ہے۔
فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ میں مکی۔ بصری اور کسائی فَكُّ کو
کاف کے فتح سے اور رَقَبَةٍ کو تا کے نصب سے اور اِطْعٰمٌ کو ہمزہ اور میم
کے فتح عین کے بعد حذف الف سے تنوین کے بغیر (بطور جملہ فعلیہ ماضویہ)..
فَكَّ رَقَبَةً اَوْ اَطْعَمَ اور باقی (بطور جملہ اسمیہ) کاف کے ضمہ
تا کے جر (باضافت) ہمزہ کے کسرہ عین کے بعد اثبات الف اور میم کے رفع مع
تنوین سے پڑھتے ہیں۔ (اول جملہ فعلیہ، اقْتَحَمَ سے تفسیر وبیان کی بنا پر
بدل ہے اور یہاں لا معنیً مکرر ہے۔ ای فَلَا فَكَّ وَلَا اَطْعَمَ۔ ثانی جملہ
اسمیہ ہیں فَكُّ هُوَ مقدر کی خبر ہے ای هُوَ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمُ
يَتِيْمٍ)۔ الْمَشْئَمَةِ میں وقفاً حمزہ کے لئے نقل وحذف ہے۔ تسہیل
ضعیف ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ مُؤْصَدَةٌ
میں بصری حفص وحمزہ ہمزہ ساکنہ کی تحقیق دسوسی کے لئے ابدال سے مستثنیٰ جلد ا ص ۱۹۲)
اور باقی (حرمی۔ شامی۔ ابوبکر وکسائی) واو ساکنہ مدہ سے ابدال کرتے ہیں۔
وقفاً حمزہ بھی شریک ہیں۔ (الممال) الْعَقَبَةُ ہردو۔ رَقَبَةٍ۔ مَسْغَبَةٍ
مَقْرَبَةٍ۔ مَتْرَبَةٍ۔ بِالْمَرْحَمَةِ۔ الْمَيْمَنَةِ۔ الْمَشْئَمَةِ۔۔۔اور

مُوْصَدَةٌ میں کسائیؒ وقفاً۔ ادل تک میں ابن ذکوانؒ بخلاف (فتح موافق
طریقہ) بصریؒ۔ ابوبکرؒ اور حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۱۵
اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کا) ایک[۱] ہے۔ (الموسوم) اَنْ
لَّنْ يَّقْدِرَ اور اَنْ لَّمْ يَرَهٗ بالاجماع مقطوع ہیں۔

سُورۃ شمس

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں مدنی اول سولہ[۱۶] اور باقی ائمہ کے نزدیک پندرہ[۱۵] ہیں۔ (بقول بعض مکی بھی سولہ[۱۶] ہیں)۔ دو[۲] جگہ اختلاف ہے نمبر۱ فَعَقَرُوْهَا پر۔ مدنی اول وحمصی اور بقول بعض مکی بھی نمبر۲ اور فَسَوّٰىهَا پر غیر حمصی آیت ہے۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ سے وَضُحٰهَا تک وجوہ صحیحہ اڑتیس[۳۸] ہیں[۱]۔ قالونؒ
مع مکیؒ و ورشؒ و ابوبکرؒ بارہ[۱۲]۔ ورشؒ مع شامیؒ دس[۱۰] (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر ۴)
کسائیؒ چھ[۶]۔ بصریؒ دو[۲]۔ حفصؒ چھ[۶]۔ خلفؒ وخلادؒ ایک ایک[۱]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ[۱]

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ میں بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ ادغام کرتے ہیں

---

[۱] نمبر۱-۶ قالونؒ کے لئے صلہ و بے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ کی وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ صلہ میں مکیؒ اور بے صلہ میں ورشؒ بوجہ فتح اور ابوبکرؒ مندرج ہو گئے۔ بے صلہ کے بعد ورشؒ کو ہر وجہ میں تقلیل سے اور کسائیؒ کو قطع اول پر مُوْصَدَةٌ کے اور وصل کل پر وَضُحٰهَا کے امالہ سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل اور ہر دو میں وَضُحٰهَا کا فتح اور تقلیل پڑھو۔ فتح میں شامیؒ مندرج ہو گئے۔ بصریؒ کے لئے تحقیق کے ساتھ ترک پر دو[۲] وجوہ پڑھ کر حفصؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ[۶] وجوہ پڑھو۔ خلفؒ کے لئے ھا کا ضمہ مع وصل پڑھ کر خلادؒ کو ادغام ناقص سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ ۱۲ ط

(تنبیہ) اس کلمہ پر ادغام صغیر جائز مختلف فیہ بین القراء کا عدد مکمل ہوگیا۔
قرآن کریم میں اس کے کل تین سو سولہ ۳۱۶ کلمات واقع ہوئے ہیں۔ سیدؒ کہتے ہیں
کہ ”یہ وہ عدد ہے جو ہماری تحقیق کے مطابق ثابت ہوا ہے“ (ک) فَقَالَ
لَهُمْ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ جلی ہے۔

وَلَا يَخَافُ کو مدنیؒ و شامیؒ واو کے بجائے فا سے **فَلَا يَخَافُ**
اور باقی واو سے پڑھتے ہیں۔ (فا تعقیبیہ ہے جسمیں ماقبل کی پانچ ۵ فا آت
فَأَلْهَمَهَا۔ فَقَالَ لَهُمْ۔ فَكَذَّبُوهُ۔ فَعَقَرُوهَا اور فَدَمْدَمَ
کی مناسبت مدنظر ہے اور واو حالیہ یا مستانفہ ہے جو خبر دینے کے لئے ہے)
اور یہ کلمہ مدنی و شامی مصاحف میں فا سے اور مکی و عراقی میں واو سے مرسوم ہے۔
(الممال) فواصل کے امالہ کی یہ آٹھویں سورۃ ہے (فواصل ممال پندرہ ۱۵ ہیں)
۱ وَضُحٰهَا ۲ جَلّٰهَا ۳ يَغْشٰهَا ۴ بَنٰهَا ۵ سَوّٰهَا
۶ وَتَقْوٰهَا ۷ زَكّٰهَا ۸ دَسّٰهَا ۹ بِطَغْوٰهَا ---- ۱۰
أَشْقٰهَا ۱۱ وَسُقْيٰهَا ۱۲ فَسَوّٰهَا ۱۳ عُقْبٰهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل ۱۴ تَلٰهَا ۱۵ اور طَحٰهَا میں کسائیؒ
امالہ ورشؒ بخلاف اور بصریؒ تقلیل (غیر فواصل) وَالنَّهَارِ میں بصریؒ...
و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل اور خَابَ میں حمزہؒ امالہ کرتے ہیں۔ (تنبیہ)
فَعَقَرُوهَا میں کسی کے لئے امالہ نہیں ہے ۔ع ع ۱۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر بھی ایک ۱ (از مثلین) ہے اور ادغام صغیر جائز
مختلف فیہ بھی ایک ۱۔ (المرسوم) تَلٰهَا اور طَحٰهَا اجماعاً

بالیاء مرسوم ہیں۔

سورہ لیل

جمہور کے نزدیک مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے اور اس کی آیتیں بالاتفاق اکیس ۲۱ ہیں۔

وَلَا یَخَافُ سے یَغْشٰی تک وجوہ صحیحہ انتالیس ۳۹ ہیں۔ قالونؒ چھ ۶ ورشؒ سولہ ۱۶ (بسم اللہ پر ۱۲۔ ترک پر ۴)۔ شامیؒ دو ۲۔ مکیؒ مع عاصمؒ چھ ۶۔ بصریؒ دو ۲ حمزہؒ ایک ۱۔ کسائیؒ چھ ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْاُنْثٰى۔ وَالْاُوْلٰى۔ الْاَشْقَى۔ الْاَتْقَى اور الْاَعْلٰى میں ورشؒ کے لئے حالین میں نقل اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل وسکتہ اور وَالْاُوْلٰى میں ورشؒ کی وجوہ ثلٰثہ بدل۔ فَسَنُیَسِّرُہٗ ہر دو اور لَلْاٰخِرَةَ میں ترقیق را اور لَلْاٰخِرَةَ میں نقل ومد بدل ظاہر ہیں۔ (ک) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى نَارًا تَلَظّٰى کو بزیؒ وصلاً نون تنوین کے اخفاء وغنہ سمیت تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں اور اس میں تا کی تشدید دشواری سے ادا ہوتی ہے کیونکہ (جلد ا ص ۳۰۲ و ۳۰۲)

لہ ۱-۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو، ورشؒ کو اولاً ہر وجہ میں یَغْشٰی کی تقلیل سے ثانیاً عُقْبٰهَا کے فتح ہی پر ترک مع سکتہ و وصل سے لوٹاؤ۔ ثالثاً عُقْبٰهَا کی تقلیل سے بسم اللہ پر چھ اور ترک پر دو وجوہ پڑھو۔ ثانی شق میں شامیؒ کو یَغْشٰی کے فتح سے لوٹاؤ۔ مکیؒ کے لئے وَلَا یَخَافُ بالواو پڑھو۔ عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ بصریؒ کو تقلیل سے لوٹا کر ترک پر سکتہ و وصل پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے امالہ سے وصل پڑھ کر کسائیؒ کے لئے بسم اللہ پر چھ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ مساوی ہیں۔ ۱۲ ط

ساکن ماقبل نون تنوین کو باقی رکھتے ہوئے تشدید کو ادا کرنا پڑتا ہے لہٰذا مشق و مزاولت کی ازحد ضرورت ہے۔ لَا یَصْلٰىهَا میں ورشؒ کی بخلاف تغلیظِ لام (یعنی فتح کے ساتھ پُر اور تقلیل کے ساتھ باریک) اور یُؤْتِیْ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال جلی ہے۔ (الممال) ہدایت: فواصل کے امالہ کی یہ نویں سورۃ ہے (فواصل مُمال حسب عدد آیات اکیس ۲۱ ہیں) ۱ یَغْشٰی ۲ تَجَلّٰی ۳ وَالْاُنْثٰی ۴ لَشَتّٰی ۵ وَاتَّقٰی ۶ بِالْحُسْنٰی ۷ وَاسْتَغْنٰی ۸ بِالْحُسْنٰی ۹ تَرَدّٰی ۱۰ لَلْهُدٰی ۱۱ وَالْاُوْلٰی ۱۲ تَلَظّٰی ۱۳ الْاَشْقَی (الَّذِیْ) وقفاً ۱۴ وَتَوَلّٰی ۱۵ الْاَتْقَی (الَّذِیْ) وقفاً ۱۶ یَتَزَکّٰی ۱۷ تُجْزٰی ۱۸ الْاَعْلٰی ۱۹ یَرْضٰی میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل ۲۰ لِلْیُسْرٰی ۲۱ اور ...... لِلْعُسْرٰی میں بصریؒ۔ حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل (غیر فواصل) وَالنَّهَارِ میں بصریؒ و دوریؒ امالہ ورشؒ تقلیل۔ اَعْطٰی۔ لَا یَصْلٰىهَا میں حمزہؒ و کسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں (لیکن فتح کے ساتھ ترقیق اور تقلیل کے ساتھ تغلیظ ناجائز ہے کیونکہ فتح و ترقیق نیز امالہ و تغلیظ ضدیں ہیں لہٰذا لَا یَصْلٰىهَا میں فتح پر لام فقط پُر اور تقلیل پر صرف باریک ہے) ع

ع ۱۷

ؔ اگرچہ نَارًا تَلَظّٰی میں بزّیؒ کی روایت پر اجتماع ساکنین کے سبب ثقالت و عسرت ضرور ہے مگر صحتِ روایت و استعمالِ عرب و ائمۂ قراءت کی وجہ سے یہ شائع و ذائع ہے لہٰذا اس میں کسی طاعن کا طعن لائق التفات نہیں۔ اور دیوالیؒ نے جو یہاں نونِ تنوین کی تحریک بالکسر ذکر کی ہے اور اس کو اپنی قراءۃ بر جعبریؒ سے منسوب کیا ہے اس کی محققؒ نے نشر میں تردید فرمائی ہے (کہ اس میں جعبریؒ متفرد ہیں) (اتحاف) ۱۲ ط

اس سورۃ میں ادغام کبیر ایک[۱] (از قسم مثلین) ہے۔

سورۃ ضحیٰ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف گیارہ[۱۱] ہیں۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ سے وَمَا قَلَىٰ تک وجوہ صحیحہ۔ ((تکبیر خاص للمکی والے قول پر))۔ چونتیس[۳۴] ہیں۔ قالونؒ مع قنبلؒ و عاصمؒ چھ[۶]۔ ورشؒ و کسائیؒ چھ[۶]۔ چھ۔ بزیؒ مع قنبلؒ گیارہ[۱۱]۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ دو[۲]۔ شامیؒ دو۔ حمزہؒ ایک[۱]۔ اور ((تکبیر عام للسبعہ والے قول پر)) بیالیس[۴۲] ہیں[۲]۔

---

[۱] ۱-۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرحیم کی وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ عاصمؒ نیز بقول عدم تکبیر قنبلؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ ۱-۱۱ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر الرحیم کی وجوہ اربعہ، فصل اول وثانی وصل ثالث پر ایک۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وجوہ اربعہ فصل اول وصل ثانی وثالث پر ایک وجہ۔ پھر وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر مندرج ہو گئے (لیل و ضحیٰ کے مابین وصل اول فصل ثانی وثالث نیز وصل اول فصل ثانی وصل ثالث یہ دو[۲] صورتیں جائز نہیں کیونکہ ان دونوں صورتوں میں تکبیر آخر سورت ماضیہ کے لئے ہے اور لیل کے آخر میں کوئی بھی تکبیر کا قائل نہیں ہے لہٰذا ان دو صورتوں کی پانچ وجوہ کم ہو گئیں) اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ و وصل مع تقلیل پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے شامیؒ کو ہر دو[۲] وجہ میں فتح سے اور حمزہؒ کو صرف وصل میں امالہ سے لوٹاؤ۔ ۱۲ ط

[۲] ۱-۱۱ قالونؒ کے لئے بزیؒ کی حسب بالا گیارہ[۱۱] وجوہ پڑھو۔ مکیؒ و عاصمؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو امالہ سے لوٹاؤ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ و وصل مع تقلیل اور انہیں سے ہر وجہ پر اکبرُ کا فصل و وصل یعنی کل چار وجوہ پڑھو۔ بصریؒ مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کو ہر چہار وجہ میں فتح سے اور حمزہؒ کو صرف وصل کل بلا بسملہ مع تکبیر پر امالہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ یہاں بھی ضربی وجوہ نہیں ہیں۔ تنبیہات: (اول) آئندہ ضحیٰ سے ناس تک کی دو دو سورتوں کی درمیانی وجوہ صحیحہ میں بالترتیب دو[۲] دو[۲] مواقع میں تکبیر عام والا اور (باقی بر صفحہ آئندہ)

قالونؒ مع مکیؒ و عاصمؒ گیارہ۱۱۔ ورشؒ وکسائیؒ گیارہ۱۱۔ گیارہ۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ چار۴۔ شامیؒ چار۴۔ حمزہؒ ایک۱۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَلۡاٰخِرَةُ میں ورشؒ کے لئے لام پر نقل حرکت اور مدبدل اور اس میں اور خَیۡرٌ میں راکی ترقیق اور وصلاً خلادؒ کے لئے بخلاف اور خلفؒ کے لئے لام تعریف پر سکتہ۔ الۡاُوۡلیٰ میں ورشؒ کی نقل اور مدبدل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور سکتہ۔ فَاٰوٰی اور فَاَغۡنٰی میں وقفاً حمزہؒ کی بخلاف تسہیل جلی ہے۔ (الممال) ہدایت: فواصل کے امالہ کی یہ دسویں سورۃ ہے۔ (فواصل ممال آٹھ۸ ہیں) ۱ وَالضُّحٰی ۲ وَمَا قَلٰی ۳ الۡاُوۡلیٰ ۴ فَتَرۡضٰی ۵ فَاٰوٰی ۶ فَھَدٰی ۷ فَاَغۡنٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ و بصریؒ تقلیل ۸ سَجٰی میں کسائیؒ امالہ اور ورشؒ و بصریؒ...

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) دُ۲ؤ۔ دُو مواقع میں تکبیر خاص والا قول اختیار کیا جائے گا تاکہ ہر دو نوع و پہلو سے استخراج وجوہ کا ملکہ تامہ پیدا ہو جائے۔ (دوم) جہاں ضربی وجوہ بیان نہ کی جائیں وہاں ان کو وجوہ صحیحہ کے مساوی تصور کیا جائے۔ (سوم) چونکہ تکبیر غیر قرآن ہے اور اُصولِ تجوید کا اجرا، قرآن ہی میں ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم نے اَکۡبَرُ کی را میں سکون کے علاوہ اشمام و روم کا اعتبار نہیں کیا ہے۔ گو سیّدؒ نے اس کو معتبر جانا ہے مگر ہمارے خیال ناقص میں وہ مرجوح ہے۔ (چہارم) اگر تکبیر خاص والے قول پر بزیؒ کے لئے تکبیر مجرد کے علاوہ تکبیر مع تہلیل یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اور تکبیر مع تہلیل و تحمید یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ والے دُ۲و قول بھی لے لئے جائیں تو ان کی وجوہ، مندرجہ وجوہ سے دوگونہ بڑھ جائیں گی لیکن ہم نے بنظر اختصار و نیز بوجہ وضوح و سہولت فقط تکبیر محض والا قول اختیار کیا ہے۔ اِن دُ۲و اقوال کی وجوہ زائدہ ناظرین بطور خود نکالیں۔ ۱۲ ط

ع ۱۸ تقلیل کرتے ہیں ۔ ع

(المرسوم) وَالضُّحٰی اور سَجٰی باجماع بالیا مرسوم ہیں۔

سُورہ شرح

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف آٹھ ۸ ہیں ۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ سے لَكَ ذِكْرَكَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) اٹھانوے ۹۸ ہیں ۔ قالونؒ مع ہلکی بتیس ۳۲ ۔ عاصمؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶ سولہ ۱۶ ورشؒ بیس ۲۰ (بسم اللہ پر ۱۶ ۔ ترک پر ۴) بصریؒ و دوریؒ وشامیؒ چار ۴ ۔ چار ۔ حمزہؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وِزْرَكَ اور ذِكْرَكَ میں ترقیق را ظاہر ہے ۔ (تنبیہ) اَنْقَضَ ظَهْرَكَ میں ضاد کا ادغام نہیں ہوتا کیونکہ ضاد کا صرف ایک جگہ لِبَعْضِ ع ۱۹ شَاْنِهِمْ (نور) میں ادغام ہے ۔ اس کے سوا کہیں نہیں ۔ ع

لہ بمہ ۱-۸ قالونؒ کے لئے فصل کل پر الرَّحِيْمِ میں طول ۔ توسط و قصر بالسکون وقصر بالروم ۔ ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد بمہ ۹-۱۰ فصل اول وثانی وصل ثالث پر منفصل کی دو ۲ بمہ ۱۱-۱۸ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ ۸ بمہ ۱۹-۲۰ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی دو ۲ بمہ ۲۱-۲۸ وصل اول فصل ثانی وثالث پر مندرجہ بالا آٹھوں بمہ ۲۹-۳۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر دو ۲ دو ۲ وجوہ پڑھو ۔ قصر میں ہلکی مندرج ہو گئے ۔ ہر وجہ میں عاصمؒ کو چار الفی اور کسائیؒ کو تین الفی مد سے اور ورشؒ کو ترقیق سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ اور وصل ۔ ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کی دو وجوہ پڑھو ۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو تفخیم سے ۔ دوریؒ کو دو ۲ الفی اور شامیؒ کو تین ۳ الفی مد سے اور صرف وصل کی دو ۲ میں حمزہؒ کو تفخیم سمیت پانچ الفی مد سے لوٹاؤ ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

سُورۃ تِین

بھی شرح کی طرح باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بھی بلاخلاف آٹھ ۸ ہیں۔

فَاِذَا فَرَغْتَ سے فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) تین سو دس ۳۱۰ ہیں[1]۔ قالونؒ مع مکیؒ بانوے ۹۲۔ عاصمؒ وکسائیؒ چھیالیس ۴۶۔ چھیالیس ۴۶۔ ورشؒ باسٹھ ۶۲ (بسم اللہ پر ۴۶ - ترک پر ۱۶) بصریؒ دوریؒ وشامیؒ سولہ ۱۶ سولہ ۱۶۔ خلادؒ وحمزہؒ آٹھ ۸۔ آٹھ ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

الْاَمِيْنِ میں ورشؒ کی نقل اور حمزہؒ کے لئے وقفاً نقل وسکتہ اور غَيْرُ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ ع

ع ۲۰

[1] نمبر ۱–۲۰ قالونؒ کے لئے فصل کُل پر الرَّحِيْمِ میں طول۔ توسط اور قصر۔ ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد اور تَقْوِيْمٍ میں وہی وجہ اور روم۔ پھر الرَّحِيْم کے روم پر منفصل کی دو اور ان میں سے ہر ایک پر تَقْوِيْمٍ میں وجوہ اربعہ نمبر ۲۱–۲۸ فصل اول وثانی وصل ثالث پر منفصل کی دو کے ساتھ تَقْوِيْمٍ کی چار۔ چار وجوہ نمبر ۲۹–۴۸ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر مندرجہ بالا بیس ۲۰ نمبر ۴۹–۵۶ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی آٹھ ۸ نمبر ۵۷–۷۶ وصل اول فصل ثانی وثالث پر بھی بتفصیل بالا بیس ۲۰... نمبر ۷۷–۹۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر آٹھ ۸ آٹھ ۸ وجوہ پڑھو۔ قصر میں مکیؒ مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں عاصمؒ کو چار الفی اور کسائیؒ کو تین الفی مد سے اور ورشؒ کو نقل سے لوٹاؤ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل اور ہر ایک پر تَقْوِيْمٍ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو عدم نقل مع قصر سے نیز دوریؒ کو دو ۲ الفی اور شامیؒ کو تین ۳ الفی مد سے اور صرف وصل کی دو ۲ میں خلادؒ کو عدم سکتہ پر پانچ الفی مد سے پھر حمزہؒ کو لام تعریف کے سکتہ سے لوٹاؤ اور ان میں سے ہر ایک پر تَقْوِيْمٍ کی وجوہ اربعہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۴۰۰ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

سُورہ علق

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں دمشقی اٹھارہ ۱۸۔ عراقی و حمصی انیس ۱۹ اور حجازی بیس ۲۰ ہیں۔ دو ۲ جگہ اختلاف ہے ۱ یَنْهٰی پر حجازی، حمصی و عراقی ۲ لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ پر حجازی آیت ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰهُ سے خَلَقَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص) اڑتیس ۳۸ ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ و قنبلؒ و عاصمؒ و کسائیؒ دس۔ بزیؒ مع قنبلؒ چوبیس ۲۴۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ و شامیؒ و حمزہؒ چار ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۱

اِقْرَاْ ہر دو ابدال سے مستثنیٰ ہیں۔ اَلْاَکْرَمُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل و سکتہ جلی ہیں۔ (ک) عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (تنبیہ ۲) اَلْاِنْسَانَ

---

۱ ۱۔۱۰ قالونؒ کے لئے اَلْحٰکِمِیْنَ کے طول، توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل اور ان میں سے ہر ایک اور وصل کل پر خَلَقَ میں سکون پڑھو۔ ورشؒ۔ عاصمؒ و کسائیؒ نیز عدم تکبیر والے قول پر قنبلؒ مندرج ہو گئے۔ ۱۔۲۴ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چھ ۶ یعنی اَلْحٰکِمِیْنَ کی تینوں میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر اَلْحٰکِمِیْنَ کی وجوہ ثلٰثہ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی چھ ۶۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی تین ۳۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر ایک ایک ۱ وجہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے۔ ۱۔۴ ورشؒ کے لئے ترک مع سکتہ پر اَلْحٰکِمِیْنَ کی وجوہ ثلٰثہ پھر ترک مع وصل پڑھو۔ بصریؒ، شامیؒ اور حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللّٰہ اعلم۔ اہل ضرب ۵۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

۲ اس سورۃ میں کَلَّا تین ۳ جگہ آیا ہے۔ ثانی (یَرٰی ۰ کَلَّا) پر وقف مختار ہے۔ اور اول (مَا لَمْ یَعْلَمْ ۰ کَلَّا) اور ثالث (الزَّبَانِیَةَ ۰ کَلَّا) میں ماقبل پر وقف کر کے ان دونوں سے ابتدا کرنا اولیٰ ہے۔ (غیث) - ۱۲ - ط

لیطغٰی میں ادغام ممنوع ہے۔
اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی کو قنبلؒ بخلاف ہمزہ اور رھا کے درمیان والے الف کے حذف[۱] سے رَاَہُ (بروزن رَعَہُ) اور باقی اثبات الف سے پڑھتے ہیں۔ یہی قنبلؒ کی دوسری وجہ ہے۔ اگرچہ یہ تیسیر کے طریقہ کے خلاف[۲] ہے، ورشؒ

---

۱ قنبلؒ کے لئے حذف الف کی توجیہ یہ ہے کہ بعض عرب رَاٰی کے مضارع میں لام کلمہ کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں تو طُنْ ذَا اللُّبَاب ماضی میں سے بھی اس الف کو حذف کر دیا۔ اور اَصَابَ النَّاسَ جُھْدٌ وَّلَوْتَرَ اَھْلَ مَکَّۃَ اور وَصَّانِی الْعُجَاجُ فِیْمَا وَصَّنِیْ اور حَاشَ اور لَا اَدْرِ بھی اسی باب سے ہیں۔ بلکہ بقول بعض یہ لغت عامۂ معروفہ ہے۔ اور جب روایت صحیح وثابت ہو جائے تو اُس کا ماخذ وقبول کر لینا واجب ہے گو کسی ناواقف ونادان کے زعم میں عربی قیاس کی رو سے اس کی حجت ضعیف ہی ہو۔ ۱۲ ط

۲ قنبلؒ کے لئے حذف الف شاطبیہ وطیبہ ہر دو کتب سے اور ابن مجاہدؒ وابن شنبوذؒ ہر دو طرق سے اور اثبات الف صرف طیبہ اور ابن مجاہدؒ کے طرق سے ہے۔ فارس بن احمدؒ بذریعہ ابواحمد سامریؒ۔ ابن مجاہدؒ سے رَاَہُ بحذف الف روایت کرتے ہیں۔ صالح مؤدبؒ بکار بن احمدؒ۔ مطوعیؒ۔ شنبوذیؒ۔ عبداللہ بن الیسع انطاکیؒ اور زید بن ابی بلالؒ وغیرہم نے ابن مجاہدؒ سے یہی وجہ پڑھی ہے۔ ابوالفرج نہروانیؒ اور ابومحمد بن الفحامؒ نے بذریعہ زید بن علیؒ، ابن مجاہدؒ سے یہ وجہ نقل کی ہے۔ نیز قنبلؒ سے ابن شنبوذؒ، ابوربیعہؒ۔ ابن صباحؒ۔ عباس بن فضلؒ۔ احمد بن محمد بن ھارونؒ۔ دُلبہ بلخیؒ۔ ابن ثوبانؒ۔ احمد بن محمد یقطینیؒ اور محمد بن عیسٰی جصاصؒ وغیرہم کا طریق بھی یہی ہے۔ ابوالعباس بن نفیسؒ بذریعہ ابواحمد سامریؒ، ابن مجاہدؒ سے اس کو باثبات الف روایت کرتے ہیں۔ قنبلؒ سے زینبیؒ کا اور ابن مجاہدؒ سے ابوالحسن معدلؒ۔ ابوطاہر بن ابی ہاشمؒ اور ابوحفص کتانیؒ وغیرہم کا نیز عبدالباقی بن حسنؒ کا بذریعہ زید بن علیؒ ابن مجاہدؒ سے یہی طریقہ ہے۔ خلاصہ یہ کہ ابن شنبوذؒ نیز صالحؒ از ابن مجاہدؒ سے صرف حذف اور سامریؒ از ابن مجاہدؒ سے خُلف ہے۔ کافی اور ابن بلیمہؒ کی تلخیص میں بطریق ابن مجاہدؒ اور تجرید وتذکرہ وغیرہما میں ابن مجاہدؒ کے علاوہ دیگر طرق سے قنبلؒ کے لئے دونوں وجوہ درج ہیں۔ علامہ دانیؒ نے تیسیر وغیرہ میں ابن مجاہدؒ کے طریق سے قصر ہی کو قطعاً ذکر فرمایا ہے۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

کے لئے مدبدل کی وجوہ ثلثہ جلی ہیں۔ اَرَءَیۡتَ ہر سہ کو مدنیؒ ہمزۂ ثانیہ کی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) لیکن ابن مجاہدؒ نے حذف الف کی بابت قنبلؒ کی تغلیط و تردید کی ہے اسی لئے بسا اوقات وہ اس کو اخذ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ان کی کتاب السبعہ میں ہے کہ "میں نے اَنۡ رَّاٰہُ کو قنبلؒ سے ہمزہ کے بعد الف کے بغیر رَعَہُ کے وزن پر پڑھا ہے اور یہ غلط ہے اور درحقیقت اس میں رَاٰہُ ہی صواب ہے جو رَعَاہُ کے وزن پر ہے۔ امالہ سے ہو خواہ بلا امالہ"۔ مگر حق یہ ہے کہ قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ کے طریق سے حذف و اثبات دونوں صحیح ہیں۔ چنانچہ امام[1] شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ "میں نے اپنے شیوخ کو دیکھا کہ وہ ابن مجاہدؒ کی مختار وجہ اثباتِ الف کے برخلاف اس میں حذفِ الف کو بھی اختیار کرتے تھے جو قنبلؒ سے ثابت ہے۔ اور ابن مجاہدؒ کا اس کو کلام عرب کے خلاف بتانا برمحل نہیں"۔ (کذا نقلہ السخاویؒ)۔ اہوازی[2]ؒ۔ مہدویؒ اور دانیؒ جیسے کبار ناقلین قنبلؒ کے لئے حذف پر ہی متفق ہیں۔ دانیؒ[3] غیر تیسیر میں فرماتے ہیں کہ "میں نے اس کو قصر ہی سے پڑھا ہے"۔ ابو[4]عونؒ نیز زینبیؒ و قواسؒ نے یہ وجہ ابن کثیرؒ سے بھی نقل کی ہے۔ صقلیؒ[5]۔ مکیؒ۔ ابو الطیب بن غلبونؒ اور ابو الحسن بن غلبونؒ نے ابن کثیرؒ سے دونوں وجوہ نقل کی ہیں اور مد کو اولیٰ بتایا ہے (کذا قالہ الجعبریؒ) علاوہ ازیں[6] رَاٰہُ کے قصر کے متعلق ابن مجاہدؒ کے اس زعم سے "کہ اسمیں قنبلؒ خطا پر ہیں" فی الواقع اور نفس الامر میں اس وجہ کی عدمِ صحت ہرگز لازم نہیں آجاتی۔ محققؒ کہتے ہیں "میرے نزدیک اصل تحقیق یہ ہے کہ اگر اس میں قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ و زینبیؒ از قنبلؒ کے علاوہ دیگر طرق مثلاً ابن شنبوذؒ و ابو ربیعہؒ ابن صباحؒ۔ عباس بن فضلؒ۔ احمد بن محمد بن ھارونؒ۔ دُلبہ بلخیؒ۔ ابن ثوبانؒ۔ احمد بن محمد یقطینیؒ اور محمد بن علیٰ جصاصؒ وغیرہم کا طریقہ اخذ کریں تب تو اسمیں ان کے طرق سے بلاشک صرف قصر والی ایک ہی وجہ ماخوذ ہوگی اور اگر زینبیؒ کا طریقہ لیں تو جمہور قراء کی طرح قنبلؒ کے لئے بھی صرف مد ہوگا اور اگر ابن مجاہدؒ کے طریق کو اختیار کریں تو دونوں وجوہ ہوں گی"۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں "اس میں شک نہیں کہ قنبلؒ سے بطریق اَدَا تو قصر ہی ثابت تر و صحیح تر ہے اور بطریق نص مد قوی تر و مختار ہے اور میں نص و اَدَا دونوں کو جمع کرنے کی غرض سے ابن مجاہدؒ کے طریق سے دونوں وجوہ کو اخذ کرتا ہوں اور جو یہ گمان کرتا ہے "کہ ابن مجاہدؒ نے قصر کو اخذ نہیں کیا" اس کی یہ بات حق سے نہایت درجہ بعید اور روایت کے بھی مخالف ہے"۔ وجہ یہ ہے کہ ابن مجاہدؒ کے نزدیک مطلق روایت کے لحاظ سے تو قصر کے ثبوت میں کوئی کلام نہیں، اگر کوئی کلام ہے تو فقط ایک خاص روایت کے مروی عنہ شخص سے اُس روایت

کی صحت کے بارہ میں ہے۔ فتأمل۔ ۱۲ ط

تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی وصلاً اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ
اس کے حذف سے پڑھتے ہیں (تنبیہ) اِذَا صَلّٰی میں ورشؒ کے لئے تغلیظ
جائز نہیں کیونکہ یہ رأس آیت ہے جسمیں اُن کے لئے بلاخلاف تقلیل ہوتی ہے
اور تقلیل کے ساتھ تغلیظ کا تضاد ہے اس لئے کہ تقلیل کو ترقیق لازم ہے۔ لہٰذا
یہاں تقلیل کے ساتھ لام کا پُر پڑھنا لحن اور ممنوع ہے۔ خَاطِئَۃٍ میں حمزہؒ
وقفاً یاء مفتوحہ سے ابدال کرتے ہیں (الممال) ہدایت: فواصل کے امالہ کی یہ۔۔۔
گیارہویں اور آخری سورۃ ہے۔ (فواصل ممال نو ہیں) ۱ لیَطۡغٰی ۲
اسۡتَغۡنٰی ۳ الرُّجۡعٰی ۴ یَنۡھٰی ۵ صَلّٰی ۶ الۡھُدٰی ۷ ۔۔۔۔۔۔
بِالتَّقۡوٰی ۸ وَتَوَلّٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ وبصریؒ تقلیل ۹ یَرٰی
میں بصریؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ تقلیل (غیر فواصل) رَاٰہُ میں بصریؒ
صرف ہمزہ کا۔ ابن ذکوانؒ بخلاف (امالہ موافق طریقہ) ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ
را اور ہمزہ دونوں کا امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے مد بدل
کی وجوہ ثلٰثہ واضح ہیں۔ بِالنَّاصِیَۃِ۔ خَاطِئَۃٍ اور الزَّبَانِیَۃَ میں
کسائیؒ وقفاً امالہ کرتے ہیں۔ ع ع ۲۱

اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کا) ایک ہے۔

(المرسوم) سَنَدۡعُ بلاخلاف (موافق تلفظ وصلی) بحذف واو مرسوم
ہے۔ اور اسی لئے باتباع رسم اس پہ وقف سب کے لئے حذف واو ہی سے
ہوتا ہے۔ اور گو قنبلؒ کے لئے بعض نے ایک وجہ کی رو سے وقفاً اس میں اثبات
واو بھی ذکر کیا ہے مگر وہ قطعاً اور کسی طرح بھی قابل اعتناء اور معتبر و ماخوذ نہیں

ہے ۔ کیونکہ فارس بن احمدؒ بذریعہ ابن شنبوذؒ ۔ قنبلؒ سے اس کے نقل کرنے میں منفرد ہیں جسمیں انہوں نے دیگر جملہ ناقلین و رُواۃ کی مخالفت کی ہے ۔ کذا فی النشر (اتحاف)

سُورۃ قدر جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے ۔ واحدیؒ کے قول پر یہ اولین مدنی سورۃ ہے ۔ قتادہؒ اس کو مکیہ کہتے ہیں ۔ اس کی آیتیں مدنی عراقی پانچ [۵] اور مکی شامی چھ [۶] ہیں ۔ ایک جگہ اختلاف ہے یعنی اَلْقَدْرِ (موقعہ سوم) پر (جو خَیْرٌ سے پہلے ہے) مکی و شامی آیت ہے

کَلَّا لَا تُطِعْهُ سے فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص للمکیؒ) ایک سو چوبیس [۱۲۴] ہیں [۱] ۔ قالونؒ چوبیس [۲۴] ۔ ورشؒ ۔ عاصمؒ و کسائیؒ

---

[۱] ۱۲۴ = قالونؒ کے لئے قطع اول پر الرَّحِیْمِ میں طول ۔ توسط اور قصر ۔ اور ان میں سے ہر ایک پر مدّ منفصل میں قصر و مد اور اَلْقَدْرِ میں سکون و روم پھر الرَّحِیْمِ کے روم و وصل نیز وصل کل پر مدّ منفصل اور اَلْقَدْرِ کی چار چار وجوہ پڑھو ۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ ۔ عاصمؒ اور کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ طویلہ معنونیہ نیز وصل ۔ اور ان میں سے ہر ایک پر اَلْقَدْرِ کی دو وجوہ پڑھو ۔ سکتہ میں بصریؒ کو قصر سے دوریؒ و شامیؒ کو مد سے اور وصل میں بصریؒ کو عدم نقل سے پھر دوریؒ شامیؒ و حمزہؒ کو مد سے لوٹاؤ ۔ خلفؒ کے لئے وصل پر ساکن منفصل کا سکتہ لطیفہ لفظیہ پڑھو ۳۲ = بزیؒ کے لئے ہر دو ھاء کنایہ کے صلہ اور تکبیر کے ساتھ فصل کل پر آٹھ [۸] یعنی الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک پر اَلْقَدْرِ میں دو [۲] ۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر اَلْقَدْرِ کی دو [۲] فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ [۸] ۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی دو [۲] ۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی آٹھ [۸] ۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر اَلْقَدْرِ کی دو [۲] دو [۲] وجوہ پڑھو ۔ قنبلؒ بقول تکبیر مندرج ہو گئے ۔ اب قنبلؒ کے لئے بقول عدم تکبیر بارہ [۱۲] وجوہ قالونؒ کی نصف وجوہ کے مانند پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

بارہ ۱۲۔ بارہ ۱۲۔ ورش ترک پر چار۔ بصری۔ دوری وشامی چار ۴۔ چار۔ حمزہ وخلف دو۔ دو ۲۔ بزی مع قنبل بتیس ۳۲۔ قنبل بارہ ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ک، مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ اور بین السورتین وصل بلا بسملہ والی وجہ پر مَطْلَعِ الْفَجْرِ لَمْ يَكُنِ (نہ کہ بحالت سکتہ بھی) خیلوؔ میں ترقیق را ظاہر ہے۔ شَهْرٍ تَنَزَّلُ کو بزی وصلاً تاء مشددہ سے پڑھتے ہیں اور اُس سے قبل نون تنوین مع اخفاء غیشومی علی حالہ ملفوظ رہتا ہے اور اسی بنا پر اس میں تشدید دشواری سے ادا ہوتی ہے جو بغیر ریاضت ومشاقی کے آسان نہیں۔ کیونکہ ساکن ماقبل نونِ تنوین (جلد اصفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳) کو باقی رکھتے ہوئے تا کا تا میں ادغام کرنا ہوتا ہے جس سے اجتماع ساکنین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اُس کی ادائیگی کا ثقل واضح ہے۔ بعض لوگ ساکن ماقبل نون تنوین کا تا میں ادغام کر دیتے ہیں اور اس کا تلفظ مِتُّم کی تا کی طرح کرتے ہیں جو فاش غلطی ہے۔ اس سے بچنا از حد ضروری ہے۔

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ کو کسائی (خلافِ قیاس سماعًا) لام کے کسرہ سے مَطْلِعِ اور باقی (موافقِ قیاس) لام کے فتح سے پڑھتے ہیں (اور بقول بعض یہ دونوں اس کے دو ۲ مستقل لغت ہیں)۔ ورش کے لئے لام مفتوحہ کی تغلیظ جلی ہے (امالہ) أَدْرٰىكَ میں ابن ذکوان بخلاف (فتح موافق طریقہ) بصری۔ ابوبکر۔ حمزہ اور کسائی امالہ اور ورش تقلیل کرتے ہیں ع ۲۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر دو ۲ (از متقاربین) ہیں۔

سُورَہ بیّنہ بتمام وکمال باجماع مدنیہ اور اس کی آیتیں حجازی کوفی آٹھ ۸ اور باقی ائمہ کے نزدیک نو ۹ ہیں۔ ایک ۱ جگہ اختلاف ہے یعنی لَہُ الدِّیْنَ پر بصری وشامی آیت ہے۔

سَلٰمٌ سے حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَۃُ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام للسبعہ) اٹھانوے ۹۸ ہیں۔ قالونؒ مع مکّیؒ وعاصمؒ چھبلیس ۲۶۔ دوریؒ مع شامیؒ وحمزہؒ چھ ۶۔ سوسیؒ چھ ۶۔ خلفؒ دو ۲۔ ورشؒ بتیس ۳۲ (بسم اللہ پر ۲۶۔ ترک پر ۶)۔ کسائیؒ چھبلیس ۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَاْتِیَهُمُ۔ وَیُؤْتُوا میں ورشؒ وسوسیؒ کا ابدال۔ اُمِرُوْٓا۔ خَیْرُ میں ورشؒ کی ترقیق را اور الصَّلٰوۃَ میں انہی کے لئے تغلیظ لام بیّن ہے۔

لہ بما-۲۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر آٹھ ۸ یعنی الْفَجْرِ کے سکون وروم میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر الْفَجْرِ میں دو ۲۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ ۸۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی دو ۲۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ ۴ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ مکّیؒ وعاصمؒ مندرج ہو گئے بما-۶ دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ الْفَجْرِ میں سکون وروم پھر وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل پڑھو۔ سکتہ میں شامیؒ اور وصل میں شامیؒ وحمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں سوسیؒ کو ابدال سے لوٹاؤ۔ خلفؒ کے لئے وصل کی دو ۲ پر ساکن منفصل کا سکتہ پڑھو۔ بما-۳۲ ورشؒ کے لئے لام کی تغلیظ وغیرہ کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۶ اور ترک پر دوریؒ وغیرہ کے مانند ۶ وجوہ پڑھو۔ کسائیؒ کے لئے مَطْلَعِ بکسر لام پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۲۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

اَلْبَرِیَّۃِ ہر دو کو مدنیؒ اور ابن ذکوانؒ (اصل لغت کے مطابق) یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب **اَلْبَرِیْٓئَۃِ** اور باقی (تخفیفا) ہمزہ کا یا سے ابدال اور پھر پہلی یاء ساکنہ کا اسمیں ادغام کرکے یاء مشددہ سے مد کے بغیر پڑھتے ہیں[1]۔ (ک) خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ جَزَآؤُھُمْ (الممال) اَلْبَیِّنَۃُ ہر دو۔ مُطَھَّرَۃً میں بخلاف۔ قَیِّمَۃٌ۔ اَلْقَیِّمَۃِ۔ اَلْبَرِیَّۃِ ہر دو میں کسائیؒ وقفاً۔ جَآءَتْھُمُ میں ابن ذکوانؒ وحمزہؒ۔ فِیْ نَارِ میں بصریؒ ودوریؒ امالہ اور ورشؒ تقلیل کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۳

اس سورۃ میں ادغام کبیر (متقاربین کا) ایک[1] ہے۔

سُوْرَۃُ زِلْزَال

جمہور کے نزدیک مدنیہ اور بقول بعض مکیہ ہے۔ اور اس کی آیتیں مدنی اول کوفی آٹھ[8] اور باقی ائمہ کے نزدیک نو[9] ہیں۔ یعنی اَشْتَاتًا پر مدنی اخیر مکی وشامی وبصری آیت ہے۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ سے زِلْزَالَهَا تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام وجواز روم واشمام در ہاء ضمیر) نوّے[90] ہیں[2]۔ قالونؒ مع مکیؒ، عاصمؒ

---

[1] یہ لفظ بَرَأَ اللّٰہُ الْخَلْقَ ای اَوْجَدَھُمْ سے فَعِیْلَۃٌ بمعنی مَفْعُوْلَۃٌ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہمزہ والا بَرَأَ (ف) مہموز اللام بمعنی اَوْجَدَ سے اور یا والا بَرٰی معتل اللام بمعنی تُراب سے ماخوذ ہو۔ ۱۲ ط

[2] یعنی ۳۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر بارہ[12] یعنی رَبَّہٗ میں سکون، اشمام اور روم۔ اور انمیں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر رَبَّہٗ میں تین[3]۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی بارہ[12]۔ فصل اول (باقی بر صفحہ آیندہ)

وکسائی چھتیس۳۶ ۔ ورشؒ چوالیس۴۴ (بسم اللہ پر ۳۶ ۔ ترک پر ۸) ۔ بصریؒ مع شامیؒ وخلادؒ آٹھ۸ ۔ حمزہؒ دو۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَصْدُرُ کو حمزہؒ وکسائیؒ اشمام بالزا کرکے اور باقی صاد خالص سے پڑھتے ہیں ۔ لِيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ میں ورشؒ کے لئے نقل اور حمزہؒ کے لئے نقل اور بخلاف سکتہ ۔ خَيْرًا میں ورشؒ کی ترقیق جلی ہے ۔

يَرَهٗ ہر دو۲ کو ہشامؒ حالین میں ھا کے اسکان خالص سے يَرَهْ (بلا روم واشمام وقفی) جلد ا صـ۱۵۰ اور باقی وصلاً ھا کے ضمہ کا واو کے ساتھ صلہ کرکے اور وقفاً اسکان واشمام اور روم تینوں وجوہ سے پڑھتے ہیں (المال) ۔ اَوْحٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲۴

سُورۃ عادیات

بتمام وکمال باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف گیارہ۱۱ ہیں ۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ سے صُبْحًا تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر خاص وبقول

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وصل ثانی وثالث پر وہی تین۳ ۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ۴ ۔ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر ایک۱ ایک۱ وجہ پڑھو ۔ مکیؒ ۔ عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہوگئے ۔ ورشؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹاؤ ۔ انہی کے لئے ترک پر سکتہ کی تین ۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل پھر ترک مع وصل پر بھی یہی دونوں وجوہ پڑھو ۔ بصریؒ کو ہر وجہ میں عدم نقل سے لوٹاؤ ۔ شامیؒ ہر وجہ میں اور صرف وصل میں خلادؒ مندرج ہوگئے ۔ حمزہؒ کے لئے وصل کی دو۲ پر لام تعریف کا سکتہ پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

جواز اشمام و روم در ہاء کنایہ) اٹھاسی ہیں۔ قالونؒ مع قنبلؒ و عاصمؒ و کسائیؒ سولہ [16] بزیؒ مع قنبلؒ چھتیس [36]۔ دوریؒ مع ابن ذکوانؒ و خلادؒ چار [4]۔ خلادؒ ایک [1]۔ سوسیؒ آٹھ [8] ہشامؒ دو [2]۔ ورشؒ بیس [20] (بسم اللہ پر ۱۶۔ ترک پر ۴)۔ خلفؒ ایک [1]

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

(ک) وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا اور فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا (اس کے ادغام میں خلادؒ بھی بخلاف [2] شریک ہیں) اور الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ۔ فَالۡمُغِيۡرٰتِ اور

[1] م ۱-۱۶ قالونؒ کے لئے قطع اول پر یٰسٓ ۃ میں سکون و اشمام و روم اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِيۡمِ میں وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ اور عاصمؒ و کسائیؒ مندرج ہو گئے م ۱-۳۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر بارہ [12] یعنی یٰسٓ ۃ کی تینوں میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيۡمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر یٰسٓ ۃ کی وجوہ ثلٰثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی بارہ [12]۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی تین [3]۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر الرَّحِيۡمِ کی وجوہ اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ تکبیر درج ہو گئے م ۱-۴ دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی وجوہ ثلٰثہ پھر وصل پڑھو۔ ابن ذکوانؒ نیز وصل میں بوجہ اظہار خلادؒ مندرج ہو گئے۔ اب وصل پر خلادؒ کو فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا کے ادغام سے اور ہر وجہ میں سوسیؒ کو وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا کے ادغام کبیر [8] وجوہ اربعہ سے لوٹاؤ۔ ہشامؒ کے لئے یٰسٓ ۃ ہر دو کے اسکان ہا پر سکتہ و وصل پڑھو۔ ورشؒ کے لئے ترقیق پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۱۶ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۴ وجوہ پڑھو۔ خلفؒ کو ادغام کامل سے پڑھو۔ واللّٰہ اعلم۔ ۱۲ ط

[2] خلادؒ کے لئے یہ ادغام وجوبی (گویا ادغام صغیر) ہے۔ لہٰذا فقط مد لازم طویل مع الاسکان ہے۔ اور قصر و توسط مع الاسکان نیز روم مع الاظہار جائز نہیں۔ البتہ سوسیؒ کے لئے ادغام مع الاسکان مُدود ثلٰثہ کے ساتھ نیز اظہار مع الروم چاروں وجوہ جائز ہیں کیونکہ ان کے یہاں یہ ادغام محض جوازی و عارضی ہے۔ دوسری وجہ خلادؒ کے لئے اظہار بلا روم (حفصؒ کے مانند) ہے مگر وہ طریقہ کے خلاف ہے کیونکہ وہ ابو الفتح فارسؒ کے بجائے ابو الحسن طاہرؒ سے ہے اور ادغام بلا روم مع الطول طریقہ کے موافق ہے۔ ۱۲ ط

بُعْثِرَ میں ورشؒ کے لئے ترقیقِ را ظاہر ہے۔ (تنبیہ) اَلْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ میں بعد از ساکن ہونے کی بنا پر ادغام ممنوع ہے۔ ع　ع ۲۵

اس سورۃ میں ادغام کبیر تین ۳ (از قسم متقاربین) ہیں۔

سُوْرَۃ قَارِعَہ

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بصری و شامی آٹھ ۸ حجازی دس اور کوفی گیارہ ۱۱ ہیں۔ تین ۳ جگہ اختلاف ہے ۱ اَلْقَارِعَۃُ (موقعہ اول) پر کوفی ۲-۳ مَوَازِیْنُہٗ ہر دو ۲ پر حجازی وکوفی آیت ہے۔

اِنَّ رَبَّھُمْ سے مَا الْقَارِعَۃُ (اول) تک وجوہ صحیحہ (بردئے تکبیر خاص للمکیؒ) ایک سو چالیس ۱۴۰ ہیں ۱۔ قالونؒ صلہ پر مع قنبلؒ چوبیس ۲۴۔ بزیؒ

---

۱ ۱-۹ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ لَخَبِیْرٌ کے طول، توسط اور قصر بالسکون پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم و وصل ۱۰-۱۸ لَخَبِیْرٌ کے اشمام کی وجوہ ثلٰثہ پر اسی طرح نو وجوہ ۱۹-۲۴ لَخَبِیْرٌ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ عدم تکبیر مندرج ہو گئے ۱-۵۲ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر سولہ ۱۶ یعنی لَخَبِیْرٌ کی وجوہ ثلٰثہ بالاسکان و بالاشمام میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور لَخَبِیْرٌ کے روم کے ساتھ الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر لَخَبِیْرٌ کی وجوہ سبعہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی سولہ ۱۶۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی سات۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے۔ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ وہی چوبیس ۲۴ وجوہ پڑھو۔ عاصمؒ اور ایک وجہ میں کسائیؒ نیز اول کی ۱۸ میں ورشؒ مندرج ہو گئے۔ کسائیؒ کو ہر وجہ میں مَا الْقَارِعَۃُ کے امالہ سے اور ورشؒ کو آخری چھ وجوہ میں لَخَبِیْرٌ کی ترقیق سے لوٹاؤ۔ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی سات پھر وصل پڑھو۔ سکتہ کی سات میں سے چھ میں بصریؒ و شامیؒ مندرج ہو گئے۔ روم و وصل میں بصریؒ کو تفخیم را سے لوٹاؤ۔ حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ واللہ اعلم۔

اہل ضرب دو ۲۰۰ سو وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

بادن - قالونؒ عدم صلہ پر مع ورشؒ وعاصمؒ وکسائیؒ چوبیس ۲۴۔ کسائیؒ چوبیس ۲۴۔
ورشؒ چودہ ۱۴ (بسم اللہ پر ۶۔ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ ۸) بصریؒ مع شامیؒ
وحمزہؒ دو ۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۱۰۱

فَھُوَ میں قالونؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ کا اسکان ھا جلی ہے۔ (ک) فَاُمُّہٗ
ھَاوِیَۃٌ

مَاھِیَہۡ کو حمزہؒ وصلاً ھاءِ سکتہ کے حذف سے مَاھِیَ اور
باقی باثبات ھا پڑھتے ہیں۔ اور وقفاً اثبات ھا پر اجماع ہے (المال) اَلۡقَارِعَۃُ
ہر سہ میں بخلاف۔ رَاضِیَۃٍ۔ ھَاوِیَۃٌ۔ حَامِیَۃٌ میں کسائیؒ وقفاً۔
اَدۡرٰىكَ ہر دو میں ابن ذکوانؒ بخلاف۔ بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ
ورشؒ تقلیل کرتے ہیں (ابن ذکوانؒ کے لئے فتح طریقہ کے موافق ہے) (تنبیہ)
مَاھِیَہۡ میں امالہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ہاء تانیث نہیں ہے۔ ع ۲۶
اس سورۃ میں ادغام کبیر ایک ۱ (از مثلین) ہے۔

سُورۃ تکاثر

باجماع مکیہ ہے۔ البتہ بقول بخاریؒ مدنیہ ہے اس کی آیتیں بلا خلاف آٹھ ۸ ہیں۔

نَارٌ حَامِیَۃٌ سے الۡمَقَابِرَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام)
اٹھاون ۵۸ ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ ومکیؒ وعاصمؒ سولہ ۱۶۔ ورشؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶ سولہ ۱۶

ک بمر ۱-۱۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر الرَّحِیۡمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر وجہ واحد۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی چار۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

ورشؒ ترک پر مع بصریؒ وشامیؒ آٹھ ۸ - حمزہؒ دو ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

(تنبیہ) اس سورۃ میں کَلَّا تین ۳ جگہ آیا ہے - الْمَقَابِرَ كَلَّا - ثُمَّ كَلَّا - تَعْلَمُوْنَ كَلَّا - اول پر وقف راجح - ثانی پر مرجوح اور ثالث پر ناجائز ہے (كذا في غيث النفع)

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ کو شامیؒ وکسائیؒ تا کے ضمہ سے لَتُرَوُنَّ (مضارع مجہول از اراءۃ متعدی بہ دو ۲ مفعول) اور باقی فتح سے (مضارع معروف از رای) پڑھتے ہیں - اور اس کے بعد دوسرے کلمہ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا میں تا کے فتح اور مضارع معروف پر اجماع ہے ۱ - (الممال) اَلْهٰكُمُ میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں - ع ع ۲۷

سُوْرَةُ عَصْر باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں اجمالاً بالاتفاق تین ۳ ہیں - لیکن تفصیل میں دو ۲ جگہ اختلاف ہے - ۱ وَالْعَصْرِ پر غیر مدنی اخیر ۲ اور بِالْحَقِّ پر صرف مدنی اخیر آیت ہے -

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) فصل اول وصل ثانی وثالث پر ایک - وصل اول فصل ثانی وثالث پر وہی اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پڑھو - ورشؒ فتح کی وجہ پر نیز مکیؒ وعاصمؒ مندرج ہوگئے - ہر وجہ میں ورشؒ کو تقلیل سے اور کسائیؒ کو حَامِيَةٌ اور اَلْهٰكُمُ دونوں کے یا صرف ثانی کے امالہ سے لوٹاؤ ۱ - ۸ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ ووصل اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل اور اَلْهٰكُمُ میں فتح وتقلیل پڑھو - فتح میں بصریؒ وشامیؒ مندرج ہوگئے - حمزہؒ کو وصل کی دو ۲ میں امالہ سے لوٹاؤ - واللہ اعلم - ۱۲ ط

۱ کیونکہ اس کے معنی ہیں کہ وہ دوزخی ازخود دوزخ کو دیکھیں گے - پس مقصد یہ ہے کہ اولاً ان کو فرشتے وغیرہ دکھائیں گے اس کے بعد وہ ازخود بھی اس کو دیکھیں گے - ۱۲ ط

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ سے بِالصَّبْرِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں[1]۔ قالونؒ مع مکیؒ و عاصمؒ و کسائیؒ اڑسٹھ ۶۸۔ ورشؒ دو سو چونسٹھ ۲۶۴ (بسم اللہ پر ۴۔ ۲۰۴۔ ترک پر ۶۰) بصریؒ مع شامیؒ و خلادؒ بیس ۲۰۔ حمزہؒ و خلفؒ چار ۴۔ چار ۴۔ ع ۲۸

سُورۂ ہُمزہ

جلد ۱ ص ۱۱۷

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف نو ۹ ہیں۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے لُمَزَةٍ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول

[1] ہم ۱۔۶۸ قالونؒ کے لئے فصل کل پر بیس ۲۰ یعنی النَّعِیْمِ میں طول۔ توسط اور قصر۔ اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وہی وجہ اور روم، اور ہر ایک کے ساتھ بِالصَّبْرِ میں سکون و روم پھر النَّعِیْمِ کے روم پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ بِالصَّبْرِ میں دونوں۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر آٹھ ۸ یعنی النَّعِیْمِ کی چاروں میں سے ہر ایک پر بِالصَّبْرِ میں سکون و روم۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح بیس ۲۰۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث نیز وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی آٹھ۔ آٹھ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر دو ۲۔ دو ۲ وجوہ پڑھو۔ مکیؒ۔ عاصمؒ و کسائیؒ مندرج ہو گئے۔ ہم ۱۔۲۰۴ ورشؒ کو ہر وجہ میں نقل سے لوٹا کر مد بدل کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ ہم ۱۔۶۰ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی اڑتالیس ۴۸ وجوہ پڑھو یعنی النَّعِیْم کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل و فصل۔ اور ہر ایک کے ساتھ بدل کی وجوہ ثلٰثہ اور بِالصَّبْرِ میں سکون و روم۔ پھر النَّعِیْمِ کے روم پر اکبر میں دو ۲ اور ان میں سے ہر ایک پر بدل کی وجوہ ثلٰثہ اور بِالصَّبْرِ میں دونوں پھر ترک پر وصل کی بارہ ۱۲ پڑھو یعنی تکبیر کی دو میں سے ہر ایک کے ساتھ بدل کی وجوہ ثلٰثہ اور ہر ایک پر بِالصَّبْرِ میں سکون و روم اور ان سب وجوہ کو نقل سمیت پڑھو۔ اب بصریؒ کے لئے بلا نقل النَّعِیْم کی وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کی دو ۲ اور ہر ایک کے ساتھ بِالصَّبْرِ میں سکون و روم پڑھو شامیؒ نیز وصل میں ایک وجہ کی رو سے خلادؒ درج ہو گئے۔ حمزہؒ کے لئے وصل کی چار میں لام تعریف کا سکتہ پڑھو پھر خلفؒ کے لئے چاروں میں ساکن منفصل کا سکتہ پڑھو۔ واللہ اعلم اہل ضرب ۴۵۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

تکبیر خاص للمکی) اناسی ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ وقنبلؒ وعاصمؒ گیارہ ۔کسائی گیارہ

۱ تا ۱۱ قالونؒ کے لئے قطع اول پر بِالصَّبْرِ میں سکون وروم اور ان میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ خمسہ پھر وصل کل پڑھو۔ ورشؒ وقنبلؒ ایک ایک وجہ میں اور عاصمؒ مندرج ہو گئے کسائی کو ہر وجہ میں امالہ سے لوٹاؤ۔ تا ۲۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر آٹھ یعنی بِالصَّبْرِ کی دو میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر بِالصَّبْرِ میں دو۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی آٹھ۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر دو۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ تکبیر مندرج ہو گئے تا ۳۰ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی دو پھر وصل پڑھو۔ بصریؒ وشامیؒ نیز وصل میں حمزہؒ درج ہو گئے تا ۳۱ ورشؒ کے لئے مدبدل کے توسط وطول میں سے ہر ایک پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۱۱ - ۱۱ اور ترک پر حسب سابق ۳ - ۲ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ **ہدایت**: اگر قصار مفصل میں وجوہ بین السورتین کی طوالت سے بچنے کے لئے ہر سورت کے آخر پر وقف کر دیں جیسا کہ اوپر تکاثر وعصر کی درمیانی وجوہ میں بِالصَّبْرِ پر وقف کیا ہے تو اس میں چنداں مضائقہ نہیں۔ محققؒ کہتے ہیں "جب جمعاً قرآت پڑھنے والا کوئی طالب علم قصار مفصل تک پہنچ جاتا اور بین السورتین والی وجوہ کی طوالت سے اندیشہ کرتا تو ہمارے بہت سے شیوخ ثقات اس کو سورۃ کے اخیر پر وقف کر دینے کے متعلق ارشاد فرما دیتے تھے تاکہ وہ آگے ابتدا کرنے والا بنجائے اور بین السورتین میں قراء کے خلاف کی بنا پر جو وجوہ نکلتی ہیں وہ ساقط ہو جائیں اور میرے خیال کے مطابق ان حضرات نے یہ طریقہ لامحالہ اپنے اساتذہ کرام ہی سے اخذ کیا ہو گا" ہم یہاں مثالاً وَیْلٌ لِّکُلِّ سے وَعَدَّدَہٗ تک وجوہ صحیحہ برد ئے تکبیر خاص درج کرتے ہیں۔ کل وجوہ چھتر ۷۵ ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ وقنبلؒ وبصریؒ وعاصمؒ پندرہ ۱۵۔ شامیؒ وخلفؒ پندرہ ۱۵۔ پندرہ ۱۵۔ بزیؒ مع قنبلؒ تیس ۳۰۔ ترتیب قراءت یوں ہوں گی۔ تا ۱۵ قالونؒ کے لئے الرَّحِیْمِ کی وجوہ خمسہ میں سے ہر ایک پر وَعَدَّدَہٗ میں وجوہ ثلثہ۔ قنبلؒ بقول عدم تکبیر نیز ورشؒ۔ بصریؒ وعاصمؒ مندرج ہو گئے۔ شامیؒ کو ہر وجہ میں جَمَعَ کی تشدید سے لوٹاؤ۔ خلادؒ وکسائیؒ درج ہو گئے خلفؒ کو ہر وجہ میں ادغام کامل سے لوٹاؤ۔ تا ۳۰ بزیؒ کے لئے تکبیر مع بسملہ کے ساتھ وصل کل نیز فصل اول وصل ثانی پر وَعَدَّدَہٗ میں وجوہ ثلثہ پھر فصل کل اور وصل اول فصل ثانی میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ کی چار میں سے ہر ایک کے ساتھ وَعَدَّدَہٗ کی وجوہ ثلثہ پڑھو۔ قنبلؒ

بوجہ تکبیر مندرج ہو گئے۔ ۱۲ ط

بزی مع قنبل چھبلیس ۔ ورشؒ مع بصریؒ وشامیؒ وحمزہؒ اکتیس۳۱ (بسم اللہ پر ۲۲ ترک پر ۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جَمَعَ مَالًا کو شامیؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ میم کی تشدید سے **جَمَّعَ** (مبالغۃً بمناسبت وَعَدَّدَهٗ) اور باقی (اصل کے موافق تخفیفاً) میم کی تخفیف سے پڑھتے ہیں۔ یَحْسَبُ کو حرمیؒ۔ بصریؒ وکسائیؒ سین کے کسرہ سے اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ (تنبیہ) کَلَّا پر وقف اور اس کے ما بعد سے ابتدا اور اسی طرح کَلَّا کے ماقبل اَخْلَدَهٗ پر وقف کرکے کَلَّا سے ابتدا کرنا ہر دو امر جائز ہیں اور ہر ایک کو ایک ایک جماعت نے مختار بتایا ہے اور معنیٰ بھی ہر دو امور کے متقاضی ہیں (غیث) (ک) تَطَّلِعُ عَلَی۔ الْاَفْـِٕدَةِ میں وقفاً حمزہؒ پہلے ہمزہ کی نقل اور سکتہ مع تحقیق کے ساتھ ہمزۂ ثانیہ کی حرکت نقل کرتے ہیں۔ ورشؒ کے لئے حالین میں صرف ہمزۂ اول کی نقلِ حرکت جلی ہے۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا کا ضمہ بیّن ہے۔ مُؤْصَدَةٌ میں حرمیؒ۔ شامیؒ۔ ابوبکرؒ اور کسائیؒ کے لئے ابدال اور باقی کے لئے تحقیق ہے (جلد ا ص ۱۹۲)۔ وقفاً حمزہؒ کے لئے بھی ابدال واضح ہے۔

فِيْ عَمَدٍ کو ابوبکرؒ۔ حمزہؒ اور کسائیؒ عین اور میم کے ضمہ سے **عُمُدٍ** (جمع عَمُوْد یا عِمَاد) اور باقی دونوں کے فتح سے (اسم جمع عَمُوْد یا جمع عَمِیْد) پڑھتے ہیں۔ (الممال) لُمَزَةٍ۔ الْحُطَمَةِ ہر دو۔ الْمُوْقَدَةُ۔ الْاَفْـِٕدَةِ۔ مُؤْصَدَةٌ۔ مُمَدَّدَةٍ میں کسائیؒ وقفاً۔ اَدْرٰىكَ میں ابن ذکوانؒ بخلاف (فتح موافق طریقہ) بصریؒ۔ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ امالہ ورشؒ

تقلیل کرتے ہیں ۔ ع ع ۲۹

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کا) ایک[۱] ہے ۔

سورۂ فیل

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلا خلاف پانچ[۵] ہیں ۔

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ سے بِاَصْحٰبِ[۱] الْفِيْلِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص) ایک سو اٹھہتر[۱۷۸] ہیں ۔ قالونؒ مع قنبلؒ اٹھارہ[۱۸] ۔ بزیؒ مع قنبلؒ

---

۱ نمبر ۱-۶ قالونؒ کے لئے صلہ کے ساتھ قطع اول پر الرَّحِيْمِ میں طول ۔ توسط اور قصر اور انمیں سے ہر ایک پر الْفِيْلِ میں وہ ہی وجہ اور روم نمبر ۷-۱۸ الرَّحِيْمِ کے روم و وصل اور وصل کل پر الْفِيْلِ میں وجوہ اربعہ پڑھو ۔ قنبلؒ بقول عدم تکبیر مندرج ہو گئے ۔ نمبر ۱-۴۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر دسٰں یعنی الرَّحِيْمِ کے طول ۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الْفِيْلِ میں وہ ہی وجہ اور روم پھر الرَّحِيْمِ کے روم پر الْفِيْلِ میں وجوہ اربعہ ۔ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر الْفِيْلِ کی وجوہ اربعہ ۔ فصل اول وصل ثانی فصل .. ثالث پر اسی طرح دسٰں ۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی چار[۴] ۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر وہی دسٰں پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر الْفِيْلِ کی چار[۴] ۔ چار وجوہ پڑھو ۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے نمبر ۱-۱۸ قالونؒ کے لئے بے صلہ کے ساتھ وہی ۱۸ وجوہ پڑھو ۔ ورشؒ مندرج ہو گئے ۔ اب ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ نیز وصل مع نقل پر الْفِيْلِ کی چار چار وجوہ پڑھو ۔ سکتہ میں شامیؒ درج ہو گئے ۔ وصل میں شامیؒ کو عدم نقل سے لوٹاؤ ۔ ابوبکرؒ کو عُمُدٍ بضمتین پر قالونؒ کے مانند اٹھارہ[۱۸] وجوہ سے پڑھو ۔ وصل کل کی چار[۴] میں کسائیؒ مندرج ہو گئے ۔ فصل کل کی دسٰں اور فصل اول وصل ثانی کی چار میں کسائیؒ کو مُّمَدَّدَةٍ کے امالہ سے لوٹاؤ ۔ دوریؒ کے لئے مُّؤْصَدَةٌ کی تحقیق پر ترک مع سکتہ و وصل کے ساتھ الْفِيْلِ کی ۴-۴ وجوہ پڑھو ۔ سوسیؒ کو ادغام کبیر سے لوٹا کر سکتہ و وصل میں سے ہر ایک پر كَيْفَ فَعَلَ میں قصر ۔ توسط اور طول ۔ اور ان میں سے قصر پر .. الْفِيْلِ میں وجوہ اربعہ ۔ توسط پر توسط و طول و روم ۔ اور طول پر طول و روم پڑھو ۔ حفصؒ کے لئے بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند اٹھارہ وجوہ پڑھو ۔ (باقی بر صفحہ آیندہ)

چھیالیس [46]۔ قالونؒ مع ورشؒ اٹھارہ [18]۔ ورشؒ ترک پر مع شامیؒ آٹھ [8]۔ شامیؒ
چار۔ ابوبکرؒ مع کسائیؒ اٹھارہ [18]۔ کسائیؒ چودہ [14]۔ دوریؒ آٹھ [8]۔ سوسیؒ و حفصؒ اٹھارہ [18]
اٹھارہ [18]۔ حمزہؒ و خلفؒ چار [4]۔ چار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ک) كَيْفَ فَّعَلَ اور فَعَلَ رَّبُّكَ ۔ عَلَيْهِمْ میں حمزہؒ کے لئے ھا
کا ضمہ۔ طَيْرًا اَبَابِيْلَ میں ورشؒ کی ترقیق و نقل اور وقفاً حمزہؒ کی نقل اور
بخلاف سکتہ۔ مَّاْكُوْلٍ میں ورشؒ و سوسیؒ کا ابدال یہ تمام اصول جلی ہیں، وقفاً
حمزہؒ بھی شریک ہیں [1]۔ ع

ع ۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر دو [2] ہیں (از ہر دو قسم ایک [1] ایک)

سُورۂ قریش

جمہور کے نزدیک مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے
اس کی آیتیں دمشقی و عراقی چار [4] اور باقی ائمہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) حمزہؒ کے لئے عَلَيْهُمْ کی ھا کے ضمہ پر ترک مع وصل پر
پھر خلفؒ کے لئے نون تنوین کے سکتہ لفظیہ لطیفہ لاجل الہمز پر چار۔ چار وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم
اہل ضرب ۲۳۲ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲ ط

[1] مَاْكُوْلٍ پر ابوحاتمؒ وقف نہیں بتاتے اور اسی سے یہ چیستاں ماخوذ ہے کہ قرآن
مجید کی ایک سورت میں کوئی وقف تام نہیں حتّٰی کہ اس کے اخیر پر بھی نہیں ہے ۔ لیکن ..
دوسرے حضرات اس کے برخلاف ہیں اور وہ اس کو ابوحاتمؒ کی غلطی بتاتے ہیں چنانچہ علامہ
دانیؒ، امام اخفشؒ سے ابوحاتمؒ کے قول کی تائید نقل کر کے کہتے ہیں کہ "فیل و قریش ان
دو سورتوں کے انفصال و استقلال و تعدد پر اہل اسلام کا اجماع ۔ ابوحاتمؒ کی خطا پر
صریح دلیل ہے" درحقیقت یہ خلاف لِاِيْلٰفِ کے لام جارہ کے متعلق کے خلاف
پر مبنی ہے کہ اگر اس کو فعل مقدر اِعْجَبُوْا کے یا فَلْيَعْبُدُوْا کے ساتھ متعلق مانیں
تب تو آخر فیل پر وقف تام ہے اور اگر اس کا متعلق فَجَعَلَهُمْ کو قرار دیں تو پھر
اس پر وقف تام نہیں ہے (غیث النفع) ۔ ۱۲ ط

کے نزدیک پانچ ۵ ہیں ۔ ایک ۱ جگہ اختلاف ہے یعنی مِنْ جُوْعٍ پر حجازی و حمصی آیت ہے ۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ سے وَالصَّيْفِ تک وجوہ صحیحہ (برد قول تکبیر عام للسبعہ) سات سو تریسٹھ ۷۶۳ ہیں ۔ قالونؒ مع مکیؒ ایک سو باسٹھ ۱۶۲

لہ نمبر ۱-۴۰ قالونؒ کے لئے فصل کل پر چالیس ۴۰ یعنی صلہ اور بے صلہ میں سے ہر ایک کے ساتھ مَأْكُولٍ اور الرَّحِيمِ میں طول اور وَالصَّيْفِ میں وجوہ (۸) اربعہ ۔ پھر مَأْكُولٍ اور الرَّحِيمِ کے توسط پر وَالصَّيْفِ میں توسط وقصر (۶) وروم ۔ پھر مَأْكُولٍ اور الرَّحِيمِ کے قصر بالسکون پر وَالصَّيْفِ میں قصر (۴) وروم ۔ پھر مَأْكُولٍ کے روم پر الرَّحِيمِ میں وجوہ ثلثہ بالسکون اور ان میں سے طول پر وَالصَّيْفِ میں وجوہ (۸) اربعہ ، توسط پر توسط وقصر (۶) وروم ۔ اور قصر پر قصر (۴) وروم ۔ اور الرَّحِيمِ کے روم پر بھی وَالصَّيْفِ میں قصر بالسکون (۴) وقصر بالروم نمبر ۴۱-۶۲ فصل اول وثانی وصل ثالث پر بائیس ۲۲ یعنی صلہ اور بے صلہ میں سے ہر ایک کے ساتھ مَأْكُولٍ کے طول پر وَالصَّيْفِ میں وجوہ (۸) اربعہ ۔ توسط پر وَالصَّيْفِ میں توسط وقصر (۶) وروم ۔ قصر بالسکون نیز قصر بالروم پر وَالصَّيْفِ میں بھی قصر (۸) وروم نمبر ۶۳-۱۰۲ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح چالیس ۴۰ نمبر ۱۰۳-۱۴۶ فصل اول وصل ثانی وثالث نیز وصل اول فصل ثانی وثالث پر اسی طرح بائیس ۲۲ ۔ بائیس ۲۲ نمبر ۱۴۷-۱۶۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر آٹھ ۸ ۔ آٹھ ۸ یعنی صلہ وبے صلہ میں سے ہر ایک کے ساتھ وَالصَّيْفِ میں چار ۴ ۔ چار ۴ وجوہ پڑھو ۔ صلہ میں مکیؒ مندرج ہو گئے ۔ بے صلہ کے بعد عاصمؒ وکسائیؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ ۔ نمبر ۱-۳۰ دوریؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ تکبیر کا وصل وفصل ۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مَأْكُولٍ کے طول پر وَالصَّيْفِ کی وجوہ (۸) اربعہ ۔ توسط پر توسط وقصر (۶) وروم ۔ قصر نیز روم پر قصر (۸) وروم پھر ترک مع وصل پر تکبیر کی دو میں سے ہر ایک کے ساتھ ۔ وَالصَّيْفِ کی وجوہ (۸) اربعہ پڑھو ۔ وصل کی آٹھوں میں سے ہر وجہ پر حمزہؒ کو طول سے اور خلفؒ کو ساکن منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ ۔ شامیؒ کے لئے لِإِيلَافِ بلایا پر تیس ۳۰ وجوہ پڑھو ۔ نمبر ۱-۳۳۳ ورشؒ کے لئے ابدال اور مد بدل کی وجوہ ثلثہ کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۲۴۳ ۔ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۹۰ وجوہ پڑھو ۔ سوسیؒ کو مد بدل کے قصر کے بعد

ترک کی ہر وجہ پر عدم نقل سے پڑھو ۔ واللہ اعلم ۔ اہل ضرب ۱۵۴۴ وجوہ کہتے ہیں ۔ ۱۲ ط

عاصمؒ وکسائیؒ اکیاسی ۸۱ ۔ اکیاسی ۔ دوریؒ تینس ۳ ۔ حمزہؒ وخلفؒ آٹھ ۸ ۔ آٹھ ۸ ۔
شامیؒ تینس ۳ ۔ ورشؒ تین سو تینتیس ۲۲۳ (بسم اللہ پر ۲۴۳ ۔ ترک پر ۹۰)
سوسیؒ تینس ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ کو شامیؒ ہمزہ کے بعد یا کے حذف سے **لِاِلٰفِ** (از ثلاثی مجرد) اور باقی یا کے اثبات سے (از مزید باب افعال) پڑھتے ہیں ۔ اور دوسرے موقعہ یعنی اٖلٰفِهِمْ میں اثبات یا پر قراء سبعہ کا اجماع ہے[1] ۔ (تنبیہ) ورشؒ دونوں مواقع میں مد بدل کی وجوہ ثلٰثہ ہیں اپنے قاعدہ پر ہیں ۔ (ک) وَالصَّيْفِ فَلْيَعْبُدُوْا ۔ ع

ع ۲۱

اس سورۃ میں ادغام کبیر (مثلین کا) ایک ہے ۔ (الموسوم) لِاِيْلٰفِ اور اٖلٰفِهِمْ دونوں کلمات میں لام کے بعد والا الف باجماع محذوف ہے ۔

سُوْرَۃُ مَاعُوْن

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں حجازی و دمشقی چھ ۶ اور عراقی و حمصی سات ہیں ۔ ایک جگہ اختلاف ہے یعنی يُرَآءُوْنَ پر عراقی و حمصی آیت ہے ۔

فَلْيَعْبُدُوْا سے الْمِسْكِيْنِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر

---

[1] باوجودیکہ موقعہ اول میں یا رسماً ثابت اور دوم میں باجماع محذوف ہے اور یہ اس امر کی واضح دلیل ہے کہ قرآت محض قیاسی اور ناشی عن الخط نہیں بلکہ ان کے بارے میں قراء اثر و روایت کے متبع ہیں ورنہ اختلاف لِاِيْلٰفِ کے بجائے اٖلٰفِهِمْ میں ہوتا ۔ ۱۲ ط

عام) سترہ سو چورانوے[۱۷۹۴] ہیں۔ قالونؒ چار سو بتیس[۴۳۲]۔ مکیؒ ایک سو آٹھ[۱۰۸]۔ دوریؒ

لہ ۱-۱۲۸ قالونؒ کے لئے مد منفصل کے قصر و مد میں سے ہر ایک پر صلہ و بے صلہ کے ساتھ فصل کل پر ایک سو اٹھائیس[۱۲۸] یعنی خَوْفٍ[۴۰] کے قصر پر الرَّحِيْمِ میں طول اور الْمِسْكِيْنِ میں طول و روم۔ الرَّحِيْمِ میں توسط اور الْمِسْكِيْنِ میں توسط و روم۔ الرَّحِيْمِ میں قصر اور الْمِسْكِيْنِ میں قصر و روم پھر الرَّحِيْمِ میں روم اور الْمِسْكِيْنِ میں وجوہ اربعہ۔ خَوْفٍ[۳۲] کے توسط پر الرَّحِيْمِ میں توسط و طول، اور الْمِسْكِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم۔ الرَّحِيْمِ میں روم اور الْمِسْكِيْنِ میں وجوہ اربعہ۔ خَوْفٍ کے طول[۱۶] پر الرَّحِيْمِ میں طول اور الْمِسْكِيْنِ میں طول و روم پھر الرَّحِيْمِ میں روم اور الْمِسْكِيْنِ میں روم و طول بالسکون۔ خَوْفٍ[۴۰] کے روم پر الرَّحِيْمِ میں طول، توسط و قصر اور الْمِسْكِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم پھر الرَّحِيْمِ میں روم اور الْمِسْكِيْنِ میں وجوہ اربعہ۔ ۱۲۹-۱۸۰ فصل اول و ثانی وصل ثالث پر باون[۵۲] یعنی خَوْفٍ[۱۶] کے قصر پر الْمِسْكِيْنِ میں وجوہ اربعہ۔ خَوْفٍ[۱۲] کے توسط پر الْمِسْكِيْنِ میں طول و توسط و روم۔ خَوْفٍ کے[۸] طول پر الْمِسْكِيْنِ میں طول و روم۔ خَوْفٍ کے[۱۶] روم پر الْمِسْكِيْنِ میں وجوہ اربعہ ۱۸۱-۳۰۸ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح ایک سو اٹھائیس[۱۲۸] ۳۰۹-۳۶۰ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی باون[۵۲]۔۔۔ ۳۶۱-۴۰۰ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر چالیس[۴۰] یعنی الرَّحِيْمِ کے طول۔ توسط و قصر میں سے ہر ایک پر الْمِسْكِيْنِ میں وہ ہی وجہ اور روم اور الرَّحِيْمِ کے روم پر۔۔۔ الْمِسْكِيْنِ میں وجوہ اربعہ ۴۰۱-۴۳۲ وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر بتیس[۳۲] یعنی ہر چہار وجوہ پر الْمِسْكِيْنِ میں چار[۴]۔ چار وجوہ پڑھو۔ ۱-۱۰۸ قصر و صلہ کے بعد مکیؒ کو ہر وجہ میں اَرَءَيْتَ کی تحقیق سے لوٹاؤ۔ ۱-۶۸ قصر و بے صلہ نیز مد و بے صلہ کے بعد دوریؒ کے لئے ترک مع سکتہ و وصل پر ۳۴-۳۴ یعنی خَوْفٍ کے قصر پر الْمِسْكِيْنِ میں چار۔ توسط پر تین۔ طول پر دو۔ روم پر چار پھر خَوْفٍ کے وصل پر چار۔ اور یہ سب اَكْبَرُ کے وصل و فصل دونوں پر ہیں۔ ۱-۶۸ قصر و بے صلہ کی ۲۴ میں سے ہر وجہ میں سوسیؒ کو ادغام کبیر نیز اظہار مع الروم سے لوٹاؤ۔ ۱-۸۵۲ ورشؒ کے لئے طول اور مد بدل کی وجوہ ثلثہ اور اَرَءَيْتَ کی تسہیل و ابدال کے ساتھ بسم اللہ پر ۶۴۸ اور ترک پر ۲۰۴ وجوہ پڑھو ۱-۸ بدل کے قصر اور ترک مع وصل پر خلادؒ کو بتحقیق پڑھو۔ ۱-۸ خلفؒ کے لئے ادغام (باقی بر صفحہ آیندہ)

وسوسیؒ اڑسٹھ ۶۸ - اڑسٹھ ۶۸ - ورشؒ آٹھ سو باون ۸۵۲ (بسم اللہ پر ۶۴۸ - ترک پر ۲۰۴) خلادؒ و خلفؒ آٹھ ۸ - آٹھ ۸ - شامیؒ چونتیس ۳۴ - کسائی و عاصمؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸ - ایکسو آٹھ ۱۰۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَیْتَ کو مدنیؒ ہمزۂ ثانیہ کی تسہیل سے نیز ورشؒ بوجہ ثانی اس کے ابدال سے بمد لازم اور کسائیؒ اس کے حذف سے پڑھتے ہیں ----(ک) یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ (تنبیہ) فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ میں بوجہ تنوین ادغام ممنوع ہے۔ صَلَاتِهِمْ میں ورشؒ کی تغلیظ جلی ہے۔ یُرَآءُوْنَ میں حمزہؒ وقفاً مد وقصر کے ساتھ تسہیل کرتے ہیں۔ ورشؒ کا مدبدل ظاہر ہے ع

ع ۳۲

اس سورۃ میں ادغام کبیر ایک (از مثلین) ہے۔ (المرسوم) اَرَءَیْتَ بعض مصاحف میں را کے بعد بحذف الف یعنی بے صورت ہمزہ سے مرسوم تھا۔

سُوْرَۂ کوثر

جمہور کے نزدیک مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے۔ اس کی آیتیں باجماع تین ۳ ہیں۔

وَيَمْنَعُوْنَ سے الْكَوْثَرَ تک وجوہ صحیحہ (بر دیئے قول تکبیر خاص للمکیؒ) نوّے ۹۰ ہیں[1]۔ قالونؒ مع قنبلؒ بیس ۲۰۔ ورشؒ و عاصمؒ و کسائیؒ دس ۱۰ - دس ۱۰

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کامل پڑھو ۳۴=۱ شامیؒ کے لئے تین الفی مد پر دوریؒ کے مانند ۳۴ وجوہ پڑھو ۲۱۶=۱ کسائیؒ کے لئے تین الفی پر اور عاصمؒ کے لئے چار الفی پر بسم اللہ کے ساتھ قالونؒ کے مانند ۱۰۸ - ۱۰۸ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۲۶۴۸ وجوہ کہتے ہیں - ۱۲ ط

[1] ۲۰=۱ قالونؒ کے لئے قطع اول پر الْمَاعُوْنَ میں طول۔ توسط اور قصر۔ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وہ ہی وجہ اور روم وصل (باقی برصفحہ آئندہ)

بزیؒ مع قنبلؒ چوبیس ۲۴۔ ورشؒ ترک پر مع حمزہؒ چار ۴۔ بصریؒ و دوریؒ و شامیؒ چار ۴۔ چار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْاَبْتَرُ میں ورشؒ کی نقل اور وقفاً حمزہؒ کے لئے نقل اور سکتہ جلی ہیں۔ (تنبیہ) فَصَلِّ لِرَبِّكَ میں بوجہ تشدید ادغام منع ہے۔ ع ۲۳

سُورۂ کفرون

مکیہ اور بقول بعض مدنیہ ہے۔ اس کی آیتیں بلاخلاف چھ ۶ ہیں۔

اِنَّ شَانِئَكَ سے مَآ اَعْبُدُ (موقع اول) تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص) پانچسو دس ۵۱۰ ہیں[1]۔ قالونؒ مع قنبلؒ ایکسو بانوے ۱۹۲

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر وصل کل اور ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد دونوں پڑھو۔ قصر میں قنبلؒ عدم تکبیر والے قول پر مندرج ہو گئے۔ مد کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ اور عاصمؒ و کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ بما۔ ۲۴ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چھ ۶ یعنی الْمَاعُوْنَ کی تین میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم، فصل اول و ثانی وصل ثالث پر الْمَاعُوْنَ کی تین ۳۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح چھ ۶۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی تین ۳۔ وصل اول فصل ثانی و ثالث پر الرَّحِيْمِ کی چار ۴۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل والی دو ۲ وجوہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے بما۔ ۴ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی تین پھر وصل پڑھو۔ وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ ہر وجہ میں بصریؒ کو قصر سے اور دوریؒ و شامیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۳۲ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

[1] بما۔ ۱۹۲ قالونؒ کے لئے قطع اول پر اَلْاَبْتَرُ میں سکون و اشمام و روم اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وجوہ خمسہ ۱۵۔ پھر وصل کل اور ان میں سے ہر ایک پر مد منفصل میں قصر و مد اور ہر ایک کے ساتھ میم جمع میں صلہ و بے صلہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

عاصمؒ وکسائیؒ اڑتالیس۔ اڑتالیس ۴۸۔ بزیؒ مع قنبلؒ ایک سو آٹھ ۱۰۸۔ بصریؒ ودوریؒ، ہشامؒ وابن ذکوانؒ بارہ۔ بارہ ۱۲۔ خلادؒ وحمزہؒ تین تین ۳۔ ۳۔ ورشؒ ساٹھ ۶۰ (بسم اللہ پر ۴۸۔ ترک پر ۱۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْکٰفِرُوْنَ میں ورشؒ کی ترقیق بیّن ہے۔ وَلِیَ دِیْنِ کی یا کو بزیؒ بخلاف اور مدنیؒ۔ ہشامؒ وحفصؒ مفتوح اور باقی ''قنبلؒ۔ بصریؒ۔ ابن ذکوانؒ ابوبکرؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ نیز بوجہ ثانی بزیؒ'' ساکن پڑھتے ہیں۔ اور بزیؒ کے لئے یہی سکون طریقہ کے موافق اور معروف ہے (المحال) عٰبِدُوْنَ ہر دو اور عَابِدٌ میں ہشامؒ امالہ کرتے ہیں۔ ع

ع ۲۴

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور ان میں سے ہر ایک پر اَعْبُدُ میں وجوہ ثلٰثہ پڑھو قصر وصلہ کی اڑتالیس ۴۸ میں قنبلؒ بوجہ عدم تکبیر مندرج ہو گئے۔ عاصمؒ وکسائیؒ کو مد سے لوٹا کر ۴۸، ۴۸ وجوہ سے پڑھو۔ ہما ۱۰۸ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چھتیس ۳۶ یعنی اَلْاَبْتَرُ کی تین میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ اور ہر ایک کے ساتھ اَعْبُدُ میں وجوہ ثلٰثہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر نو ۹ یعنی اَلْاَبْتَرُ کی تین میں سے ہر ایک کے ساتھ۔۔ اَعْبُدُ میں وجوہ ثلٰثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح چھتیس ۳۶۔ فصل اول وصل ثانی و ثالث پر وہی نو ۹۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر بارہ ۱۲ یعنی الرَّحِیْمِ کی چار میں سے ہر ایک پر اَعْبُدُ میں تین پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر اَعْبُدُ کی ۳-۳ وجوہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے ہما ۱۲ بصریؒ کے لئے ترک پر سکتہ مع وجوہ ثلٰثہ اور وصل اور انہیں سے ہر ایک پر اَعْبُدُ میں وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ ہر وجہ میں دوریؒ، ہشامؒ (باِمالہ عٰبِدُوْنَ) ابن ذکوانؒ کو اور صرف وصل میں خلادؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ حمزہؒ کے لئے لام تعریف کے سکتہ پر ترک مع وصل کے ساتھ اَعْبُدُ کی وجوہ ثلٰثہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل کے ساتھ بسم اللہ پر عاصمؒ کے مانند ۴۸ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۱۲ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۸۶۶ وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

اس سورۃ میں یاء اضافت ایک[1] ہے وَلِیَ میں بزیؒ بخلاف اور مدنیؒ
ہشامؒ و حفصؒ یا کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

سُورۂ نصر

باجماع مدنیہ ہے البتہ ابو عمروؒ کے قول پر حجۃ الوداع کے موقع پر وسطِ ایامِ تشریق میں نازل ہوئی۔ اس کی آیتیں بالاتفاق تین ۳ ہیں۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ سے وَاسْتَغْفِرْهُ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام للسبعہ) آٹھ سو چالیس ۸۴۰ ہیں[1]۔ قالونؒ مع بزیؒ دو سو چار ۲۰۴۔ قنبلؒ (مع بزیؒ)

[1] ۲۰۴ قالونؒ کے لئے فصل کل پر ساٹھ ۶۰ یعنی دِيْنِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وہی وجہ اور روم اور ان میں سے ہر ایک پر وَاسْتَغْفِرْهُ میں سکون۔ اشمام و روم۔ پھر دِيْنِ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ میں وجوہ ثلثہ۔ اور یہ تمام وجوہ میم جمع کے صلہ و بے صلہ دونوں پر پڑھو۔ پھر فصل اول وثانی وصل ثالث پر چوبیس ۲۴ یعنی صلہ و بے صلہ پر دِيْنِ کی چاروں میں سے ہر ایک کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ کی وجوہ ثلثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر وہی ساٹھ ۶۰۔ فصل اول وصل ثانی وثالث نیز وصل اول فصل ثانی وثالث پر اسی طرح چوبیس ۲۴۔ چوبیس۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر چھ ۶۔ چھ یعنی صلہ و بے صلہ پر وَاسْتَغْفِرْهُ کی ۲-۳ وجوہ پڑھو۔ صلہ میں بزیؒ فتحِ یا والی وجہ کی رُو سے مندرج ہو گئے۔ صلہ کے بعد ساتوں صورتوں میں ہر وجہ میں قنبلؒ کو سکونِ یا سے اور عدم صلہ کے بعد ہر وجہ میں ورشؒ اور حفصؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ بزیؒ کی دوسری وجہ قنبلؒ کے ساتھ درج ہو گئی۔ ۳۰ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کے ساتھ چوبیس ۲۴ وجوہ یعنی دِيْنِ کی چاروں میں سے ہر ایک پر اَكْبَرُ کی دو اور ہر ایک کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ کی وجوہ ثلثہ پھر وصل پر چھ ۶ یعنی اَكْبَرُ کی دو میں سے ہر ایک پر تین تین وجوہ پڑھو۔ ہشامؒ کو ہر وجہ میں مد سے لوٹاؤ۔ ابو بکرؒ کے لئے سکونِ یا کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۰۲ وجوہ پڑھو اور ہر وجہ میں کسائیؒ کو مد سے لوٹاؤ۔ بصریؒ کے لئے سکونِ یا کے ساتھ ترک پر ورشؒ کے مانند ۳۰ وجوہ پڑھو۔ ابن ذکوانؒ کو ہر وجہ میں (باقی بر صفحہ آیندہ)

ودورش وحفص ایک سو دو - ایک سو دو - ورش وہشام ترک پر تیس ۳۰ - تیس ۳۰
ابوبکر وکسائی ایک سو دو - ایک سو دو - بصری وابن ذکوان تیس ۳۰ - تیس ۳۰
حمزہ چھ ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(امالہ) جاۤءَ میں ابن ذکوان وحمزہ امالہ کرتے ہیں - ع

ع ۳۵

سورۂ لہب

باجماع مکیہ اور اس کی آیتیں بلاخلاف پانچ ۵ ہیں -

اِنَّہٗ کَانَ سے وَ تَبَّ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام) ایک سو چودہ ۱۱۴ ہیں - قالون بتیس ۳۲ - مکی - ورش - عاصم وکسائی سولہ ۱۶ - سولہ ۱۶ - ورش ترک پر مع خلاد چار ۴ - خلف دو ۲ - بصری - دوری وشامی چار ۴ - چار

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور صرف وصل میں حمزہ کو امالہ و مد سے لوٹاؤ - واللہ اعلم اہل ضرب ۱۳۶۸ وجوہ کہتے ہیں (جبکہ قالون کے لئے پہلی میم جمع کی دو میں سے ہر ایک پر دوسری میم جمع میں دو ۲ - دو وجوہ اختیار کی جائیں) - ۱۲ ط

ل بہ ۱-۳۲ قالون کے لئے فصل کل پر آٹھ ۸ یعنی الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ میں سے ہر ایک کے ساتھ منفصل کا قصر و مد پھر فصل اول وثانی وصل ثالث پر دو ۲ - فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح آٹھ ۸ - فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی دو ۲ - وصل اول فصل ثانی وثالث پر وہی آٹھ ۸ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر دو ۲ - دو ۲ وجوہ پڑھو - قصر کے بعد ہر وجہ میں مکی کو لَہَبٍ کے سکون ہا سے اور مد کے بعد ہر وجہ میں ورش - عاصم وکسائی کو مد سے لوٹاؤ - ورش کے لئے ترک پر سکتہ و وصل اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل و فصل پڑھو - وصل میں خلاد درج ہو گئے - خلف کے لئے وصل کی دو میں ادغام کامل پڑھو - اور ہر وجہ میں بصری کو قصر سے اور دوری وشامی کو مد سے لوٹاؤ - واللہ اعلم - ۱۲ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبِی لَهَبٍ کو مکی (بلغت بعض عرب) ھا کے اسکان سے اَبِی لَہْبٍ اور باقی فتح سے پڑھتے ہیں۔ اور اس کے بعد ذاتَ لَهَبٍ میں ھا کے فتح پر اجماع ہے کیونکہ وہ فاصلہ اور راس آیت ہے اور اسکانِ ھا سے ماقبل وما بعد کے فواصل کَسَبَ اور الْحَطَبِ کی مناسبت فوت ہوجاتی ہے)۔ سَیَصْلٰی میں ورشؒ کے لئے لام کی تغلیظ بخلاف (یعنی فتح کے ساتھ پر اور تقلیل کے ساتھ باریک) جلی ہے۔ وَامْرَاَتُهٗ میں حمزہ وقفاً تسہیل کرتے ہیں۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ حمزہؒ وکسائیؒ (ھی مقدر کی خبریت کی بنا پر) تا کے رفع سے حَمَّالَةُ الْحَطَبِ اور عاصمؒ (بربناء حالیت) نصب سے پڑھتے ہیں۔ (المال) مَآ اَغْنٰی اور سَیَصْلٰی میں حمزہؒ وکسائیؒ امالہ اور ورشؒ بخلاف تقلیل کرتے ہیں ع ع ۳۶

سُورۂ اخلاص

حسنؒ۔ مجاہدؒ وقتادہؒ وغیرہم جمہور علماء کے نزدیک مکیہ اور بقول ابن عباسؓ وغیرہ مدنیہ ہے۔ اس کی آیتیں مدنی وعراقی چار ۴ اور مکی وشامی پانچ ۵ ہیں۔ ایک آیت[1] اختلافی ہے یعنی لَمْ یَلِدْ پر مکی وشامی آیت ہے۔

وَامْرَاَتُهٗ سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص للمکیؒ) ایک سو تریپن ۱۵۳ ہیں۔ قالونؒ مع ورشؒ۔ قنبلؒ وکسائیؒ

---

[1] بما ۳۰ قالونؒ کے لئے قطع اول پر مَسَدٍ کے اسکان وروم (باقی برصفحہ آئندہ)

تینتیس ۳۳ ۔ بزیؒ مع قنبلؒ اٹھتر ۷۸ ۔ ورشؒ ترک پر مع بصریؒ شامیؒ وحمزہؒ نو ۹
عاصمؒ تینتیس ۳۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُفُوًا کو حرمیؒ۔ بصریؒ۔ شامیؒ۔ ابو بکرؒ اور کسائیؒ (اصل لغت کے مطابق) فاء مضمومہ کے بعد ہمزہ منوّنہ سے **كُفُؤًا** اور حمزہؒ وصلاً فاء ساکنہ کے بعد ہمزہ منوّنہ سے **كُفْؤًا** اور وقفاً (گویہ محلِ وقف نہیں) نقل وابدال سے **كُفَا**[1] اور **كُفَوَا** اور حفصؒ فاء مضمومہ اور ابدال بواو سے **كُفُوًا** پڑھتے ہیں۔ كُفُؤًا اَحَدٌ میں ورشؒ کی نقل بیّن ہے۔ حمزہؒ وقفاً سکون فا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ میں وجوہ خمسہ اور ان میں سے ہر ایک اور بما ۳۱-۳۳ وصل کل پر اَحَدٌ کی وجوہ ثلٰثہ اسکان۔ اشمام و روم پڑھو۔ ورشؒ وکسائیؒ نیز بقول عدم تکبیر قنبلؒ مندرج ہو گئے بما ۱-۸۷ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر چوبیس ۲۴ یعنی مَسَدٍ کی دو میں سے ہر ایک پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اَحَدٌ میں وجوہ ثلٰثہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر چھ ۶ یعنی مَسَدٍ کی دو میں سے ہر ایک پر اَحَدٌ کی وجوہ ثلٰثہ۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اُسی طرح چوبیس ۲۴۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی چھ ۶۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر بارہ ۱۲ یعنی الرَّحِيْمِ کی چار میں سے ہر ایک پر اَحَدٌ میں تین پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر اَحَدٌ کی تین تین ۳ وجوہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر درج ہو گئے بما ۱-۹ ورشؒ کے لئے ترک پر سکتہ کی چھ ۶ اور وصل کی تین ۳ وجوہ پڑھو۔ بصریؒ وشامیؒ ہر وجہ میں اور صرف وصل میں حمزہؒ مندرج ہو گئے۔ عاصمؒ کے لئے حَمَّالَةَ بالنصب اور بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۳۳ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

[1] كُفُؤًا میں حمزہؒ کے لئے وقفاً مزید دو ۲ وجوہ تسہیل اور ابدال وادغام بھی منقول ہیں مگر دونوں ہی ضعیف ہیں (غالباً ابدال وادغام کی شکل كُفُوًّا ہوگی ۔ ط)۔ نیز ایک پانچویں وجہ روایت حفصؒ کے موافق ضمۂ فا مع ابدال بواو بھی مروی ہے لیکن علامہ دانیؒ فرماتے ہیں کہ عمل اس کے برخلاف ہے۔ (کذا فی النشر) ۔ ۱۲ ط

کے ساتھ نقل اور بخلاف سکتہ کرتے ہیں ۔ع ع ۳۷

سُورۂ فلق

جمہور کے نزدیک مدنیّہ اور بقول حسنؒ وجابرؓ وغیرہما مکیّہ ہے۔ اس کی آیتیں بالاتفاق پانچ ۵ ہیں۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ سے مَا خَلَقَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر خاص) چورانوے ۹۴ ہیں [۱]۔ قالونؒ مع قنبلؒ ابوبکرؒ وکسائیؒ سولہ ۱۶۔ بزیؒ مع قنبلؒ چھتیس ۳۶۔ بصریؒ مع شامیؒ چار ۴۔ ورشؒ بیس ۲۰ (بسم اللہ پر ۱۶۔ ترک پر ۴) حفصؒ سولہ ۱۶۔ حمزہؒ وخلفؒ ایک ۱۔ ع ع ۳۸

سُورۂ ناس

جمہور کے قول پر مدنیّہ ہے۔ قتادہؒ مکیّہ کہتے ہیں۔ اس کی آیتیں مدنی وعراقی چھ ۶ اور باقی ائمہ کے نزدیک سات ہیں۔ الْوَسْوَاسِ پر مکی وشامی آیت ہے

[۱] نمبر ۱-۱۵ قالونؒ کے لئے قطع اول پر پندرہ ۱۵ یعنی اَحَدٌ کے اسکان، اشمام وروم میں سے ہر ایک پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ خمسہ پھر نمبر ۱۶ وصل کل پڑھو۔ قنبلؒ بوجہ عدم تکبیر نیز ابوبکرؒ وکسائیؒ مندرج ہوگئے نمبر ۱-۳۶ بزیؒ کے لئے تکبیر کے ساتھ فصل کل پر بارہ ۱۲ یعنی اَحَدٌ کی تین میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِیْمِ کی وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر اَحَدٌ کی وجوہ ثلثہ ۳۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اسی طرح بارہ ۱۲۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی تین ۳۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِیْمِ میں وجوہ اربعہ ۴ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل کی دو ۲ وجوہ پڑھو۔ قنبلؒ بقول تکبیر مندرج ہوگئے نمبر ۱-۴ بصریؒ کو ترک مع سکتہ کی تین ۳ نیز وصل سے پڑھو۔ شامیؒ مندرج ہوگئے۔ ورشؒ کے لئے نقل کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۱۶ اور ترک پر بصریؒ کے مانند ۴ وجوہ پڑھو۔ حفصؒ کے لئے کُفُوًا بالابدال سے بسم اللہ کی ۱۶ وجوہ پڑھو۔ حمزہؒ کے لئے کُفْؤًا باسکان الفاء وبالہمز سے ترک مع وصل پڑھو۔ خلفؒ کو ساکن منفصل کے سکتہ سے لوٹاؤ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲ ط

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ سے اَلْخَنَّاسِ تک وجوہ صحیحہ (بروئے قول تکبیر عام) ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ ہیں[1]۔ قالونؒ مع مکیؒ عاصمؒ وکسائیؒ چھیالیس ۴۶۔ دوریؒ سولہ ۱۶۔ سوسیؒ مع شامیؒ وحمزہؒ سولہ ۱۶۔ خلفؒ آٹھ ۸۔ ورشؒ باسٹھ ۶۲ (بسم اللہ پر ۴۶۔ ترک پر ۱۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

(الممال) النَّاسِ ہر پانچ میں دوریؒ امالہ کرتے ہیں[2]۔ ع

ع ۲۹

[1] مـ ۱-۴۶ قالونؒ کے لئے فصل کل پر دس ۱۰ یعنی الرَّحِيْمِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ اَلْخَنَّاسِ میں وہی وجہ اور روم پھر الرَّحِيْمِ کے روم کے ساتھ اَلْخَنَّاسِ میں وجوہ اربعہ۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر اَلْخَنَّاسِ کی وجوہ اربعہ ۴۔ فصل اول وصل ثانی فصل ثالث پر اُسی طرح دس ۱۰۔ فصل اول وصل ثانی وثالث پر وہی چار ۴۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر وہی دس ۱۰۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث اور وصل کل پر وہی چار۔ چار ۴ وجوہ پڑھو۔ مکیؒ عاصمؒ وکسائیؒ مندرج ہوگئے مـ ۱-۱۶ دوریؒ کے لئے النَّاسِ کے امالہ کے ساتھ ترک پر سکتہ و وصل۔ اور ان میں سے ہر ایک پر تکبیر کا وصل وفصل اور ہر ایک کے ساتھ اَلْخَنَّاسِ میں وجوہ اربعہ پڑھو۔ ہر وجہ میں سوسیؒ کو فتح سے لوٹاؤ۔ شامیؒ ہر وجہ میں اور صرف وصل میں حمزہؒ درج ہوگئے۔ خلفؒ کے لئے ساکن منفصل کے سکتہ پر ترک مع وصل کی آٹھ ۸ وجوہ پڑھو۔ ورشؒ کے لئے نقل کے ساتھ بسم اللہ پر قالونؒ کے مانند ۴۶ اور ترک پر دوریؒ کے مانند ۱۶ وجوہ پڑھو۔ واللہ اعلم۔ ۱۲ ط

[2] اگر ناس کے بعد اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ پر عملدرآمد کرتے ہوئے فاتحہ اور خمسُ البقرہ بھی پڑھیں تو ظاہر ہے کہ اس تقدیر پر فاتحہ کے شروع میں بالاتفاق... بسم اللہ پڑھی جائے گی اور کسی قاری کے لئے بھی بسم اللہ کے بغیر سکتہ یا وصل ہرگز جائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ فاتحہ ابتداءِ قُرآن ہے لہٰذا وہ حقیقۃً یا حکمًا ابتداءِ تلاوت ہے۔ اور اب بین الناس والفاتحہ کی تفصیل یوں ہوگی:۔

اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ سے اَلْعٰلَمِيْنَ تک وجوہ صحیحہ (بروئے تکبیر عام) چھپن ۵۶ ہیں۔ قالونؒ مع کل القراء غیر الدوریؒ اٹھائیس ۲۸۔ دوریؒ اٹھائیس ۲۸۔ (باقی بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ترتیب قراءت یوں ہے۔ نمبر ۱-۲۸ قالونؒ کے لئے فصل کل
پر دسٌ یعنی وَالنَّاسِ کے طول۔ توسط اور قصر میں سے ہر ایک کے ساتھ الرَّحِيْمِ
میں وہ ہی وجہ اور روم اور الْعٰلَمِيْنَ میں بھی وہ ہی وجہ جو اول کے دو۲ موقعوں میں
ہے۔ پھر وَالنَّاسِ کے روم پر الرَّحِيْمِ میں وجوہ اربعہ اور الْعٰلَمِيْنَ میں وہ ہی
وجہ جو الرَّحِيْمِ میں ہے۔ فصل اول وثانی وصل ثالث پر چھ۶ یعنی وَالنَّاسِ اور۔۔
الْعٰلَمِيْنَ دونوں میں طول پھر توسط پھر قصر۔ پھر وَالنَّاسِ کے روم پر الْعٰلَمِيْنَ میں
وجوہ ثلٰثہ۔ وصل اول فصل ثانی وثالث پر الرَّحِيْمِ اور الْعٰلَمِيْنَ میں حسب بالا
چھ۶۔ پھر وصل اول فصل ثانی وصل ثالث نیز وصل کل پر الْعٰلَمِيْنَ میں تین۳ تین۳ وجوہ
پڑھو۔ دوریؒ کے علاوہ باقی تمام قراء مندرج ہو گئے نمبر ۱-۲۸ دوریؒ کے لئے امالہ سے اسی
طرح اٹھائیس۲۸ وجوہ پڑھو۔ (ناس اور فاتحہ کے مابین فصل اول وصل ثانی فصل ثالث
نیز فصل اول وصل ثانی وثالث یہ دو۲ صورتیں ناجائز ہیں کیونکہ ان دونوں صورتوں میں
تکبیر آئندہ سورت کے اول کے لئے ہے۔ اور فاتحہ کے اول میں کوئی بھی تکبیر کا قائل نہیں لہٰذا
ان دونوں صورتوں کی سولہ۔ سولہ۱۶ وجوہ کم ہو گئیں)۔ واللہ اعلم۔ اہل ضرب ۱۵۶
وجوہ کہتے ہیں۔ ۱۲ ط

باب بست و پنجم ۲۵ ختم قرآن پر تکبیر اور متعلقات ختم قرآن

اس باب[1] کی ابحاث دس فصلوں پر مشتمل ہیں۔

فصل اول مشروعیت و تقرر تکبیر کا سبب :

قرآن کے ختم کے قریب آخری سورتوں پر تکبیر کے وارد و مقرر ہونے کے سبب میں ائمہ کے چار[2] اقوال ہیں۔ **قول اول**[1] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم کے قریب تکبیر اس لئے پڑھی کہ کتاب اللہ کی تلاوت اور وحی و تنزیل الٰہی کے

[1] اکثر مؤلفین نے فرش الحروف کا بیان پورا ہو جانے کے بعد اپنی اپنی کتاب کے بالکل اخیر میں اس باب کا تذکرہ کیا ہے چنانچہ جمہور مشرقی و مغربی ائمہ کا یہی طرز عمل ہے۔ اور محقق کی رائے پر یہی انسب ہے اس لئے کہ اس باب میں تکبیر کے علاوہ بعض دیگر متعلقات آداب ختم اور آداب دعا وغیرہ بھی مذکور ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کا اخیر ہی میں ہونا موزوں تر ہے۔ لیکن بعض حضرات جیسے ھذلی اور ابن مؤمن وغیرہما اس کو باب البسملہ کے ساتھ مقدم کر کے لائے ہیں کیونکہ تکبیر بھی بائیس[22] سورتوں میں مستعمل ہونے کے سبب مکرر اور کلی اختلافات کے مرتبہ میں ہے۔ اور بعض اہل اداء مثلاً ابوالعز قلانسی۔ حافظ ابوالعلا ہمدانی اور ابن شریح وغیرہم اس کو اس کے اصل موقع یعنی سورۃ والضحیٰ میں ذکر کرتے ہیں کیونکہ تکبیر کا سب سے پہلا موقع یہی ہے۔ ۱۲ ط

ختم سے حصولِ برکت کے ساتھ حق تعالیٰ کی مزید تعظیم وکبریائی اور تنزیہ و پاکی کی خوبی بھی ظاہر وحاصل ہو جائے ۔ یہ قول مکیؒ نے اختیار کیا ہے اور یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس ارشاد کے مثل ہے کہ "جب تم قرآن پڑھو اور مفصل میں سے قِصار یعنی چھوٹی چھوٹی سورتوں میں پہنچ جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی بیان کرو (یعنی تکبیر کہو) " پس گویا تکبیر اظہارِ شکر نیز سُرور و فرحت اور اشعار و اعلامِ ختم قرآن کے لئے ہے۔ **قول دوم**[۲] سورۂ والضحیٰ کے نزول کے وقت جبریل امینؑ اپنی اصلی صورت و ہیئت میں آئے تھے ۔صورتِ جبرئیلیہ پر استعجاب وحیرت اور اُس سے متاثر ہونے کی بنا پر آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَر فرمایا۔ چنانچہ امام ابوبکر محمد بن اسحٰقؒ اور بعض سلف نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے جس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کی تخلیق فرمائی اور بہت ہی قریب ہو گئے اور اوپر سے نیچے آپ کے پاس وادی میں اُترے جبکہ آپ مقام البطح "وادی محصب" میں تشریف فرما تھے اُس وقت جبرئیل امین نے آپ کی جانب وَالضُّحٰی کی وحی نازل فرمائی ۔ محققؒ کہتے ہیں "یہ قول نہایت قوی اور عمدہ ہے کیونکہ تکبیر اکثر و بیشتر کسی عظیم الشان یا ہولناک امر کی وجہ سے ہوتی ہے " **قول سوم**[۳] سورۂ وَالضُّحٰی میں اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی خصوصی نعمتوں کا تذکرہ اور وعدہ فرمایا ہے جو نہایت مہتم بالشان ہیں یعنی اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی[۱] الی آخرہ ۔ کیا اُس نے تجھے یتیم پاکر جگہ نہیں دی ؟ اور تجھے راہ بھولا پاکر ہدایت نہیں دی ؟ اور تجھے تنگدست پاکر تونگر نہیں بنا دیا ؟ ۔ بالخصوص آیۃ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی[۱] ۔ اور تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا پس تو راضی خوشی ہو جائیگا ۔ اِس آیۃ میں ایسی عطا اور ایسی نعمت کا وعدہ ہے جو سب نعمتوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کا سبب اور موجبِ صد مسرت وخوشی ہے ان نعمتوں کے تشکر اور

فرطِ فرحت و مسرت میں آپؐ نے ختم سورۃ پر اللّٰہُ اکبر فرمایا چنانچہ امام ابو عمرو اوزاعیؒ نے اسمٰعیل بن عبداللہ بن عباسؓ سے اور اسمٰعیلؒ نے اپنے والد عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جو خزائن آپؐ کی امت کو آپؐ کے وصال کے بعد بطور فتوحات ملنے والے تھے وہ ایک ایک کر کے آپ پر پیش اور ظاہر کئے گئے۔ اس سے آپ بے حد خوش ہوئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى پس حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کو جنت میں ایک ہزار محل عطا کئے اور ہر ہر محل میں آپ کے اور اس محل کے شایانِ شان پاک بیویاں اور بہترین حشم و خدم ہیں (اس کو ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے اوزاعیؒ کے طریق سے نقل کیا ہے اور ابن عباسؓ تک اس کی اسناد صحیح ہے) اور بظاہر ایسی بات بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے روایت نہیں کی جا سکتی ہے اس بنا پر جماعت علما کے یہاں یہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔ اور سدیؒ نے ابن عباسؓ سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنا پر تکبیر کہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے اہل بیت میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے ابن عباسؓ کی مراد شفاعت ہے۔ اور ابو جعفر محمد باقرؒ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ سید علیؒ نے اہل بیت کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "نجات کی آیتوں میں سب سے زیادہ امید والی آیت یہی ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد فرمایا تھا کہ اب تو میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک کہ میرا صرف ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔ پس آپؐ نے اس اخص الخاص نعمت کی مسرت و شادمانی میں تکبیر کہی۔"

قولِ چہارم انقطاع و تاخیرِ وحی الٰہی۔ حافظ ابو العلاءؒ اپنی اسناد کے ذریعہ احمدؒ

بن فرح سے وہ بزیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مدت کے لیے وحی کا نزول منقطع ہوگیا تھا (اور یہ مدت بقول ابن جریجؒ بارہ[12]۔ بقول ابن عباسؓ پندرہ[15] اور بقول مقاتلؒ چالیس[40] یوم ہے) جس کی وجہ سے مشرکین مکہ اور منافقین نے طعناً یہ کہنا شروع کر دیا کہ اِنَّ مُحَمَّدًا اَوْدَعَهُ رَبُّهُ وَقَلَاهُ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے پروردگار نے چھوڑ دیا اور اُن سے ناراض ہوگیا۔ والعیاذ باللہ۔ اور ایک کافرہ عورت (ابولہب کی بیوی اُم جمیل یا آپ کی کسی چچازاد بہن) نے یہ بھی کہا تھا کہ اب میں آپ کے شیطان کو آپ کے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اب آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ معاذ اللہ۔ جب انتظار بسیار کے بعد سورۃ وَالضُّحٰی نازل ہوئی تو آپ نے ختم سورت پر مشرکین و کفار عرب کی تکذیب اور دین اسلام و وحی الٰہی کی تصدیق کے باعث بطور شکر و شادمانی کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا اور حکماً یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب قاری وَالضُّحٰی پر پہنچے تو ختم قرآن تک ہر سورت کے اختتام پر تکبیر کہے۔ محققؒ کہتے ہیں "ہمارے اماموں میں سے جمہور ائمہ متقدمین و متاخرین جیسے ابوالحسن بن غلبونؒ ابوعمرو دانیؒ اور ابوالحسن سخاویؒ وغیرہم کا یہی قول ہے"۔ سیدؒ کہتے ہیں "تکبیر کے تقرر کے سبب میں علما کا اختلاف ہے اور جمہور مفسرین و قراء کا یہی قول ہے جو مذکور ہوا"۔ محققؒ کے شیخ حافظ ابوالفداء ابن کثیرؒ فرماتے ہیں "لیکن یہ کسی ایسی اسناد کے ساتھ مروی نہیں جس سے اس کے متعلق صحت و ضعف کا فیصلہ کیا جا سکے اور اس کا پتہ لگایا جا سکے"۔ محققؒ اس کی تشریح میں کہتے ہیں "یعنی انقطاع وحی کا تکبیر کے لئے سبب ہونا اس گومگو کے درجہ میں ہے ورنہ کچھ مدت تک سلسلۂ وحی کا منقطع ہو جانا یا وحی الٰہی کے نزول میں دیر ہو جانا یہ تو مشہور و معروف ہے۔ جس کو سفیان بن عیینہؒ

اسود بن قیسؒ سے وہ جُندب بجلیؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ ایسی اسناد ہے جسمیں ذرا بھی شک وشبہ نہیں ہے۔" پھر تاخیرِ وحی کے اسباب میں بھی چار اقوال ہیں۔ (الف) بعض حضرات کہتے ہیں کہ وحی کا انقطاع اس لئے ہوا تھا کہ یہودیوں کے کہنے پر قریش مکہ نے آپؐ سے حقیقتِ رُوح۔ قصۂ اصحاب الکھف اور قصۂ اسکندر ذوالقرنین کی بابت سوال کیا تھا اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ اِیْتُوْنِیْ غَدًا اُخْبِرْکُمْ تم کل میرے پاس آنا میں تمہیں اِن باتوں کی خبر دیدوں گا۔ اور آپ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کہنا بھول گئے تھے۔ اس پر تنبیہ کی غرض سے چند یوم کے لئے وحی کا سلسلہ منقطع رہا (ب) ایک سائل کو جو بار بار مانگنے آجاتا تھا۔ ہٹی اور ضدی کہہ کر بطور فہمائش آپؐ نے دھمکا دیا تھا۔ جس کا مفصل واقعہ جعبریؒ نے بزیؒ سے اور بزیؒ نے بسند مرفوع اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں انگور کا ایک خوشہ موسم کے پوری طرح شروع ہونے سے پہلے ہدیہ کے طور پر پہنچا ایک سائل حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ جو بہتر چیز خدائے قدوس نے آپ حضرات کو عنایت کی ہے اسمیں سے مجھے بھی دیجیے۔ اس پر آپؐ نے وہ خوشۂ انگور اس سائل کو عنایت فرمادیا۔ پھر ایک اور صحابی نے وہ خوشہ اس سائل سے خرید لیا اور ہدیۃً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہی سائل پھر دوبارہ آیا اور سوال کیا اسپر آپؐ نے وہ خوشۂ انگور پھر اس کو دے دیا۔ پھر کسی اور صحابی نے اُس سائل سے خرید کر خدمت عالی میں پیش کر دیا سائل پھر تیسری مرتبہ آیا۔ اس پر آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا کہ تو بڑا ہٹی ہے اس پر وحی کی بندش ہوگئی۔ محققؒ کہتے ہیں کہ "یہ حدیث انتہائی غریب نیز مُعضَل ہے (جس کی سند کے درمیان میں سے کوئی راوی ساقط ہوا ہے)" سیدؒ کہتے ہیں کہ "اگر یہ

حدیث صحیح ہو تب بھی ضروری ہے کہ اس کا مقصد یہ سمجھا جائے کہ آپ کا اس سائل کو ڈانٹنا محض ادب سکھانے اور سوال کی نامناسب زیادتی و کثرت اور اُس کے اصرار پر دھمکانے اور تنبیہ و تخویف کی غرض سے تھا نہ کہ بُخل کی بنا پر۔ کیونکہ آپ کی شان تو یہ تھی کہ اگر آپ کی رُوح جواہر و یواقیت سے مرکب ہوتی تو آپ اُس کی فیاضی میں بھی کبھی بُخل سے کام نہ لیتے وجہ یہ ہے کہ آپ کی ذات گرامی تو تمام لوگوں سے زیادہ کریم اور فیاض و سخی تھی چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بصحت مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی ایسا سوال نہیں کیا گیا جس کے جواب میں آپ نے لا یعنی "نہیں" فرمایا ہو۔

(ج) زید بن اسلم کہتے ہیں کہ وحی کی بندش اس بنا پر ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کُتّے کا ایک پلہ مرگیا تھا جس کا آپ کو علم نہ ہو سکا اس لئے تنبیہ و تربیت خاصہ کی غرض کے لئے کُچھ دنوں کے لئے سلسلۂ وحی منقطع و موقوف ہوگیا جیسا کہ خاصان و مقربان بارگاہ خُداوندی کی حُسن تربیت کی بابت حق تعالیٰ شانہٗ کی یہی سنت و عادت جاری و ثابت ہوئی ہے۔ (د) بقول بعض نبی علیہ السلام بیماری کے سبب دو تین راتیں تہجّد کا قیام نہ فرما سکے جس کی بنا پر مشرکین و منافقین نے طعنے دینے شروع کر دیے اس پر۔ سورۂ والضُّحیٰ نازل ہوئی۔ تو نبی علیہ السلام نے انتظاری وحی کی تصدیق اور کفارِ عرب کی تکذیب کے لئے فرطِ مسرت میں اللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شکایت کے سبب ایک یا دو رات تہجّد کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکے تو ایک کافرہ عورت آپ کے پاس آئی اور کہا اے محمد! میرا خیال ہے کہ اب آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے (معاذ اللہ) اس پر اللہ تعالیٰ نے وَالضُّحٰی سے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

وَمَا قَلٰی تک کا حصہ نازل فرمایا اور ابن ابی حاتمؒ نے اس کو اپنی تفسیر میں اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشت مبارک پر پتھر مارا گیا تھا جسمیں سے خون نکلا اور اس پر آپؐ نے فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ؞ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ ۔ یعنی تو صرف انگلی ہی تو ہے اور راہِ خدا میں تجھے یہ زخم لگا ہے۔ طبیعت کچھ ناساز ہونے کی وجہ سے دو تین رات آپ قیام نہ فرما سکے جس پر ایک عورت (ام جمیل وغیرہا) نے آپؐ سے یہ ناشائستہ الفاظ کہے مَا اَرٰی شَیْطَانَکَ اِلَّا قَدْ تَرَکَکَ ۔ میری رائے یہ ہے کہ اب آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے ۔ والعیاذ باللہ ۔ اس پر سورۃ وَالضُّحٰی نازل ہوئی

حاصل کلام یہ کہ تکبیر کا مقصد یا تو ختم قرآن کی نعمت اور ایسے متبرک و پر مسرت موقع پر اظہار شکر و امتنان و اظہار مسرت و فرحت اور ختم کے اعلام و اشعار کے لئے خدا تعالیٰ کی تعظیم و تنزیہ اور حصول برکت ہے ۔ یا اس کا سبب صورۃ جبرئیلیہ کی رؤیت پر استعجاب و اظہار حیرت ہے ۔ یا انعامات خداوندیہ مذکورۂ سورۂ وَالضُّحٰی ارضاء ایواء ہدایت اغناء پر یا نزول وحی بعد از انتظار کثیر پر اظہار شکر و امتنان و اظہار مسرت و شادمانی تکبیر کا باعث ہے[۱] ۔

---

[۱] اگر یہ کہا جائے کہ جو اسباب آپ نے بیان کئے ہیں یہ سب کے سب سورۂ وَالضُّحٰی میں تو تکبیر کا باعث بن سکتے ہیں مگر سورۂ الم نشرح سے آخر قرآن تک کی باقی سورتوں میں تکبیر کا سبب نہیں بن سکتے پھر اُن میں تکبیر کیونکر پڑھی جاتی ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان اسباب میں سے پہلا سبب یعنی ختم قرآن کے موقع پر اظہار شکر و امتنان و اظہار مسرت و شادمانی کے لئے خدا تعالیٰ کی تعظیم و حصول برکت یہ مطلق و عام ہے ۔ لہٰذا وَالضُّحٰی کے علاوہ باقی سورتوں میں تکبیر اُس کے باعث پڑھی جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں سورۂ الم نشرح میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بعض انعامات الٰہیہ کا ذکر ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

فصل دوم تکبیر کی حیثیت اور اُس کا شرعی حکم :

استعاذہ کی طرح تکبیر بھی بالاتفاق قرآن سے خارج وجُدا گانہ محض ایک

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اُن کی بنا پر بھی اس سورت میں تکبیر کو ثابت رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ابن ابی حاتمؒ نے بسند جید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے ایک سوال کیا لیکن نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ میں نے کہا خدایا! مجھ سے پہلے انبیا میں سے کسی کے لئے تو نے ہوا کو مسخر کر دیا۔ کسی کے ہاتھوں مُردوں کو زندہ کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا تجھے میں نے یتیم پاکر جگہ نہیں دی؟ میں نے کہا بیشک یارب۔ فرمایا راہ گُم کردہ پاکر میں نے تجھے ہدایت نہیں کی؟ میں نے کہا بے شک اے پروردگار۔ فرمایا کیا فقیر پاکر تجھے غنی نہیں بنا دیا؟ میں نے کہا بے شک یارب۔ فرمایا کیا میں نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا؟ کیا میں نے تیرا ذکر بلند نہیں کیا؟ میں نے کہا بے شک کیا ہے اے پروردگار۔ اھ بلکہ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی خصوصیت مذکور ہے جس میں آپؐ کے ساتھ اور کوئی بھی شریک نہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی بلندی ہے چنانچہ حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں "یعنی جہاں میرا ذکر کیا جائیگا وہیں تیرا بھی ذکر کیا جائیگا مثلاً اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ " قتادہؒ فرماتے ہیں کہ "دُنیا اور آخرت میں خدا تعالیٰ نے آپؐ کا ذکر بلند کر دیا۔ کوئی خطیب کوئی واعظ کوئی کلمہ گو کوئی نمازی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ آپؐ کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھتا ہو" ابن جریرؒ نے ابو سعیدؓ سے مرفوعاً روایت کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا کہ آپ کے رب فرماتے ہیں۔ میں نے آپ کا ذکر کیونکر بلند کیا؟ آپؐ نے فرمایا خدا ہی کو پورا علم ہے۔ عرض کیا کہ حقتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جب میرا ذکر کیا جائے گا تو آپؐ کا بھی ذکر کیا جائے گا اور حافظ ابو نعیمؒ نے دلائل النبوۃ میں اپنی سند کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں فارغ ہوا اُس چیز سے جس کا حکم مجھے میرے رب عزوجل نے کیا تھا یعنی آسمان اور زمین کے کام سے۔ تو میں نے کہا خدایا مجھ سے پہلے جتنے انبیا ہوئے ہیں اُن سب کی تو نے تکریم کی اور اس کی حجت ذکر کی۔ ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ موسیٰؑ کو کلیم بنایا۔ (باقی برصفحہ آیندہ)

جلیل القدر ذکر ہے جس کو شارع علیہ السلام نے اختیاری طور پر قرآن کی آخری سورتوں پر مقرر کیا ہے۔ فرض یا واجب قطعاً نہیں۔ اسی لئے ختم قرآن کے وقت سورۂ وَالضُّحٰی سے آخر قرآن تک ہر سورت کے آخر یا اول میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا استحباباً علی وجہ التخییر مسنون اور جمیع قراء مکہ کا معمول ہے اور اسی لئے تکبیر مکی اور غیر مکی تمام قرآنوں میں لکھی ہوئی نہیں ہے۔ ابو الطیب عبد المنعم بن غلبونؒ کا ارشاد ہے کہ۔ "وہ تکبیر ایسی سنت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیز صحابہ اور تابعین سے ماثور و منقول چلی آتی ہے اور یہ سنت مکہ میں تو تمام روایات میں مستعمل ہے۔ اہل مکہ نہ تو اس کو قطعی ترک کرتے ہیں اور نہ ہی اس میں بزیؒ یا غیر بزیؒ کی کسی روایت کی تخصیص کرتے ہیں البتہ مکہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں اس کو خاص ابن کثیرؒ ہی کے لئے پڑھا جاتا ہے" ابو الفتح فارس بن احمدؒ فرماتے ہیں "ہم یہ نہیں کہتے کہ قرآن ختم کرنے والے کے لئے تکبیر کا پڑھنا ضروری ہے بلکہ جس نے پڑھ لی اُس نے عُمدہ کام کیا اور جو نہ پڑھے اس پر بھی کوئی تنگی نہیں ہے اور یہ ایک ایسی سنت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیز صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے ماثور و منقول چلی آتی ہے" استاذ ابو محمد سبط الخیاطؒ مبہج میں کہتے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) داؤدؑ کے لئے پہاڑوں کو مسخر کیا، سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کو اور شیاطین کو تابعدار بنایا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر مُردے زندہ کرائے ہیں پس میرے لئے کیا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھے ان سب سے افضل چیز نہیں دی؟ کہ میرے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر بھی کیا جاتا ہے اور میں نے تیری اُمت کے سینوں کو ان کی انجیلیں بنا دیا ہے کہ وہ قرآن کو ظاہراً۔ بغیر قرآنی مصحف کی مدد کے۔ پڑھتے ہیں۔ یہ میں نے کسی اگلی امت کو نہیں دیا اور میں نے تجھے عرش کے خزانوں میں سے خزانہ دیا جو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے (نشر)۔ ۱۲ ط

کہ " ہمارے شیخ شریف نے امام ابو عبد اللہ کارزینیؒ سے نقل کیا ہے کہ جب موصوف اپنے درس میں تن تنہا قرآن کی تلاوت کرتے اور والضحیٰ تک پہونچ جاتے تو ہر قاری کے لئے تکبیر کہتے خواہ جس کسی کی بھی قراءت پڑھتے پس اس پر روتے اور کہتے تھے یہ کیسی اچھی سنت ہے۔ میں روایت کی مخالفت ناپسند کرتا ہوں ورنہ ہر شخص سے عہد لیتا کہ ہر روایت میں تکبیر کہے مگر چونکہ قراءت سنت متبعہ ہے جسمیں نئی بات نہیں پیدا کی جا سکتی اس لئے میں بطور روایت کے تکبیر نہیں پڑھتا ہوں (بلکہ محض عملاً اس کو بجالاتا ہوں) "۔

فصل سوم تکبیر کے متعلق احادیث مرفوعہ و آثار موقوفہ

حافظ ابو العلا ہمدانیؒ کہتے ہیں کہ " تکبیر کو مرفوعاً بزیؒ کے سوا اور کسی نے بھی بیان نہیں کیا اور بزیؒ سے تکبیر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کی مؤید روایتیں مسلسل و متواتر طور پر آئی ہیں۔ بزیؒ کے علاوہ دیگر تمام ناقلین نے تکبیر کو صرف ابن عباسؓ اور مجاہدؒ پر موقوف کر کے روایت کیا ہے۔ محققؒ اپنے دو شیوخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن مصریؒ اور ابو العباس احمد بن حسین دمشقیؒ سے بہ آٹھ آٹھ واسطوں کے ذریعہ ابو ربیعہ محمد بن اسحاق ربعیؒ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو الحسن احمد بن ابی بزۃ البزیؒ سے مکہ مکرمہ میں قرآن پڑھا۔ جب میں والضحیٰ پر پہنچا تو میں نے تکبیر پڑھی۔ بزیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ سے مکہ میں قرآن پڑھا جب میں والضحیٰ پر پہنچا تو میں نے تکبیر پڑھی۔ عکرمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اسمٰعیل بن عبد اللہ بن قسطنطینؒ سے پڑھا جب میں والضحیٰ پر پہنچا تو میں نے تکبیر پڑھی

اسی طرح اسمٰعیل بن قسطنطینؒ نے عبد اللہ بن کثیرؒ کے اور ابن کثیرؒ نے مجاہدؒ کے اور مجاہدؒ نے ابن عباسؓ کے۔ اور ابن عباسؓ نے اُبیؓ بن کعبؓ کے۔ اور اُبیؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وَالضُّحٰی پر تکبیر پڑھی۔ نیز محققؒ اپنے دیگر دو شیوخ حسن بن احمدؒ الدقاق الدمشقیؒ اور ابو علی بن ابی العباس بن ہلالؒ سے بذریعہ سند، ابن صاعدؒ اور احمدؒ نبیلؒ کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ ہمیں احمدؒ بن محمدؒ بن ابی بزۃ البزیؒ نے حدیث بیان کی کہ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اسماعیل بن عبد اللہ بن قسطنطینؒ سے قرآن مجید پڑھا جب میں وَالضُّحٰی پر پہنچا تو موصوف نے مجھ سے فرمایا کہ ختم قرآن تک ہر سورت کے خاتمہ پر تکبیر پڑھو اور یہ بھی کہا کہ میں نے عبد اللہ بن کثیرؒ سے پڑھا۔ جب میں وَالضُّحٰی پر پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہی حکم دیا تھا کہ ختم قرآن تک ہر سورۃ کے خاتمہ پر تکبیر پڑھو اور یہ بھی بتایا کہ میں نے مجاہدؒ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی امر فرمایا تھا اور یہ بھی خبر دی تھی کہ مجھے ابن عباسؓ نے اور ان کو اُبی بن کعبؓ نے اور اُبیؓ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا تھا حافظ ابو عمرو دانیؒ نے بھی یہ پوری حدیث فارس بن احمدؒ کے طریق سے بذریعہ سند حضرت بزیؒ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد دانیؒ کہتے ہیں کہ "یہ کامل ترین حدیث ہے جو تکبیر کی بابت روایت کی گئی ہے اور صحیح ترین خبر ہے جو اس کے متعلق وارد ہوئی ہے"۔ سیدؒ کہتے ہیں "حافظ ذہبیؒ وغیرہ حفاظ حدیث نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ حدیث تکبیر بزیؒ کے علاوہ اور کسی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعاً مروی[1]

[1] محققؒ کہتے ہیں کہ "بعض علماءِ محدثین نے بزیؒ کے بارے میں کلام اور طعن کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کا سبب یہی ہے کہ انہوں نے تکبیر کو مرفوعاً روایت (باقی بر صفحہ آئندہ)

نہیں ہے۔ پس ہم نے بزیؒ سے متعدد اسانید کے ذریعہ روایت کیا ہے کہ بزیؒ نے کہا۔ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ مکیؒ سے قرآن کریم پڑھا جب میں سورۂ والضحٰی پر پہنچا تو موصوف نے مجھ سے کہا کہ قرآن کے ختم تک ہر سورت کے خاتمہ پر تکبیر کہو کیونکہ میں نے عبداللہ بن کثیرؒ سے پڑھا۔ جب میں سورۂ والضحٰی پر پہنچا تو انہوں نے بھی مجھے یہی کہا تھا کہ ہر سورۃ کے اختتام پر قرآن کے ختم تک تکبیر پڑھو اور عبداللہ بن کثیرؒ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مجاہدؒ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کیا ہے چنانچہ ابوحاتم عقیلیؒ نے بزیؒ کو ضعیف قرار دیا ہے... باوجودیکہ اس کو بزیؒ سے بہت سی جماعتوں اور ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے پھر بزیؒ ضعیف کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اور وہ ثقات یہ ہیں نمبر ۱ احمد بن فرحؒ نمبر ۲ اسحٰق خزاعیؒ نمبر ۳ حسن بن حبابؒ نمبر ۴ حسن بن محمد حدادؒ نمبر ۵ ابوربیعہؒ نمبر ۶ ابومعمر جمحیؒ نمبر ۷ محمد بن یونس کدیمیؒ نمبر ۸ محمد بن زکریا مکیؒ نمبر ۹ ابوالفضل جعفر بن درستویہؒ نمبر ۱۰ زکریا بن یحییٰ ساجیؒ نمبر ۱۱ ابو یحییٰ عبداللہ بن محمد بن زکریا بن حارث بن ابی میسرہؒ نمبر ۱۲ ابوعمرو قنبلؒ نمبر ۱۳ ابوحبیب عباس بن احمد برتیؒ نمبر ۱۴ محمد بن علی الخطیبؒ نمبر ۱۵ ابوعبدالرحمٰن لہبیؒ نمبر ۱۶ ابوجعفر لہبیؒ نمبر ۱۷ موسیٰ بن ہارونؒ نمبر ۱۸ محمد بن ہارونؒ نمبر ۱۹ مضر بن محمدؒ نمبر ۲۰ ولید بن بنانؒ نمبر ۲۱ محمد بن احمد شطویؒ نمبر ۲۲ ابوحامد احمد بن محمد بن موسیٰ بن صباح خزاعیؒ نمبر ۲۳ ابراہیم بن محمد بن الحسنؒ نمبر ۲۴ ابوبکر بن ابی عاصم النبیلؒ نمبر ۲۵ احمد بن محمد بن مقاتلؒ نمبر ۲۶ محمد بن علی بن زید الصائغؒ نمبر ۲۷ یحییٰ بن محمد بن صاعدؒ نمبر ۲۸ اور امام کبیر امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ "" اس کے بعد محققؒ نے اپنی شیخہ ام محمد ست العربؒ کے طریق سے محمد بن اسحٰق بن خزیمہؒ کی اس روایت کو بالسند بزیؒ سے نقل کیا ہے۔ محمد بن خزیمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ البزیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عکرمہ بن سلیمانؒ مولیٰ شیبہؒ سے ان کا یہ قول سنا کہ میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین مکیؒ سے قرآن پڑھا پس جب میں سورۂ والضحٰی پر پہنچا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ختم قرآن تک تکبیر کہو کیونکہ میں نے عبداللہ بن کثیرؒ سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی مجھے اس کا حکم فرمایا تھا پھر انہوں نے آخر تک پوری حدیث بیان کی۔ ۱۲ ط

سے پڑھا پس مجاہدؒ نے بھی انہیں تکبیر کا حکم کیا تھا اور مجاہدؒ نے بتایا کہ ابن عباسؓ نے مجھے اس کا امر کیا اور ابن عباسؓ نے خبر دی کہ انہیں اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم کیا اور اُبیّ بن کعبؓ نے بتایا کہ انہیں حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبیر کا حکم فرمایا۔ ابو عبداللہ حاکمؒ نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں اس حدیث کی تخریج بروایت ابو یحییٰ محمد بن عبداللہ بن یزیدؒ[1] کی ہے جو مکہ میں امام تھے وہ محمد بن علی بن یزید صائغؒ کے ذریعہ بزیؒ سے اس کو نقل کرتے ہیں اور حاکمؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ لیکن خود بخاریؒ اور مسلمؒ نے اس کو اپنی صحیحین میں ذکر نہیں کیا ہے۔ رہے بزیؒ کے علاوہ دیگر ناقلین جن سے تکبیر کی روایت آئی ہے۔ سو وہ اس حدیثِ تکبیر کو فقط ابن عباسؓ اور مجاہدؒ تک موقوفاً روایت کرتے ہیں نہ کہ مرفوعاً بھی" حافظ ابو عمرو دانیؒ نے اپنی سند کے ذریعہ سے موسیٰ بن ہارونؒ سے نقل کیا کہ بزیؒ نے مجھ سے امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعیؒ کا یہ قول نقل فرمایا " کہ اگر تم تکبیر ترک کر دو گے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ایک سنت کے تارک بن جاؤ گے " محققؒ کے شیخ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ " امام شافعیؒ کا یہ ارشاد اُن کی رائے میں تکبیر والی اس حدیث کی صحت و تصدیق کا متقاضی ہے یعنی ان کی رائے پر یہ حدیث صحیح ہے " حافظ ابو العلاء ہمدانیؒ بذریعہ سند امام بزیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ " میں ابراہیم بن محمد شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں تکبیر کی اس حدیث

[1] نشر میں یہاں اور اس کے بعد محمد بن علی بن یزیدؒ دونوں میں بجائے یزید کے زید درج ہے اور غالباً وہی درست ہے۔ ۱۲ ط

کے بیان کرنے سے رُکتا تھا تو حاضرین میں سے کسی نے اُن سے عرض کیا کہ ابوالحسن بزیؒ ہمیں یہ حدیث نہیں سُناتے ۔ اس پر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوالحسن! خدا کی قسم! اگر تم اس کو چھوڑ دو گے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کے تارک ہو جاؤ گے ۔" نیز بزیؒ فرماتے ہیں کہ "میرے پاس ایک بغدادی شخص آیا اور اس کے ہمراہ ایک عباسی شخص بھی تھے اور اس حدیث کی بابت مجھ سے سوال کیا تو میں نے اسکے بیان کرنے سے انکار کر دیا اس پر سائل نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نے احمدؒ بن حنبلؒ سے سنا کہ وہ ابوبکر الاعینؒ کے ذریعہ آپ (بزیؒ) ہی سے اس حدیث کو نقل کرتے تھے پس اگر یہ مُنکَر ہوتی تو وہ اس کو ہرگز روایت نہ کرتے کیونکہ احمدؒ تو احادیث مُنکَرہ کے نقل کرنے سے پرہیز کرتے تھے" حافظ ابوعمرو دانیؒ اپنی کتاب جامع البیان میں کہتے ہیں کہ "وہ قواسؒ اور بزیؒ وغیرہما کے طریق سے ابن کثیرؒ نماز اور دَور دونوں طرح کی قراءت میں سورۃ وَالضُّحٰی کے آخر سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے آخر تک ہر سورت کے اختتام پہ ـــ تکبیر بھی کہتے تھے پس جب ناس کے آخر میں تکبیر کہتے تو اس کے بعد سورۃ فاتحۃ الکتاب نیز شروع سورۃ بقرہ سے کوفی شمار کے مطابق پانچ آیات اَلْمُفْلِحُوْنَ تک بھی پڑھتے تھے اور پھر ختم قرآن کی دُعا کرتے تھے" دانیؒ کہتے ہیں "اور اس عمل کا نام اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ رکھا جاتا ہے اور اُن کے پاس اپنے اس عمل کی بابت بہت سی منقول و معروف دلیلیں ہیں جو دُو طرح کی ہیں نمبر۱ وہ آثار و احادیث مرفوعہ جو بذات خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور ان کی تعلیم و تلقین آپؐ ہی کی ذات اقدس کی جانب سے وارد ہوئی ہے

نمبر ۲ وہ اخبار و آثار موقوفہ جو معروف اور خوب شائع و ذائع ہیں اور صحابہ و تابعین اور ان کے بعد کے اکابر متاخرین سے آئے ہیں ‘‘ چنانچہ تکبیر کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی چند موقوف روایات یہ ہیں۔ ابو بکر بن مجاہد۔ حافظ ابو عمرو دانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابو القاسم بن فحام رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ اسناداً ابراہیم بن ابی حیۃ تمیمی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ حمید اعرج رحمۃ اللہ علیہ سے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ’’ میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید کے انیس ۱۹ ختم سنائے تو وہ ہر ختم میں مجھے یہی حکم دیتے تھے کہ میں اَلَمْ نَشْرَحْ سے تکبیر پڑھوں ‘‘ دوسری روایت میں ابراہیم بن ابی حیۃ موصوف سے منقول ہے کہ ’’ میں نے حمید اعرج رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پڑھا جب میں وَالضُّحٰی پر پہنچا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ قرآن کے اختتام تک ہر سورت کے آخر میں تکبیر پڑھتے رہو کیونکہ میں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا تھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی حکم دیا تھا ‘‘ علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ اِس اثر کو عبد اللہ بن زکریا بن الحارث بن ابی میسرہ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابراہیم بن ابی حیۃ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ اسناداً شبل بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ’’ میں نے ابن محیصن رحمۃ اللہ علیہ اور ابن کثیر داری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ وہ اَلَمْ نَشْرَحْ سے ختم تک تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ اُنہوں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے کہ ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اِس کا حکم دیا تھا ‘‘

علامہ دانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حافظ ابو العلاء رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الفحام رحمۃ اللہ علیہ، حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں ’’ کہ میں نے عکرمہ بن خالد مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پڑھا جب وَالضُّحٰی پر پہونچا تو اُنہوں نے کہا کہ تکبیر کہو۔ کیونکہ میرے وہ شیوخ جنہوں نے حضرت

ابن عباسؓ سے پڑھا ہے وَالضُّحٰی سے تکبیر کہنے کا حکم دیتے تھے" علامہ دانیؒ حافظ ابوالعلاؒ اور ابن الفحامؒ ۔ قنبلؒ سے وہ قواسؒ سے وہ عبدالحمیدؒ بن جریجؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "مجاہدؒ وَالضُّحٰی سے اَلْحَمْدُ تک تکبیر کہتے تھے" علامہ دانیؒ بذریعہ سند زینبیؒ اور ابن الصباحؒ سے، یہ دونوں قنبلؒ ۔ حلوانیؒ ۔ جدیؒ اور ابن شریحؒ سے، یہ چاروں قواسؒ سے وہ عبدالحمید بن جریجؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "مجاہدؒ خاتمہ وَالضُّحٰی سے سورۂ ناس کے ختم تک تکبیر کہتے تھے ۔ اور... وَالنَّاس پر تکبیر قطع کر دیتے تھے" ابن مجاہدؒ اس اثر کو دوسری سند سے روایت کرتے ہیں ۔ علامہ دانیؒ اور امام ابن مجاہدؒ بذریعہ سند امام سفیانؒ بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں کہ "میں نے حمیدؒ بن قیس اعرج کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ ایک مجمع ان کے گرد حلقہ کئے ہوئے ہوتا تھا ۔ جب وہ وَالضُّحٰی پر پہونچتے تھے تو ختم تک تکبیر کہتے تھے" حافظ ابوالعلاؒ سنداً روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے "تم جب قرآن پڑھو اور قصار مفصل پر پہونچو تو ہر دو سورتوں کے درمیان تکبیر و تحمید کہو"

فصل چہارم تکبیر کس کس روایت میں پڑھی جائیگی

روایتِ بزیؒ میں تکبیر کہنے پر اہل ادا کا اتفاق ہے ۔ اور قنبلؒ کی روایت میں اختلاف ہے ۔ جمہور مغربی قراء اور اکثر ائمہ قنبلؒ کے لئے تکبیر نہیں کہتے ۔ تیسیر کافی ۔ عنوان ۔ تذکرہ ۔ تبصرہ ۔ تلخیص العبارات ۔ ھادی اور ارشادِ ابن غلبونؒ میں بطریق ابن مجاہدؒ تکبیر بیان نہیں کی بلکہ امام ابن غلبونؒ صراحتاً کہتے ہیں "قنبلؒ

اور دیگر قراء نے تکبیر اختیار نہیں کی "۔ جمہور اہل عراق اور بعض دیگر ائمہ قنبلؒ کے لئے بھی تکبیر بیان کرتے ہیں ۔ جامع ابن فارسؒ ۔ مستنیر ۔ وجیز ۔ ارشادِ قلانسیؒ ۔ کفایۂ ابی العزؒ ۔ مبہج ۔ کفایہ فی الستّ ۔ تلخیص ابی معشرؒ ۔ اور غایۂ ابی العلاءؒ میں بطریق ابن مجاہدؒ تکبیر مذکور ہے ۔ اور بعض حضرات نے قنبلؒ کے واسطے دونوں وجوہ اختیار کی ہیں ۔ تیسیر کے سوا دانیؒ کی دیگر تصانیف میں ۔ نیز ہدایہ ۔ اعلان اور شاطبیہ میں دونوں درج ہیں ۔ دانیؒ مفردات میں کہتے ہیں " میں نے قنبلؒ کے لئے ابن مجاہدؒ کے سوا دیگر طرق سے تکبیر ۔۔ پڑھی ہے " اس وقت روئے زمین پر قنبلؒ کے لئے دونوں وجوہ ماخوذ ہیں ۔ حافظ ابو العلاءؒ نے سوسیؒ کے لئے ابتداءِ اَلَمْ نَشْرَحْ سے آخرِ ناس تک تکبیر روایت کی ہے ۔ ابن الفحامؒ بھی بطریق ابن حبشؒ اس کو روایت کرتے ہیں ۔ باقی تمام ائمہ سوسیؒ سے عدم تکبیر نقل کرتے ہیں ۔ اور دیگر ائمہ و رُوات سے باجماعِ طرق تکبیر مروی نہیں ۔ مگر بعض مشائخ تمام قراء کے لئے ہر روایت و قراءت میں تکبیر کہتے تھے ۔ چنانچہ ابن حبشؒ ۔ خبازیؒ اور کارزینیؒ کا معمول اور اہل مکہ کا تعامل اوپر مذکور ہوا ۔ حضرت محققؒ کہتے ہیں " آج کل تمام بلاد ۔ امصار اور دُنیا کے ہر گوشہ میں ختم قرآن کی محفلوں کا اسی پر عمل ہے " بناءؒ کہتے ہیں ۔ " بعض شیوخ نے سب کے لئے تکبیر اختیار کر رکھی تھی اور اس وقت بھی معمول ہے " ۔ سیدؒ کہتے ہیں " ہمارے طرق سے تکبیر مکیؒ کی قراءت کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی قراءت و روایت میں اختیار نہیں کی جاسکتی " ملا علیؒ کہتے ہیں " اور یہ تکبیر شافعیوں کے نزدیک ہر قراءت میں اور حنفیوں کے یہاں صرف ابن کثیرؒ کی قراءت میں سنت ہے خواہ مکہ میں پڑھیں یا غیر مکہ میں "

ہمارے متاخرین شیوخ کا خواہ شافعی ہوں یا حنفی یا کسی اور مسلک کے پابند، صدیوں سے یہی دستور العمل ہے کہ ختمِ قرآن کے وقت قصار میں تکبیر کہتے اور پڑھاتے تھے۔ اس میں حنفی و غیر حنفی کی تفریق نئی ایجاد ہے اور حق وہ ہی ہے جو سیدؒ نے بیان کیا کہ تکبیر مکیؒ کی قراءت کے ساتھ مخصوص ہے۔ (سیدؒ شافعی ہیں) اور اسمیں طریقہ اور غیر طریقہ کی بھی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ ائمہ ستہ اور اُن کے رُواۃ سے بجمیع طرق ترکِ تکبیر مروی ہے۔ مگر سوسیؒ کے لئے بعض طرق کا اوپر ذکر ہوا۔ پس اولیٰ یہ ہے کہ روایتاً قراءتِ مکیؒ کے سوا اور کسی روایت و قراءت میں تکبیر نہ پڑھیں اور نہ پڑھائیں۔ البتہ تلاوۃً متاخرین شیوخ کا اتباع کرتے ہوئے ختم کے وقت تکبیر کہہ سکتے ہیں۔ میرا یہی عمل ہے۔ امام ابو عبداللہ کارزینیؒ کے اس قول (مندرجۂ فصل دوم یہ کیسی اچھی سنت ہے۔ میں روایت کی مخالفت ناپسند کرتا ہوں ورنہ ہر شخص سے عہد لیتا کہ۔۔۔ہر روایت میں تکبیر کہے۔ الخ" کے یہی معنی ہیں۔ (تنبیہ) جو ائمہ سوسیؒ سے تکبیر نقل کرتے ہیں اور جو شیوخ باقی تارکین کے لئے تکبیر پڑھتے تھے وہ تکبیر کے بعد بسم اللہ کو لازم قرار دیتے ہیں۔ اور ترکِ بسم اللہ پہ تکبیر کو جائز نہیں رکھتے۔ پس یاد رہے کہ تکبیر کے ساتھ بسم اللہ کا پڑھنا لابدّی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتمّ

فصل پنجم محلِّ تکبیر:

تکبیر کے مبتدا و منتہٰی میں اختلاف ہے۔ اور منشاءِ خلاف یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءت کے بعد اور

اپنی قراءت سے پہلے تکبیر کہی تھی لہٰذا جمہور کہتے ہیں "کہ تکبیر آخر والضحیٰ سے مسنون ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی قراءت کے ختم پر تکبیر کہی تھی" یہ اظہر ہے۔ کیونکہ تکبیر کا سبب خواہ اظہارِ شکر و امتنان ہو۔ یا مسرت و شادمانی۔ یا استعجاب و حیرت۔ وہ حضرت جبرئیلؑ کے دیکھنے اور ان کے پیغام سے پیدا ہوا تھا۔ اور ایک گروہ کہتا ہے کہ "وہ تکبیر ابتدا میں مسنون ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قراءت کے شروع میں تکبیر کہی تھی" یہ اس صورت میں زیادہ منطبق ہو سکتا ہے جبکہ تکبیر کا مقصد خدائے تعالیٰ کی تعظیم اور حصولِ برکت ہو۔ پھر ان کے دو فرقے ہیں۔ ایک[1] ابتداءِ الم نشرح سے اور دوسرا[2] اشروع والضحیٰ سے کہتا ہے۔ امام ابن غلبونؒ۔ امام ابوالحسنؒ[1]۔ ابن سفیانؒ۔ مہدویؒ۔ ابومحمد مکیؒ[1]۔ دانیؒ (تیسیر میں) ابوطاہرؒ بن خلف۔ ابن شریحؒ[1] ابومعشرؒ۔ ابن بلیمہؒ۔ سبط الخیاطؒ (شنبوذیؒ کے طریقہ کے سوا) اور ھذلیؒ وغیرہ جمہور اہل مغرب اور اکثر اہل مشرق آخر والضحیٰ سے آخر ناس تک۔ ابن الفحامؒ (ابوالحسین فارسیؒ اور ابواسحٰقؒ مالکی کے طرق کے سوا) ابوالعزؒ (طریقۂ نقاشؒ کے سوا) ابوالحسنؒ خیاط (ابن فرحؒ۔ ہبۃ اللہؒ اور نظیفؒ کے طرق سے) ابن سوارؒ (ابوعلی شرمقانیؒ کے طریقہ کے سوا) اور حافظ ابوالعلاءؒ (طریقۂ ابن مجاہدؒ کے سوا)

---

[1] سخاویؒ الفتح الوحید میں کہتے ہیں "ابوالحسنؒ۔ ابومحمد مکیؒ۔ ابن شریحؒ اور مہدویؒ نے بزیؒ کے لئے اول والضحیٰ سے اور قنبلؒ کیلئے اول الم نشرح سے تکبیر بیان کی ہے" اور ابوشامہؒ نے ابراز المعانی میں اس کو ابومحمد مکیؒ کا مذہب بتایا ہے۔ مگر محققؒ کہتے ہیں "ان میں سے کسی نے اول والضحیٰ سے تکبیر بیان نہیں کی"... تعجب ہے کہ سخاویؒ اور ابوشامہؒ کو کیسے یہ مغالطہ ہوا۔ ۱۲

اور دیگر اکثر اہل عراق اول الم نشرح سے اول ناس تک۔ ابو علی مالکیؒ۔ ابن الفحامؒ (فارسیؒ اور ابو اسحٰقؒ کے طرق سے) ابو الحسنؒ خیاط (باقی تمام طرق سے) حافظ ابو العلاءؒ (بطریق ابن مجاہدؒ) ابو العزؒ (بطریق نقاشؒ وابی ربیعہؒ اور بطریق ابن مجاہدؒ وقنبلؒ) ابن سوارؒ (بطریق شرمقانی) اور سبط الخیاطؒ (بطریق شنبوذیؒ) اول والضحیٰ سے اول ناس تک کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ جو حضرات آخر والضحیٰ سے تکبیر کے قائل ہیں وہ آخر ناس پر تکبیر کہتے ہیں اور جو ائمہ اول الم نشرح یا اول والضحیٰ سے مانتے ہیں۔ وہ اول ناس تک تکبیر کہتے ہیں۔ آخر ناس پر نہیں کہتے۔ علامہ دانیؒ نے امام ابو القاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ وابی ربیعہؒ وبزیؒ اول والضحیٰ سے اول ناس تک تکبیر پڑھی ہے چنانچہ جامع البیان میں اس کو خود نقل کیا ہے۔ مگر اس کو اختیار نہیں کیا بلکہ رد کیا ہے۔ تیسیر میں کہتے ہیں "وہ جو احادیث اہل مکہ سے تکبیر کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں وہ اُس پر دلالت کرتی ہیں جو ہم نے شروع میں (آخر والضحیٰ سے آخر ناس تک) بیان کیا ہے۔ کیونکہ انمیں مطابقت ہے اور وہ صحت واجماع پر دلالت کرتی ہیں" اور اپنی اختیار کردہ صورت کی تائید میں جامع البیان میں کہتے ہیں "وہ تکبیر کی ابتدا آخر والضحیٰ سے ہے کیونکہ موسیٰ بن ھٰرونؒ بزیؒ سے۔ وہ عکرمہؒ سے وہ اسمٰعیلؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "میں نے امام ابن کثیرؒ سے قرآن پڑھا اور جب میں نے والضحیٰ ختم کی تو فرمایا کہ تکبیر کہو" اور شبلؒ روایت کرتے ہیں کہ "میں نے امام ابن کثیرؒ اور ابن محیصنؒ کو دیکھا ہے کہ وہ جب الم نشرح پر پہونچتے تھے تو تکبیر کہتے تھے" اور مجاہدؒ کہتے ہیں کہ "حضرت ابن عباسؓ مجھے ہر مرتبہ الم نشرح سے تکبیر کا حکم دیتے تھے" اور تکبیر کی انتہا سورۂ ناس کے

آخر میں ہوتی ہے کیونکہ شبلؒ روایت کرتے ہیں کہ "ختم تک تکبیر کہتے تھے" اور ابن جُریجؒ کہتے ہیں کہ "وہ مجاہدؒ وَالضُّحٰی سے اَلْحَمْدُ تک تکبیر کہتے تھے" نیز ابن جُریجؒ کہتے ہیں کہ "وہ مجاہدؒ خاتمۂ وَالضُّحٰی سے خاتمۂ ناس تک تکبیر کہتے تھے" اور حُمید اعرجؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ "وہ مجاہدؒ وَالضُّحٰی سے ہر سورۃ کے ختم پر آخرِ قرآن تک تکبیر کہتے تھے" محققؒ کہتے ہیں "دانیؒ نے آخرِ ناس پر اس لئے تکبیر اختیار کی ہے کہ وہ آخرِ وَالضُّحٰی سے تکبیر مانتے ہیں۔ اور یہی اُن تمام ائمہ کا مذہب ہے جو آخرِ وَالضُّحٰی سے تکبیر کے قائل ہیں۔ اور روایتِ شبلؒ کے سوا باقی نصوص بیان کردہ کا اقتضا بھی یہی ہے" حافظ ابوالعلاءؒ کہتے ہیں کہ "وہ بزیؒ اور قنبلؒ کے لئے ابن فُلیحؒ وابن مجاہدؒ اول وَالضُّحٰی سے تمام سورتوں کی ابتدا میں شروع سورۂ ناس تک۔ اور عمریؒ وزینبیؒ وسوسیؒ اول اَلَمْ نَشْرَحْ سے آخرِ ناس تک تکبیر کہتے تھے۔ اور سورۂ ناس وفاتحہ کے درمیان ترکِ تکبیر پر اتفاق ہے۔ مگر بکارؒ نے ابن مجاہدؒ سے ان کے درمیان بھی تکبیر کا اثبات روایت کیا ہے" محققؒ کہتے ہیں "وہ حافظ ابوالعلاءؒ نے آخرِ ناس پر اس لئے ترکِ تکبیر اختیار کیا ہے کہ وہ اول وَالضُّحٰی اور اول اَلَمْ نَشْرَحْ سے تکبیر کے قائل ہیں اور یہی اُن تمام حضرات کا مسلک ہے جو تکبیر کو اوائل کے لئے کہتے ہیں" پھر کہتے ہیں "وہ دونوں مذہب ظاہر وصحیح ہیں اور نُصوص متقدمہ سے خارج نہیں ہوتے" آخرِ وَالّیل سے تکبیر کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اگر کسی کا قول ایسا پایا جاتا ہے تو وہ مجاز ہے اور اس سے مراد اول وَالضُّحٰی ہے۔ کیونکہ نصوص واردہ میں سے کسی میں بھی وَالّیل کا ذکر نہیں ہے بلکہ اول یا آخرِ وَالضُّحٰی۔ یا اول اَلَمْ نَشْرَحْ ہے۔ هذلیؒ نے باتباع خزاعیؒ جو آخرِ وَالّیل کا حوالہ دیا ہے اس کا مفہوم اور شاطبیہ کے

شعر وَقَالَ بِهِ الْبَزِّیُّ مِنْ اٰخِرِ الضُّحٰی .·. وَبَعْضٌ لَّهٗ مِنْ اٰخِرِ الَّیْلِ وَصَّلَا

کے دوسرے مصرعہ کا مقصد[1] یقیناً یہی ہے۔ یعنی شاطبیؒ نے پہلے مصرعہ میں علامہ دانیؒ وغیرہ جمہور کے مذہب پر آخر وَالضُّحٰی سے اور دوسرے مصرعہ میں امام ابو علی مالکیؒ.. وغیرہ کے مذہب پر اول وَالضُّحٰی سے تکبیر کی ابتداء بیان کی ہے۔ مگر شاطبیؒ نے مذہب دوم پر تکبیر کا منتہٰی نہیں بتایا۔ بلکہ شاطبیہ سے بہرحال آخر ناس پر منتہٰی مفہوم ہوتا ہے۔ جو دشوار ہے۔ چنانچہ وہ اس سے قبل کہتے ہیں۔

وَفِیْهِ عَنِ الْمَکِّیْنَ تَکْبِیْرُهُمْ مَعَ الْ ـخَوَاتِمِ قُرْبَ الْخَتْمِ یُرْوٰی مُسَلْسَلَا

اِذَا کَبَّرُوْا فِیْ اٰخِرِ النَّاسِ اَرْدَفُوْا مَعَ الْحَمْدِ حَتَّی الْمُفْلِحُوْنَ تَوَسُّلَا

محققؒ کہتے ہیں "یہ مشکل ہے کیونکہ یہ ابو علیؒ وغیرہ کا مذہب نہیں"۔ پھر کہتے ہیں۔ "غالباً شاطبیؒ نے دوسرے مذہب پر منتہٰی بیان نہیں کیا"۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ شاطبیؒ نے دوسرا مذہب امام ابو علیؒ کی کتاب الروضہ سے نقل کیا ہے۔ اور الروضہ کی عبارت منتہٰی کے بارہ میں واضح[2] نہیں ہے۔ شاطبیؒ نے اس کو بعینہٖ نقل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

---

[1] شاطبیہ کے بعض شارحوں نے اس اشکال کے دفعیہ کی غرض سے دونوں مصرعوں کے مفہوم کو مجاز قرار دیکر اول اَلَمْ نَشْرَحْ اور اول وَالضُّحٰی کہدیا۔ لیکن یہ تاویل حقیقت سے اور بھی دور ہے۔ کیونکہ آخر وَالضُّحٰی سے ابتدا مجاز نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ علامہ دانیؒ اور جمہور کا یہی مذہب اور تیسیر میں یہی درج اور اکثر احادیث و نصوص میں یہی مذکور ہے اس کو مجاز کیسے کہہ سکتے ہیں ۔ ۱۲

[2] ابو علیؒ الروضہ میں کہتے ہیں "بزیؒ اول وَالضُّحٰی سے خاتمہ ناس تک اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور زینبیؒ قنبلؒ سے ابتداء اَلَمْ نَشْرَحْ سے یہی الفاظ روایت کرتے ہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ خاتمہ ناس کے ساتھ تکبیر منقطع ہو جاتی ہے"۔ اسمیں علامہ ابو علیؒ (باقی بر صفحہ آیندہ)

فصل ششم نماز میں تکبیر کا حکم :-

قواسؒ کہتے ہیں کہ "ابن جریجؒ یہ روایت کرکے کہ "مجاہدؒ والضحیٰ سے الحمد تک تکبیر پڑھتے تھے" کہتے ہیں کہ "میرے نزدیک امام اور غیر امام مساوی ہیں" حمیدیؒ کہتے ہیں "میں نے سفیانؒ بن عیینہ سے پوچھا کہ اے ابو محمد میں لوگوں کو رمضان میں ختم قرآن کے وقت نماز میں تکبیر کہتے دیکھتا ہوں یہ کیا بات ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ "میں نے صدقۃ بن عبداللہ بن کثیرؒ کو دیکھا ہے کہ وہ ستر برس سے زیادہ حرم کعبہ میں امام رہے ختم کے وقت ہمیشہ نماز میں تکبیر کہتے تھے" نیز حمیدیؒ، محمد بن عمر بن عیسیٰؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد رمضان میں قرآن سُنا رہے تھے ابن جریجؒ نے اُن کو والضحیٰ سے ..... ختم تک تکبیر کہنے کی .. ہدایت کی" نیز حمیدیؒ اپنے شیخ عمرؒ بن شبل مکی سے روایت کرتے ہیں کہ "عمر بن عیسیٰؒ نے رمضان میں ہماری امامت کی اور والضحیٰ سے تکبیر کہی۔ بعض آدمیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) نے اول ناس نہیں کہا جو ان کے مذہب کی واضح شکل تھی بلکہ خاتمۂ ناس کہا ہے۔ جس کے معنیٰ یہی ہوسکتے ہیں کہ خاتمۂ ناس پر تکبیر کو منقطع کر دیتے تھے یعنی تکبیر نہیں کہتے تھے۔ اور اور معنیٰ بھی نکل سکتے ہیں۔ شاطبیؒ نے بھی خواتم کہا ہے جو الرومنہ کے خلاف نہیں ہے اگرچہ مُغلق ضرور ہے۔ اور دوسرے شعر میں پہلے مذہب پر تفریع کی ہے۔ حافظ ابو شامہؒ کہتے ہیں "اور اگر یہ کہا جائے کہ بعض اہل ادا کے والضحیٰ کے شروع سے آخر ناس تک تکبیر کہنے کی کیا وجہ ہے ؟ تو جواب یہ ہے کہ سورۃ کے آخر کو شروع کا حکم دیدیا گیا ہے اور ہر سورۃ دو تکبیروں کے درمیان ہے۔ اور سورۂ ناس کے آخر میں تکبیر سورۂ فاتحہ کی وجہ سے نہیں ہے، اگر سورۂ فاتحہ کے لئے ہوتی تو فاتحہ اور بقرہ کے درمیان بھی مشروع ہوتی۔ مگر ایسا نہیں ہے کیونکہ تکبیر ختم کے لئے ہے افتتاحِ قرآن کے لئے نہیں ہے" یہ شرح اصل سے بھی زیادہ مُغلق ہے - ۱۲

انکار کیا تو انہوں نے کہا " مجھے ابن جریجؒ نے تکبیر کہنے کی ہدایت کی ہے "۔ ان لوگوں نے ابن جریجؒ سے پوچھا تو انہوں نے کہا " بے شک میں نے ان سے کہا ہے "۔ سخاویؒ اپنی سند سے اور امام ابن مجاہدؒ مضر بن محمد ضبیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ " علامہ ابو محمد حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید قرشی مکیؒ امام حرم تلمیذ شبل بن عبادؒ کہتے تھے " میں نے رمضان میں مقام ابراہیم میں نماز تراویح پڑھائی اور والضحیٰ سے آخر قرآن تک تکبیر کہی۔ مقتدیوں میں امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعیؒ بھی تھے، انہوں نے کہا " اَحْسَنْتَ وَاَصَبْتَ السُّنَّۃَ "۔ قنبلؒ، ابن المقریؒ، قواسؒ اور رکین بن الحصیبؒ سے روایت کرتے ہیں کہ " ان تینوں نے ابن الشہید حجبیؒ کو رمضان میں مقام کے قریب تکبیر کہتے سنا ہے "۔ محققؒ کہتے ہیں " مکہ کے قراء اور فقہا سے نماز میں تکبیر ثابت ہے۔ امام ابن کثیرؒ۔ امام ابن جریجؒ۔ امام شافعیؒ اور امام سفیان بن عیینہؒ اس کی صحت کے لئے کافی ہیں اور میں نے اپنے زمانہ میں امام ابو الثنا محمودؒ بن محمد خطیب جامع دمشق کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں تکبیر کا فتویٰ دیتے اور تراویح میں خود تکبیر کہتے اور اوروں کو اس کی رغبت دلاتے تھے "۔ پھر فرماتے ہیں " تکبیر کہنے والوں میں سے بعض حضرات والضحیٰ سے آخر تک ایک رکعت میں اس طرح پڑھتے تھے کہ ہر سورۃ کے ختم پر تکبیر کہتے جاتے اور سورۂ ناس کے ختم پر تکبیر کہہ کر رکوع کے لئے دوبارہ تکبیر کہتے تھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ بقرہ کی آیتیں پڑھتے تھے۔ خود میں نے دمشق اور مصر کی امامت کے زمانہ میں اور احیاءِ لیالی رمضان میں بارہا ایسا کیا ہے۔ اور جو لوگ صرف تراویح پڑھتے تھے ان میں سے بعض سورتوں کے آخر میں تکبیر کہہ کر رکوع کے لئے دوبارہ تکبیر کہتے تھے۔ اور بعض فاتحہ کے بعد تکبیر

کہکر بسم اللہ اور سورۃ پڑھتے تھے اور جب خدائے تعالیٰ نے مجھے مجاورتِ کعبہ کا شرف عطا فرمایا اور قیامِ رمضان کا فخر بخشا تو میں نے دیکھا کہ حرم محترم میں تراویح کے اندر ہر شخص وَالضُّحٰی سے ختم تک تکبیر کہتا ہے جس سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ مبارک سنّت ان میں آج تک باقی ہے۔" میرے شیخ قاری عبدالرحمٰن ضریرؒ صرف امام ابن کثیرؒ کی قراءت میں تراویح کے اندر آخر وَالضُّحٰی سے آخر ناس تک تکبیر کہتے تھے یہی میرا معمول ہے۔ دیگر قرآآت و روایات میں نماز کے اندر تکبیر کہنا ہمارا معمول نہیں۔ اور یہی اَولیٰ ہے۔ کیونکہ اتباعِ ائمہ و رُوات، متاخرین شیوخ کی پیروی سے بدرجہا فائق و افضل ہے۔

فصل ہفتم الفاظ تکبیر:۔

بزیؒ کے لئے تذکرہ۔ ہادی۔ ہدایہ۔ کافی۔ تبصرہ۔ تلخیص اور عنوان میں بجمیع طرق اور تیسیر و شاطبیہ میں بطریق ابی ربیعہؒ اور ہبۃ اللہؒ کے سوا ابو ربیعہؒ سے دیگر تمام اہل عراق تکبیر کے الفاظ اَللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ۔ شیخ ابوالفتحؒ اور امام ابوالحسنؒ سے بطریق سامریؒ یہی الفاظ پڑھے ہیں۔ اور قنبلؒ کے لئے بھی اکثر اہل مغرب۔ اور دیگر حضرات کے لئے تکبیر پڑھنے والے بھی یہی الفاظ نقل کرتے ہیں۔ ابن الحبابؒ و ابن الفرحؒ، بزیؒ سے اور ہبۃ اللہؒ، ابو ربیعہؒ سے باضافۂ تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ روایت کرتے ہیں۔ علامہ دانیؒ نے شیخ ابوالفتحؒ سے بطریق عبدالباقیؒ اور بطریق ابوالفرج نجاد مقریؒ یہی الفاظ پڑھے ہیں۔ اور تیسیر میں کہتے ہیں "میرے شیخ

ابوالفتحؒ، عبدالباقیؒ سے، وہ احمد بن سالم ختلیؒ اور احمد بن صالحؒ سے، یہ دونوں حسن بن الحبابؒ سے روایت کرتے ہیں کہ "میں نے بزیؒ سے پوچھا کہ تکبیر کے الفاظ کسطرح ہیں۔ انہوں نے کہا "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"۔ اس روایت کو بیان کر کے دانیؒ کہتے ہیں "ابن الحبابؒ اتقان وضبط اور صدقِ لہجہ میں ایسے ذی مرتبہ بزرگ ہیں کہ ان کی عظمت سے اس فن کا جاننے والا کوئی شخص بے خبر نہیں ہو سکتا نیز فرماتے ہیں کہ "میں نے شیخ ابوالفتحؒ سے تہلیل وتکبیر اور باقی شیوخ سے صرف تکبیر پڑھی ہے"۔ محققؒ کہتے ہیں "بزیؒ سے تہلیل بھی نصًا صحیح وثابت ہے اور اس کے بیان کرنے میں ابن الحبابؒ متفرد نہیں ہیں بلکہ شذائیؒ، ابن مجاہدؒ سے۔ ابن الشارؒ زینبیؒ سے۔ ہبۃ اللہؒ ابوربیعہؒ سے۔ ابن فرحؒ، بزیؒ سے تہلیل روایت کرتے ہیں اور میں نے بعض شیوخ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں تہلیل وتکبیر کو مختار سمجھتے تھے تاکہ اسمیں اور تکبیرِ رکوع میں فرق ہو"۔ امام ابواسحٰق رازی ثم الشیرازیؒ تبصرۃ البیان فی القرآات الثمان میں کہتے ہیں "ابن کثیرؒ آخرِ وَالضُّحٰی سے ختمِ قرآن تک تکبیر کہتے تھے جس کے الفاظ قنبلؒ سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور بزیؒ سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مروی ہیں۔ خواہ نماز میں ہو یا خارج از نماز میں"۔ شیخِ خراسان ابوالحسنؒ نیشاپوری ارشاد فی القرآات الاربعۃ عشر میں کہتے ہیں "بمذہب ابن کثیرؒ نماز میں تکبیر مع تہلیل کہنی مستحب ہے تاکہ تکبیرِ رکوع سے التباس نہ ہو"۔ قنبلؒ کے لئے بھی اکثر اہل مشرق تہلیل نقل کرتے ہیں۔ متعدد اہل عراق نے امام ابن مجاہدؒ سے اور سبط الخیاطؒ نے کفایہ میں بہر دو طرق اور مبہج میں بطریق ابن مجاہدؒ تہلیل روایت کی ہے۔ ابن سوارؒ کہتے ہیں "میں نے اپنے تمام شیوخ سے قنبلؒ کے لئے تہلیل پڑھی ہے"۔

ابوالحسن خیاطؒ جامع میں ابن مجاہدؒ وابن شنبوذؒ وغیرہ سے تہلیل نقل کرتے ہیں۔ مہدویؒ نے ابوالحسن قنطریؒ سے تہلیل پڑھی ہے۔ دانیؒ جامع البیان میں کہتے ہیں "بزیؒ وقنبلؒ سے دونوں صورتیں یعنی تہلیل مع تکبیر اور صرف تکبیر۔ صحیح۔ جیّد۔ مشہور اور معمول ہیں"۔ سبط الخیاطؒ کفایہ میں کہتے ہیں "قنبلؒ ابن کثیرؒ سے ہماری اس کتاب کے طرق پر تکبیر مع تہلیل روایت کرتے ہیں"۔ انہیں ناقلینِ تہلیل میں سے بعض ائمہ نے تحمید بھی روایت کی ہے چنانچہ بزیؒ کے لئے امام ابوطاہر عبدالواحدؒ، ابن الحبابؒ سے اور ھذلیؒ، ابن الحبابؒ وابن الفرحؒ سے اور غضائریؒ (شیخِ اہوازیؒ) ابن الفرحؒ سے۔ اور قنبلؒ کے لئے یہی غضائریؒ ابن الصباحؒ سے باضافہ تحمید لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ نقل کرتے ہیں۔ امام ابوالفضل رازیؒ وسیط میں کہتے ہیں "استاذ ابوالحسن حمامیؒ، زید بن علیؒ سے وہ ابن فرحؒ سے وہ بزیؒ سے تکبیر سے قبل تہلیل اور تکبیر کے بعد تحمید روایت کرتے ہیں"۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ امام ابوالفضل خزاعیؒ المنتہیٰ میں ابن الصباحؒ سے وہ ابوربیعہؒ سے وہ بزیؒ سے نیز خزاعیؒ اور ابوالکرمؒ، ابن الصباحؒ سے وہ قنبلؒ سے اور ابوالبرکات بن الوکیلؒ بذریعہ ابن الصباحؒ قنبلؒ سے اور بذریعہ ابوربیعہؒ بزیؒ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ **خُلاصۂ فصل** یہ ہے کہ تمام ناقلینِ تکبیر کا تکبیر پر اجماع ہے۔ بہت سے حُذّاق نے تکبیر مع تہلیل اور بعض نے تکبیر کے ساتھ تہلیل و تحمید روایت کی ہے۔ تنہا تکبیر اَشہر اور مع تہلیل مشہور ہے۔ غیرِ نماز میں تکبیر اَولیٰ اور نماز میں تہلیل کے ساتھ انسب ہے۔ تحمید اگرچہ روایتاً اُن کے برابر نہیں اور نہ ہمارے طرق سے منقول ہے مگر صحیح ہے۔ قاری کو اختیار ہے

جسطرح چاہے پڑھے[1]۔ لیکن یہ امور یاد رہیں کہ نمبر۱ تہلیل تکبیر سے قبل اور تحمید اس کے بعد ہے اور بسم اللہ ان کے بعد... پڑھی جائیگی۔ مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں۔ یعنی نہ ان کو اُلٹ پلٹ سکتے ہیں اور نہ بسم اللہ سے مؤخر کر سکتے ہیں نمبر۲ تہلیل تکبیر کے بغیر۔ اور تحمید تہلیل کے بغیر جائز نہیں۔ یعنی تکبیر تنہا۔ اور تہلیل مع تکبیر۔ اور تہلیل مع تکبیر و تحمید پڑھ سکتے ہیں۔ تنہا تہلیل یا تکبیر و تحمید یا تہلیل و تحمید نہیں پڑھ سکتے نمبر۳ خواہ تہلیل و تکبیر پڑھیں یا تینوں۔ ان کا حکم ایک آیت موصولہ کا ہے۔ یعنی ان کو وقف، سکتہ اور روم و اشمام سے جُدا کرنا صحیح نہیں نمبر۴ بعض ائمہ نے تہلیل میں مد تعظیم جائز رکھا ہے جو صحیح ہے مگر ہمارے طریقہ سے نہیں۔

---

[1] متاخرین شیوخ نے تکبیر وغیرہ کے پڑھانے کے مختلف طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔ بعض کَیْفَ مَا اتَّفَقَ کہیں تکبیر۔ کہیں تہلیل و تکبیر اور کہیں تینوں پڑھاتے تھے۔ بعض مصری ہر جگہ پہلے تکبیر۔ پھر تہلیل و تکبیر۔ اور پھر تہلیل مع تکبیر و تحمید پڑھاتے تھے۔ اور بعض مصری تحمید نہیں پڑھاتے تھے۔ ہندوستان کے بعض مشائخ نے معنوی بشاعت کا اعتبار کرکے گیارہ سورتوں نمبر۱-۶ وَالضُّحٰی تا بَیِّنَہ نمبر۷ وَالْعٰدِیٰتِ نمبر۸ تکاثر نمبر۹ کٰفرون نمبر۱۰ نصر اور نمبر۱۱ اخلاص پر فقط تکبیر اور باقی گیارہ سورتوں نمبر۱ زلزال نمبر۲ قارعہ نمبر۳-۸ والعصر تا کوثر نمبر۹ تَبَّتْ نمبر۱۰-۱۱ اور مُعَوِّذَتَین کے بعد تہلیل و تکبیر اختیار کر رکھی ہے اُن میں سے بعض سورۂ ناس کے بعد تحمید کا اضافہ کر دیتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔ ان کے خیال میں فَحَدِّثْ۔ فَارْغَبْ۔ الْحٰكِمِيْنَ۔ وَاقْتَرِبْ۔ الْفَجْرِ۔ رَبَّهٗ۔ لَخَبِيْرٌ۔ النَّعِيْمِ۔ دِيْنِ۔ تَوَّابًا اور اَحَدٌ کے بعد لاءِ نافیہ کا نطق موزوں نہیں ہے۔ مگر یہ قیاس اُسی طرح بے اصل ہے جس طرح اربع زُہر میں بعض تارکین کے لئے بسم اللہ کے پڑھنے کا تھا كَمَا مَرَّ۔ کیونکہ باعتبار معنی حَامِيَةٌ۔ بِالصَّبْرِ۔ مُمَدَّدَةٍ۔ مَاْكُوْلٍ۔ خَوْفٍ اور الْاَبْتَرُ کے بعد بھی لَا کے تلفظ کی وہی کیفیت ہے جو اُن میں ہے۔ ۱۲

فصل ہشتم صور سبعہ بین السورتین کی بحث :-

باب ماسبق میں والضحٰی کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ تکبیر کے ساتھ بین السورتین آٹھ وجوہ ہو سکتی ہیں اُن میں سے ایک ناجائز اور سات جائز ہیں ۔ اور باب ہذا کی پانچویں فصل میں یہ بیان ہوا ہے کہ بعض ائمہ تکبیر کو سورتوں کی ابتدا کے لئے اور بعض انتہا کے لئے کہتے ہیں ۔ جس سے کہ ان اشکال سبعہ کی تین نوعیں ہو جاتی ہیں یعنی ان میں سے تین[۳] صورتیں باحتمالِ تقدیرین ۔ اور دو[۲] اس تقدیر پر کہ تکبیر اوائل کے لئے ہے ۔ اور دو[۲] اس تقدیر پر کہ تکبیر اواخر کے لئے ہے ، پڑھی جاتی ہیں ۔ جمہور ائمہ ساتوں کو جائز کہتے ہیں اور بعض نے ان میں سے بعض کا انکار کیا ہے اور بعض کو مُختار بتایا ہے ۔ خلاصہ درج ذیل ہے ۔ **نوع اول** وہ تین[۳] صورتیں جو باحتمالِ تقدیرین پڑھی جاتی ہیں نمبر۱ قطع کل (٥٥٥٥) یہ وجہ جامع البیان کنز ۔ فاسیؒ اور جعبریؒ کی شُرح میں مذکور ہے ۔ شاطبیہ سے بھی متبادر ہوتی ہے لیکن امام ابو محمد مکیؒ اس کو منع کرتے ہیں ۔ جس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی نمبر۲ قطع اول و ثانی اور وصل ثالث (٥-٥٥٥) یہ وجہ ہدایہ ۔ کنز ۔ تلخیص ۔ تجرید ۔ ارشادِ قلانسیؒ غایۃ حافظ ابی العلاءؒ ۔ فاسیؒ اور جعبریؒ کی شُرح میں درج ہے ۔ شاطبیہ سے بھی مفہوم ہوتی ہے اور مہدویؒ کے نزدیک مختار ہے نمبر۳ وصل کل (٥-٥-٥-٥٥) اس وجہ کو دانیؒ ۔ شاطبیؒ ۔ ابن الفحامؒ ۔ سبط الخیاطؒ ۔ مہدویؒ اور تمام شارحین شاطبیہ نے بیان کیا ہے ۔ اور مہدویؒ اس کو بھی مختار کہتے ہیں ۔ **نوع دوم** وہ دو[۲] صورتیں جو اس احتمال پر پڑھی جاتی ہیں کہ تکبیر اوائلِ سور کے لئے ہے نمبر۱ قطع اول وصل

ثانی اور قطع ثالث (ه ٥٥٥ ه) یہ وجہ کنز اور فاسیؒ کی شرح میں مذکور ہے۔ شاطبیہ سے بھی متبادر ہوتی ہے۔ جعبریؒ انقطاعِ جانبین کی وجہ سے اس کو منع کرتے ہیں۔ لیکن یہ ممانعت قیاس صحیح کے خلاف ہے ۲ قطع اول وصل باقی (ه ٥٥٥ ه)۔۔۔ مستنیر اور جامع خیاطؒ میں صرف یہی ایک صورت مذکور ہے۔ کتاب القرآت شنذائیؒ، ارشادِ قلانسیؒ۔ تذکارِ ابن شیطاؒ۔ اور غایۃ ابی العلاءؒ وغیرہ اُن ائمہ کی تمام کتابوں میں جو تکبیر کو اوائل کے لئے کہتے ہیں۔ مختار۔ ہدایہ۔ الروضہ۔ تجرید۔ تلخیص مبہج اور کفایہ میں مذکور۔ اور کافی میں دوسری شکل ہے۔ علامہ دانیؒ نے بھی تیسیر اور جامع البیان میں اس کو درج کیا ہے۔ اور امام ابوالقاسم فارسیؒ سے بطریق نقاشؒ وابی ربیعہؒ یہی وجہ پڑھی ہے۔ **نوع سوم** دہ دو صورتیں جو اِس احتمال پر پڑھی جاتی ہیں کہ تکبیر اواخر کے لئے ہے ۱ وصل اول قطع باقی (ه ٥ـ٥٥ ه) یہ وجہ منتہی الخزاعیؒ تلخیصِ ابی معشرؒ۔ کنز۔ فاسیؒ اور جعبریؒ کی شروح میں مذکور ہے۔ لیکن ابو محمد مکیؒ اس کو بھی منع کرتے ہیں۔ تعجب ہے کیونکہ مکیؒ کا مذہب یہ ہے کہ تکبیر اواخر کے لئے ہے پس ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے ۲ وصل اول قطع ثانی اور وصل ثالث (ه٥ ٥ـ٥) مفردہؒ دانیؒ میں صرف یہی صورت درج ہے۔ تذکرہ۔ جامع البیان اور تیسیر میں مختار۔ سخاویؒ اور ابوشامہؒ وغیرہ کی تمام شروح میں مذکور، کافی میں پہلی وجہ اور تجرید وغیرہ اُن ائمہ کی تمام کتابوں میں بیان ہوتی ہے جو تکبیر کو اواخر کے لئے کہتے ہیں۔ امام ابوالحسنؒ کہتے ہیں "یہ اشہر ہے میں نے اسی طرح پڑھا ہے اور اسی کو اختیار کرتا ہوں۔" **(تنبیہات) اول** اکثر محققین کے نزدیک ان اشکال میں قطع سے، وقف مراد ہے سکتہ نہیں۔ مہدویؒ۔ ابو محمد مکیؒ۔ دانیؒ

قلانسیؒ۔ حافظ ابو العلاءؒ۔ ابو الحسن خیاطؒ۔ ابن سوارؒ۔ ابن شریحؒ۔ سبط الخیاطؒ۔۔
سخاویؒ اور ابو شامہؒ وغیرہ یہی کہتے ہیں۔ مگر جعبریؒ کی رائے ہیں قطع، وقف و سکتہ
دونوں کے لئے عام ہے۔ محققؒ، جعبریؒ کی رائے کو وہم قرار دیتے ہیں۔ اور میری ناقص
رائے ہیں جعبریؒ برسرِ صواب ہیں کیونکہ وصلاً وقفہ لطیفہ کرنا جائز ہے اور یہی سکتہ
ہے۔ **دوم** ان صُورِ سبعہ کا اختلاف، روایتی نہیں۔ بلکہ سکون وقفی کے طول۔ توسط
قصر اور رَوم و اشمام کی طرح اختلافِ تخییری ہے۔ محققؒ کہتے ہیں "یہ مناسب ہے
کہ انواع ثلٰثہ ہیں سے ایک ایک وجہ پڑھ لی جائے مگر یہ لازم نہیں"۔ بعض شیوخؒ۔۔۔
مختلف مقامات ہیں مختلف وجوہ پڑھاتے تھے یعنی کہیں کوئی اور کہیں کوئی۔ مگر
مبتدیوں کے لئے ان کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ **سوم** جو ائمہ تکبیر کو آخرِ سورت کے
لئے کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر کسی سورۃ کے ختم پر رکوع کریں یا کسی اور وجہ سے
قراءت قطع کریں تو تکبیر کہہ کر رکوع کے لئے دوبارہ تکبیر کہیں گے اور قراءت قطع کریں
گے ہمارا یہی معمول ہے۔ اور جو ائمہ تکبیر کو اوائلِ سُوَر کے لئے مانتے ہیں۔ ان کے نزدیک
تکبیر کے بغیر قطع کریں گے۔ اور جب قراءت شروع کرنی چاہیں تو تکبیر سے افتتاح کریں
گے۔ یہی حکم سورۂ علق کے سجدہ کا ہے۔ پہلا گروہ تکبیرِ اختتام کے بعد سجدہ کے لئے
دوبارہ تکبیر کہتا ہے۔ اور دوسرا گروہ ختم پر تکبیرِ سجدہ کہہ کر سجدہ کرتا ہے اور سجدہ
کے بعد تکبیر سے قراءت شروع کرتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

فصل نہم تکبیر کے وصل کا طریقہ:۔

بحالت وصل اسم جلالہ کا ہمزہ ساقط ہو جاتا ہے پس اس سے قبل حرکت

کا ہونا لابدی ہے اور اگر پہلی سورۃ کا آخر، حرف ساکن یا نون تنوین ہو تو اس کو کسرہ سے متحرک کر دیتے ہیں جیسے فَحَدِّثِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فَارْغَبِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَخَبِیْرُنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ تَوَّابَانِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ مَسَدِنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور اس حال میں اسم جلالہ کے لام کو باریک پڑھتے ہیں اور اگر کسی حرکت سے متحرک ہو تو اس حرکت سے وصل کر دیتے ہیں جیسے۔ الْحٰکِمِیْنَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ الْفَجْرِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ الْاَبْتَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور صلہ حسب قاعدہ حذف ہو جاتا ہے جیسے رَبَّہٗ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یَرَہٗ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کسرہ کے بعد لام باریک اور باقی حالات میں ۔۔۔ پُر ہوگا۔ اور اگر سورۃ ماضیہ کا تہلیل سے وصل کریں تو تنوین کا لام میں ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے مَاْکُوْلٍ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اور باقی تمام حالات میں وہ حرف اپنی اصلی حالت پر رہتا ہے آخر سورۃ سے تکبیر یا تہلیل کا وصل کرنے میں کسی بشاعت معنوی کا وہم نہ ہونا چاہیے محقق کہتے ہیں وہ تکبیر و تہلیل سے وصل کے بارہ میں کسی نے وہ بات اختیار نہیں کی جو بعض اہل ادا نے اَرْبَعِ زُہْر میں اختیار کی ہے۔ میں نے بعض ایسے لوگوں کو جو روایات کا علم نہیں رکھتے اس وہم میں مبتلا دیکھا ہے اسی لئے میں نے اس پر تنبیہ کی ہے اور اسی وجہ سے میں نے دانی کی بیان کردہ مثالیں حرف بحرف نقل کی ہیں۔"

فصل دہم دُعا اور اس کا طریقہ :-

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رض روایت کرتے ہیں قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ اَوْ قَالَ مَنْ جَمَعَ

لہ جو شخص قرآن پڑھے یا جمع کرے خدائے تعالیٰ کے یہاں اس کی (باقی بر صفحہ آیندہ)

الْقُرْاٰنَ کَانَتْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَجَّلَهَا لَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنْ شَاءَ ادَّخَرَهَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ" حضرت انسؓ بن مالک انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا[۲] "مَعَ کُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ" نیز حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا[۳] "لَهٗ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ وَّشَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ" نیز حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا "لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ[۲] دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ عِنْدَ خَتْمِهٖ" مُسعرؒ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ "امام محمدؒ بن اسمٰعیل بخاریؒ رمضان المبارک میں تراویح کی ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھتے اور تہجد کی نوافل میں روزانہ ایک ثُلُثِ قرآن پڑھ کر تیسرے روز صبح کی نماز میں ختم کرتے اور دن میں روزانہ ایک قرآن پڑھ کر مغرب کی نماز میں ختم کرتے اور فرماتے تھے[۲] "عِنْدَ کُلِّ خَتْمٍ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ" حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے[۲] "مَنْ خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَهٗ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ" حضرت مجاہدؒ کہتے تھے[۴] "تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ" اور "اِنَّ الدُّعَاءَ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ" حمید اعرجؒ کہتے تھے "مَنْ قَرَأَ[۵] الْقُرْاٰنَ ثُمَّ دَعَا اَمَّنَ عَلٰی دُعَائِهٖ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ مَلَكٍ" امام احمدؒ بن حنبلؒ نماز تراویح میں دعا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ایک دعا مقبول ہوتی ہے خواہ دنیا میں عطا کرے یا آخرت کے لئے ذخیرہ فرمائے مہ۲ ہر ختم پر دُعا قبول ہوتی ہے مہ۳ حامل قرآن کے لئے ختم کے وقت دعا مقبول اور جنت میں ایک درخت ہوتا ہے۔ مہ۴ ختم قرآن کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے مہ۵ جو شخص قرآن پڑھ کر دعا کرتا ہے اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں ۔ ۱۲

کو مستحب فرماتے ہیں۔ چنانچہ حنبلؒ آپ سے روایت کرتے ہیں کہ "جب تم قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ختم کر چکو تو رکوع سے قبل دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاؤ"۔ حنبلؒ کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ آپ نے اس کو کہاں سے اخذ کیا ہے فرمایا کہ "میں نے اہل مکہ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے"۔ فضل بن زیادؒ کہتے ہیں "میں نے امام موصوفؒ سے پوچھا کہ میں قرآن ختم کرنا چاہتا ہوں آیا تراویح میں ختم کروں یا وتروں میں؟ آپ نے فرمایا کہ "تراویح میں تاکہ ہمارے لئے دو رکعتوں میں دعا ہو سکے"۔ میں نے عرض کیا کہ کس طرح۔ تو فرمایا کہ "جب تم قرآن ختم کر چکو تو رکوع سے قبل دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور ہمارے ساتھ نماز میں دعا کرو اور لمبا قیام کرو۔ میں نے پوچھا کہ کیا دعا کروں تو فرمایا کہ جو کچھ تم چاہو۔ میں نے یہی کیا۔ امام ممدوحؒ بھی میرے پیچھے ہاتھ اٹھائے دعا کرتے تھے"۔ امام سفیانؒ بن عیینہ کا بھی حرم کعبہ میں اہل مکہ کے ساتھ یہی عمل تھا۔ عباس بن عبد العظیمؒ کہتے ہیں کہ "میں نے مکہ اور بصرہ میں یہی دیکھا ہے"۔ حضرت عثمانؓ بن عفان اور اہل مدینہ سے بھی دعا منقول ہے۔ نوویؒ کہتے ہیں "قراءتِ قرآن کے بعد دعا مؤکد طور پر مستحب ہے۔ مناسب ہے کہ امور مہمہ کے لئے جنکا غالب حصہ آخرت کے لئے ہو اور مسلمانوں کی اصلاح و رفاہ سلطان اور ارباب حکومت کے واسطے طاعت و پرہیزگاری۔ نکوئی اور پارسائی۔ حق پر اجتماع اور دشمنوں پر غلبہ کے لئے کلمات جامعہ سے خشوع و خضوع اور عاجزی و تضرع کے ساتھ دعا کرے"۔ حضرت عبد اللہؓ بن عمرؓ اور حضرت انسؓ بن مالک ختم قرآن کے وقت اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو حصولِ برکت کے لئے جمع کر لیتے تھے۔ اسلاف کرام میں سے بہت سے بزرگ ختم کے وقت صلحاء و علماء کو بلاتے تھے۔ حکیم بن عتبہؒ کہتے ہیں کہ "مجھے مجاہدؒ نے بلایا جب میں وہاں پہونچا تو دیکھا

کہ ابن ابولبابہؒ بھی وہاں موجود تھے۔ مجاہدؒ نے کہا کہ ہم قرآن ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے آپ کو بلایا ہے۔" محققؒ کہتے ہیں "ختم قرآن کا موقعہ بلاشبہ مبارک اور حضورِ ملائکہ کا وقت ہے خصوصاً جبکہ قرآن صحت کے ساتھ پڑھا جائے۔ پس چاہیے کہ آدابِ دعا کو ملحوظ رکھکر دعا کریں"۔ ختم قرآن پر دعا کرنے یا نکرنے میں بزرگوں کے تین گروہ ہیں۔ (**اوّل**) بعض حضرات خدائے تعالیٰ کی بے نیازی سطوت وجبروت اور قہر وبطش کو پیش نظر رکھ کر اور اپنے عمل کو ناقابلِ ہدیہ تصور کرتے ہوئے ختم کے بعد اعترافِ قصور کی غرض سے استغفار وتوبہ میں مشغول ہوجاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہی غنیمت ہے کہ برابر۔ سرابر چھوٹ جائیں اور موقفِ حساب میں کوتاہیوں کی باز پُرس نہ ہو۔ یہ وہ حضرات ہیں جن پر خوف غالب تھا (**دوم**) اور بعض بزرگ ختم کے بعد فوراً دوسرا قرآن شروع کردیتے تھے۔ نہ دعا کرتے تھے اور نہ استغفار کیونکہ وہ جانتے تھے "درحضرت کریم تقاضہ چہ حاجت است"۔ اور اُن کو یقین تھا کہ "خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند" یہ حضرات اہل رضا ہیں امام مالکؒ کا مذہب یہی ہے کہ قرآن میں کسی چیز کو شامل نہ کیا جائے۔ (**سوم**) اکثر حضرات خدائے تعالیٰ کی ربوبیت، بندہ کی عبدیت۔ فقر وفاقہ اور ہر امر میں محتاج الی اللہ ہونے کی بناپر دعا کرتے تھے۔ وہ دیکھتے تھے کہ اس کا فضل اور رحمت ہر نیک وبد کے لئے عام اور اس کی نعمتیں ہر مطیع ونافرمانی بردار پر وسیع ہیں۔ انھیں یقین تھا کہ قرآن شافع ہے لہٰذا ان کی امید قوی ہوجاتی تھی۔ اور گناہ وتقصیر کا خیال اگرچہ وہ بکثرت ہوں اُن کو غفار وستار کی بارگاہ میں دعا سے نہیں روکتا تھا۔ بلکہ ارشاد رب العزت اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وغیرہ ان کو دعا پر برانگیختہ کرتا تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ کا یہی مسلک ہے۔ ہمارے شیوخ ختم کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی پانچ آیتیں هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

تک پڑھتے اور پھر انمیں سے اکثر حضرات آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں نماز میں بغیر ہاتھ اٹھائے تلاوت اور اس کے بعد دیگر ادعیۂ قرآنی سے دعا کرتے تھے اور نماز سے باہر ہاتھ اُٹھاکر مختلف الفاظ ماثورہ سے دعا مانگتے تھے یہی بدستور ہے واللہ اعلم عند اللہ

خاتمہ امور متفرقہ میں :-

فائدہ اول : بعض اشخاص قرآن ختم کرتے ہوئے سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھا کرتے ہیں۔ ابوالفخر حامد بن علی بن حسنویہ قزوینیؒ حلیۃ القراء میں کہتے ہیں "ہروانیؒ بطریق اعشیؒ اخلاص تین مرتبہ پڑھتے تھے اور ماثور ایک مرتبہ ہے" محققؒ کہتے ہیں "یہ وہ عمل ہے جسکو نہ ہم نے پڑھا۔ نہ سنا اور نہ ہمارے کسی امام سے منصوص اور نہ ہروانیؒ کے سوا کسی اور فقیہ نے اس کا ذکر کیا۔ قاضی ابوعبداللہ محمدؒ بن عبداللہ بن الحسین جعفی حنفی کوفی ہروانیؒ اعلیٰ پایہ کے فقیہ تھے۔ خطیب بغدادی جو آپ کے معاصر ہیں کہتے ہیں "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے زمانہ سے کوفہ میں کوئی شخص ہروانیؒ سے افقہ نہ تھا" یہ عمل ان ہروانیؒ کا اختیار کردہ تھا۔ طریقہ اعشیؒ میں اس کا وجود نہیں ہے۔ امام ابوعلی مالکیؒ۔ ابوعلی غلام الہراسؒ (شیخ قلانسیؒ) ابوعلی شرمقانیؒ۔ ابوعلی عطارؒ (شیوخ ابن سوارؒ) اور امام ابوالفضل خزاعیؒ نے اعشیؒ کا طریقہ ہروانیؒ سے پڑھا ہے ان میں سے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اگر اعشیؒ سے یہ اعادہ نصًا۔ یا اداءً ثابت ہوتا تو یہ حضرات ضرور اس کو بیان کرتے۔ قاضی ابوعبداللہ ہروانیؒ۔ فقیہ و محدث، عالم اور اختیار کے اہل تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی رائے سے یہ عمل اختیار کرلیا تھا۔ صواب وہی ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔ یہی جملہ اسلاف کرام کا معمول اور تمام متاخرین کے نزدیک ماخوذ ہے۔ تاکہ عوام اس کو سنت اعتقاد نہ کرنے لگیں۔ اور حنبلی علماء تو اس اعادۂ اخلاص کو نصًا منع کرتے ہیں" حضرت محققؒ کا فیصلہ حق

ہے ہمارے ائمہ سے قرناً بعد قرنٍ ایک مرتبہ پڑھنا منقول ہے۔ میں نے اپنے شیوخ اور اپنے شیوخ کے شیوخ کو اسی کا پابند دیکھا ہے۔ اور خود میں نے ان کو ان گنت مرتبہ قرآن سنایا اور ہمیشہ اخلاص ایک مرتبہ پڑھی۔ اور اسی طرح پڑھتا اور پڑھاتا ہوں۔

فائدہ دوم: بزرگان سلف کی عادت تلاوتِ قرآن کے بارہ میں مختلف تھی بعض دو مہینہ میں۔ بعض ایک مہینہ میں۔ بعض دس اور بعض آٹھ روز میں۔ اکثر ایک ہفتہ میں۔ بعض چھ۔ بعض چار۔ بعض تین۔ بعض دو اور بعض ایک دن میں اور بعض ایک رکعت میں قرآن ختم کرتے تھے۔ (اس مؤخر الذکر گروہ میں سے حضرت عثمانؓ حضرت تمیم داریؓ۔ حضرت سعید بن جبیرؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ ہیں)۔ اور بعض حضرات ایک قرآن دن میں اور ایک رات میں ختم کر لیتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ کا رمضان میں یہی عمل تھا اور بعض سے اس سے بھی زیادہ منقول ہے جو خرقِ عادت سے ہے۔ حُفّاظ و قراء پر لازم ہے کہ تلاوتِ قرآن سے غافل نہ ہوں۔ اور جتنا ممکن ہو ایک ہی مقدار میں دواماً پڑھتے رہیں۔ خاص مجبوری کے سوا کبھی کم اور کبھی زیادہ پڑھنا۔ اور کبھی ترک کر دینا ناموزوں ہے۔ خدائے تعالیٰ ہر مسلمان کو تلاوتِ قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور بہتر ہے کہ صبح کی نماز یا مغرب کی نماز میں قرآن ختم کریں۔ اور پیر کا دن یا جمعہ کی رات ہو۔ بعض شیوخ ختم... کے دن روزہ رکھتے تھے۔ بعض حضرات ختم کے بعد احباب و مساکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ یہ جائز ہے بشرطیکہ عُجب وریا اور اظہارِ تفاخر مقصود نہ ہو۔ خدائے تعالیٰ ہر شخص کو ان صفات ذمیمہ سے بچائے اور سلف صالحین کے مسلک پر چلائے! آمین

بحمد اللہ تبارک وتعالیٰ ہم اس کتاب کے آخری مرحلہ پر پہونچ گئے۔ ناظرین کرام اور ماہرانِ فن سے التماس ہے کہ لغزشوں کی اصلاح فرمائیں۔ اور طلبا سے التجا ہے

کہ دعاءِ حُسن انجام سے فراموش نہ کریں۔ شروع کی طرح ختم پر بھی حضرت شاطبیؒ کی مبارک زبان سے دُعا کرتا ہوں :۔

فَیَا خَیْرَ غَفَّارٍ وَّ یَا خَیْرَ رَاحِمٍ ❊ وَیَا خَیْرَ مَأْمُولٍ جَدًا وَّ تَفَضُّلَا
اَقِلْ عَثْرَتِیْ وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا ❊ حَنَانَیْكَ یَا اللّٰهُ یَا رَافِعَ الْعُلَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَلِاُسْتَاذِیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔ اِنَّكَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محتاجِ دُعا

خاکسار ابو محمد **محی الاسلام** عفا اللہ عنہ
پانی پت یوم عرفۃ المبارک ۹ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ

الحمد للہ علی احسانہ کہ آج مورخہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ بیوم ثلثاء احقر و ناچیز اس مسودہ کی اصلاح و نظر ثانی سے فارغ ہوا۔ تقبلہ اللہ بفضلہ و اتم فیضہ و عممہ

ناچیز مخلص خاکپائے مؤلف
محمد طاہر رحیمی مدنی غفر لہ اللہ الباری
مدینۃ المنورہ۔ زادہا اللہ شرافۃً وسکینۃً

۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ
بیوم الثلثاء

٧٨٦

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف کلہا شاف کاف

مسند حافظ ابو یعلیٰ

بیشک قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے۔

بمنہ تعالیٰ

جلد اوّل

اصول سبعہ قراءات متواترہ بطرق تیسیر و شاطبیہ مع حواشی ضروریہ موسومہ باسم تاریخی

شرح سبعہ قراءات

١٣٤٧ھ

مولفہ

خاکسار ابو محمد محی الاسلام ابن الحاج قاضی محمد مفتاح الاسلام عثمانی اموی قرشی

پانی پتی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ واحسن الیہما والیہ

ناشر

ادارہ اسلامیات

١٩٠- انارکلی لاہور ٢

کتبہ سید رضا حسین عفی عنہ

صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِی اُصَلِّی

اپنی نمازیں درست کیجیے

جلد ۱

نماز سے متعلق اہم کوتاہیاں اور ان کا سدِ باب
فضائل و مسائل نماز، نماز کی ادائیگی کا مسنون اور
درست طریقہ

افادات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا اشفاق احمد قاسمی

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی لاہور ۲
فون: ۷۲۴۳۹۹۱

طرابلس کے نامور محقق عالم علامہ حسین آفندیؒ کی جدید علم کلام پر
مشہور تصنیف "الرسالۃ الحمیدیۃ" کا اردو ترجمہ

سائنس اور اسلام

مترجم: مولانا سید محمد اسحٰق علی صاحب مدرس جامع العلوم کانپور
زیر نگرانی: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

مع رسالہ

سائنس اور اسلام

از حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند

ادارہ اسلامیات لاہور ۲